زیرِ سرپرستی حکومت ہند

مہذب اللغات

मुहज़्ज़बुल्लुग़ात

ق

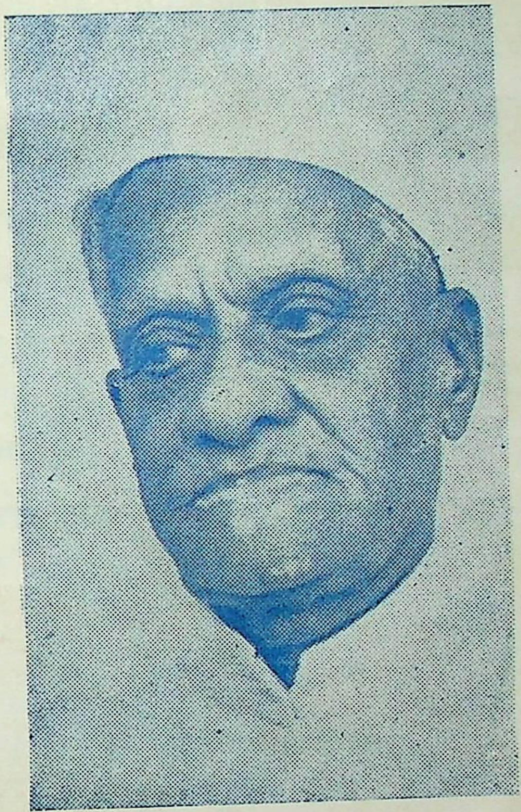
جلد نہم

ک

مرتبہ

حضرت مہذب لکھنوی

عزت‌ماب جناب اکبر علی خاں صاحب گورنر اترپردیش جنکی ادب
دوستی اور لغت کی سرپرستی کے اظہار تشکر و قدردان کی
یادگار میں مہذب اللغات کی نویں جلد کو اُن کے نام
نامی سے معنون کرتا ہوں۔ فقط مہذب لکھنوی



This IXth Volume of Mohazzab-ul-Lughat is dedicated to
H. E. Shri Akbar Ali Khan, Governor, U. P. as a
token of appreciation of his love for Urdu and
patronage of the Lughat.

Mohazzab Lucknowi

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُہذّب اللّغات

جلد نُہم

ق — ک

مؤلفہ

بابائے ادب، ادیب اعظم، پدم شری حضرت مُہذّب لکھنوی
فاضل و ممتاز الافاضل و دبیر کامل
صدر انجمن محافظ اردو (کل ہند) لکھنؤ

ناشر
سیّد
احمد میرزا
مجتبّٰی
لکھنوی

سکریٹری
سیّد
حسین میرزا
مقتبّٰی
لکھنوی

پتہ:- مینیجر محافظ اردو بکڈپو، منصور نگر، نیا محل، لکھنؤ

مطبوعہ
نظامی پریس، وکٹوریہ اسٹریٹ، لکھنؤ

قیمت مبلغ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

چھپی جلد نہم جب اُس لغت کی — کہ جس کے قدرداں سب اہلِ فن ہیں
کہا جوہر شناسانِ ادب نے — یہ تو جلدیں نہیں ہیں نورتن ہیں

شکر اُس کا جس کے قبضے میں ہماری جان ہے، شکر اُس کا جس کا اقرارِ وجود ایمان ہے، شکر اُس کا جس نے ہم کو عقل کا جوہر دیا، شکر اُس کا جس نے دامنِ آرزو کا بھر دیا، شکر اُس کا جس کا ہے لطف و کرم ہر فرد پر، شکر اُس کا مہربان ہے جو ہر اہلِ درد پر، شکر اُس کا قاضی الحاجات جس کی ذات ہے، جو شریکِ قولِ الاعمال بالنیات ہے، وہ کہ جس نے ہم کو دی ہر دلعزیزی بزم میں، وہ کہ جس نے ہم کو استقلال بخشا عزم میں، اور صرف یہی نہیں بلکہ اُس کی رحمت نے ہمارے دل کو ہمت، دماغ کو قوت، جسم کو صحت اور عمر کو وسعت بخشی اور اس حد تک بخشی کہ ابھی اسس ناچیز تالیف "مہذب اللغات" کی آٹھ جلدیں (جن میں تقریباً اسی ہزار الفاظ و محاورات ہیں) مکمل کر کے شایع کر چکے اور آج اسی سلسلے کی یہ نویں جلد اہلِ ادب کی خدمت میں پیش کرنے کا فخر حاصل کر رہے ہیں۔

اُس واجب الوجود کا "واجبی شکریہ" ادا کرنے کے بعد دل چاہتا ہے کہ ملک کے اُن تعلیمی اداروں کا "لازمی شکریہ" ادا کیا جائے جنھوں نے ہمارے لغت کی ہر جلد کو اپنے کتبخانوں کی فہرست میں شامل کر کے ہماری ہمت افزائی میں کافی حصہ لیا ہے۔ اس کے بعد ہم اُن منفرد ادب دوست معززین کا "اعزازی شکریہ" پیش کرنا چاہتے ہیں جنھوں نے زمانے کی بگڑی ہوئی رفتار سے اپنی زبان کے بھی متاثر ہونے کا احساس کیا اور جب مہذب اللغات کو اس انقلابی دور میں اُس کی حفاظت میں منہمک پایا تو اس ادبی خدمت کی حسب حال قدردانی کا ایسا ثبوت دیا جو کبھی بھلائے جانے کے قابل نہیں۔ آخر میں ایک "فرضی شکریہ" (بایں معنی کہ اسے ہم نے اپنے ذمے خود فرض کیا ہے) اُن مخصوص احباب تک پہونچانا ہے جو کبھی کبھی اپنا عزیز وقت صرف کر کے ہم کو مہذب اللغات کے متعلق اپنے قیمتی مشوروں سے سرفراز فرماتے رہتے ہیں۔

اس قسم کے پچھلے واقعات کا ذکر قبل کی جلدوں میں اپنے اپنے محل پر آچکا ہے لیکن اس مرتبہ بھی کم و بیش ضرورت ہے کہ اپنے حالات و نظریات سے ایک مرتبہ پھر ان حضرات کو روشناس کرایا جائے تاکہ آئندہ جو مشورہ وہ ہم کو دیں وہ ہمارے ادبی ماحول کے مطابق اور ذہنی رجحان کے موافق ہو، ورنہ اُس کی تعمیل ہمارے لیے ناممکن ہوگی۔

اس سلسلے میں ایک جدید خیالی مشورہ یہ ہے کہ ہمارے ایک معزز کرم فرمانے (ایک اخبار میں) لکھا ہے کہ اس لغت میں مؤلف نے اُردو زبان کا دائرہ صرف لکھنوی اُردو تک بلکہ "لکھنؤ" کے بھی مخصوص خاندان والوں اور مخصوص اہلِ زبان تک محدود رکھا ہے...... لیکن اُردو کو صرف لکھنوی اُردو اور دہلوی اُردو تک محدود رکھنا صحیح نہیں۔ حیدرآبادی اُردو، لاہوری اُردو اور بہت سے مقامات (اضلاع اور قصبات)

کی اُردو اس میں آنی چاہئیں تھیں۔ یہی بات ہے کہ بہت سے چلتے ہوئے اردو لفظ اس لغت میں جگہ پانے سے محروم رہ گئے ہیں مثلاً دِکھنا (دیکھنا کا لازم اور دیکھے جانے کا مرادف) اور بنگا (تختہ قبر کا مرادف) وغیرہ"

پچھلی جلدوں میں بیان کیے ہوئے ہمارے نظریات جن حضرات کے پیش نظر ہوں گے وہ آسانی سے سمجھ سکیں گے کہ ہم نے صرف فصحاء کی زبان کو مستند مانا ہے اور زبان کے باقی اجزاء کو غیر فصیح یا عوام کی زبان وغیرہ کی خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ نئے الفاظ کا زبان میں شامل کر لینا فصحاء کے بولنے اور لکھنے پر منحصر رکھا ہے چنانچہ "دِکھنا" کا استعمال فصحاء میں ہنوز نامقبول و نامسموع ہے اسی وجہ سے ہم نے اس کی طرف توجہ نہیں کی، اس کی جگہ پر "دکھائی دینا" مع اپنے مشتقات کے جس طرح تھا اُسی طرح آج بھی رائج ہے اور یہی صحیح تر و فصیح تر ہے۔ لفظ "بنگا" کا وجود غالباً مذکورۂ بالا "اضلاع اور قصبات کی اردو" ہی میں ہوگا کیونکہ ہمارے زیر مطالعہ مستند لغات میں نظر سے نہیں گزرا اور اسی وجہ سے رہ گیا۔ اب اگر کسی مستند محل پر مل گیا تو "دیہاتی زبان" کہہ کر شامل کر دیا جائے گا۔

اس کے بعد اسی دوستانہ تحریر میں ایک مشورہ یہ بھی ہے کہ "بعض لفظ تو آ گئے ہیں لیکن اُن کا بعض قلیل الاستعمال تلفظ چھوٹ گیا ہے" مثال میں گیارہ، بارہ، تیرہ کا تلفظ گیاران، باران، تیران دیا ہے جو بقول اُن کے دہلی اور لکھنؤ کے بعض محلّوں میں رائج ہے، اُس کا ذکر بھی ضروری تھا۔ مزید براں یہ مشورہ بھی ہے جو سب سے زیادہ خوشکن ہے یعنی "بعض موقعوں پر بدلے ہوئے لہجہ کا ذکر بھی ضروری تھا اور وہ رہ گیا ہے" مثلاً میں کہا گیا ہے کہ "امر کے صیغہ میں پکارتے وقت .... چَل کو چال کہہ کر (یعنی درمیان میں الف بڑھا کے) پکارتے ہیں۔ اس اختلاف لہجہ کا درج (نا) ضروری تھا" مذکورۂ بالا باتوں کے متعلق ہم خود کچھ کہنا نہیں چاہتے بلکہ اس کا فیصلہ اہل معرفت ہی پر چھوڑتے ہیں کہ بدلے ہوئے تلفظ نیز اختلاف لہجہ کی تحقیق و شمولیت ہمارے لیے کہاں تک قابل عمل قرار پا سکتی ہے یا ہماری مجبوری و معذوری ادنیٰ سے اعلیٰ درجہ تک قابل پزیرائی ہے۔

ایک لغت کے فرائض میں صرف اسی قدر داخل ہو سکتا ہے کہ وہ الفاظ کا صحیح تلفظ، اُن کے صحیح معنی اور اُن کا صحیح محل صرف بتا دے لیکن جن لوگوں کی زبان ماحول کی مجبوری سے اُردو ہے اور اُنھوں نے اُردو تعلیم حاصل نہیں کی بلکہ صرف اپنے گرد و پیش سے زبان سیکھی ہے ان کی گفتگو میں ایسی باتیں ملتی ہیں جن کو سنجیدہ ماحول ہی ٹھیک کر سکتا ہے اور چونکہ ایسا ماحول پیدا کرنا اُن کے اختیار میں نہیں اس لیے زبان کی مٹھاس میں کڑواپن شامل ہو گیا ہے۔ اس کڑواہٹ سے زبان کو صاف کر دینا ہمدردان ادب کی اجتماعی کوشش سے بھی ممکن نہیں، البتہ صرف اس قدر ہو سکتا ہے کہ نامطبوع و نامقبول اضافہ جات سے ہم اپنی زبان کو آلودہ نہ کریں، بالخصوص اپنے لغت کو ان تفصیلات سے زیادہ مانوس نہ ہونے دیں کیونکہ یہ کوئی چھوٹی سی بات نہیں ہے اگر صرف بگڑی ہوئی لفظوں کے استعمال پر نظر کیجیے تو ایک طویل کتاب تیار ہو سکتی ہے، مشورہ یہ ہے کہ "دِکھنا" (دکھائی دینا کے محل پر) شامل کر دیا جائے لیکن کیا کیا شامل کیا جائے۔ بولنے والے تو "بھاگے" کی جگہ "بھگے" کثرت سے بولتے ہیں (جیسے پولیس کو دیکھ کر چور بھگے) "وصول کرنا" کی جگہ "وصولنا" بولا جا رہا ہے۔ الفاظ کے تغیر سے بڑھ کر معنی کا تغیر زیادہ افسوسناک ہے۔ درسی تعلیم گاہوں کے اعلیٰ تعلیم یافتہ حضرات میں ایک قدیم لفظ جدید معنی کے ساتھ یہ رائج ہو گئی ہے جس سے کسی طرح طبیعت مطمئن نہیں ہوتی یعنی یہ کہہ کر کہ میں نے اُن سے کچھ قرض مانگا تھا لیکن انھوں نے منع کر دیا۔ یہ پڑھے لکھے لوگ اس "منع کر دیا" سے "انکار کر دیا" کے معنی مراد لیتے ہیں جو کسی پہلو سے بھی دلنشین نہیں ہوتے۔ بہر حال ہمارے مشورہ دینے والے ہم کو یہ سمجھائیں کہ ایسے انقلابی اضافہ جات کو ہم اپنے لغت کے کس خانے میں رکھنے کی گنجائش پیدا کریں۔

اسی مضمون میں ہمارے محترم کرم فرما نے مہذب اللغات کے بارے میں اپنی یہ رائے تحریر کی ہے کہ "اس طرح کتاب اپنے موضوع پر جدید ترین ہونے کے ساتھ ضخیم ترین بھی ہے۔ البتہ کاش جامع ترین و صحیح ترین بھی اس کے لیے استعمال ہو سکتے۔ یہ فخر و امتیاز اب تک ہندوستان کسی چھپی ہوئی لغت کے لیے نہیں رکھتا البتہ پاکستان کی چھپی ہوئی ایک نہیں دو کتابوں کے حق میں آ سکتا ہے۔ ایک لغت کبیر از بابائے اردو ڈاکٹر عبدالحق مرحوم اور اس سے بھی بڑھ چڑھ کر لغت اردو مرتبہ اردو بورڈ (پاکستان) کراچی کے حق میں"۔ اس سلسلے میں ہم کو صرف اتنا عرض کرنا

ہے کہ ہم کو یہ دونوں مذکورۂ بالا لغات فی الحال دستیاب نہیں ہو سکے کہ ہم اُن کے مطالعہ سے کچھ فیض حاصل کر سکتے لیکن اگر کسی وقت فراہم ہو سکے تو اُن کی خوبیوں کا ہم بھی اعتراف پیش کریں گے۔ اس وقت تو ہمارے لیے ممدوح الصدر کی اسی مضمون کی آخری ایک سطر تسکین قلب کے لیے کافی ثابت ہو رہی ہے کیونکہ اس ایک سطر میں وہ سب کچھ ہے جس سے زیادہ کی تمنا کرنا ہماری حق پسند طبیعت کو گوارا بھی نہیں ہے۔ بہر حال اس مضمون کی آخری سطر یہ ہو "بہ حیثیت مجموعی ہندوستان کی مطبوعہ یا زیر طبع کوئی لغت اُردو کی اس کی ٹکر کی نہیں"۔

ان مذکورۂ بالا الفاظ کو پڑھ لینے کے بعد ہم اس بحث کو اس شعر پر ختم کرتے ہیں ؎

سفینہ جبکہ کنارے پہ آ لگا غالبؔ
خدا سے کیا ستم و جورِ ناخدا کہیے

مذکورۂ بالا تذکرے سے فراغت حاصل کرنے کے بعد ہم اپنے قدیم دستور کے موافق اپنے لغت کی اس نویں جلد کے مقدمے کی آخری سطریں ایک مخصوص معزز ہستی کے ذکر سے منسلک کرنا چاہتے ہیں جن کی زبانی قدردانی اور عملی احسانات کا اعتراف نہ کرنا ہم کو قدر شناسان عالم کی نظر میں نااہل و ناشکر گزار قرار دے سکتا ہے۔

آپ کا نام نامی اکبر علی خاں صاحب ابن عالیجناب محبوب علیخاں صاحب ہے۔ آپ ۲۰ر نومبر ۱۸۹۹ء میں بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ آپ نے جامعہ ملیہ نئی دہلی، مسلم یونیورسٹی علیگڈھ، عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد نیز یونیورسٹی کالج لندن میں تعلیم حاصل کی۔ بیرسٹری کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۶۵ء میں پدم بھوشن کا خطاب حاصل کیا۔ سپریم کورٹ میں سینیئر ایڈوکیٹ رہے۔ آپ مختلف اداروں مثلاً عثمانیہ یونیورسٹی گریجویٹس ایسوسی ایشن، اکنامک سوسائٹی نیز آل انڈیا ایجوکیشن سوسائٹی حیدرآباد کے صدر رہے۔ نیز میونسپل کارپوریشن حیدرآباد، سنٹرل کواپریٹو یونین، فیڈریٹیڈ ایسوسی ایشن کے نائب صدر کے عہدے پر فائز و ممتاز رہے اور حیدرآباد کی وکلاء کانفرنس کے جنرل سکریٹری فرائض انجام دیے۔ ملک کے مختلف اہم اداروں کی مجلس انتظامیہ کے ممبر رہے۔ ۱۹۲۱ء کی قومی تحریک میں عملی تعاون کیا۔ عثمانیہ یونیورسٹی کی گریجویٹس ایسوسی ایشن کے بانیان میں آپ کے نام کو بھی امتیاز حاصل ہے۔ آپ ابتداءً ۱۹۴۹ء میں کانگریس میں شریک ہوئے۔ ۱۹۵۱ء میں حیدرآباد میں منعقدہ پہلے کانگریس سشن میں آپ مجلس استقبالیہ کے نائب صدر ہوئے۔ ۱۴ر نومبر ۱۹۵۶ء کو آپ نے مبلغ پچاس ہزار روپیہ کا گرانقدر عطیہ پیش کیا اور سات ایکڑ زمین احاطۂ عثمانیہ یونیورسٹی کے قریب ایک پالی ٹکنک درسگاہ تعمیر کی جانے کے لیے دی جس کا سنگ بنیاد وزیر اعظم ہندوستان پنڈت جواہر لال نہرو کے ہاتھوں رکھا گیا۔ آپ کو معاشرتی، تعلیمی، سیاسی اور اقتصادی کاموں سے خاص دلچسپی ہے۔ وقتی اشغال میں ٹینس، چہل قدمی اور مطالعہ پسند ہیں۔ آپ ۱۴ر نومبر ۱۹۷۲ء کو اترپردیش کی گورنری کے عہدہ پر فائض ہوئے۔

میں اپنی اس ناچیز تالیف یعنی کی اس نویں جلد کو آپ کے نام نامی سے معنون کرتا ہوں۔

ناچیز مہذب لکھنوی

جولائی ۱۹۷۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مہذّب اللغات

جلد نہم

قاضی شرع:- مذ اضافت، شرع کے مطابق فیصلہ کرنے والا، حاکم شرع فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قاضی شرع، نوید وال، ابوالفضائل
ایمانیوں کا محور، اسلام کا ستارہ عزیزؔ

قول فیصل - زیادہ تر اس محل پر حاکم شرع زبانوں پر ہے۔

قاضی قِدْوَہ:- مذ قدوہ بضم نیز بالکسر، ایک بزرگ کا نام جو کثیر الاولاد تھے عربی، اسم مذکر (نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "ایک کثیر الاولاد قاضی کا نام جس کی نسبت روایت ہے کہ ابتدائے آفرینش میں حضرت آدمؑ کے بعد ان سے مخلوق بڑھی۔ چنانچہ دکیہ صاحب کہتے ہیں کہ ان کی بیوی ایک مرتبہ میں ستر ستر بچے جنتی تھیں۔ ہمارے دوست مولوی نجم الدین صاحب فرماتے ہیں کہ قاضی قدوہ ایک بزرگ دسویں صدی ہجری میں صوبہ اودھ میں تھے جن کے ستر بیٹے تھے۔ بادشاہ نے کثیر الاولاد سمجھ کے ہر ایک بچے کے لیے ایک ایک گاؤں مرحمت فرمایا یعنی ستر گاؤں کی جاگیر عطا کی چنانچہ آج تک ان کی اولاد اس جاگیر سے ملک اودھ میں فائدہ اٹھا رہی ہے اور قرین قیاس بھی یہی ہے۔ مگر جہاں مولوی صاحب نے کہاوت کے موقع پر ان کی ضرب المثل کا موقع استعمال لکھا ہے اس میں مغالطہ ہوا ہے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ "آدھے قاضی قدوہ آدھے باوا آدم" اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو اپنے آپ کو مثل حضرت آدمؑ اور قاضی قدوہ کے کثیر النسل سمجھے۔ لیکن یہ امر موقع نفس عبارت کے بالکل برخلاف ہے۔ البتہ کثیر الاولاد کی نسبت کہتے ہیں کہ آپ بھی اپنے وقت کے قاضی قدوہ ہیں یعنی آپ اپنی اولاد سے گاؤں بسا سکتے ہیں۔ ہمارے نئے محاورہ نگار بلکہ معانی تراش نے ایک قوم کا دل دکھانے کے واسطے یہاں بھی نام لیا ہے وہ کہتے ہیں کہ طنزاً "سوری یا بارہ بچوں والی" ہم حیران ہیں کہ جس صورت میں مسلمان اس نام تک سے پرہیز کرتے ہیں، وہ کیونکر طنزاً ہی سہی کسی مسلمان کو سوری کہہ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ محاورہ بولا جاتا ہے۔ کی نسبت تو انھوں نے سوری کس قاعدے سے لکھ دیا یہ تا کہ کثیر الاولاد عورت کو، ان کی تحقیق کے موافق کسی قوم میں سوری کہہ دیتے ہیں مگر مرد سے کیونکر ملا لے لی۔

صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس نام کے آخری جزو یعنی "قدوہ" کو بضم اول، نیز بالکسر و بسکون دوم لکھا ہے مگر دہلی کے مخزن المحاورات میں یہ لفظ بضم اول و ضم دوم مع التشدید (قُدُّوَہ) لکھا ہے اسی لغت میں اس کے طنزیہ معنی "سوری، بارہ بچوں والی" لکھے ہیں۔

ہیں جس پر صاحب فرہنگ آصفیہ نے اعتراض کیا ہے۔ بہر حال اہل دہلی کسی صورت سے بھی اس لفظ کو استعمال کرتے ہوں اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔

قاضی کا پیادہ ہے سرکاری سپاہی، کچہری کا سپاہی جو اکثر اوقات حاکم کے سامنے حاضر رہتا تھا۔ اردو صرف، متروک۔

کیوں تکبر بوتا یہ بندہ محکوم القضا
گر بڑا بول اپنا قاضی کا پیادہ جانتا (فرہنگ آصفیہ)

قاضی کا پیادہ ہے کوتوال کا ملازم تھانے کا سپاہی، آگے آنے والا، پکڑے جانے والا، زبردست باہیبت جرت (اردو، اسم مذکر، متروک۔

ہم وہ کش ہیں کہ ساغر جو ہمارا توڑا
محتسب کے لیے قاضی کا پیادہ لائے صبا

قاضی کا پیادہ ہے (کنایۃً) وہ جس سے لوگ ڈریں اور جو وقت بے وقت سامنے آجائے۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ صرف متروک ہے۔

قاضی کا پیادہ ہے پیخانے کی حاجت جو روکے نہ رکے۔ اردو صرف، عوام دہلی زبان۔

قاضی کی داڑھی تبرک میں گئی ہے جب کوئی اچھی شے دیکھتے دیکھتے یا لطف میں خراب ہو جاتی ہے تو یہ مقولہ کہتے ہیں۔ اردو مقولہ۔

(گنجینۂ اقوال و امثال مولفہ منیر لکھنوی)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قاضی کے گھر کے چوہے سیانے ہے بزرگ اشخاص کے چھوٹے بھی چالاک اور ہوشیار ہوتے ہیں یا کہوں اور بڑے گھر کے آدمیوں کے نوکر بھی چالاک ہوتے ہیں۔ بول، مثل، عوام کی زبان۔

عمل مثال۔ حاجی جو آپ جلنیے اس عمارت کی تعم...ک تھی۔ یہ بھی جھلا کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ چلتے ہوئے کے نکلے ہی تھے کہ قاضی کے گھر کے چوہے سیانے صاحب بہادر کی تہذیب کے نقشوں، نیکی کے فرشتوں کے دربانوں نے صاحب کو از راہ گستاخی شبیہ کیا۔

(حاجی بغلول)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ "قاضی" کی جگہ، قاضی جی بھی بولتے ہیں۔ مسند فرہنگ آصفیہ "قاضی جی" کے ساتھ یہ مثل دہلی کی زبان ہے لکھنؤ میں قاضی جی نہیں بولتے۔ چنانچہ منیر لکھنوی مولف "محاورات ہندوستان" نے بھی اس مثل کو قائم کردہ لغت کے مطابق ہی لکھا ہے۔ اور مرزا سجاد حسین کی کتاب حاجی بغلول کی مندرجہ بالا مثال سے بھی صاف ظاہر ہے کہ یہ مثل لکھنؤ میں "قاضی کے گھر کے چوہے سیانے" ہی رائج تھی۔

قاضی کے موسل میں ناڑا ہے دانشمند کی کوئی عجیب حرکت، کسی دانشمند سے جب کوئی ایسا فعل ثابت ہوتا ہے جو ہنسنے کے قابل ہو تو اس کی نسبت یہ مثل کہا کرتے ہیں۔

(نور اللغات، گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی نہیں لکھا کہ اس کو یقین کے ساتھ دہلی کا فقرہ کہا جا سکے۔

قاضی کی موزنج ہے اس موقع پر بولتے ہیں جب کسی کے ذمہ ناحق کی تہمت لگا دی جائے۔ قصہ یہ کہتے ہیں کہ قاضی جی کے مکان پر ایک دوست بیٹھے تھے۔ اس وقت موزنج کی ضرورت ہوئی اتفاقاً بازار میں نہ ملی ان کے دوست نے کہا قاضی جی میرے پاس موجود ہے۔ جتنی درکار ہو منگوا لیجیے چنانچہ بقدر ضرورت ان کے یہاں سے منگوا لی گئی متصدی نے دفتر میں لکھ دیا کہ اس قدر موزنج فلاں شخص کے گھر سے آئی۔ جب ایک مدت کے بعد اس منصب پر کوئی اور قاضی مامور ہوا اور اس کو سرکاری کام کے لیے موزنج درکار ہوئی۔ دفتر سے معلوم ہوا کہ فلاں شخص سے موزنج لی گئی تھی۔ اس نے بھی انھیں کے یہاں سے منگوا لی۔ آخر کار اس موزنج کا خرچ اس غریب کے ذمہ پڑ گیا۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ مثل صاحب فرہنگ آصفیہ نے نہیں لکھی غالباً دہلی میں نہیں بولتے۔ اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔

قاضی کی مونچھ سے بیگار کا کام ہے یہ مثل نامنصف قاضیوں کی نسبت کہا کرتے ہیں کہ وہ مدعی اور مدعا علیہ سے بیگار لیا کرتے ہیں۔

(گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ اگرچہ گنجینۂ اقوال و امثال کے مولف محمد منیر لکھنوی ہیں۔ مگر اہل لکھنؤ اس مثل کو بالکل نہیں بولتے۔

قاضی گردوں ہے ستارۂ مشتری جو سعد اکبر ہے فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وسط میں اس کے اک ہوتی کا قبہ
صفا میں قاضی گردوں کا جبہ (معراج المضامین)

قاضی گلہ نہ کرے گا ہے کوئی اعتراض نہ ہو گا، کچھ قباحت نہ ہو گی۔ کوئی شکوہ و شکایت نہ کرے گا۔ دفعتہً کا ہم اس وقت نہ جاؤ گے تو قاضی گلہ نہ کرے گا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ مسند فرہنگ آصفیہ یہ دہلی کی زبان ہے۔

قاضی نیاؤ نہ کرے گا تو آنے دے گا۔

اگر فائدہ نہیں تو نقصان بھی نہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لیکن فرہنگ آصفیہ یہ دہلی کی زبان ہے۔

قاطبۃً:۔ تلفظ۔ قاطِبَتَنْ بروزن شاہ زمن، یک لخت، بالکل، عربی صفت، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ اس نے دونوں گھوڑوں کا جانا قاطبۃً موقوف کر دیا۔ (محفلات)

قول فیصل۔ اس کے معنی تمام، بہت بھی لیے گئے ہیں۔

دیوانے اس شہر وفا کی راہ و رسم کے ہیں ہم تو
دل کے لیے جی دینے والے قاطبۃً گھر گھر ہیں ہم — تیر

قاطر:۔ ذکر، سوم، خچر، ترکی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہولی ان معذوں پہ وہ داد نادر
کسی نے جو بھیجا ایک قاطر — (مراج المضامین)

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع (قاطروں) بھی استعمال کرتے ہیں جیسے خیمہ، خرگاہ، ذاتی بارگاہ کے اونٹوں اور قاطروں پر لادے گئے۔ دو دو مسلح و مکمل ہو کر چلنے پر تیار ہوئے۔ (طلسم ہوشربا)

قاطع:۔ (بکسر اول و سوم) قطع کرنے والا، کاٹنے والا، عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قاطع اعمار ہیں اکثر نجوم
وہ بلائے آسمانی اور ہیں — مرزا غالب

قول فیصل:۔ غالب نے قاطع اعمار کہا جس کے معنی ہیں عمروں کو کاٹنے والا لکھنؤ میں یہ ترکیب رائج نہیں ہے اہل لکھنؤ عام طور سے قاطع صفرا کی ترکیب سے بولتے ہیں۔ جیسے جنگلی ترش چیزیں ہیں وہ قاطع صفرا ہیں۔

قاطع:۔ خاموش کر دینے والا، لاجواب کرنے والا۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ دلیل قاطع، برہان قاطع اور حجت قاطع کی فارسی ترکیبوں سے استعمال کرتے ہیں۔ تنہا مستعمل نہیں۔

قاطع الشجر:۔ (قَاطِعُ الشَّجَر) ہر سبز درخت کو کاٹنے والا۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ پیغمبر اسلم کی حدیث ہے کہ قاطع الشجر کی بخشش نہیں ہو گی۔

قاطع الطریق:۔ تلفظ قاطِعُ الطَّرِیْق، مسافروں کو لوٹنے والا۔ رہزن، قزاق، ڈاکو، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اسی محل پر (قُطَّاعُ الطَّرِیْق) بھی مستعمل ہے۔

سالکو ہشیار ہو دونوں ہیں قطاع الطریق
جو ہیں وہ منزل کا قطع بہت اشد کا جبر

قاطع النسل:۔ تلفظ قاطِعُ النَّسْل، نسل کو قطع کرنے والا۔ ایسی صورت اختیار کرنے والا جس سے نسل منقطع ہو جائے۔ عربی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ حضرات کی زبان۔

قاطع باہ:۔ (باضافت) وہ چیز جس سے باہ کم ہو جائے۔ شہوت کا زور گھٹا دینے والی شے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، اطبا کی اصطلاح

محل صرف۔ تم کھٹی چیزیں بہت کھاتے ہو۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ترشی قاطع باہ ہوتی ہے۔ مرد کے لیے اس کا زیادہ استعمال مضر ہے۔

قاطع وطنی:۔ (بے اضافت) وہ سخت عداوت جو آپس کے عزیزوں میں ہو جاتی ہو۔ عزیزوں کا باہمی اختلاف، اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تین برس سے مقدمے بازی ہو رہی ہے بہنوں بھائیوں میں بہت سخت قاطع وطنی ہے۔

قول فیصل۔ بعض عورتوں کو قاطع بطنی بھی بولتے سنا گیا ہے ممکن ہے کہ (قطع بطنی) ہو اور یہ قطع رحم کی عورتانہ صورت ہو۔ کیوں کہ قطع رحم کے بھی قریب قریب یہی معنی ہیں۔

قاعدہ:۔ (بکسر سوم) بنیاد، اصول، عربی، مذکر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ صلح کے لیے آئے ہو تو قاعدے کی گفتگو کرو بے قاعدہ باتوں سے کیا حاصل۔

قاعدہ:۔ دستور، قانون، ضابطہ، عربی، مذکر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آپ کو اس شہر کا قاعدہ معلوم نہیں اس لیے ایسی غلطی ہو گئی۔

قول فیصل۔ اس محل پر زیادہ تر (قاعدہ) بولتے ہیں عام طور پر بھی کہتے ہیں۔

مر گیا ایک تو اک مرنے کو آ بیٹھے ہے
قاعدہ ہے یہی مقتل میں جہاں کا — تیر

قاعدہ:۔ رسم و رواج، آئین، عربی مذکر، فصیح، رائج۔

مکر وصل کا اقرار ہے انکار دشمن سے
نکالا خوب تم نے قاعدہ ثابت کرنے کا — ناسخ

قاعدہ:۔ طور، طریق، انداز، روش طرز، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

نال بکار جہاں خالی کبھی نہیں ایک قاعدے پر
جو جاوداں ہے وہ غم راحت تو بعد اس کے غم وا ہے — نسیم دہلوی

قاعدہ:۔ عادت، خصلت، خو، اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ان کا یہی قاعدہ ہے۔ جب آتے ہیں

یوں کہتے ہیں کچھ کھلاؤ پلاؤ۔

قاعدہ (ع) بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لیے لکھی ہوئی عربی کتاب، جس میں حروف تہجی اور ان کے مرکبات درج ہوتے ہیں۔ اردو، فصیح، رائج۔

مکتب میں اس کے باپ نے کر بٹھا دیا
اک قاعدہ بھی سامنے اس طفل کے رکھا نظیر

تعلیق۔ اس کتاب کے ٹائٹل پر "بغدادی قواعد" لکھا ہوتا ہے۔ لیکن عام طور سے "بغدادی قاعدہ" ہی کہتے ہیں۔ اس کا صرف "پڑھنا، پڑھانا" کے ساتھ ہے۔ جیسے "صاحب زادے ابھی گھر ہی پر قاعدہ پڑھ رہے ہیں جو ایک مولوی صاحب پڑھا دیا کرتے ہیں۔"

قاعدہ (ع) ترتیب، قرینہ۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف: وہ بہت نفاست پسند اور سلیقہ مند ہیں۔ چنانچہ اپنی ہر چیز کو بہت قاعدے اور قرینے سے رکھتے ہیں۔

قاعدہ (ع) پیندا، بیٹھک، تلا، تلی۔ عربی، اسم مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

تعلیق۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

قاعدہ (ع) کسی شکل کا وہ خط جو عمود پر آ کے گرے وہ ضلع جو مثلث کے زاویہ اس کے مقابل ہوتا ہے۔ وہ خط جس پر شکل یا متوازی الاضلاع کی شکل واقع ہو۔ عربی مذکر، علم اقلیدس کی اصطلاح

قاعدہ (ع) نماز میں ایک سجدے کے بعد ذرا سی دیر بیٹھنے کو قاعدہ کہتے ہیں۔ اصطلاح فقہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

تعلیق۔ حضرات اہلسنت کی اصطلاح ہے شیعہ حضرات اس محل پر "قعود" بولتے ہیں۔

قاعدہ (ع) گر، طریقہ، اردو مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ پہلے قاعدہ اچھی طرح ذہن نشین کر لو جب قاعدہ یاد ہو جائے گا حساب بالکل آسان ہو جائے گی۔

تعلیق۔ یہ علم حساب، صرف و نحو کی اصطلاح ہے اسی محل پر انگریزی داں طبقہ "فارمولا" بولتا ہے

قاعدہ (ع) قالوہ، گھوڑے کی لگام کو، پچھے سے باندھنا، اردو غلط العوام۔ (فرہنگ آصفیہ)

تعلیق۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قاعدہ ایجاد کرنا۔ نیا قاعدہ بنانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ناپے ہیں کر کے قاعدہ ایجاد
فاصلے، ارتفاع اور ابعاد (نظم طباطبائی)

قاعدہ آنا۔ طریقہ معلوم ہونا، گر معلوم ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یہ سوال جو میں نے دیا ہے ذرا سخت ہے کیا تمہیں اس کا قاعدہ آتا ہے اگر نہیں آتا تو بتا دوں

قاعدہ باندھنا (ع) دستور بنانا، دستور العمل بنانا، قانون بنانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

تعلیق۔ بصیغہ جمع "قواعد باندھنا" بھی مستعمل ہے۔ جیسے "ٹوڈرمل، فیضی، فتح اللہ شیرازی، حکیم ابو الفتح، حکیم ہمام، نظام الدین بخشی وغیرہ نے مل کر قواعد باندھے" (دربار اکبری)

قاعدہ باندھنا (ع) عادت ڈالنا، ضبط میں داخل کر لینا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

قاعدہ بدلنا۔ دستور بدلنا، طور طریقہ بدلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: ہمارے کالج کے نئے پرنسپل نے آتے ہی تمام پرانے قاعدوں کو بدل کر نئے نئے قاعدے نافذ کر دیئے۔

قاعدہ بنانا۔ دستور بنانا، اصول قائم کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ناسخ نے زبان و ادب کے کچھ ایسے اصول مقرر کیے اور ایسے قاعدے بنائے کہ دنیائے شاعری کو ماننا پڑا کہ یہ استاد کامل ہیں۔

تعلیق۔ اس کا صرف بصورت فعل لازم "قاعدہ بننا" بھی کرتے ہیں۔ جیسے زمانے اور حالات کے ساتھ ساتھ قاعدے بنتے اور بگڑتے رہتے ہیں

قاعدہ توڑنا۔ بنے بنائے اصول و ضوابط پر عمل نہ کرنا، قاعدہ کی پابندی نہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بعض بعض افسر ایسے ہوتے ہیں جن کے کارکنان حسب ضابطہ کی پابندی نہ کر کے قاعدے توڑتے رہتے ہیں۔

قاعدہ جاری کرنا۔ دستور مقرر کرنا، قانون جاری کرنا۔ اردو صرف، فعل متعدی۔ (نور اللغات)

تعلیق۔ اہل لکھنؤ اس محل پر "قانون جاری کرنا" بولتے ہیں۔ البتہ حضرات قرا کی اصطلاح میں اس کا ایک مفہوم ہے یعنی لفظ کو مقررہ قاعدہ کے مطابق مخرج سے ادا کرنا جیسے "ماشاء اللہ تم نے کیا خوب قاعدہ قلب جاری کیا۔"

قاعدہ داں (ع) قاعدہ جاننے والا، علم مجلس سے واقف، رسم و رواج سے آگاہ۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ وہ تو اردو داں بعد ادب جتنا ہو گا۔ (نذیر و ہب اللہ)

قاعدہ دانی۔ علم مجلس سے واقفیت رسم و رواج سے آگاہی۔ فارسی، مونث، تعلیم یافتہ

طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ عام طور سے قاعدہ، گر، اصول، طریقہ وغیرہ جاننے کے۔ کے معنی میں زبانوں پر ہے۔ جیسے فارسی کی قاعدہ دانی میں اگر کلام ہے اس میں بےروئی قیاس ایک جائے علم ہے۔ (دیکھو ضمیمہ)

قاعدہ قانون: قاعدہ، طریقہ، ڈھنگ، اصول، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ ہنسی قاعدے قانون کی بات ہے اس میں کوئی بات بے جا نہیں کی ہنسی اڑانے کی بات نہیں۔

قول فیصل۔ قانون اور دستور کے معنی میں بھی آتا ہے۔

قاعدہ کلیہ: باضافت تشدید یائے تحتانی عام اصول، عام قاعدہ، فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ شعر میں قافیہ ضرور ہوگا۔ کیوں کہ وہ شعر نہیں جس میں قافیہ نہ ہو۔

قاعدہ مستمرہ: (باضافت و بضم میم و فتح تا و کسر میم و فتح را) قاعدہ جاریہ، وہ قاعدہ جو عام طور سے برتا جاتا ہو۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نظم۔ قاعدہ مستمرہ ہے کہ جدھر پانی کی طبیعت کا میلان دیکھتے ہیں لازم اس سبب کہ بڑے تپاک سے لیتے ہیں۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل۔ قاعدہ مستمرہ ہے قاعدہ مستمریہ وغیرہ صورتوں سے رائج ہے۔ جیسے ترکیب بند کا قاعدہ مستمریہ ہے کہ ہر بند میں اشعار مساوی ہوتے ہیں۔ (نظم طباطبائی مقدمہ منظومات نظم)

قاعدہ مقررہ: (باضافت) ٹھہرا ہوا قاعدہ، قرار دیا ہوا اصول، مقرر کیا ہوا قاعدہ، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ حقدار حق دینا اور اس کے حسب کی حفاظت سب حقوق سے بالاتر ہے۔ الحب للہ والبغض للہ قاعدہ مقرر ہے۔ (دربار اکبری)

قاعدہ نکالنا: طریقہ ایجاد کرنا، انداز نکالنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہر گز وصل کا انکار ہے اقرار دشمن سے
نکالا خوب تم نے قاعدہ اثبات کرنے کا (ناسخ)

قاعدے سے: دستور کے موافق، سلیقے سے، اصول کے ماتحت، آداب مجلس کے موافق، ادب سے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نغمے بھی قاعدے سے اچھے ہیں جب نکلتے ہیں
کب سلیقہ ہے تمہیں انجمن آرائی کا (داغ)

قاعدے سے رکھنا: سلیقے اور ترتیب سے رکھنا، جو چیز جس جگہ مناسب ہو وہاں رکھنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ہم سب سامان دوسرے مکان سے بھیجتے ہیں۔ تم ہر چیز قاعدے سے رکھتے جانا۔

قاعدے سے لگانا: ترتیب سے رکھنا، ڈھنگ سے رکھنا، جو چیز جہاں مناسب ہو وہاں رکھنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ دالان میں میز اور کرسیاں قاعدے سے لگا دو تاکہ جو مہمان آتے جائیں وہ بیٹھتے جائیں۔

قاعدے کا: اچھا، لائق، عمدہ، نیک، شریف، اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ماشاء اللہ آپ کا لڑکا بہت قاعدے کا ہے جہاں دیکھتا ہے جھک کر آداب کرتا ہے کیوں نہ ہو لائق باپ کی اولاد بھی لائق ہوتی ہے۔

قول فیصل۔ محترم اور بزرگ انسان کے لیے "قاعدے کے" بولتے ہیں جیسے "مجھ پر ان کی بزرگانہ شفقتیں ایسی ہیں جن کا جواب نہیں واقعی بہت قاعدے کے انسان ہیں۔" کسی کے ساتھ چیز اور جگہ کے لیے بھی بول دیتے ہیں جیسے مکان تو بہت ہی بہت قاعدے کا مل گیا اب کسی چیز کی پریشانی نہیں۔

قاعدے کا پابند: دستور کا پابند، قانون اور اصول کا پابند، اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ تم نے خیال کیا ہوگا کہ ہمیشہ نواب صاحب جلسے میں وقت پر تشریف لاتے ہیں اور جلسہ ختم ہونے کے بعد ہی تشریف لے جاتے ہیں یقیناً وہ بہت قاعدے کے پابند ہیں۔

قول فیصل۔ "ہونا اور رہنا" کے اضافے کے ساتھ اس کا صرف مخصوص ہے؟ ضابطے کی پابندی کے معنوں میں "قاعدے کی پابندی" بھی بولتے ہیں۔ جس کا صرف کرنا، ہونا کے ساتھ ہے۔ جیسے جب تک قاعدے کی پابندی نہ ہوگی دفتر کا کوئی کام درست نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا کارکنان دفتر کو چاہیے کہ قاعدے کی پابندی کریں۔

قاعدے کو رواج دینا: قاعدہ جاری کرنا۔ اردو مصدر، صحیح، رائج۔

دیا اس قاعدے کو اس نے رواج
سمت کا ہو کرہ پہ استخراج (نظم طباطبائی)

قاعدے کی بات: مناسب بات، درست بات، اردو صفت، صحیح، رائج۔

محل صرف۔ تم ماشاء اللہ پڑھے لکھے ذہین ہو تمہیں چاہیے کہ جو بات کرو قاعدے کی کرو۔

قول فیصل۔ معقول بات کے جواب میں تائید کے طور پر کہتے ہیں۔ "قاعدے کی بات ہے" سمجھانے کے طور پر کہتے ہیں۔ قاعدے کی بات تو یہ ہے

جیسے تمہارے والد ہوں کہیں تو خاموشی سے سن لیا کرو اور قاعدے کی بات تو یہ ہے کہ ان کو جواب نہ دیا کرو۔

قاعدے کے بموجب :- جیسا کہ قاعدہ ہے، حسب دستور۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- بہر حال پڑھا لکھا طبقہ جو کام کرتا ہے وہ قاعدے کے بموجب ہی کرتا ہے۔

قاعدے کے خلاف ہونا :- کسی امر کا دستور کے خلاف ہونا، اصولی طور پر صحیح نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ لوگوں نے بھی بحیرت طرف خوب کے دیکھا جب شہنشاہ عیاراں قتل افراسیاب سراسر قاعدے کے خلاف ہوا۔ خدا انجام بخیر کرے۔

(طلسم ہوشربا)

قاعدے کے موافق :- دستور کے مطابق، جیسا ہونا چاہئے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ شاہزادے کو لشکر ظفر اثر میں لے جائے ہم بھی موافق قاعدے کے حاضر ہوں گے۔

(طلسم ہوشربا جلد ہشتم)

قاف :- معرب بمعنی ایک شخص کا نام عربی مذکر، رائج۔

یہ طاقت قاف ختم ہو جائے
سمٹ کر یہ الف نقطہ ہو جائے

(صفیر بلگرامی مثنوی مرآت الحباب)

ایک طاقت قتل ہے دونوں کی گردن پر سوار
ان سے دستہ کاٹنے قاصر ہو یا قزاق ہو بحر کنوی

قاف :- ایک مشہور پہاڑ کا نام جو ایشیا کوچک کے شمالی جانب بحر کیسپین اور بحیرہ اسود کے درمیان واقع ہے۔ عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

اے حصار غم فرقت قرباں
قاف سے اڑ کے پری ملنے آیا (قند بلگرامی)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس پہاڑ کی بلندی اٹھارہ ہزار چار سو بانوے فیٹ لکھی ہے اور لکھا ہے اہل اسلام کی بعض کتابوں میں جو قاف کا ذکر کیا گیا ہے اسے دنیا کے گرد اگرد مانا ہے۔ اور نور کا خیال کرتے ہیں۔ یہ بھی مشہور ہے کہ دنیا میں کوئی پہاڑ ایسا نہیں ہے جس میں کوہ قاف کی شاخ نہ ہو سکتی ہے کہ کوہ قاف کے ادھر دنیا نہیں ہے یعنی یہ کوہ قاف دنیا کی حد فاصل ہے۔ صاحب ہفت قلزم نے اس پہاڑ کی اونچائی پانچ سو فرسنگ لکھی ہے یہ بھی لکھا ہے کہ اس کا بڑا حصہ پانی میں ڈوبا ہوا ہے صبح کو جب سورج نکلتا ہے تو اس کی کرنیں سبز دکھائی دیتی ہیں جدید تحقیق یہ ہے کہ یہ پہاڑ سوویت روس کی طرف ہے جہاں کے لوگ بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ اس لیے کہا جانے لگا ہے کہ وہاں پریاں بستی ہیں۔ انگریزی میں اسکو (کاکیسس) کہتے ہیں۔ زبانوں پر کوہ قاف کی ترکیب زیادہ ہے۔

پہنچا پائے کو مرے قاصد نے بن کے جن
کاشانا اس پری کا نہیں کوہ قاف ہو (ہما)

قاف تا قاف :- مشرق سے لے کے مغرب تک اور شمال سے لے کے جنوب تک، یعنی تمام جہان میں، کل عالم میں، ساری دنیا میں۔ فارسی، ترکیب، فصیح، رائج۔

کشور دل میں ہو پریوں کے بھی شاہی تیری
قاف تا قاف حکومت ہو الٰہی تیری (لکھنوی)

قول فیصل۔ اگلے وقت کے لوگوں کا خیال تھا کہ زمین کے گرداگرد زمرد کا ایک پہاڑ ہے جسے کوہ قاف کہتے ہیں۔ اسی سبب سے قاف تا قاف بول کے مندرجہ بالا معنی مراد لیے گئے اردو ترکیب سے اس کو قاف سے تا قاف، اور قاف سے قاف تک بھی کہتے ہیں۔

ع ترا نام ہے قاف سے تا قاف تک (ادیب)

سب عشق کو ہے شہرہ خیال قاف سے تا قاف
شاباش بہت جلد کیا اور بہت صاف

قبضہ کل کے ساتھ، قاف سے لے کے قاف تک بھی بول دیتے ہیں۔ قاف سے تا بہ قاف بھی کہتے ہیں جو اب متروک ہے۔

اڑ کے جا سکتا ہے کب تخت سکندر پر پری
جہاں اور کا ہے جو قاف سے تا بہ قاف (ذوق)

قاف کی پریاں :- کوہ قاف کی حسین جمیل عورتیں جو خوبصورتی میں ضرب المثل ہیں۔ (کنایتہ) حسین و جمیل عورتیں۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

نہ اندر سبھا کا ہے نہ ایسی قاف کی پریاں
حسینوں کا تماشا خوب ہی مثال میں دیکھا (ذوق)

قافلہ :- (بکسر سوم و فتح چہارم) سفر سے پلٹنے یا سفر شروع کرنے والے مسافروں کا گروہ ایک ساتھ سفر کرنے والوں کا غول، کارواں عربی مذکر فصیح، رائج۔

لیجئے ہم اس منزل میں اب یہ جو صاحب تار ہا
جس کے ساتھ آئے تھے ہم وہ قافلہ جاتا رہا (تشنج)

قول فیصل - عربی میں اس کی اصل القافلۃ ہے یہ قافل کی تانیث ہے جس کے معنی ہیں واپس ہونے والا، پلٹنے والا اس کا مادہ ق ف ل ہے جس کے معنی ہیں سفر کرنے سے واپس ہونا - صاحب لسان العرب نے اس کے معنی سوداگروں کا گروہ بھی

نکلتے ہیں جو نہ عربی کے کسی لغت میں ملے نہ فارسی کے
خود مولف مذکور کے دماغ کی اپج ہے اور بڑی گڑبڑ
کن ڈالی ہے تنہا قافلہ قافلہ بولیں کے سوداگر کا قافلہ
ہرگز نہیں مراد لیں گے۔ البتہ سوداگروں کا قافلہ
سمجھیں گے۔ عربی میں اسکی جمع قوافل (قوافل) ہے
مگر اردو میں رائج نہیں۔ اردو میں۔ قافلہ کی مخصوص
قافلے دیائے مجہول کے ساتھ ہو اردو کے قاعدے کے
مطابق یہ صورت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب
قافلہ کے آگے حرف جارہ (کا، کو، کے، کی، پر
تک وغیرہ) آتے ہیں جیسے قافلے کا قافلہ۔ قافلے
کے لوگ، قافلے میں چلنا وغیرہ۔

ہاں کہتا ہوں تمھیں مالک و مختار ہو تم | پیارے صاحب
اس نئے قافلے کی قافلہ سالار رہو تم | رشید لکھنوی

اور تخاطب کے محل پر "والا، والے، والوں اور والو"
کے ساتھ بھی یہی صورت رہے گی۔ یعنی قافلے
والو کہیں گے۔

تمہارے ہجر میں غم کھا کے قافلے والو
سرائے دہر سے ہم کوچ کر گئے ہوتے | رشید

یہی قافلے اردو میں بطور جمع بھی مستعمل ہے

یاد آغاز محبت کی دلوں سے نہ گئی | فراق
قافلے گھر سے بہت دور نہ ہونے پائے | گورکھپوری

اور محل کے اعتبار سے واؤ نون کے ساتھ اسکی جمع
قافلوں بھی فصیح، رائج ہے

ہائی اس ایمان کے رہزن پہ لاکھوں ہائے ہائے
قافلوں پر قافلے گم کردہ منزل ہوئے | ناظم

قافلہ باشی:- میر قافلہ، امیر کارواں،
قافلے کا سردار، مسافروں کے گروہ کا سرگروہ
فارسی ترکیب، متروک۔
مثل نثر۔ قافلہ باشی سے فرمایا کل محکمے میں حاضر ہونا
جوان کو ڈیوڑھی پر قید کیا۔ (فسانۂ عجائب)
قول فیصل:- اس لفظ کا اطلاق زیادہ تر سوداگروں
کے اس سرگروہ پر ہوتا تھا جو بسلسلہ تجارت اپنے
رفقائے کار کے ساتھ شہروں شہروں گھومتا
پھرتا تھا۔ جیسے "اسی دم مال و اسباب اس
قافلہ باشی کا جوان کو دے کے قافلہ باشی کو تشہیر
کرکے شہر سے بدر کیا۔ (فسانۂ عجائب)

قافلہ رواں ہونا:- اہل کارواں کا روانہ
ہونا۔ قافلے کا کوچ کرنا، مسافروں کے گروہ کا
منزل کی طرف قدم اٹھانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

حال کچھ شہر خموشاں کا کسی سے نہ کھلا
قافلہ یاروں کا ہر روز رواں ہوتا ہے | ہجر لکھنوی

قول فیصل:- "رواں" کی جگہ "روانہ" نسبتاً زیادہ
مستعمل ہے اور متعدی معنوں میں قافلہ روانہ کرنا
بھی زبانوں پر ہے جیسے "۹۸۰ھ میں پھر
بادشاہ نے اہل حج کا قافلہ روانہ کیا۔ بادشاہی
میر حاج ساتھ گیا۔ (دربار اکبری)

قافلہ سالار:- (بے اضافت) میر
قافلہ، امیر کارواں، مسافروں کا سرگروہ،
قافلے کا سردار۔ فارسی ترکیب، صفت
فصیح، رائج۔

ع پردیسیوں کا قافلہ سالار مر گیا | تعشق

قاف و دال:- (کنایتہ) بیہودہ
اور واہیات کلام (اردو میں کام لام یا قاف
لام ہے) فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)
قول فیصل:- جب اردو میں "قاف و دال"
مذکورہ بالا معنی میں مستعمل نہیں تو اردو کے لغت
میں اس کو جگہ کیوں دی گئی؟ میرا یہی کہنا ہے
کہ لغت کا حجم بڑھانے کے لیے ایسا کیا گیا۔

قافیہ:- (بکسر سوم و فتح چہارم) وہ ہم وزن الفاظ
جو اشعار کے آخر میں چند مخصوص قیدوں کے ساتھ
لائے جاتے ہیں۔ عربی، مذکر، رائج۔

وصف لکھنا ہے مزار شہ ذی جاہ کا
قافیہ اس بیت میں لازم ہے بیت اللہ کا | میر انیس

قول فیصل:- اس کی اصل عربی میں القافیۃ ہے
عربی میں اس کے لغوی معنی "گدی کا پچھلا حصہ
یعنی گردن، گدی۔ عروضیوں کی اصطلاح میں شعر کے
آخری کلمے اور آخری حرف کو کہتے ہیں۔ اگر شعر میں ردیف
ہوگی تو قافیہ ردیف سے پہلے ہوگا اور اگر ردیف نہیں
ہوگی تو قافیہ بہر حال ہوگا۔ ذیل میں اس علم کا بیان
مبتدیوں کی آسانی کے لیے مختصر طور سے پیش
کیا جاتا ہے جسے ملک کے مستند عروضی جناب سید عزیز
ناظم صاحب عروض الہ آبادی رئیس الشعرا نے مولف
مہذب اللغات کی درخواست پر ایک رسالے کی شکل
میں ترتیب دیا ہے۔

بیان علم قوافی

(قافیہ لغت میں بمعنی پے رو ہے)

اسی لیے قافیہ الفاظ بیت کے پیچھے یعنی آخر میں آتا ہے
اصطلاح شعرا میں ان کلمات کو قافیہ کہتے ہیں
جو مصرعوں اور بیتوں کے آخر میں آتے ہیں اور جن
پر بنائے شعر مستحکم ہوتی ہے۔ یہ صورت میں ایک
دوسرے سے مشابہۃ الاواخر (آخر میں مشابہ)
اور معنی میں مختلف ہوتے ہیں۔ مثلاً (پیارے صاحب
رشید لکھنوی) ؎

نصیب تھا ہم کو کہاں ٹوٹے تھے تارے رات کو
دیدۂ نم آنسو ٹپکتے تھے ہمارے رات کو

اس میں "تارے" اور "ہمارے" قوافی اور "رات
کو" ردیف ہے۔

جاننا چاہیے کہ حرف روی سے کوئی قافیہ خالی نہیں ہوتا۔ روی۔ (بفتح را و کسر واو و تشدید یا) اصلی حرف قافیہ کا نام ہے اور اسی پر مدار قافیہ ہے۔ شعرائے عجم نے اس کو تخفیف یا بھی استعمال کیا ہے۔ روی کے معنی لغت میں برہم تابندہ رسی کے بھی ہیں گویا حرف روی ابیات کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑے ہوئے اجزائے رسیاں کی طرح جمع رکھتا ہے۔ اور اصطلاح شعرا میں قافیوں کے آخری حروف اصلی کی تکرار کو کہتے ہیں۔ جس طرح حسد عدد کے قافیوں میں حرف دال کی تکرار پائی جاتی ہے (ذوق دہلوی) ؎

بنتا ہوں دو فریق حسد کے عدد سے ہیں
اپنا ہے یہ طریق کہ باہر حسد سے ہیں

بعض نے تنہا حرف روی کو قافیہ سمجھا ہے۔ حرف روی کا ساقط کرنا بہ تکلف لانا عیب نہیں رکھتا۔ مگر شرط یہ ہے کہ بار بار نہ لائے۔ جیسے تر اور سر کے قوافی میں تے کی ردیف کے ساتھ تر لایا جا سکتا ہے (متین الہ آبادی) ؎

مقابل ابر دریا بار کیا ہو دیدۂ تر سے
نہ پہنچے اس کی چھینٹوں تک قیامت تک اگر برسے

اسی طرح سے حرف زائد مشہور التراکیب کو نفس کلمہ قرار دے کے حرف آخر یعنی روی بنا سکتے ہیں جیسے جفا وفا کے قافیوں کے ساتھ بر آمد قافیہ لانا۔ (وحشی الہ آبادی) ؎

غضب الم میں ہوں اس وجہ سے طبیعت بلا
کہ دل جو ساتھ ہے وہ بھی نہیں رفیق مرا

لیکن ایک بار زنگی قافیہ کے لحاظ سے لایا جا سکتا ہے۔ بار بار لانا عیب سے خالی نہ ہوگا۔

روی کی دو قسمیں ہیں۔ ساکن و متحرک۔ ساکن کو مقید کہتے ہیں کیونکہ وہ اپنے ماقبل حرف سے وابستہ ہوتا ہے مثلاً کار و بار نمرہ وغیرہ مقید میں صرف ایک ہی حرف ہوتا ہے مقید کو مجرد و مطلق بھی کہتے ہیں۔

روی متحرک وہ ہے جو حرف وصل سے متحرک ہو جاتا کیونکہ اپنے ماقبل پر اس کی حرکت کا اطلاق ہو اور اس کا نام مطلق ہے۔ مثلاً یاری و کاری ان قافیوں میں یا حرف وصل ہے اور را حرف روی یعنی حرف آخر ہر دو قوافی میں متحرک ہے کبھی حرف روی اضافت کی وجہ سے متحرک ہو جاتا ہے جیسے سامان بہار و دامان بہار۔ لیکن یہ مطلق نہیں ہے۔ کیونکہ مطلق حرف وصل کی وجہ سے خود ہی متحرک ہو جاتا ہے اضافت سے اس کو سروکار نہیں۔ حرف روی سے پہلے چار طرح کے حروف واقع ہوتے ہیں جن سے حسن قافیہ میں اضافہ ہوتا ہے ان چار حرفوں کے نام یہ ہیں:۔ (۱) تاسیس (۲) دخیل (۳) ردف (۴) قید۔

(۱) تاسیس وہ الف ہے جو قبل روی آتا ہے اور اس کے اور روی کے درمیان ایک حرف متحرک مضموم یا مکسور یا مفتوح واسطہ رہتا ہے جیسے بصورت ضمہ تجاہل و تساہل بفتح واو اور یاور اور بکسرہ حائل و قائل یہ ضروری نہیں ہے کہ شاعر التزام تاسیس قوافی میں کرے لیکن ایسا کرنا مستحسن ہے۔ اگر اس کا لحاظ نہ کرے تو مہ قد کا قافیہ یا آمد دل کا شامل اور گل کا تفاضل سے کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ قوافی لطیف و سلیس نہ ہوں گے۔

(۲) دخیل اس حرف کو کہتے ہیں جو الف، تاسیس اور حرف روی کے درمیان واقع ہوتا ہے۔ جیسے ہائے تجاہل و تساہل، اور واو یاور و خاور اور یائے سائل و مائل قوافی کے لئے اس کی رعایت کرنا بھی لازمی نہیں ہے۔ چنانچہ کامل کا قافیہ سائل بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر قافیہ میں الف تاسیس یا حرف دخیل کو بصورت یعنی اختلاف اپنے اوپر کسی غزل یا قصیدے میں یا اور کسی صنعت شعر میں لازم قرار دے لے تو اس صورت میں وہ ایک قافیہ میں بھی اس کی عدول نہ کرنا چاہیے

(۳) ردف (بکسر را و فتح دال و سکون فا) حرف روی کے قبل حرف مد کو ردف کہتے ہیں۔ یعنی روی سے پہلے کا حرف مدہ ساکن ہو اور اس کے قبل کا حرف زیر زبر پیش سے ہو اور یہ پابندی آئے جیسے نار و کار (مفتوح) تیر و پیر (مکسور) حور و نور (مضموم) ردف کی بھی دو قسمیں ہیں اول ردف مفرد جس کو ردف اصلی بھی کہتے ہیں اور دوم ردف زائد (یا) مرکب ہے۔

ردف مفرد حروف علت کے تین حرفوں۔ یعنی الف، واو، ی میں واقع ہوتا ہے جیسے جان و جانان۔ چوں و گوں۔ زمیں و کمیں

ردف زائد اس حرف ساکن کو کہتے ہیں جو ردف اصلی اور حرف روی کے درمیان فاصلہ آتا ہے۔ جو ان چھ حرفوں میں تلاش سے ملتے ہیں
مصرع ؎ خا و را و سین و شین و فا و نون۔ جس کی مثالیں تاخت و باخت، کارد و آرد، خواست و راست، داشت و کاشت، یافت و بافت اور ماند و خواند ہیں۔ قافیے میں مجہول و معروف کا ساتھ لانا لیکن ایک جگہ اشباع کے ساتھ اور

دوسری جگہ بے اشباع کے لانا، جیسے، فرود شور تیرہ دریا شعرائے عجم نے جائز قرار دیا ہے۔ شعرائے عرب نے تو واؤ اور یا کے اجتماع کو بھی ردف مفرد میں درست سمجھا ہے۔ جیسے عمود و حمید بعض شعرا نے الف میں بھی معروف مجہول کہا ہے۔ مثل قافیہ سجو لیا کہ جس کا واؤ بفتحہ و بضمہ دونوں طرح سے ہے لیکن شعرائے متاخرین نے معروف و مجہول کا جمع کرنا درست نہیں سمجھا ہے اس لیے ترک کرنا ضروری ہے

(۲) اصطلاح قافیہ میں وہ حرف ساکن روف ہے جو بے فاصلہ قبل روی آتا ہے۔ یہ حرف عربی میں بکثرت ہیں لیکن فارسی میں دس پائے جاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں با و خا و را و زا و سین و شین و غین و فا و نون و ہا۔ ان کی مثالیں یہ ہیں، ابر و صبر رخت و بخت، سرد و درد، نرم و گرم، جست و بست خشت و کشت، مغز و نغز، گفت و سفت، رنگ و سنگ، مہر و سہر۔ ان حرفوں کے علاوہ بھی اس کی مثالیں ہیں۔ جیسے چتر میں حرف تا داخل قید ہے۔ اس کی شناخت کا قاعدہ ہے کہ وہ حرف ساکن جو روی سے قبل بے فاصلہ بغیر مد کے ہو قید ہے اور قوافی میں اختلاف قید جائز نہیں ہے حالانکہ شعرائے متقدمین نے بہ رعایت تخرج کیا ہے جس سے عیب کم ہو گیا ہے۔ لیکن شعرائے متاخرین اسے بھی جائز نہیں قرار دیتے۔

جس طرح حرف روی سے پہلے قافیے میں چار حروف آتے ہیں۔ اسی طرح روی کے بعد بھی چار حروف واقع ہوتے ہیں۔ وصل، خروج، مزید، نائرہ اردو قوافی میں حرف وصل اور خروج سے کام پڑتا ہے۔ باقی دو قسمیں جو ایک یا دو حرف کے بعد سلسلے وار واقع ہوتی ہیں اردو لغات میں نہ آسکتی ہیں اور نہ اردو لفظ فارسی کی طرح بے تکلف بنایا جا سکتا ہے اس لیے آخری دو قسموں کا ذکر فضول سمجھ کر ترک کیا گیا صرف حرف وصل و خروج کے ذکر پر اکتفا کی جاتی ہے

وصل لغت میں بمعنی پیوستن آیا ہے چونکہ یہ حرف روی سے پیوستہ ہوتا ہے اس لیے اس کا نام وصل قرار دیا گیا ہے۔ اور اصطلاح شعرا میں وہ حرف زائد بعد روی ہے جو روی سے متصل ہے خواہ مشہور الترکیب ہو جیسے قافیہ کارم و دارم میں میم ہے یا گردن و مردن میں واو ہے خواہ غیر مشہور الترکیب ہو جیسے قافیہ لالہ و پرکالہ میں ہا ہے۔ قافیہ میں اگر حرف وصل آئے تو اس کی رعایت تکرار واجب ہے۔ حرف وصل کی مثالیں یہ ہیں۔ الف گویا و جویا دال، یابد و تابد یائے، گفتاری و رفتاری و شیرینی و کتابی کاف مردک و طفلک، نون گفتن و سفتن، ہائے شنیدہ و نمودہ چونکہ وصل بمعنی پیوستن ہے اس لیے یہ خود کوئی کلمہ علیحدہ نہیں ہے کبھی بہ شرکت ردیف بھی ہوتا ہے۔

خروج وہ حرف ہے جو بعد وصل کے بے فاصلہ ملحق ہو۔ مثلاً کردن و مردن میں نون حرف خروج ہے یا جیسے آمدے و جامدے میں بعد حرف روی یائے اول وصل اور یائے ثانی خروج ہے اردو میں ایسے قوافی کم ہیں۔ جن میں حرف خروج بھی ہو۔

حرکات کی مطابقت

قافیے میں حرکات کی مطابقت بھی ضروری ہے جو چھ ہیں، رس، اشباع، حذو، توجیہ، مجریٰ، نفاذ

(۱) رس اصطلاح قافیہ میں حرکت ماقبل الف تاسیس کو کہتے ہیں جو فتح یعنی زبر کے سوا نہیں ہوتی جیسے قوافی، قائل و سائل میں حرکت قاف و سین ہے اور تکرار تاسیس کے ساتھ اس کے ماقبل کی تکرار حرکت بھی ضروری ہے۔ لیکن جو تاسیس کو حرف قافیہ نہیں سمجھتے اور قائل کو دل کا قافیہ قرار دیتے ہیں ان کے لیے حرکت قافیہ کی یہ پابندی بھی ضروری نہیں ہے۔

(۲) اشباع۔ اصطلاح قافیہ میں حرکت دخیل کو کہتے ہیں اور وہ تین ہیں اول بہ حالت فتحہ دوم بحالت ضمہ سوم بحالت کسرہ مثلاً زبر کے ساتھ یاور اور داور پیش کے ساتھ تجاہل و تساہل زیر کے ساتھ مائل و سائل اختلاف اشباع ان قوافی میں جو حرف وصل پر مشتمل نہ ہوں جائز نہیں ہے یعنی بادر و شاطر ظالم و عالم (بفتح لام) آپس میں ایک دوسرے کا قافیہ نہیں ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر یہی قافیے حرف وصل کے ساتھ ہوں تو بغیر اختلاف کے قافیہ ہو جائیں گے اور یہ درست سمجھے جائیں گے۔ سعدی ؎

اے بادشاہ وقت چو وقتت فرا رسید
تو نیز با گدائے محلت برابرے
گر دست میر کہ برپنجہ است زور کتف
بالفنی گر بدی تو دانم کہ شاطرے

و لہ

چوں خواہد کہ ویراں کند عالمے
نہد ملک در پنجۂ ظالمے

(۳) حذو اصطلاح قافیہ میں حرکت ماقبل ردف کو کہتے ہیں۔ یہ ردف میں بفتحہ و ضمہ و کسرہ، تینوں طرح سے واقع ہوتا ہے۔ مثلاً الف فتحہ کے ساتھ یار و غار ضمہ کے ساتھ نور و حور، یائے کسرہ کے ساتھ تیر و دیر اور قید میں بھی یہ تین قسمیں اسی طرح ملتی ہیں۔ مثلاً بفتحہ، رعد و سعد بضمہ گفت و سفت

بکسرہ علم و حلم اور اختلاف حذو بحالت ردف جائز نہیں ہے۔ لیکن اختلاف حذو بحالت قید اس جگہ جائز ہو جائے گا۔ جہاں روی متحرک آئے گی مثلاً کمال اسمٰعیل ؎

کز سوز دلم یک نفس آہستہ شود
از دود دروں راہ نفس بستہ شود
در دیدہ روان آب گردانم
تا ہر چہ نقش بست آں شستہ شود

(۴) توجیہ۔ اصطلاح قافیہ میں حرکت ماقبل روی ساکن کو کہتے ہیں۔ اختلاف توجیہ قوافی میں کسی طور سے جائز نہیں ہے۔ مگر اس حالت میں جب روی ساکن کے متصل کوئی حرف قافیہ کے حروف میں سے موجود نہ ہو یعنی حرف وصل متصل ہو کے روی ساکن کو متحرک نہ کر سکے لیکن اگر روی بہ سبب حرف وصل متحرک ہو جائے تو حالت ماقبل روی بھی متحرک ہو جائے گی اور اس کو اختلاف فن نے جائز قرار دیا ہے۔ مثال کے طور پر فردوسی و سعدی کے شعر پیش کیے جاتے ہیں۔ (فردوسی) ؎

بشستند خنجر سا لب از جام کوثری
کز ظلمت سحر جست آینہ سکندری
کز نیا کعبہ را بخت آمدن بود
در حرم خدایگان کیفہ کند مجاوری
پور سبکتگین تو دولت ایاز خدمت
بندہ بہ دور دولت رشک فغفری

(سعدی) ؎

بیا مرد را یام اور دے
نگویم کہ فاسے کہ برگ گے

(۵) مجری۔ اصطلاح قافیہ میں حرکت روی کا نام ہے۔ چنانچہ روی متحرک ہو کے وصل تک پہنچ جاتی ہے اور اس کی رعایت تکرار قوافی میں واجب

ہے۔ مثلاً فتح نون کے ساتھ غنی کشمیری کی اس بیت میں ہے ؎

یار در چشم من در دشمن از دو انجمنے
او چو شمع است درین مجلس چمن من لگنے

یا بکسرہ عروض الہ آبادی نے کہا ہے ؎

بجائے در خندہ کی اب جہاں ہے خریداری
متاع جنس کاسد کی ہوئی یہ گرم بازاری

(۶) نفاذ۔ اصطلاح قافیہ میں حرکت وصل و خروج و مزید و نائرہ کو کہتے ہیں۔ بشرطیکہ نائرہ بھی متحرک ہو۔ چونکہ وصل و خروج کے بعد کی قسمیں اردو کے لیے غیر ضروری ہیں اس لیے نفاذ کی تشریح سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہے چنانچہ نفاذ کا ذکر بھی ترک کیا جاتا ہے۔

یہاں اختصار کی وجہ سے عیوب قافیہ کا بیان نہیں کیا جا رہا ہے۔ مذکورہ سابق قواعد کی پابندی کے بعد قافیے کے متعلق غلطی کا امکان بھی ختم ہو جاتا ہے۔ البتہ اتنا لکھ دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مطلع کے ہر دو مصرع میں ایک ہی قافیہ لانا داخل عیب ہے جس کو ایطا کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ (ماخوذ از کتاب گلستان چہار رخی جناب علم قوافی، مولانا سید حسن کاظم نقوی عروض الہ آبادی)

قافیہ باندھنا:۔ (متعدی) قافیہ لانا، قافیہ نظم کرنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

دشمنوں کو چھوڑ بیٹھا وہ بت شمشاد قد
سرو کے مصرع میں باندھا قافیہ آزاد کا (ناسخ)

فعل متعدی۔ اس کی یہی صورت قافیہ باندھ دینا بھی کسی کے ساتھ زبان پر ہے جیسے "جس قافیے کو جس پہلو کے مناسب دیکھتا تھا باندھ دیتا تھا۔" (آب حیات)

قافیہ بندھنا:۔ (لازم) کسی لفظ کا جو دوسرے لفظ کا قافیہ ہو موزوں ہونا، قافیہ نظم ہونا۔ قافیہ لایا جانا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

مدت سے بے حضور جو ہوں میں حضور سے
اب قافیہ بھی بندھ نہیں سکتا حضور کا (ناسخ)

قافیہ بندی:۔ تک بندی، مونث (کرنا کے ساتھ) (نور اللغات)

فعل متعدی۔ لکھنؤ میں اس محل پر "قافیہ پیمائی" بولتے ہیں۔

قافیہ بندی:۔ قافیہ باندھنا، قافیہ موزوں کرنا، فارسی ترکیب، اردو صرف، مونث قلیل الاستعمال۔

علمی معنی۔ جس طرح پہلے مصرع کا قافیہ دوسرے مصرع سے اور دوسرے مصرع کا چوتھے مصرع سے انگریزی میں ملتا ہے۔ اسی طرح ہمارے مولانا نے بڑے لطف سے اپنی طرز قافیہ بندی کو چھوڑ کر اردو میں ملایا ہے (عبد الحلیم شرر)

قافیہ بولنا:۔ ایسا موزوں اور مناسب قافیہ ہونا جو پورا شعر سننے سے پہلے سامعین سمجھ جائیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رنگ دیتی ہیں ردیفیں بولتے ہیں قافیے
دم پکڑتا ہے نوائے بلبل شیراز پر (دبیر)

قافیہ پیما:۔ قافیہ ڈھونڈ ڈھونڈ کے شعر کہنے والا۔ فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

کہاں ہیں آئیں سخن سنج قافیہ پیما
کلام غیر ہے جن کی ردیف طبع رسا (اوج)

قافیہ پیمائی:۔ اشعار کی تعداد بڑھانے کے لیے کسی قافیے کو شعر میں نظم کرنا، مضمون ضروری ہو گی

سے غرض نہ رکھ کر صرف تک جوڑ دینا، بھرتی کے شعر کہنا۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

اب جہاں مجھ سے خود رائی ہیں
لطف کیا قافیہ پیمائی میں مرزا رسوا

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم ہے "شعر گوئی میں بہت محنت کرنا" جو قلیل الاستعمال ہے۔

شعر میں قافیہ پیمائی بہت کی آتش
اب ارادہ ہے مرا بادیہ پیمائی کا آتش

قافیہ تنگ رہنا :- کسی کام میں عاجزی رہنا، ناطقہ بند رہنا، حیرانی و پریشانی رہنا۔ اردو محاورہ، غیر فصیح، رائج۔

بندش چست ہے ... کی آتش
قافیہ تنگ رہا کرتا ہے آتش لکھنوی

قافیہ تنگ کرنا :- تنگ کرنا، عاجز کرنا، پریشان کرنا، چین نہ لینے دینا، ستانا، مفلوق کر دینا۔ اردو محاورہ، غیر فصیح، رائج۔

مثل صد۔ شیخ منفعی جب کا آٹے دن کے صدمہ نے قافیہ تنگ کر رکھا تھا اب اس کی طبیعت بھی ذرا کھلنے لگی تھی۔ (دربار اکبری)

قول فیصل اس کا ایک مفہوم ہے "کسی فن میں ایسا مظاہرۂ کمال کرنا کہ اسی فن کا دوسرا ماہر اس سے عاجز ہو جائے"۔

کبھی کرتا تھا عدو کا بھی یہ قافیہ تنگ
تھی موزوں کی دکھانا تھا جو موزونیت ذوق

ایک مفہوم ہے "محدود قافیوں میں ایسے ایسے شعر موزوں کرنا کہ دوسرا اس کے جواب میں عاجز ہو جائے" جو قلیل الاستعمال ہے۔

ان کے ذہن تنگ کا مضمون نہیں بندھتا
اب قافیۂ شعر کو ہم تنگ کریں گے
(اکبر الہ آبادی)

قافیہ تنگ ہونا :- تنگ ہونا، زچ ہونا، عاجز ہو جانا، مقابلے کی ہمت نہ ہونا۔ اردو محاورہ غیر فصیح، رائج۔

مجھ کو محب سمجھ کے حسین شہید کا
ہوتا ہے تنگ قافیہ تک بھی یزید کا انیس

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم ہے "گویائی کی ہمت نہ ہونا، منہ کھولنے کا یارا نہ ہونا"۔

اک آبلہ بک یک کے خموشی سے ہوئی ہے
کیا شعر کہوں قافیہ ہے تنگ زباں کا آتش

فارسی کا محاورہ ہے "قافیہ تنگ شدن" یہ اسی کا ترجمہ ہے۔

قافیہ تنگ ہونا :- کسی شعر یا نظم کا قافیہ دستیاب نہ ہونا، قافیہ نہ ملنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کیا کیا سخنوروں کے پھر تنگ قافیہ ہوں
لکھیں غزل ظفر وہ گر ایسے قافیوں میں ظفر

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے "قافیہ سنج، شاعر اور موزوں طبع کے معنوں میں اور قافیہ ناشنگ کے معنی" وہ قافیہ جس میں ایطائے جلی ہو لکھا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قافیہ کہنا :- قافیہ نظم کرنا، قافیہ لانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

اے جان تیرا منہ یہ مجھے ہو جو تو کہے
سو بار قافیہ میں کہوں ایک میم کا جان صاحب

قول فیصل۔ اب زیادہ تر قافیہ نظم کرنا کہتے ہیں۔

قافیہ لڑنا :- قافیہ کا یکساں ہونا۔ اردو صرف

خوب لڑتے ہیں قافیے دونوں
کام حیدر کا نام جمشید کا شعور
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ قافیہ لڑنا نہیں بولتے بلکہ عام طور سے مضمون لڑنا، شعر لڑنا اور مصرعہ لڑنا کہتے ہیں۔

قافیۂ معمولہ :- ایسا قافیہ جو ردیف سے مل جائے۔ فارسی شعراء کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں صرف معمولہ کہتے ہیں۔ پہلے اس کو قواعد قافیہ میں عیب سمجھتے تھے لیکن اب شعراء صنائع لفظی میں سے جانتے ہیں اور بے تکلف استعمال کرتے ہیں۔ اساتذہ نے سات شعروں کے بعد ایسا قافیہ لانا جائز رکھا ہے۔ چنانچہ مرزا غالب نے مندرجہ ذیل انداز سے نظم کیا ہے۔

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی؛ حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا
رہ نہ رفی ہو کہ دلستانی ہے؛ یہ کہ دل دلستان روانہ ہوا غالب

قافیہ ملانا :- ۱ تکمہ سے تک ملانا، تک میں تک جوڑنا ۲ (کنایۃً) راز دار رہنا۔ یارانہ کرنا۔ اردو فعل متعدی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی طرح نہیں بولتے۔

قافیے کا رنگ دینا :- قافیے کا حسن سے ساتھ نظم ہونا، قافیے کا لطف دینا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

باعث فروغ حسن کا ٹھہرا کمال عشق
چمکے ردیف خوب جو دے رنگ قافیہ شعور لکھنوی

قاق :- سکھایا ہوا گوشت جسے گھی میں تل کے کھاتے ہیں (مجازاً) سوکھا سہما، دبلا پتلا، خشک اندام سینک سلائی، تانتیا، لاغر۔ ترکی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

حسرت ہی یہ رہی کبھی پوچھا نہ یار نے
کس واسطے تو سوکھ کے اس درجہ قاق ہے میر دست علی قلیل

قول فیصل۔ آدمی اور اس کے جسم کے لئے الگ الگ اس کا استعمال ہے۔ شعر بالا میں آدمی کے لئے اور ذیل کے شعر میں جسم کے لئے کہا گیا ہے۔

گم ہوں نظروں سے الٰہی جسم ایسا قاق ہو
لن ترانی میں کہوں وہ دید کا مشتاق ہو قلق

عربی میں طویل القامت آدمی کو "قاق" کہتے ہیں جس کا

اردو سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کی تحقیق و تشریح یوں لکھی ہے۔
"بعض اہل لغت نے اسے طویل القامت آدمی اور نیز ایک قسم کی روٹی کو بھی لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ در اصل قد کے معنی میں عربی ہے اور روٹی کے معنی میں کاغ یا کاک کا معرب ہے چنانچہ "فرہنگ جہانگیری" میں کاک صحیح اور "قاق" غلط قرار دیا ہے"

بہر حال اردو والے نہ طویل القامت کو قاق کہتے ہیں نہ کسی قسم کی روٹی کے معنی میں بولتے ہیں۔ اب عورتیں زیادہ تر جس آدمی کا سینہ اندر کی طرف دھنسا ہو اور انتہائی دبلا پتلا ہو تو اس کے لیے بولتی ہیں کہ "اس کا کلیجا قاق ہے"

قاقا :- عرب کے جنگلی کوے کی آواز جو ہندوستان کے پہاڑی کوے سے بہت مشابہ ہے۔ کائیں کائیں، کوں کوں۔ عربی اسم مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں پہاڑی کوے کے لیے "قاؤں قاؤں" بولتے ہیں۔ قاقا کوئی نہیں بولتا۔ صاحب نور اللغات نے اس کی تشریح یوں کی ہے "قاقا۔ عربی، عراق کے کوؤں کی آواز۔ مونث"

قاق کر دینا :- دبلا کر دینا، نحیف و زار کر دینا، لاغر کر دینا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

کر دیا ہے قاق ایسا عشق کے آزار نے
روپیش از بس تیار تھے ناسخ ہمارے ہاتھ پاؤں   ناسخ

قاقلہ :- (بفتح اول و ضم سوم و فتح چہارم) بڑی الائچی، ہیل کلاں۔ عربی مونث، اطبا کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ عربی میں اس کی اصل "قاقلۃ" ہے مگر فارسی اور اردو میں قاقلہ کہتے ہیں۔ یہ لفظ اطبا کے نسخوں اور طب کی کتابوں تک محدود ہے اردو میں عام طور سے "بڑی الائچی" ہی کہتے ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "یہ مزاجاً حار اور دوسرے درجے میں یابس، مقوی معدہ، ہاضم طعام اور دافع تے اور غثیان ہے بطلق الائچی کو قاقلہ بڑی کو قاقلہ کبار اور چھوٹی کو قاقلہ صغار کہتے ہیں"

قاقم :- (بضم سوم) ایک قسم کی نرم سفید بیش قیمت پوستین جو قاقم نامی جانور کی کھال سے تیار کی جاتی ہے۔ عربی، مونث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اسی حالت میں ناگہ میں نے دیکھا
سفید آیا نظر رنگ مصفا
اسی حیرت میں میرے ہوش تھے گم
کہ لیم شب بنی کس طرح قاقم (شاگرد منیر)
(سراج المعانی)

قول فیصل۔ بسند فرہنگ آصفیہ ایک قسم کا نیولا ہے جس کی کھال نہایت نرم اور پشم از حد سفید اور ملائم ہوتی ہے مگر سال بھر تک سیاہ رہتی ہے۔ اس کی پوستین بہت گرم ہوتی ہے اور جاڑوں میں کام آتی ہے اردو میں فارسی ترکیب کے ساتھ اس کا استعمال زیادہ ہے جیسے بستر قاقم، قاقم و سنجاب وغیرہ۔

خانہ گور میں آرام سے سویا تا حشر
ہو گیا فرش زمیں بستر قاقم مجھ کو (شاگرد اسیر)
تھے جو کمبل پوش ان کے سامنے کیا تذکرہ
صاحب شال و سمور و قاقم و سنجاب کا   انشا

قاق ہونا :- دبلا ہونا، نحیف و زار ہونا، سوکھا سہا ہونا۔ لاغر ہونا، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

خشک کر دیتی ہے گرمی عشق کی
بید صحرائی سا مجنوں قاق ہو   میر

قال :- گفتگو، مباحثہ، بات چیت، گفتار، قول، مقولہ۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

بھلا ایسے جھوٹوں کا قول و قسم کیا
موافق نہ ہو حال سے قال جن کا   ناصر

قول فیصل۔ عربی میں یہ لفظ قول کا ماضی ہے اور بفتح لام (قالَ) بمعنی کہا، فرمایا مستعمل ہے جیسے قالَ اللہ تعالیٰ یا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وغیرہ فارسیوں نے بسکون لام استعمال کیا اور معنا بھی ذرا سا فرق ہے۔ اردو میں تنہا نہیں بولتے بلکہ "حال قال" کی ترکیب سے بمعنی صرف ظاہری بات چیت، دکھاوے کی باتیں اور اوپری بات، کہتے ہیں۔ جیسے "حال کیا قال کا" دو رخی چیچہ والی کاٹ لیکن یہ دہلی کی مثل ہے لکھنؤ میں رائج نہیں۔ میر تقی میر نے اس طرح کہا ہے۔

حیرت سے عارفوں کو نہیں راہ حرف
حال اور کچھ ہے یاں الخوض حال قال کا   میر

قالا قولی :- (واؤ معروف) بحث، تکرار، حجت، کج بحثی۔ اردو مونث، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تم نہ پڑھے نہ لکھے جب بھی آتے ہو دقیانوسی باتیں کرتے ہو۔ تمہاری قالا قولی سے جان عاجز ہے۔

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ ہے جیسے مجھ سے بلا وجہ کی قالا قولی نہ کیجیے۔ بہتر یہی ہے کہ آپ تشریف لے جائیں۔

قالب :- (بفتح سوم) سانچہ، موزہ، جوتا بنانے کا فرما۔ عربی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بالعموم ان معنوں میں اردو زبان میں رائج نہیں۔ البتہ چوگوشیہ اور پنج گوشیہ ٹوپی کے لیے پہلے قالب ہوتے تھے لیکن ان کو بھی بکسر سوم (قالِب) ہی کہتے تھے۔ صاحب نور اللغات و فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی دیا ہے جس سے چھینٹ چھاپتے ہیں۔

بھی کہتے ہیں لیکن ان معنوں میں کوئی نہیں بولتا۔

قالب۲ :- (بکسر سوم) تن، بدن، جسم۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج:

شب کو غصہ میں خیال یار تری آیا در رہا
جان تجھ میں رہی قالب میں بیمار رہا — شرف

قول فیصل۔ قالب میں روح کا بے چین ہونا، قالب سے روح کا باہر ہونا یا آنا اور قالب سے روح کا قریب ہونا وغیرہ اس کے صرفے ہیں۔

نہ ہوا گو کلام فی البین ذ روح قالب میں ہو گئی بے چین (شوق لکھنوی)

قالب سے روح جب ہوئی روز ازل قریب
کب روح تھی دنیا میں تو گھڑی تھی اجل قریب — اسیر

روح کی جگہ جان بھی ہے ؎

پتلی رہا وہ آنکھ میں قالب میں جان رہا
ان پردوں میں ہماری نظر سے نہاں رہا — شرف

بہت کم کے ساتھ بفتح سوم (قالَب) بھی شعرا نظم کر گئے ہیں۔

بھاگے طریق خلعت و منصب کو چھوڑ کے
روحیں روانہ ہو گئیں قالب کو چھوڑ کے — میر انیس

قالب۳ :- وہ عورت جس پر کوئی جن یا پری یا شہید وغیرہ آتا ہو۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محل نظم۔ لڑکا کانپنے لگا۔ کہا مولوی صاحب! میرا نام قمقام خونخوار ہے۔ پردہ چہارم قاف میں رہتا ہوں یہ لڑکا قالب ہے۔ دل اس کا طالب ہے .... ہرگز سر سے اس کے نہ اتروں گا۔ (طلسم ہوش ربا)

(ایضاً) میں شیخ سدو ہوں، یہ میرا قالب ہے۔ اس کے میاں کو مار ڈالوں گا۔ کیونکہ ہمارے قالب پر ظلم کرتا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل۔ جب کسی عورت پر کوئی جن یا پری یا شہید آتا ہے اس وقت وہ عورت اس طرح باتیں کرتی ہے گویا میری روح بدل رہی ہے جس کا سایہ ہے اور اس عورت کا جسم اس کا قالب ہے مثلاً فلاں عورت شیخ سدو کا قالب ہے یعنی شیخ سدو اس پر آتے ہیں

قالب۴ :- اینٹ وغیرہ بنانے کا سانچا۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زندہ در گور اب تو ہے جا تیرے او آرام روح
بن گیا ہے قالب خشت لحد اندام روح — وزیر

قالب بدلنا :- چولا بدلنا، دوسرا جسم اختیار کرنا، دوسرے جسم میں سما جانا۔ اردو، مصرف، قلیل الاستعمال۔

قالب پر چڑھانا :- جوتے کو یا اور کسی چیز کو جیسے ٹوپی کو قالب یا سانچے پر چڑھانا۔ اردو، مصرف، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے جوتے کے لئے بھی لکھا ہے جو اہل لکھنو نہیں بولتے بلکہ اس کے لئے "فرمے پر چڑھانا" بولتے ہیں۔

قالب تہی کرنا :- روح کا جسم کو خالی کرنا (کنایۃً) مر جانا۔ اردو، مصرف، قلیل الاستعمال۔

تیرے سینے کو کیا اب جان نے قالب تہی
ہے برنگ سایہ باہر جسم سے اندام روح — وزیر

قالب تہی ہونا :- (لازم) روح سے جسم کا خالی ہونا۔ (کنایۃً) مر جانا۔ اردو، مصرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قریب بہ متروک۔

سامنے آتے ہی رستم کا بھی قالب ہو تہی
رم کرے سامنے سے بن کے وہ رم کی بجلی — قدر

قول فیصل۔ بصورت متعدی "کرنا" کے ساتھ بھی اس کا صرف تھا۔

قالب خاکی :- آدمی کا جسم۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

چشم تر سے کھینچتی ہے قالب خاکی کی روح
کس طرح کشتی نشیں کو ڈر نہ ہو گرداب کا — آتش

اک سرا ہے یہ قالب خاکی
اک مسافر ہے روح نفسانی — عزیز لکھنوی

قالب سے روح کو آزاد کرنا :- جان نکالنا، دم نکالنا۔ اردو، مصرف، قلیل الاستعمال۔

پہلو سے چلی لے کے دل اے صنم جدائی
قالب سے روح کو بھی آزاد کیا کرے گا — شرف

قالب میں ڈھالنا :- سانچے میں ڈھالنا۔ اردو، مصرف، قلیل الاستعمال۔

محل نظم۔ سرور لکھنوی نے ہندی، سنسکرت اور انگریزی کی مایۂ ناز و سرمایۂ افتخار کتابوں کو اردو کے قالب میں ڈھال کر اردو ادب کو مالا مال اور گرانبار بنا دیا ہے۔ آپ کے یہ ترجمے اردو ادب میں قابل لحاظ اضافہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ (مرزا سجاد حسین کے ایک مضمون سے)

قول فیصل۔ اردو کے، اردو نظم کے، شعر کے اور شعری قالب میں نیز قالب شعر میں ڈھالنا وغیرہ اس کے خاص صرف ہیں جیسے "سرور صاحب نے مہاکوی کالی داس کی مشہور روزگار کتاب "کمار سمبھو" کو اردو نظم کے قالب میں ڈھالا ہے (شعری)۔ سرور صاحب اس وقت تک کسی موضوع کو شعری قالب میں نہیں ڈھالتے جب تک اس سے متاثر نہیں ہوتے (شعر) جب کوئی شاعر یا مفکر فلسفیانہ معانی و مطالب کو قالب شعر میں ڈھالتا ہے تو زبان خود رجہ تمثیل بن جاتی ہے۔ (مرزا سجاد حسین [illegible])

قالب میں روح آنا :- روح کا جسم میں داخل ہونا۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

لکھا ہے نام ہر ذی روح کا جب [illegible]

تو سمجھو روح اس قالب میں کیا آئی کہ موت آئی نظم طباطبائی

قالبوت :- عوام الناس نے قالب کو بگاڑ لیا ہے۔ اردو، اسم مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قال قال :- شدہ شدہ، رفتہ رفتہ، اڑتے اڑتے، ہوتے کرتے۔ اردو حرف، دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ اسامہ بڑے ہوئے تو لوگ باپ بیٹے دونوں کو چھیڑا کرتے۔ قال قال بات پیغمبر صاحب تک پہنچی۔ (اجتہاد)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں ایسے محل پر شدہ شدہ ہی کہتے ہیں۔

قال مقال :- قیل قال، حجت۔ اردو مونث متروک۔

قول فیصل۔ میر حسن دہلوی نے ... عطف کے اضافے کے ساتھ نظم کیا ہے۔

ہوئی بدگر پھر تو تفتیش حال
لگی ہونے آپس میں قال و مقال میر حسن

اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

قال و قیل :- تکرار، بحث، مباحثہ، حجت۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، اردو حرف مونثہ قلیل الاستعمال۔

مقدور کس کو حمد خدائے جلیل کا
اس جا پہ بے زباں ہیں دہن قال و قیل کا بہادر شاہ ظفر

قول فیصل۔ نظماً تو قال و قیل کہہ دیتے ہیں مگر عام طور سے زبانوں پر "قیل و قال" ہی ہے "قال و قیل" کا صرف ہونا کے ساتھ بھی ہوا اور اس کے معنی شائبہ کے لیے گئے ہیں جواب کوئی نہیں بولتا۔

جہاں اتشی طبع دم میں تخیل (نور نامہ)
مروت کی ان میں نہیں قال و قیل ۱۸۹۵ء

قال ہی قال ہے حال نہیں :- ظاہر کا بالائی ہے عمل وغیرہ کچھ نہیں۔ (محاورات ہند و ستان مولفہ منیر لکھنوی)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

قالی :- غالیچہ، ایک قسم کا عمدہ اونی فرش۔ فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سفلہ گر صدر نشین ہو تو نہیں فخر کی جا
(خر) مرتبہ کون سمجھتا ہے خر قالی کا لطافت

قول فیصل۔ مؤلف لغات کشوری نے اس کو فارسی قرار دیا ہے اور قیاس بھی یہی کہتا ہے کہ یہ فارسی ہے کیونکہ اس کا ترکی ہونا کسی مستند لغت سے ثابت نہیں ہے۔ مؤلف بہار عجم نے قالی اور قالین ایک ساتھ لکھا ہے اور یہ فیصلہ نہیں کیا ہے کہ کس زبان کا لغت ہے۔ مگر آگے چل کے قالی باف کی مثال میں ایک شعر دیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فارسی والوں کا تصرف ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ و نور اللغات نے قالی اور قالین دونوں کو ترکی قرار دیا ہے۔ مؤلف غیاث اللغات نے قالی بمعنی نام قوم اور قالین کو اس کے معنی سمیت الگ درج کیا ہے بہر حال اردو میں قالین اور قالی مترادف ایک ہی معنی میں رائج ہیں البتہ قالی بضرورت قافیہ ہی نظم کرتے ہیں۔

قول ہے رنگ حنا اور گل قالی کا
پائمال اپنے سر سے ہے تری پامالی کا لطافت لکھنوی

شعرا نے زیادہ تر بہ ترکیب فارسی "خر قالی، شجر قالی، شیر قالی اور گل قالی" وغیرہ نظم کیا ہے۔

اے مرے صدر نشیں فخر ہے سدرہ ہو نہال
دیکھ کر رتبہ پائے جو تمہارے شجر قالی کا
(لطافت لکھنوی)

مجھے گھر کاٹے کھاتا ہے تو بستر پھاڑے کھاتا ہے
شب فرقت میں کیا شیر نیستاں شیر قالی ہے داغ دہلوی

پاؤں رکھتے ہی ہوئے اس بزم میں ہم ناکش
دل ہمارا بلبل گلہائے قالی ہو گیا لطافت لکھنوی

لطافت لکھنوی نے مؤلف غیاث کے تحریر کردہ معنی میں بھی استعمال کیا ہے یعنی ایک قوم کا نام

عشق حیدر میں لطافت رہو کچھ ہو جیسے
رنگ آئے کسی قالی نہ کسی غالی کا لطافت لکھنوی

ان معنی میں عام طور سے زبانوں پہ نہیں ہے۔

قالیچہ :- (یائے معروف و فتح جیم) فارسی مذکر، متروک۔

محل صرف۔ ہمایوں کے ایک زانو کے نیچے فرش نہ تھا اس عرصہ میں شاہ طہماسپ اٹھیں اور قالیچہ کھول کر بچھائیں۔ ہمایوں کے ایک جاں نثار نے جھٹ اپنے ترکش کا زر دوزی غلاف چھری سے چاک کیا اور بچھا دیا۔ (دربار اکبری)

قالین :- (یائے معروف) ایک قسم کا قیمتی اونی فرش، غالیچہ۔ ترکی مذکر، فصیح، رائج۔

تیرے قدموں سے جو آنکھوں کو جدائی ہو جائے
سر پہ ہر رد شیں کہ قالین ترا ئی ہو جائے بحر

قول فیصل۔ اب سوتی قالین بھی بننے لگے ہیں۔ قالین کے ابھرے ہوئے نرم بالوں کو "قالین کے روئیں" کہتے ہیں۔

اس کے تلووں کی نزاکت کا کروں کیا میں بیاں
روئیں ہیں قالین کے مانند سوزن زیر پا ناسخ

قامت :- (بفتح سوم) قد، ڈیل، سر سے پیر تک کا طول۔ عربی مونث، فصیح، رائج۔

سرو شرمائے قد اس طرح کا، قامت ایسی

اسد اللہ کی تصویر تھی، صورت ایسی — میر انیس

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ جلال مؤنث کی تائید میں ہیں اور پلیٹس نے بھی مؤنث لکھا ہے چنانچہ میر انیس، بحر، ناسخ اور دیگر اساتذۂ لکھنؤ نے بھی مؤنث ہی نظم فرمایا ہے مگر خواجہ آتش نے خلاف جمہور مذکر کہا ہے۔

قامت موزوں تصور میں قیامت ہو گیا
چشم کی گردش نے کار فتنۂ دوراں کیا — خواجہ آتش

ایک مثال رند شاگرد آتش کے یہاں ملی ہے وہ بھی استاد کی تاسی کا اثر ہے۔

سر پہ جب بار عشق جواں جس نے لیا
قامت خمیدہ تر فلک پیر سے ہوا — رند

بسند فرہنگ آصفیہ و نور اللغات دہلی میں مذکر ہے۔

قامت موزوں قیامت ہے ترا
کیا ہے گر سرو صنوبر بڑھ چلے — داغ دہلوی

مرزا دبیر نے بھی "جسیم" بھی نظم کیا ہے جو عموماً زبانوں پر نہیں ہے۔

ترپا جو شہ کے ہاتھوں پہ قامت سرک گیا
ٹوپی گری زمین پہ، منکا ڈھلک گیا — مرزا دبیر

صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ آغاز نماز کے وقت قد قامت الصلوٰۃ کہنا بھی اس کے معنی ہیں لیکن اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔

قامتِ بالا:۔ (باضافت) لمبا قد، طویل قامت، (لیا ڈیل) جو لمبا اور خوبصورت ہو۔ بخیرا قد محبوب سے مراد لیتے ہیں۔ فارسی ترکیب۔ اصطلاح شعراء

مضمون سرو قامت بالا بلند ہے
کیا فکر برق شاعر غرّا بلند ہے — برق

قامتِ دلجو:۔ (باضافت) دل کو ڈھونڈنے والا قد (کنایۃً) محبوب کا قد۔ فارسی ترکیب، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قامتِ دلخواہ:۔ (باضافت) وہ قد جس کو دل چاہے (کنایۃً) قامت محبوب۔ فارسی ترکیب مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عشق آزادوں کو ہے کس قامت دلخواہ کا
کھنچے پیشانیوں پر ہیں الف اللہ کا — لطافت

قامتِ زیبا:۔ (باضافت) خوشنما قد، دلکش قد، محبوب کا قد۔ فارسی ترکیب، صفت، مؤنث، فصیح، رائج۔

قامتِ کشیدہ:۔ اکڑ کے اور سینہ تان کر چلنے والا محبوب سے مراد ہوتی ہے۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

دیکھے گر قامت کشیدہ میرے سرو ناز کو
پرسے قمری کے چلے آرہ سر شمشاد پر — رند

قامتِ موزوں:۔ (باضافت) وہ قد جو تناسب میں ہو اور اچھا معلوم ہو۔ فارسی ترکیب صفت، مؤنث، فصیح، رائج۔

قامت موزون جاناں کی اگر لکھی ثنا
ہاتھ میں میرے قلم شاخ صنوبر ہو گیا — لطافت

قامع:۔ (بکسر سوم) قلع قمع کرنے والا۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

محکم دین نبی، قامع کفر و الحاد
مالک نار و جناں سایۂ رب العزت — خاقان حسین عارف

قاموس:۔ ۱ (واو معروف) مجد الدین بن یعقوب فیروز آبادی کا مدون کیا ہوا عربی لغت عربی، مذکر، رائج۔

شعر ہیں عہد نوازش کے نہیں بند لغت
ورنہ رہتی بیشتر ہے سیر اسے قاموس کی
(نوازش۔ شاگرد میر سوز)

قاموس:۔ ۲ گہرا دریا، دریا کی وہ تہ جو بہت

[illegible] عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

تاب فیض کے دریا کا آشنا اٹھا
پہنچے تہ ادراک قاموس رہنما اٹھا — میر عشق

قاں:۔ بطخ کی آواز، اردو، مؤنث (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس محل پر "قاؤں قاؤں" اور "قائیں، قائیں" بولتے ہیں۔

قانع:۔ (بکسر سوم) وہ شخص جسے جو چیز جتنی مل جائے اسی پر راضی رہے اور اس سے زیادہ کی طمع نہ کرے قناعت کرنے والا، تھوڑی رقم میں بخوشی گزر اوقات کرنے والا۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

نہیں ہے قانع کو خواہش زر، وہ مفلسی میں بھی ہے تونگر
جہاں میں مانند کیمیا گر ہمیشہ محتاج دل غنی ہے — ذوق

قول فیصل۔ صاحب تشریح الانشاء لکھتے ہیں کہ صبر اور قناعت میں بڑا فرق ہے۔ صبر اپنے نفس کو اس کی خواہشوں سے روکنے کو کہتے ہیں اور قناعت جو ملے اس پر راضی رہنے کو۔

قانع ہونا:۔ قناعت کرنا، تھوڑے میں بخوشی گزر اوقات کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قانع صدف ہے رزق معین پہ اس لیے
نیساں کا فیض اور کسی آب میں نہیں — ہوا

قاں قاں کرنا:۔ بطخ کا بولنا۔ اردو مصدر (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس محل پر "قائیں قائیں کرنا" اور "قاؤں قاؤں کرنا" بولتے ہیں۔

قانون:۔ ۱ (واو معروف) دستور، ضابطہ، آئین، حاکم کا وضع کیا ہوا طرز عمل۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

کسی کو حکمِ خدا و رسول یاد نہیں
زبانِ خلق پہ قانون ہے فرنگی کا — اکبر

تو ضیحِ فیصلہ۔ یونانی زبان میں کنین (canon) بمعنی سطر تھا۔ عرب والوں نے اس کی صورت بدل کے "قانون" کر لیا اور اصل ہر چیز کے معنی میں استعمال کرنے لگے۔ نیز اپنے قاعدے کے مطابق قوانین اس کی جمع بنالی۔ فارسیوں نے لفظ "قانون" لے لیا مگر معنی بدل لیے اور قوانین ہی اس کی جمع قرار دی۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "بعض اہلِ لغات اس کو قانون کا معرب بتاتے اور عربی میں اس کو مستعمل لکھتے ہیں چنانچہ قوانین اسی وجہ سے اس کی جمع آتی ہے۔"

قانون :۔ قاعدہ، طریقہ، ڈھنگ۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

ہیں تلازم کے فقط دو قانون
جو کہ ہیں ذہنِ بشر میں مکنون — مرزا آسما

قولِ فیصلہ۔ مؤلف فرہنگ آصفیہ نے ان معنوں میں اس لفظ کو عربی اور صاحب لغات نے فارسی قرار دیا ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے قانون کے مندرجہ ذیل معنی اور بھی لکھے ہیں جو اردو میں رائج نہیں۔ (۱) کتاب کا جدول، مسطر (۲) اندازہ کرنے کا آلہ، مقیاس، اندازہ (۳) برتاؤ۔

قانون :۔ تختے پر لگے ہوئے بہت سے تاروں کا ایک مخصوص دوی باجا۔ عربی مذکر قلیل الاستعمال۔

چنگ و قانون و عود و بربط و دف
بیٹھے مطرب بجا کے ایک طرف — شوق لکھنوی

قانون :۔ طب کی ایک مشہور کتاب کا نام جس کو شیخ بوعلی سینا نے لکھا۔ عربی، مذکر، رائج۔

ذاتِ اشراق ہاں اب کوئی قانونِ جدید
خاقیہ کب تک لکھیں گے شیخ کی تقریر پر — عزیز لکھنوی

قولِ فیصلہ۔ عام طور سے زبانوں پر "قانونِ شیخ" کی ترکیب سے زیادہ ہے۔

ہے وہ قانونِ شیخ اور حادی
اور تصریف ابن زہرادی — نظم طباطبائی

قانوناً :۔ (لفظ قانون کی) از روئے قانون، قانون کے مطابق، حاکم کے بنائے ہوئے دستور کے موافق۔ عربی، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ بشریت کے موجودہ نظام کا اساس ایک طریقے پر قائم ہے جس میں کہ ملکیت ذاتی کو قانوناً منوایا جاتا ہے۔ (میر اپیل گناہ)

قولِ فیصلہ۔ لفظ "جرم" کے ساتھ اس کا استعمال زیادہ ہے۔

قانون اپنے ہاتھ میں لینا :۔ حکومت کے بنائے ہوئے قانون کو توڑنا، قانون کا لحاظ نہ کرنا، غیر قانونی حرکت کرنا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ حکومت خود انتظام کر رہی ہے آپ کسی قسم کا فساد برپا کر کے قانون اپنے ہاتھ میں نہ لیں اس وقت خاموشی ہی مناسب ہے۔

قانون بدلنا :۔ کسی اصول کے بدلے نئے اصول وضع کرنا، بنے ہوئے اصول کو ختم کر کے نئے اصول بنانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

زمانے کی طبیعت کا یہی انداز ہو جب تک
تغیر سے کہیں قانونِ فطرت بھی بدلتے ہیں — ترنگ

قانون بگھارنا :۔ (طنزاً) بے ضرورت تکرار اور حجت کرنا، فضول بحث و مباحثہ کرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

یہ حضرتِ ناصح تو ہارے ہیں نہ ہاریں گے
ہر بات میں اے ردّ و قانون بگھاریں گے — ترنگ ناجائز قرار

قانون بنانا :۔ دستور بنانا، قاعدہ وضع کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

لیکن ہو جبکہ یہ خدا پہ تکیہ ہو، قانون بنا سکیں تب آزادی ہو — اکبر الہ آبادی

قانون بننا :۔ دستور وضع ہونا، طرزِ عمل بننا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف - ہزاروں قانون بنے اور ختم ہو گئے مگر الٰہی قانون اپنی جگہ پر اٹل ہے۔

قانون پر چلنا :۔ ضابطے کی پابندی کرنا، حکومت کے بنائے ہوئے قاعدوں پر چلنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف - ہر شخص کا فرض ہے کہ حکومت کے بنائے ہوئے قانون پر چلے تاکہ ملک میں امن و امان قائم رہے۔

قانون پھیلانا :۔ کسی قاعدے کو رواج دینا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف - ان میں زن و شوہر کے اختصاص و التزام کا قانون بہت سخت تھا جو انھوں نے یورپ کی اور قوموں میں بھی پھیلا دیا۔ (مقدمہ سلطنتِ عالم)

قانون توڑنا :۔ حکومت کے بنائے ہوئے قاعدے کے خلاف کام کرنا، دستور کی خلاف ورزی کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف - تم ایک شریف خاندان کے ہوتے ہوئے قانون توڑتے ہو، کیا تمھیں نہیں معلوم کہ قانون شکنی بڑا جرم ہے۔

قانون ٹوٹنا :۔ حکومت کے بنائے ہوئے قاعدے کی خلاف ورزی ہونا۔ ضابطے کے خلاف کوئی کام ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثل مشہور۔ قانون ٹوٹے یار ہے مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں۔ مجھے جو کرنا ہے وہ کر کے رہوں گا۔

قانون جاری کرنا :- (متعدی) حکومت کا اپنے بنائے ہوئے قانون کو نافذ کرنا یعنی رعایا کو پابند کرنا کہ وہ اس قانون پر چلے۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

بفرا کی اللہ تیرا ہی جگر تھا اے شہ للہ
کہ ایسی قوم میں قانون دینداری کیا جاری (فرہنگ)

قول فیصل۔ آئین کے رواج پانے قانون کو نافذ ہونے کے معنی میں "جاری ہونا" بھی صحیح و رائج ہے۔

جس کی موقوفی ہوئی ہوتا نہیں وہ پھر بحال
عشق کی سرکار میں قانون جاری ہے یہی (قلق)

قانون جنگی :- فوجی آئین۔ فوجوں سے متعلق قانون۔ فارسی ترکیب، اردو مصرف، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کسی کے ساتھ جنگی قانون جنگ کے قانون، فوجی آئین، فوج کا آئین وغیرہ صورتیں رائج ہیں۔ قانون جنگی عام طور سے زبانوں پر نہیں آتا۔

قانون جھاڑنا :- (طنزاً غصہ کے محل پر) بے جا حجت کرنا، جہالت کی باتیں کرنا قانون بگھارنا، اردو محاورہ عوام کی زبان۔

مثل مشہور۔ میاں ابھی آپ صاحبزادے ہیں بہت قانون نہ جھاڑیے۔ میں بھی جانتا ہوں کہ آپ وکالت کر رہے ہیں۔ اور جس صورت سے پڑھ رہے ہیں وہ بھی مجھے معلوم ہے۔

قانون چھانٹنا :- (طنزاً متعارف بطور غصہ اور مزاح کے محل پر) بے علمی کے باوجود اپنی علمیت کا رعب جمانے کے لیے ادھر ادھر کی اڑانا اور بے جا بحث و تکرار کرنا۔ اردو مصرف عوام کی زبان۔

مثل مشہور۔ ستم ظریف ہیں کہ ایک ایک کے پاس دس دس بھرتی کیے بیٹھے قانون چھانٹ رہے ہیں۔ (فسانہ آزاد)

قانون داں :- آئین سے واقف، وہ شخص جو دیوانی فوجداری اور سرکاری قوانین سے واقف ہو۔ فارسی ترکیب اردو مصرف، رائج۔

مثل مشہور۔ عبداللہ حرتی باوجودیکہ وکیل یا بیرسٹر نہ تھے۔ لیکن ایسے قانون داں تھے کہ ان کی لکھی ہوئی اپیل کبھی خارج نہیں ہوئی۔

قانون دانی :- ملکی قانون سے واقفیت حکومت کے آئین و ضوابط سے آگاہی۔ فارسی ترکیب، اردو مصرف، مونث، رائج۔

مثل مشہور۔ شہنشاہ حسین وکیل بہت اچھے مقنن تھے اچھے اچھے بیرسٹران کی قانون دانی کا لوہا مانے ہوئے تھے۔

قانون دیوانی :- (باضافت) ضابطہ دیوانی، عدالت دیوانی کا آئین و سرکاری ضابطہ یا دستور العمل جو لین دین اور مالیات سے متعلق ہو۔ فارسی ترکیب، اردو مصرف عدالت کی اصطلاح۔

قانون سخت ہونا :- دستور کڑا ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

مثل مشہور۔ ان میں زن و شوہر کے اختصاص و التزام کا قانون بہت سخت تھا۔ (شرح منظومات نظم)

قانون شیخ :- (باضافت) طب کی ایک مشہور کتاب کا نام، فارسی ترکیب، قدیم پانے طبقے کی زبان۔

ہر ذرہ مے کدہ کا ظلمت میں تھا ستارا
کیا تھا خم فلاطوں وہ سینہ تھا ہمارا
قانون شیخ کیا تھا ساقی کا اک اشارا
کچھ ہوش بھی تھیں ہے یا تھا انسکارا (عزیز لکھنوی)

قول فیصل۔ شیخ بو علی سینا حکیم کو ظہیر فاریابی کی کسی طب کی کتاب کے اوراق ہاتھ آ گئے تھے انھیں اوراق سے شیخ موصوف نے یہ کتاب تالیف کی اسی وجہ سے قانون شیخ کے نام سے موسوم ہوئی۔ اصل کتاب عربی میں ہے۔ مگر دوسری زبانوں میں بھی اس کے ترجمے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ ذیل کی عبارت سے ظاہر ہوتا ہے۔ "علامہ کنتوری جید عالم، اور قانون شیخ کے مترجم تھے۔" (قدیم ہندو ہنر مندان اودھ)

قانون گو :- وہ محرر جس کے پاس تمام ضلع اور علاقے کی متعلقہ زمینوں کا حساب کتاب رہے، پرگنہ کا رجسٹرار، صدر پٹواری، اردو، رائج۔

قول فیصل۔ قانون گو جس عہدے پر فائز ہوتا ہے اس کو "قانون گوئی" کہتے ہیں یہ لفظ زبانوں پر بہت کم ہے۔

قانون گو ۲ :- پالکی کے کہار۔ اردو اسم مذکر۔ (مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قانون گو ۳ :- (کنایۃً) جھگڑالو، حجتی تکراری۔ (نور اللغات و مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں ایسے شخص کو "قانونیا" کہتے ہیں جو عوام کی زبان ہے۔

قانون گو کی کھوپری مری بھی جھنا دے :- (مذمت کے طور پر) قانون گو بڑا چالاک ہوتا ہے اردو مقولہ دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ مولوی محمد منیر لکھنوی نے اس مثل کو گنجینۂ اقوال و امثال میں یوں لکھا ہے "قانون گو کی مری کھوپڑی بھی دغا دیتی ہے۔ لکھنؤ میں یہی صورت رائج تھی، اس کا واضح مفہوم یہ ہے کہ قانون گو سے وفا کی امید نہیں رکھنا چاہئے۔" اب یہ مقولہ بالکل متروک ہے۔

قانون لاگو ہونا :- قانون نافذ ہونا، قانون جاری ہونا، اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

قانونِ مال :- (بااضافت) مال گزاری اور خراج زر کے متعلق سرکاری ضابطہ و آئین دلگان و محال زمین کا ضابطہ۔ فارسی، مذکر۔ تحصیلی کی اصطلاح

قانون مختص الامر :- وہ قانون جو کسی خاص امر کی بابت ہو۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قانون مختص المقام :- وہ قانون جو کسی خاص ملک یا حصّہ ملک کے مطابق ہو۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قانون منسوخ کرنا :- (متعدی) حکومت کا کسی قانون کو ناقابل عمل سمجھ کر توڑ دینا۔ غیر مفید سمجھ کے کسی قانون کو ترک کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

منسوخ کر رہے ہو قانون نظم قدرت
اپنے دماغ و دل سے لو کام اہل حکمت عزیز لکھنوی

قول فیصل۔ اس کا لازم "قانون منسوخ ہونا" بھی زبانوں پر ہے۔

قانون نافذ ہونا :- قانون عمل میں لایا جانا۔ قانون کا رواج پانا، قانون جاری ہونا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ قانون نافذ ہونے کے بعد اگر رعایا خلاف ورزی کرتی ہے تو حکومت سختی کے ساتھ پابندی کراتی ہے۔

قانونی :- [۱] قانون بنانے والا، قانون جاننے والا، مقنن، واضع آئین، قانون دان، اردو صفت۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قانونی :- [۲] قانون سے مخصوص، قانون سے منسوب، اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ہمارا تین مہینے کا کرایہ بہت جلد ادا کر دو ورنہ تمہارے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

قانونی :- [۳] (طنزاً) حجتی، جھگڑالو، بحث مباحثہ کرنے والا، اردو، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ آپ اس کی باتوں کا برا نہ مانیے وہ بڑا قانونی ہے ہر ایک سے بحث مباحثہ کیا کرتا ہے۔

قانونیا :- حجتی، جھگڑالو، بحث مباحثہ کرنے والا، اردو صفت، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تمھارا لڑکا بڑا حجتی اور قانونیا ہے میں اسے نہیں پڑھا سکتا۔ ہر بات پر حجت تکرار کیا کرتا ہے۔

قانونی چارہ جوئی :- قانونی کارروائی، عدالت سے رجوع کرنا۔ قانون کا سہارا لینا، فارسی الفاظ اردو ترکیب، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف "کرنا" اور "ہونا" کے ساتھ ہے۔

قانونی کارروائی :- قانونی چارہ جوئی۔ قانون رائج الوقت کے ماتحت کام، فارسی الفاظ، اردو ترکیب، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف "کرنا" اور "ہونا" کے ساتھ ہے۔

قانونی گرفت :- قانون کا شکنجہ، ایسا اقدام یا افعال جو قانوناً جرم ہو۔ فارسی الفاظ، اردو ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ نہیں یہ بات نہیں، جو کچھ کیجیے سمجھ کر کیجیے قانونی گرفت ہے۔ (حاجی بغلول)

قول فیصل۔ اس کا صرف "ہونا" کے ساتھ ہے جیسے ہمیشہ سمجھدار انسان کو ایسی باتوں سے بچنا چاہیے جن میں قانونی گرفت ہو۔

قانی :- بہت سرخ، حد سے زیادہ سرخ ترکی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ ترکی لفظ "قان" یعنی خون سے بنا ہے جس کا اردو سے کوئی تعلق نہیں۔

قاہر :- (بکسر سوم) قہر کرنے والا، بے جا اور بے محل سختی کرنے والا، ظلم ڈھانے والا، ظالم، جابر۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ زبردست، اور زور آور کے معنوں میں خدا کے لیے "یا قاہر" کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

قاہرہ :- [۱] (بکسر سوم) غالب، زبردست مظفر، منصور۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ بلکہ عام طور سے زبانوں پر فوج یا افواج کی ترکیب ہی سے ہے۔

قتل خزاں پہ مستعد اتنا کہ جس لیے
کی جمع فوج قاہرہ اتنی کہ بے شمار سودا

قاہرہ :- [۲] (بکسر سوم) مصر کے دارالسلطنت کا نام، عربی، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ اطالوی زبان میں مصر کے شہر القاہرہ کا نام کیرو ہے۔ المعز کی ظفر پیکر فوج کے کمانڈر انچیف

گوہر نے ۳۵۸ھ میں اس شہر کی بنا ڈالی گوہر مقام گروان سے فاطمی مصر پر اسی سن میں حملہ آور ہوا تھا۔ بڑی خونریز جنگ کے بعد اس نے مصر کو فتح کیا تھا اور مصر القاہرہ بنیاد رکھی تھی۔

جب قاہرہ کی شان و شوکت بڑھی اور امرا نے مکانات بنوانا شروع کیے تو معز اپنے شاہانہ تزک و احتشام کے ساتھ داخل مصر القاہرہ ہوا۔ کچھ دنوں تک القاہرہ کا نام دار المملکۃ رہا۔ لیکن رفتہ رفتہ مصر القاہرہ کے نام سے مشہور ہوا۔ چونکہ لفظ قاہرہ کے اصل معنی فاتح و ناصر کے ہیں۔ اس لیے یہ نام تجویز کیا گیا۔ شہر کے ایک حصہ میں گوہر نے دو عظیم الشان محل تعمیر کروائے تھے جو اب تک موجود ہیں۔ اس حصہ شہر کو القصرین کہتے ہیں۔ القصرین کے یہ دونوں محل زمانہ کی دست برد سے تباہ ہو گئے تھے۔ لیکن ان کی دوبارہ بخوبی مرمت کی گئی۔ فصیل قاہرہ جو پہلے اینٹوں کی تھی پتھر کی بنوائی گئی۔ سلطان یوسف صلاح الدین الیوبی کے دور میں اس شہر کو بڑی ترقی ہوئی۔ ۱۱۶۸ء میں فرانسیسیوں نے قاہرہ پر حملہ کیا اور ایک حصہ شہر کو تاخت و تاراج کر کے اور آگ لگا کے بھاگ گئے یہ سلطان صلاح الدین ہی کا دور تھا۔ اس نے اس جلے ہوئے حصہ شہر کو پھر سے تعمیر کروائی اور بیرونی حملوں کو روکنے کے لیے ایک چار دیواری شہر کے چاروں طرف بنوا دی اور ایک قلعہ بھی تعمیر کروایا۔ پانی کے لیے پہلے ایک کنواں کھدوایا پھر اسے پٹوا دیا اور دریائے نیل سے ایک نہر نکالی گئی۔ جو قلعے کے اندر تک کاٹ کے لائی گئی۔ یوسف صلاح الدین کے بعد اس کنویں کو پھر کھولا گیا۔ جو اب تک بئر یوسف کے نام سے مشہور ہے اس کنویں کے دو حصے ہیں

ایک بالائی اور دوسرا تحتی ہے جس میں نیچے تک سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں۔ کنویں کی گہرائی دو سو سا ٹھ فٹ ہے۔ کنویں کے علاوہ بھی اور بہت سی عمارتیں قابل دید ہیں۔ جن میں قلعہ شاہی اور مسجد خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ دروازۂ قلعہ کے باہر بھی ایک عظیم الشان مسجد بنی ہوئی ہے۔ جو سلطان حسن نے بنوائی تھی۔

۱۸۲۴ء میں شہر کی مستحکم فصیل کا ایک حصہ بارود سے اڑ گیا تھا۔ لیکن اسی سال پھر بنوا دیا گیا۔ فصیل قلعہ غربی جانب عقاب کی ایک خوشنما سنگی تصویر نصب ہے جس کے پر دلی پر قلعہ کی تعمیر کنندہ ہے۔ عقاب کے متعلق یہ مشہور ہے جب مصر پر کوئی آفت آنے والی ہوتی ہے تو یہ غل مچاتا ہے اور لوگوں کو ہوشیار کر دیتا ہے۔

قاہری:- ظلم، قہر، غلبہ، فارسی، صفت مونث، قلیل الاستعمال۔

> قاہری سے بے چین تھی کہ دست بدلنے کے لیے
> شعلہ چھپا تھا شگوفوں کو نکلنے کے لیے — جوش

قاہ قاہ:- زور سے قہقہہ لگانے کی آواز فارسی مونث متروک۔

> غنچوں نے ٹوپی پھینک دی تیری کلاہ پر
> گل ہنس پڑے جبیں نیازی قاہ قاہ پر — مصحفی

قاہ قاہ کرنا:- زور سے قہقہہ لگانا زور سے ٹھٹھا لگانا، اردو مصدر متروک۔

> نہ کچھ سبب نہ جہت قاہ قاہ کرتے ہو
> تمہاری خوش مجھے آتی ہے قاہ قاہ نہیں — انشاء

قاہ قاہ ہنسنا:- زور سے ہنسنا کہ حلق سے قاہ قاہ کی آواز نکلے۔ قہقہہ مار کے ہنسنا ٹھٹھا لگانا اردو مصدر، متروک۔

> اس عشق کی بلا میں نہ کوئی ہو مبتلا
> ہنستے ہو میرے حال پہ تم قاہ قاہ کیا — کیف لکھنوی

قائدہ:- (بکسر سوم) قیادت کرنے والا سیدھے راستے پر لے چلنے والا، رہنما، لیڈر۔ عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

محل صرف:- کسی قوم کا قاید اور رہنما وہی شخص ہو سکتا ہے جس میں قیادت کرنے کی تمام تر صلاحیتیں موجود ہوں۔

قول فیصل:- اعظم کے ساتھ قائد اعظم بول کے مسٹر محمد علی جناح سے مراد لی جاتی ہے۔ یہ لقب انہیں سے مخصوص ہے۔

قائد:- (۲) فوج کا سردار، حاکم، عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

> اجل کو مرحبا کہہ نام ہے مرحب اگر تیرا
> قضا کو خیر مقدم کہہ جو ہے تو قائد لشکر — نظم طباطبائی

قائد:- وہ شخص جو اندھے کی لاٹھی ہاتھ میں پکڑ کر اس کو راستے پر لے چلے۔ عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

قائزہ:- (بکسر سوم) لگام، لگام فرس فارسی مذکر، سلوتریوں کی اصطلاح۔

قول فیصل:- صاحب فرہنگ آصفیہ نے قائزہ کے معنی میں لنگوٹا اور لگام دونوں لکھے ہیں اور ہر معنی میں عربی لکھا ہے۔ مؤلف نور اللغات نے قائزہ بمعنی لگام کو فارسی قرار دیا ہے اور لنگوٹا کے معنی میں تیزہ لکھا ہے

قائزہ کرنا:- منہ مارنے والے گھوڑے کے منہ پر دہانہ چڑھا کے لگام کا تسمہ اس کی دم سے باندھ دینا۔ اردو محاورہ سلوتریوں

کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے "قائزہ کرنا" کو "قیزہ کردن" کا بدل قرار دیا ہے۔ معنوں کی وضاحت اس طرح کی ہے "گھوڑے کے منھ میں دہانہ چڑھا کے لگام کا تسمہ دم سے باندھ دینا کہ چلتے وقت منھ نہ مارے" صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی یہی معنی لکھے ہیں مگر دہلی کے "مخزن المحاورات" نامی ایک قدیم لغت میں اس کا مفہوم اس طرح لکھا ہوا ہے۔ "چلتے وقت گھوڑے کا منھ لگام سے باندھ کے اس کی دم میں اٹکا دینا تاکہ وہ سر اونچا رکھے اور سائیس کو کاٹ نہ سکے۔ مصالحہ دے کر ایسا کرنا کہ اگل نہ دے" مصالحہ دے کر قائزہ کرنا کے معنی نہ فرہنگ آصفیہ میں ہیں نہ نور اللغات میں۔ صاحب فرہنگ اثر نے بھی یہ معنی نہیں لکھے ہیں مگر اول الذکر معنی میں صاحب "مخزن المحاورات" کے مؤید ہیں چنانچہ مؤلف نور اللغات پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں "کوئی صاحب یہ عمل کر کے چلا نا کیسا اگر سوار بھی ہو سکیں تو میں جانوں؟ بات یہ ہو کہ بعض گھوڑے تھان پر مالش کے وقت سائیس پر منھ مارتے ہیں اس سے حفاظت کے لیے دہانے یا قزی میں ایک رسن یا تسمہ باندھ کر اور گھوڑے کی پیٹھ سے لے جا کر اس کی دم میں اٹکا دیتے ہیں یہ عمل تھان پر ہوتا ہے نہ کہ سواری کے وقت"

قایزہ کرنا:- لنگوٹا باندھنا، لنگوٹا کسنا، کمر کسنا، مستعد ہونا۔ چھوڑ رہنا۔ بازاری زبان (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ پہلے معنی میں اہل لکھنؤ لنگوٹ باندھنا لنگوٹ کسنا وغیرہ بولتے ہیں اور دوسرے معنوں میں "لنگوٹ بند رہنا" زبانوں پر ہے قایزہ کرنا اب ان دونوں معنی میں بالکل نہیں بولتے۔

قائل:- (بر وزن سائل) اپنی غلطی کو مان لینے والا، اپنے قصور کو تسلیم کر لینے والا۔ اپنی خطا کا اقرار کرنے والا، فارسی اسم، فاعل، فصیح، رائج۔

ایسا تو نہ ہو حشر میں تکرار کی ٹھہرے
تو اپنی خطا پر کبھی قائل نہیں ہوتا — داغ

قول فیصل۔ معنی مذکور میں تنہا نہیں بولتے۔ بلکہ اس کا صرف "خطا، غلطی، قصور" وغیرہ کے ساتھ ہے۔ یہ عربی الاصل ہے۔ عربی میں اس لفظ کے حسب ذیل دو معنی ہیں۔ (۱) کہنے والا (۲) قیلولہ کرنے یعنی دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد تھوڑی دیر کو سو جانے والا۔ لیکن ان معنوں کا اردو سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

قائل:- مان جانے والا تسلیم کرنے والا، قبول کرنے والا، فارسی اسم فاعل، فصیح، رائج

رگوں میں دوڑنے پھرنے کے ہم نہیں قائل
جب آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے — غالب

قائل بیت:- جواب میں عاجز، ہارنے والا، لاجواب ہو جانے والا، فارسی، فصیح، رائج۔

عبث بحث کرتے ہو، نواب ان سے
یہ بت تو خدا سے بھی قائل نہ ہوں گے — نواب

قائل کرنا:- لاجواب کرنا، بات میں بند کرنا بحث و مباحثہ میں گویا چپ کر دینا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ وہ سمجھتے تھے کہ مجھے بحث و مباحثہ میں قائل کر دیں گے۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ میں نے ہی رقیب قائل کر دیا۔

قائل معقول کرنا:- قائل کرنا، بالکل لاجواب کر دینا، جواب میں عاجز کر دینا

اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے

قائل ہونا ہے:- لاجواب ہونا، بات میں بند ہو جانا، اردو مصرف (نور اللغات)

عبث بحث کرتے ہو نواب ان سے
یہ بت تو خدا سے بھی قائل نہ ہوں گے — نواب

قائل ہونا ہے:- مان لینا، تسلیم کر لینا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

نقاب الٹو گے تم اور دیکھ لیں گے دیکھنے والے
یہ دعا تھی میں کسی کا کوئی قائل تھا نہ قائل ہے — عزیز لکھنوی

قول فیصل۔ پہلے معنوں میں زیادہ مستعمل ہے۔ نازک سے فرق کے ساتھ ایک مفہوم ہے "اپنی غلطی کا اقرار کر لینا" ان معنوں میں بھی منفی صورت زیادہ رائج ہے۔

ایسا تو نہ ہو حشر میں تکرار کی ٹھہرے
تو اپنی خطا پر کبھی قائل نہیں ہوتا — داغ

قائل ہونا ہے:- کسی کی استادی کو ماننا کسی کے کمال فن کو تسلیم کرنا۔ اردو مصرف فصیح رائج

شعر سے کہتے ہیں کیا کہنا ہے ناظم واہ واہ
اس غزل کو سن کے میں قائل تمہارا ہو گیا — ناظم

قول فیصل۔ اس کی منفی صورت بھی رائج و فصیح ہے

یہ وہی دل ہے کیا جس نے جہاں میں ممتاز
ورنہ دنیا میں نہ تھا کوئی بھی قائل میرا — عزیز لکھنوی

استفہامی صورت سے بھی مستعمل و فصیح ہے۔

اے ظفر ایک تو ہے فن سخن میں کامل
کیوں نہ قائل ہوں ترے ناسخ و آتش دونوں — بہادر شاہ ظفر

قائل ہے:- معتقد ہونا، اعتقاد رکھنا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ آخر میں نے مقربان دربار کو سمجھایا

کہ ہندو جو انسر اور اچھے برے کاموں کے قائل ہیں ان کا اعتقاد یہ ہے کہ کوئی مرتا ہے تو لکھنے والا جو جم بھر اس کے اعمال لکھتا رہتا ہے تا بعض ارواح فرشتے کے پاس لے جاتا ہے (دربار اکبری)

قول فیصل۔ سبھی معنوں میں بھی مستعمل ہے۔

یہ قول ہے مردوں کا خدا پر ہے اے جان
تعویذ کا تب قائل ہوں نہ بڑی نہ جھاڑی سکا
(جان صاحب)

قائل ہونا شرمندہ ہونا، دبنے کے پر پچھتانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

برا تو مانتے ہیں اے ظفر وہ میری باتوں سے
وہ لے جب سوچتے ہیں خوب قائل دل میں ہوتے ہیں
(بہادر شاہ ظفر)

قائم (بکسر سوم) کھڑا، عمودی سیدھا عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

قائم برقرار، ثابت، باقی رہنے والا۔ جس کو قیام ہو۔ جو ل کا قول۔ عربی، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ خدا کے برگزیدہ بندوں ہی سے یہ دنیا قائم ہے۔ ورنہ زمین کا طبقہ کب کا الٹ گیا ہوتا۔

قائم کسی چیز پر کسی چیز کا ہموار رکا ہونا، ٹھہر رہنا۔ عربی، فصیح، رائج۔

ہے زمین پانی پہ قائم اور ہوا پر آسماں مولا
آج تک دونوں کو روکے ہے وقار اہلبیت

قائم شطرنج میں دونوں حریفوں کا برابر رہنا۔ شطرنج میں جب دونوں حریفوں کے مہرے رہ جائیں۔ عربی، شطرنج بازوں کی اصطلاح۔

قائم مضبوط، پائیدار، دیرپا، راؤ تھا، مستقل، مقرر، مستقیم، عربی، صفت۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے زبان اس پر نہیں ہے۔

قائم امام زمانہ، حضرت مہدی آخر الزماں کا لقب، حضرت حجت عجل اللہ تعالیٰ، عربی صفت، حضرات شیعہ کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ مورخین کا اتفاق ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ یوم جمعہ بوقت طلوع فجر واقع ہوئی ہے۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ ولادت کا سن ۲۵۶ھ اور مادہ تاریخ "نور" ہے آپ کا نسب نامہ یہ ہے "محمد بن حسن بن علی بن محمد بن موسیٰ بن جعفر بن علی بن حسین بن علی و فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والدہ ماجدہ کا نام نرجس خاتون تھا آپ ۲۳ رمضان المبارک ۲۵۹ھ کو سرداب میں جا کے بحکم خدا دنیا کی نگاہوں سے پوشیدہ ہو گئے۔ اور جب حکم خدا ہوگا تو ظاہر ہوں گے۔ آپ کی غیبت کی دو قسمیں تھی۔ ایک صغرےٰ اور دوسری کبریٰ غیبت صغریٰ کی مدت ۶۹ یا ۷۰ سال تھی۔ اس کے بعد غیبت کبریٰ شروع ہو گئی غیبت صغریٰ کے زمانے میں یکے بعد دیگرے چار نائب ہوئے جن کے نام عثمان بن سعید عمری۔ محمد بن عثمان بن سعید حسین بن روح۔ اور علی بن محمد سمری۔ ہیں موخر الذکر نائب کے مرنے کے بعد آپ کی غیبت کبریٰ کا زمانہ شروع ہوا اور اب تک آپ پردے میں حکم خدا کے منتظر ہیں۔

قائم اردو کے ایک مشہور شاعر کا تخلص۔ نام محمد قیام الدین تھا اور چاند پور ضلع بجنور کے رہنے والے تھے۔ ملازمت کے باعث عمر کا زیادہ حصہ دلی میں بسر ہوا۔ ابتداءً خواجہ میر درد سے فیض حاصل کیا پھر مرزا رفیع سودا کے شاگرد ہو گئے دلی کی تباہی کے بعد کچھ دنوں ٹانڈہ اور رامپور میں رہے اس کے بعد لکھنؤ آ گئے۔ اور مہاراجہ ٹکیت رائے کا پروانہ اپنے وطن کے عامل کے نام لے کر چلے کہ اپنی مملکت پر ضبط شدہ اور روزینہ دوبارہ حاصل کریں خدا کا فضل شامل حال رہا اور وہ اس میں کامیاب ہو گئے۔ آپ کی شاعری کی سب تذکرہ نویسوں نے تعریف کی اور واقعی بہت بڑے شاعر تھے ہر صنف کے کلام پر عبور اور قدرت حاصل تھی۔ لیکن میر و مرزا کے ہم پلہ کہنا یا سمجھنا یقیناً مبالغہ سے خالی نہیں ۱۲۰۸ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ ایک تذکرہ الشعراء مسمیٰ بہ "مخزن نکات" آپ کی یادگار ہے۔ چنانچہ یہ مشہور شعر آپ ہی کا ہے۔

ڈھا جو کعبہ کون سی یہ جائے غم ہے شیخ
کچھ قصر دل نہیں کہ بنایا نہ جائے گا (روح سخن)

قائم اٹھنا شطرنج میں برابر کی بازی اٹھنا دونوں حریفوں سے کسی کو مات نہ ہونا، شطرنج کا برابر اٹھنا۔ طرفین کے دو دو مہرے رہنا۔ اردو مصدر
(فرہنگ آصفیہ، نور اللغات، مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ یہ شطرنج بازوں کی خاص اصطلاح ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔

قائم اللیل (بفتح فاعل میل) عبادت کے واسطے رات بھر جاگنے والا۔ عابد شب زندہ دار عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہر سرو کو بندگی پہ ہے میل
اُکتے کی وہی قائم و الّیل — محسن کاکوروی

قائم المزاج :- (بتلفظ قائمُل مزاج) مستقل مزاج آدمی۔ صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قائم النّار :- (بتلفظ قائمُن نار) آگ پر ٹھہرنے والا۔ نار دوزخ میں رہنے والا۔ عربی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مثل سیماب جو کرتے تھے بشر کو کشتہ
قائم النار ہوئے قبر میں داخل ہو کر اسیر

قول فیصل :- (اصطلاحاً) آگ پر ٹھہرائے ہوئے پارے کو بھی بطور صفت کہتے ہیں مگر بہت کمی کے ساتھ۔

قائم النار ہو سیماب تو کچھ دور نہیں
شعلۂ عشق کم از شعلۂ طور نہیں — (رعنا دہلوی / سوختہ)

انھیں معنی میں تنہا قائم بھی استعمال کیا ہے۔

آتش عشق سے ثابت دل بنیاب رہا
آنچ کھا کھا کے ہو قائم یہی سیماب اثر — آتش

قائم انداز :- (بے اضافت) ۱۔ شاطر کامل، نرد باز یکتا جو اپنی بازی کو ہر طرح قائم و برقرار رکھے۔ عربی فارسی الفاظ، فارسی ترکیب، صفت۔ ۲۔ قادر انداز، نشانہ باز، ٹھیک نشانہ لگانے والا، غالب۔ ۳۔ عاجز، ناتواں۔ صرف نظامی نے باندھا ہے۔ فارسی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- یہ خالص فارسی زبان کا لغت ہے اردو کی فرہنگ یا لغت میں اس کو جگہ دینا اصول فرہنگ نگاری و لغت نویسی کے خلاف ہے معلوم نہیں صاحب فرہنگ آصفیہ نے کیوں درج کیا ؟ ممکن ہے مؤلف مذکور کی نظر سے کوئی اردو کی مثال گزری ہو اور کسی وجہ سے درج فرہنگ نہ ہو سکی ہو۔ بہر حال لکھنؤ میں اس کا استعمال بالکل نہیں ہے۔

قائم بالذّات :- ۱۔ وہ جو اپنی ذات سے خود قائم ہو اور اپنے قیام میں کسی کا محتاج نہ ہو، قائم بنفسہٖ، واجب الوجود یعنی خدائے واحد و یکتا، قائم بالغیر کا نقیض۔ عربی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قائم بالذّات :- ۲۔ وہ شے جس کے وجود کے سبب سے کسی شے کو قیام حاصل ہو۔ جوہر، عرض کی ضد۔ عربی، صفت، اصطلاح منطق۔

قائم بالغیر :- دوسرے کے سہارے قائم رہنے والا۔ عرض۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نظم :- اس الٹی منطق کے قربان جائیے۔ فرماتے ہیں جوہر کو قائم بالغیر بھی کہتے ہیں خوب! تو پھر عرض کو قائم بالذات کہتے ہوں گے۔

قائم رکھنا :- ۱۔ برقرار رکھنا، باقی رکھنا، صحیح و سالم رکھنا، وجود کو باقی رکھنا، بدستور رکھنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

مذہبی طرز عمل روحانیت کا بھی منتظم تھا
کہ قائم ہم نے رکھا جس طرح سے دوستا کو — محشر لکھنوی

قول فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی: تھامنا، سنبھالے رکھنا، گرنے نہ دینا، بھی لکھے ہیں جو قلیل الاستعمال ہیں اور "حساب چلتا رکھنا، لین دین جاری رکھنا" کے معنی بھی لکھے ہیں۔ اہل لکھنؤ اس محل پر جاری رکھنا اور سلسلہ باقی رکھنا، بولتے ہیں۔

قائم رہنا :- ۱۔ برقرار رہنا، اپنی جگہ پہ ٹھہرا رہنا، سلامت رہنا، موجود رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

صدقے کے خزانے ادرھم گیا شام میں اندھیر تھا
باقی رہی کیوں یہ زمیں قائم رہا کیوں آسماں — عزیز لکھنوی

قائم رہنا :- ۲۔ مستقل رہنا، اٹل رہنا، جمے رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل نظم :- دنیا جو کچھ کہتی ہے کہنے دیجیے آپ اپنی بات پر قائم رہیے۔ نتیجے میں خدا نے چاہا تو آپ ہی کی بات مانی جائے گی۔

قائم رہنا :- ۳۔ بنا رہنا، اپنی جگہ پہ ٹکا رہنا، پہلے کی طرح برقرار رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل نظم :- اگر ہوا کا زور اسی طرح بڑھتا رہا تو کوئی چوب قائم نہ رہ سکے گی۔ لنگر و زمین بوس ہو جائے گا۔

قائم کرنا :- ۱۔ بنیاد ڈالنا، بنانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل نظم :- کسی ادارے کا قائم کرنا تو بہت آسان ہے لیکن اس کا قائم رکھنا انتہائی اہم ہے۔

قائم کرنا :- ۲۔ مقرر کرنا، عائد کرنا، لگانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- اس کا صرف مقدمہ، جرم، دفعہ، تنقیح وغیرہ کے ساتھ ہے۔

قائم کرنا :- ۳۔ اٹھانا، کھڑا کرنا جیسے خیمہ قائم کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- خیمہ قائم کرنا اور خیمہ اٹھانا لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔ عوام کی زبان پر خیمہ کھڑا کرنا اور خواص کی زبان پر خیمہ بپا یا برپا کرنا نیز خیمہ نصب کرنا ہے۔

قائم کرنا :۔ (محاذ کے ساتھ) کھڑا کرنا، تیار کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ محاذ قائم کرنے کا مفہوم ہے کسی کے خلاف گروپ بندی کرنا۔ جیسے "ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے سیماب اکبرآبادی کے خلاف محاذ قائم کیا۔"

(ناسخ سے دہشت تک)

قائم کرنا :۔ حد بندی کرنا، حد مقرر کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ پہلے زمین کی پیمائش کر کے حد بندی قائم کرلو پھر رجسٹری وغیرہ کرانا ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔

قائم کرنا :۔ مہرہ رکھنا، مہرہ بٹھانا۔ اردو مصدر، شطرنج بازوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ صاحب نوراللغات و فرہنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی لکھے ہیں لیکن اس طرح کوئی نہیں بولتا۔ (۱) پکا کرنا، مضبوط کرنا، مستقل کرنا جیسے کسی بات پر قائم کرنا، (۲) پیدا کرنا جیسے خدا نے انسان کے لیے یہ عالم قائم کیا۔

قائم کرنا :۔ کسی دھات کو قائم النار کرنا، پارہ بٹھانا، پارے کو قائم النار کرنا اردو مصدر۔ (نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

قائم مزاج :۔ (بے اضافت) مستقل مزاج شخص، فارسی ترکیب، ترکیب بہ ترتیب۔

قائم مزاجی :۔ (بے اضافت) استقلال، ثابت قدمی۔ مستقل مزاجی۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، مونث عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تم میں قائم مزاجی نہیں ہے کبھی کچھ کہتے ہو کبھی کچھ کہتے ہو۔

قائم مقام :۔ (بے اضافت) کسی دوسرے کی جگہ کام کرنے والا، خدمت کے لیے مقرر ہونے والا، عہدہ نی۔ فارسی، اسم مذکر۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ دیکھو ابھی لکھنؤ صاحب کو اپنا قائم مقام مقرر کر کے ایک مہینے کے لیے کشمیر جا رہا ہوں ان کے ہر حکم کی تعمیل تم سب کے لیے ضروری ہے۔

قول فیصل۔ اس کا صرف "کرنا، ہونا اور رہنا" کے ساتھ ہے۔

قائم مقام :۔ ولی عہد، نائب، جانشین فارسی، اسم مذکر۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اکثر و بیشتر بادشاہوں نے جب تخت سے دست برداری کا ارادہ کیا ہے تو اپنا جانشین یا قائم مقام مقرر کر دیا ہے۔

قول فیصل۔ اس کا بھی صرف کرنا، ہونا اور بنانا کے ساتھ ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے مختار کار، سربراہ کار، وکیل گماشتہ ایجنٹ، کے معنی بھی لکھے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہیں۔ با اضافت بھی نظم ہوا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

ہے یہ حکمت کہ ٹھہرے نام درخت
ناسخ
بیخ ہوں قائم مقام درخت

قائم مقام کرنا :۔ اپنی مرضی اور خوشی سے کسی بادشاہ کو اپنا جانشین اور نائب بنانا، بادشاہ کا اپنی مرضی سے ولیعہد مقرر کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ کبھی کبھی کسی حاکم کو زبردستی اور سازشوں سے ہٹا کر اسکی جگہ کسی دوسرے کو بھی اپنا حاکم قرار دے دیتے ہیں۔ جیسے "مگر درباری صاحبوں نے خبر سنتے ہی موقع غنیمت سمجھا سوچے کہ اکبر پر بے دینی کا الزام لگا کر اور فتووں کے کارتوسوں سے زور دے کر حکیم مرزا کو قائم مقام کر دیں۔" (دربار اکبری)

قائم مقام ہونا :۔ کسی کے مرنے یا چلے جانے کے بعد اس کی جگہ سنبھالنا۔ جانشین ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اکبر کے بعد شاہزادہ نورالدین محمد سلیم، جہانگیر اس کا قائم مقام ہوا اور عنان حکومت سنبھالی۔ (دربار اکبری)

قائم مقام ہونا :۔ کسی دوسرے کی جگہ سنبھالنا، سجادہ نشین ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہے یادگار زمانے میں اپنی تنہائی
بحر
فقیر کا کوئی قائم مقام ہو نہ سکا

قائم مقامی کرنا :۔ نیابت کرنا، کسی کے عوض میں کام کرنا، کسی کی جگہ کام کرنا اردو صرف فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

چھری مجھ کو دے دو گلا کاٹ لوں گا
راسخ
کروں گا میں قائم مقامی تمہاری کو

قائم و دائم :۔ ہمیشہ رہنے والا، فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ہم غریبوں کا آپ بہت خیال رکھتے ہیں خداوند عالم آپ کی ذات کو قائم و دائم رکھے "آمین!"

قول فیصل۔ اس کا صرف "رہنا" اور "رکھنا" کے ساتھ ہے۔

قائمہ :۔ (بکسر سوم و فتح چہارم) وہ زاویہ جو دو خطوط مستقیمہ کے قائم کرنے یا ہونے سے پیدا ہو۔ نوے (۹۰) درجے کا زاویہ، عربی، مذکر، اصطلاح اقلیدس۔

قائمہ :۔ پایا، کھمبا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ

طبقے کی زبان۔

پکڑ کر قائمۂ عرش بریں کا
کہیں گی غم، دل اندوہ گیں کا
منیر (سراج المضامین)

قول فیصل۔ فارسی ترکیب اضافی کے ساتھ قائمۂ عرش نسبتۂ زیادہ مستعمل ہے

صدمے سے تن روح امیں کانپ اٹھے گا
یا قائمۂ عرش بریں کانپ اٹھے گا
میر ضمیر

کسی مقدس اور برگزیدہ شخصیت کے پائے مبارک کو شعراء نے قائمۂ عرش سے تعبیر کیا ہے۔

نقش کف پا تاج سر مہر مبیں ہے
یہ پاؤں ہے یا قائمۂ عرش بریں ہے
میر انیس

قائم ہونا:۔ (۱) کھڑا ہونا، اٹھنا، استادہ ہونا، نصب ہونا، اردو۔ فعل، لازم۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

قائم ہونا:۔ (۲) ایک حالت پر باقی ہونا، برقرار ہونا۔ سالمیت کے ساتھ اپنے کام کو مستقل انجام دیے جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

"قائم ہے جب تک بے ستوں یہ گنبد نیلوفری
شو جس دنیا میں رہے قائم عدالت گستری
عزیز لکھنوی

قائم ہونا:۔ (۳) بنیاد پڑنا، بنا پڑنا، نیو پڑنا۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا "قائم ہونا" کے معنی "بنیاد یا نیو بنا پڑنا"، ہرگز نہیں ہو سکتے۔ جب بولیں گے "بنیاد قائم ہونا" بولیں گے مثال کے طور پر جیسے ہم کہیں کہ آج میرے مکان کی بنیاد پڑے گی اب اگر بنیاد پڑے کے ٹکڑے کو ہٹا کے اس کی جگہ قائم ہو کا ٹکڑا [illegible] سمجھیے۔ یعنی یوں آج میرے مکان کی قائم ہوگی تو ایسی صورت میں ایک مہمل اور بے معنی سا جملہ ہو کے رہ جائے گا اسی جملے میں قائم سے پہلے لفظ بنیاد بڑھا دیجیے تو جملہ پھر با معنی ہو جائے گا۔

قائم ہونا:۔ (۴) جاری ہونا، شروع ہونا، قیام عمل میں آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

قائم ہوئی نماز اقامت ہوئی تمام
نیت ہر اک نے کی عقب نیت امام
حسین لکھنوی

قول فیصل۔ اس کا صرف، نماز جماعت کی صف وغیرہ کے لیے مخصوص ہے۔

قائم ہونا:۔ (۵) (نام کے ساتھ) لکھوایا جانا، کاغذ پر چڑھایا جانا۔ اردو صرف عدالت کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ مقدمے کے دوران میں جب کوئی مر جاتا ہے تو اس کی جگہ اس کے وارثوں کو عدالت میں درخواست دے کے اپنا نام لکھوانا پڑتا ہے۔ اسی کو نام قائم ہونا کہتے ہیں

قائم ہونا:۔ (۶) دھات کا آگ پر ٹھہر جانا، اور مقدار میں نہ گھٹنا جمنا، بستہ ہونا۔ منجمد ہونا، ٹھہرنا قرار پکڑنا، جیسے پارے کا قائم ہونا وغیرہ۔ اردو صرف، فعل لازم۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

قائم ہونا:۔ (۷) حد مقرر ہونا، حد بست ہونا، اردو صرف، فعل لازم۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا قائم ہونا کے حد مقرر ہونا، معنی نہیں ہو سکتے جب تک "حد قائم ہونا" نہ کہا جائے۔

قاؤں قاؤں:۔ پہاڑی کوے اور بطخ کی آواز، اردو مونث، رائج۔

محل مثال۔ ارے میں آج کہا ہوتا اور جہاں تم رہتے وہاں بیٹھ کے قاؤں قاؤں کی صدا سناتا تم سمجھتے شیطان ہیں اور ہم تمہارے سر پہ چیختے
(حاجی بغلول)

قول فیصل۔ اس کا صرف مذکورہ کے ساتھ مخصوص ہے۔

قائیں قائیں:۔ (بروزن سائیں سائیں) بطخ کی آواز کا نام اردو اسم صوت مونث، رائج

محل مثال۔ بطخوں کی قائیں قائیں سے تو ناک میں دم ہے کمبختوں کو جیسے شیطان ستائی دیتا ہے ادھر گھر میں کسی نے قدم رکھا اور سب مل کر قائیں قائیں کرنے لگیں۔

قول فیصل۔ کبھی کبھی اس آواز کو بھی کہہ دیتے ہیں جو انڈوں پر آئی ہوئی مرغی اپنے حلق سے نکالتی ہے

قبا:۔ (بفتح اول و دوم) سامنے سے کھلے ہوئے دہرے لباس کی ایک قسم جو اچکن سے ملتی جلتی ہوتی ہے۔ عربی مونث، فصیح، رائج۔

سلا یہ زنگار گذر میں قبا ملی
انسانیت کو دولت صدا اتقا ملی
جوش ملیح آبادی

قول فیصل۔ عربی میں اس لفظ کے آخر میں ہمزہ بھی ہے۔ (قباء) مگر فارسیوں نے بغیر ہمزہ استعمال کیا ہے۔ اضافت کی صورت میں ہمزہ کے بجائے یائے تحتانی لاتے ہیں جیسے قبائے گل۔ اردو میں بھی یہی صورت رائج

تکلف سے بری ہے حسن ذاتی
قبائے گل میں گل بوٹا کہاں ہے
آتش

ہندوستان میں اس لباس کو علمائے اسلام بالخصوص
علمائے شیعہ نے اپنے لیے مخصوص کر لیا ہے ۔ مؤلف
نوراللغات و فرہنگ آصفیہ نے " بندی دار سینہ
کشادہ جامہ " بھی اس کے معنی لکھے ہیں ۔
پھٹنا، نکلنا، چاک ہونا، تار تار ہونا وغیرہ کے
ساتھ اس کا صرف ہے ۔

سنبل صفت قبا ہوئی ہر گل کی تار تار
پلکوں کی طرح بھر گئے چشم ندہ میں غبار (مرزا دبیر)
جب قطع زلف لیلی زہرہ لقب ہوئی
سنبل صفت قبائے سحر چاک سب ہوئی (مرزا دبیر)

مندرجہ بالا مصدروں کی تکمیلی صورت بھی رائج
ہے جیسے قبا چاک ہو جانا ۔

بے چین رو رح سید لولاک ہو گئی
تیغوں سے مصطفیٰ کی قبا چاک ہو گئی (میر مونس)

قبا چاک چاک ہونا بھی کہتے ہیں ۔

قبا کی ایک صفت تنگ اور چست ہونا بھی ہے
اور اس لفظ کی اردو جمع " الف نون کے اضافے
سے " قبائیں " بھی، فصیح و رائج ہے ۔

ایک تنم اور لا کھ ادائیں اف ری جوانی ہائے زمانے
ترچھی نگاہیں تنگ قبائیں اف ری جوانی ہائے زمانے
(شاد عظیم آبادی)

قُبا :- (بالضم) سعودی عرب کے مشہور و
معروف شہر مدینہ کے ایک قریبی موضع کا نام
جس کی ایک خاص مسجد " مسجد قبا " کے نام سے
مشہور ہے ۔ عربی، رائج ۔

قول فیصل :- واقف حضرات اس لفظ کو بالضم
بولتے ہیں ۔

قِباب :- (بالکسر) قبے میاں والے گنبد نما
برج وہ عمارتیں جو گول ہوں ۔ قبہ کی جمع ۔ عربی مذکر
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔ قلیل الاستعمال ۔

قول فیصل :- اردو میں اس لفظ کا تنہا استعمال
نظر سے نہیں گزرا ۔ مگر وصل قباب کی ترکیب
سے تحریراً مستعمل ہے ۔

قبا بیونتنا :- قبا کے لیے کپڑے
کی کانٹ چھانٹ کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج ۔

سادہ رنج تعمیر نے بیونتی قبا ماہ وطیب
کر یہ رکھا کہ گنبد دل کے قبقے ناچی زمیں (جوش ملیح آبادی)

قباچہ :- (بفتح اول و دوم و چہارم) چھوٹی قبا
فارسی، مذکر ۔ (نوراللغات)

قول فیصل :- اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق
نہیں ۔ معلوم نہیں مولف نوراللغات نے کیوں
درج کیا ۔ ؟

قباحت [۱] :- (بفتح اول و دوم و چہارم) برا
ہونا، خرابی، عیب، عربی مصدر، مونث فصیح، رائج

ہم جو نادم ہیں کیا قباحت ہے
ان کے قدموں کے نیچے جنت ہے (اثر عشق)

قول فیصل :- عربی میں اس کی اصل (قباحۃ)
ہے ۔ اور مندرجہ بالا معنوں کے علاوہ بدصورت
ہونا بھی معنی ہیں جو اردو میں رائج نہیں ۔

قباحت [۲] :- دقت دشواری، مشکل، مصیبت
اردو مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

کاش کو دفن تو کر دو جو کیسے ملے قتل
دیکھ لے گا کوئی مفسد تو قباحت ہوگی (صبا)

قباحت [۳] :- نقص، کمی، خامی اردو صفت
مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

تو یہ ممکن نہیں ہو نقص سے مال سخن خالی
کلام اللہ ہے وہ جو کہ خالی ہو قباحت سے (ہدا)
سب پہ ظاہر ہے بنی بے عیب ذات اللہ کی

اس صنم میں کیا کوئی عاشق قباحت دیکھتا کیا
قول فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ نے کوتاہی
خطا، قصور، رخنہ بھی معنی لکھے ہیں مگر ان معنوں
میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

قباحت لازم آنا :- برائی نکلنا، عیب پیدا
ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج ۔

محل مثال :- آخر وہ تمہارے باپ تھے اگر ناراض
ہو گئے تھے تو ہاتھ جوڑ کے معافی مانگ لیتے ۔ تو کیا
قباحت لازم آتی ۔

قباحت نکالنا :- نقص نکالنا ۔
برائی ثابت کرنا، عیب چینی کرنا، اردو صرف،
قریب بہ متروک

قباحت نکلنا :- برا نتیجہ پیدا ہونا
کسی کے حق میں برا ہونا، دقت پیدا ہونا مصیبت
آنا، اردو صرف، قریب بہ متروک ۔

قباحت ہونا :- دشواری ہونا، دقت،
پیش آنا، مصیبت آ پڑنا، اردو صرف، فصیح، رائج ۔

محل مثال :- بڑی قباحت ہوئی کہ دونوں کی آپس
میں بگڑ گئی اور جن جن مسئلوں اور فتنوں میں
بافراط ہوئی تھی ان میں ایک دوسرے کا پردہ
فاش کرنے لگے ۔ (دربار اکبری)

قول فیصل :- نازک فرق کے ساتھ نتیجہ برا ہونا
شامت آ جانا بھی اس کا ایک مفہوم ہے ۔

جا نکلا تو نہ کر عبث فضیحت ہوگی
آنکھیں جو سینکیں گی تو قیامت ہوگی (ذوق)

قبا دوز :- قبا سینے والا ۔ فارسی
صفت ۔ (نوراللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

قبا کا نکل جانا :- قبا کا مسک جانا

یا پھٹ جانا ، اردو صرف ، قلیل الاستعمال ۔

بالیقیں تیرے آنے سے ایسا ہوا چمن
گل کی قبا ہزار جگہ سے نکل گئی — دبیر

قول فیصل ۔ نکل جانا کی جگہ ، پھٹ جانا بھی بولتے ہیں ۔ زیادہ پھٹ جانے کو تار تار ہونا ، چاک ہونا کہتے ہیں ۔

ع تیغوں سے مصطفےٰ کی قبا چاک ہو گئی — میر انیس

قبا کرنا ۔ چاک چاک کرنا ، پارہ پارہ کرنا ، دھجیاں کرنا ۔ اردو محاورہ متروک ۔

سرنامے کی طرح سے کیا پیرہن قبا
دیوانہ اس پری کی میں تحریر ہو گیا — رند

قول فیصل ۔ پیرہن ، جیب ، گلا ، پردہ ، خونبلہ ، دامن اور گریبان وغیرہ کے ساتھ اس کو استعمال کرتے تھے ۔

عریانی میں لباس کا بھی نام ہے غرور
جی چاہتا ہے جیب کو اپنے قبا کروں — صابر

تکمیلی صورت (قبا کر ڈالنا) بھی رائج تھی ۔

مرے اس وحشت نے قبا کر ڈالا اے جعفر
گلے کو جیب کو پردے کو چولنطوں کو دامن کو — جعفر ۔ (فرہنگ آصفیہ)

اصل میں یہ محاورہ فارسی "قبا کردن" کا ترجمہ ہے اب اس جگہ "دھجیاں کرنا" عام طور سے رائج ہے ۔

قبالہ ۔ (بفتح اول و چہارم) ضمانت نامہ مکان یا جاگیر وغیرہ کا وہ کاغذ جس سے ملکیت ثابت ہو ، مکان کا بیع نامہ ۔ فارسی ، مذکر ۔ فصیح ، رائج ۔

دل میں آ ذرا یہ گھر تمہارا ہے
نہ قبالہ نہ چاہیے سر خط — اسیر

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر بالکسر ہے ، جمع صحیح نہیں ۔ عربی میں اس کے معنی ہیں "ضامن ہونا" اردو میں صرف اصطلاحی معنی میں مستعمل ہے مگر کمی کے ساتھ زبانوں پر آتا ہے ۔ زیادہ تر اس محل پر دستاویز اور ہبہ نامہ بولتے ہیں شاہی دور میں چونکہ رجسٹری وغیرہ کا کوئی خاص رواج نہیں تھا اسلئے مکان کی منتقلی کے سلسلے میں صرف تحریر اور گواہ کافی سمجھے جاتے تھے جس کے نام کوئی چیز منتقل ہوتی تھی اس کو قبالہ دیا جاتا تھا

قبالہ لکھوانا ۔ (کنایۃً) کسی چیز کا مالک بن جانا ۔ ملکیت منتقل ہو جانے والی تحریر لکھوانا ، اردو صرف ، قلیل الاستعمال ۔

دیر سے آئے ہو کیا اب بھی نہ گھر جاؤگے
کچھ قبالہ تو مرے گھر کا نہ لکھواؤگے — دبیر

قول فیصل ۔ جب کوئی شخص کسی جگہ بیٹھ کے وہاں سے اٹھنے کا نام نہیں لیتا ہے تو اسی شخص سے یا اس کی نسبت کسی دوسرے شخص سے کہتے ہیں ۔ اس کی لازمی صورت قبالہ لکھنا بھی کمی کے ساتھ رائج ہے ۔

اے جنوں کیا مرتے مرتے کی عدالت قیس نے
کر دیا مجھکو قبالہ خانۂ زنجیر کا — اسیر

بسند فرہنگ آصفیہ دہلی میں بصیغۂ جمع قبالے لکھوا لینا بھی ہے ۔

قبالہ لینا ۔ کسی جاگیر ، مکان ، یا جائیداد پر قبضہ لینا ، اردو صرف ، قلیل الاستعمال ۔

ہندوے خال نے اس رخ پہ کیا تھا قبضہ
خانۂ حسن سا خط نے کے قبالہ لیا — نا معلوم

قول فیصل ۔ بسند فرہنگ آصفیہ دہلی کی خاص زبان ہے ۔

نکلنا ہی بہتر یہاں سے کسی صورت جو تو اے غم
ہمارے خانۂ دل کا کہیں لینا قبالہ ہے — عارف (فرہنگ آصفیہ)

اہل دہلی بصیغۂ جمع قبالے لینا بھی بولتے ہیں جیسے "تم لے بیٹھے کے تو قبالے ہی لے لیے" ۔ (فرہنگ آصفیہ)

مؤلف فرہنگ آصفیہ نے اس کو بازاریوں کا مرف لکھا ہے ۔

قبالہ نویس ۔ بروزن بفتح اول و کسر سوم (یا معروف) وثیقہ نویس وہ شخص جس کا پیشہ دستاویز تمسک اور بیع نامہ لکھنے کا ہو ۔ فارسی ، مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

قول فیصل ۔ اب وثیقہ نویس زبانوں پر زیادہ ہے ۔

قبالۂ نیلام ۔ وہ ملکیت کی سند جو نیلام کرنے والے عہدے دار سے یا نیلام کرنے والے کی جانب سے ملے ۔ خط فروخت ۔ اردو اسم ، مذکر ۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ کوئی نہیں بولتا ۔

قبالہ ہونا ۔ کسی کے نام دستاویز ہونا ، ہبہ نامہ ہونا ، اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

گر بخش دو دل خوشی سے جو بھیجے وہ نامہ بر
مکتوب یار میرے مکان کا قبالہ ہو — دبیر

قبالے آگے دھرنا ۔ کسی شخص کو اپنے مکان پر قبضہ دینا ، اردو صرف ، قریب بہ متروک ۔

بیٹھے پہ دیر کے ہم کو خلل وہ کر گئے
جب حویلی کے قبالے آگے لا کر دھر گئے — معروف دہلوی

قول فیصل ۔ جب کسی شخص کا بیٹھنا زیادہ ناگوار ہوتا تھا تو اس کو شرمندہ کرنے اور چلا جانے کیلیے

ایسی حرکت کرتے تھے۔

قبالے ڈھیلے کرنا:۔ کسی پر قابو پا کے اسے بے عزت کرنا۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

(مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ چونکہ مکان کا قبالہ لے لینے کے بعد مکان قبضے میں آسکتا ہے اور قبضہ کر لینے والے کو ہر طرح کا تصرف حاصل ہو جاتا ہے۔ اسی رعایت سے اہل دہلی مندرجہ بالا معنوں میں بولنے لگے۔

قبالے ڈالنا:۔ ۱۔ قبضہ کر لینا، قابض ہو جانا۔ قابو پا لینا ۲۔ ڈھیل دینا جم کے بیٹھ جانا ۳۔ عاجز کر دینا، ہرا دینا۔ اردو صرف عوام دہلی کی زبان۔

(فرہنگ آصفیہ)

قبالے میں لانا:۔ کسی دوسرے کو اپنی چیز کا مالک بنانا، بیچنا، اردو محاورہ، متروک۔

یارب یہ کس کس کے قبالے میں لائے گا

واعظ بہشت کے لیے پھرتا ہے چند باغ — رشک

قبا ہونا:۔ چاک ہونا، پھٹنا، اردو صرف، متروک۔

گریبانوں کے کر ڈالے ہیں پرزے تقشل گل ہمیں نے

ذرا ہاتھ اور اٹھ جاتا تو چولی بھی قبا ہوتی

مصحفی دہلوی

قول فیصل۔ سلبی معنی میں بھی استعمال کرتے تھے۔

وہ چشم کیا ہے جس سے رواں ہو نہ غم میں اشک

ماتم میں جو قبا نہ قبا ہو قبا نہیں — اسیر

قبائح:۔ قبیحہ کی جمع۔ بہت سی برائیاں عربی، مذکر، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

وہ خود تو ذات سے ہے مرد صالح

بھرے ہیں اسکے ساتھی میں قبائح — لقین (قران السعدین)

قبائل:۔ (بفتح اول و کسر چہارم)، قبیلے کی جمع، جماعتیں، فرقے، بہت سے قبیلہ، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

رہ زینت کو قبائل آرہے ہیں قوق جوق — نظم

درد الم آیوب کا ہے اور لڑنوں کی قطار — طباطبائی

قبۃ الاسلام:۔ (لفظاً = قبۂ اسلام) امام رضا علیہ السلام کے روضے سے مراد ہے۔ عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اس طرح ہو گی یہ ہماری قبۃ الاسلام پہ

نقش ہماری زندگی پہ اور ہمارے نام پہ — عزیز لکھنوی

قبچاق:۔ (بالفتح) ایک جنگل کا نام جو دوران اور ترکستان کے درمیان واقع ہے۔ اس جنگل میں لٹیرے رہتے ہیں۔ ترکی قلیل الاستعمال۔

قطع کرتے تھے بے دلیل و سبیل

ہے دشت قبچاق دتیہ اسرائیل — نظم طباطبائی

قبح:۔ (بالضم) قول فعل یا صورت کی برائی عیب، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قبح اس کا ہمیں بتا دیجئے

باز رہ جائیں تاکہ ہم اس سے — یقین

قول فیصل۔ اردو میں یہ لفظ زیادہ تر اپنی ضد (حسن) کے ساتھ آتا ہے۔ یعنی حسن و قبح کہتے ہیں۔ تنہا بہت کم مستعمل ہے۔

کر دے گی حشر ہو وہ قیامت کی صبح نظم

پوچھو اگر نہ جانتے ہو حسن و قبح نظم — مودب لکھنوی

قبر:۔ (بالفتح) وہ مخصوص گڑھا جس میں آدمی کی میت دفن کی جاتی ہے، گور، تربت، عربی مونث، فصیح، رائج۔

دل کو مجنونوں میں بسانا

یا مری قبر پہ چلے آنا — شوق لکھنوی (شفع عشق)

قول فیصل۔ اردو میں اس کی جمع ی۔ ن کے ساتھ "قبریں" اور اپنے محل پر واؤ نون کے ساتھ "قبروں" رائج و فصیح ہے۔

قطار اک سامنے ہے مولسریوں کے درختوں کی

وہاں قبریں ہیں کچھ مٹی کے جیسے ڈھیر ہوتے ہیں — نظم طباطبائی

صدا آتی ہوئی قبروں سے آتی ہے ذرا ٹھہرو

ہماری بیکسی کو اور دم بھر دیکھتے جاؤ — عزیز

قبر بنانا:۔ (متعدی) مخصوص قسم کا گڑھا کھود کے آدمی کی میت کو اس میں لٹانا اور پٹیے رکھنے کے بعد اوپر سے گڑھے کی نکلی ہوئی مٹی ڈالنا اور جب مٹی اوپر آجائے تو اسکو ایک خاص شکل دینا۔ تربت بنانا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

اندوہ و مصیبت کی گھٹا چھا گئی بیٹا

تو قبر بنانے بھی مجھے آ گئی بیٹا — تعشق

قول فیصل۔ اس کا متعدی المتعدی "قبر بنوانا" بھی فصیح و رائج ہے۔

مر گیا عدو میر کسی پردہ نشیں کے غم میں

قبر بنواتے ہو بلد میری میدان میں کیا — نجی نعیم

قبر بننا:۔ لازم، تربت تیار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہو وہ بھی کوئی ہوگا کہ نذر کہیں اسیر

تو کربلا میں قبر مظفر علی بنی — امیر

قبر بیٹھ جانا:۔ قبر کی دیواروں کا پٹ دل ہٹ دھنس جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

حل عنا۔ وہ فتحپور کے کوتوال ہوتے تھے۔ کانپور نہ ملے جب انہوں نے قصد فتحپور کا کیا دفعتاً سفر کر گئے ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ان کو خط آیا اپنی پریشانی اور تکلیف کا حال لکھا تھا کہ برسات میں قبر بیٹھ گئی

بے آشنا نہیں کہ قبر درست ہو۔ (انشا کر صد الدود مقفی)

قبر بند کرنا:۔ آدمی کی میت لٹانے کے بعد پٹڑے رکھ کے قبر کو مٹی سے پاٹنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اگرچہ ان کے جنازے کو پانی میں رکھنے کے بجائے کیلے کے تنوں پر رکھا گیا۔ لیکن قبل اس کے کہ قبر بندگی جائے کیلے کے تنے اور جنازے کا نچلا حصہ پانی میں ڈوب چکا تھا۔

(افسانہ سے دہشت تک)

قول فیصل۔ اس کا لازم "قبر بند ہونا" بھی فصیح و رائج ہے

رباب دیکھ لو بچے کا آخری دیدار

کہ قبر اصغر معصوم بند ہوتی ہے (لا اعلم)

قبر پر قبر نہیں بنتی:۔ قرض پر قرض نہیں ملتا۔ ہندو دہلی کی زبان۔

قبر پر گل چڑھانا:۔ تربت پر پھول چڑھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رند دنیا سے گیا داغ غم فرقت لیے

ایک دن چل کر چڑھاؤ قبر پر دو چار گل رند

قول فیصل۔ عام بول چال میں "گل کی جگہ پھول زبانوں پر ہے

ع پئے فاتحہ کوئی آئے کیوں کوئی چار پھول چڑھائے کیوں

(بہادر شاہ ظفر)

قبر پوش:۔ قبر کو چھپانے والا، اردو صرف، متروک۔

مر گیا اس ماہ میں میں کیا عجب

چاندنی سے ہو جو میرا قبر پوش میر

قبر تک ساتھ جانا:۔ زندگی تک باقی رہنا۔ اردو صرف۔ دفعتہ بچپن کی پڑی ہوئی عادتیں قبر تک ساتھ جاتی ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ صرف قلیل الاستعمال ہے۔

قبر تک سے واقف ہونا:۔ خوب آگاہ ہونا کسی عیب سے اچھی طرح واقف ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

محل صرف۔ آداب عرض ہے۔ اکیوں ہم کیا کہتے تھے ان لوگوں کی قبر تک سے واقف ہیں۔

(فسانہ آزاد)

قبر تیار ہونا:۔ لحد کھد کے مکمل ہو جانا آدمی کی میت کو دفن کرنے والے گڑھے کا تیار ہونا اردو صرف، فصیح، رائج۔

کشتۂ ناز کو رخصت کر و خلعت دے کر

قبر تیار ہے سامان ہے نہلانے کا اشرف

قبر جھانک آنا:۔ (کنایتہ) مرنے کے قریب ہو جانا، زندگی سے نا امید ہو جانا اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

صبح فراق شام جدائی کے صدمہ کش

جھانک آتے ہیں جو قبر کفن دیکھ لیتے ہیں شعور

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ عام طور سے "قبر کا منہ دیکھ کے پلٹے" بولتے ہیں اور یہ فقرہ اس وقت بولتے ہیں جب وقت کوئی سخت بیماری سے نجات پاتا ہے یا مرتے مرتے بچ جاتا ہے۔

قبرستان:۔ (بفتح اول و کسر سوم) گورستان، گور غریباں، شہر خموشاں۔ وہ جگہ جہاں مردے دفن کئے جائیں۔ فارسی، مذکر، فصیح رائج۔

کرتے ہو اس پہ پڑھ لو فاتحہ

قبر عاشق بھی ہے قبرستان میں منیر لکھنوی

قبر سلامی:۔ وہ قیمت کو رجو مالک زمین کو اس کی ملکیت میں قبر بنانے کے عوض دی جاتی ہے۔ اردو اسم مونث۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قبر سے اٹھ کر آنا:۔ دوسری بار زندہ ہونا (کی جگہ دفعتہً ہو) نہ اماں باوا قبر سے اٹھ کر آئیں گے نہ بھائی پیدا ہوگا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ کوئی خاص محاورہ نہیں ہے۔

قبر سے اٹھنا:۔ قیامت کے روز قبر سے نکلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

حشر کو قبر سے ہم سوختہ جاں کیا اٹھیں

خاک میں مل کے اگے دانہ بریاں کیونکر صبا

قبر سے دھواں اٹھنا:۔ دوسرے کے عذاب میں مبتلا ہونا، آگ میں جلنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تم نے جس طرح میرے باغ کو چھینا ہے خدا نے چاہا تو تمہاری قبر سے دھواں اٹھے گا۔

قول فیصل۔ اس فقرے کے کہنے کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ تم نے بہت بڑا گناہ کیا ہے اس لیے تم قبر ہی میں جلو گے

قبر سے دھواں نکلنا:۔ مرنے کے بعد بھی محبت کی سوختہ سامانی کا برقرار رہنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ یہ تو ضرور مشہور ہوگا کہ سوختہ آتش دوری۔۔۔ کی قبر ہے اپنے درخت کے ساتھ جل گئی۔ عاشقان صادق قبر پر آئیں گے۔ مرادیں پوری ہوں گی، قبر سے دھواں نکلے گا

(طلسم ہوشربا)

قبر سے نکل کر آنا:۔ کسی شخص کی صورت بیماری یا رنج سے ڈراونی ہو جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ قبر سے نکل کر آتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اسی

مشاہدہ کو "قبر میں سے نکل کر آنا" قائم کیا ہے لیکن لکھنؤ میں کسی طرح نہیں بولتے البتہ لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر "قبر کا مردہ" بولتی ہیں۔

قبرص:- بحر متوسط کے مشرقی جانب ایک جزیرے کا نام جس کے جنوب میں ترکستان، مغرب میں سوریا ہے۔ یہ پہاڑی سرزمین کھیتی کے لئے بہت موزوں ہے پہاڑ، انگور، زیتون اور دوسرے پھل دار درخت پائے جاتے ہیں۔ اس کے پہاڑوں میں سونا، تانبا نیز دوسری قیمتی معدنیات پائے جاتے ہیں۔

قبر کا پتھر:- سنگ لحد، سنگ مزار اردو، فصیح، رائج۔

دیکھ کر اس کی عبادت تجھ کو غش آیا شفیق
گر اثر یہ ہے تو دل کی قبر کا پتھر الٹ
(نشہ صاحب شفیق)

قبر کا تعویذ:- تعویذ لحد، تعویذ قبر اردو صرف فصیح، رائج۔

نقش کھودی تیشے سے جب سنگ پہ شیریں کی شبیہ
کاوش فرہاد کی وہ قبر کا ہوتا تعویذ تام

قول فیصل۔ اس کا صرف "ہوتا" کے ساتھ ہے

قبر کا مردہ:- بہت نحیف الاثر، مردہ نقیہ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل استعمال۔ سوت کا جلا پالکی کیا بری چیز ہے غریب سوکھ کے قبر کا مردہ ہو گئی۔ خدا ہی اس کی جان بچائے گا تو بچے گی۔

قول فیصل۔ کبھی کبھی مردہ بھی بول دیتے ہیں۔

قبر کا منہ جھانک کے آنا:- کنایۃً مرتے مرتے بچنا۔ خدا کے گھر سے پھرنا، اردو، مستعمل غیر فصیح، رائج۔

اس کی آنکھیں دیکھ کے ایسے ہوئے بیمار ہم
قبر کا منہ جھانک آئے ہیں ہزاروں بار ہم (شوق)

قول فیصل۔ جھانک کی جگہ "دیکھ" بھی زبانوں پر ہے۔

قبر کھدنا:- قبر تیار ہونا، قبر بننا، اردو صرف فصیح، رائج۔

قبر کھدتی جو واں نظر آئی (شوق)
لاکھ لکھ کا پہ چشم تر آئی (زہر عشق)

قول فیصل۔ بصورت متعدی بھی زبانوں پر ہے

سامان ہستی آپ سے گر جمع ہو سکتا نہیں
آساں ہے کھدوا دیجئے چھوٹی سی قبر یا ابتداء

قبر کھود دینا (یا) کھود ڈالنا:- مار کر دبا دینا، مار کر گڑھے میں ڈال دینا۔ کھود کر دبا دینا، (۲) مار مار کر ادھ موا کر دینا، نہایت زد و کوب کرنا، لوتھ ڈالنا، اردو صرف، فعل متعدی، بازاری زبان۔

(فرہنگ آصفیہ و مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ لکھنؤ کے عوام ایسے محل پر "قبر بنا دینا" (ترجمہ اول و دوم) بولتے ہیں۔ مثلاً تیری قبر بنا دوں گا۔

قبر کھود کر نکال لانا:- جہاں سے ممکن ہو تلاش کر کے لانا، اردو صرف۔ دہلی کی زبان

قول فیصل۔ اسی محل پر "قبر کھود کر لانا" بھی بولتے ہیں۔ وہ دہلی کی زبان ہے۔

قبر کھودنا:- مردے کو دفن کرنے کے لئے مخصوص قسم کا گڑھا تیار کرنا، قبر بنانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ننھی سی قبر کھود کے اصغر کو گاڑ کے
شبیر اٹھ کھڑے ہوئے دامن کو جھاڑ کے (میر انیس)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی۔ مار ڈالنا، مارتے مارتے جان نکال ڈالنا بھی لکھے ہیں۔ اور یہ مثال پیش کی ہے کہ اب کی دفعہ ہوا تو قبر کھود ڈالوں گا۔" اہل لکھنؤ نہیں بولتے ہیں۔

قبر کی اندھیاری:- تاریکی لحد گور کی ظلمت، تربت کا اندھیرا۔ اردو، مؤنث غیر فصیح، رائج۔

لیلۃ القدر کیا قبر کی اندھیاری کو
داغ اس حسن کرامات سے چمکا ہیں کا (عروج)

قبر کی مٹی چٹانا:- ٹوٹکا۔ عورتوں کے عقیدے میں قبر کی مٹی چٹانے سے انسان حیوان ناطق ہو جاتے ہیں۔ اردو صرف عورتوں کی زبان قریب بہ متروک۔

بے طرح کچی ہے کشتہ سے پلی اے صاحب
قبر کی مٹی چٹا نالے سے اکسیر ہوئی (جان صاحب)

قبر کی مٹی قبر ہی کو لگتی ہے:- جب کسی چیز سے جدا ہو جانے والا عنصر اسی چیز میں لگا دیا جائے تو کہتے ہیں۔ اردو، مقولہ، قلیل الاستعمال۔

قبر کے مردے اکھاڑنا:- کنایۃً پرانے قصے اور جھگڑے نکالنا۔ سوتے ہوئے فتنے جگانا۔ پرانے شکوے کرنا، مردوں کے عیوب ظاہر کرنا، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ "قبر کے مردے" کی جگہ "گڑے مردے" بھی بولتی ہیں جب کا صرف اکھاڑنا یا اکھیڑنا دونوں کے ساتھ ہے۔ یہاں "قبر" (بفتحتین) ہی زبانوں پر ہے۔

قبر میں اتارنا:- مردے کو قبر میں رکھنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع مردے کو مرے قبر میں یکبار اتارا (امیر لکھنوی)

قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہونا ـ مرنے کے قریب ہونا، بہت بڈھا ہونا، اردو محاورہ غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بے بنیش محنت نعمت ہاتھ آنا دشوار ہے عالم امکان کا اسی پر دارومدار ہے یہ ہماری باتیں کام آئیں گی۔۔۔
ادھر ہم تو قبر میں، پاؤں لٹکائے بیٹھے ہیں۔ آج نہیں کل اس کا سامنا ہے۔ تم کو خدا سلامت رکھے۔
(داستان سرور اردو معلیٰ)

قول فیصل۔ ذرا سے تصرف کے ساتھ بھی استعمال کیا ہے۔ جیسے بھلا کیوں صاحب! ایک پاؤں تو آپ قبر میں لٹکائے بیٹھے ہیں۔ یہ شادی کا شوق کیسا چرایا۔ (منشی انشا اللہ)

قبر میں چین نہ ملنا ـ (اکثر مستعمل) مرکے بھی چین نہ پانا، اردو مثل، فصیح، رائج۔

اس رنج و الم سے قبر میں بھی
ہرگز نہ ملے گی چین میری
(اختر، شاہ اودھ)

قبر میں تین دن بھاری ـ (مسلمانوں میں) مشہور ہے کہ قبر میں مردے کا تین دن تک حساب کتاب ہوتا ہے۔ اردو صرف، عجز، فصیح، رائج۔
ع تین دن قبر میں بھی بھاری ہیں (شوق)
قول فیصل۔ قبر کی جگہ لحد بھی کہتے ہیں۔
خدا کرے مغفرت ہماری لحد میں بھی تین دن ہیں بھاری
غضب ہے اس دل کی بے قراری الٹ دیا طبع زار کا
(بحر لکھنوی)
میں کی جگہ کے بھی بولتے ہیں۔

قبر میں ساتھ لے جانا ـ بڑی سے بڑی اور سخت سے سخت مصیبت کے لیے بولتے ہیں، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قبر میں سے اٹھا لینا ـ دشمنی نکالنے یا بدلہ لینے کے واسطے اس قدر آمادہ ہونا کہ مرنے کے بعد بھی سزا دیئے بغیر نہ چھوڑنا، قبر سے نکال کر سزا دینا، قبر میں بھی نہ چھوڑنا، اردو صرف، مثل متعدی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ دہلی لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔

قبر میں کروٹ لگنا ـ مرکے بھی چین نہ آنا۔ اردو مثل، دہلی کی زبان۔
کسی کا خوگر ہجر ہوں میں عجب کیا ہے
کہ قبر میں بھی مری ایک دم کروٹ نہ لگے (ظفر)

قبر میں کیڑے پڑنا ـ دکھ سنے کے محل پر مرنے پر عذاب میں مبتلا ہونا، مرنے کے بعد بھی چین نہ ملنا، ایک سخت قسم کی بددعا، اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ جیسا مجھے آٹھ آٹھ آنسو رلایا ہے۔ الٰہی قبر میں کیڑے پڑیں۔

قبر میں لے جانا ـ مرتے مرتے بھی نہ بھولنا، قبر میں بھی یاد رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مجھے یہ رنج ہے اور میں یہ رنج اپنے ساتھ قبر میں لے جاؤں گا کہ میں تمہارے بال بچوں کی خدمت نہ کر سکا۔

قبرہ ـ (بضم اول و فتح دوم مشدد) چکاوک، عنیدوک، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ بعضوں نے اس کے معنی سرخاب کے لکھے ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس لفظ کو بفتحتین قبرہ لکھا ہے۔

قبض ـ (بالفتح) ایک زحاف ہے کہ رکن کا پانچواں ساکن حرف گرا دیتے ہیں، عربی، مذکر۔ اصطلاح۔ عروض۔

قبض ـ (بالفتح) قابو، قبضہ، دخل، عربی مذکر، ترکیب دست پہ چڑھائے قبض کر اپنا
سمجھ یہ سمجھ کہ کام اپنا بنا (قران السعدین، بسنتی)

قبض ـ (بالضم) اجابت کا نہ ہونا، کھل کے اجابت نہ ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

آ گیا ہے قبض سے جو اس کے معدے میں فساد
کیسا مزاج دہر بھی محتاج ہے جلاب کا (مصحفی)

قول فیصل۔ اس کا صرف "کرنا" اور "ہونا" کے ساتھ ہے۔ صاحب نور اللغات نے لکھنؤ [illegible]

قبض ـ (بالفتح) دل کی گرفتگی، خلاف بسط دل کا یاد خدا کی طرف متوجہ نہ ہونا، عربی، مذکر، اصطلاح صوفیائے کرام۔

قبض الوصول ـ Receipt book ـ وہ رجسٹر جس پر تنخواہ وصول کرنے والے ملازموں کے دستخط لیے جاتے ہیں۔ رسید کا رجسٹر، عربی، ترکیب، اردو صرف، سیاق و سباق کی اصطلاح۔

لو بہار حسن خزاں کو پہنچ گئی
خط چہرۂ حضور کا قبض الوصول ہے (منیر)

قبض بالجبر ـ (مرداغلت بے جا) زبردستی قبضہ کر لینا، ناجائز طور سے مالک بن جانا، عربی اسم، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے اس محل پر قبضہ مخالفانہ بولتے ہیں۔

قبض و دخل ـ کامل قبضہ، مذکر۔ (ذخیرۃ الشائستہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر یہی ہے۔

قبض روح :- (باضافت) روح
کسی جسم سے نکالنا، فارسی ترکیب مونث فصیح رائج
آ سہے کس طرح سے مری قبض روح کو
دیکھیں اجل دوست ڈھونڈ رہی ہے بہانہ کیا — تعشق

قبض کرنا :- معدے میں گرفتگی پیدا کرنا
کسی دوا یا غذا کا اجابت سے مانع ہونا، اردو مصدر
فصیح، رائج۔
عمل فصیح- تمھیں معلوم ہے کہ کھنڈی قبض کرتی ہے
پھر بھی تم کھا لیتے ہو۔

قبض کرنا :- روح کے لیے نکالنا، کھینچنا
سلب کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
عمل فصیح- [illegible]
[illegible] ہے۔

قبض و بسط :- قبض یعنی دل کا یاد خدا کی
طرف متوجہ نہ ہونا اور بسط یعنی دل کا یاد خدا
میں منہمک ہو جانا، عرف الفاظ، فارسی ترکیب،
اصطلاح علم تصوف۔

قبض و تصرف میں گزرنا :- محکوم
ہو جانا- کسی دوسرے کے قبضہ و تصرف میں آ جانا۔ اردو مصدر
متروک۔
عمل فصیح- زبردست کے قبض و تصرف کے گھوڑے سر
دست غریب غربا پیٹ پکڑے پھرے بلوچ پور
کی گڑھیا نجاست کی علت میں گڑی ہے۔
(انشائے سرور مقفی)

قبض ہونا :- معدے کے موافق اجابت کا
نہ ہونا- کھل کے اجابت نہ ہونا، خلاصہ اجابت
نہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
عمل فصیح- تین دن سے دو دو گھنٹے بیت الخلا
میں بیٹھا رہتا ہوں۔ ایسا قبض ہوا کہ اجابت
ہوتی ہی نہیں، دم نکلا جا رہا ہے۔

قبضہ :- (بفتح اول وسوم) دخل مداخلت
تصرف، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔
ماہ لیا مہر کلی جوہر ہے تیغ یار کا
شرق تک قبضہ ہوا اس کی مغربی تلوار کا — امیر
قول فیصل - نازک فرق کے ساتھ اس کے
ایک معنی ہیں، قابو، اختیار۔
ہم مر گئے بغیر کے قبضے سے نکلا وہ نہیں
جی میں ہے مار کے مر جائیے سینے تلوار — نصیر دہلوی

قبضہ :- مٹھ، دستہ، تلوار کا دستہ، عربی
مذکر، فصیح، رائج۔
قبضہ میں لیے تھی قبضہ شمشیر دو دم تھا
کاندھے پہ اسی طرح محمد کا علم تھا — میر انیس
قول فیصل- قبضہ چڑھنا، قبضہ ٹوٹنا، وغیرہ اس کے
مرکبات ہیں۔
ابرو کے حسن پہ کوئی قاتل کا ہے تل
قبضہ کوئی جیسے شمشیر ادا ہے — قدر بلگرامی
مشکل کوا سخت جانوں کا کوئی آساں نہ تھا
ہاتھ کانپا ٹوٹ کر قبضہ گرا تلوار سے — نوازش
صاحب فرہنگ آصفیہ نے قبضہ بمعنی پنجہ اور مٹھی
بھی لکھے ہیں اردو میں مستعمل نہیں۔

قبضہ :- وہ لوہے کا خاص وضع کا بنا ہوا ٹکڑا
جس سے کواڑ یا صندوق وغیرہ کے دو حصوں کو
ملا ہوا رکھتے ہیں۔ اور پیچوں سے کسا جاتا ہے اردو
فصیح، رائج۔
عمل فصیح- اگر تمھیں دہلی دار لکڑی کی چیزیں بنانا
ہیں تو جہاں سب چیزیں خریدنا، وہاں ایک
دو قبضے بھی خرید لینا۔

قبضہ :- موٹے آدمی کا بازو، پہلوان کا بازو
کھچے، اردو، فصیح، رائج۔
عمل فصیح- پنجابی پہلوان زیادہ تر انگریزی طریقے
کی ورزش کرتے ہیں اسی لیے ان کے قبضے
بہت خوبصورت اور سڈول معلوم ہوتے ہیں

قبضہ اٹھانا :- بے دخل کرنا زمین کا
کاشتکار سے لے لینا، اردو مصدر، قلیل
الاستعمال۔
قول فیصل- زیادہ تر زبانوں پر بے دخل کرنا ہی

قبضہ اٹھنا :- بے دخل ہونا، دخل
باقی نہ رہنا، قبضہ ہٹ جانا اردو مصدر،
فصیح، رائج۔
آہ کی تیغ سے شب کٹ گئی قبضہ اٹھا
جلوہ گر صبح ہوئی رات کا پردہ اٹھا — محب

قبضہ پانا :- دخل پانا- قابو پانا اختیار
حاصل ہونا- حق تصرف حاصل ہونا، اردو
مصدر، فصیح، رائج۔
ظلم جیسا کہ کرتے ہیں عامل
پانی پاکے قبضہ کامل — [illegible]

قبضہ چومنا :- جنگ کے ارادے سے
نیام سے تلوار کھینچنے کے بعد دستہ قبضہ چومنا اردو مصدر
فصیح، رائج۔
قول فیصل- جنگ کے بعد جب کامیابی حاصل
ہو جاتی ہے اور سپاہی تلوار نیام میں رکھنے لگتا
ہے جب بھی قبضے کو چومتا ہے۔

قبضہ دار :- ایک قسم کا موٹا دو مشت کا
مذکر۔ (نور اللغات)
قول فیصل- یہ کاشتکاروں کی اصطلاح
ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

قبضہ داری :- ایک قسم کی کاشتکاری

جو وراثت میں چلے، فارسی ترکیب اردو صرف مونث، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ اس تربیت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قبضہ داری کے لیے ایک شدید اور مستقل جنگ جاری رہتی ہے۔ (میرا پہلا گناہ)

قبضہ دلانا:- دخل دلانا، کسی کا قبضہ ہٹا کے کسی دوسرے کو دخیل قابض کرانا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم مقدمے میں کامیاب ہو گئے ہو اب تم باضابطہ درخواست دے دو عدالت پھر اپیلوں پابے الف کے ذریعہ فوراً قبضہ دلا دے گی۔

قبضہ دینا:- دخل دینا، مکان یا زمین وغیرہ چھوڑ کے دوسرے کو قابض و متصرف بنا دینا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جب مدعی کی ڈگری ہو چکی ہے اب چپکے سے قبضہ دیدو اور مکان کا تخلیہ کر دو جھگڑے کی ضرورت نہیں ہے

قبضہ رکھنا:- کوئی چیز اپنے قبضہ میں رکھنا، دخل باقی رکھنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ دیکھو زمین کا معاملہ ہے خود قبضہ رکھنا حقیقی بھائی کو بھی قبضہ نہ دینا۔

قول فیصل۔ "قبضے میں رکھنا" بھی زبانوں پر ہے

قبضۂ قدرت:- اختیار، حق تصرف کامل طور سے قبضہ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج

شوخی رنگ حنا صاف کہے دیتی ہے
کہ مرے قبضۂ قدرت میں ہے تسخیر بہار (صفی لکھنوی)

قبضہ قدرت میں ہونا:- مکمل طور سے قبضہ میں ہونا، پورے طور سے اختیار میں ہونا،

اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ قسم ہے اسکی جسکی قبضۂ قدرت میں میری جان ہے آج اس کے روپے نہیں ملے۔۔۔۔ ہر ایک جگہ کے چاہتا ہوں ترک روزگار کر دوں۔ (فسانۂ سرور)

قول فیصل۔ اس کا استعمال خدا کے لیے زیادہ ہے

قبضہ کرنا:- کسی زمین یا جائداد یا ملک پر قبضہ تصرف حاصل کرنا، اپنے قبضے میں لانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ہمایوں نے پھر آکر ہندوستان پر قبضہ کیا تو مخدوم صاحب ہی خاص الخاص تھے اور مختار کل۔ (دربار اکبری)

خدا ہو کر بھی چھوٹے گی نہ خو نظارہ بازی کی
ہماری خاک کے ذرے کریں گے قبضہ روزن پہ (آتش)

قول فیصل۔ لفظ متعدی و المتعدی بھی استعمال کرتے ہیں۔ جیسے قیروز گھبرا رہی ہے کہ دیکھوں اب کیا ہوتا ہے۔ ہاتھ باندھ کر عرض کی کنیز نے در بند پر آپ کو قبضہ کرا دیا ہے بڑے بڑے آپ نکل جائیں گے۔ (طلسم ہوشربا)

قبضہ ہونا:- ۱۔ اختیار ہونا، قابو ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

آنکھوں پہ اپنی قبضہ ہو اچھا ہو دیکھ لے گے
کچھ آپ میرے دل کو بھی سمجھا جاتے ہیں (بیان)

قبضہ ہونا:- ۲۔ دخل ہونا، حق تصرف ہونا اردو صرف، فصیح، رائج۔

تمھارا گھر نہ تمھارا گھر نہیں جہاں ہو گویا
کہیں ہے دخل دشمن کا کہیں قبضہ ہو بیگانہ کا (داغ)

قبضے پر ہاتھ ڈالنا:- تلوار کھینچنے کے لیے قبضہ پکڑنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم کو کب نے قبضے پہ ہاتھ ڈالا ہے۔

یہ نیت کر رہی ہے کہ شہنشاہ یہاں سکے آنے دو آنے میں میری کیا خطا (طلسم ہوشربا)

قبضے پر ہاتھ رکھنا:- لڑائی کے خیال سے تلوار نیام سے کھینچنے کے لیے قبضے کو پکڑنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

سنبھل وہ ہاتھ قبضے پہ رکھا شبیر الہی نے
کہیں ارمان رہ جائے نہ دل کی داد دیکھیں کر (نظم طباطبائی)

قول فیصل۔ کسی کو قتل کرنے کے واسطے تلوار کے دستے پر ہاتھ رکھنا بھی قبضے پہ ہاتھ رکھنا ہے

ڈرانا ہم کو تو قبضے پہ ہاتھ رکھ کے
قسم ہے تیری تو آرائی تو آرزو دیتے ہو (میر سوز)

قبضیت:- (بفتح اول و کسر سوم و فتح چہارم) قبض ہونا، اجابت کا نہ ہونا، اردو صرف، مونث عوام کی زبان۔

قبضے چڑھے ہونا:- بازو تنے ہونا، بازو ڈنڈ کا سڈول و خوبصورت ہونا۔ اردو صرف، قریب بہ ترک

محل صرف۔ اور جسم میں پہلوان کہلاتے ہیں سینہ ابھرا ہوا ہے قبضے چڑھے ہوئے ہیں۔ دیکھنے میں ہوتے تازے دائیں پیچ میں خوب ارداں مگر اصل بل بل تو ان میں کچھ بھی نہیں (دربار عادت)

قبضے سے نکل جانا:- اختیار تصرف نہ رہنا، قابو نہ رہنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

محل صرف۔ وزیر اعظم نے بڑا دھوکا کھایا مدت تک قیدی رہے قبضے سے سحر نکل گیا۔ (طلسم ہوشربا)

قبضے سے نکل جانا:- ملکیت سے نکل جانا، دخل نہ دینا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ راجہ صاحب نے پہلے کوئی توجہ نہ فرمائی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پورا باغ قبضے سے نکل گیا اور

پاسیوں نے قبضہ کر لیا۔

قبضے میں آنا :- قابو میں آنا، بس میں آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع ساری سپاہ تیغ کے قبضے میں آ گئی تعشق

قبضے میں آنا :- تصرف میں آنا، گویا مالک ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پھر کسی طرح ظفر اٹھ نہیں سکتا قبضہ
آ گیا خانۂ دل اس کے جہاں قبضے میں ظفر

قبضے میں رہنا :- قابو میں رہنا، اختیار میں رہنا، کہے میں رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جب کہ شرح غم دل اپنی بیاں کرتا ہوں
نہیں رہتی مری اس وقت زباں قبضے میں ظفر

قبضے میں رہنا :- دخل میں رہنا، تحت میں رہنا، اختیار میں رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ پر اگر تمھارے قبضے میں ہو تو پھر اس کے لئے کیسے ہی جواب کرو۔

قبضے میں کر لینا :- اختیار میں کر لینا، قابو میں کر لینا، گرفتار کر لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ملکہ خورشید نے بدیع الزماں کو اپنے قبضے میں کر لیا، ہتھکڑیاں بیڑیاں پہنا دیں۔ (طلسم ہوش ربا)

قبضے میں کرنا :- عملیات کے ذریعے سے جن اور بھوت اور ہمزاد وغیرہ پر قدرت تصرف حاصل کرنا۔ اردو صرف، عاملوں کی اصطلاح۔

قبضے میں ہونا :- اختیار میں ہونا، تحت و تصرف میں ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اے رند محبت ہو خطا و خال بتاں سے
قبضے میں ہمارے ہو خطا و ختن اب تک رند

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم امکان میں رہنا بھی لیا گیا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔ جیسے "ہم تدبیر نہیں جانتے کہ وہاں تک کیونکر پہنچو نہ ہمارے قبضے میں ہو کہ وہاں تک تم کو پہنچائیں۔ (طلسم ہوش ربا)

قبطی :- (بالکسر) فرعون کے ساتھی جو ملک مصر کے باشندے تھے۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ دونوں طرف کے روٹی توڑ اور شہر سے چھٹ ملانوں نے دو طرفہ دھڑے باندھے ہوئے تھے گویا فرعون دور تھا۔ سبطی و قبطی دونوں گروہ حاضر تھے۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ قبط حضرت نوحؑ کے ایک پوتے کا نام تھا اور مصر کے قبطی ان ہی کی اولاد سے ہیں۔

قبقاب :- کھڑاؤں، پٹے دار کھڑاؤں۔ عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قُبُل (بالضمتین) فرج، عورت کی اندام نہانی عورت کے پیشاب کا مقام۔ عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قَبْل :- (بالفتح) ماسبق، پہلے، پیشتر۔ عربی تابع فعل۔

یارب فنا ہو روح مری قبل قتل کے
دیکھوں نہ آنکھ سے گہ نشتر سار دوست شاد عظیم آبادی

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے ایک معنی لکھے ہیں "محاصرہ، گھیرا۔ لیکن ان معنوں میں کوئی نہیں بولتا۔

قبل ازاں :- اس سے پہلے، اس سے پیشتر، اس کے قبل۔ فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس محل پر زیادہ تر قبل اس کے کہ بولتے ہیں۔

قبل از مرگ واویلا :- مصیبت آنے سے پہلے فریاد کرنا۔ فارسی مثل، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تھوڑی دیر اور تامل کر۔ قبل از مرگ واویلا جناب باری کی درگاہ سے مردود ہونا ہے (فسانۂ آزاد)

قبل ازوقت :- وقت سے پہلے۔ فارسی فقرہ فصیح، رائج۔

اٹھا ہوں خوف زدہ میں لحد سے قبل از وقت
کہ سب سے پہلے مری حشر میں پکار نہ ہو ریاض خیرآبادی

قبل ازیں :- اس سے پہلے۔ فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قُبْلوانا :- (بضم اول و دوم و سکون سوم) کسی بات کا اقرار کرانا، تسلیم کرانا، کہلوانا، وہ بات جس کو کوئی چھپا رہا ہو کسی تدبیر سے اقرار کرانا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ مہری کو اشارہ کر دیا کہ خبردار تباتا نہیں اور جب مہراج بلی کی بیوی کسی کام کو اٹھ گئیں تو ان کے پیچھے پیچھے گئی اور کہا تم آڑ میں سے سنو میں ان سے سب قبلوائے دیتی ہوں۔ (سیر کہسار)

قِبلہ :- (بالکسر) کعبہ، وہ سمت جدھر منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

جو شہر ہوا تیری ولادت سے مشرف
اب تک وہی قبلہ تری امت کا رہا ہے حالی

قول فیصل۔ مجازاً اس مقدس عمارت کو بھی کہتے ہیں جس میں مذہبیات سے متعلق امور انجام دیے جاتے ہیں یا کوئی بہت بزرگ اور پاکیزہ شخصیت ہو جیسے شیعہ کا رخ یا روضہ امام حسین علیہ السلام۔

قبلہ بھی ہو اور قوم کی اک شان بھی ہو
ایمان جو رکھو گے تو ایمان بھی ہے یہ رقو ...

صاحب تشریح الالفاظ لکھتے ہیں کہ جانب ... کے سامنے کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ چونکہ نماز کعبہ کی طرف پڑھتے ہیں اس لیے کعبہ کو بھی قبلہ کہتے ہیں قبلے۔ دیکھو ...

یہ فرق ہے کہ کعبہ مکان مقدس کا نام ہے جو مکۂ معظمہ میں واقع ہے اور حج کرنے میں اس کا طواف کرتے ہیں۔ اور قبلہ سمت مذکور کا نام ہے۔ کسی مکان کی خصوصیت نہیں۔

قبلہ :- حضور اور جناب وغیرہ کی جگہ کسی مقدس اور بزرگ ہستی کے لیے تعظیماً استعمال کرتے ہیں اردو مذکر۔ فصیح، رائج۔

محل صرف :- قبلہ! جہاں آپ نے اور درخواستیں منظور فرمائی ہیں۔ وہیں خاکسار کی بھی منظور فرمالیں۔

قبلہ :- (طنزاً) بڑا چالاک، بہت زیادہ شاطر اردو، مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

بنت عنب کو ڈولی میں لائے جناب شیخ!
مرشد ہو قبلہ ہو بڑے حضرت ہو دور ہو — ؟

قبلۂ انام :- (تعظیماً) سب کے لیے واجب التعظیم، ساری مخلوق کے لیے لائق احترام۔ فارسی۔ فصیح، رائج۔

جد بزرگ شاہ رسل قبلۂ انام
دادا امام، باپ امام اور چچا امام مرزا دبیر

قبلہ پرست :- (کنایۃً) مسلمان فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قبلہ حاجات :- (کلمۂ تعظیم) سب کی حاجتیں برلانے والا، فارسی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

تو سمجھتا ہی نہیں پیر خرابات کی بات
نقش ہے دل پہ مرے قبلۂ حاجات کی بات منتہی

قول فیصل۔ بطور طنز و مزاح بھی استعمال ہوتا ہے

مسجد کے زیر سایہ خرابات چاہیے
بھوں پاس آنکھ قبلۂ حاجات چاہیے غالب

مقدس اور بزرگ شخص کے لیے بھی اسکا استعمال ہے

اے کعبۂ تسلیم و رضا قبلۂ حاجات
میں فرج میں کرتا ہوں ثنا آپ کی دن رات میر انیس

خدا سے بھی مراد ہوتی ہے

کیبارت بہ فیض قبلۂ حاجات آگئی
ساقی خدا کا شکر کہ برسات آگئی جوش (ملیح آبادی)

کمی کے ساتھ اس کو قبلہ حاجت بھی کہتے ہیں۔

ملاذ جن و انساں مرجع قدسیاں کہیے
کہیں یہ قبلۂ حاجت کہیں کعبہ مقصد کا محسن کاکوروی

استعارۃً کسی جگہ کو بھی کہتے ہیں۔

منکر گوشہ نشینان خرابات نہ ہو
کہ یہی گوشہ کہیں قبلۂ حاجات نہ ہو میر

قبلۂ دوراں :- زمانے کے لیے قابل تعظیم۔ فارسی، ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قاضی دہر، قبلۂ دوراں، قوام دیں
منشائے عصر معنی کن، میر عالمیں جوش (ملیح آبادی)

قبلہ رخ :- (بے اضافت) قبلے کی طرف فارسی، ترکیب، فصیح، رائج۔

قبلہ رخ دیکھ وہ گھنگھور گھٹا اٹھی ہے
باندھ کر آج بڑا زور گھٹا اٹھی ہے صفی لکھنوی

قول فیصل۔ اس محل پر قبلہ رو بھی کہتے ہیں۔

قبلہ رو ہاتھ اٹھا مانگ دعائے شب وصل
کرتے ہیں باب اجابت کو کھلا دم صبح رند

قبلہ رو :- (بے اضافت) وہ شخص یا چیز جس کا رخ قبلہ کی جانب ہو۔ فارسی، ترکیب فصیح، رائج۔

برہمنو! جو ابھی کفر تازہ تازہ ہے
وزیر تا در میخانہ قبلہ رو آیا نذیر لکھنوی

اس زمیں کی داد اوج آسماں دینے لگا
ذرہ ذرہ قبلہ رو ہو کر اذاں دینے لگا جوش (ملیح آبادی)

قبلہ رو کرنا :- نزع کے عالم میں مریض کا منہ قبلے کی طرف کرنا، مردے کا منہ قبلے کی جانب کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

یہ مشورہ ہم اٹھے ہیں چارہ جو کہتے
اب اس مریض کو اچھا تھا قبلہ رو کرتے عزیز لکھنوی

قول فیصل۔ قبلہ رو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مرنے والے کو چت لٹا کے پاؤں قبلے کی طرف دیتے ہیں۔

قبلہ رو لٹانا :- مرتے وقت بیمار کو چت لٹا کے پاؤں قبلے کی طرف پھیلا دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

حسرت کو یار دیکھتا میرا رخ ہو گا ادھر
لاکھ کوئی قبلہ رو مجھ کو لٹائے وقت نزع شرف

قبلہ رو ہونا :- کعبہ کی طرف منہ کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

آگیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز
قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قوم حجاز اقبال

قبلۂ عالم :- (باضافت) مرجع خلائق یا بزرگان دین کو تعظیم سے کہتے ہیں۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ہوا ہوں میں غلام اس بادشاہ ہفت کشور کا
شرف قدسی بھی جس کو قبلۂ عالم سمجھتے ہیں شرف

قول فیصل۔ دنیا کے عام بادشاہوں کے لیے بھی اس کا صرف ہے جیسے: بادشاہ سے مصاحبین نے عرض کی کہ قبلۂ عالم حیدری خاں یہیں ہیں بادشاہ نے حکم دیا کہ بلا لاؤ (فسانۂ آزاد)

کبھی کبھی بادشاہوں کے علاوہ اپنے سے بزرگ ہستی کے لیے بھی بول دیتے ہیں اور طنز و مزاح سے بھی کہتے ہیں۔

مرے شکووں سے کیوں بھرتے ہیں وہ اخبار کے کالم
کوئی یہ شیخ سے کہہ دے کہ سنیئے قبلۂ عالم اکبر الہ آبادی

قبلۂ کونین:- باپ دادا، چچا وغیرہ کے لیئے بصورت القاب لکھتے اور بولتے ہیں، فارسی، فصیح، رائج۔ محل صرف۔ تمھیں کتنی مرتبہ سمجھایا کہ اپنے بزرگوں کا القاب اس طرح لکھا کرو۔ قبلۂ کونین کعبۂ دارین دام مجدکم السامی۔

قبلہ گاہ:- (مرے اضافت) باپ کے لیئے بصورت القاب استعمال کرتے ہیں۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر "قبلہ گاہی" ہے چونکہ استاد بھی مثل باپ کے ہوتا ہے اس لئے استاد کے لئے بھی اس کا صرف ہے جیسے "میں جب قبلہ گاہی کی خدمت میں حاضر ہوا شفقت سے پڑھانے لگے۔ فارسی میں روشن سواد ہوگیا، استاد بن گیا بہت سے طالب علم آنے لگے۔ (دبیر کے خود نوشت حالات) طنزاً بھی بمعنی "بزرگ اور حاجتی" بھی اس کا کمی کے ساتھ استعمال ہے

دل دیں گے ہم تو حضرت ناصح ہزار بار
دنیا نہیں ہے آپ کے کچھ قبلہ گاہ کا داغ

قطعیاً مرجع خلائق اور بزرگ ہستیوں کے لیئے بھی بہت کمی کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

قبلہ گاہ اس شخص کو انساں بنا سکتا نہیں ہے
جو بشر کے ذہن کو آگے بڑھا سکتا نہیں جوش ملیح آبادی

قبلۂ منسوخ:- مراد بیت المقدس ہے جدھر تعمین کعبہ سے قبل سجدہ کیا جاتا تھا۔

تیرے رخ سے قمر کو یوں ہے رسوخ
جیسے کعبے سے قبلۂ منسوخ لااعلم
(فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قبلہ نما:- ایک آلے کا نام جس کی مدد سے قبلے کا رخ معلوم کرتے ہیں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

• کعبہ مدنظر قبلہ نما ہے تا حال

کوئے جاناں کی طرف دل نگراں ہے کہ جو تھا آتش

قول فیصل۔ اس آلے کا وہ پرزہ جس سے قبلے کا رخ معلوم کرتے ہیں اکثر خفیف سی حرکت کرتا رہتا ہے شعرا اس کو تڑپنے سے تعبیر کرتے ہیں۔

دل بیتاب کو جب تجھ سے ملا دیکھیں گے
پھر تڑپنا ترا اے قبلہ نما دیکھیں گے نفیتر

قبلہ و کعبہ:- کلمۂ تعظیم و تکریم، بزرگ ہستی، قابل احترام، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

میں وہ مجنوں ہوں کہ مجنوں بھی ہمیشہ خط میں
قبلہ و کعبہ لکھا کرتا ہے القاب مجھے ذوق

قول فیصل۔ زیادہ تر احتراماً کسی دینی اور بزرگ ہستی کو بطور القاب کہتے ہیں۔

عرض کی دونوں نے اس وقت میں غصے میں حضور
پوچھیئے قبلہ و کعبہ سے جو پیش آئے امور رشید (پیارے صاحب)

شیعہ حضرات، علماء و مجتہدین کو بھی کہتے ہیں جیسے مجھ سے خود قبلہ و کعبہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر روزہ عمداً چھوڑ دیا جائے تو قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔ طنزاً بھی اس کا صرف ہے جیسے "کیوں قبلہ و کعبہ، خدام حضور کو ہمارے غدار شہر لکھنؤ میں ڈوم ڈھاڑیوں ہی کی صحبت پسند آئی یا کسی اور کی بھی دھن بھائی۔ (فسانۂ آزاد)

قدیم زمانے میں بیٹا اپنے باپ کو اور شاگرد اپنے استاد کو خط میں بطور القاب لکھا کرتا تھا اب اس کا رواج کم ہوگیا ہے۔

قبلہ ہو تو منھ نہ کرنا:- کمال بیزاری ظاہر کرنا، انتہائی نفرت کا مظاہرہ کرنا۔ اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ منھ کی جگہ "رو" بھی نظم ہوا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

سجدہ تجھے اب اے بت بدخو نہ کروں میں
قبلہ ہو ترا گھر تو ادھر رو نہ کروں میں مومن

قُبُور:- (بضمتین و واو معروف) قبر کی جمع بہت سی قبریں۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تھے جو مشہور قیصر و فغفور
باقی ان کے نہیں نشان قبور نذیر دمشقی

قبور:- گھوڑے کی کاٹھی میں پستول کے لئے بنا ہوا چمڑے کا خانہ۔ اردو، مذکر، متروک۔

ع کیوں آپ کھینچتے ہیں تپنچہ قبور سے رشک

قول فیصل۔ اس کی جمع قبوریں لاتے تھے۔ فارسی میں ان معنی میں قبوریں ہے۔

قبول:- (بفتح اول و واو معروف) منظور، دل سے پسند۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

رنا قبول رشک کے صدمے نہیں قبول
ہم آئیں کیا رقیب تری انجمن میں ہو لااعلم

قبول:- تسلیم، ماننا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

اے حسن جو سزائے تمنا ہو وہ قبول
لیکن مری نظر کو پھر اک بار دیکھ کر دل شاہجہانپوری

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ "قبول اور منظور کا فرق یہ ہے کہ منظور میں ایک امید کا اشارہ ہوتا ہے جو ایک شخص دوسرے سے رکھتا ہے قبول کا یہ منشا ہوتا ہے کہ ایک بات کسی نے اپنی رضی سے تسلیم کر لی یا اس کا خیر مقدم کیا۔ منظور کا یہ منشا ہوتا ہے کہ جو خواہش تھی پوری ہوگئی جیسے اپیل یا نگرانی منظور ہوگئی اور ایک معنی یہ لکھے ہیں کہ "رعایا کی کسی خواہش کی منظوری کے واسطے مستعمل ہے" لیکن رعایا کی کوئی خصوصیت نہیں ہے مختلف مقامات پر اس کا استعمال ہوتا ہے انھیں معنوں میں بفتح اول بھی صحیح ہے مگر عربی میں یہ مصدر شاذ ہے۔

شیعوں کی اصطلاح میں نکاح کے ان کلمات کو بھی قبول کہتے ہیں جو لڑکی کی طرف سے وکیل کہتا ہے

لیکن ان معنوں میں تنہا نہیں بولتے۔ ایجاب و قبول کی ترکیب ہی سے زبانوں پر ہے۔

قبول :۳ مقبول۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج

ہمیشہ رحم و کرم ذو الجلال فرمایا
کئے قصور نہ تو نے خیال فرمایا
ریاض: ہر میں کیا کیا نہال فرمایا
قبول خاطر اہل کمال فرمایا

دیا وہ نام کہ پروا نہیں اسیری کی
کہاں کہاں تری رحمت نے دستگیری کی — میر عشق

قبول :- میر مہدی علی خاں شاگرد ناسخ

قبولِ خاطر :- دل کی پسندیدگی، دل کا قبول کرنا فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ لیکن ذوقِ حقیقت و معرفت اور چاشنی اور ذوقِ عرفانی اور قبول خاطر خدا داد ہے۔ (دربار اکبری)

قبولِ خاطر و لطفِ سخن خداداد است :- کلام میں خوبی اور دل پسندی خداداد ہوتی ہے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قبول دینا :- قبولنا، اقرار کرلینا، اعتراف کرنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ دیکھو، اس کو پلیس کے حوالے کردو جب وہاں مار پڑے گی تو خود ہی قبول دے گا کہ ہاں میں نے چوری کی ہے۔

قبول صورت :- خوبصورت، حسین و جمیل۔ اردو صفت، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ ایسا قبول صورت جوان تو ہم نے دور دور نہیں دیکھا۔ (کامنی۔ از سرشار)

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے جیسے "ایک بات ضرور کہوں گی وہاں کی عورتیں بڑی قبول صورت ہوتی ہیں۔" (سیر کہسار)

اسی جگہ قبول شکل بھی استعمال کیا ہے جو عام نہیں ہے

قبول شکل تو تم سے نہیں ہیں شمس و قمر
کہ چشم زخم سے ان کو کبھی گزند نہیں — بحر

قبولِ عام :- (باضافت) عام پسندی، ہر شخص کو پسند آنا۔ فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

یا رب قبول عام ملے اس کلام کو
دل کی جگہ بغل میں ہو دیوان جلیل کا — جلیل

قبول کرنا :۱ ماننا، تسلیم کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج
کہا شفہ نے اس گفتگو سے حصول؟
اگر امن چاہو تو کر دیں قبول! (معارج الفضائل) — انیس

قبول کرنا :۲ پسند کرنا، منظور کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ۱۹۳۸ء میں ملک کے نامور شعرا کو باری باری ہز ہائینس نواب رامپور نے اپنے یہاں شاہی مہمان کی حیثیت سے طلب کیا اور سبھوں کے ساتھ شایان شان سلوک کیا۔ وحشت صاحب کے پاس بھی دعوت آئی لیکن انھوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ (نساخ سے وحشت تک)

قبول کرنا :۳ پسندیدگی کے ساتھ جگہ دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

لٹا کے آئے ہیں نہ ہرائے ہم گھرانے کو
نہ کر قبول مدینے! ہمارے آنے کو — مزا دبیر

قول فیصل۔ نماز اور دعا کے ساتھ "پسند کرنا" کے معنوں میں بھی اس کا صرف ہے۔

رحمت ہی رحمت اس کی ہے کرلے اگر قبول
میری نماز ایسی نہ میرا وضو پسند — امیر مینائی

ہدیے کو خوشی کے ساتھ لے لینے کے معنوں میں بھی زبانوں پر ہے۔ جیسے "مجھ ناچیز کے حقیر ہدیے کو نواب صاحب نے قبول کیا یہ میری خوش قسمتی ہے۔"

"نہ ماننا" کے معنوں میں نفی کی صورت میں بھی رائج ہے

ہرگز نہ کیا قبول اس نے — اختر
دل سب کا کیا طول اس نے (شاہ اودھ)

قبولنا :۱ (بضمتین و واو معروف) اقبال کرنا، اقرار کرنا، اعتراف کرنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج

محل صرف۔ کامنی نے ہنیا کو الگ کونے میں بلایا اور قسمیں دے دے کے حال پوچھنے لگی۔ پہلے تو اس چھوکری نے حال چھپایا۔ آئیں بائیں شائیں اڑانے لگی۔ رفتہ رفتہ اتنا قبولی کہ کنہیا کے گھر گئی تھی وہیں سے یہ اچاری لائی ہوں۔ (کامنی۔ از سرشار)

قبولنا :۲ پسند کرنا، منظور کرنا۔ اردو مصدر، ترک
وہ کسی کو نہیں قبولے گا ؛ زندگی بھر حبیب نہ بھولے گا — تلق

قبول ہونا :۱ دعا کا مستجاب ہونا، کسی عمل کا مقبول ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جس کو خدا سعید کرے وہ سعید ہے
روزے ہوئے ہیں جب کہ قبول اس کی عید ہے — اکبر آبادی

قبول ہونا :۲ گوارا ہونا، منظور ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سو آفتیں ہزار بلائیں قبول ہیں
مصحف یار کا نہ دیکھے دل اندوہ پیشہ — امیر

قول فیصل۔ نفی کی صورت میں بھی رائج و فصیح ہے جیسے "وحشت صاحب دولت کے بھوکے نہ تھے نہ شہرت کے کئی بار دور دراز مقامات سے مشاعروں میں صدارت کے لئے دعوتیں آئیں لیکن قبول نہ کیا۔ (نساخ سے وحشت تک)

قبولی :- (بضم اول و واو معروف) ایک قسم کی کھچڑی جو چنے کی دال اور چاول ملا کر پکائی جاتی ہے۔ اردو مونث، رائج۔

قول فیصل۔ بعض لوگ اسی کو "چنے کی کھچڑی" کہتے ہیں۔

قبولیت ۱ (بتشدید یاء) قبول کرنا، منظور کرنا۔ اردو مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اللہ بڑا قادر ہے اور قبولیت اسے سزاوار ہے۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ بظاہر یہ لفظ عربی معلوم ہوتا ہے لیکن یہ خود ساختہ اہل ہند ہے بغیر تشدید یا بھی بول دیتے ہیں جو فصیح نہیں ہے۔

قبولیت ۲ دعا کا قبول ہونا، دعا کا مستجاب ہونا اردو مونث، فصیح، رائج۔

پھر کیوں جگر سے عرش تک تکلیف کرتی ہے عبث
راہ قبولیت جو آہ بے اثر ملتی نہیں رند

قبولیت ۳ وہ کاغذ جو کاشتکار زمیندار کو لکھ کر دیتا ہے کہ مجھے جو زمین کھیتی باڑی کے لئے دی گئی ہے اس کا لینا مجھے منظور ہے۔ اردو مونث، زمینداروں اور کاشتکاروں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ زمیندار جو تحریر کسان کو لکھ کر دیتا ہے اس کو "پٹہ" کہتے ہیں۔

قبولیت ۴ مقبول عام ہونا، پسندیدہ ہونا، پسندیدگی۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

سخن نیرے یہ ہر اک ہے جو مصروف
قبولیت پہ ہے یہ بات موقوف سودا

قول فیصل۔ عام طور سے "قبولیت عام اور شرف قبولیت" وغیرہ ترکیبوں سے مستعمل ہے۔

قبہ بُرج، گنبد جو مزار پر بنایا جاتا ہے۔ عربی مذکر، فصیح، رائج

بنا ہے قبۂ قبر امام سونے کا
ہر ایک شے سے ہے اعلیٰ مقام سونے کا ناسخ

قول فیصل۔ یہ شکل محمل وغیرہ میں بھی بنتی ہے۔

نئی معراج پائی ہے غبار گور مجنوں نے
بگولہ جو اٹھا قبہ بنا لیلیٰ کی محمل کا امیر مینائی

قبیح ۱ (بفتح اول و کسر دوم و یائے معروف) بدصورت، نازیبا، بُرا، خراب۔ عربی صفت، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بعد برابر جو کوئی تو ہے قبیح
نظر رحماں کو کیا ملے ترجیح سید محمود نظامت (سلسبیل نجات)

قول فیصل۔ یہ لفظ اگر واحد کی صفت قرار پائیگا تو اپنی اصلی حالت پر رہے گا جیسے "فعل قبیح" اور اگر جمع کی صفت قرار پائے گا تو ہائے ہوز کی اضافت کے ساتھ "قبیحہ" ہو جائے گا جیسے برگزیدگان خدا افعال قبیحہ سے ہمیشہ بچتے ہیں۔ ایک ذرا سے فرق کے ساتھ اس کے ایک معنی "معیوب اور قابل شرم" بھی ہیں۔

قبیل ۱ (بفتح اول و یائے معروف) نوع، جنس، قسم۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اسی قبیل سے ہے قول خواہر شبیر
امام عصر کی گردن تھی جب نشانہ شمشیر اوج

قول فیصل۔ عربی میں اس کے معنی ہیں آدمیوں کا گروہ، فارسیوں نے بمعنی شوہر استعمال کیا اسی سے قبیلہ بمعنی زوجہ بنایا ہے۔

قبیل ۲ خان دان، کنبہ، قبیلہ، عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر قبیلہ ہی بولتے ہیں

قبیلہ گروہ، جماعت، ایک ماں باپ کی اولاد، خاندان، فرقہ، عربی، مذکر۔ فصیح، رائج۔

صدائے یا صنم سے ہو قبیلہ کو سنج اٹھتا تھا
دلوں سے ہو گئی تھی محو شان ایزد باری دو سیارہ عزیز

قول فیصل۔ نوراللغات نے لکھا ہے کہ اردو میں اس کے ایک معنی "جوار" کے بھی ہیں اہل لکھنؤ ان معنوں میں بالکل نہیں بولتے۔

قبیلہ پرور (اپنے کنبے کی پرورش کرنے والا، کنبہ پرور، عربی فارسی الفاظ، صفت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر قبیلہ پرور نہیں ہے۔ البتہ خاندان کی پرورش کرنے والے کو کنبہ پرور کہتے ہیں۔

قِتال (بکسر اول) اسلحے کے ساتھ لڑائی وہ جنگ جس میں خونریزی ہو۔ عربی، مذکر۔ فصیح رائج

جو میرے قتل کے بعد اس کو انفعال ہوا
سنا ہے کوچے میں اس کے بڑا قتال ہوا منیر

قول فیصل۔ (تنہا نہیں بولتے۔ زیادہ تر ترکیب فارسی کے ساتھ ہی لکھتے اور بولتے ہیں۔ جیسے دشت قتال، میدان قتال وغیرہ۔

اس قدر کفار کا دست تعدی بڑھ گیا
ہو گیا دشوار جینا بے قتال کار زار نظم طباطبائی

"تجر نے قتل کرنا" کے معنوں میں نظم کیا ہے جو متروک ہے۔

کمر جو حسن نے باندھی قتال عالم پر
سیاہ ظلم کا گیسو ترا نشان ہوا تجر

قتّال (بفتح و تشدید دوم) بہت زیادہ قتل کرنے والا، بہت بڑا قتل کرنے والا۔ عربی صیغہ مبالغہ، مذکر، فصیح، رائج۔

ترے تغافل نے تو نہیں سمجھے قتال
جب ان سے پوچھا اجل ہی کا نام لیتے ہیں ذوق

قول فیصل۔ قتال جہاں اور قتال عالم کی ترکیبوں سے زیادہ مستعمل ہے۔

قتال جہاں معشوق جو تھے سوتے ہیں پڑے مدفن ان کے
یا مرنے والے لاکھوں تھے یا رونے والا کوئی نہیں آرزو لکھنوی

تیرا یہ طاق ابروئے صنم قتال عالم ہے
خم شمشیر کا عالم ہے محراب عبادت پر صبا

قتّالہ (بفتح اول و تشدید دوم) بڑی قتل کرنے

والی، عربی، صیغۂ مبالغہ، صفت، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لو دیکھو اب مجاربہ ان شجیع اتمام
قتالہ بہاں کو ملا حکم قتل عام — داسخ

قتل:- (بالفتح) خون کرنا، جان سے مار ڈالنا، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

قتل منظور ہے ہر ایک تماشائی کا
اس نے مژگاں کو دیا حکم صف آرائی کا — لطافت

قول فیصل۔ لفظ قتل عام طور سے ذبح کے معنوں میں یا چھری یا تلوار وغیرہ سے مار ڈالنے کے معنوں میں بولا جاتا ہے موجودہ دور میں چونکہ بندوق اور پستول وغیرہ کا رواج زیادہ ہے اس لیے اس کے ذریعہ مار ڈالنے کو بھی قتل کرنا بولنے لگے ہیں۔ اس کا صرف ہونا اور کرنا کے ساتھ مخصوص ہے۔

قتلا:- (بالفتح) ٹکڑا۔ کسی کھانے کی چیز کا گول تراشا ہوا ٹکڑا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

مثال نثر۔ محلّے کی ایک عورت نے کہا۔ میں تو اول مجھ سے کیوں نہ پوچھا سہل ترکیب ہے۔ مولی کا اچار ڈھونڈ دو مگر تین قتلے ہوں۔

(فسانہ آزاد جلد اول صـ ۹۶)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر کے نزدیک "لکھنؤ میں اسکا اطلاق صرف مچھلی کے گوشت اور آلو کے ٹکڑے پر کرتے ہیں۔ حالانکہ اہل لکھنؤ مچھلی کے لیے کھنڈ لا بولتے ہیں، اور صرف آلو ہی کی تخصیص نہیں بنڈا، اروی، مولی، گاجر، بیگن اچار کے لیے شلجم کے ٹکڑے کے لیے بولتے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ گول ہی کٹے ہوئے ہوں۔ یہ لفظ ہندی کتلا، کی بدلی ہوئی صورت ہے۔ بعض کے نزدیک یہ قتل سے بنا یا گیا ہے۔

قتلُ المؤذی قبل الایذاء:- قبل اس کے کہ موذی اذیت پہونچائے اس کو قتل کر ڈالنا چاہیے۔ عربی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ عوام بفتح سوم بستے ہیں۔ جو اصولاً صحیح نہیں ہے۔ ذیل کے شعر میں، موذی کو مار ڈالنا کے معنی میں یوں نظم کیا ہے۔

قتل موذی کا اگر شرعاً ہے درست
ناصح اب تک کیوں سلامت رہ گیا — ابیر

قتل پہ کمر باندھنا:- کسی کو مار ڈالنے کا پختہ ارادہ کرنا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ہے سر پیکاں وہ خون غیر میں ڈوبا ہوا
قتل پہ میرے کمر نکلے ہو گھر سے باندھ کے — مومن

قتل عام:- (بااضافت) عام خونریزی، بلا امتیاز مذہب و ملت و سن رسال ومرد و عورت جان سے مار ڈالنا، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

کہا جو میں نے کہ رخ سے کبھی نقاب الٹو
تو ہنس کے بولے کہ منظور قتل عام نہیں — امیر

قتل عام کرنا:- (متعدی) عام خونریزی کرنا، بلا امتیاز سب پانا اسے جان سے مار ڈالنا، اردو مصرف، فصیح، رائج

تلوار باندھ کر نہ کرے قتل عام وہ
اس واسطے خدا نے کمر نا پدید کی — بحر

قتل عام ہونا:- بڑی خونریزی ہونا بہت سے قتل ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

بارگاہ حسن میں پہونچا تو کیا دیکھا عزیز
اک نظر بھی کار فرما اور قتل عام تھا — عزیز

قتل عمد:- (بااضافت) دیدہ و دانستہ کسی کو مار ڈالنا، جان بوجھ کے کسی کو ہلاک کرنا فارسی ترکیب، مذکر۔ اصطلاح قانون۔

مثال نثر۔ ایک قول شیخ سے منسوب ہے کہ اس صورت میں آلہ لوہے کا بالطبع دھار ہوگا تب یہ قتل عمد ہوگا نہیں تو داخل قتل عمد نہیں۔ (رسالہ کتاب القصاص ص ۲۹)

قتل کا بیڑا اٹھانا:- کسی کے قتل کرنے کے لیے قسم کھانا اور مضبوط عہد کرنا، اردو مصرف فصیح، رائج۔

سر کٹیں شوق شہادت میں ہوں کب انکار ہے
قتل کا بیڑا اٹھائے تو وہ تیغ خوش غلاف — رند

قتل کرنا:- (۱) کسی کو جان سے مار ڈالنا، کسی کا سر کاٹنا، گلے پہ چھری یا تلوار وغیرہ پھیرنا۔ اردو مصرف فصیح، رائج۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا — اکبر الہ آبادی

قول فیصل۔ متعدی المتعدی معنی میں قتل کروانا بھی رائج ہے۔ جیسے چنانچہ بیگناہوں کو قتل کروا دیتے تھے خاندان کو تباہ کروا دیتے تھے وہ سڑ سڑ دکھیا تھا وہ دم نہ مار سکتا تھا۔ (دربار اکبری)

قتل کرنا:- (۲) (کنایۃً) معشوق کا ناز و ادا دکھانے گویا مار ڈالنا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

قتل کرنا ہی تھا بسمل سے یہ کہنا، کہ لو
اب تو دامن بھی ہوا لو ہو سے ترا اچھا ہوا — ذوق

قتل گاہ:- (بے اضافت) قتل کرنے کی جگہ وہ جگہ جہاں لوگ قتل کیے جاتے ہوں، فارسی مونث فصیح، رائج۔

کہتے ہیں کس کو اس کی جہاں قتل گاہ ہے
آتا ہے روز کھینچ کے صمصام آفتاب — ابیر

قول فیصل۔ اسکا مخفف قتل گہ بھی فصیح و رائج ہے

سر اسطرف جھکائے تھی چلتی تھی اسطرف
کچھ قتل گہ میں تیغ تری بے حواس تھی — پیارے صاحب رشید

اس کی اردو جمع قتل گاہیں اور اپنے محل پر قتل گاہوں بھی رائج و فصیح ہے۔

وہ بھیانک قتل گاہیں بقیں ابھی پیش نظر
ہو لوٹتے تھے خون میں اپنے نہال دل شبیر نہ عزیز لکھنوی

قَتلِی :۔ قتلا کا مونث، چھوٹا قتلا۔ اردو مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔

قُتّی :۔ (بضم اول و تشدید دوم) صندوقچی چھوٹی پٹاری۔ ترکی، مونث، قلیل الاستعمال۔

باہم سمٹ آئے لاکھوں لنگور
جیسے قتی میں سما ئے انگور انشا (مثنوی فیل)

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع "قتیاں" ہے۔

کو بکو بکنے لگیں جب قتیاں انگور کی
پانی پانی درج میں عقد لآلی ہو گیا بحر

بانس کی بنی ہوئی گول ڈھکنے دار پٹاری جس میں انگور رکھے جاتے تھے اس کو قتی کہتے تھے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے چونکہ یہ طریقہ بھی ختم ہو گیا اس لئے انگور کے ساتھ اس کا صرف بھی قریب ختم ہے۔

قَتِیل :۔ (بفتح اول و یائے معروف) مقتول شہید، قتل کیا گیا، وہ جو قتل ہوا ہو۔ عربی صفت فصیح، رائج۔

ترے قتیل بتاتے نہیں تجھے قتال
یہ جب ان سے پوچھو اجل ہی کا نام لیتے ہیں ذوق

قَحبَہ :۔ (بفتح اول و سوم) فاحشہ، بدکار عورت چھنال۔ عربی، مونث، غیر فصیح، رائج۔

کھیڑ کاتی ہے کیا دختر رز شیشے میں آ آکے یہ
قحبہ کبھی گھر میں نہ رہا مستور کسی کے سودا

قول فیصل۔ عربی میں قحب بمعنی کھانسنا ہے چونکہ عرب میں بدکار عورتیں مردوں کو کھنکھار کے بلاتی ہیں اس لحاظ سے ان کو قحبہ کہنے لگے۔ عورتیں گالی کے طور پر بھی بولتی ہیں۔

جب تلک اپنے ساتھ لے نہ لیا
نہ ٹلی اس جگہ سے وہ قحبہ (عروج الفت)

حضرات شعراء کنایتہً "دنیا" کو بھی قحبہ کہتے ہیں

دل میں مت رکھیو طلب دنیا کی کیا قحبہ ہے یہ
سوز اتنا تو سمجھ دل میں کہ مکتب خانہ ہے میر سوز

قحبہ چوں پیر شود پیشہ کند دلّالی :۔ فاحشہ عورت جب بوڑھی ہو جاتی ہے تو کٹنا پا کرنے لگتی ہے۔ فارسی مثل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قَحط :۔ (بالفتح) بارش کے نہ ہونے کے باعث غلہ کا گراں اور کم ہو جانا۔ کال، خشک سالی۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ع ابر مژگاں سے مرے جاتا رہا عالم کا قحط۔ ظفر

قحط :۔ کسی چیز کی کمیابی بلکہ نایابی۔ عربی مذکر فصیح، رائج۔

ع بہتے ہیں دریا وہاں اب تھا جہاں شبنم کا قحط۔ ظفر

قول فیصل۔ پانی کی کمی اور نایابی کے لیے بس اس استعمال "قحط آب" کی ترکیب سے زیادہ ہے۔

بوسے نہ پانی پہ زنیب ایسا کا دنیا کا تحفہ
حر مرا پیاسا ہوا ہے آ کے قحط آب میں دبیر

قحط الرّجال :۔ (تلفظ: قحطر رجال) نیک کردار آدمیوں کا فقدان، اچھے آدمیوں کا نہ پایا جانا۔ عربی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دیکھا نہیں ابھی کچھ قحط الرجال تم نے
اس سے بھی سخت آئیں آگے گرانیاں ہیں حالی

قحط آنا :۔ کال ہونا، کسی چیز کی نایابی ہونا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

ہنس کے حق میں یہ قحط آیا بہار آئی نہیں
وہ ہو گئے مثل زمرد گوہر شہوار سبز امیر

قحط پڑنا :۔ پانی نہ برسنے کی وجہ سے غلہ نہ پیدا ہونا یا زیادہ بارش کی وجہ سے فصل کا تباہ و برباد ہو جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ساتھ ہی قحط پڑا کر تباہی عام خلقت پر عموماً اور خاص لوگوں کے لئے خصوصاً ارزاں ہو گئی۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ بطور مجاز کسی چیز کے عنقا ہونے کے معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں۔

تازہ اشعار ہوا کرتے ہیں موزوں ہر روز
گھر میں شاعر کے کہیں قحط سخن پڑتا ہے امیر

دونوں معنوں میں اس کی تکمیلی صورت (قحط پڑ جانا) بھی رائج و فصیح ہے۔

کوئی خوگر نہیں ہے الفت کا
پڑ گیا قحط کیا محبت کا محمد جعفر لکھنوی

قحط جاتا رہنا :۔ کال ختم ہو جانا، نایابی نہ رہنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ابر مژگاں سے مرے جاتا رہا عالم کا قحط
بہتے ہیں دریا وہاں اب تھا جہاں شبنم کا قحط ظفر شاہ

قحط زدہ :۔ (بے اضافت) بھوکا، قحط کا مارا ہوا۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

ہے ملک ادھر تو قحط زدہ اس طرف یہ وعظ
کشتے وہ کھا کے پیٹ بھرے پان سیر میں اکبر الہ آبادی

قحط سالی :۔ (بے اضافت) وہ زمانہ جس میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے غلہ نہ پیدا ہوا ہو، خشک سالی۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

ہوئے یہ قحط کے آثار حالی کہ تھا سب کو گمان قحط سالی
منیر (معراج المضامین)

قولِ فیصل۔ فارسی میں "قحط سالی" کہتے ہیں۔

قحط کا مارا: قحط سے بہت زیادہ متاثر، بھوکوں مرنے والا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ آج سے ستر برس پہلے بہت سے قحط کے ماروں نے اپنی اولادوں کو فروخت کر دیا تھا۔

قحط کرنا: (۱) خشک سالی کی بلا نازل کرنا، خیر و برکت اڑا دینا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مجرم ہوں اغنیا تو فقیروں پہ ہو عذاب
کرتا ہے قحط دیکھو نہ دینا زکوٰۃ کا — ناسخ

قحط کرنا: (۲) کسی چیز کو کم یاب یا نایاب کر دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ذکر ساقیا اب تو قحط شراب نہیں جان رند قدح نوش ہیں — امیر

قحط ہونا: کسی چیز کی نایابی ہونا، ضرورت کی چیز کا کہیں دستیاب نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اب ہے اس معمورے میں قحطِ غم الفت اسد
ہم نے یہ مانا کہ دلی میں رہیں کھائیں گے کیا — غالب

قولِ فیصل۔ اس کی تکیلی صورت (قحط ہو جانا) بھی فصیح ہے۔

یاد آیا ہے کہ معشوقوں میں بھی تھیں الفتیں
قحط اپنے عہد میں مہر و وفا کا ہو گیا — رند

قَد: (بالفتح) جسم کی لمبائی، قامت، ڈیل۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

دیکھ کے قد کو ترے سرو نے پھانکی خاک
پاؤں تک گڑ گئے مٹی میں پھر نہ ہوا — لطافت

قولِ فیصل۔ عربی میں بہ تشدید دوم ہے۔ فارسیوں نے بہ تخفیف بھی استعمال کیا ہے اردو والوں نے بھی اسی طرح کہا ہے۔

کس بارغ وسلام کرے نام ؛ علم دین کا نقشہ ۔ ونام
(دبیر دسامع الفضائل)

شمشاد بھی دیکھے ہیں بہت کبک بھی لاکھوں
قد دیکھا تمہارا سا نہ ایسا چلن اب تک — رند

قَدامَت: (بفتح اول و دوم و چہارم) دیرینہ ہونا، کہنہ ہونا، پرانا ہونا، کہنگی، پرانا پن۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

کہوں کیا میں قدامت اس مکاں کی
پڑی بنیاد بعد اس کے جہاں کی — میر حسن

قولِ فیصل۔ عربی میں یہ لفظ "ہمیشگی" کے معنی میں بھی مستعمل ہے جس کا اردو سے کوئی تعلق نہیں۔ تاکید سے فرق کے ساتھ اس کے ایک معنی ہیں۔ قدیم ہونا۔

بو رنگ نکہت گل ہم ہیں خانہ زاد چمن
قدامت اپنی سمجھے باغباں نہیں معلوم — رند

قدامت پرست: پرانی روش کو بہت زیادہ پسند کرنے والا، تہذیب قدیم کا دلدادہ۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، جدید اصطلاح۔

محلِ صرف۔ بے پردگی کی مخالفت اس بات کی کھلی ہوئی دلیل ہے کہ آپ انتہائی قدامت پرست ہیں۔

قدامت پرستی: قدیم وضع کی سختی سے ساتھ پابند ہونا۔ پرانی تہذیب کو حد سے زیادہ پسند کرنا۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، جدید اصطلاح۔

محلِ صرف۔ یہ قدامت پرستی نہیں تو اور کیا ہے کہ اس ترقی کے دور میں بھی پرانی تہذیبوں کو گلے سے لگائے ہوئے ہیں۔

قدامت پسند: وہ شخص جو قدیم تہذیب کو پسند کرتا ہو۔ پرانی روش پر چلنے والا۔ پرانے خیالات اور پرانی وضع والا، جدت پسند کی نقیض۔ فارسی ترکیب، اسم صفت۔ اردو صرف، جدید اصطلاح۔

محلِ صرف۔ لکھنؤ میں بہت سے ایسے قدامت پسند ہیں کہ جنھوں نے مرتے دم تک اپنی وضع نہیں چھوڑی۔

قدامت پسندی: قدیم تہذیب کو پسند کرنا، پرانی روش پر چلنا، جدت پسندی کی ضد۔ فارسی ترکیب، اسم صفت مونث، جدید اصطلاح۔

محلِ صرف۔ تحسین گنج والے نواب مجیم صاحب کی قدامت پسندی کی دنیا قائل تھی کہ مرتے دم تک ان کے چہرے پر پٹھے رکھے تھے۔

قدِ آدم: (باضافت) آدمی کے قد کے برابر لمبا۔ فارسی ترکیب، صفت، قلیل الاستعمال۔

پیرے غبار کو قدِ آدم اڑا نسیم
آگے وہ نے سوار تھا اب شہسوار ہے — دبیر

قولِ فیصل۔ حرف دوم کی تشدید کے ساتھ (قدّآدم) زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

دکھائی عبرت کعبہ آئینہ دو بھر زندگانی ہو
مر ہی گئے ڈوب کر ہم قدِ آدم اس کا پانی ہو — لطافت

قدِ آدم آئینہ: (بہ تشدید حرف دوم) بڑا آئینہ آدمی کے قد کے برابر آئینہ جس میں پورے قد کی تصویر دکھائی دیتی ہے۔ عربی فارسی الفاظ، مذکر، فصیح، رائج۔

دیکھا ہے خدا نے اپنا عالم ؛ آئینہ بنا کے قدِ آدم — محسن کاکوروی

قولِ فیصل۔ ذیل کے شعر میں قدِ آدم کو چاہے بہ تخفیف بروزن فعلاتن پڑھیے چاہے بہ تشدید بروزن فاعلاتن دونوں صورتیں جائز ہیں۔ بہر حال دوسری صورت سے زیادہ مستعمل ہے۔

سج دیا حیرت عشاق نے اس بت کا مکاں
قدِ آدم ہیں لگے آئینے دیواروں میں — صبا

صفی لکھنوی نے "قدِ آدم سے بڑے آئینے" کہا ہے جو بہت حسین تصرف ہے۔

آبشاروں نے بلندی پہ جڑے آئینے
قدآدم سے بھی کچھ اور بڑے آئینے صفی

اس کے قبل ایک کا اضافہ کرکے بھی کہتے ہیں۔

ہوا چاہ ذقن کی طرح زمزم
سے ہیولیٰ میں مرتفع اک قد آدم منیر (سراج المضامین)

قدآدم تعظیم کرنا :۔ کھڑے ہو کے کسی کی تعظیم کرنا۔ کسی کی تعظیم کے لیے پورے قد سے کھڑا ہونا۔ اردو مصرف، متروک۔

قدآدم تری تعظیم کرتی اڑ کے خاک اپنی
پس مردن جو دیتی تا الٰہی اے پری فرصت ذوق

قول فیصل۔ ذیل کے شعر میں ذرا سی تبدیلی کے ساتھ یہ محاورہ نظم کیا گیا ہے۔

وہ پری آیا تھا تعظیم صبا کرتی تھی
خاک میری قدآدم تو اڑائی ہوتی گویا لکھنوی

اب اس محل پر "سروقد تعظیم کرنا" ہے جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

قدآدم تعظیم کو اٹھنا :۔ کسی کی تعظیم کو سیدھا کھڑا ہونا۔ اردو محاورہ متروک۔

سب سروقدان عشوہ شعار عظم
تعظیم کو اٹھے قد آدم محسن کاکوروی

قول فیصل۔ اب اس محل تعلیم یافتہ طبقہ "سروقد تعظیم کو اٹھنا" بولتا ہے۔

قدآزاد :۔ (باضافت) سیدھا قد۔ فارسی صفت، مذکر، متروک۔

ہے جو انساں ہے اسے یہ قد آزاد پسند
جانور فاختہ ہے اس سے ہے شمشاد پسند دبیر

قدآور :۔ (بروزن فعولن) طویل القامت، اچھے تن و توش کا۔ لمبے قد کا بڑے ڈیل ڈول کا۔ لمبا تڑنگا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

چاہیے جتنا بھی قد آور ہو کوئی
رہتے تھے لیکن محمد سر بلند شبیر

قول فیصل۔ حرف دوم کی تشدید کے ساتھ (قدّآور بروزن مفعولن) بھی زبانوں پر ہے جو نسبتہً کم فصیح ہے۔ مؤلف نور اللغات کی تحقیق کے مطابق ترکی زبان میں "قدآور" ان سواروں کو کہتے ہیں جو محافظت کی غرض سے لشکر کے گرد رہتے ہیں۔ لیکن اردو والے ان معنی نہیں بولتے۔

قد باڑھ پر آنا :۔ قد بڑھنا۔ اردو مصرف فصیح، رائج۔

کٹ گئے مارے خجالت کے جوانان چمن
باڑھ پر قد جو ترا اے ستم ایجاد آیا صبا

قدِ بالا :۔ (باضافت) بلند اور مناسب قد جو دیکھنے میں اچھا معلوم ہو۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

حلقہ میم دہن کو دل ارماں کہیے
قد بالا کو بجا ہے الف جاں کہیے امیر مینائی

قول فیصل۔ حرف دوم کی تشدید کے ساتھ۔ (قدِّ بالا) بھی کہتے ہیں۔

ع خوب موزوں ہم سے وصف قدّ بالا ہو گیا ناسخ

قدّ بالا :۔ (باضافت) بلند اور مناسب قد جو دیکھنے میں اچھا معلوم ہو۔ فارسی ترکیب صفت مذکر۔

معراج سر شہ کو ہوئی اک قد بالا
گرد سر شہ آن کے پھرنے لگی زہرا مرزا دبیر

قول فیصل۔ دبیر نے اک "قد بالا" کہا ہے۔ تنہا، قد بالا بھی استعمال کرتے تھے۔

اس سرو قد نے آج کیا انتہا کا زور
گل کو زمیں سے قد بالا اٹھا لیا کیف لکھنوی

اب عام طور سے اس محل پر "قدآدم" ہی بولتے ہیں۔

قد برابر بجلی ٹوٹے (یا) پڑے :۔ (دعائے بد) جتنا قد ہو اسی قدر بجلی گرے اور ہلاک کر دے۔ عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

قد بڑھنا :۔ قد کا باڑھ پر آنا۔ اردو مصرف فصیح، رائج۔

جمال پاک پہ ہر اک درود پڑھنے لگا
خوشی سے باپ کا دل قد کے ساتھ بڑھنے لگا پیارے صاحب رشید

قد بلند :۔ (باضافت) اونچا قد۔ لمبا اور خوش نما قد۔ فارسی ترکیب، مذکر۔ فصیح، رائج۔

دیکھی تو آنے میں عرصہ ہے کچھ قیامت کے
قد بلند کو کھینچ اپنے کیا درنگ ہے شوخ میر

قول فیصل۔ حرف دوم کی تشدید کے ساتھ (قدّ بلند) بھی استعمال کرتے ہیں۔

ہمسر ہے قامت صنم خود پسند سے
ہے پست عقل سرو کی قد بلند سے لطافت لکھنوی

قد پر ٹھیک ہونا :۔ مقامت پر موزوں ہونا۔ جسم کے بالکل مناسب ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

رخصت مستی ہو کہ وہ رخت عدم
جو بھی جامہ ہے وہ قد پر ٹھیک ہے فاطر لکھنوی

قول فیصل۔ ہونا کی جگہ "آنا" بھی ہے۔

جز مرے ٹھیک نہ آیا یہ کسی کے قد پر
خلعت عشق کا کوئی بھی سزاوار نہ تھا منتہی

قدح :۔ (بفتح اول و دوم) بڑا پیالہ، مطلق پیالہ۔ عربی، مذکر۔ فصیح، رائج۔

ہاتھوں میں یار کے نہیں ساغر شراب کا
دست مسیح میں ہے قدح آفتاب کا، آتش (بڑا پیالہ)

بے نور ذوقِ عشق و دیدہ و دل دونوں تہی ہیں
خالی قدح سینہ نہ خالی سبو پسند — اثیر (الہام)

قولِ فیصل۔ قدح شراب، قدح مے، قدحِ مے وغیرہ
کی فارسی ترکیبوں سے شعراء نظم کرتے ہیں۔

کیوں نہ دے ساقی نظر آفتاب اٹھا
کہ پڑا ہے آج خم میں قدحِ شراب الٹا — انشاء

اس نے جو دل کو منہ نہ لگایا ندیم ہے
یہ جام جم ہوا قدحِ مل نہ ہو سکا — مومن

اردو میں اس کی مغیرہ صورت قدحے ذکر مدیم ہے

جو تم محفل سے جاتے پھیر نے مرا فیض محفل کو
قدح کی آنکھ دکھتی شیشے کو درد جگر ہوتا — اسیر

یہی قدح کبھی بروزن جمع بھی ہے۔

صف شرکا ہے جھیں تو ہے کہ ہر برہے نشست
نرگس مست کے بیٹھے ہیں قدح دست بدست — اسیر (درست)

قدح (ع) ث۔ چیز، پھاڑنا۔ عربی، مونث۔
(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اردو میں یہ یافتہ طبقہ بہت کم سنے
کے ساتھ آنکھوں کے آپریشن کے معنی میں بولتا ہے۔

ہم چشم تغافل کی پھر قدح کریں گے اب
غفلت کے حجابوں کو اک پل میں اٹھا دیں گے — عزیز لکھنوی

قدح (ع)۔ مذمت کرنا، ہجو کرنا، اکیڑ، مدح کی ضد۔
عربی، مونث، فصیح، رائج۔

اب تو وہ مری زیست کا اک بزم ہے دامن
تو قدح پہ بس رے کی تلاش تجھ پر ہے — ناظم

قدح (ع)۔ عیب چینی، نکتہ چینی، تردید، فسخ
جیسے آپ کی مدح کی قدر نہیں کی۔
(نوراللغات)

قولِ فیصل۔ دہلی کا ... ان معنی میں نہیں بولتے۔

قدح آشام (ف)۔ شراب خوار، شرابی۔
فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ بزم نہیں وہ لوگ نہیں وہ عیشِ کلام نہیں
پینے میں مزہ اب کیا آئے اک زہد قدح آشام نہیں — جعفر

قدح بھرنا۔ شراب کے پیالے کا شراب سے پُر ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

مے گساران سخن بھر بھر چکے اپنا قدح
اب ہمارا دور آخر انجمن میں رہ گیا — ہجر

قدح پیما۔ شراب خوار، شرابی۔ فارسی،
صفت۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل۔ کسی اردو شاعر کے کلام میں نظر
سے نہیں گذرا۔

قدح خوار۔ شراب خوار، شرابی، فارسی،
ترکیب، صفت، قلیل الاستعمال۔

گرتی تھی ہم پہ برق تجلی نہ طور پر
دیتے ہیں بادہ ظرف قدح خوار دیکھ کر — غالب

قدح خواری۔ شراب خواری، شراب پینا،
فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

بیان حلقہ چشم اتنی ہی مستی کا خواہاں ہوں
بھرا ہے جام دل میں جس قدر شوق قدح خواری — ہجر لکھنوی

قدح کا قدح۔ بڑا پیالہ بھر
کے اردو صرف۔

محلِ صرف۔ خواہ اللہ رو قدح کا قدح پیتے ہوئے اب
کی روح پر صدمہ پہونچتا ہے۔ — آزاد

قدح کرنا۔ ہجو کرنا، مذمت کرنا، برا کہنا، کسی کے
عیبوں کو کھولنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ بلا وجہ کسی کی قدح کرنا اہل علم و صاحبان
تہذیب کا شیوہ نہیں ہے۔

قولِ فیصل۔ عام طور سے اس کا رسم الخط قدحہ کا قدح ہو۔

قدح کرنا۔ دعویٰ توڑنا، دلیل کاٹنا، جرح کرنا
جھٹلانا، غلط ثابت کرنا۔ اردو صرف۔
(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

قدح کرنا۔ آنکھ کا آپریشن کرنا، بینائی
واپس لانے کے لئے آنکھ میں پڑی ہوئی جھلی کو پھاڑنا
اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال

ہم چشم تغافل کی پھر قدح کریں گے اب
غفلت کے حجابوں کو اک پل میں اٹھا دیں گے — عزیز

قدح کش۔ شراب خوار، شرابی، فارسی
ترکیب، صفت، قلیل الاستعمال۔

ساون میں دیا پھر مہ شوال دکھائی
برسات میں عید آئی قدح کش کی بن آئی — ذوق

کام رندان قدح کش کا بطور چلے
منہ کے اوروں کی گرتے ہیں اب دور چلے — مصحفی

قدح کی خیر منانا۔ بھلا چاہنا، اپنی
بھلائی چاہنا، سلامتی چاہنا، اردو صرف، فصیح، رائج

ساقیا جام کو اللہ سلامت رکھے
یہ قدح بھر ابھی خیر اس کی مناتا ہوں — آتش

قدح نوش۔ شراب خوار، شرابی، فارسی
ترکیب صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قاضی جی محتسب بھی قدح نوش ہو گئے
چھپ چھپ کے دختِ رز سے ہم آغوش ہو گئے — رہبر

نہ کر ساقیا اب تو قحط شراب
نہیں جان رند قدح نوش میں — رہبر

قد خم ہونا۔ بڑھاپے کی وجہ سے کمر کا
جھک جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہر اک جوان کا قد خم ہوا ہے پیری سے
مآل کار بلندی جہاں میں پستی ہے — گویا لکھنوی

قد خمیدہ۔ (دبشیدہ وغیرہ بہ تخفیف مدم)

جھکا ہوا قد اس بوڑھے کا قد جس کی کمر بڑھاپے کی وجہ سے جھک گئی ہو۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

ہر نو کا ہے کماں قد خمیدہ پہ مرے
عشق ابرو میں تو ایسا کوئی لاغر نہ ہوا — لطافت

ع قد خمیدہ کو اتری ہوئی کماں کہیے — للّٰہ اعلم

قد وار :- قد آور، بڑے قد کا، فارسی ترکیب اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

قد دراز :- (باضافت) لمبا اور خوش نما قد۔ اونچا ڈیل جو اچھا معلوم ہو۔ فارسی ترکیب، مذکر فصیح، رائج۔

کو نہیں نصیب نے دور کھا تو کیا ہوا
بندۂ خانہ زاد ہوں اسکے خط دراز کا — وحشت کلکتوی

قد دراز ہونا :- قامت میں طولی ہونا، قد لمبا ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

تیرے انداز خرام ناز سے واقف نہیں
سرو کا قد ہے فقط اے غیرت گلشن دراز — دبیر

قد دلجو :- (بروزن فاعلاتن نیز مفاعیلن نیز فعلاتن) دل کو ڈھونڈھنے والا قد (کنایۃً) محبوب کی قامت، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

نہیں بسا ہے کچھ بھی ہمسری سرو چمن کو
(فاعلاتن) کہاں بھی لوزیبا تجھی رسے قد دلجو کو — صبا

(مفاعیلن) قیامت ہے قد دلجو تمہارا — للّٰہ اعلم

دل ہی کو ڈھونڈھتا ہو اگر ملے ہے چارسو
(فعلاتن) نالہ بھی کیا مرا قد دلجو ہے یا رب — جلال

قد دلکش :- (بروزن مفاعیلن نیز فعلاتن نیز فاعلاتن) دل کو اپنی طرف کھینچنے والا قامت وہ قد جس کی طرف دل کھنچے، قد حسین۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

(مفاعیلن) قد دلکش ترا محشر نما ہے — للّٰہ اعلم

خواب میں وہ قد دلکش جو نظر آجاتا
(فعلاتن) جاگتا پھر نہ قیامت بھی جو آئی ہوتی — آتش

(فاعلاتن) قد دلکش اس پری کا دیکھ کر — للّٰہ اعلم

قدر :- (بفتحتین) قضا کا مترادف، حکم الٰہی بندے کے واسطے خدا کا کیا ہوا اندازہ، عربی مونث فصیح، رائج۔

ہنستی ہوئی قدر کے گلے سے قضا ملی — جوش
آغوش میں رسول کو اپنی دعا ملی — (ملیح آبادی)

قول فیصل۔ قضا اور قدر یہ دونوں لفظیں ایک ساتھ بولی جاتی ہیں۔ جیسا کہ شعر بالا سے ظاہر ہے جب درمیان میں واو عاطفہ لاتے ہیں تو قضا کو مقدم کر کے (قضا و قدر) کہتے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ قدر و قضا بولنا مخل فصاحت ہے اس لیے کوئی نہیں استعمال کرتا۔ عربی لغات میں قدر کے اور بھی معنی ملتے ہیں۔ جیسے حکم، نہایت، اندازہ ہر چیز کا، تقدیر برابر شریک اور بمعنی مطلق اندازہ بھی آیا ہے۔

قدر :- (اس کس، جس، وغیرہ ضمیر دل کے ساتھ) اتنا جتنا، کتنا، یعنی مقدار ظاہر کرتا ہے۔ اردو فصیح، رائج۔

خیال اس کی مژہ کا بھلا ہی لیکن
(اسقدر) نہ اسقدر بھی کہ جی بیقرار ہو جائے — وحشت کلکتوی

آپ کا سودائی ہے کا فر ہو یا دیندار ہو
(جس قدر) بات اتنی ہے اب اس کا جس قدر طومار ہو — بسمل عظیم آبادی

قدر :- (بالفتح) درجہ، مرتبہ، بزرگی جلالت، عربی مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بادشاہ کو بھی خبر پہونچی۔ مگر اقبال ان پر تھا۔ صدر عالی کے قدر کی تعظیم اور علو شان سے منہ پر نہ لا سکے۔ (دربار اکبری)

یکتا روش میں جوہر ذاتی ہیں قدر میں
چمکی احد میں خیبر و خندق میں بدر میں — میرانیس

قول فیصل۔ نازک فرق کے ساتھ اس کے معنی ہیں۔ کسی چیز کی وہ عزت جو اس کے کمال اور اس کی خوبی کی وجہ سے کی جائے۔

شراب ناب شیشے کی بالا قدر ہوتی ہے
پری کے کان میں گویا صراحی طاق ہوتی ہے — بحر

لغات حیثیت بھی معنی ہوتے ہیں۔

کیا قدر زمیں کی آسماں کے آگے
جھکتے ہیں قوی بھی ناتواں کے آگے
نرمی سے مطیع سنگ دل ہوتے ہیں
دنداں صف بستہ ہیں زباں کے آگے — میرانیس

قدر :- برابر، مطابق، بموجب، موافق اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اگر ان کو ان قیرابتوں سے ان کی خواہش کے قدر دیا جائے تو خوش رہتے ہیں۔

(ڈپٹی نذیر احمد دہلوی۔ ترجمۃ القرآن)

قول فیصل۔ مثال میں خواہش کی قدر دیا جائے یہ دہلی کی زبان ہے۔ اہل لکھنؤ ایسے محل پر کہیں گے خواہش کے بقدر دیا جائے۔

قدر :- کسی چیز کا اندازہ، اندازہ کرنا، عربی مونث ۲ توانائی طاقت۔ عربی مونث ۳ تونگری دولت مندی۔ عربی مونث۔ ۴ قسمت روزی عربی مونث۔ ۵ خوبی، فارسی، مونث

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ مندرجہ بالا کسی معنی میں بھی نہیں بولتے۔

قدر اٹھ جانا:- عزت باقی رہنا، وقار سے جانا، اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

آتش سخن کی قدر زمانے سے اٹھ گئی
مقدور ہو تو قفل لگائیں زبان میں ہم　　آتش

قدر افزائی:- عزت بڑھانا قدر میں اضافہ کرنا فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ میں اس قدر افزائی کا شکر یہ ادا کرتا ہوں۔ کہ حضرت نے اس ہیچ مرز ہیچ مدان کو قابل خطاب و لائق عطائے کتاب جانا۔ (خود خندی)

قول فیصل۔ زیادہ تر اس کا صرف فرمانا کے ساتھ ہے جیسے آپ صاحب قدر افزائی فرماتے ہیں۔ (امراؤ جان ادا)

قدر افگن:- (قدر بمعنی تیر) نشانہ باز وہ جس کا نشانہ خطا نہ کرتا ہو۔ قدر انداز۔ فارسی ترکیب، صفت قلیل الاستعمال۔

قدر افگن نہ ہو کوئی تم سا
اور تہمتن نہ ہو کوئی تم سا　　نظم طباطبائی

قدر انداز:- سچا نشانے باز، ایسا نشانہ لگانے والا جس کا نشانہ خطا نہ کرے، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

میں دست بقبضہ ہوں وہ جانباز کہاں ہے
گوشوں سے تیر نکلیں قدر انداز کہاں ہے　　میر انیس

قدر اندازی:- سچی نشانہ بازی، فارسی ترکیب مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

طرز جنگ و جدل کا جو سکھانے لگے
ہر ایک کو قدر اندازیاں دکھانے لگے　　پیارے صاحب رشید

قدر این بادہ ندانی بخدا تا نہ چشی:- خدا کی قسم جب تک تم اس شراب کو نہ چکھو گے تمھیں اس کی قدر معلوم نہ ہو گی یعنی جب تک تم اس بات کا تجربہ نہ کرو گے اس کی اصل کیفیت معلوم نہ ہو گی۔ فارسی، مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قدر بڑھانا:- عزت بڑھانا، توقیر زیادہ کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قدر دنیا اہل دنیا نے بڑھائی اے اسیر
منہ لگایا ہے بہت کتوں نے اس مردار کو　　اسیر

قدر بڑھنا:- توقیر زیادہ ہونا، عزت میں اضافہ ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

جو بکے ہیں آئے کہا سب یہ حال　　دبیر
بڑھی قدر پیغمبر ذو الجلال، ل،　　(معراج المضامین)

قول فیصل۔ انھیں معنی میں قدر دو فزوں ہونا یا قدر افزوں ہونا بھی مستعمل ہے

افزوں جو کیا عجز فزوں قدر ہوئی
گویا شب آدینہ شب قدر ہوئی

خالق نے دیا عشق کو بے تیغ کمال
شمشیر ہلالی سپر بدر ہوئی　　میر عشق

قدر بڑی ہونا:- بے حد عزت ہونا، بڑی مان دان ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

نبی نے کہا سجدہ کب ہے روا کہ کسی آدمی کو سوائے خدا
بجز حق جو سجدے کا ہو نا جواز تو میں دیتا اجازت کہ بعد نماز
کریں عورتیں شوہروں کو سجود
بڑی قدر ہے پیش رب ودود　　دبیر (معراج المضامین)

قدر پوچھنا:- مرتبہ دریافت کرنا یہ پوچھنا کہ فلاں چیز یا فلاں آدمی کس پائے کا ہے۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

زاہدوں ہم سے پوچھو قدر اس کی
بت ملے ہیں خدا خدا کر کے　　دبیر

قول فیصل۔ اس کے استعمال کی کئی صورتیں ہیں مثلاً ان کی قدر ہم سے پوچھو، یا ان کی قدر کوئی ہم سے پوچھے، ان کی قدر کے بجائے محل کے اعتبار سے اس کی قدر اس چیز کی قدر وغیرہ بھی بولتے ہیں۔ اور ہم سے کی جگہ ہمارے دل سے نیز اس کے یا ان کے دل سے بھی بولتے ہیں۔ ضمیر کے بجائے کسی اسم کے ساتھ بھی استعمال کرتے ہیں

کوئی پوچھے دل زلیخا سے
قدر جنس گراں بہائے فراق
(مرزا حاتم علی مہر فرخ آبادی شاگرد ناسخ دوست غالب)

قُدرت:- (بضم اول و فتح سوم) طاقت توانائی قوت زور، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

کردوں اس کے اسرار حکمت بیاں
مرے نطق میں اتنی قدرت کہاں　　تسلیم (صبح خنداں)

قول فیصل۔ اس کے ایک معنی خداداد صلاحیت بھی لیے جا سکتے ہیں۔

خود اپنے آپ چمکنے کی جس میں قدرت ہو
وہ ذرہ منتظر فیض آفتاب نہیں　　بسمل

عربی میں اس کے معنی ہیں توانا ہونا، تونگر ہونا،

قدرت:- [۲] حوصلہ، تاب، مجال، اردو مونث، فصیح، رائج

محل نثر۔ کس میں یہ قدرت ہے کہ خدا کی خدائی میں دخل دے سکے۔

قدرت:- [۳] امکانی قوت، دسترس، اردو، مونث، فصیح، رائج۔

تھک گئے ہم رہ طلب میں امیر
کر چکے سعی جتنی قدرت تھی　　امیر مینائی

قدرت:- [۴] اختیار، قابو، بس، اردو مونث، فصیح، رائج

اختیار سال پہ مجھے قدرت نہیں رہی
ان کو یہ وہم ہے کہ محبت نہیں رہی　　جلیل

قدرت :ث۔ خدا۔ اردو، فصیح، رائج۔

ہے جان سے زیادہ دنیا میں کون پیارا
سینے میں اس پری کو قدرت نے خود اتارا — عزیز

قدرت :ث۔ پروردگار عالم کی شان، خدا کی طاقت، عظمت باری، کرشمہ الٰہی۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

محل ضرب۔ تھوڑی دیر میں حیدری خان نے گانا شروع کیا۔ بادشاہ نے کہا کہ اگر مجھے خالی خوش کیا، رلایا نہیں تو یاد رکھو گردنی میں ڈبوا دوں گا۔ اب تو حیدری خان کی عقل چکرائی۔ سمجھے کیا بادشاہ نے کہا کہ حضور اللہ مالک ہے۔ دوربین توڑ کر گانے لگے خدا کی قدرت کہ تھوڑی دیر میں بادشاہ پر گانے کا یہ اثر ہوا کہ رونے لگے

(قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

قول فیصل۔ اس کا صرف دکھنا کے ساتھ زیادہ ہے

دیکھ کر چاند کوئی چاند سی صورت دیکھی
صدقے اللہ کے اللہ کی قدرت دیکھی — ریاض خیرآبادی

قدرت الٰہی کا تماشا دیکھنا :مصدر۔ خدا کی شان و عظمت دیکھنا، کرشمہ قدرت دیکھنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یہ اسی وقت اٹھ کھڑا ہوا اور سوار ہو کر نکلا جو ہمراہی ہو سکے انھیں لے کر دیوار قلعہ کے نیچے آ گیا۔ اک پہلو میں کھڑا قدرت الٰہی کا تماشا دیکھتا ہے۔

(دربار اکبری)

قدرتِ باری :ث۔ (باضافت) خدا کا اختیار، خدا کی شان و عظمت، فارسی، ترکیب، مونث، فصیح، رائج

کسی کو تیغ کی جھنکار سے رانی کیا ہیں نے
دکھائی خرق عادت سے کہیں پر قدرت باری — عزیز لکھنوی

قدرت پانا :مصدر۔ قابو حاصل کرنا۔

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ ایسے محل پر قابو پانا یا قابو حاصل ہونا ہی بولتے ہیں

قدرت پانا :مصدر۔ طاقت پانا، توانائی پانا، زور پانا، حوصلہ پانا، مجال ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے ممکن ہے دہلی میں بولتے ہوں۔

قدرت حاصل ہونا :مصدر۔ توانائی ملنا، قابو ملنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

علی کی پیروی سے اتنی قدرت ہو گئی حاصل
کوئی پوچھے تو بتلا دیں جناں کا راستہ ہم بھی — محشر

قدرتِ خدا :مصدر۔ (باضافت) حیرت کے محل پر مع طنز کا پہلو لیے ہوئے) خدا کی شان۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

سمجھا رہے ہیں آپ مجھے قدرت خدا
سب جانتے ہیں کوئی ہمیشہ نہیں جیا — ارشد

قدرت دکھانا :مصدر۔ اختیار دکھانا، شان دکھانا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دکھائی خرق عادت سے کہیں پر قدرت باری — عزیز

قدرت دیکھنا :مصدر[1]۔ صفت الٰہی کا نمونہ دیکھنا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دیکھ کر چاند کوئی چاند سی صورت دیکھی
صدقے اللہ کے اللہ کی قدرت دیکھی — ریاض خیرآبادی

قدرت دیکھنا :مصدر[2]۔ شان دیکھنا، قبضہ و اختیار دیکھنا، شان و عظمت دیکھنا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ناز ہے ہم پا شکستوں کو سہارے پر ترے
اسی مجبوری سے خوش ہیں تیری قدرت دیکھ کر — وحشت کلکتوی

قدرت رکھنا :مصدر۔ قادر ہونا، قابلیت رکھنا لائق ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل ضرب۔ سید لکھنوی گو ناگوں خصوصیات و اوصاف کے مالک تھے وہ جس قدر اچھے شعر کہتے تھے ویسے ہی ترجمے بھی نظم کرتے تھے نیز جتنی بلند اور اعلیٰ مضامین پر مشتمل نظم کہتے تھے اتنے ہی دلکش انشائیے اور مقالے لکھنے پر قدرت رکھتے تھے۔

قدرت کا تماشا :مصدر۔ حیرت میں ڈالنے والا قدرت کا کرشمہ، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نظر قدرت کا پھر آیا تماشا
ہوئے کس دم پھر شب کو نکلا — (الف لیلہ نو منظوم)

قدرت کا تماشا نظر آنا :مصدر۔ اللہ کی صنعت کا بے نظیر نمونہ دکھائی دینا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

گر سامنے میرے وہ بت غمزہ گر آئے
اللہ کی قدرت کا تماشا نظر آئے — جرأت

قدرت کا کھلونا :مصدر۔ اللہ کی حسین صنعت کاری، پیدائشی خوبصورت، اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

یہ پیاری صورتیں ہیں یا کہ قدرت کے کھلونے ہیں
مچل جاتا ہے ان پر طفل دل کیا بری خو ہے

(قدر بلگرامی)

قدرتِ کاملہ :مصدر۔ (باضافت) بے انتہا طاقت پورا اختیار، فارسی، ترکیب، مونث، فصیح، رائج

محل ضرب۔ جرأت تھی یا آلہی خدا نخواستہ تار تار بسایا ہے یا اپنی قدرت کاملہ سے سمندر میں عطر لنڈھلایا ہے۔

(فسانۂ آزاد)

قدرت کے کارخانے :مصدر۔ خدا کی قدرت کے کرشمے، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

صدقے قدرت کے کارخانے کے
بن بنے بت بنے زمانے کے — راسخ عظیم آبادی

قدرت کے عجب کھیل ہیں :۔ قدرت

کرشمے دیکھ کر تعجب ہوتا ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عجب قدرت حق کے اے بت ہیں کھیل
کہ مٹی کے پتلے کو گویا کیا — امیر

قدرت کی کاریگری:- صنعت الٰہی، حسن خلاقی، [illegible] کاری۔ اردو ترکیب، غیر فصیح، رائج۔

یہ قدرت کی کاریگری ہے جناب
کہ ذرے کو چمکائے جوں آفتاب — مولوی اسمٰعیل

قدرت کے کرشمے:- قدرت کے عجائبات۔ اردو ترکیب، فصیح، رائج۔

کچھ سمجھ میں نہیں آتا یہ طلسم ہستی
اسکی قدرت کے کرشمے بھی عجب ہوتے ہیں — اکبر الہ آبادی

قدرت کے کھیل دکھانا:- دنیا کے ساتھ قدرت کے کرشمے دکھانا، حیرت میں ڈالنے والے تماشے دکھانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

اے صبا ہوتے ہیں جب دنیا میں تماشے پیدا
اپنی قدرت کے ہیں وہ کھیل دکھاتے جاتے — صبا

قدرت ہونا:- سیاہ و سفید کا اختیار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ براہ زیرکی سمجھو کہ لات و منات جمشید و سام ہیں اگر کچھ قدرت ہوتی تو یہ ہم پر غلبہ نہ پاتا۔ (طلسم ہوش ربا)

قدرتی:- خلقی، اصلی، قدرت سے منسوب۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

واہ کیا ابروئے خمدار ہے اللہ اللہ
قدرتی حسن کی تلوار ہے اللہ اللہ — امیر

قدر پانا:- جوہر شناس ہونا، بیش قیمت سمجھنا۔ جو چیز جیسی ہو اس کو ویسی ہی سمجھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

مجھ کو پہچانتے ہیں اہل ہنر
جوہری جانتے ہیں قدر گہر — مرزا رسوا

قدر جاننا:- جتنی تعریف کی مستحق کوئی شے ہو اسے اتنی ہی اس کی تعریف کرنا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

یہ ہے قسم گیاہ میں کم قدر
جانتا ہے پر اس کی عالم قدر — ناسخ

قدر جاننا:- (۲) کسی کے رتبے کو نظر میں رکھنا، منزلت پہچاننا، روشناس ہونا، اردو صرف، مذکر، فصیح، رائج۔

ع دوست کی قدر نہیں جانتے آپ — ظالم

قدر جوہر شاہ داند یا بداند جوہری:- جوہر کی قدر ہر شخص نہیں جانتا۔ یعنی اہل کمال کے قدرداں خاص لوگ ہوتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں "جوہر" کی جگہ "گوہر" بولتے ہیں۔

قدرداں:- مرتبہ شناس، قدر جاننے والا، مربی، عزت کرنے والا، سرپرست، فارسی، صفت۔

قدرداں شعر تو سب چل بسے
مسخروں کا کام اب کیوں کر چلے — امیر مینائی

کہاں اب قدرداں ایسا جہاں میں
کہ مثل اس کا نہیں ہندوستاں میں
(نسیم دہلوی، الف لیلہ منظوم)

محل صرف۔ لالہ درگاہ پرشاد دریا آبادی عہد امجدی میں اعلیٰ درجہ کے مصور تھے ... مہاراجہ بال کشن، ان کے بڑے قدرداں تھے۔
(قدیم ہنرمند ہندوستان اردو)

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع، قدردانوں بھی مستعمل ہے۔

قدردانوں میں ہے عزت میری
نکتہ سنجوں میں ہے شہرت میری — مرزا رسوا

صاحب تحقیق اللغات لکھتے ہیں کہ "بفتح قاف و سکون دال صحیح باشد بعض مردم از بے اتفاقی دال را متحرک خوانند و این غلط است۔"

قدردانی:- ہنرشناسی، سرپرستی، فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

میں بہت اچھا ہوں جو حال قدردانی آپکی
غیر پر پھر کیوں ہے اتنی مہربانی آپ کی — اکبر الہ آبادی

محل صرف۔ شاہان اودھ کی قدردانی سے صدہا باکمال خوشنویس دور دور سے کھنچ کھنچ کر لکھنؤ میں جمع ہو گئے تھے۔ (قدیم ہنرمند ہندوستان اردو)

قدردانی کرنا:- ہنر کی داد دینا، جوہر کی قدر کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج!

محل صرف۔ واقعی حضور نے قدردانی کی ہے۔ سرور نے گلفشانی کی ہے (رقعہ انشائے سرور اردوئے معلیٰ)

قول فیصل۔ طنز سے بھی استعمال کرتے ہیں جیسے اچھی قدردانی کی ہے آپ نے "کرنا" کی جگہ تعظیماً "فرمانا" بھی بولتے ہیں۔ جیسے

"یہ جو اس ہیچ کارہ کی قدردانی اور عزت افزائی فرمائی ہے۔ جو جو رشیں نامہ اد گزرے ... یہ حرکت سب سے ہوتی آئی ہے۔"
(انشائے سرور اردو معلیٰ)

قدر رفیع:- (با اضافت) بڑی عزت، رتبہ بلند، فارسی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

خدا نے عطا کی وہ قدر رفیع
ہوئی دعوت تنگ خوان وسیع — اسیر
(معراج المضامین)

قدر رکھنا :- عزت رکھنا، وقعت رکھنا،

خاتم دست سلیماں قدر کیا رکھتی ہے یاں
درِ محفوظ اک نگینہ ہے ہمارے نام کا — آتش

(نور اللغات)

قول فصیل۔ شعر میں استفہامی انداز ہے یعنی کیا قدر رکھتی ہے نظم کیا گیا ہے۔ جس کا مفہوم ہے۔ کوئی حقیقت نہیں رکھتی، بے وقعت ہے۔ نہ بتہ کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ مؤلف نور اللغات نے اثباتی صورت سے لکھا ہے حالانکہ اثباتی صورت سے لکھنا اصول لغت نویسی کے خلاف ہے۔

قدر رہنا :- منزلت باقی رہنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نکل جو چاند وہ اڑائے وہ شام کو
پھر آسماں پہ قدر رہے کیا ہلال کی — ناسخ

قدرِ زر زرگر بداند، قدرِ جوہر جوہری :- سونے کی قدر سنار جانتا ہے اور جواہرات کی قدر جوہری جانتا ہے۔ یعنی جو شخص جس چیز کی خوبیوں سے واقف ہوتا ہے وہ اس کی قدر کرتا ہے۔

(فرہنگ امثال)

قول فصیل۔ تعلیم یافتہ طبقہ زیادہ تر "قدرِ گوہر شاہ داند یا بداند جوہری" بولتا ہے۔

قدر سمجھنا :- منزلت جاننا، مرتبہ پہچاننا، رتبے سے آگاہ ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نہ سمجھے بس آہ قدرِ جناب
یہ کہتے ہیں قرآن دام الکتاب — امیر (مراۃ الغیب)

قدر سمجھنا :- جوہر شناس ہونا۔ کمال کو پہچاننا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ذرا دیکھو کوئی ابرو تو سمجھے قدر دشت عمر کی

لکھا ہے نقشِ رخ پہ خدا نے بدیت ابرو کو — ناسخ

قدر سمجھنا :- خوبی سے آگاہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

آدمی کیا وہ نہ سمجھے جو سخن کی قدر کو
نطق نے حیواں کو شمت خاک سے انساں کیا — آتش

قدر سمجھنا :- بہت اچھا سمجھنا۔

قدر مرنے کی ہم سمجھتے ہیں
قدر سمجھے ہیں زندگانی کے — امیر مینائی

قدر شناس :- (با فتحہ) مرتبہ شناس، قدر جاننے والا، منزلت پہچاننے والا، قابل عزت سمجھنے والا، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

گلگوں نہ تیرا خون شہیدانِ کربلا
جز تیرے کوئی قدر شناس فنا نہیں — صفی لکھنوی

قدر شناسی :- (بے اضافت) قدر جاننا، منزلت پہچاننا، قدردانی، فارسی، ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

کیا ملے دادِ سخن تنگ نشینوں سے مجھے
وہ سمجھتے ہی نہیں قدر شناسی کیسی — اکبر الہ آبادی

قدرِ عافیۃ :- مونث، اطمینان سے زندگی بسر کرنے کا لطف۔ اردو میں زبانوں پر لفظ "قدرِ عافیۃ" ہے۔

(نور اللغات)

قول فصیل۔ مؤلف نور اللغات نے فارسی ترکیب اضافی کے ساتھ لکھا ہے لیکن اردو میں بلا ترکیب اضافی زبانوں پر ہے۔ اور لفظ عافیت کا املا عافیہ اردو کے اعتبار سے صحیح نہیں ہے۔ عافیت ہی لکھنا چاہیے۔ عام بول چال میں اس کا تلفظ "قدرِ عافیت" ہے جو عوام کی زبان ہے محتاط حضرات "قدر عافیت" (بسکون دوم) لکھتے ہیں۔ مگر بولنے میں عین گر جاتا ہے اور "قدرافیت" رہ جاتا ہے۔ بولنے میں ایک طرح کی مجبوری ہے مگر نظم میں احتیاط کرنا چاہیے۔ ذیل کے شعر میں عین برقرار ہے۔

ہو گے جب دردِ ہجر میں مغموم
ہو گی تب قدرِ عافیت معلوم — (عروج الفت)

قدرِ عافیت کسے داند کہ بہ مصیبتے گرفتار آید :- انسان کی قدر وہ جانتا ہے جو کسی مصیبت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ فارسی مقولہ۔

(فرہنگ امثال)

قول فصیل۔ یہ تعلیم یافتہ حضرات کی زبان ہے اور اب قلیل الاستعمال ہے۔ ذرا سے لفظی تغیر کے ساتھ بھی استعمال کرتے تھے جب حضور ان باتوں سے نہایت پریشان ہوئے بول اٹھے کہ بوجب مثل قدرِ عافیت آں کس بداند کہ بہ مصیبتے گرفتار آید اس کو کسی آفت میں پھنسنے دو۔ شیخ نہ کرو جب اس آفت سے خدا بچائے گا اس وقت پھر یہ ایسی تقریر نہ کرے گا۔ (طلسم ہوش ربا جلد دوم ص۲)

قدرِ عافیت کھلنا :- (کنایۃً) مزہ چکھنا کی جگہ طنز سے کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ دل لکھنؤ کھلنا کی جگہ "معلوم ہونا" کہتے ہیں۔

قدرِ عافیت معلوم ہونا :- (طنزاً) مزہ چکھنا، اطمینان سے زندگی بسر کرنے کے لطف کو یاد کر کے پچھتانا، اردو محاورہ۔ فصیح، رائج۔

ہو گے جب دردِ ہجر میں مغموم
ہو گی تب قدرِ عافیت معلوم — عروج الفت

قدرِ رعنا :- (با اضافت) محبوب کا قد، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

جس کو انکار قیامت سے ہے اے فتنہ خرام
اس نے دیکھا نہیں شاید قد رعنا تیرا — جلیل

قدر عیسیٰ کجا شناسد خر:- جناب عیسیٰ کی قدر الو کا گدھا کہاں جانتا ہے۔ (خزینۃ الامثال)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قدر میں زیادہ ہونا:- عزت میں زیادہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یا ہو سب کی پسند یا کمیاب
قدر میں ہو زیادہ وہ اسباب — ناسخ

قدر کرنا:۱- احترام کرنا، ادب و تعظیم کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نہ کی قدر آں رسالت مآب
کیا دین، دنیا کی خاطر خراب — امیر (مدارج الفضائل)

قدر کرنا:۲- عزت بخشنا، کسی کمال کی وجہ سے کسی سے بلطف و مہربانی پیش آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نظام الملک آصف جاہ محبوب علی خاں نے
پہچانا ہے قدر جتنی کی یہاں میری — داغ

قدر کرنا:۳- عزت کرنا، توقیر کرنا، معزز جاننا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سمجھ قدر کرتے ہیں یاں مصحفی کی
نہیں اس قدر بھی تو عزت کم آخر — مصحفی

قدر کرنا:۴- غنیمت جاننا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قدر عشاق کرو لہو و لعب ترک کرو
سبزہ آغاز ہوا رخ پہ لڑکپن کب تک — رند

قدر کرنا:۵- (طنزاً) ناقدری سے پیش آنا، عزت نہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

لب شیریں سے ترش ہو کے کہے تلخ کلام
قدر سرکار نے کی خوب نکھٹوؤں کی — رند

قدر کرنا:۶- کسی چیز کو گراں قدر جاننا، بیش قیمت جاننا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ان کی قبروں میں جو ہیں ذرات ان کی قدر کر
کیمیائے اہل معنی ہے یہی مشت غبار — عزیز لکھنوی

قدر کھلنا:۱- کمال ظاہر ہونا، جوہر دریافت ہونا، پوشیدہ خوبی نمایاں ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہاتھ میں رکھنے سے تیرے قدر انگشتر کھلی
نام اقدس سے نگیں تاج سر خاتم ہوا — آتش

قدر کھلنا:۲- حقیقت کھلنا، حقیقت ظاہر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قدر کھل جائے گی ہم چل کے دکھا دیں گے بہار
فصل گل اب کی برس باغ میں تم سے بلبل — لطافت لکھنوی

قول فیصل۔ اب زیادہ تر ایسے محل پر کہتے ہیں۔ "قدر عافیت معلوم ہوگی"۔

قدر کھلنا:۳- صحیح اندازہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قدر کھونا:- عزت کھونا، وقعت باقی نہ رکھنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

دست ہمت نے ترے کھوئی روپے کی یہ قدر
چٹکیوں میں ہیں اڑاتے اسے کیا کیا صراف — ذوق

قدر گرنا:- وقعت جاتی رہنا، عزت باقی نہ رہنا۔ اردو صرف، متروک۔

ہمت جس نے اٹھا اس گری نظر دل سے قدر اس کی
نہ دیکھا کوئی پروانہ چراغ ماہ کامل کا — ذوق

قدر گوہر شاہ داند یا بداند جوہری:- موتی کی قدر بادشاہ جانتا ہے یا جوہری جانتا ہے یعنی کسی چیز کی قدر وہی کر سکتا ہے جو اس کی خوبیوں سے واقف ہو۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ [illegible] کی راہ طے کر کے شائقین علم و ہنر کسب کمال و تحصیل علوم کے لئے یہاں آتے ہیں اور چار دانگ کے علما فیض پاتے ہیں۔ یہ وہ فرنگی محل ہے مگر — قدر گوہر شاہ داند یا بداند جوہری (فسانہ آزاد)

قدر گھٹنا:- منزلت کم ہونا، عزت میں کمی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

منہ خط کی ہوئی قدر زلف و خال گھٹی
خزاں کے آتے ہی دانہ رہا نہ دام رہا — منشی

قدرت ہونا:- سیاہ و سفید کا اختیار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یہ اور زیرکی سمجھ کر لات و منات جمشید سامری میں اگر کچھ قدرت ہوتی تو یہ ہم پر غلبہ پا جاتا۔ (طلسم ہوش ربا)

قدر مردم بعد مردم:- آدمی کی قدر اس کے بعد ہوتی ہے۔ یہ جملہ ایسے باکمال اور باصفات کی نسبت اس وقت بولتے ہیں جب وہ ہمیشہ کے لئے چلا جاتا ہے یا دنیا سے اٹھ جاتا ہے اور اس کی موجودگی میں لوگ اس کی طرف کم متوجہ ہوتے ہیں یا بالکل اس کی پروا نہیں کرتے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قدر نعمت بعد زوال:- جب اچھی حالت نہیں رہتی اس وقت اس کی قدر ہوتی ہے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ تم کو یاد ہوگا، ہم کہتے تھے بھائی مصنفہ گذشت کو غنیمت جانو اس کا بے حس و حرکت چارپائی پر پڑے رہنا یاد آئے گا۔ ہر ایک پچھتائے گا۔ مگر دنیا کا یہی حال ہے۔ قدر نعمت بعد زوال ہے۔ اس وقت کوئی نہ سمجھا۔ (افسانۂ [illegible] اردو معلیٰ)

قول فیصل۔ اس کا صرف [illegible] کے ساتھ ہے۔

سچ تو یہ ہے قدر نعمت ہوتی ہے بعد زوال
پیر کے دل سے کوئی پوچھے جوانی کا مزہ — سحر

قدر نعمت کی جگہ اردو ترکیب سے نعمت کی قدر بھی کہہ دیتے ہیں۔

کرتے ہیں یاد ہجر میں لطف وصال یار
نعمت کی قدر ہوتی ہے بعد زوال کیا — لطافت

قدرِ نعمت بعدِ نعمت:۔ نعمت کی قدر نعمت کے بعد ہوتی ہے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قدر و قیمت:۔ منزلت، وقعت، عروج وقار۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

فلک پہ جب تلک تھا میں جبھی تک قدر و قیمت تھی
کسی نے گرتے گرتے آنکھ سے صورت نہ پہچانی
(قدر بلگرامی)

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے یہ آج اردو کی جو قدر و قیمت برقرار ہے۔ یہ محض شاعروں کے طفیل میں ہے۔ (قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

قدر و منزلت:۔ عزت، اعزاز و اکرام قدردانی، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج

محل صرف۔ نواب آصف الدولہ کو شاعری کا بہت شوق تھا۔ شاعروں کی قدر و منزلت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھتے تھے۔ (قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے۔ جیسے اکبر بادشاہ ان پڑھ ہونے کے باوجود علم دوست تھا۔ علما کی بے حد قدر و منزلت کرتا تھا۔

عبث ذلیل کرے گا تو اس کی بزم میں دل
وہاں تو ہوگی نہیں قدر و منزلت اپنی — عاشق

قدر ہونا:۔ پردہ ہونا، خاطر میں لایا جانا

اردو صرف، فصیح، رائج۔

جب کوئی ستم سہنے کے قابل نہ رہے گا
تب ہوے گی قدر اس ستم ایجاد ہماری — ذوق

قدر ہونا:۔ جوہر کھلنا، کمال ظاہر ہونا اردو صرف، فصیح، رائج۔

منظر شہرت پہ لاؤ تاکہ ان کی قدر ہو
جیب گنامی میں کیوں تھیں ہیں ڈر کا برادر — عزیز لکھنوی

قدر ہونا:۔ کسی کمال کی وجہ سے عزت ہونا، قدردانی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ نواب آصف الدولہ کا اردو پر یہ احسان ہے کہ جب دلی کی شاعری کا باغ تاراج ہوا تو سب سے پہلے نواب موصوف کا دست کرم اٹھا اور تمام آوارہ وطنوں کی اعانت و دستگیری کا فرض ادا کرنے لگا جو ذی کمال آیا اس کی قدر ہوئی۔ آصفی دربار علما اور فضلا اور نغز گو شعراء سے معمور ہو گیا۔ (قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

قدری:۔ (بالضم) زور، طاقت، اردو مونث عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ دلی کی زبان۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں

قدری:۔ کوشش، اصرار، دباؤ، اردو، عورتوں کی زبان۔

(فقرہ) تم نے بہتری قدری کی پر وہ کچھ نہیں پڑھا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ دلی کی زبان ہے۔ لکھنؤ سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

قدرے:۔ (یائے تنکیر) قلت کے لیے تھوڑا سا، قلیل، ذرا سا، کچھ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل صرف۔ رات تک بہت شدید گرد سے ہیں اور دوا جیسے قدرے سکون ہے

قدرے قلیل:۔ تھوڑا سا۔ بہت کم کسی قدر اردو ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس کتاب میں قدرے قلیل غلطیاں بھی ہیں مگر مجموعی طور پر کتاب قابل قدر ہے۔

قدری کرنا:۔ زور چلانا، تحکم دکھانا، زور دکھانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ دلی کی زبان ہے۔

قدریہ:۔ (بفتحتین و یائے مشدد) ایک فرقے کا نام جو قضا و قدر کا منکر ہے۔ یعنی خدا کے فیصلے کو نہیں مانتا عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قدری ہو جائے:۔ حاشا و کلا کی جگہ، ہرگز نہیں زنہار نہیں۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ قدری ہو جائے میں نہ آؤں گی۔

قدِ زیبا:۔ (باضافت بروزن فعلاتن، نیز مفاعیلن) وہ قد جو متناسب اور خوشنما ہو۔ (مجازاً) محبوب کی قامت، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج

سرو کا ہے کوئی گلشن میں تماشائی نخر
سایۂ افگن ہے جو قد زیبائے نگار — جلال

قول فیصل۔ کبھی کے ساتھ بتشدید حرف دوم، قد زیبا۔ (بروزن فاعلاتن) بھی نظم کرتے ہیں۔

قدس:۔ (بالضم) پاک و پاکیزہ، متبرک، مقدس، عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

چلمن حریم عالم ارواح کی اٹھی
نکلی حجاب قدس سے اک زندہ روح — جوش ملیح آبادی

قول فیصل۔ حجاب قدس عالم قدس وغیرہ کی ترکیبوں سے مستعمل ہے

محمد شہریار عالم قدس
محمد راز دار خلوت انس (معراج المضامین)

میر نے شعر بالا میں قدس کا قافیہ انس کیا ہے جو اصولاً جائز نہیں۔ عربی میں یہ لفظ بضمتین (قُدُس) بھی ہے مگر اردو میں ان معنی میں بضمتین زبانوں پر نہیں ہے

قدس ۲:- (بالضم نیز بضمتین) بیت المقدس

عربی، (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں ان معنی میں رائج نہیں۔

قدس ۳:- (بالضم نیز بضمتین) جبرئیلؑ کا نام۔

عربی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں روح القدس کہتے ہیں۔ تنہا نہیں بولتے۔

قد سانچے میں ڈھلا ہونا:- اعضا کا متناسب ہونا، ہر عضو کی ساخت خوش نما ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہے دھواں دھار اس کی زلفیں قد ہے سانچے میں ڈھلا
بحر گلگوں ہے شعلہ، ساعد جاناں نہ شمع
(امیر مینائی)

قدس اللہ روحہٗ:- اللہ اس کی روح کو پاک کرے۔ عربی جملہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

محل نظم۔ بادشاہ نے خواجہ محمد یحیی کہ حضرت قدس اللہ روحہ کے پوتوں میں تھے میر حاج قرار دے کر چار لاکھ روپے حوالے کئے اور شوال کے مہینے میں اجمیر روانہ کیا۔

(دربار اکبری)

قول فیصل۔ کسی مرے ہوئے مقدس بزرگ کے نام کے بعد رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ استعمال کرتے تھے۔

قدس اللہ سرہٗ:- اللہ اس کے راز کو پاک کرے۔ عربی جملہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قطعہ

ان کی کل کوششیں تھیں پولیٹکل
اس کو خالق کی جستجو نہ کہو
کمپ کے شیخ کو کہو مرحوم
قدس اللہ سرہٗ نہ کہو
(اکبر الہ آبادی)

قول فیصل۔ مرے ہوئے مقدس بزرگ کے نام کے بعد یہ جملہ زبان پر لاتے ہیں۔ اسی محل پر قدس اللہ سرہ العزیز بھی کہتے ہیں۔ جیسے "کوئی مسلمان ایسا کمتر نکلے گا کہ ان کا نام لے اور شروع میں حضرت اور آخر میں رحمۃ اللہ علیہ یا قدس اللہ سرہ العزیز نہ کہے۔"

(توبۃ النصوح)

قُدِّسَ سِرُّہٗ:- (بضم اول و تشدید دوم مکسور و فتح سوم و کسر چہارم و تشدید پنجم مضموم نیز مفتوح و ضم ششم) اس کا راز پاک کیا جائے۔ عربی جملہ۔ ماضی مجہول عربی داں طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس جگہ قدس سرہ کہنا غلط ہے کیونکہ اس کے معنی ہوئے، اس کا راز پاک کرے جس میں فاعل کا ذکر نہیں۔

قُدسی:- (بالضم) قدس سے منسوب پاک و پاکیزہ (مجازاً) فرشتے، عربی مذکر، فصیح، رائج۔

میرے گناہ تولتی ہے رحمت خدا
قدسی الگ کھڑے ہیں ترازو دیئے ہوئے
(پیارے صاحب رشید)

قول فیصل۔ اردو میں اس لفظ کا استعمال جمع کی صورت میں ہے۔ یعنی ایک فرشتہ قدسی نہیں، کہلاتا بلکہ بہت سے فرشتے قدسی کہے جاتے ہیں ذیل میں دو شعر درج کر رہا ہوں جو میرے قول کی تائید کرتے ہیں۔

گئے یوں کہ قدسی قدم ہم کر سے
پھرے یوں کہ عالم کے طالع پھرے
(امیر، معراج الفضائل)

دل تھے سبھوں کے شہر کی جانب لگے ہوئے
قدسی فلک سے دیکھ رہے تھے کھڑے ہوئے
(مودب لکھنوی)

واحد کی کوئی مثال نہیں ملی۔ اگر کوئی واحد کی صورت سے استعمال کرے تو باعتبار اردو غلط ہو جائے گا۔ مولف نور اللغات نے اس کے معنی فرشتہ علی اللہ لطور مفرد لکھے ہیں۔ جو صحیح نہیں۔ اردو میں فرشتوں ہی کے معنی میں قدسی مستعمل ہے۔ کسی ولی اللہ کو قدسی نہیں کہتے۔ البتہ قدسی صفات کہہ دیتے ہیں۔ جس کے معنی ہوئے "وہ شخص جس میں فرشتوں کی صفتیں ہوں" قدسی کی اردو جمع قدسیوں بھی رائج و فصیح ہے۔

فتح کے نغمات نکلے زندگی کے ساز سے
کبریا نے قدسیوں کی سمت دیکھا ناز سے
(جوش)

قدسی:- ایک مشہور فارسی گو شاعر حاجی محمد خان خراسانی کا تخلص، جو نہایت فصیح و بلیغ کلام لکھتے تھے۔ ولایت سے متوطن ہو کر ہندوستان آئے اور بہت سے لوگوں کو اپنا معتقد بنا کر یہیں انتقال فرمایا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قدسی الاصل:- وہ شے جس کی بنا روحانیت پر ہو۔ عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خاک سے اٹھتی ہے گردوں پہ گزر رکھتی ہے
قدسی الاصل ہے رفعت پہ نظر رکھتی ہے
(اقبال، جواب شکوہ)

قدسیاں:- (کنایتہً) فرشتے، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ مولف نور اللغات نے صلحا اور اولیاء اللہ بھی معنی لکھے ہیں جو اردو میں رائج نہیں۔

قد طویل ہونا:- قد لمبا ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ دو تیغیں باندھے ہوئے خوش لباس
طویل اس کا قد اور چہرہ شناس
(امیر، معراج الفضائل)

قدغن:- (بفتح اول و سوم) خبرداری، شاہی اہتمام ترکی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ فارسی اور اردو میں تاکید، منا ہی

اور روک ٹوک کے معنی میں مستعمل ہے۔ اس لفظ کی تذکیر و تانیث میں اختلاف ہے۔ شعرائے متقدمین نے مونث و مذکر دونوں صورتوں سے کہا ہے

نہ دیکھے خواب میں بھی اب کوئی زہرہ تماشا کو
سنا ہے عاشقوں پر اب یہ قدغن ہونے والی ہے
نوازش شاگرد سودا

آج کل بیٹھے ہیں پردے میں جو خوبان چمن
یاں کوئی آنے نہ پائے یہ ہوا ہے قدغن — رشید

موجودہ دور میں تانیث کو ترجیح ہے۔ ذیل کے شعر میں قدغن پردے کی دیوار کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔

کوئی تماشا دیدہ رہگیر ادھر آ نکلا
گرچہ تھی قصر میں ہر چار طرف قدغن — شبلی نعمانی

قدغن کرنا: تاکید کرنا، روک ٹوک کرنا، منع کرنا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

حاکم نے کیا ضد سے عقد اپنے پسر کا
اک ایک پہ قدغن کیا شیر ہے کی خبر کا — دبیر

قدغن ہونا: پہرہ داری ہونا، نگرانی ہونا، روک ٹوک ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

در پہ قدغن ہے خبر کس سے منگاؤں اس کی
آنے جانے نہیں پاتا کوئی اندر باہر — رند

قدغن ہونا: تاکید ہونا، تقید ہونا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

یہی درباں پہ قدغن ہے تو یارو
صبا کی واں رسائی ہو چکی بس — مصحفی

قول فیصل۔ کسی چیز کی ممانعت ہونا کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔

قدغن ہوئی جوئے کی تو بڑھ جائیں گے فساد
تاڑی پہ اب کی سال کھنچے گی کٹار روز
والا قدر عاشق

قد قامت الصلوٰۃ: نماز برپا ہو گئی۔ نماز قائم ہو گئی، عربی، فقرہ، رائج۔

زاہد تری نماز اک آفت سے کم نہیں
قد قامت الصلوٰۃ قیامت سے کم نہیں — کیف لکھنوی

قول فیصل۔ یہ ایک فقرہ ہے جو نماز سے پہلے اقامت میں شیعوں کے یہاں حی علیٰ خیر العمل کے بعد اور سنیوں کے یہاں حی علی الفلاح کے بعد دو مرتبہ کہتے ہیں۔

قد کشی: اترانا، اکڑ، فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

صنوبر قد کشی میں جس کا نکلا
وہ سرو قد چمن کی ناک نکلا — صبا

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے

(کرنا) قد کشی آج وہ کرتے ہیں کرتے جاتے
کل کی ہے بات ہوئے تھے جو ذرا سے پیدا — آتش

آئینہ رکھ کے سامنے مغرور ہو گیا
(ہونا) کیا قد کشی ہے سرو لب جوئبار میں — نظم طباطبائی

قد کشیدہ ہونا: قد کا سیدھا ہونا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

زلف کیوں برہم ہے پھانسی دے گی کس ناشاد کو
قد کشیدہ کیوں ہے کھنچوائے گا کس کو دار پر — بحر

قد کوتاہ ہونا: قد چھوٹا ہونا، اردو مصرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کہ بدن ہے سفید یا کہ سیاہ
اور قد ہے دراز یا کوتاہ — ناسخ

قِدَم: (بکسر اول و فتح سوم) ہمیشگی، قدامت جو خدا اور عالم کی صفت ہے، حدوث کی ضد، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

وہ ہے سامنے درگہ محترم
قدم بزم امکاں سے لکھا دو قدم — ثاقب (شفاعت و نجات)

قول فیصل۔ یہ لفظ اپنی ضد حدوث کے ساتھ بھی بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے۔

حدوث و قدم حسن کی پیرگاہیں
کبھی اس چمن میں کبھی اس چمن میں — مصحفی

امکان کے ساتھ بھی اس کا استعمال ہے

قدم بھی شامل امکاں ہے ترے ظل حمایت میں
یہاں ابر رحمت وہاں سایہ ترے قد کا — جلال

قَدَم: (بفتحتین) پاؤں، پیر، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

مقتل میں وہ سفاک جو مصروف ستم تھا
آگے صف عشاق کے اپنا ہی قدم تھا — فارغ

قول فیصل۔ اس کی عربی جمع اقدام (بالفتح)، اور قُدُم (بضمتین) ہے اور قدوم بروزن نجوم کو اس کی جمع سمجھ کر بولنا درست نہیں ہے۔ واؤ نون کے ساتھ اس کی اردو جمع (قدموں) بسکون دوم رائج و فصیح ہے۔ مصرع جنت جسے کہتے ہیں وہ قدموں سے لگی ہے — ناظم
بفتحتین بھی استعمال کرتے تھے۔ مگر موجودہ دور میں بالکل نہیں بولتے۔

گزرے ہیں جو کامل سخن ان کے قدموں پر
چوکڑی بھلا جائے ہے نزل کا ہو رہگیر
(رسالہ عبرۃ الغافلین)

قدم: وہ فاصلہ جو چلنے کی حالت میں ایک پاؤں سے دوسرے پاؤں کا ہوتا ہے۔ عربی مونث، فصیح، رائج۔

مری میت کے ساتھ اک دو قدم چلنا ہوا دو بھر
یہی تو دیکھنا تھی دیکھ لی سب شان غم خواری — عزیز لکھنوی

قول فیصل۔ اک دو قدم، اک قدم، دو قدم، دو دو قدم وغیرہ کی ترکیبوں سے بولتے ہیں۔ ان معنی میں قدم تنہا نہیں بولتے۔

(۱۱) وہ ہے سامنے دو گہ محترم
قدم بزم امکاں سے اٹھا وہ قدم (شفاعت و نجات)

(۱۱۱) ابھی ہیں اے عزیزو دل گور کی منزل میں جا پہنچوں
جنازہ دوش پر میرا جو تم دو دو قدم لے لو
بہادر شاہ ظفر دہلوی

قَدَم: ۲ نقش پا، پاؤں کا نشان، عربی، مذکر
قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ قدم رسول، قدم شریف کی ترکیبوں سے زبانوں پر ہے۔ جس کے معنی ہیں، رسول اسلام کے پاؤں کے نشان۔ ان دو صورتوں کے علاوہ اور کوئی صورت اس کے استعمال کی نہیں ہے۔

قَدَم ۳ آنا جس کا اچھا یا برا اثر پڑے
عربی، لفظاً، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

تیرے قدم سے اہل چمن کا یہ حال ہے
ہر اس بوٹا باغ ہے سبزہ نہال ہے (رشک)

قول فیصل۔ شعر میں جس محل پر قدم سے استعمال ہوا ہے موجودہ دور میں ایسے محل پر زیادہ تر قدم یا قدموں کی برکت سے کہتے ہیں۔ خوجہ یا ہو یا اور کسی کے آنے کے معنی میں بطور شگون بولتے ہیں۔ جیسے بیگم صاحب کا قدم اس گھر کے لیے بہت مبارک ثابت ہوا۔

قَدَم ۴ (مجازاً) واسطہ، دخل، قلیل الاستعمال

ہائے کس طور سے بنے وہ کام
جو قدم دل کا درمیاں جب ہیں (داغ)

قول فیصل۔ یہ معنی صرف اس محاورے سے نکلتے ہیں۔ "قدم درمیان ہونا"

قَدَم ۵ (مجازاً) عالم وجود میں ہونا، موجودگی ذات ہستی، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

مینا کو ساغر دے ساقی و مطرب دف نے

یہ ساری خوبیاں ہیں یا سوز کے قدم سے (سوز)

قول فیصل۔ شاعر نے جس طرح "سے" کے اضافے کے ساتھ "قدم سے" کہا ہے زیادہ تر اسی صورت سے بولتے ہیں۔ ذیل کے مصرع میں بغیر "سے" کے اضافے کے استعمال کیا گیا ہے جو زبانوں پر بہت کم ہے۔

مصرع ہمارا قدم ننگ اہل وطن ہے (حالی)

قَدَم ۶ گھوڑے کی وہ سبک چال جس میں سوار کو تکان نہیں پہنچتی، اوسط درجے کی چال
اردو، مذکر، سلوتریوں کی اصطلاح۔

راہ سو سال کی دو گام میں کیوں طے کرتا
تو سمن عمر میں ہوتا جو قدم گھوڑا ادا (انیس)

قَدَم ۷ ایک سایہ دار درخت کا نام
اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

خراماں ہیں وہ ہر روش نقش پا سے
قدم پھوٹتے ہر قدم دیکھتے ہیں (شاد لکھنوی)

قول فیصل۔ قدم کا پیڑ یا درخت یا شجر زیادہ کہتے ہیں۔

کسی کا کشتۂ رفتار ہوں عجب کیا ہے
قدم کا پیڑ ہو میرے مزار سے پیدا (سحر)

بڑا لایعنی کے پول وہ بید و نشتر
سامنے اس کے ہے قدم کا شجر (گلشن عشق)

ہندی میں کرم تھا۔ اردو والوں نے قدم کر لیا۔

قُدَمَا: (بضم اول و فتح دوم) قدیم کی جمع، اگلے وقتوں کے لوگ، پرانے زمانے کے آدمی، عربی، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ زیادہ تر گذشتہ زمانے کے حکیموں فاضلوں، محققوں یا دیگر صاحبان فن سے مراد ہوتی ہے۔

وہ مخبر ع طرز کہ طرز قدما پر
کھینچا خط نسخ بکے پرفائے بہ تحریر (عبرۃ الغافلین)

قدم اٹھا دینا: شکست دے دینا، بھگا دینا، پسپا کر دینا، اردو محاورہ فصیح، رائج۔
محل نظم۔ ان کی شجاعت کا کیا کہنا، میدان سے پیچھے بہادروں کے قدم اٹھا دیے۔ (نور اللغات)

قدم اٹھا کے چلنا: تیز چلنا، جلدی جلدی چلنا، اردو محاورہ، فصیح، رائج۔
محل نثر۔ عمر نے جیب سے اشرفی نکال کر دکھائی تو بی بی سوسن قدم اٹھا کے چلیں۔
(طلسم ہوش ربا)

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت قدم اٹھا کے چلا جانا بھی رائج ہے۔

ہم ہاتھ ملتے رہ گئے اور لے گھر کو تم
کیسے قدم شتاب اٹھا کر چلے گئے (جرأت)

قدم اٹھانا: چلنے کے ارادے سے پاؤں بڑھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اہل وطن کے ہاتھ میں وحشت میں تنگ ہیں
کیوں کر قدم نہ جانب صحرا اٹھائیے (صبا)

قول فیصل۔ نازک فرق کے ساتھ اس کے ایک معنی ہیں۔ چلنے میں آگے رکھنے کے لیے پاؤں اٹھانا

وادی عشق وہ منزل ہے ادب کی جس میں
جو اٹھانے سے بھی ہوتے ہیں گنہگار قدم (مصحفی)

قدم اٹھانا: ۲ کسی کام کو عملی شکل دینے کی ابتدا کرنا، اردو محاورہ، فصیح، رائج۔
محل نثر۔ دیسے کدہ وہ مقام پر دینی تعلیم کا انتظام کر کے آپ نے ایک نیک قدم اٹھایا ہے۔ خدا ثبات عطا کرے۔

قدم اٹھائے جانا:- تیز رفتاری سے جانا۔
اردو صرف، فصیح، رائج۔

رو ٹھے جاتے ہو اٹھائے قدم اے یار تم
نہ خفا ہو تو کہوں یہ نہیں رفتار پسند — ناسخ

قول فیصل: "جانا" کی جگہ پر "چلنے" معنی میں "چلنا" بھی ہے

کبھی نہ دنیا میں چین پایا ہمیشہ رنج و الم اٹھائے
یہاں کے رہنے سے ہاتھ اٹھا کے چلے عدم کو قدم اٹھائے

قدم اٹھ جانا:- پاؤں اکھڑ جانا، بھاگنے کی نوبت آ جانا، رو بفرار ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔
عمل دوش - نقارے پر چوٹ مار کے جو گھوڑے سے اٹھائے تو اس کڑک دمک سے پہونچا کہ غنیم کے قدم اٹھ گئے اور ہوش اڑ گئے۔ (دربار اکبری)
قول فیصل۔ دہلی کی طرح لکھنؤ میں بھی بکثرت مستعمل ہے

معرکہ پڑتے ہی اٹھ جائیں گے غیروں کے قدم
جب سمجھنا ہو سمجھ لیں سر میداں ہم سے — صبا

اس کا ایک مفہوم ہے چلا جانا۔

اٹھ گئے وصل کی شب پیشتر از یار قدم
آ گئے ہم غم دوراں سے بھی چھٹے چار قدم — رشک

قدم اٹھنا:- چلنے کے ارادے سے پاؤں اٹھنا، اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

عازم دشت جنوں ہو کے جب گھر سے اٹھا
پھر بہار آئی قدم پھر نئے سر سے اٹھا — صبا

قول فیصل۔ اس کی منفی صورت بھی مستعمل ہے

ظالم ترے کوچے سے قدم اٹھ نہیں سکتا
کیوں کر نہ چلوں سایۂ دیوار کی رفتار — ناسخ

قدم اکھڑنا:- اپنی جگہ پہ پاؤں نہ جم سکنا، کھڑا نہ رہ سکنا، اردو محاورہ دہلی کی زبان۔

بل بے گریہ گل زمیں ہو کر قدم گڑنے لگا
اور قدم اکھڑے تو کیا دیکھی لحد بنور پڑنے لگا — ذوق

قول فیصل۔ دہلی لکھنؤ قدم اکھڑنا کو استعمال پسپا ہونے کے معنی میں کرتے ہیں

کیا ہے ذکر باغ میں جب تیری چال کا
قدرت سے اکھڑ گیا ہے قدم ہر نہال کا — ناظم

قدم انداز ہونا:- قدم رکھنا، پاؤں رکھنا، آنا یا جانا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دے سکا ساقی نہ دو گام بھی مجنوں
کوچۂ عشق میں جب سے قدم انداز ہوا — غافل

قدم آگے چاہئے:- آگے بڑھے بے حیا ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ بحوالہ صبا لطافت)
قول فیصل۔ اس کی نسبت لطافت "آگے قدم چاہئے ہونا چاہئے" اس طرح بولتے بھی ہیں۔

قدم آگے رکھنا:- آگے بڑھنا، پیش قدمی کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہے آگے بڑھا قدم کبھی پیچھے ہٹا قدم — ناظم

قدم آگے بڑھنا:- آگے بڑھنا، پیش قدمی کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

کبھی سالک آہ و نالہ و فریاد پیچھے ہے
قدم آگے نہ رکھے جوش دل پر دو مانع — داغ

قدم آگے رہنا:- پاؤں آگے بڑھا رہنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

بانگ جرس سے آگے ہر اک کا قدم رہا
گرد اپنے کاروان کی پر کارواں نہ تھی — آتش

قدم آگے نہ بڑھنا:- آگے بڑھنے کی ہمت نہ ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا تماشا ہے جو کہتا ہو ترے کوچے میں
قدم آگے نہیں بڑھتا ہے تماشائی کا — مصحفی

قدم آگے ہونا:- آگے بڑھنے کی ہمت ہونا، سب سے آگے ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

مقتل میں وہ سفاک جو مصروف ستم تھا
آگے صف عشاق سے اپنا ہی قدم تھا — داغ

قدم آنا:- (تعظیماً) تشریف لانا، کسی کی تشریف آوری ہونا، اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

باہر گئے تھے صبح کو سلطان ذی حشم
اب آئے بعد ظہر چال آپ کے قدم — شوق

چھا لیں آنکھ نقاب ادب سے سب اپنی
کہ آتے ہیں قدم امام حسین و حسن — قدر

قدم آنکھوں پر رکھنا:- بہت تعظیم کرنا، نہایت احترام کرنا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

چال وہ چل کہ جو چال سے ہو حشر کو رشک
آنکھ پر کیجیے ترے کا فرد و دیدار قدم — آتش

قدم آنکھوں سے لگانا:- بہت تعظیم کرنا، نہایت احترام سے پیش آنا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہم ترے کوچے سے آتا ہوں تو کعبہ سے
کیوں نہ آنکھوں سے لگا دیں اس کے دامن — آتش

قول فیصل۔ کسی صنعت یا فن میں کامل ماننے کی جگہ بھی کہتے ہیں۔

دیا ہے حسن میں وہ مرتبہ اللہ نے تجھکو
پری چہرے قدم تیرے لگائے حور آنکھوں سے — شعور

قدم باز:- (گھوڑے کے لیے) خوش رفتار، تیز رو، جلد چلنے والا۔ اردو صفت، قلیل الاستعمال۔

رہوار مرا فکر کو سرا عزاز تھا راکب
مرکب تھا قدم باز تو جانباز تھا راکب — [illegible]

قدم بقدم:- پیچھے پیچھے، برابر اندازہ رکھتے ہوئے، فارسی ترکیب قریب بہ متروک۔

وہ آہستہ گھوڑوں پہ نقارچی
قدم با قدم با لباس زری — میر حسن (سحر البیان)

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے "قدم بقدم پیروی کرتے ہوئے" معنی لکھے ہیں۔ اور حسب ذیل مثال پیش کی ہے۔

فتح و ظفر ادب سے قدم با قدم چلی
بلکی ہوا نسیم ریاض ارم چلی — انیس

حالانکہ انیس نے بھی انھیں معنی میں استعمال کیا ہے جن میں ان کے دادا میر حسن نے کہا ہے قدم بہ قدم چلنا پیروی کرنا کے معنی ہیں کسی کی سیرت پر چلنا، میر حسن نے ایک جگہ اور کہا ہے اس میں بھی وہی معنی ہیں جو اوپر قائم کیے گئے ہیں۔

بڑھے جائیں آگے سے چلتے قدم
بڑھے عمر و دولت قدم با قدم — (سحر البیان)

قدم باہر نکلنا:۔ (متعدی) کسی محدود مقام سے باہر جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قدم اپنے حجروں سے باہر نکال
لیا سب نے آپس سے احوال حال — (سحر البیان)

قول فیصل۔ سلبی معنی میں اس کا استعمال زیادہ ہے

نہ سیر رمیا رندی ہوں نہ گوروں سے ڈری ہوں
ھگڈر ہیں قدم شہر سے باہر نہ نکالا — جان صاحب

قدم بر داشتہ:۔ تیز رفتاری سے پاؤں اٹھاتے ہوئے۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

خط انھیں جلدی میں لکھتا ہوں قلم برداشتہ
جائیو اے نامہ بر تو بھی قدم برداشتہ — ظفر

قدم بر قدم ہونا:۔ پورے طور سے کسی کا پیرو ہونا اردو صرف، دہلی کی زبان۔

محل مثال۔ دونوں ایک دوسرے کے قدم بر قدم ہیں۔ (توبۃ النصوح)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ، قدم بہ قدم ہونا، بولتے ہیں۔

قدم بڑھانا:۔ (۱) کہیں جانے کے لیے پاؤں آگے رکھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

نہیں چھپتا تمہارا غیر کے گھر جانا چوری سے
بڑھایا جب قدم دروازے سے میں نے ماتھا ٹھنکا — (ضمون)

قول فیصل۔ نازک فرق کے ساتھ اس کا ایک مفہوم ہے "اپنے آپ کو نکالنا" جیسے "آدمی کو چاہیے کہ جہل اور غفلت کی حد سے قدم آگے بڑھا کر سب سے پہلے صانع بیچون کو پہچانے۔ (دربار اکبری)

قدم بڑھانا:۔ (۲) جلدی جلدی چلنا، تیز چلنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل مثال۔ قدم بڑھاؤ تم سے تو چلا ہی نہیں جاتا

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے ان معنی کی مثال میں شعر دیا ہے۔

سواری جاتی ہے جو خلد کس غدا اس کی
پکارتے ہیں فرشتے قدم بڑھائے ہوئے — شرف

اس شعر میں قدم بڑھائے ہوئے کا فقرہ خود ایک مستقل لغت کی حیثیت رکھتا ہے جو اپنے خاص مفہوم کا حامل ہے۔

قدم بڑھانا:۔ (۳) اپنی حد سے بڑھنا، زیادتی کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اسی محل پر "اپنی حد سے قدم بڑھانا" بولتے ہیں۔

قدم بڑھانا:۔ مداخلت کرنا، دخیل ہونا (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس جگہ ٹانگ اڑانا، بولتے ہیں جو عوام کی زبان ہے۔

قدم بڑھا ہونا:۔ پیش پیش ہونا، سب سے آگے ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

مٹے ہیں خاک میں لیکن یہ وفا پر ہیں
بڑھا ہوا ہے قدم تیرے پائمالوں کا — ہجر

قدم بڑھائے ہوئے:۔ (ہمت بڑھانے کے محل پر) تیز چلو، بڑھے چلو، اردو فقرہ، فصیح، رائج۔

سر سے ہر ہر دم بیچ کا مقام نہیں
قدم کے قافلے والوں قدم بڑھائے ہوئے — قلق

قدم بڑھا کے لینا:۔ (کنایتہً) استقبال کرنا، اردو صرف۔

بڑھ کے لیں تا قدم اس سرو سہی بالا کے
اس لیے باغ سے رکھتے ہیں سرو کا رقدم — رشک (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم "قدم چومنا، یا قدم پکڑنا ہے" نہ کہ جو مؤلف نور اللغات نے لکھا ہے رشک نے انھیں معنی میں کہا۔

قدم بڑھنا:۔ (۱) (کنایتہً) سبقت حاصل ہونا، مقدم ہونا اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

الٰہی کعبہ تسلیم میں لیں باریابی ہو
بڑھے بیک کہ کہ پیشتر سب سے قدم میرا — داغ

جنون عشق میں جب سے آئے صحبت خضر ہیں ہم
قدم نہ بڑھنے دیا دشت میں غولوں کا — ہجر

قدم بڑھنا:۔ (۲) چلنے کے لیے آگے بڑھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قدم جوش جنوں میں جانب صحرا جو بڑھتا ہے
ہمارے پاؤں پڑتی ہے ہر اک سا زنجیر زنداں میں — (ناسخ)

قدم بقدم چلنا:۔ پورے طور سے کسی کی پیروی کرنا، کامل طور سے کسی کی سیرت پر عمل کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل مثال۔ قصائد میں متقدمین کے قدم بقدم چلے

ہیں اور جو کچھ کہا ہے۔ نہایت برجستہ کہا ہے۔
(دوربار اکبری)

قول فیصل۔ صاحب نوراللغات نے اس کے معنی ساتھ ساتھ چلنا بھی لکھے ہیں اور مثال میں یہ شعر دیا ہے۔

ان کے جو تجربے ہوئے ہوں، ہم
سب انھیں پر چلے قدم بہ قدم — قدر

شعر میں قدم بہ قدم چلنا کے معنی ساتھ ساتھ چلنا بھی لکھے ہیں۔ جو اوپر درج کر دیئے گئے ہیں۔

قدم بقدم ہونا: ساتھ ساتھ ہونا، پیچھے پیچھے ہونا، پورا ساتھ دینا، اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

مجھ سا کوئی رفیق طریق آپ کو ملا
سایہ صفت قدم بہ قدم تھا جہاں چلے — دہلی کمینہ یاسر

قدم بقدم ہونا: کامل پیرو ہونا، کسی کی سیرت پر سختی سے عامل ہونا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ لڑکیاں بھی اپنے ماں کے قدم بہ قدم ہیں۔ آنکھوں میں شرم مزاج میں آدم۔
(فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ امیر نے قدم بقدم پھیر دھنا بھی کہا ہے جو عام نہیں۔

حاسد سے قلم سے نہ کیوں کر ڈرے امیر
پھیرے ہے یہ قدم بہ قدم ذوالفقار کا — امیر

قدم بوس: (بے اضافت) پابوس، پاؤں چومنا، فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

کرتے ہو مجھ کو منع قدم بوس کس لیے
کیا آسمان کے بھی برابر نہیں ہوں میں — غالب

قول فیصل۔ تعظیم کے محل پر بولتے ہیں۔

قدم بوس حاصل کرنا: (تعظیماً) پاؤں چومنے کی سعادت حاصل کرنا، ملاقات کا شرف پانا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

قدم بوس حضرت کا حاصل ہوا
بڑے شوق سے اور ارمان سے — داغ

قدم بوس ہونا: (تعظیماً) پاؤں چومنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

آنکھیں اس قدموں سے تو ہو کہ قدم بوس ملے
وہ تو ہندی ملے اور تو کف افسوس ملے — امیر

قدم بوس ہونا: کسی بزرگ یا کسی بڑی ہستی سے ملاقات کا شرف حاصل کرنا، اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ ابتدا میں سب کو یقین کامل تھا یاس کا مرتبہ حاصل ہونا، لیکن حیات مستعار باقی تھی حضور کے قدم بوس ہونے کی مشتاق تھی۔
(انشائے سرور اردو معلیٰ)

قدم بوسی: (تعظیماً) پاؤں چومنا، کسی قابل قدر ہستی سے ملاقات ہونا، اردو مونث، فصیح، رائج۔

مر کے حاصل ہوئی قدم بوسی
بھر گئی پائے نازنیں میں خاک — قضا لکھنوی

قول فیصل صاحب قاموس الاغلاط لکھتے ہیں کہ اس میں یائے زائد ہے۔ قدم بوس حاصل مصدر ہے تو اس پر یائے مصدری بڑھانے کی کیا ضرورت، قدم بوس لکھنا اور کہنا چاہیے

قدم بوسی کرنا: (تعظیماً) کسی بزرگ یا محبوب شخصیت سے ملاقات کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ فرماتے ہیں باپ سے کیوں کر ملاقات کروں حجاب آتا ہے۔ سر افراسیاب برائے نذر باؤں تو قدم بوسی کروں
(طلسم ہوشربا)

قدم بھاری ہونا: کسی کی آمد کا کسی کے حق میں نامبارک ثابت ہونا، اردو محاورہ، متروک۔

آئے حجرے میں جناب زاہد
دختر رز کا قدم بھاری ہے — داغ

قول فیصل۔ پیر کے ساتھ بھی استعمال کیا ہے۔

قدم بھاری ہمارا ہو گا ہم پر داغ عالم میں
وہ کھنی کھبت پڑے گی جیسے اپنا اپنا پاؤں ہو گا — آتش

قدم بھر: ایک قدم، بہت کم فاصلہ، اردو صرف، فصیح، رائج۔

تمھارے فتنۂ قامت نے ایسا رعب باندھا ہے
قدم بھر بھی قدم آگے نہیں بڑھتا قیامت کا — بحر

قول فیصل۔ چلنا وغیرہ کے ساتھ صرف کرتے ہیں۔

تھکے اس راہ میں دونوں برادر
بہت دشوار تھا چلنا قدم بھر — (بلقیس خلیل منظوم)

قدم بھر پہ: تھوڑی دور پر، بہت کم فاصلے پر، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آپ اتنے امیر ہو کر قدم بھر پہ غنی تال ہے آپ سے بھی ناواقف ہیں۔ بس حد ہو گئی۔ (دیر کہسار)

قدم بہکنا: پاؤں ٹھیک جگہ پر نہ پڑنا، ٹھوکر کھانا، ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

مستی میں کہیں دیکھیے اس ماہ کی رفتار
بہکا ہوا پڑتا ہے قدم کبک دری کا — امیر

قدم بے جا اٹھنا: (کنایتہً) اقدام غلط ہونا، کوئی نامناسب فعل واقع ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جوان جہان لڑکی اس کی شادی نہیں کرتے خدانخواستہ قدم بیجا اٹھ گیا تو خاندان بھر کی ناک کٹ جائے گی

قدم نیچ سے نکل جانا: کسی معاملے سے غیر متعلق ہو جانا، تعلق نہ رہنا، دخل نہ رہنا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

دل جانے آپ جانے ہم نے اٹھا لیا ہاتھ
اپنا قدم تو بیچ سے جاناں نکل گیا — سحر

قول فیصل ۔ بیچ کی جگہ درمیان کہنا فصیح ہے ۔

قدم بیچ میں ہونا :۔ واسطہ ہونا ، دخل ہونا ۔ اردو صرف ، غیر فصیح ، رائج ۔

روکی ہے اس نے اک آفت حشر
کس شبیر کا بیچ میں قدم ہے — شرف

قول فیصل ۔ اس جگہ "قدم درمیان میں ہونا" فصیح ہے ۔

قدم پر بوسہ دینا :۔ پاؤں چومنا ، اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

دیئے بوسے قدم پر اور دیا
غبار رنج اس کے دل سے دھو — منیر (معراج المضامین)

قدم پر چلنا :۔ (کسی اسم یا ضمیر کے ساتھ) قدم بہ قدم چلنا ، کسی کی پیروی کرنا ، اردو صرف ، قریب بہ متروک ۔

سب اپنے نبی کے قدم پر چلے
جو باقی تھے وہ طے کئے مرحلے — محسن

قول فیصل ۔ ایسے محل پر راستے یا روش پر چلنا زبانوں پر زیادہ ہے ۔

قدم سر پر اتارنا :۔ (کنایۃً) مطیع ہونا ۔

حملہ جو بیدلوں پہ کیا شہسوار نے
ڈر ڈر کے سب قدم پہ گئے سر اتارنے — انیس (نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ کوئی خاص محاورہ نہیں ہے ۔

قدم پر قدم رکھنا :۔ کسی کی پیروی کرنا ، کسی کی روش پر چلنا ، کسی کے عادات و خصائل اختیار کرنا ، اردو محاورہ ، قلیل الاستعمال ۔

قدم پر رکھ قدم اس کے سبب مشکل سے بڑھ جانا
سر آمد ہو گیا ہے میر فن شعر و الفت میں — میر

قدم پر گرنا :۔ عاجزی کے ساتھ پاؤں پر سر رکھنا ، اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

گئے یوں کہ قدسی قدم پر گرے
پھرے یوں کہ عالم کے طالع پھرے — دبیر (مصابیح لطافت)

قدم پر نثار ہونا :۔ کسی کیلئے اپنی جان دے دینا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

ع حضور کے قدم پاک پر نثار ہوا — مؤلف

قدم پر ہاتھ دھرنا :۔ قسم کے طور پر کسی کے پاؤں چھونا ، اردو صرف ، متروک ۔

نہ دی خبر مجھے اس نے بھی زلف کی گرچہ
میں بارہا قدم شانہ پہ ہاتھ دھرے — مصحفی

قول فیصل :۔ قدم کی جگہ قدموں بھی کہتے ہیں ۔

سر اگر کاٹے تو اف نہ کریں
انھیں قدموں پہ ہاتھ دھرتے ہیں — قدر بلگرامی

قدم پڑنا :۔ چلنے میں زمین پر پاؤں کا رکھا جانا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

میرے کیا چیز ہو لب رستم کا تیرے کوچے میں
نہیں پڑتا نظر سے سعیہ و دیوار قدم — مصحفی

قول فیصل ۔ واحد اور جمع دونوں صورتوں سے بولتے ہیں

آخر کار چلے تیر کی رفتار قدم
پھر منزل نہ پڑے راہ میں پنہا قدم — مصحفی

غیر ارادی طور پر یا عمداً کسی چیز پر پاؤں پڑنا بھی اس کا ایک مفہوم ہے ۔

خوف آتا ہے کسی مفسد کی شرکاں نہ ہو
دشت میں پڑنے نہیں دیتا قدم خار پر — ناسخ

قدم پکڑنا :۔ (تعظیماً) عقیدت مندانہ یا خوشامد کے طور پر کسی کے پاؤں پر ہاتھ رکھنا یا چومنا ، اردو محاورہ ، فصیح ، رائج ۔

آبلے اپنے پاؤں پڑتے ہیں
خار صحرا قدم پکڑتے ہیں — شاد

قدم پکڑ لینا :۔ (بیچ) یا ذہنیت کی وجہ سے جانے والے کو روک لینا ، اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

نہیں کوچۂ جاناں قدم پکڑتی ہے
جو قصد کرتے ہیں وحشت سے ہم نکلنے کا — ناسخ

قدم پھسلنا :۔ پاؤں رپٹنا ، پاؤں پھسلنا ، اردو صرف ، غیر فصیح ، رائج ۔

وہ بے کس ہوں کہ مستی میں ذرا بھی گر قدم پھسلے
بطا ہے اٹھ کے میرا ہاتھ رکھ لے اپنی گردن پر — امیر

قدم پھسلنا :۔ استقلال میں فرق آنا ، نیت میں خرابی پیدا ہو جانا ، ایمان میں خلل پڑنا ۔ اردو صرف ، غیر فصیح ، رائج ۔

کیا بتا کوئے بتاں کی بھی ہے چکنی مٹی
قدم زاہد صد سالہ پھسلتے دیکھا — (فرہنگ آصفیہ)

قدم پہنچنا :۔ جانا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

جہاں پہنچے قدم میرے وہیں جھنڈے گاڑ کر اٹھا
دکھا دی سب کو میں نے شوکت و شان علمداری — عزیز لکھنوی

قدم پھونک پھونک کے اٹھانا :۔ بہت سنجیدگی اور متانت کے ساتھ راستہ چلنا ۔ اردو صرف ، قلیل الاستعمال

جملہ معترضہ ۔ خواجہ صاحب تھوڑی دیر میں پھونک پھونک کر قدم اٹھاتے ہوئے برآمد ہوئے اور کٹورے کو دودھ سے لبالب پایا تو باچھیں کھل گئیں (فسانہ آزاد)

قدم پھونک پھونک کے رکھنا :۔ احتیاط سے دبے پاؤں چلنا ، اردو محاورہ ، فصیح ، رائج ۔

رکھتے ہیں پھونک پھونک کے باتیں مری قدم
تیغ زباں نہیں یہ عصائے زباں ہے اب — اکبر الہ آبادی

قول فیصل ۔ ضرورت شعری کی بنا پر قدم پھونک کے رکھنا بھی استعمال کرتے ہیں ۔

رکھتی تھی پھونک کر قدم اپنا ہوائے سرد
یہ خوف تھا کہ دامن گل پر پڑے نہ گرد — میر انیس

بدنامی کے خوف سے باحتیاط زندگی گزارنا بھی اس کا ایک مفہوم ہے ۔

ہم تو یوں پھونک پھونک رکھیں قدم
آپ دیتے پھریں ہر ایک پہ دم (زہر عشق)

شعر بالا میں "کے" کو حذف کرکے قدم پھونک پھونک رکھنا ... ہے مگر موجودہ دور میں "کے" کے بغیر نہیں بولتے۔ اس محاورے میں رکھنا کی جگہ دھرنا بھی کہتے ہیں جو اب غیر فصیح بلکہ متروک ہے۔ جیسے ... دلربا انداز، نازک خرام ... آنکھ ... سمجھ کی تحریر ... ایک عجب ... سے کمر لچکاتے، قدم پھونک پھونک کر دھرتے چلے آتے تھے۔ (فسانۂ آزاد)

قدم پھرنے آنا: مرنے سے پیشتر آخری مرتبہ کسی جگہ جانا، آخری پھیرا کرنا۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔ نقل: کل یہ وہ یہاں بھی قدم پھرنے آیا تھا، آج چل بسا۔ (نور اللغات)

قدم پیچھے ہٹنا: پاؤں پیچھے ہٹنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پیچھے قدم ہٹے ہیں جو مقتل میں تیغ کے (لطافت)
تیغ دو دم کا وار لگا کر بڑھا کے ہاتھ (دفتر لطافت)

قدم پیش ہونا: آگے ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مثل صرف: مہاراج آل محمد مرزا کاظم حسین محشر قصائد مدحیہ کہتے تھے۔ لکھنؤ اور اطراف کی بڑی بڑی محفلوں میں ہمیشہ قدم پیش رہے۔ (مقدمۂ محشر از آغا اشہر لکھنوی)

قدم پے ہونا: گھٹنوں کے قریب سے پاؤں کا کٹ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پے تھے قدم گو کہ پہ جی بھی بند تھے
شعلہ وہ تیغ تھی سرا اور سینہ تھے (انیس)

قدم تک پہنچانا: (کنایۃً) کسی کے پاس پہنچانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

پہنچا مرا بادیا ادم تک
پہنچا دے مجھے ترے قدم تک (محسن)

قول فیصل: زیادہ تر زبانوں پر قدم کی جگہ قدموں ہے۔

قدم تھمنا: پاؤں جمنا، پائے ثبات میں لغزش نہ ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مثل صرف: افراسیاب جادو ... معرکۂ عیش ہے کہ نگہبان کوہ ہفت رنگ ... الغرض سراپا ... حاضر ہوئے، بربادی کوہ ہفت رنگ بیان کی۔ کہا حضور آج تو جاندار ... کہ ہم لوگوں کے قدم نہ تھم سکے۔ تمام میدان دھواں دھار تھا۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل: اس کی جگہ قدم جمنا زیادہ بولتے ہیں جو فصیح، رائج ہے۔

قدم تیز کرنا: تیز چلنا، تیز روی اختیار کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تو سمی کو لازم ہے کہ مہمیز کریں
ہاتھ آئے ابھی پالا تو قدم تیز کریں (صفی لکھنوی)

قدم ٹکنا: پاؤں ٹھہرنا، پاؤں جمنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

اڑا آتا ہوں تو لطف خلش جاتا ہے اے وحشت
قدم ٹکنے نہیں پاتا مرا خار بیاباں پر (داغ)

قدم ٹھکانے نہ پڑنا: پاؤں کا ٹھکانے سے نہ پڑنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

مثل صرف: میرے دوستوں کے ہوش بجا نہیں ہیں، جاتے ہیں قدم ٹھکانے نہیں پڑتا ہے۔ (دربار اکبری)

قدم ٹھہرنا: ثابت قدمی کے ساتھ استقلال ہونا، لغزش نہ ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

سر قند والوں کو مرے سامنے مشکل ہے ثبات
چور کے بیچ ہے ٹھہرتے نہیں زنہار قدم (مصحفی)

قدم ثابت رہنا: پاؤں میں لغزش نہ آنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

دست خدا کے عشق میں ثابت رہیں قدم
کر یہ دعا خدا سے لطافت اٹھا کے ہاتھ (لطافت)

قدم جانا: جانا کی جگہ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دیکھتے ہی مجھے محفل میں رقیبوں سے کہا
فتنے اٹھتے ہیں جہاں ان کے قدم جاتے ہیں (داغ)

قول فیصل: یہ محاورہ برائی کے محل پر زیادہ استعمال ہوتا ہے جیسے ان کے قدم جہاں بھی گئے وہاں ایک نہ ایک ہنگامہ اٹھ کھڑا ہوا۔

قدم جبیں پر رکھنا: کمال تعظیم سے تشریف لانا کی جگہ۔

اللہ رے مرد مقتدر
رکھ دیئے قدم مری جبیں پر (محسن: نور اللغات)

قول فیصل: محسن کا یہ شعر کسی معراجیہ مثنوی کا معلوم ہوتا ہے اور یہ شعر عرش کی زبانی کہا ہوگا۔ ویسے عام بول چال میں قدم جبیں پر رکھنا رائج نہیں ہے۔ ایسے محل پر سر آنکھوں پر آئیے بولتے ہیں۔

قدم جانا: استقلال کے ساتھ ٹھہرا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بغیر از مرے یاں سے ہٹنا نہیں
جہاں وہ قدم کو ملنا نہیں (طلسم ہوش ربا)

قدم جمانا: مستقل رہنا، استقلال کے ساتھ کسی کام میں مصروف رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مثل صرف: ۹۶۷ھ میں شیخ مبارک کے دو بیٹے پیدا ... دانش: دادا کا علم بلند ہوا، بزرگان روز نے شاگردی میں قدم جمائے۔ (دربار اکبری)

قول فیصل: مستقل طور سے قیام کرنا بھی اس کے معنی ہوتے ہیں۔

دار فانی مقام لغزش ہے
کوئی رہنا قدم جما نہ سکا (نسیم دہلوی)

قدم جمنا :- مستقل طور سے قیام ہونا ، اردو صرف فصیح ، رائج ۔

دل بھی کہیں جمے تو ہمارا قدم جمے
اک پاؤں بت کدے میں ہے اک خانقاہ میں — داغ

تحول و تفصیل ۔ اس کی تکمیلی صورت "قدم جم جانا" بھی رائج و فصیح ہے ۔

وہ بادہ کش ہیں قدم جم گئے امیر جہاں
جو مے فروش کی ہم کو دکاں نظر آئی — امیر

ٹھہرنا کے معنی میں بھی بولتے ہیں ۔

قدم جمتے نہیں ہے خوف طاری
ہو نازل محتسب پر قہر باری — (الف لیلہ نو منظوم)

قدم چلنا :- گھوڑے کا ایسی سبک روی سے چلنا کہ سوار کو تکان نہ پہنچے ، اردو صرف ، سلوتریوں کی اصطلاح ۔

ہر صبح ابلق ایام کا دم بند کیا
جب چلا توسن نازِ جب بطلدار قدم — رشک

قدم چومنا :- پابوسی ، قدم بوس ہونا ادب سے پاؤں چومنا ، اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

عاشقوں سے جو مسیحا اسے سن پایا ہے
چومنے آتے ہیں ہر صبح کو بیمار قدم — آتش

تحول و تفصیل ۔ اس کا ایک مفہوم ہے کسی زبردست کمال والے کے اس کی تنظیم پر مجبور ہو جانا ،

حیدر نے سرکشوں کی جھکا دیں یہ گردنیں
مرنے کے بعد چومتے تھے قدم ذوالفقار کا — انیس

کسی وصف یا فن میں کمال رکھنے والے کا کسی دوسرے کامل کو اپنے سے زیادہ مان کے اسکی تعظیم کرنا بھی اس کا ایک مفہوم ہے ۔

دیا ہے حسن میں وہ مرتبہ اللہ نے تجھ کو
پری چومے قدم تیرے لگائے حور آنکھوں سے — شہود

قدم چومنا :- (طنزاً) شریر ، مفسد ، فتنہ انگیز تسلیم کرنا ۔ (نور اللغات)

تحول و تفصیل ۔ بہت کمی کے ساتھ بولتے ہیں جیسے "یہ وہ ذات شریف ہیں کہ شیطان بھی دیکھے تو قدم چومے ۔"

قدمچہ :- (بفتح اول و دوم و چہارم) کھڈی کا پایہ ، جس پر پاؤں رکھ کر بیٹھتے ہیں ۔ اردو ، مذکر ۔ (نور اللغات)

تحول و تفصیل ۔ اہل لکھنؤ عام طور سے اس اکیلی کھڈی کو کہتے ہیں ۔ جو پیشاب کے لیے عام طور سے استعمال کی جائے ۔

قدم چھوڑنا :- بوجہ مجبوری کسی سے جدائی اختیار کرنا ، اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

جیتے جی چھوڑتے ہیں کب یہ قدم
اب تو ہم تم سے قول ہار رہے — رند

تحول و تفصیل ۔ سلبی معنی میں اس کا استعمال زیادہ ہے شعر میں بھی استفہامیہ انداز اختیار کیا گیا ہے جس کا حاصل یہی ہے کہ ہم قدم نہ چھوڑیں گے ۔

کھاتی ہے محبت ان کی قسم مر کے بھی نہ چھوڑے گی قدم
دنیا کو دکھا دی شان وفا ، میداں میں بہتر پیاسوں نے — (لا اعلم)

قدم چھونا :- پیروں کو بوسہ دینا فرط عقیدت یا جوش محبت میں کسی کے پاؤں سے اپنے ہاتھوں کو مس کرنا ، اور پھر ان مس کیے ہوئے ہاتھوں کو چومنا یا آنکھوں سے لگانا ، اردو محاورہ فصیح ، رائج ۔

فرش گل پر چلنے والوں کے قدم چھونا کجا
گرد آنکھوں میں لگانے کو کہیں ملتی نہیں — صفی

تحول و تفصیل ۔ حضرات اہل ہنود کے یہاں عام طور سے یہ طریقہ رائج ہے ۔ ذیل کے شعر میں اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے ۔

لبوں کا بوسہ جسے مل گیا ہو وہ جانے
قدم تو اس بت بے دید کے ہم بھی چھوتے ہیں — اکبر الہ آبادی

قدم حکم سے باہر نہ رکھنا :- حکم کی تعمیل میں کمی نہ کرنا ، فرمانبرداری میں کوتاہی نہ کرنا ، اطاعت میں ہمہ وقت سرگرم رہنا ، اردو ، محاورہ ، فصیح ، رائج ۔

تمہارے حکم سے باہر قدم نہ رکھوں گا
کہو تو مر کے نہ نکلوں مکان سے باہر — رشک

قدم حد سے باہر ہونا :- پاؤں کا اپنی مقررہ حد سے باہر جا پڑنا ، اردو صرف ، قلیل الاستعمال ۔

گستاخ ہاتھ گردن دلبر میں خم ہوا
حد ادب سے شوق کا باہر قدم ہوا — آتش

قدم درمیاں سے اٹھ جانا :- کوئی تعلق نہ باقی رہنا دخل نہ رہنا ، واسطہ نہ رہنا ، اردو محاورہ فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ انہوں نے کچھ ایسے حیلے کیے کہ وہ ڈھیٹ ہوں اور شرم و لحاظ کا قدم درمیان سے اٹھ جائے ۔ (محصنات)

قدم درمیان ہونا :- واسطہ ہونا ، دخل ، تعلق ہونا ، اردو صرف فصیح ، رائج ۔

غل تھا کہ یہ مصالحہ بے سم و جاں نہیں
لو تیغ برق دم کا قدم درمیاں نہیں — مرزا دبیر

قدم درویشاں ردِّ بلا :- بابرکت آدمی کے آنے سے بلا دور ہو جاتی ہے ، فارسی مقولہ ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

محل صرف ۔ پہلے پاسبان نے پکارا اس طور پر کہ ساری عمارت گونج گئی ، قدم درویشاں ردِّ بلا ۔ اور پھر نہایت تپاک سے فلسفہ داخلہ طلب کی نذر پروفیسر رشید احمد کا ایک انشائیہ ہے ۔

قدم دریا ہونا:- گھوڑے کا قدم بہت رواں ہونا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ڈوبتی ہے کشتیٔ عمر رواں غم سا شغال
کیا قدم دریا ہے تیرے تو سن چالاک کا — بحر لکھنوی

قدم دکھانا:- (گھوڑے کے لیے) رفتار دکھانا، چال دکھانا، رفتار کا امتحان دینا، اردو صرف، سلوتریوں کی اصطلاح۔

قدم دکھانا:- رخصت ہونا، ہوا کھانا، چلتے پھرتے نظر آنا، دہلی کی زبان۔

(ضعیف) جلد قدم دکھاؤ اب تمھارا یہاں کوئی کام نہیں — (نور اللغات)

قدم دھرنا:- پاؤں رکھنا، آنا، اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

کوچۂ شعر و سخن میں جو قدم میں نے دھرا
نظم تصویر تھی بے رنگ سو رنگ اس میں بھرا — رشید

قدم دھو دھو کر پینا:- پاؤں دھو دھو کے پینا، کمال عظمت کرنا، اردو صرف، فصیح رائج۔

ایک شب بھی مرد ما مجھ کو لگا ہاتھ گر
روز پیتا پاؤں دھو دھو کر سدا پیتا قدم — جان صاحب

قول فیصل - پاؤں دھو دھو کے پینا زبانوں پر زیادہ ہے۔

قدم دیکھنا:- کسی بزرگ کی زیارت کرنا اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

پھر سے بت کدے سے تو اے اہل کعبہ
پھر آکر ہمارے قدم دیکھتے ہیں — داغ

قدم ڈگمگانا:- پاؤں میں لغزش ہونا، اردو صرف فصیح، رائج۔

بلند ہو تو کھلے تجھ پہ زور پستی کا
بڑے بڑوں کے قدم ڈگمگائے ہیں کیا کیا — یگانہ چنگیزی

قدم ڈگنا:- پاؤں بہکنا، لغزش ہونا اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہر گام پہ ڈگتا ہے قدم راہ وفا میں
کھائی ہے چپیٹ ایسی کہ سنبھلا نہیں جاتا — رند

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت " قدم ڈگمگانا " بھی رائج ہے۔

رہ وفا میں قدم ڈگ گیا رقیبوں کا
ہمارے ساتھ انھیں پائمال ہونا تھا — بحر

سلبی معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں۔

رہے محفوظ دنیا کے زمانہ کے مفاسد سے
قدم راہ توکل سے کبھی ڈگنے نہیں پائے — نظم طباطبائی

قدم رسول:- (بے اضافت) پیغمبر اسلام صلعم کا نقش قدم۔ اردو، رائج۔

شرف بڑھا گیا قاصد غریب خانے کا
قدم رسول ہوا ہجر آستانے سا — قدر بلگرامی

قول فیصل۔ اسی کو " قدم شریف " بھی کہتے ہیں اس مکان کو بھی کہتے ہیں۔ جس میں قدم مبارک کا نشان رکھا ہو۔ قدم شریف حضرات اہل سنت کی اصطلاح ہے۔

قدم رکنا:- پاؤں تھمنا، چلنے سے باز آنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

کوچہ گردی سے کسی صورت قدم رکتے نہیں
کاٹ ڈالوں اپنے کو سچ ہے یہی تغریر پا — بحر

قدم رکھنا:- چلنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

پھر آنکھیں بھی تو دیں کہ رکھے دیکھ کر قدم
کہتا ہے کون تجھ سے نہ چل چل سنبھل کے چل — ظفر

قدم رکھنا:- آنا، اردو صرف فصیح رائج

ہزاروں سال سوز دل نے کی تھی دو رخ آشامی
قدم رکھتے ہی میرے لگ گئی اک آگ محفل میں — عزیز لکھنوی

قدم رکھنا:- (کسی کام کی ابتدا کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

رکھے قدم جو کوئے محبت میں اے ظفر
لازم ہے پہلے ڈھونڈ لے رستہ پناہ کا — ظفر

راہ دور عشق میں اب تو رکھا ہم نے قدم،
رفتہ رفتہ پیش کیا آتا ہے بارے دیکھئے — میر

قدم رکھنا:- جانا، پہنچنا، اردو، محاورہ، فصیح، رائج۔

قدم رکھنا محفل کو صحبت زہاد میں اے زاہد
یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے مے خانہ کہتے ہیں — لاہم

قدم رکھنا:- زمین پر پاؤں رکھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ کہتے ہیں نکلنا اب تو دروازے سے مشکل ہے
قدم کوئی کہاں رکھے جدھر دیکھو ادھر دل ہے — امیر مینائی

قدم رکھنا:- کسی کام کے کرنے کا دعوا کرنا کسی کام کی نفی کرنا، شیخی بگھارنا، اردو محاورہ دہلی کی زبان۔

پہلوانی میں جو رکھا کر قدم زمانہ چلتا ہے
کنبے کی طرح ہر اک کو یاد ان میں سکتا ہے — ظہور
(فرہنگ آصفیہ)

قدم رنجہ فرمانا:- (تفضیلی) تشریف لانا، کسی کے گھر تک جانے کی زحمت اٹھانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قدم رنجہ ہمارے گھر میں صاحب
کبھی بھولے سے فرمایا تو ہوتا — تجمل

قدم رنجہ فرما ہونا:- کسی جگہ تشریف لانا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

قدم رنجہ فرما ہوئے تھے کہیں
بحکم خدائے جہاں آفریں — دبیر (معارج الفضائل)

قدم رنجہ کرنا: — (تعظیم کے محل پر) کسی کے گھر تک جانے کی زحمت گوارا کرنا، تشریف لانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اترے جب لحد میں شہ دم بھر کے لیے آئے
قدم رنجہ کیا، زحمت اٹھائی، مہربانی کی
پیارے صاحب رشید لکھنوی

قول فیصل: اس کا استعمال طنز کے محل پر زیادہ ہے جیسا کہ شعر سے ظاہر ہے۔ قدم رنجہ کرنا کی جگہ رنجہ قدم کرنا بھی استعمال ہوتا ہے جو عام نہیں ہے۔

کیجیے رنجہ قدم باغ تلک تفریحاً
پوچھیے گل سے خدا وجہ ملال بلبل — رند

قدم زمین پر نہ رکھنا: — (کنایۃً) نہایت مغرور ہونا، بہت اترانا، اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

وہ زمیں پر قدم نہیں رکھتے
حسن کا کیا غرور ہوتا ہے — حبیب

قدم زن ہونا: — روانہ ہونا، چلنا، اردو صرف قلیل الاستعمال۔

محل صرف: بشاش اور فرحناک ہو کر جانب باغ قدم زن ہوا۔ (طلسم ہوشربا)

قدم سر پر رکھنا: — احسان کرنا، اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

کیا کروں شکر ادا آپ کے آنے کا کہ رات
جو قدم آپ نے رکھا مرے سر پر رکھا — مصحفی

قدم سرکانا: — قدم ہٹانا، قدم پیچھے ہٹانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

شمع ساں سر کٹو کے تو ہے کہ جی میں اے یار قدم
سر بھی کٹ جائے تو سرکائیں نہ زنہار قدم
شرف لکھنوی

قول فیصل: اس کا لازم "قدم سرکنا" بھی مستعمل ہے۔

قدم سست پڑنا: — قدم کی رفتار دھیمی ہونا، چلنے میں پاؤں کا تیز نہ اٹھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

بے خبر ناقۂ لیلیٰ کی تپش، سست پڑتے ہیں قدم کیا باعث — تنویر لکھنوی

قدم سے آنکھیں ملنا: — منت اور لجاجت کرنا، اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

تیرے قیدی کے قدم سے آنکھیں پریوں نے ملیں
پاؤں کی زنجیر تسبیح سلیمانی ہوئی — منیر

قدم غلط پڑنا: — پاؤں بے محل پڑنا، چلنے میں بہکنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

آتا ہے وہم لغزش مستانہ دیکھ کر
پڑتے ہیں نامہ بر کے ہزاروں قدم غلط — داغ

قول فیصل: اس کا ایک مفہوم ہے "نامناسب اور ناجائز فعل کا ارتکاب ہونا" جیسے "ہر صاحب عقل و ہوش کا فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کی نگہداشت کے ساتھ نگرانی کرے کہ کوئی قدم غلط نہ پڑے۔"

قدم قدم: — ایک ایک قدم کے فاصلے سے، ہر قدم پر، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قدم قدم ترے گم کردہ رہ کی منزل میں
ورود خضر علیہ السلام ہوتا ہے — جلال

قدم قدم پر: — ہر ایک قدم پر، ہر ہر جگہ، اردو صرف، فصیح، رائج۔

کہتے ہیں عاشقوں سے یہ انداز چال کے
رکھ دو قدم قدم پہ کلیجہ نکال کے — جلیل

قدم قدم پر ٹھٹھکنا: — ہر قدم پر رکنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ میں "قدم قدم پر ٹھٹکنا" بولتے ہیں۔

قدم قدم پر ٹھوکر کھانا: — لکھنؤ میں جا بجا غلطی کرنے کے محل پر بولتے ہیں جیسے غلطی کرنا، اردو محاورہ فصیح، رائج۔

محل صرف: کتاب لکھنے کو لکھ دی۔ لیکن غرور علم کی وجہ سے قدم قدم پر ٹھوکر کھائی ہے۔

قول فیصل: اس کا ایک مفہوم ہے۔ تجربہ حاصل کرنے میں بار بار ناکام رہنا جیسے "زندگی بھر کوشش کی کہ کوئی سچا دوست مل جائے قدم قدم ٹھوکر کھائی۔ لیکن کامیاب نہ ہو سکے" ٹھوکر کی جگہ ٹھوکریں بھی زبانوں پر ہے۔

قدم قدم چلنا: — آہستہ آہستہ چلنا اردو صرف، قریب بہ متروک،

قدم قدم جو چلے وہ تو سب لگے کہنے
کبھی نظر سے ہو پنہاں کبھی نمایاں ہے — (گلدستۂ مجاہد انشاں) اردو

قول فیصل: نازک سے فرق کے ساتھ "قدم قدم جانا" بھی بولتے تھے۔ مگر اب وہ بھی نہیں بولتے۔

قدم کانپنا: — رعب یا خوف سے پاؤں تھرتھرانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

کانپتے ہیں جو نجف میں قدم پیر فلک
قہر سے کہتے ہیں خدام ادب سے سنبھل
(منیر شکوہ آبادی)

قدم کو ہاتھ لگانا: — (ہندی) پاؤں چھونا، تعظیماً پاؤں کو ہاتھ لگا کر چومنا، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: بہت کمی کے ساتھ اردو پر ہے

قدم کو ہاتھ لگانا: — (کنایۃً) خوشامد کرنا عاجزی کرنا کی جگہ، پیروں پڑنا، ناک رگڑنا، اردو محاورہ متروک،

قدم کو ہاتھ لگاتا ہوں اٹھ کہیں گھر چل
خدا کے واسطے اتنے تو پاؤں مت پھیلا — انشا

قدم کھوٹا ہونا: — بے پرا پھیرا ہونا، اردو محاورہ متروک

اشرفی خانم ہو کا کیا مرے آیا قدم
ہو گیا آباد گھر برباد ہے کھوٹا قدم — جان صاحب

قدم کہیں کا کہیں پڑنا۔ ضعف یا نشے کی حالت میں پاؤں کا بہک کے بے جگہ پڑنا اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

قدم رکھا کہیں اور جا پڑا کہیں کا کہیں
ہیں تو بادہ کشوں فاک اختیار نہیں　　تسنیم عظیم آبادی

قدم کے ساتھ۔ ہمراہی اور رفاقت میں، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مینا ئے مے کا ہم سے ہے محتاج مے فروش
ماخذ آیا ہے بہار سے قدم کے ساتھ　　ناسخ

قول فیصل۔ اب زیادہ تر وہ "قدم کے ساتھ ہونا" بولتے ہیں۔

قدم کے نشان پر چلنا۔ کنایۃً پیروی کرنا، بیروت پہ چلنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

پیرو فقط زمانہ نہیں ان کی چال کا
فتنے بھی چل رہے ہیں قدم کے نشان پر　　جلیل

قدم گاڑ کے بیٹھنا۔ ایک جگہ جم کے بیٹھنا پاؤں جمانا اردو صرف، دلی کی زبان

جو لنگیں گھر میں قدم گاڑ کے بیٹھے تو نصیر
شہرت نام سے لیکن ہیں فنگ آلود سے　　شاہ نصیر

قدم گاڑ کے رکھنا۔ قدم جما کے رکھنا اردو صرف، متروک۔

اوسی کیلئے گو ہیں یہ سب پہاڑ
قدم اپنے رکھتے ہیں سب گاڑ گاڑ　　میر حسن

قدم گاڑنا۔ ثابت قدم رہنا، استقلال سے کھڑے رہنا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

سر بھی جو کٹے گا تو نہ سرکیں گے ہم اب تو
شمشیر سے ہمیں گاڑ دیے ہیں قدم اب تو　　میر انیس

قدم گاہ۔ قدم رکھنے کی جگہ، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بالکل نہیں بولتے۔

قدم گڑنا۔ کسی جگہ قیام ہونا، جم جانا اردو صرف قلیل الاستعمال۔

پتھر بندھا ہوا تھا شکم پر دم جہاد
لیکن گڑے ہوئے تھے قدم کوہسار میں　　نظم طباطبائی

قدم گن گن کے رکھنا۔ آہستہ آہستہ چلنا نہایت احتیاط سے چلنا اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

رکھے اب بر عبادت نہ قدم گن گن کر
جی رہا ہے یہ مریض اپنا دم گن گن کر　　داغ

قدم گننا۔ لڑکھڑا کے چلنے والے کی نسبت جہاں یہ کہنا ہوتا ہے کہ اب گرا اور جب گرا، اردو محاورہ قلیل الاستعمال۔

لڑکھڑاتا ہوا جاتا ہے جو زخمی تیرا
اس کے گنتے ہیں کھڑے مردم بیمار قدم　　مصحفی

قدم لڑکھڑانا۔ نشہ یا نیند کے غلبے یا کمزوری کی وجہ سے پاؤں میں لڑکھڑاہٹ ہونا، پیروں میں لغزش ہونا، گرنے لگنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

معاً گر برق تجلی نے سنبھالا اس کو
لڑکھڑایا جو قدم تیرے تماشائی کا　　امیر مینائی

قول فیصل۔ بصیغۂ جمع بھی مستعمل و فصیح ہے۔

لڑکھڑاتے ہیں قدم مستانہ تیری چال سے
تاک نگور اے رب نازک یہ سر پہ شال ہو　　ناسخ

تکمیلی صورت سے "قدم لڑکھڑا جانا" بھی رائج و فصیح ہے جیسے پھولوں کی مہریاں بھی سجائیں جہاں فرشتے کا قدم لڑکھڑا جائے۔ اونگھنے لگے گر خوشبو سے نیند نہ آئے۔ (دانشائے سرور اردو مقفیٰ)

قدم لگنا۔ قدموں کو بوسہ دینا یا ملنا چھونا قدم بوسی کرنا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قدم لگنا۔ گھوڑے کا قدم قدم چلنے لگنا گھوڑے کو قدم چلنا آجانا، اردو صرف، متروک۔

دامن زین طلا گر دصفت نشا جا
نہ لگے گا قدم اس ترک کا تو جن کی تک　　رند

قدم لگنا۔ کسی کے زیر سایہ رہنا، کسی کی پناہ یا حفاظت میں رہنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قدم لول۔ پاؤں چوسوں، اردو فقرہ قریب بہ متروک۔

قدم لول اب دماغ ہو شمسک کے میں
تصدق جاؤں اپنے جوش کے میں　　داستان لیلیٰ و شعلوم

قدم لیجے۔ (کسی اسم یا ضمیر کے ساتھ) شرارت میں استاد مانئے، اردو فقرہ قلیل الاستعمال۔

گئے تھے پھر حبیب کے شب کہیں تم رخ کعبے قدم تمہارے
سبھی ہیں چالیں تو اوچلیں ہم تم ہمارے نہ ہم تمہارے　　جرأت

قدم لینا۔ تعظیم کے طور پر پاؤں سے ہاتھوں کو مس کرنا، اردو محاورہ قریب بہ متروک۔

یہ ملا اوج خاکساری سے
کہ قدم آسمان لیتے ہیں　　امیر مینائی

قول فیصل۔ اس محاورے کا استعمال بصیغۂ جمع ہی رہے نہ دشت میں جب گھر دل کے لیے
قدم دہی میرے کانٹوں نے سر جھکا کے لیے　　شاد لکھنوی

خیر مقدم کرنا، پیشوائی کے لیے بڑھنا بھی ایک مفہوم ہے جو کمی کے ساتھ رائج ہے۔

دو ڑے لئے قدم اجل کے
دھوکا ہوا یار کی خبر کا　　نسیم دہلوی

بڑا ماننا، استاد تسلیم کر لینا مان جانا بھی مفہوم لیتے ہیں لیکن ان معنی میں بھی اب کمی کے ساتھ زبانوں پر آتا ہے۔

چال ابر کی چلا جو گلستان میں جھوم کر
طاؤس نے قدم ترے رہوار کے لیے　　آتش

خوشامدانہ طور پر کسی کے پاؤں چومنے اور پیروں پر گرنے کے معنی میں بھی رائج تھا۔ لیکن اب اس صورت میں بھی قلیل الاستعمال ہے۔ بہت کم زبانوں پر آتا ہے

کرو آپ کہ وہ جب تمھاری جو شامت آئی
اٹھا اور اٹھ کے قدم میں نے پاسباں کے لیے — غالب

قدم مارنا: سعی و تدبیر کرنا، کسی کام کے لیے کوشش کرنا، دوڑ دھوپ کرنا، اردو محاورہ، متروک۔

مصحفی گر ہے سر غزلے کا تجھے شوق میاں
اب کی اس کوچے میں تک اور بھی تو مار قدم — مصحفی

قدم مارنا: کسی کی روش پر چلنا، پیروی کرنا اردو محاورہ متروک۔

نیقرین کے قدم مار اس میں اے آتش
طریق احمد مرسل سی شاہراہ نہیں — آتش

قول فیصل۔ سلبی معنوں میں بھی استعمال کیا ہے

نہ طاؤسوں کو یہ طرز روش آئی نہ کبکوں کو
قدم مارا نہ کس کس نے تری رفتار پہ کیا کیا — آتش

تیز جانا اور جلدی جانا کے معنی میں بھی بولتے تھے۔ مؤلف نور اللغات نے قدم مار کر جانا بھی لکھا ہے اور اس صورت کو دہلی سے مخصوص لکھا ہے۔ مگر کوئی مثال نہیں دی ہے۔ اس لئے یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا۔

قدم ملانا: پاؤں سے پاؤں ملانا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

کیا ملائے ہیں درختوں نے قدم گلشن میں
کا بشو بھی لگا ہے کمر اٹھنے لگی — قدر

قدم منحوس ہونا: کسی کا آنا نامبارک ہونا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

خط نکلنا دے رنگین پہ ہے پیغام فراق
اس گلستاں میں قدم اس سبزہ کا منحوس ہے — آتش

قول فیصل۔ جب کثرت مقصود ہوتی ہے تو ایسے کے اضافے کے ساتھ بولتے ہیں۔ جیسے قدم چند سے منحوس ہونا، یہاں سے کے بعد لفظ زیادہ محذوف ہے

اقلیم فقر سلک نے اس کے کیا خراب
منحوس چند سے بھی ہمارا قدم ہوا — آتش

قدم ناپ کر رکھنا: احتیاط سے قدم رکھنا ڈر ڈر کے قدم رکھنا اردو محاورہ متروک۔

جا سکے خاک کوئی حد ادب سے باہر
ناپ کر رکھتے ہیں دال صورت پرکار قدم — مخمور لکھنوی

قول فیصل۔ اب ایسے محل پر "پنجے تلے قدم رکھنا" بولتے ہیں

قدم نامبارک مسعود گر بدریا رود برآرد دود: نامبارک قدم اگر دریا میں رکھ دیا جائے تو دریا کا پانی دھواں دینے لگے۔ ایسے شخص کی نسبت بولتے ہیں جس کا دخل دینا یا کسی جگہ جانا برکت اڑا دینے کا باعث ہو۔ فارسی مثل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قدم نکالنا: گھوڑے کو سدھا کے خوش رفتار بنانا، قدمبازی سکھانا، اردو محاورہ، سلوتریوں کی اصطلاح۔

قدم نکالنا: کسی محدود جگہ مثلاً گھر کے دائرہ یا مکان جنگل وغیرہ کے باہر آنا جانا، اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

وحشت نے بھی جب کہ گلستاں سے نکالا
غیرت نے قدم پھر نہ بیاباں سے نکالا — آتش

قول فیصل۔ اس کا استعمال سلبی حیثیت میں زیادہ ہے۔

قدم نکلنا: گھوڑے کو ایسی سبک روی آ جانا جو سوار کو تکان نہ پہنچائے، قدمبازی آ جانا۔

ہمیں سر خار سے نکلا سر صحرا
کچھ تو سن وحشت کا قدم اور زیادہ — ذوق

قول فیصل۔ اس محاورے میں لفظ قدم بصیغۂ واحد ہی مستعمل ہے۔

قدم نکلنا: باہر نکلنا اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ہمارے وادی پر ہول سے ڈرے ایسا
قدم نہ آہوؤں کے پھر تتارے نکلے — مہدی حسین ناصر

قول فیصل۔ اس محاورے میں لفظ قدم واحد اور جمع دونوں صورتوں سے ہے اور سلبی معنی میں زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

پاؤں بستر کی کھینچنے چلنے کو جاتی ہے بہو
نکلا اس پر بھی نہیں سسرال سے میرا قدم — جان صاحب

قدم نہ اٹھ سکنا: مارے دہشت کے پاؤں کا نہ اٹھایا جا سکنا، چلنے سے عاجز ہو جانا، اردو مصرف فصیح، رائج۔

تھا شاعر ہمارا آج جو میدان سخن میں
رستم کا مرے آگے قدم اٹھ نہیں سکتا — نصیر

قول فیصل۔ اس محاورے میں قدم بصیغۂ واحد ہی مستعمل ہے۔

قدم نہ اٹھنا: چلنے سے معذور ہونا، پاؤں کے بھاری ہو کر نہ اٹھ سکنا، پاؤں میں کھڑے ہونے کی طاقت بھی نہ ہونا، اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

بیخودی سے نہیں اٹھتے مرے زنہار قدم
منزل فقر میں ہو جاتے ہیں بیکار قدم — مصحفی

آتی ہے صدائے جرس ناقہ لیلیٰ
ہر چند کہ مجنوں کا قدم اٹھ نہیں سکتا — ذوق

قدم نہ پڑنا: پاؤں نہ رکھا جانا،

ہیبت سے پری کا بھی قدم پڑ نہیں سکتا
بے دیو سیہ یار کی دیوار کا سایہ — شعلہ

قول فیصل۔ چل سکنا، پاؤں نہ اٹھنا اور آگے نہ بڑھ سکنا بھی اس کا مفہوم ہے۔

ہم راہِ میر عشق کا چھٹتا نہیں قدم
جب تک نہ آگے آگے کوئی رہنما چلے — فانی

قدم نہ چھوڑنا :- رفاقت نہ چھوڑنا، ساتھ نہ چھوڑنا، اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ع سر بھی کٹے گا اب تو نہ چھوڑیں گے یہ قدم — ذہین

رہ جائے گا پیچھے دل دیوانہ کسی کا
چھوڑے نہ قدم لغزشِ مستانہ کسی کا — عادت

قدم نہ رکھنا :- (حقارت کے محل پر) کسی جگہ ازراہِ نفرت بالکل نہ جانا، اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

دیکھنا کل آپ سے کوئی نہ رکھے گا قدم
آج جانے کی اجازت جب گلستاں میں نہیں — ناسخ

قدم نہ رکھنے دینا :- جانے سے روکنا، آنے کی ممانعت کرنا، اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

قدم کبھی ہم کو نہ رکھنے دیا گلستاں میں
ہزار بار قدم ہم نے باغباں کے لیے — شیفتہ

قدم نہ نکالنا :- دخل نہ دینا اردو محاورہ متروک۔

لائے ان کی گلی پہ ہوئی اسد دم
کہ یہاں اب نکالیے نہ قدم — انجم

قدِ موزوں :- (با اضافت) مناسب قامت، (کنایۃً) معشوق کا قد، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

سامنے اس قدِ موزوں کے یہ ناموزوں ہے
کیا خطا فکر نے کی سرو کو موزوں باندھا — امیر

قدموں :- قدم کی جمع، مذکر، پاؤں، اردو مذکر، فصیح، رائج۔

قدموں پہ میرے لوٹتا ہے مدام
نہیں اسپند یہ مشہور ہے کہ [illegible]
[illegible]

قدموں پر پہنچنا :- (کنایۃً) منت سماجت کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوا ہے کس بلا کشش سے وہ برہم
کہ زلفِ یار قدموں پہ پڑی ہے — امیر

قدموں پہ سر رکھنا :- منت سماجت کرنا، خوشامد کرنا، نہایت عاجزی سے کہنا، اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

مانا کہ ہم ہیں بدنصیب اس میں ہماری کیا خطا
سر رکھتے ہیں قدموں پہ ہم اور آپ ہیں دامن کشاں — عزیز لکھنوی

وہ کافر ہاتھ جوڑے تیغ نے قدموں پہ سر رکھا — امیر

قدموں پر فدا ہونا :- کسی پر نثار ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

تیرے قدموں پہ فدا ہو جائیں گے
تیرے ہی سر کی قسم کھاتے جب ہم — جگر

قدموں پر گرنا :- عاجزی کرنا، منت سماجت، خوشامد کرنا، پاؤں پڑنا، گڑگڑانا، اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

مثلِ نثر :- خورشید کی آنکھ کھلی دس دربار الفت شور کو دیکھا کس لطف سے آراستہ ہے عمرو کھڑا پکارتا ہے اور خورشید تو نے قوت پروردگار کو دیکھا اب قدموں پر جھک کے گر کر خورشید کے قدموں پر ملی پڑنے لگا۔
(طلسم ہوشربا جلد ہفتم)

قولِ فیصل :- اس کی تکمیلی صورت "قدموں پر گر پڑنا" بھی رائج و فصیح ہے جیسے مو آج قدموں پر گر پڑی کہا یا جان میں بالکل واقف نہیں ہوں۔
(طلسم ہوشربا)

بعضے متقدمی بھی استعمال کرتے ہیں۔ جیسے پکار کر کہا او کمبخت رومال سے ہاتھ باندھے میں تو تم پھر تیری خطا نہ معاف کروں گا ذرا سیاہ کے قدموں پر گرا دوں گا۔ (طلسم ہوشربا جلد ہفتم)

قدموں پر وارنا :- قدموں پر صدقہ کرنا، فدا کرنا، اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مصرع: بندہ میں تمہارا ہوں مجھے قدموں پہ وارو — میر انیس

قدموں پہ ہونا :- منت خوشامد کرنا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہزاروں اس کے قدموں پہ تجھے مشتاقِ گرفتاری
مرے ہی دل کو چھانٹا دیکھنا تو انتخاب اس کا
(وحشت کلکتوی)

قدموں تک رسائی ہونا :- باریابی ہونا، کسی خاص ہستی تک پہنچنے میں کامیابی ہونا، اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ہو رسائی تیرے قدموں تک خدا کی شان ہے
بات جو ہم سے نہ پیدا ہو صبا پیدا کرے — جلیل

قدموں تلے آنکھیں بچھانا :- بے حد آؤ بھگت کرنا، کمال عقیدت سے پیش آنا، اردو محاورہ، قریب بہ متروک۔

قولِ فیصل :- اس محاورہ کا مفہوم مولف نوراللغات نے "قدموں کے نیچے آنکھیں بچھانا" کا کیا تھا۔ جو خود محاورہ ہے اور وضاحت کا محتاج ہے۔ مزید برآں، قدموں تلے آنکھیں بچھانا لغت قائم کیا ہے۔ در اصل قدموں کے ساتھ یہ محاورہ بہت کم استعمال کرتے تھے قدموں کے نیچے بکثرت نظم کرتے تھے۔ اسی سبب سے مثال میں کوئی شعر نہیں ملا۔

قدموں سے :- بدولت، بسبب سے، اردو، فصیح، رائج۔

گل کھلائیں گے جدھر آپ نکل جائیں گے
راہ اب بچھیں قدموں سے گلستاں ہو گئے — صفدر مرزا پوری

قدموں سے آنکھیں ملنا :- انتہائی تعظیم و تکریم سے پیش آنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دیکھ کر اہلِ یقیں نے آنکھیں قدموں سے ملیں
دامنِ مژگاں سے جھاڑا راہ کا گرد و غبار — نظم طباطبائی

قدموں سے جدا رہنا:- (تعظیم سے) کسی کے پاس نہ رہنا، کسی سے دور رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تیرے قدموں سے کیوں جدا رہتا
ہائے پامال دل حنا نہ ہوا — جلیل

قدموں سے جدا کرنا:- ہمراہی اور رفاقت سے علیحدہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قدموں سے ہمیں جدا نہ کرنا
جو جسم کیا ہو در گزرنا — اختر (شاہ اودھ)

اے سہی قد چشم تر کو کر نہ قدموں سے جدا
اب جو ہر باغ میں ہے متصل شمشاد سے — ناسخ

قدموں سے جدا ہونا:- علیحدہ ہونا، دور ہونا، ہمراہ نہ ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

روتے ہیں کہاں ہچکیاں لے لے کے مکرر
ہیہات کہ قدموں سے جدا ہوتی ہے نادر — میر عشق

قدموں سے جدائی ہونا:- علیحدگی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تیرے قدموں سے جو آنکھوں کو جدائی ہو جائے
ڈر یہ رونے کہ قالین ترائی ہو جائے — بحر

قدموں سے چھٹنا:- (تعظیماً) کسی چیز سے جدا ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ حضرت کے قدموں سے چھٹ گئے بستی سے اجڑے لٹ گئے تقدیر برگشتہ ہوئی۔ (انشائے سرور اردو معلیٰ)

قول فیصل۔ چھٹنا کی جگہ چھوٹنا بھی ہے اسی معنی میں بھی مستعمل ہے۔

ایک بوسہ مری تنخواہ ملے یا نہ ملے
آرزو ہے کہ ذرا قدموں سے یہ نوکر چھوٹے — بحر

قدموں سے سرفراز ہونا:- زیارت کرنے کی جگہ۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

آتے ہیں امیدوار اس دم
ان قدموں سے سرفراز ہوں ہم — اختر (شاہ اودھ)

قدموں سے طے کرنا:- کسی راستے کو پیدل چل کے ختم کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ گھر اور گھرانے کو چھوڑ کر غربت اختیار کی، علم و عمل کو رفاقت میں لیا اور معمورۂ جہاں کو عبرت کے قدموں سے طے کیا۔ (دربار اکبری)

قدموں سے لپٹنا:- خوشی اور عقیدت کے اظہار کے محل پر، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ وہ وزیر آکر قدموں سے خورشید کے لپٹ گیا، کہا اے شہنشاہ فلک وقار کے حیلے سے حضور گئے، کہاں تشریف رکھی، کیا افتاد پڑی۔ (طلسم ہوشربا)

قدموں سے لگا پھرنا:- ہمہ وقت ساتھ رہنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

وہ سیہ روز ہوں کہتے ہیں جسے شامت بخت
میرے قدموں سے لگی پھرتی ہے سایہ ہو کر — بحر

قدموں سے لگا رہنا:- (۱) کسی وقت جدا نہ رہنا اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

یا الٰہی میں بنوں خط کف پائے حضور
انھیں قدموں سے رہوں تا کہ لگا رات دن — قدر

قدموں سے لگا رہنا:- (۲) کسی کی حمایت میں رہنا، زیر سایہ رہنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

اے لاغری میں ان کے قدم سے لگا رہوں
بن جاؤں گھل کے خط کف پا کسی طرح — قدر

قدموں سے لگا ہونا:- ہر وقت حاضر رہنا، اطاعت کرنا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قدموں سے لگا تھا عیش جاوید

ہر نقش تھا سرنوشت جمشید — شوق قدوائی

قدموں سے لگنا:- (۱) پاؤں سے مس کرنا، پاؤں چومنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

نقش پا خالق گیتی نے بنایا ہم کو
جب کہ قدموں سے لگے اس نے مٹایا ہم کو — ذکا

قدموں سے لگنا:- (۲) نہایت تعظیم و تکریم سے پیش آنا، تعظیم ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قدموں سے لگنا:- (۳) عاجزی کرنا، پیروں پڑنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قدموں سے لگی رہنا:- مطیع رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

افتادہ کوئی مجھ سا کہاں راہ عشق میں
قدموں سے میرے رہتی ہے ٹھوکر لگی ہوئی — امیر

قول فیصل۔ تذکیر کے محل پر "قدموں سے لگا رہنا" بھی بولتے ہیں۔

قدموں سے منہ ملنا:- مطیع رہنا، ہر وقت ساتھ رہنا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

اقبال کیوں کر ان کے قدموں سے منہ ملے
کس گود میں پڑے ہوئے کس دودھ سے پلے — انیس

قدموں کا دیکھنا:- (کنایۃً) زیارت کرنا، اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

اے دل استادہ ہے ہیں قربان آئیے
قدموں کے دیکھنے کا ہے ارمان آئیے — کد روح

قدموں کو بوسہ دینا:- نہایت تعظیم و تکریم کرنا، بہت عاجزی و انکساری سے پیش آنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بڑی دھوم سے افراسیاب کی دعوت ہوئی، ہر خرد و کلاں افراسیاب کے قدموں کو بوسہ دیتا ہے۔ (طلسم ہوشربا جلد ہفتم)

قدموں کو چھوڑنا:- ساتھ چھوڑنا، کسی کا کسی سے جدا ہونا، جدائی اختیار کرنا، اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف:- یوں جیسا حکم ہو مگر میرے لیے حضور کے قدموں کو چھوڑنا کسی طرح مناسب نہیں۔

قدموں کی بدولت:- حضور کے طفیل ہیں اسی سرکار کی بدولت۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ع دائی انھیں قدموں کی بدولت ہے ہمارا راج — بر اغیر

قدموں کی برکت سے:- (تعظیماً) کسی کے آنے کی برکت سے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قدموں کی قسم:- پاؤں کی قسم کی جگہ، اردو صرف فصیح، رائج۔

ہم نشینوں کا یہ کہنا انھیں قدموں کی قسم
جھوٹ کہتے ہوں اگر آنکھوں سے معذور ہوں ہم — امیر

قول فیصل۔ کھانا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

کر کے پامال وہ فرماتے ہیں
پھر نہ قدموں کی قسم کھائیے گا — لطافت

قدموں کے ساتھ:- (کنایۃً) دم کے ساتھ، ذات کے ساتھ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع دولت ہماری یار کے قدموں کے ساتھ ہے — بحر

قدموں کے نیچے جنت ہونا:- حدیث ہے ماں کے پاؤں کے نیچے جنت ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوں جو ناراض یہ قیامت ہے
ان کے قدموں کے نیچے جنت ہے — شوق

قدموں لگا رہنا:- مطیع و فرمانبردار رہنا، اردو صرف، متروک۔

جہاں تک کہ سرکش تھے اطراف کے
وہ اس شہ کے رہتے تھے قدموں لگے — میر حسن

قدموں میں:- زیر سایہ، سامنے، حضور

ہیں، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

نہ گیا گھر سے جیتے جی عاشق
تیرے قدموں میں دم دیا کہ نہیں — داغ

قدموں میں آنکھیں بچھانا:- مقدم کے نیچے آنکھیں بچھانا، عوام کی زبان، قریب بہ متروک۔

قدموں میں بچھا جانا:- بکمال عاجزی ادب و تواضع کے لیے، اردو محاورہ، قلیل الاستعمال

بوریا گھر میں نہیں ہے تو مجھے فکر نہیں
آنے والے کے میں قدموں میں بچھا جاتا ہوں — راسخ

قدم ہٹانا:- پاؤں سرکانا، پیچھے ہٹنا، اردو صرف فصیح، رائج۔

ع دل بھی بڑھا کے ہٹاتے نہیں قدم — میر انیس

قدم ہٹ جانا:- لغزش ہونا، استقلال میں فرق آنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

سرکش نہ ذرا جو سر بھی کٹ جائیں
کیا کہیں کانپ قدم جو ہٹ جائیں — اختر (واجد علی شاہ اودھ)

قدم ہٹنا:- ہمت ہارنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دیکھیں تو سر کے سے کس کے قدم ہٹتے ہیں
کتنے شبیر کے ہمراہ گلے کٹتے ہیں — تعشق

قدم ہونا:- (گھوڑے کے لیے) رفتار ہونا، چال ہونا، اردو صرف، سلوتریوں کی اصطلاح۔

نہ اس میں حسن صورت ہے نہ اس میں حسن سیرت ہے
ہمارے توسن عمر رواں میں ہے قدم خالی — اسیر

قول فیصل ہے ۔۔۔ کی تکمیلی صورت بھی رائج ہے

باگ لے گا جب کبھی جا کے سوار نیستی
اسپ تصویر گلی میں بھی قدم ہو جائے گا — بحر

قد نکال لانا:- بچے کا قد دراز کرنا، اردو صرف

قلیل الاستعمال۔

نکال لایا ہے وہ شوخ قد قیامت کا
اب آفتاب سوا نیزے پر ضرور آیا — راسخ

قد نکالنا:- قد بڑھانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

نکالا ہے قد میرے رشک چمن نے
یہ طوبیٰ بھی بوٹا ہوا چاہتا ہے — رند

قد نکلنا:- بچے کا دراز قد ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال۔

کہو نہر چمن کی سیر دیکھیں فاختہ قمری
ہمارا قد نکلتا ہے کہ سرو جو نکلتے ہیں — رشک

قدوس:- پاک، مبارک، تمام عیبوں سے پاک، خدائے تعالیٰ کا اسم صفت ذات، عربی مذکر رائج۔

قول فیصل۔ خدائے قدوس کی ترکیب سے مستعمل ہے

قد و قامت:- جسامت، فارسی، ترکیب مذکر، فصیح، رائج۔

کیا بتائیں قد و قامت اس کا
تم قیامت کو نہیں جانتے کیا — مسکین

قُدوم:- آنا، تشریف لانا، سفر سے واپس آنا، عربی مصدر، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سبب ہمرا اختر مگر آگہی پھر اس کی جانب ہو عود شاہی
یہ اس کی جانی رہے تباہی قدوم اختر سے ہو جو شاہی — نظم طباطبائی

بجا ہے دل جو مرا فخر و ناز کرتا ہے
قدوم یار مجھے سرفراز کرتا ہے — اختر

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے اساتذۂ فارس نے دیگر اوزان کے موافق خیال کر کے اس کو قدم کی جمع کی حیثیت سے اپنے کلام میں باندھا ہے جو عربی کے اعتبار سے غلط ہے۔ قدم کی جمع اقدام ہے قدوم نہیں، ہاں بمعنی مصدر ضرور ہے۔

قدوم میمنت لزوم ۔ مبارک آنا جس سے برکت ہو۔ کسی بزرگ رتبہ شخص کے تشریف لانے پر یہ جملہ بولا جاتا ہے۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ نظم۔ فہیم جانِ حضور کے قدوم میمنت لزوم کا مشتاق ہے ایک ایک دن شاق ہے۔ (ظلم ہوشربا)

قول فیصل۔ انھیں معنی میں " قدوم تقدس لزوم " کی ترکیب بھی مستعمل ہوئی ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔ جیسے بحسن اتفاق جناب ممتاز علی خان صاحب متوطن پیر تھ۔۔۔۔ رونق افروز مانچسٹر ہوئے اور قدوم تقدس لزوم سے اس قصبے کو مشرف کیا۔ (مقدمہ عود ہندی)

قُدوَہ ۔ (بالکسر یا بالضم) پیشوا، مرشد، عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل عالم و فاضل محقق — نیر شکوہ آبادی
امین و زندہ و کامل مدقق — (سراج المضامین)

قدیر ۔ (بفتح اول و یائے معروف) قادر، طاقت ور، صاحبِ قدرت، مضبوط، چست، صاحبِ قدرت، خدائے تعالیٰ کا اسم، عربی، صفت، فصیح، رائج۔

رباعی فیضان قدیر ازلی کافی ہے
لطف علی و جود علی کافی ہے
حاجت نہیں کچھ مجھ کو زر و مال کی
اے عشق حسین و علی کافی ہے — نیر عشق

قَدِیم ۔ (بفتح اول و یائے معروف) ہمیشہ کا، ازلی جس کی کوئی ابتدا نہ ہو۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

قدیم ۔ اگلے زمانے کا، عربی، فصیح، رائج۔

پوچھو نہ اس زمانے میں لغت کا حال کچھ
اک رسم تو قدیم سو موقوف ہو گئی — دبیر

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم ہے۔ اگلا زمانہ کہتے ہیں ابتدائے عرض دیکھ حال کا
اس عشق کی رہیں تو ہے عادت قدیم سے — کیفی لکھنوی

قدیم ۔ پرانا، عربی، فصیح، رائج۔

جو میں وہ تم غلام امام کریم ہو
فرق اتنا ہے جدید ہوں میں تم قدیم ہو — مرزا دبیر

قدیم ۔ آبائی، موروثی، جدی۔ عربی، قلیل الاستعمال۔

کھد گیا جب سے وہ قدیم مکان
نہیں معلوم مجھ کو ٹھیک نشان — (نالۂ رسوا)

قدیم ۔ جناب علی نواب صاحب خلف جناب سلیس صاحب کا تخلص۔ آپ بڑے خوش گو تھے، مرحوم کا آخری دور بڑی غربت میں گزرا، اہل دنیا نے انہیں کے حقیقی پوتے کی قدر نہ کی۔ بکثرت مراثی چھوڑ کے مرحوم نے انتقال کیا جو اپنی نظیر آپ ہیں۔ بدقت ایک مرثیہ سرسی ضلع مرادآباد سے دستیاب ہوا وہ بھی جناب قمر سرسوی کی ادب دوستی کی وجہ سے۔ ۱۰ رجب ۱۳۲۷ھ کو انتقال فرمایا اور مقبرۂ جناب انیس میں دفن ہوئے۔

قدیم الخدمت ۔ پرانا خدمت گزار۔ باپ دادا کے وقت کا ملازم، عربی، ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل نثر۔ اکبر جیسے بادشاہ کو ایسے جانبازوں کی قدر دانی واجب تھی اور جانباز بھی قدیم الخدمت۔ (دربار اکبری)

قدیمان خود را بیفزائے قدر ۔ اپنے پرانوں کی قدر بڑھاؤ۔ یعنی جن لوگوں کو تم سے بہت دنوں سے تعلق ہے ان کی قدر زیادہ کرنا چاہیے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قدیمانہ ۔ پرانا، پرانے زمانے سے متعلق، فارسی، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ اگرچہ میر صاحب موصوف کا قدیمانہ انداز تھا مگر وہ ایک کہنہ سال شخص تھے۔ (ذوق جنسیات)

قدیم سے ۔ زمانۂ سابق سے، ہمیشہ سے۔ اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کیا پوچھتا ہے مجھ سے نشاں کلک و برق کا
دونوں قدیم سے مرے خرمن کے یار ہیں — دبیر

طفلی میں ... نام خدا کا ... رہا
کیا کیا نہ حادثے ہوئے ہم پر قدیم سے — آتش

قول فیصل۔ مؤلف فرہنگ آصفیہ نے انھیں معنی میں قدیم الایام بھی لکھا ہے۔ جو لکھنؤ میں رائج نہیں۔

قدیمی ۔ پرانا، اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ خواہ اس سبب سے کہ مخدوم الملک ان کے قدیمی رقیب اس کے دشمن ہو گئے تھے۔۔ (دربار اکبری)

کھڑا ہوں کاسہ خالی لیے امید میں بھی
قدیمی بادہ خواروں میں ہوں پیر انام ہو حیدر — نظم طباطبائی

قُرّاء ۔ (بضم اول و تشدید بدراں) قاری کی جمع بہت سے قرآن پڑھنے والے لوگ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قَرابادِین ۔ (بفتح اول و یائے معروف)، دواؤں کا نسخہ، ترکی، مذکر، رائج۔

محل صرف۔ دربار میں اب ایسے عالم بھی رہ گئے تھے کہ قرابادین قسمت کے عجائب نسخے تھے۔ (دربار اکبری)

قرابت :- (بفتح اول وچہارم) نزدیکی، خویشی، رشتہ داری، یگانگت۔ رشتہ، عربی مونث فصیح، رائج۔

مثل منثر۔ جمعدار نے باوجودیکہ دور کی قرابت تھی جسقدر رفیقوں کا تکفل اپنے ذمے لیا (قرینہ منصوح)

قول فیصل :- سے کے اضافے کے ساتھ زیادہ بولا جاتا ہے۔

مغز ہے یہ بیجا محبت ہے
آپ سے ان سے کیا قرابت ہے — منیر

قرابت پیدا کرنا :- رشتہ داری کرنا، نزدیکی پیدا کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

چھٹے جان عالم یہ کنگھی جو تیری زلفوں سے نے
قرابت کی ہے ارشاد ہو شانے سے پیدا — آتش

قرابت ٹھہرنا :- نسبت قرار پانا، اردو مصدر قلیل الاستعمال۔

مدعیان شہیدان آیا قرابت ٹھہری
بھائی کے ساتھ سعدی بالکل ٹھہری — جلال

قرابت دار :- رشتہ دار، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

قرابت داری :- رشتہ داری، اردو مونث، فصیح، رائج۔

قرابت طرفی :- باہمی جدی رشتہ داری (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

قرابت قریبہ :- قریب کا رشتہ، فارسی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

مثل منثر۔ شیخ زادگان گوپامئو سے ایک شخص تھے کہ شیخ محمد غوث گوالیاری سے قرابت قریبہ رکھتے صلاح و صلاحیت کا لباس پہنے تھے۔ (دربار اکبری)

قرابت ہونا :- رشتہ داری ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج

صاف بوئے گل کو سب چاہتے آتی ہے صبا
دیکھیئے کیسے مری جن سے قرابت ہوگی — ناظر

قرابتی :- رشتہ کا یگانہ، اردو صفت، قلیل الاستعمال۔

قرابہ :- (بفتح اول ودوم وچہارم) شیشے کا بڑا ظرف جس میں عرق رکھتے ہیں، فارسی، مذکر، فصیح، رائج

کس پھول کا درخت لگایا ہے یار نے
مانگا ہے بھیجئے کہ قرابہ گلاب کا — شرف

قول فیصل۔ گلاب کیوڑا اور عطر کے لیے اس کا استعمال زیادہ ہے۔

اے گل اندام یہ خوشبو جو چلی آتی ہے
کسی عطار کے کمہیڑے کا قرابہ ٹوٹا — جلال

اب کے ساتھ شراب رکھنے کے ظرف کو بھی کہتے ہیں

کیا ہو ہم رندوں کے آگے شیشہ گو دل کی قدر
گر گیا نظروں سے جب خالی قرابہ ہو گیا — ناسخ

اس کی اردو جمع قرابے اور قرابوں مستعمل ہے

آشنا تو یاد عارض گلگوں میں رو دیئے
ساتوں فلک حباب ساتوں قرابے گلاب کے — انیس

آج ہر رند شرابوں کی نمائش ہے یہاں
دل کے شفاف قرابوں کی نمائش ہے یہاں — صفی

قرابے کھل جانا :- کسی مقام سے تیز خوشبو کی لپٹوں پر لپٹیں چلی آنا، اردو محاورہ، فصیح و رائج۔

مثل منثر۔ یہ عطر حقیقت بہت عمدہ ہے۔ کاگ کھولتے ہی معلوم ہوا کہ ہزاروں قرابے کھل گئے۔

قرابین :- تحقیق والے معشوق سے چھوٹی قسم کی ایک بندوق کا نام جو چوڑے منہ کی ہوتی ہے

ترکی مونث، قریب بہ متروک۔

مثل منثر۔ مشاعرے میں گئے تو ایک قرابین بھی بھر کر لیتے گئے۔ بیٹھے ایسے موقع پر کہ عین مقابل شیخ صاحب کے تھے اور تو آپ کا انداز ہی بانکے سپاہیوں کا تھا۔ ہمیشہ قرابین بھری سامنے رکھی تھی۔ (آب حیات)

قول فیصل۔ قرابین بھرنا قرابین چلنا خاص محاورہ ہے

قرابین باتوں پہ چلنے لگی
بھولوں پر دہی نکلنے لگی — سحر

صاحب فرہنگ ( ) نے اس کو ہندی قرار دیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ فرانسیسی (Carabine) کی بگڑی شکل ہے۔ انگریزی ڈکشنریوں میں Carbine بھی غالباً ہے۔ مگر خود براہ راست فرانسیسی سے لیا گیا ہے۔ تاریخ شاہد ہے ایک وقت جبکہ فرانسیسیوں کا ہندوستان پر تسلط انگریزوں کا نہیں تھا۔ بعد فرانسیسی الفاظ ہندوستانی زبان میں داخل ہو رہے تھے بہتیروں سے بھی تصدیق ہو گئی۔ اس نے قرابین کا مأخذ فرانسیسی کے علاوہ (اطالوی Carabina) کو بھی قرار دیا ہے۔

قرابینچہ :- قرابین کی تصغیر، اردو، مذکر، ترکی

قرات :- (بروزن حکمت) علم تجوید جس میں مخارج اور تلفظ حروف عربی سے بحث کی جاتی ہے عربی مونث۔ پڑھنا، تلاوت۔ تلفظ عربی مونث ۔ قرآن کا قرینے خاص لہجہ میں پڑھنا۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ قرات بمعنی حکمت ہمنے یہ صحیح ہے عربی لغات میں قرأت بمعنی زیارت ہے لیکن اردو میں زبانوں پر بروزن حکمت ہی ہے اور فصاحت سے اسے اسی وزن پر کہا جا سکتا ہے۔

قرار ۱ (بفتحتین) اطمینان، سکون، صبر۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

آکہ مری جان کو قرار نہیں ہے
طاقت بیداد انتظار نہیں ہے — غالب

تنوع استعمال۔ صبر و قرار کی عطفی ترکیب کے ساتھ بھی استعمال کرتے ہیں۔

گو تیری یاد دشمن صبر و قرار ہے
لیکن اسی پہ جینے کا دار و مدار ہے — وحشت کلکتوی

قرار ۲ اقرار کا مخفف) اقرار، وعدہ، عہد، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

جھوٹا نکلا قرار تیرا
اب کس کو ہے اعتبار تیرا — انشاء اللہ خاں انشا

قرار ۳ ثبات، استقلال، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

قرار آنا ۱ اطمینان ہونا، سکون ہونا، اضطراب رفع ہونا، دل ٹھہرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

وہ قید خانہ شام کا خطروں سے جو پر تھا
اے میرے شہزادے قفس کیونکر قرار آیا — عزیز لکھنوی

تنوع استعمال۔ اس کی منفی صورت قرار نہ آنا اور تکمیلی صورت قرار آ جانا بھی رائج و فصیح ہے۔

سنا ہے جب سے کہ خواب عدم میں آئے
قرار دل کو مرے رات بھر نہیں آتا — جلیل

چھپکے سے جلی بے کسے دلبلے یہ صبح وصل ہے
کیوں آگیا قرار دل بے قرار کو — قمر

قرار بر کف آزادگاں نہ گیرد مال
سخی کے ہاتھ میں روپیہ رکتا نہیں۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قرار بر کف آزادگاں نہ گیرد مال
ہے سخی کے ہاتھ میں کیا آ کر کیا درم ٹھہرے — بحر

قرار پانا ۱ ٹھہرنا، مقرر ہونا، طے ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جو پائے گا دم بہ بوت قرار
پھر آتا مرے پاس اے نامدار — اسیر (دواج الفضائل)

پاگئی جب قرار یہ تدبیر
آئی نوچندی بھی رجب کی اخیر — فریب عشق

قرار پانا ۲ مان لیا جانا، سمجھ لیا جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثال نثر۔ اس نے ۹۸۳ھ میں ایک عالیشان مکان چار ایوان تیار کیا اور (وہ) عبادت خانہ قرار پایا۔ (دربار اکبری)

قرار پانا ۳ دن، وقت، مہینہ کے ساتھ) دن مقرر ہونا، تاریخ ٹھہرنا، دن یا تاریخ کا تعین ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قرار پانا ۴ باہمی وعدہ ہونا، عہد و پیمان ہونا۔ (نور اللغات)

تنوع استعمال۔ زیادہ تر طے پانا بولتے ہیں۔

قرار پانا ۵ (نطفے کے لیے) ٹھہرنا، حمل رہنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قرار پانا ۶ چین پانا، آرام پانا، سکون ملنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مرے طالع کی وہ گردش ہے جس سے
فلک نے بھی قرار اصلا نہ پایا — ذوق

قرار داد ۱ عہد و پیمان، فارسی ترکیب، اردو میں مؤنث، فصیح، رائج۔

تنوع استعمال۔ قرار داد منظور ہونا اس کا خاص محاورہ ہے فارسی میں قرار داده بمعنی مانا گیا، مسلم الثبوت، دہلی میں ذکر بولتے ہیں۔

قرار داد ۲ تجویز، فیصلہ۔ اردو مؤنث، فصیح، رائج۔

آج ہی اپنا قول بھول گئے
کل ہی تو کیا قرار داد ہوئی — منیر

تنوع استعمال۔ منظور ہونا کے ساتھ اس کا صرف بکثرت رائج ہے جیسے "جلسے میں یہ قرار داد منظور ہوئی"

قرار داد جرم ۔ مجرم پر بعد از تحقیقات جرم ضابطے کا حکم لگایا جانا، تجویز جرم۔ اردو، مذکر، اصطلاح قانون۔

قرار دینا ۱ وضع کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثال نثر۔ شریعت کے اکثر احکام ایسے ملکوں کے لیے قرار دیے گئے ہیں جہاں جمعیت کثیر اہل اسلام کی تھی۔ (دربار اکبری)

قرار دینا ۲ مقرر کرنا، ٹھہرانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دیا ہے یہ مالک نے اس کے قرار
کہ تقریب شادی ہو جب دو بکار — اسیر (دواج الفضائل)

قرار دینا ۳ عہد و پیماں باندھنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثال نثر۔ شاہ عباس نے تحائف تیار کیے ہیں۔ فلاں شخص کو ایلچی قرار دے کر حضور میں بھیجے گا۔ (دربار اکبری)

قرار دینا ۴ عائد کرنا، لگانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثال نثر۔ جب شاہ عارف حسینی احمد آباد گجرات سے پھر کر آئے تو لاہور میں مقام کیا بہت لوگ، کمالات پر گرویدہ ہوئے انھوں نے بعض طلبہ کو میں گجرات کے دستاویزات منگوا کر لاہور میں لوگوں کو کھلائے۔ پنجاب کے علماء ...... بھیجیں

لپٹ گئے گناہ یہ قرار دیا کہ آخر یہ میوے اور دل کے باغ کے ہیں اور انہوں نے بے اجازت ان میں تصرف کیا ہے اس لیے ان کا تصرف حرام اور کھانے والوں کا کھانا حرام ہے۔

(دربار اکبری)

قرار کرنا :- اقرار کرنا، عہد کرنا، ٹھہرانا، ٹھانا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہر گز یہ اپنے حق نے کیا جس گھڑی قرار
بیٹھے عجب ہمت کی جگہ شیر کر دکھا — (امیر مکھنوی)

جل تھل بھر ہیں نہ جب تیس دم تب ٹیکا نہ لیں
ہم اللہ ابر آج اٹھے ہیں قرار کر منیر

صد برگ و جعفری رنگ و اشرفی نے اب
کیسریا بانا کرکے یہ باہم کیا قرار — (سودا)

قرار کرنا :- چین لینا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کیا اعدوں نے نہ اس پہ قرار — (دبیر)
تکرار کہا اسے شہ نامدار — (معارج الفضائل)

قرارگاہ :- ٹھہرنے کی جگہ، قیام کرنے کی جگہ فارسی مونث، قلیل الاستعمال۔

مثال :- چنانچہ اسی ناکارہ و گھمنڈ کے ساتھ اصلی قرارگاہ کو بھاگ گیا۔ وہ ایسی حالت سے گیا کہ خدا دکھائے نہ سنائے۔ (دربار اکبری)

قرار لینا :- دم لینا، ٹھہرنا، اردو مصدر فصیح، رائج۔

دم بھر وہ وطن میں نہ لینا کہیں قرار
قاصد تجھے قسم ہے مرے اضطراب کی — (ناسخ)

قرار مدار :- عہد و پیمان قول و قرار، اردو مذکر عورتوں کی زبان۔

قول فیصل :- اس محل پر زیادہ تر اقرار و مدار ہی بولتے ہیں۔

قرار واقعی :- (باضافت) معقول، بخوبی، پوری کامل، ہر طرح سے، اطمینان کے ساتھ جیسا چاہیے ٹھیک، قطعی، فارسی، ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

مثال :- ان بڑھ چنگ پر چڑھ جاتے ہیں۔ سوچ کہ شاہ جی (جو جاہل اور رنگے سیار ہیں) کی قرار واقعی مرمت کر دینا چاہیے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- زبانوں پر بے اضافت ہے۔

قرار و مدار :- عہد و پیمان، قول و قرار، باہمی عربی مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ نے دال بے الف کے ساتھ جو ساکن ہے لکھا ہے اور عربی کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کا کسی صورت سے عربی ہونا ثابت ہوتا نہیں، الفاظ عربی ہیں۔

قرار ہونا :- چین ہونا، دل جمعی ہونا اردو مصدر فصیح، رائج۔

وہ دم بھر اور نہ اٹھتے جو میرے پہلو سے
قرار واقعی دل کو قرار ہو جاتا — (شرف)

قرار ہونا :- اقرار ہونا، عہد ہونا، پیمان ہونا اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہی یعنی وعدہ نباہ کا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو — (مومن دہلوی)

قراضہ :- (بضم اول مدوم) ریزہ ریزہ جو قینچی سے کٹ کر اور سونے چاندی کے ٹکڑے۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قراقر :- (بفتح اول و کسر چہارم) پیٹ بولنے کی آواز، جو ریاح کے بھر جانے سے ہوتی ہے، گڑگڑاہٹ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مثال :- میرے پیٹ میں قراقر ہو رہا ہے۔

قول فیصل :- عربی میں یہ لفظ قرقرہ (بفتح اول و سوم) کی جمع ہے مگر اردو والے بطور واحد استعمال کرتے ہیں۔ ناواقف حضرات بضم قاف و دوم (قُراقُر) بولتے ہیں جو درست نہیں ہے۔

قران :- (بالکسر) قریب ہونا، ملنا اور دو چیزوں کا باہم ملا ہونا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قران :- آفتاب کے علاوہ دو ستاروں کا ایک برج میں جمع ہونا زہرہ کا مشتری کے ساتھ اور چاند کا زہرہ یا مشتری کے ساتھ ایک برج میں ہونا نہایت مبارک سمجھا جاتا ہے۔ عربی، مذکر، اصطلاح نجوم۔

طالع ہوئے نہ اپنے سعادت کے ہم قرین
گرچہ بہت قران مہ و مشتری ہوا — (ذوق)

قول فیصل :- علم نجوم کے مطابق قرانِ مہ و خورشید منحوس ہے۔

بجھوا دیے نہ چاندنی میں بام پر پلنگ
منحوس ہے قران مہ و آفتاب کا — (آتش)

لیکن شعرا اس کا لحاظ نہیں کرتے اور مہ و خورشید کے ایک جگہ جمع ہونے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

گشتہ سقف آسمان عالم زیب بندگی
کردہ داہر برج آں مہ و آفتاب در قران — (ظہوری)

کھلے ہوئے ہیں گل امید کو دیکھوں
سفر میں قران مہ و خورشید کو دیکھوں — (میر انیس)

صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں: "زہرہ (مشکل کا مشتری در ہیئت) کے ساتھ اور چاند کا زہرہ کے ساتھ قران ہونا مولود کے حق میں نہایت مبارک خیال کیا جاتا ہے چنانچہ صاحب قران ایسے ہی مولود کو کہتے ہیں چونکہ قران برسوں میں یعنی دس، بیس، تیس، چالیس، اسی یا ایک سو بیس برس بعد واقع ہوا کرتا ہے اس سبب سے مدت دراز کے

معنوں میں لیا کرتے ہیں۔

قِرَانُ السَّعْدَین :۔ مذ۔ دو اچھے ستاروں کا ایک برج میں جمع ہونا۔ عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قِرَانُ السَّعْدَین :۔ مذ۔ (مجازاً) دو اچھے آدمیوں کی یکجائی۔ عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ شعرا فارسی ترکیب کے ساتھ (قران سعدین) بھی کہتے ہیں۔

وصال محبوب کی تمنا کے پر اظہار کی نہ رہا
قران سعدین نے پوچھا جو کوئی خوش خبر آیا ۔ بحر

قِرَانُ السَّعْدَین :۔ مذ۔ نیک ساعت، مبارک گھڑی۔ عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ امیر خسرو کی ایک کتاب کا نام بھی ہے۔

قِرَانُ النَّحْسَین :۔ مذ۔ دو خراب ستاروں کا ایک برج میں جمع ہونا (مجازاً) نیک و بد آدمیوں کا یکجا ہونا۔ عربی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ بادشاہ نے اٹھ کر [illegible] کا زیر بغل دابے لیا کہ [illegible] سے پہلو اچھا ملا دیا ... سب کہتے تھے کہ بحر کہاں سے آیا ہے قران النحسین ہوا ہے۔ (نجم الغنی)

قِران کرنا :۔ مذ۔ دو ستاروں کا ایک برج میں جمع ہونا۔ نزدیک ہونا، ملانا، کسی ایسی بات کو کر کے دکھانا جس کے وقوع میں آنے سے کمال تعجب ہو۔

شرمندہ ہو گئے طلوع خورشید و ماہ دونوں
خلق نے جب سے تیرے منہ کو قران کیا ۔ میر

قول فیصل۔ یعنی تیرا حسن جو [illegible] کیسا تو تعلیم یافتہ طبقہ استعمال کرتا ہے مگر وہ بھی قریب [illegible]۔

قِران ہونا :۔ مذ۔ دو ستاروں کا ایک برج میں جمع ہونا۔ ا۔ مصدر، فصیح، رائج۔

عکس رخ چاہے ماہ عید و دریا میں نہ دیکھ
نحس ہوتا ہے قران ماہ و خورشید کا جناب سے
ناسخ شاگرد حاتم علی مہر

قَرَاوُل :۔ (بفتح اول و دوم وضم چہارم) شکار انداز، بندوق سے شکار کرنے والا، وہ سپاہی جو بندوق سے شکار کرے، بندوقچی۔ ترکی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قریب بہ متروک۔

محل صرف۔ گمان لشکر ساحران کو بعد حکم احکام کے مرکب باد رفتار پر سوار ہوا۔ باز دار، قراول بیلچے وغیرہ چند لوگوں کو ساتھ لیا کہ شام تک پھراؤں گا (طلسم ہوش ربا) احمد آباد میں کوس [illegible] حکم ہوا کہ چند قراول آگے بڑھ کر ادھر ادھر بندوقیں سر کریں (دربار اکبری)

قول فیصل۔ یہی قراول کثرت استعمال سے قراولی (بتحقیق) ہوگیا تھا مگر یہ بھی اب بہت کم زبانوں پر ہے۔ البتہ دہلی کے ایک محلے کا نام "قرول باغ" ہے جو اب بھی زبانوں پر ہے۔ صاحب نوراللغات نے قراول کے مندرجہ ذیل معنی اور بھی لکھے ہیں۔

(۱) چند سواروں کا وہ مجموعہ جو دشمن فوج کی نقل و حرکت اور گرد و پیش کے حالات کی خبر رکھنے کے لئے کئی کوس تک فوج کے آگے نکل جاتا ہے (۲) فوج کا وہ دستہ جو لڑائی کے لئے جگہ تجویز کرتا ہوا آگے جائے۔ (۳) محافظ فوج (۴) سپاہی (۵) سنتری، پہرہ دار، ان سب معنی میں اب یہ لفظ رائج نہیں ہے۔

قِرَاءَت :۔ (بر وزن زیارت) مونث، ایک علم کا نام جس میں عربی حرفوں کے مخارج اور تلفظ سے بحث کی جاتی ہے۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

وہ حسن صوت اور وہ قراءت وہ مقتدر
حقا کہ افصح الفصحا ہو الغیب کا جد ... امیر مینائی

قول فیصل۔ قرآن مجید کے حرفوں اور الفاظ کے تلفظ کو صحیح ادا کرنے کے معنی میں اس کا استعمال بکثرت ہے۔

قراءت کی شیرینی اس طرح دل تازہ ہوئے جس سے
کلام پاک خالق اور زبان پاک پیغمبر
(نظم طباطبائی)

سیکھنا، سکھانا، تعلیم کرنا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

طفل لکھن کو جو دیں سبع مثانی کا سبق
ہفت منزل کی ہو اک دم میں قراءت تعلیم ۔ محشر لکھنوی

اس کا صرف یاد کرنا کے ساتھ بھی ہے۔ ذیل کے شعر میں قرآت بروزن اثبات بھی استعمال ہوا ہے جو درست نہیں ہے۔

یاد کر قرآت سے دل مصحف رخسار کو
قلقلہ ناروں میں ہو فریاد میں اطباق ہو ۔ بحر

بعض لغت نویسوں نے قرائت بروزن بضاعت بھی لکھا ہے لیکن عربی میں ان معنی میں نہیں ہے ممکن ہے فارسیوں نے استعمال کیا ہو مگر کوئی مثال نظر سے نہیں گزری۔ البتہ شعرائے اردو نے استعمال کیا ہے اور میرے نزدیک بحر نے بھی قرآت نہیں قرائت کہا ہو کیونکہ مصرع اول بہ نہایت آسانی کے ساتھ یوں بھی ہو سکتا ہے ۔ ع یاد کر قرائت سے اے دل مصحف رخسار کو ۔ ذیل کے شعر سے میرے اس خیال کی تائید ہوتی ہے۔

کبھی میں حافظ قرآن بعلم تفسیر
کبھی میں قاری قرآن بعلم قرائت ۔ ذوق

عربی میں قرائت بروزن [illegible] بھی مستعمل ہے۔

قَرَائِن :۔ (بفتح اول و دوم وکسر پنجم) قرینے، قرینہ کی جمع۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اشعار کے ملحوظ مراتب کے قرائن
جس طرح سے قصیدہ کو کہ آئی ہے تقریر [illegible]

قول فیصل۔ "قرائن ملحوظ رکھنا" (قرینے سمجھنا)

اس کا خاص صرف ہو جیسے "دستخطی عبارت مجھ سے پڑھی نہیں جاتی آگئے جو دو بار میں نے جواب لکھا ہے صرف قرآن محفوظ رکھے ہیں۔ (خود مہذب)

قرآن :- (بروزن فرقان) کلام اللہ جو پیغمبر اسلام جناب محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) پر نازل ہوا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

جھوٹی ہمیشہ کھاتے ہو قرآن کی قسم
تم جانتے نہیں یہ خدا کا کلام ہے — داغ

قول فیصل - عربی میں اس کے لغوی معنی پڑھنا ہیں۔ کلام الٰہی میں ایک سو چودہ سورے، چھ سو چھیاسٹھ آیتیں، پانچ سو چالیس رکوع ہیں بقول کشاف ایک ہزار تیس، ایک ہزار اوامر، ایک ہزار نواہی، پانچ سو حلت و حرمت، ایک سو عام، ایک سو اور چھیاسٹھ ناسخ و منسوخ پر مشتمل ہے

فارسیوں نے قرآن بروزن گمان بھی کہا ہے۔

قرآن چار ند و مملکت دو
غیر دانش و قرآن و کعبہ تو — (تحفۃ العراقین)

فارسیوں کی تقلید میں اردو والوں نے بھی کہا ہے۔

مت جانیو کہ ہوگا یہ بیدرد اہل دیں
گر آئے شیخ پہن کے جامہ قرآن کا — میر دہلوی

لکھنؤ کے مسلم الثبوت اساتذہ نے بھی برابر استعمال کیا ہے

گر لو زیارت آئے ہوئے کربلا کے ہیں
رکھے ہوئے قرآن پہ خاک شفا کے ہیں — مہر عشق

ممکن ہے کوئی صاحب مصرع ثانی کو سہو کتابت پر محمول کرکے یوں پڑھیں ؎

قرآن پہ رکھے ہوئے خاک شفا کے ہیں

لہٰذا اس بات کی وضاحت کردوں کہ مہر عشق کے نزدیک رکھوا، رکھا اور رکھی بغیر تشدید فصیح نہیں اور غیر فصیح الفاظ کا استعمال وہ حرام سمجھتے تھے متاخرین میں پیارے صاحب رشید نے بھی قرآن بروزن گمان استعمال کیا ہے۔ ایک غزل کا مطلع ہے

تمہارے چہرے سے پائی گئی قرأ ایری
گر قرآن سے ثابت ہوئی وفا میری — رشید

عام بول چال میں عورتیں زیادہ اور مرد نسبتہً کم قرآن بروزن گمان استعمال کرتے ہیں مگر اچھا یہی ہے کہ اس لفظ کو تحریف کے ساتھ نہ استعمال کیا جائے بروزن قربان ہی نظم کریں۔

قرآن اتارنا: کلام الٰہی کا نازل کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قرآن اترنا: کتاب اللہ کا نزول ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اس میں کیا شک ہے کہ پیمبر کو تو قرآن اترا
آپ کو عرش سے خالق نے اتارے عارض — قدر بلگرامی

قرآن اٹھانا: قرآن مجید ہاتھ میں لے کر قسم کھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اے بحر یار کی نہ وہ بد عہدیاں گئیں
قرآن بھی جو اس نے اٹھایا تو کیا ہوا — بحر

قرآن اٹھاتے ہیں طمع زر کے واسطے
دینداراں اگر یہی ہیں تو اسلام ہو چکا — رند

قول فیصل۔ مختلف الفاظ کے اضافے کے ساتھ بھی اس کا صرف ہے جیسے قرآن سر پر اٹھانا۔

مصحف رخ کا جو بوسہ لے کے میں منکر ہوا
مجھ سے کہتا ہے کہ اب قرآن تو سر پر اٹھا — ناسخ

قرآن قسم پر اٹھانا (یہ صورت اب متروک ہے)

قرآن بھلا کیونکر اٹھاؤ گے قسم پر
تم تو تو حائل بھی ہے ہاتھ کر بار — بحر

قرآن اٹھانا ہوں بھی بولتے ہیں۔

سہتے ہیں ترے رخ کا کبھی میں نے لیا بوسہ
قرآن اٹھاتا ہوں ناحق کی یہ تہمت ہے — شاہ نصیر

قرآن جھوٹ اور بضرورت بیجا یا غلط اٹھانا بھی رائج ہے تکمیل صورت سے قرآن دھر اٹھالینا بھی بکثرت بولتے ہیں

ہے غضب جھوٹ اٹھالیا قرآن
طمع دنیا پہ دے دیا ایمان — عروج الفت (جھوٹ)

قرآن رخ غلط ہے کہ بیجا اٹھا لیا
قسمت میں جو لکھا تھا اٹھانا اٹھا لیا — رشک (بیجا)

اس محاورے میں قرآن اعلان نون کے ساتھ فصیح ہے سند جو بالا ہر شعر میں باعلان نون ہی استعمال ہوا ہے۔ مؤلف نور اللغات نے رند اور شوق قدوائی کے جو شعر پیش کئے ہیں ان میں بھی نون کا اعلان ہے مگر شعرا نے بضرورت نظم اخفائے نون کے ساتھ بھی استعمال کیا ہے جو نسبتہً کم فصیح ہے۔

آتا ہے کب وہ گل مجھے آتا ہے کب یقیں
قرآن تو میرے سامنے اے نامہ بر اٹھا — تعشق لکھنوی

قرآن اٹھانا کا متعدی المتعدی قرآن اٹھوانا بھی رائج و فصیح ہے اس صورت میں بھی قرآن کے نون کا اعلان فصیح ہے۔

مصحف رخ کی قسم میں ہے جو
ہم سے قرآن پہ اٹھوائے گا — وزیر

ذیل کے شعر میں بضرورت نظم باخفائے نون بھی استعمال کیا گیا ہے

کھا چکا عہد وفا پر رخ روشن کی قسم
پھر یہ اٹھواتے ہو تم کس لیے قرآن مجھ سے — حادثہ

قرآن بیچ میں دینا: قرآن کی قسم کھانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

قسمیں بھی کھا کے ہم سے وہ کرتے رہے حیا
قرآن دے کے بیچ میں مٹی بنائی ہے — راسخ

قرآن پر قرآن رکھنے کا کیا مضائقہ: ہم مرتبہ باہم جو چاہے سو کہہ سن سکتا ہے ۲ باہم قوم میں شادی ہونا کچھ مضائقہ اور عیب نہیں رکھتا

اردو کہاوت ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ موجودہ دور میں کا کی جگہ بیچ پڑ اور معانقہ کی جگہ ہرج بھی بولتے ہیں اور یوں بھی کہتے ہیں ۔ قرآن پر قرآن رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ۔ قرآن پر کوئی دوسری چیز رکھنا حرام ہے لیکن قرآن کے اوپر قرآن یا کوئی پنجسورہ وغیرہ رکھنے میں کوئی گناہ نہیں اسی مناسبت سے یہ مثل مشہور ہوئی ۔ مولف نور اللغات کے لکھے ہوئے معنی نمبر ایک اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے ۔ مصحفی نے اس محاورے کو یوں نظم کیا ہے ۔

آئینہ دیکھ اس نے اپنے عکس کا بوسہ لیا
ڈر ہے کیا گر رکھ دیا قرآن کو قرآن پر — مصحفی

قرآن پر مہر کرنا ۔ کسی بات کا عہد کرنے کے لیے قرآن پر مہر کر دیتے ہیں ۔ اردو صرف، قرینہ متروک ۔

بدگمان مجھ سے ہوئے ہو تو نوشتہ لے لو
مہر قرآن پہ کرو آ و محلکا لے لو — رند

قرآن پر ہاتھ رکھنا ۔ (کنایۃً) کلام پاک پر بطور قسم ہاتھ رکھنا ۔ اردو محاورہ فصیح، رائج ۔

محل نظر ۔ تم نے میری سلطنت ... کہا تھا اب انکار کر رہی ہو تو قرآن پر ہاتھ رکھ کے کہہ دو کہ میں نے نہیں کہا تھا ۔

قول فیصل ۔ قرآن پر ہاتھ رکھ کے قسم کھانا بھی بولتے ہیں ۔

قرآن پڑھنا ۔ کلام اللہ کی تلاوت کرنا ۔ مصدر صرف، فصیح، رائج ۔

اگر آ جائے کچھ طبیعت پر
پڑھنا قرآن میری تربت پر — دفتر عشق

قرآن تمام کرنا ۔ قرآن کو پڑھ کے ختم کرنا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج ۔

یاد تھی اس کے مصحف رخ کی ؛ ہم نے قرآن پر اتمام کیا — داغ

قرآن ٹھنڈا کرنا ، قرآن شریف ٹھنڈا کرنا ۔ ١۔ کلام اللہ کو زمین پر گرا دینا ۔ ٢۔ قرآن شریف کے پریشان اوراق کو پاک زمین میں دفن کرنے کو بھی ٹھنڈا کرنا کہتے ہیں ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ معنی نمبر ١ میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

قرآن ٹھنڈا ہونا ۔ کلام پاک کا زمین پر گر جانا ۔ اردو محاورہ قلیل الاستعمال ۔

وجد کرتے رخ جاناں کے تصور میں ہل
کہیں قرآن نہ ہو خوف ہے اے دل ٹھنڈا — عارف

قول فیصل ۔ قدیم زمانے میں لکھنؤ کی عورتیں قرآن کو گر پڑنے کے بعد گڑ دھانی میں تولتی تھیں ۔ کسی قسم کی مٹھائی یا گیہوں وغیرہ میں تولتی ہیں ۔

قرآن ختم کرانا ۔ ایصال ثواب کی غرض سے پورا قرآن پڑھوانا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج ۔

قول فیصل ۔ کرانا کی جگہ کروانا بھی ہے ۔

مر گیا ہوں میں کسی رو سے تحفظ کے لیے
ختم کروا نام سے نام پہ قرآن کتنے — رند

قرآن ختم کرنا ۔ کسی مبتدی کا قرآن کے تیسوں پارے پڑھ لینا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج

قول فیصل ۔ کلام پاک کو ثواب کی نیت سے پڑھ کے تمام کرنا بھی اس کا مفہوم ہے جیسے "تم نے ماہ صیام میں کتنے قرآن ختم کیے" ۔

قرآن خواں ۔ قرآن پڑھنے والا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں اجرت پر کسی کے ایصال ثواب کے لیے قرآن پڑھنے والے کو کہتے ہیں ۔

قرآن خوانی ۔ قرآن پڑھنا ، قرآن کی تلاوت کرنا ۔ فارسی ترکیب ، مونث ، فصیح ، رائج ۔

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ :

لکھنؤ میں اس کا استعمال محدود ہے مردے کی روح پر ایصال ثواب کے لیے قرآن پڑھنے تک محدود ہے عام طور پر قرآن پڑھنے کو قرآن کی تلاوت کہتے ہیں ۔ فاضل مولف کو اتنی وضاحت اور کر دینا چاہیے تھی کہ ایصال ثواب کے لیے تنہا قرآن کی تلاوت کو قرآن خوانی نہیں کہتے بلکہ چند آدمیوں کا ایک جگہ بیٹھ کے قرآن پڑھنے پر اس کا اطلاق ہوتا ہے ۔

قرآن درمیان ۔ عورتیں جب کسی زندہ شخص کو کسی مردہ آدمی سے کچھ نسبت دیتی ہیں تو یہ کلمہ زبان پر لاتی ہیں ۔ اردو کلمہ ، خاص عورتوں کی زبان ۔

فرہاد کا نہ نام لو قرآن درمیاں
شیریں سے بھی زیادہ ہو شیریں ہما ... جاں — سحر

قول فیصل ۔ عام بول چال میں یہ کلمہ با علان ہر دو نون ہے ۔ سحر نے اسی طرح نظم بھی کیا ہے اور یہی صورت سے فصیح بھی ہے مگر نظم کی مجبوری سے شعرا نے قرآن درمیاں (با علان نون اول) اور قرآن درمیاں (با خفائے ہر دو نون) بھی کہا ہے ۔

سینے میں نقش دل مرحوم
پہلے قرآن درمیاں کہیے — خنجر لکھنوی

دیکھی ہے مصحف عارض وہی رخ میں صباحت ہے
وہ تو خط اب تو قرآن درمیاں یوسف کی صورت ہے — لطافت

موجودہ دور میں عورتیں ۔ صاف قرآن درمیان زیادہ بولتی ہیں ۔

قرآن درمیان دینا ۔ کلام پاک کا واسطہ دینا ، قرآن کی قسم کھا کے کسی بات کا عہد کرنا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

قرآن درمیان کرنا ۔ کلام الہی کی قسم کھا ...

کوئی عہد کرنا ۔ اردو محاورہ قلیل الاستعمال ۔

نہ دینا تھا اگر بوسہ کوئی روٹھ کے تو کیا
کیا تھا کیا کہ تم نے قرآن درمیاں ہم سے **امیر**

قرآن درمیان ہونا :۔ قرآن کو درمیان دے کے کسی بات کا اقرار ہونا ۔ کلام پاک کی قسم ہونا ۔ اردو محاورہ قلیل الاستعمال

تمہارے میرے قرآن درمیاں ہے
کہ ہے نام محبت یار اخلاص **عابر**

قرآن دکھانا :۔ بعض مقامات کا دستور ہے کہ کسی گھر میں آگ لگتی ہے تو کلام اللہ آگ کو دکھا دیتے ہیں تاکہ اسکی برکت سے آگ بجھ جائے

رخ دکھا ترا دل کی بجھی سینہ آتش
قرآن دکھانے ہی لگے ہو جبکہ ہے آتش **شاہ نصیر**

قول فیصل ۔ یہ خاص دہلی کی زبان ہے اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے ۔ **نور اللغات**

قرآن سر پر رکھنا :۔ قرآن مجید کو اپنے سر پر رکھ کے قسم کھانا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

اس بت کو اعتبار کسی بات کا نہیں
قرآن سر پہ رکھیے کہ گنگا اٹھائیے **صبا**

قرآن سے نام نکالنا :۔ ایک خصوص دعا پڑھ کے قرآن کھولنا اور صفحۂ اول کے پہلے حرف پر بچے کا نام رکھنا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

قول فیصل ۔ اس کا متعدی المتعدی زیادہ سے جیسے " ہم نے تمہارے بچے کا نام قرآن سے نکلوالیا ہے اب ہم کسی پاس نہ جائیں

قرآن شریف :۔ (بے اضافت) قرآن مجید کو تعظیم کے طور پر کہتے ہیں ۔ عربی الفاظ ۔ اردو صرف ، رائج ۔

محل صرف ۔ سید احمد طباطبائی خط نسخ کے نہایت اعلیٰ خوش نویس تھے قرآن شریف لکھا کرتے تھے (قدیم شہرہ شہر خمدان اودھ)

قول فیصل ۔ پڑھا لکھا طبقہ اضافت بھی بولتا ہے عوام قسم کھانے کے محل پر کہتے ہیں ۔ " قرآن شریف قسم یا قرآن شریف کی قسم "

قرآن شہید ہونا :۔ قرآن کا پھٹ جانا یا گر جانا ۔ اردو صرف قلیل الاستعمال ۔

قرآن کا جامہ پہن کے آنا :۔ اپنی سچائی کا اعتبار دلانے کے لیے بھرپور کوشش کرنا ۔ اردو محاورہ عورتوں کی زبان ۔

جھوٹ ہی جانو کلام اس رہزن ایمان کا
پہن کر جامہ بھی وہ آئے اگر قرآن کا **ذوق**

قول فیصل ۔ میر نے اس محاورے میں قرآن بروزن فرمان کی جگہ قرآن بروزن گمان کہا ہے

مت مانیو کہ ہوگا یہ بیدرد اہل دین
گر آئے شیخ پہن کے جامہ قرآن کا **میر**

دونوں شعروں میں پہن بروزن صحن نظم ہوا ہے موجودہ دور میں پہن بروزن چمن ہے ۔

قرآن کا جامہ پہنو تو بھی یقین نہ آئے
نہایت اختلاف کے موقع پر بولتے ہیں (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں عورتوں کی زبان پر یوں ہے " قرآن کا جامہ بھی پہن کے آؤ تو یقین نہ آئے "

قرآن کا دور :۔ حافظ کا قرآن شریف کو اس لیے پڑھنا کہ بھول نہ جائے ۔ اردو صرف حضرات اہل سنت کی اصطلاح ۔

قرآن کا دور کرنا :۔ دوسرے شخص کو قرآن سنانا ، قرآن کو پھیرنا ، اردو صرف ۔ حضرات اہل سنت کی اصطلاح ۔

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے قرآن کی دور کرنا لغت تو قائم کیا اور معنی لکھے ہیں ۔ وہ مشاقوں کا باہم باری باری سے ایک دوسرے کو قرآن شریف سنانا ، باہم مل کر قرآن پھیرنا ، اردو فعل متعدی ، اس حیثیت سے دہلی کی زبان ہے ۔

قرآن کی سوں :۔ قرآن کی قسم ، اردو دہقانی

جب کہا آگے آؤ پیار کرو ں
بولے بیچ ہے قرآن کی سوں **شوق**

قرآن کی قسم :۔ میں کلام پاک کی قسم کھاتا ہوں ۔ اردو فقرہ ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ قرآن کی قسم میں نے آپ کی کتاب کو دیکھا تک نہیں ۔ چرانا تو بڑی بات ہے

قول فیصل ۔ عام طور سے جگہ قرآن قسم بھی کہتے ہیں

قرآن کی قسم کھانا :۔ قرآن کو گواہ کر کے کسی بات کی قسم کھانا یا عہد کرنا ، اردو صرف فصیح ، رائج ۔

تھجو با رخ کو دل دے کے اس نادان نے
نہ قرآن کی جھوٹی قسم کھا گئی **دبیر بنارسی**

قرآن کی مار پڑے :۔ (بد دعا) قرآن کی پھٹکار ، اردو عورتوں کی زبان ۔

قول فیصل ۔ زبانوں پر قرآن کی مار پڑے زیادہ ہے ۔

قرآن کی ہوا دینا :۔ شفا کی نیت سے بیمار کو قرآن کی ہوا دینا ، اردو صرف ، فصیح ، رائج

بعد مردن یاد رکھے تا عدد یار کو
یہ اسے دیتے ہیں قرآں کی ہوا بیمار کو **امیر**

قرآن گردانا :۔ قرآن مجید کو جزدان کے اندر رکھنا ، قرآن کو بند کر کے رکھنا اردو صرف ، دہلی کی زبان ۔

تیرا وہ روئے کتابی ہے کہ جب کو روبرو
دیتا ہیں قرآن کو بھی سو لفافہ گردان ہوں — ظفر

قول فیصل۔ کہ زمانۂ متقدمین کے ساتھ اس کا استعمال زیادہ تھا یعنی قرآن کو گردانا"

منہ وہ پھیرے پیٹھے سو گئے
رکھ دیا قرآن کو گردان کر — (فرہنگ آصفیہ)

قرآن مبین ہ — (باضافت) کھلا ہوا قرآن، روشن قرآن، صاف صاف قرآن، بلاشبہ قرآن ہی باتوں کو صاف صاف ظاہر کرنے والا، عربی الفاظ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ترا انجاز قرآن مبیں ہے سامنے جس کے
فصیحان عرب ہے آج تک سکتہ لگا پائی — (نظم طباطبائی)

قرآن مجید ہ — (باضافت) بزرگی والا قرآن، عربی الفاظ، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

آہ وہ امت خدا جس پر ہو اپنے ایک تمہید
میں نے بڑے پڑھے آیات قرآن مجید — (فغاں)

قرآن میں نام نکلوانا ہ — قرآن شریف دیکھ کر اس کے اول حرف کے موافق نام رکھنا۔ ایک مبارک دستور ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ "قرآن سے نام نکلواتے" بولتے ہیں یعنی میں کے بجائے "سے" کہتے ہیں۔

قرآن ہدیہ کرنا ہ — تمثیلاً قرآن کے فروخت کرنے کو کہتے ہیں۔ اردو، صحیح، رائج۔

قرآنی ہ — قرآن سے منسوب، فارسی، صفت، صحیح، رائج۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے آیات قرآنی، سورہ ہائے قرآنی وغیرہ کی فارسی ترکیبوں سے زبان پر ہے۔

قرب ہ — (بالضم) نزدیکی، قریب ہونا، عربی مصدر، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

طاعت خدا کی قرب شہ کائنات کا
توشہ تھا مغفرت کا ذخیرہ نجات کا — میر مونس

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے قرب کے معنی نزدیکی اور اس کے ساتھ ہی مرتبہ، منزلت بھی معنی لکھے ہیں آخر دونوں معنی کے بعد مثال میں ذیل کا شعر درج کیا ہے

بیٹوں کا قرب چاہتی ہوں نے عزیز کا
صاحب کی پالنے ہو سر ہاتھا کنیز کا — میر نفیس

مؤلف مذکور کے نزدیک یہ شعر ان کے لکھے ہوئے تینوں معنی پر حاوی ہے جبھی تو مصنف نے مرتبہ و منزلت کے بعد مثال میں پیش کیا۔ حالانکہ شعر میں قرب کے وہی معنی ہیں جو قول فیصل سے پہلے درج کئے جا چکے ہیں اس لفظ کے معنی مرتبہ و منزلت عربی میں بھی نہیں ملتے۔ فرہنگ آصفیہ میں بھی نہیں۔ "قرب حاصل ہونا، قرب نصیب ہونا" وغیرہ عام طور سے بولے جاتے ہیں۔

نصیب حاصل ہے ترا قرب خوش قسمت بھی لیکن
تیری عزت ہیں مرجھانے والے دور ہوتے ہیں — (اکبر دہری چندہا)

جی یہ کہتے تھے کہ ہوگا قرب قاتل کا نصیب
یہ نہ تھی ہم کو خبر وہ کام دے گا تیر سے — (مصحفی)

قرب چاہنا، ملنا اور قرب ہونا وغیرہ بھی بولتے ہیں۔

ع بیٹوں کا قرب چاہتی ہوں نے عزیز کا — میر انیس

قرب پیغمبر ملا جنت ملی کوثر ملا
خوشا کہ قرب شہ کا جہاں ہو گیا — (داغ علم)

نزول وحی سے جبریل نے یہ مرتبہ پایا
ہم قرب محمد اسرار منظور قربتیں کا — (نظم طباطبائی)

قرب کے معنی قریب، قربت، نزدیک، پاس بھی لیے جاتے ہیں۔

کم بضاعت کی نہیں عزت غنی کے سامنے
آبرو کھوتا ہے ہونا قرب دریا چاہ کا — بحر

قربان ہ — (بالضم) والہانہ محبت رکھنے والا، جان و دل سے چاہنے والا، محبوب کے لیے جان دینے تک سے دریغ نہ کرنے والا عاشق، سچا عاشق، اردو صفت، فصیح، رائج۔

تری چشم فتاں کا قربان ہوں
ترے ابرو کا میں حیران ہوں — (طلسم ہوشربا)

قول فیصل۔ قربان رہنا، قربان ہونا اس کے خاص مصدر ہیں۔

سا لہا کھر رہے یہ مشتاق قربان
روح گر المی کی تھی تو یا ہو کیجان — (نیرنگ عشق)

اصل میں قربان عربی کا لفظ ہے اور عربی میں بہت سے معنی ہیں۔ ہر وہ چیز جس سے خداوند عالم کا قرب حاصل کیا جائے چاہے وہ ذبیحہ ہو یا کچھ اور دوسرے معنی ہیں وہ بادشاہ کا خاص ہم نشین۔ اس لفظ کی جمع قرابین آئی ہے۔ فارسیوں نے لفظ قربان کو ذیل کے معنی میں استعمال کیا ہے۔ (۱) وہ غلاف جس میں کمان کو رکھتے ہیں غلاف کمان۔ (۲) وہ تسمہ جس میں بندھے ہوئے ترکش کو پشت سے لٹکا لیا جائے۔ دوسرے معنی میں اردو والوں نے بھی استعمال کیا ہے۔ مگر اب ترک ہے۔

جان قربان ہے پر ہاتھ سپر نہیں
یہ وہ قربان ہے کمان جس میں تیر نہیں — صابر

قربان ہو ہ — کبھی اسم با ضمیر کے ساتھ، صدقے ہو جاؤں، قربان ہو جاؤں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیتی ہیں گالیاں بھی ترے منہ کیا بھلی
قربان تیرے پھر مجھے کہہ وہ اسی طرح — مومن

قول فیصل۔ اسم یا ضمیر کے آگے (حرف جار) کا اضافہ کر کے بولتے ہیں جیسے اس ادا کے قربان۔

قربان اپنی چشم حقیقت کے اے "آ"
ہے ایک ہی نگاہ مسلمان و [illegible]

ان معنی میں اس لفظ کا استعمال اعلان نون کے ساتھ فصیح ہے۔ شعراء ضرورت شعری کے لیے باخفائے نون بھی نظم کرتے ہیں جو نسبتاً کم فصیح ہے۔

قرباں تصور کے ترے دشمن ہوا کاشانہ پہ
خلوت ہوا اپنی انجمن تو ہیں سے کیونکر وحشت

قربان (صفت) اجتناب ظاہر کرنے کا کلمہ، اور عورتوں کی زبان۔

اجی قربان ایسی عاشقی کے
کہ اٹھئے بیٹھئے شکوہ شکایت — سحر

قول فیصل۔ اس کا استعمال اعلان نون کے ساتھ ہی ہے باخفائے نون مستعمل نہیں۔

واہ رے عدو ترا قربان وعدے گئے ترے
ایک دن کے ہو گئے او بے وفا چار دن — صبا

قربان اس نمید کے :- (دریبہ) و احمق بنانا (فرہنگ اثر بحوالہ دریائے لطافت)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

قربان جانا :- (قربان بہ اعلان نون) صدقے ہو جانا، نثار ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قربان اس نصیب کے کیونکر نہ جائیے
قسمت یہ ہے کہ سر پہ تمہارے ہو بلائیں لوں — نسیم

قربان جانا :- مرنا، عاشق و زار ہونا، جان دینا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ محبت میں آپ سے باہر ہو جانے یا عشق میں جان دے دینے کے معنی میں بولتے ہیں۔ اور قربان بہ اعلان نون ہی استعمال کرتے ہیں۔

کیا کہیں اس سے کہاں وصل میں ارمان گئے
ناز کے صدقے تو انداز کے قربان گئے — [illegible]

ذیل کے شعر میں قربان جائیے کا مفہوم قربان ہو جانے کو دل چاہتا ہے لیا جا سکتا ہے۔

وہ شہید ناز کا گر جان جائیے
قربان جانے والے کے قربان جائیے — امیر

صاحب فرہنگ آصفیہ نے مرنا، جان دینا، جو اس کا مفہوم لکھا ہے وہ باعتبار لکھنؤ صحیح نہیں۔ لکھنؤ میں عشق و محبت کی قید ضروری ہے، ہر مرنے والے پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا۔

قربان جاؤں :- (قربان بہ اعلان نون) صدقے ہو جاؤں، نثار ہو جاؤں، بلائیں لے کے مر جاؤں، اردو فقرہ عورتوں کی زبان۔ [illegible]۔ قربان جاؤں بیٹے تمہیں مجھ سے یہ دریافت کرنا چاہئے تھا۔ پھر اقرار کرتے۔

قول فیصل۔ ضمیر کے ساتھ بھی زبانوں پر ہے خوشامدانہ طور پر بولتے ہیں جیسے تمہارے قربان جاؤں وہ روپے دے دو میں اس وقت بہت پریشان ہوں۔ کبھی نام یا ضمیر کے آگے (حرف جار) کا اضافہ کر دیا جاتا ہے اس فقرے کو محبت آمیز طنز کے محل پر استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے تمہاری اس محبت کے صدقے جاؤں۔ وہ دو مہینے خط بھی نہیں بھیجے۔

قربان جاؤں وہ دل جگر پہ وہ رکھ کے ہاتھ
یہ پوچھتے ہیں مجھ سے بتاؤ کہاں ہے اب — داغ

قربان جائیے :- (باعلان نون) ایسے محل پر طنزاً کہتے ہیں جہاں کہنا ہوتا ہے کہ قربان ہو جانے کو دل چاہتا ہے۔ اردو فقرہ فصیح رائج۔

تیر نگاہ ناز کے قربان جائیے
ثابت کسی جگہ سے کلیجہ نہیں رہا — جلیل

قول فیصل۔ اور بیزاری ظاہر کرنے کے محل پر بولتے ہیں۔ جیسے آپ کی محبت کے قربان جائیے کہ میراث کے تقسیم ہونے میں سب سے کم حصہ آپ نے میرا ہی لگایا۔

قربان کرنا :- کسی چیز یا شخص کو صدقے کے طور پر دینا، تصدق کرنا، بھینٹ کرنا، اردو صرف فصیح مع

ع سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کر دیا — ناظم

قول فیصل۔ ذیل کے مصرع میں طنزیہ استعمال ہوا ہے۔

ع اپنے پہ کیجئے قربان کسی نے — مروت

بیزاری کے محل پر بھی استعمال کرتے ہیں

سوتا تھا اسے اوڑھ کے وہ گلبدن اکثر
قربان کئے اٹھ کے ہے کمبل پہ دو شالے — رند

عورتیں بیزاری کے محل پر۔ سات بار قربان کرنے لگتی ہیں۔

میرے بچے کی جو کرتا ہے جان — شوق لکھنوی
سات بار اس کو میں کروں قربان (زہر عشق)

قربان کروں :- ایسے محل پر حقارت سے بولتی ہیں جہاں کہنا ہوتا ہے کہ آگ لگے غارت ہو غیرت و نابود ہو۔ اردو فقرہ عورتوں کی زبان۔

جس کے لیے برباد ہوئی اس کی جوانی
قربان کروں خاک میں مل جائے یہ بانی

قول فیصل۔ آگے (حرف جار) کے اضافے کے ساتھ بھی بولا جاتا ہے :-

حور اس میں ہو کوئی پری ہو
قربان کروں میں تجھ پہ اس کو — اختر (شاہ اودھ)

قربان میں نون کا اعلان ضروری ہے۔

کر دوں قربان میں پشواز کو جانی کی کرتی پر
بخیا مجھ سے اٹھ سکتا نہیں ہے بوجھ اس کا — رنگین دہلوی

قربان کیا: (با اعلان نون) نفرت اور حقارت ظاہر کرنے کے لیے۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

قول فیصل: تانیث کے لیے "قربان گئی" استعمال کرتی تھیں۔ عورتوں کی زبان تھی۔

مجھے لغت ہو صورت سے گر ... جان جہاں کی
وہ اس کی شکل کیا ہو اے بوا قربان کی صورت — جان صاحب

قربان گاہ: (دونوں ہ) ذبح ہونے کی جگہ، محبت میں قتل ہونے کا مقام۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

تیرا کوچہ ہوا ہے جان! عاشقوں کی قربانگاہ
کرتے آتے ہیں عاشق تجھ پہ جاں ذرا انچی — رنگین

قول فیصل: قربان گاہ پر بھینٹ چڑھ جانا اس کا خاص صرف ہے جیسے "وہ محبت کے لیے بنی تھی اور محبت کی قربان گاہ پہ بھینٹ چڑھ گئی"۔ مقصود مسز ... تھا اسی کی غفلت۔ "قربان گہ" بھی مستعمل ہے۔

قربان گئی: (با اعلان نون) قربان جاؤں، صدقے ہو جاؤں۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

دہر سنے کہا سمجھاؤں گی میں
قربان گئی نہ آؤں گی میں — (گلزار نسیم)

قربان گیا: نفرت اور حقارت کے لیے۔ (جان صاحب) خوج بتاؤں اسے ادہی وہ قربان گیا جس نے اس طرح مجھے رات کو جھٹکا دیا۔ مونث کے لیے قربان گئی۔ (نور اللغات)

قول فیصل: مؤلف نور اللغات نے جان صاحب کا مطلع غلط پڑھا۔ پہلا مصرع میں "گیا" (بکاف فارسی) نہیں بلکہ "کیا" (بکاف تازی) ہے یعنی قربان گیا کے بجائے قربان کیا ہے۔ مؤلف مذکور لہجے کے فرق کو نہ سمجھے اور بغیر تحقیق درج لغت کر دیا۔ کلیات جان صاحب میں یہ پوری غزل درج ہے۔ رحیان، جان وغیرہ قوافی ہیں۔ فاضل مؤلف نے ایک اور قیامت یہ کی ہے کہ لکھنؤ کی عورتوں کے خاص صرف "قربان گئی" کو اپنے موضوعہ صرف "قربان گیا" کا مونث قرار دیا ہے حالانکہ "قربان گیا" نفرت اور بیزاری کا شائبہ بھی نہیں ہے۔ عورتیں اس صرف کو خاص اپنی صفت کے لیے استعمال کرتی ہیں یعنی قربان گئی کا مطلب یہ لیتی ہیں کہ "میں قربان گئی" تا ہو کہ ایسی صورت میں تذکیر کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

قربان ہو جاؤں: (با اعلان نون) صدقے ہو جاؤں، بلائیں لے کے مر جاؤں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کہوں اک بات میں تجھ سے اگر جی کی سنو یا اے
مجھے قربان ہونے دے تو ستر بار ہو جاؤں

قول فیصل: اس صرف کا استعمال انتہائے محبت کے محل پر ہوتا ہے۔ اور "قربان ہو جاؤں" کی جگہ "قربان ہوں" بھی بول دیتے ہیں۔

ارے بے کسی تیرے قربان ہوں
برے وقت میں ایک تو رہ گئی — الماس

قربان ہونا: (با اعلان نون، پر کے ساتھ) سچے دل سے عاشق ہونا۔ بے انتہا فریفتہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل استعمال: زبان پر اہل زبان قربان ہیں، جہاں بیتا جہان فدا الصبر جان ہیں۔

قول فیصل: کسی کے لیے جان دینا بھی اس کا ایک مفہوم ہے۔

کبھی آ جائے گر ہمارا دھیان
جانتا ہم یہ ہو گئی قربان — شوق لکھنوی (زہر عشق)

قربان ہونا: (با اضافہ کے) صدقے جانا، بلائیں لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تھے وہ علیحدہ میں مگر دیکھی صورت ان کی
ہم تو اپنی نگہ شوق کے قربان ہوئے — مرزا ...

قربانی: (بالضم) خدا کی راہ میں قربان ہونا، ذبیحہ۔ مونث، فصیح، رائج۔

طواف کعبۂ دل کا اگر احرام باندھا ہے
تو اس نفس بہیمی کی تجھے لازم ہے قربانی — نظم طباطبائی

پھر مٹ کچھ کہہ رہا ہے میری قربانی کا حال
رنگ ہے جلاد ہر ہر قطرۂ خون منکر میں — نسیم دہلوی

قول فیصل: فارسی والے کبھی کبھی عربی مصدر کے آگے یائے زائدہ یا مصدری بڑھا دیتے ہیں جیسے فضول سے فضولی، خلاص سے خلاصی، فلاں سے فلانی وغیرہ۔ اسی صورت سے "قربان" میں یائے تحتانی زیادہ کر کے "قربانی" بنا لیا۔ اردو میں اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے اور الف نون کے ساتھ اس کی جمع بھی برابر زبانوں پر ہے۔

ہے جنوں ہی کر بلائے عشق میں قربانیاں کیا کیا — عزیز لکھنوی

قربانی: وہ جانور جو خدا کی راہ میں ذبح کیا جائے۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نور کا نام شب تار جدائی میں کہاں
جو ستارہ ہے وہ اک دیدۂ قربانی ہے — ناسخ

صدا یہ آتی ہے حسرت کشتہ کے مدفن سے
شہادت نامہ میں ہیں برسے ہے چشم قربانی — نظم طباطبائی

قول فیصل: آتش نے بقاعدۂ عربی اس کی جمع "قربانیان" بھی استعمال کی ہے جو عام نہیں ہے۔

زندہ جاوید ہیں قربانیان تیغ عشق
سر کا کٹنا جانتے ہیں جو ٹوٹنا تکبیر کا — آتش

بطور مجاز قتل ہونا بھی معنی لیتے ہیں۔

یہ میرے ذبح کرنے کی کرو دھوم عبا کہ تم کو قربانی ہوئی — جلال لکھنوی

قربانی:- (اِجانا) وہ آدمی جس کو کوئی شخص اپنے فائدے کے لئے ہلاکت میں ڈال دے۔ اردو صفت قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ اکبر یہ بھی سمجھتا تھا کہ ان عالموں نے بادشاہ اور امرائے بادشاہ کو ملک گیری علم کے لئے قربانی سمجھا ہے۔ ملک رانی اور حکمرانی کے عزے احکام شریعت کی آڑ میں ان کا شکار ہیں۔ دربار اکبری

قول فیصل۔ اب اس معنی میں زیادہ تر قربانی کا بکرا زیادہ بولتے ہیں۔

قربانی دینا:- کسی کے لئے نقصان برداشت کرنا، ایثار کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں نے آپ کی طرفداری میں دو ہزار کا نقصان برداشت کیا۔ اتنی بڑی قربانی دینے کے بعد بھی آپ کے نزدیک گویا میں نے کچھ کیا ہی نہیں۔

قربانی کا بکرا:- (مجازاً) اس شخص کو کہتے ہیں جسے کوئی شخص ذاتی فائدے کے لئے اپنا آلۂ کار بنا کے خود فائدے میں رہے اور جس کو آلۂ کار بنایا ہے اسے نقصان اٹھانا پڑے۔ اردو صرف غیر فصیح، رائج

قول فیصل۔ بننا، بنانا، سمجھنا اور ہونا کے ساتھ صرف کرتے ہیں

قربانی کرنا:- بھیڑ، بکری یا دنبہ وغیرہ کو حج کے موقع پر یا بقرعید کے دن یا عقیقہ میں خوشنودی الٰہی حاصل کرنے کے لیے ذبح کرنا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج

محل صرف۔ حج کے موقع پر چونکہ قربانی کرنا واجب ہے اس لیے لاکھوں کی تعداد میں بھیڑیں، بکریاں وغیرہ منیٰ کے مقام میں ذبح ہوتی ہیں۔

قول فیصل۔ بطور مجاز اس کے معنی قتل کرنا بھی ہیں اور ایک مفہوم ہے، ایسی سخت تکلیف پہنچانا جو مقتول کو قتل میں ہوتی ہے۔

اک چھری تھی آہ پندِ ترکِ عشق
کی مرے ناصح نے قربانی مری — ملک شاہجہانپوری

قربانی ہونا:- حج کے موقع پر یا عید اضحٰی میں یا عقیقہ کے وقت حسب شرع محمدی حلال گوشت حیوان جیسے بھیڑ، بکری یا دنبہ وغیرہ کا خدا کا تقرب حاصل کرنے کے لیے ذبح کیا جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گو رہے پاس مت جان کو پہلے تصدق کر
نہیں مقبول ہوتا حج نہ ہو جب تک کہ قربانی — نظیر

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم ہے، خدا کی راہ میں درجۂ شہادت پر فائز ہونا۔

دیکھ ہم قوم کی جانب سے کیسے کیسے فدائی
جو ہیں کربلائے عشق میں قربانیاں کیا کیا — نجم

قربت:- (بضم اول و فتح سوم) نزدیکی، قرب۔ عربی مونث، فصیح، رائج۔

ارسیہ کہ گنج کی قربت ضرور ہے
اس واسطے ہو پاس ترے رخ کے تاخون — منتہی

قول فیصل۔ کسی کے ساتھ اس کا ایک مفہوم لیا جاتا ہے عورت کے ساتھ ہمبستری کرنا کے ساتھ صرف ہے۔

شراب گُھٹ سے آلودہ لب ہوتے ہیں ہم عکس
خورشید ذات قربت جس طرح دانا لگتے ہیں — آتش

موجودہ دور میں "مقاربت کرنا" نسبتاً زیادہ بولتے ہیں

قربۃ للہ:- اللہ سے قریب ہونے، اللہ کے لئے۔ عربی فقرہ، عرب والوں کی زبان۔

جو مدح شاہ عالی جاہ کی ہے
سراپا قربۃ للہ کی ہے — سراج المنظر

قول فیصل۔ اس محل پر زیادہ تر قربۃ الی اللہ بولتے ہیں

قرب حاصل ہونا:- نزدیکی ملنا، قربت میسر ہونا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان

قرب حاصل ہے اسی کو مرد عارف ہے وہی

یا علی پیر و یوتھ سے پیشوا کا ہو گیا — آتش

قربِ روحانی:- باطنی قربت، دلی تعلق، روحانی علاقہ۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قربِ وجوار:- کسی خاص مقام کے قریبی مقامات والی، گرد و نواح، آس پاس۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

جلال کی خاک کو جو یہ شرف عجب کیا ہے
کہ قرمز غش ہو گر ہووے اس کے قرب وجوار — سودا

قول فیصل۔ شعر میں جس محل پر استعمال ہوا ہے ایسے محل پر اب عام طور سے "قرب وجوار میں" کہتے ہیں یعنی لفظ "میں" (حرف جار) کے بغیر استعمال نہیں کرتے جیسے "لکھنؤ کے قرب وجوار میں جتنے گاؤں ہیں ان کا چپہ چپہ میرا دیکھا ہوا ہے۔"

قربوس:- (بفتح اول و واو معروف) حلقۂ زین ہرنا، زین کا اگلا بلند حصہ۔ عربی، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سینۂ غزال ہوا جب بچے اعداء کے
رکھ دیا شیر نے قربوس پہ سر نیوڑ لکے — میر انیس

قرب ہونا:- قریب ہونا، نزدیکی ہونا، تقرب حاصل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نزولِ وحی سے جبریلؑ نے یہ مرتبہ پایا
ادھر قرب محمدؐ اس طرف قرب خدا پایا — لکھنوی محشر

قرۃ العین:- (بضم اول و فتح دوم مشدد و ضم سوم و سکون پنجم و فتح ششم) آنکھ کی ٹھنڈک (مجازاً) فرزند۔ عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

باہم کب تھے وہ قرۃ العین
لک برج میں تھا قرانِ سعدین — دشاہ اودھ اختر

قول فیصل۔ عربی میں حقیقتہً ٹھنڈک کو اور "عین" آنکھ کو کہتے ہیں

قرح :- (بالفتح) زخم، پھوڑا ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

گر زخم ہو، یا کہ قرح دبنی، یہ سکھ یاد کرے اوّلی
(پنچر دہکوت ؛ فلارح طبقا)

قولِ فیصل ۔ عربی میں ایسی گھنسی کو بھی کہتے ہیں جو اونٹ کے بچوں کی ہلاکت کا سبب ہو لیکن اردو میں ان معنی میں بالکل نہیں بولتے۔ قرح کی جمع "قروح" ہے جو عربی تک محدود ہے ۔

قرحہ :- (بفتح اول و سوم) ایک زخم، زخم جس میں پیپ پڑ گئی ہو ۔ عربی، مذکر (پڑھا ہوا کے ساتھ)
(نوراللغات)

قولِ فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے بضم قاف (قُرحہ) لکھا ہے۔ عربی میں بالضم اور بالفتح دونوں صورتوں سے استعمال کرتے تھے اور اصلیت اس لفظ کی اَلقَرحَۃ ہے ۔ مؤلف نوراللغات نے جو معنی لکھے ہیں وہی معنی صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی درج کیے ہیں ممکن ہے کہ نوراللغات کا اندراج فرہنگ آصفیہ کی نقل ہو ۔ بہر حال "ایک زخم" جو معنی لکھے گئے ہیں وہ درست نہیں ہیں اس لئے کہ عربی میں قرحہ کا اطلاق اس پھوڑے پر ہوتا ہے جس میں پیپ پڑ گئی ہو اس کے ایک معنی زخم لکھنے کے یہ معنی ہوئے کہ اس گھاؤ کو بھی قرحہ کہا جا سکتا ہے جس میں پیپ نہ پڑی ہو حالانکہ ایسا نہیں ہے ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ کے اندراج کے بموجب ممکن ہے دلی میں مطلق زخم کو بھی کہتے ہوں مگر کوئی مثال نظر سے نہیں گزری اور لکھنؤ کے لیے تو یہ لفظ غیر مانوس ہے ۔ کوئی نہیں بولتا ۔

قرشی :- (بضم اول و فتح دوم) قریش سے نسبت رکھنے والا ۔ عربی، صفت (نوراللغات)

قولِ فیصل ۔ صحیح تو بضم اول و فتح دوم ہے جیسا کہ مؤلف نوراللغات نے لکھا ہے مگر اردو میں عام طور سے بضم قاف (قُرشی) زبانوں پر ہے اور اس کثرت سے ہے کہ اگر کوئی بالضم (قُرشی) بولے تو شاید نہیں لیا جائے ۔

قرص :- (بالضم) کسی دوا وغیرہ کی ٹکیا ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

میرے داغِ دل میں یہ سوزش ہے جس کے سامنے
آفتابِ حشر بھی اک قرص ہے کافور کا (خفی)

قولِ فیصل ۔ تباشیر کا فورہ نیز دیگر مرکب دواؤں کے لیے اس کا استعمال ہے جیسے قرص طین، قرص صدائع وغیرہ ۔

تپ فراق میں اس مہ جبیں کے دو مجھ کو
بجائے قرص تباشیر، آفتاب کا قرص (ظفر شاہ)

قُرص (۲) آفتاب کا گردہ

قرص خورشید تہِ ابر نظر آتا ہے
جیسے ندی میں بھنور پانی میں گھنگھولہ (قلق لکھنوی، نوراللغات)

قولِ فیصل ۔ تنہا قرص کہہ کے سورج کا گردہ نہیں مراد ہوگا ۔ قرصِ خورشید، قرصِ آفتاب کی فارسی ترکیبوں سے استعمال کرتے ہیں ۔

قرص (۳) چاندی کا ایک سکہ جو حبش میں چلتا ہے اور تقریباً ڈیڑھ آنے کا ہوتا ہے ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل ۔ اردو میں مستعمل نہیں ۔

قرص (۴) ایک قسم کی شیرینی جو اکثر ساچق میں آتی ہے گول گول شکر کی سبز و سرخ ٹکیاں ہوتی ہیں ۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل ۔ مؤلف نوراللغات نے اس بات کی وضاحت نہیں کی کہ عوام کی زبانوں پر بضم اول و فتح دوم ہے (قُرَص) اور نقل جو ایک قسم کی مٹھائی ہوتی ہے اس کے ساتھ ملا کے "نقل قرص" (بفتح قاف و دال) بولتے ہیں

شادی کے سلسلے میں نقل و قرص یہ دونوں شیرینیاں کام میں لائی جاتی ہیں ۔

قرصِ خورشید :- (بالاضافت) سورج کا ٹکیا ہے استعارہ ۔ عربی فارسی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

بجرا جرم قمر سے برج امید
بڑھا بام فلک سے قرص خورشید (معراج المضامین)

قولِ فیصل ۔ بصورت، قرص آفتاب، وغیرہ بھی استعمال کرتے ہیں ۔

قرصِ قمر :- چاند کا ٹکیا ہے استعارہ ۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

اگر سیاہ ہو اور میں آب گہر کا
تو پھیکا رنگ ہو قرص قمر کا (معراج المضامین)

قولِ فیصل ۔ اسی کو "قرص ماہ" بھی کہتے ہیں ۔ جوش نے تانیث کے ساتھ نظم کیا ہے جو خلاف جمہور ہے ۔

ماتھے پہ آسمان کے کج ہو گئی کلاہ
رکھ دی فضا نے سرخ طشت میں قرص ماہ (جوش ملیح آبادی)

بصورت، قرص مہ، قرص ماہتاب (مہتاب) بھی استعمال کرتے ہیں ۔

قرصِ نان :- (بالاضافت) گردۂ نان گول ہونے کے سبب روٹی کا قرص سے استعارہ ۔ عربی فارسی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر قلیل الاستعمال ۔

وہ تحفہ تھا اتنا سفر اب بیاں
بس اک پرچہ گوشت دو قرص نان (معراج المضامین ۔ امیر)

قولِ فیصل ۔ اس جگہ "گردۂ نان" نسبتاً زیادہ فصیح ہے

قرض :- (بالفتح) مستعار، ادھار ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج ۔

قرض کی پیتے تھے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں

رنگ لائے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن غالب

قول فیصل - اس کا صرف ادا کرنا، دینا، لینا، مانگنا اور رکھنا وغیرہ کے ساتھ ہے۔

پیے جاؤں نہ کیوں مے ساقیا قرض
کریں گے ساقی کوثر ادا قرض ناسخ (ادا کرنا)

ہم قرض پہ نقد دل اسے دیتے ہیں مومن (دینا)
ملا ہے گر ایک دینار قرض

سو تیری اعانت ہے اب مجھ پہ فرض (ملنا) امیر (معراج المضامین)

دلا ہے بھیک بیگانوں سے بہتر
نہ مانگے آشنا سے آشنا قرض ناسخ (مانگنا)

قرض اتارنا :- قرض بیباق کرنا (امیر اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قرض اترنا :- (لازم) قرضہ بے باق ہونا، قرض ادا ہونا - اردو صرف، دہلی کی زبان۔

بیچنے والوں سے قرض کب اترا
کب ادا ہم نے دام دام کیا داغ

قرض اٹھانا :- ادھار لینا کا اچاٹ کے طور پر سودا ادھار لینا - ادھار دینا یا لینا (مخزن المحاورات)

قول فیصل - یہ دہلی کی زبان ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قرض ادا کرنا :- قرض کے طور پر لی ہوئی چیز کو بیباق کرنا - اردو صرف، فصیح، رائج۔

پیے جاؤں نہ کیوں مے ساقیا قرض
کریں گے ساقی کوثر ادا قرض ناسخ

قرض آنا :- قرض ہونا، کسی کے ذمہ قرض ہونا - اردو صرف، قریب بہ متروک

دل مانگنا معشوق اور پھر اس پہ تقاضا
کچھ قرض تو بندہ پہ تمہارا نہیں آتا
ذوق دہلوی

جو لب سے دل جاں بخش کا تو احسان ہے
وگرنہ قرض ہوا آپ پر نہیں آتا تسلیم لکھنوی

قرض پکڑا دینا :- بے جا قرض دیدینا - اردو صرف، دہلی کی زبان۔

محل استعمال - ایسی متزلزل حالت میں تنخواہ پیشگی قرض پکڑائے دیتا ہے - (ابن الوقت)

قرض چکانا :- (متعدی) قرض ادا کرنا، قرضہ بیباق کرنا - اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

لیں گے پھر نے فروغ سے ہم قرض
گر چکایا ہے آنہ پائی سے داغ

قرض چکنا :- قرض بیباق ہونا - اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل - اس کا لازم "قرض چکنا" بھی رائج ہے وہ بھی غیر فصیح ہے۔

قرض حسنہ :- (صحیح قرض حسن ہے) وہ جو بلا سود اور بلا میعاد ہو - وہ بلا سودی قرض جس کی ادائگی ادھار لینے والے کی مرضی پر منحصر ہو چونکہ اہل اسلام میں اس طرح قرض دینا بڑا ثواب ہے اس وجہ سے اس کا نام قرض حسنہ یعنی قرض نیک رکھا گیا (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - لکھنؤ میں "قرضہ حسنہ" زبانوں پر ہے۔

قرض خواہ :- وہ شخص جس کا قرض اس کے ذمہ ہو - قرض دینے والا - فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

دیتے نہیں جو بوسہ تو دیجئے جواب صاف
کیا قرض خواہ ہوں جسے مدت طلب دیں جلیل

قول فیصل - اس کی اردو جمع "قرضخواہوں" بھی رائج و فصیح ہے۔

اڑ کے بیٹھا ہے سوال وصل پہ ایسا ہوا

قرض خواہوں کی طرح در پہ سے ٹلتا ہی نہیں ہوا

قرض داخل :- قرض کی طرح - اردو صرف، متروک

محل استعمال - صرف پچاس روپیہ نقد اور بیس کپڑے کے واسطے تمہارے بھائی جان کو سیالکوٹ جاتے ہوئے ضرور دیے تھے سو بھی قرض داخل - (مرآۃ العروس)

قول فیصل - موجودہ دور میں اس کی بجائے "قرض کے طور پر دیا" "بطور قرض" بولتے ہیں۔

قرض دار :- قرض لینے والا، ادھار لینے والا، مقروض - فارسی ترکیب، صفت، غیر فصیح، رائج۔

محل استعمال - عموماً افغانی پٹھانوں کا قرضدار ہونا مشہور ہے کہ یہ بردے سے کفن کھسوٹ کے اپنا روپیہ وصول کرتے ہیں۔

قرض داری :- مقروض ہونا - اردو، مونث، غیر فصیح، رائج۔

محل استعمال - بیان سے مستغنی ہے کہ مرزا حسین بیگ صاحب مر گئے - قرضہ کا پہاڑ سر پہ دھر گئے اس دن سے آج تک زیر باری ہے قرض داری ہے۔
(فسانۂ سرور اردوئے معلیٰ)

قرض دینا :- ادھار دینا - اردو صرف، فصیح، رائج۔

شب فراق کا جاگا ہوں نیند آجائے
جو قرض دیں مجھے اصحاب کہف خواب اپنا حافظ

قرض دینا :- قرض ادا کرنا - اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہم قرض پہ نقد دل اسے دیتے ہیں مومن
جس نے نہ کبھی آج تلک دیا قرض مومن

قرض رکھنا :- قرض دار ہونا، مقروض ہونا، دین دار ہونا - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ اس کے بجائے قرضدار

ہونا یا مقروض ہونا بولتے ہیں۔

قرض رہنا۔ قرض ادا نہ ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مر کے گھر سے چلا محروم جب چھوڑ
کہا میں نے رہا مجھ پر ترا قرض — ناسخ

قول فیصل - اب اس محل پر "زیادہ تر" باقی رہا، بولتے ہیں۔

قرض کاڑھ مہانی:۔ قرض لے کر مہمانداری کرنا خلاف عقل (قرض بفتح اول و دوم عورتوں کی زبان پر ہے) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قرض کاڑھ مہانی کی لونڈوں مار دوانی کی:۔ ایک تو کہیں نہ کہیں سے قرض لے کے مہانداری اس پہ بنی اور سوائی سفت میں ہوئی - اردو مثل، دلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قرض کاڑھنا:۔ قرض لینا، سودی روپیہ لینا، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں رائج نہیں ہے۔

قرض کر لینا:۔ مقروض ہو جانا - اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مدام پیر مغاں کی ہیں ناشنیدہ ہم پہ
بہار آتے ہی ہم کو تو قرض کر لینا — داغ

قرض کھانا:۔ ادھار کھانا، بدھنا، دشمنی رکھنا، جانی دشمن ہونا، موت چاہنا - اردو صرف، متروک۔

نقد دل چھوڑتے ہیں خوباں
ان پہ گویا یہ قرض کھایا ہے — میر

قول فیصل - اب اس محل پر "ادھار کھانا" بولتے ہیں۔

قرض نام:۔ (قرض بفتحتین) قرضہ لینا عورتوں کی زبان (فحش) قرض نام کرکے لڑکی کا بیاہ کر دیا لطف یہ ہے کہ سنسکرت میں نام کے ایک معنی روپیہ پیسے کے بھی ہیں یا یہ قرض نام ہی ادا ہوگا سبب کہ وہی لکھنؤ ہیں جو قرض نام کے (فرہنگ اثر)

قول فیصل - بعض عورتیں قرض نام بھی بولا کرتی ہیں۔

قرض نکلوانا:۔ کسی چیز کو رہن رکھ کے سودی روپیہ لینا - اردو صرف، دہلی کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

قرض و ام:۔ (بسکون دوم) ادھار لینا عربی فارسی الفاظ اردو ترکیب، قلیل الاستعمال۔

ہو اگر جان دی میں نے زمیں کو سونپ
ادا کیا دم رخصت جو قرض و ام لیا — بجز

قول فیصل - لینا اور کرنا کے ساتھ صرف کرتے ہیں جیسے ہم کو جو کچھ کہنا تھا کہہ چکے جس طرح ہو قرض و ام کرکے روانہ ہو گئے تم جاؤ (مولوی مرید مشفقی)

قرضہ:۔ (بفتح اول و دوم) اردو، قرض۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس بیٹی بیاہ میں بہت قرضہ ہو گیا ہے سمجھ میں نہیں آتا کہ کیونکر ادا ہوگا۔

قول فیصل - مؤلف نور اللغات نے اس کو عربی لکھا ہے جو صحیح نہیں۔

قرضہ اتر جانا:۔ قرضہ اتر جانا (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قرضہ ادا کرنا:۔ قرض کھلا روپیہ یعنی رقم کو واپس کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مرا قرضہ ادا حیدر کرے گا
مرے وعدے وفا حیدر کرے گا — منیر (معراج المضامین)

قرضہ چکانا:۔ قرض ادا کرنا - اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

قرضۂ حسنہ:۔ وہ قرض جس کی ادائی اور دینے والے کی مرضی پر منحصر ہو۔ فارسی ترکیب - اردو صرف، فصیح، رائج۔

قرض ہونا:۔ قرض کا بار ہونا یا مقروض ہونا (فرہنگ آصفیہ)

قرطاس:۔ (بالکسر) کاغذ - عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اقرار نامہ الفت کی نسبت کا ہم اپنے
دکھلائیں کیا کہ ہم نے وہ قرطاس کھو دیا — قمر شاہ

قول فیصل - بعض اہل لغات کے نزدیک یہ لفظ یونانی کارتس کی بدلی ہوئی صورت ہے۔

قرطاس غلط بردار:۔ ریگ مال کے مانند ایک قسم کا کھردرا کاغذ جس سے غلط لکھا ہوا لفظ اڑایا یا مٹایا جاتا ہے - فارسی ترکیب، مذکر، قلیل الاستعمال۔

حرف ہے جا کس طرح یاں ہو سکے صورت پذیر
صاف دل ہیں مثل قرطاس غلط بردار ہم — ناظم

آدمی جب مصحفی اتنی صلاحیت تو نہ ہو
دوست لکھتا ہے میں قرطاس غلط بردار کو — مصحفی

قرع انبیق:۔ (انبیق کا تلفظ انبیق) ایک خاص قسم کا آلہ جس کی مدد سے عرق کشید کیا جاتا ہے - عربی، مذکر، اطبا کی اصطلاح۔

نقش کہاں سے صنعت تعریف
ڈھل بخیر سے نفانہ قرع انبیق — نظم طباطبائی

قول فیصل - عام طور سے اس کا تلفظ قرعم بیق (بفتحتین و یائے معروف) ہے عوام کی زبانوں پہ قرعم بیق رائج ہے۔

اس لفظ کی تشریح یہ ہے قرع (بالفتح بمعنی کدو) انبیق بمعنی ظرف۔

قرعہ:۔ پیلا کٹری یا تانبے یا اور کسی دھات یا

ہاتھی دانت کا پانسا جس کو ڈال کے رمال غیب
کی باتیں بتاتے ہیں۔ فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

نظر نہ آئی کبھی شکل اس کے بننے کی
ہزاروں ایسے قرعے سے ڈال کے کھینچے　　ظفر

قُرعہ: کبوتر کی آنکھ کا ایک عیب ہے کہ آدھی آنکھ سفید ہو جاتی ہے۔ اور آدھی اصلی حالت پر رہتی ہے۔ اردو، مذکر۔ کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ اردو ہونے کے اعتبار سے اس کا املا "قُرا" ہونا چاہیے۔

قُرعہ: تاشے پر ضرب پڑنے کی آواز۔ اردو مذکر تاشا بجانے والوں کی اصطلاح۔

عمل فن: تاشا بجانے والے کی صفت یہ ہے کہ اتنی جلدی جلدی ضرب پڑے کہ ایک قرعہ کا دوسرے سے امتیاز نہ ہو سکے اور ان مسلسل اور متواتر قرعوں کے نشیب و فراز و زیر و بم سے لے اور گت پیدا ہو۔

(قدیم ہنر و ہنر مندان اودھ)

قُرعہ انداز: پانسا پھینکنے والا، رمّال، فارسی مذکر۔　　(نوراللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قُرعہ اندازی: قرعہ پھینکنا، فارسی ترکیب، مونث، رمالوں کی اصطلاح۔

قول فیصل قطع نظر اسکے مقامات مقدسہ کی زیارت کے لیے زائروں کو بھیجنے کے واسطے بھی ایک خاص طریقہ سے قرعہ اندازی ہوتی ہے۔

قُرعہ بازی: چٹھی ڈالنا، پانسا پھینکنا، کچھ تعین سے جوا کھیلنا، عربی، الفاظ، مونث۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

قُرعہ بین: رمال، فارسی، ترکیب، صفت قلیل الاستعمال۔

صورت کو تیری دیکھنے آ کے ہیں قرعہ بیں

رخ پر یقین ہے انھیں شکل سعید کا　　آتش

قُرعہ پڑنا: پانسا پھینکنا، اردو صرف، رمالوں کی اصطلاح۔

اکثر منجموں نے لکھا ہے یہ ہمدم گر
جب رسال نام شتر پہ پڑا قرعہ سفر　　دبیر

قُرعہ پھینکنا: پانسا پھینکنا تاکہ اس کی شکل سے فال نیک یا فال بد کے متعلق حکم لگایا جائے۔
اردو صرف، رمالوں کی اصطلاح۔

قرعہ اس واسطے جو نہی پھینکا
ہو گئی ویسی شکل اک پیدا　　(گلشن عشق)

قُرعہ ڈالنا: پانسا پھینکنا، فال نکالنا۔ اردو صرف، رمالوں کی اصطلاح۔

قُرعۂ رمال: (باضافت) رمال کا پانسا۔ فارسی، ترکیب، مذکر رمالوں کی اصطلاح۔

بیقراری جو مقدر میں لکھی تھی نہ گئی
استخواں بعد فنا قرعۂ رمال ہوا　　دبیر

قُرعۂ فال: (باضافت) رمال کا پانسا فارسی ترکیب، رمالوں کی اصطلاح۔

اسی صورت سے گزرے جب کئی سال
فلک نے اور پھینکا قرعۂ فال　　تسلیم لکھنوی

قُرعۂ فال بنامِ منِ دیوانہ زدند: فال کا پانسا مجھ دیوانے کے نام پھینک دیا اس سے کہنے والے کی مراد یہ ہوتی ہے کہ فلاں کام مجھ کو اپنی مرضی کے خلاف کرنا پڑا، فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل جس کے ذمے کوئی کام آ پڑتا ہے وہ اسی نسبت کہتا ہے۔

قُرعۂ نیک: فال نیک، فارسی، ترکیب، رمالوں کی اصطلاح

واہ رے طالع برگشتہ زہے خوبی بخت
قرعۂ نیک بھی میرے لیے بد فال ہوا آج　　رند

قُرط: (بالضم) کھٹ کھٹ پیٹنے کی آواز، عربی، مذکر قلیل الاستعمال۔

میر کی اس نے عجب جس نے کہ آتے ہی چرھا
مے کدے میں دو سہ قرطے گلغا لیے　　انشا

قُرق: (بالضم) ضبطی، مدعی کی ڈگری کے سبب عدالت کے حکم سے مدیون کے مال پر سرکاری قبضہ، اردو، مذکر۔ عدالت کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے۔ در اصل یہ لفظ ترکی کا ہے۔ ترکی زبان میں اس کا املا قورق (وغیر ملفوظ) ہے اور معنی ہیں محفوظ۔ لیکن اردو والوں نے اول معنی بدل لیے اور اسی لفظ سے بقاعدہ عربی مقروق اور مقروقہ بھی بنا لیے ہیں عوام لکھنؤ کی زبانوں پر قُرق (بالضم اول و فتح دوم) بھی ہے۔

قُرق: بندش، روک، قدغن۔ اردو، مذکر قرق کی۔

پانی کا قرق خاص ہے مجھ دلفگار پر
کھائے گا کیا نہ کوئی ترس شیر خوار پر　　انیس

قول فیصل۔ "قرق ہونا" خاص صرف ہے

وطن آوارہ وں پہ یہ قرق ہے کیوں پانی کا
کیا زمانے میں یہی رسم ہے نہانی کا　　نسیم

قُرق امین: عدالت کے حکم سے قرقی کرنے والا عہدہ دار، اردو، رائج۔

قُرق بھٹانا: روک ٹوک کرنا حکم چلانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، متروک

کبھی پ چار پیسے جو کوئی لگائے گا
کوئی کیا نہ قرق کو زیا خانم بھٹائے گا　　جان صاحب

قول فیصل۔ بر سر جملہ کے ساتھ

بھی بولتی تھیں اور ہٹھانا کی جگہ ہٹھالنا بھی کہتی تھیں۔

منہ بھرائی جب نہیں پاتی ہے ارد ابیگنی
قرق تب کیا مجھ پہ بٹھاتی ہے اردا بیگنی (زٹلی دہلوی)

موجودہ دور میں صرف قرق بٹھانا بولتی ہیں۔ جیسے جب سے بہو صاحب بیاہ کے آئی ہیں چھوٹے سے لے کر بڑے تک سب کو حکم ہے جو کام بھی کرو ہم سے پوچھ لیا کرو۔ اچھا قرق بٹھایا ہے۔

قرق تحصیل :۔ وہ ترقی جو حصول مال گزاری کے لیے ہو۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

قرقرا :۔ (بفتح اول و سوم) ایک پرند کا نام جو کسی حد تک سارس سے ملتا جلتا ہوتا ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

زاغ، لمط، قرقرا، کبوتر، تاز
تیتی، شکرہ، باشہ، بہری، باز
ان کا میت نظر نہیں آتا (ناسخ)
ان کا جیفہ نظر نہیں آتا (در اراج نظم)

قول فیصل۔ بصیغۂ جمع قرقرے زیادہ مستعمل ہے۔

دھان کے کھیت ہو رہے ہیں ہرے
قرقرے پھرتے ہیں پرے کے پرے (دشت گلو)

باعتبار محل قرقرا بھی بولتے ہیں۔

صدا قرقرا کی بطوں کا وہ شور
دختوں پہ بگلے منڈیروں پہ مور (میر حسن)

قرق کرنا :۔ ضبط کرنا، عدالت کے حکم سے قرق زمین کا دائن کی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کو ضبط کرنا تاکہ مدیون اپنے قرضے کی ادائی کرے ڈگری دار کا قرضہ ادا ہو جائے۔ اردو، مصدر، اصطلاح قانون۔

قرق کرنا :۔ رعب بٹھانا۔ اردو، مصدر، متروک۔

گر بہ کشتن روز اول در معنی کی ہو مثل
قرق اس جورو پہ کرتے ہو تم لے بٹھا بخش (جانصاحب)

قرق لے جانا :۔ (کنایۃً) سبقت لے جانا۔ اردو، مصدر، دہلی کی زبان۔

وہ چشم دلربا دکھا کے زیبا کہ قاب توسین بھی ادنی
یہ جنال پیشانی کیوں بھٹا یا نہ قرق کیا قمر دان پر (شیخ ابراہیم ذوق دہلوی)

قرق نامہ :۔ ضبطی کا پروانہ، قرقی کا وارنٹ (الفاظ دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قرقی :۔ (بالضم) مال و اسباب منقولہ یا غیر منقولہ کا ضبط ہونا یا سرکاری قبضے میں آکر ڈگری دار کو دلایا جانا۔ اردو، مونث، رائج۔

وہ بہ شیدائی میں ان کی قرقی ہے ضرور
شیخ جو مدیون ہیں اور قوم ڈگری دار ہے (اکبر الہ آبادی)

قرقی :۔ خفیہ وزہ ضبطی، وہ قرقی جس سے مالک وصول لگان سے باز رکھا جائے۔ ۲۔ روک ٹوک۔ ۳۔ محافظت، نگرانی، نگہبانی۔ (نوراللغات فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

قرقی اٹھا لینا :۔ ضبطی سے واگزاشت کرنا۔ اردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

قرقی بٹھانا :۔ ضبطی کے مال پر کوئی محافظ مقرر کرنا۔ اردو، مصدر، متروک۔

قرقی بٹھانا :۔ آمد و رفت بند کرنا۔ حکم چلانا۔ روک ٹوک کرنا، عورتوں کی زبان۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اب نہیں بولتیں۔

قرقی بھیجنا :۔ مال کی ضبطی کے واسطے اہلکار عدالت کو بھیجنا۔ اردو، مصدر، رائج۔

قرقی قبل فیصلہ :۔ قرقی جو مقدمے کے فیصلے سے قبل ہوتی ہے تاکہ مدیون اپنے مال کو ہٹانے نہ پائے۔ اردو، مصدر، رائج۔

قرقی کا پروانہ :۔ ضبطی کا وارنٹ۔ اردو، مصدر۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اب متروک ہے۔

قرقی ہونا :۔ مال و اسباب، جائداد منقولہ کا ضبط ہونا، یا سرکاری قبضے میں آکر ڈگری دار کو دلایا جانا۔ اردو، مصدر، مونث، رائج۔

قرم :۔ قرمساق کا مخفف۔ اردو، مذکر، رائج۔

قرمز :۔ (بکسر اول و سوم) بیر بہوٹی کے مانند ایک چھوٹے سے کیڑے کا نام جو جھاڑیوں پر ہوتا ہے اور اس سے سرخ ریشم رنگتے ہیں۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ فارسی میں کرم کو کہتے۔ یہ کیڑے چنے کے برابر ہوتے ہیں جن کو سکھا کے رکھ چھوڑتے ہیں اور بوقت ضرورت جوش دے کے سرخ رنگ حاصل کرتے ہیں۔ اہل عرب نے کرم کو معرب قرم کر لیا۔ پھر بغرض تخفیف قرمز کر لیا۔

قرمزی :۔ قرمز سے نسبت رکھنے والا۔ انجازاً سرخ رنگ، لال رنگ۔ اردو، صفت، رائج۔

بیر دکھا قرمزی ہے رو ئے حضرت
سفید و سرخ ہے چہرے کی رنگت (مرزا مظہر جانجاناں)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بضم اول زیادہ ہے۔ رد بغلہ رنگ کے اضافے کے ساتھ زبانوں پر زیادہ ہے۔

نظر افروز ہے دنیائے جادات اس کی
قرمزی رنگ دکھاتا ہے کرامات اس کی (منشی درگا سہائے سرور جہاں آبادی)

قرمساق :۔ (بضم اول و فتح دوم) اپنی

بیوی کی کمائی کھانے والا۔ دیوث، بھڑوا۔ ترکی، مونث، رائج۔

محلِ استعمال۔ اب وہ قرساق آئے تو عمل در کی سزا پائے جانِ عالم نے شدت سے نگاہ داشت باز رکھا اس سے بھائی چارہ کیا۔ (فسانۂ عجائب)

قرن: (بالفتح) سو برس یا اسی برس کی مدت عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

تجھ کو ہے کس قدر ادبیت سے اتصال
تیرا ہر اک دقیقہ وصد قرن بہ مثال — جوش

قرن: (مجازاً) مدت دراز۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اب تو پیرانہ مرا کہتے
گزرا اک قرن التجا کرتے — میر لکھنوی

قرن: طائف کے نزدیک ایک مقام کا نام عربی، رائج۔

قرن: ستاروں کا ملاپ، سیاروں کا ملاپ عربی، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل۔ عربی میں سینگ اور گیسو کو بھی کہتے ہیں جو اردو میں رائج نہیں۔

قرن: (بر وزن چمن) یمن کے ایک قبیلے کا نام، عربی، رائج۔

قبر اویس پر سب ابر بخرہ قرن کو
زندہ اویس کوئی باقی نہیں قرن میں — حالی

قولِ فیصل۔ حضرت بشری کے ماتحت جناب اویس کو اویس قرنی بھی کہتے ہیں۔

شکن پر دو طالع نارسا
اویس قرن عاشق مصطفیٰ — محسن کاکوروی

زیادہ تر اویس قرنی کہتے ہیں۔ جوش نے سخن را مع الترکیب استعمال کیا ہے جو صحیح نہیں ہے

ان میں سے ہر فرد اویس قرنی و حلاج ہے — جوش

قرنا: (بالفتح) سینگ کا بگل، تُرہی، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

قرنا جو ایک دیو نے منہ سے لگائی تھی
خرطوم فیل مست نے گویا اٹھائی تھی — انیس

قولِ فیصل۔ اصل میں خرنا تھا۔ خر بمعنی بزرگ، نا بمعنی تُرہی۔

قرنا پھنکنا: قرنا بجائی جانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قرنا پھنکی سپاہ میں طبل وغا بجا
باندھے پرے جو اور دلے بڑھ بڑھ کے آ بجا — رفیق

محلِ استعمال۔ ابھی دم بغیر سحر بھی لشکر میں قرنا پھنکی، جا بجا ہزار ساحر تیار ہوئے سواریوں پہ چڑھ کر ساحر کے ہمراہ چلے یہ بھی طاؤس پر چڑھ کر سب کے آگے ہو لیا۔ (طلسم ہوشربا)

قرنا ہونا: قرنا بجنا، تُرہی بجنا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

ہزاروں تیر ستم جڑ گئے کمانوں میں
دُہل بجے دلوں میں قرنا ہوئی بیابانوں میں — اوج

محلِ استعمال۔ صاحب عالم فوج تیار کرو فوج میں قرنا ہو کہ کب میرے تعاقب میں آتا ہے۔ (طلسم ہوشربا)

قرنفل: (بفتحتین و ضم چہارم) لونگ عربی، مونث، اطبا کی اصطلاح۔

قولِ فیصل۔ یہ کرن پھول کا معرب ہے۔ کرن = کان، پھول = گل۔ چونکہ ہندوستان کی عورتیں لونگیں کان میں ڈالا کرتی ہیں اس وجہ سے یہ نام ٹھہرا۔

قرن گزرنا: مدت گزرنا، اردو مصدر فصیح، رائج۔

اب تو پیرانہ مرا کرتے
گزرا اک قرن التجا کرتے — (سعادت اشرف)

قرولی: (بضمتین) قراولوں کا چھرا جس سے شکار کو ذبح کرتے ہیں۔ شکاری چاقو۔ ایک قسم کی چھری جس کو کمر سے باندھتے ہیں۔ ترکی، مونث، فصیح، رائج۔

آنت تھی قیامت تھی چھلاوا تھی بلا تھی
بجلی تھی کٹاری تھی، قرولی تھی قضا تھی — انیس

قرولی: قراول، شکاری، جو گھات میں بیٹھا شکار کے واسطے، ترکی، مونث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ دہلی لکھنؤ نہیں بولتے۔

قرولی: پہرے دار، سنتری، محافظ، چوکیدار، پاسبان۔ نیز چوکیدار راجپوتانہ کے ایک راجہ کی راجدھانی کا نام۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ مقام غور ہے۔ زبانوں پہ عام نہیں ہے۔

قرولیاں کرنا: نمود، سپہ گری دکھانا، اردو مصدر، متروک۔

آ کے پس میں قرولیاں وہ کرنا
گھوڑوں کا نانگا دوڑ پہ دھرنا — اختر (شاہ اودھ)

قرون: (بضم اول و دوم و واؤ معروف) عمر ہائے دراز، قرن کی جمع، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شاید اس سے سرِ لحد اس کا ملے
اس پہ کتنے قرون ہیں گزرے — اعظم

قرہ: (بالضم و تشدید راء) بہ معنی خنکی، سردی، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ قرہ بامرہ کی ترکیب زبانوں پر ہے

قریات: (بالفتح) بہت سے گاؤں، قریہ کی

جمع، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

کہ تھا لطف مرّۃ میں وہ نیک نام — آسیر
کہ قریات مکہ میں ہے وہ مقام — (مدائح الفضائل)

قریب :- پاس، نزدیک۔ عربی صفت، فصیح، رائج

ان کو دھڑکا ہے قریب وہ جگہ مانگی نہ ہو
بعد میرے پوچھتے ہیں کیا وصیت کر گئے — رشید

قریب :- نزدیک کا رشتہ دار، عربی، صفت، فصیح، رائج۔

رستے ہیں ہم سے بدنصیب کوئی — شوق
مرگیا ان کا کیا قریب کوئی — (زہر عشق)

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع قریبوں بھی رائج تھی

اسے فرخ روز مسرت کرے
عزیزوں قریبوں کی دعوت کرے — آسیر (معارج الفضائل)

اب عزیز قریب زیادہ زبانوں پر ہے۔

قریب :- تقریباً، لگ بھگ۔ اردو، فصیح، رائج

محل نثر۔ دو بجے کے قریب روانہ ہو جانا،

قریب :- علم عروض کی اک بحر کا نام، عربی مونث، عروضیوں کی اصطلاح۔

قریباً :- اندازے سے، اردو، عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ فصحا تقریباً بولتے ہیں۔

قریب الاختتام :- ختم ہونے کے قریب، پیدا ہونے کے لگ بھگ، عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل۔ اسی جگہ "قریب الختم" بھی بولتے ہیں

قریب العمر :- ہم عمر، ہمجولی، عربی، ترکیب، قلیل الاستعمال۔

محل نثر۔ ان سب کی لیاقتیں ایک ہی تعلیم کا دودھ پی کر جوان ہوئی تھیں۔ تازے تازے علم، طبیعتوں میں جوانی کے زور، ذہن تیز، حوصلہ بلند، بادشاہ خود حمایت پر اور سب جوان، قریب العمر (دربار اکبری)

قریب الفہم :- جلد سمجھ میں آجانے والا۔ قریب عقل، عربی، ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نثر۔ سب زبانوں میں کچھ نہ کچھ کہا ہے یہاں پوربی کے دو شعر ہیں جو لکھتا ہوں کہ قریب الفہم ہیں۔ (آب حیات)

قریب القیاس :- جلد قیاس میں آجانے والا، قرین قیاس، عربی، صفت، عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قریب المرگ :- نزع میں پڑا ہوا، قریب المرگ کوئی دم کا مہمان، اردو صفت، عوام کی زبان

خیال آتا ہے اکثر اے خدا کیا ہونے والا ہے
قریب المرگ ہیں ہم پر کبھی کوئی رونے والا ہے — اکبر الہ آبادی

قول فیصل۔ عربی زبان کے الف لام اتصال کو فارسی یا اور کسی زبان کی لفظ پر لگانا قاعدے کے خلاف ہے۔ قریب عربی اور مرگ فارسی زبان کا لفظ ہے اس لیے یہ ترکیب درست نہیں فصحا بالکل نہیں بولتے اس کے بجائے "قریب مرگ" صحیح ہے۔

اک رشک گل کی یاد میں ہم ہیں قریب مرگ
بلبل کی زندگی ہوئی کیوں کر خزاں تلک

قریب الوقوع :- جلد واقع ہونے والا، جلد پیش ہونے والا، عربی، ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قریب آنا :- پاس آنا، نزدیک آنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

خیال وصل کو اب آرزو جھلاتی ہے
قریب آنا دل مایوس کے پھر دور ہو جانا — شاد عظیم آبادی

قریب پہنچنا :- نزدیک پہنچنا، پاس پہنچنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ فتحپور کے قریب پہنچا تو کئی کوس آگے امرا استقبال کو حاضر ہوئے۔ (دربار اکبری)

قریب تر :- بہت قریب۔ فارسی، فصیح، رائج۔

قریب رہنا :- نزدیک رہنا، پاس رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

جس صاحب ہوں وہ اس قدر کہ کھنچا اس سے
دور رہنا ہے برا اور قریب اچھا ہے — داغ

قریب سے جاننا :- اچھی طرح پہچاننا، اردو مصدر غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی محل پر قریب سے دیکھنا بھی بولتے ہیں۔

قریب قریب :- پاس پاس، نزدیک نزدیک، اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ تم لوگ قریب قریب بیٹھو۔

قریب قریب :- تخمیناً، لگ بھگ، ملتا جلتا، ملتا ہوا۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ ہم دونوں (ہندوؤں اور مسلمانوں) کی حالت قریب قریب ایک ہی تھی بلکہ بہت سی عادتیں اور رسمیں ہم مسلمانوں میں ہندوؤں کی آگئی ہیں (مسیح کے مضمون: ہندوستان کی دو آنکھیں)

قریب کا :- پاس کا، نزدیک کا، اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ آنکھوں نے ناک میں دم کر دیا ہے قریب کا آدمی نہیں سوجھتا ہے۔ یہ فقط ان کی عنایت ہے۔ دو پیٹ کر اٹکل سے کچھ لکھ لیتا ہوں۔ (انشائے سرور)

قریب کی رشتہ داری :- نزدیکی رشتہ، یگانگت۔ وہ رشتہ جو بالکل قریب کا ہو یا اس کا

رشتہ، پاس کی قرابت، اردو، مونث، فصیح، رائج۔

قریب ہونا ہے نزدیک ہونا، منزل دور نہ ہونا
اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اے ہمسفرو حسینؑ سے مقتل قریب ہے
شہر مدینہ دور ہے جنگل قریب ہے — دبیر

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت بھی رائج و فصیح ہے۔

عزیز تا حضرت جہل کا غم، منازل علم طے کریں ہم
قریب ہو جائے یا الٰہی کہیں یہ راہ بعید کا بیچ
عزیز لکھنوی

قریب ہونا ہے دو چار قدم کے فاصلے پر ہونا
اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہیں دیر و حرم کے تنگنائے سے تجھے جھانک لوں یہی آرزو ہے
یہ نہیں تو پھر در صومعہ جو قریب ہے تو وہی سہی
(شاد عظیم آبادی)

قول فیصل۔ سے کے اضافے کے ساتھ بھی بولتے ہیں۔ جیسے بعض لنگر گاہیں وہاں سے قریب ہیں۔
(دوبار اکبری)

قریب ہونا ہے زمانہ نزدیک ہونا، وقت آنے کا انتظار ہونا، دن نزدیک ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صحت۔ میر قریش ایلچی توران آنے والا تھا تجویز ہوئی کہ ۱۳ سنہ کا جلوس جشن قریب ہے۔
(دوبار اکبری)

قریب ہونا ہے متصل ہونا، بالکل پاس ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عطا ہوئی ہو اگر بصیرت تو یہ ہے حالت مقام حیرت
خلاف اتنا بعید رہنا، خودی سے اتنا قریب رہنا
شاد عظیم آبادی

قریش ہے بضم اول و فتح دوم، عرب کے ایک مشہور قبیلے کا نام جو عزت، شرافت، فصاحت میں تمام قبیلوں پر فوقیت رکھتا ہے۔ مکہ اسی کے قبضے میں تھا۔ اس قبیلے کے مورث اعلیٰ، نضر بن کنانہ اور اولاد نضر بن خطاب سرور کائنات پیغمبر خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں۔ عربی، رائج۔

قول فیصل۔ اصل میں یہ قرش کی تصغیر ہے اور قرش ایک مچھلی کا نام جو سب مچھلیوں پر غالب رہتی ہے چونکہ قبیلہ قریش عرب کے تمام قبیلوں پر فوقیت رکھتا تھا اس سبب سے ملقب بہ قریش ہوا۔

قریشی ہے قبیلہ قریش کا، قریش سے منسوب، عربی، صفت، رائج۔

قریشی آئے ہیں ہاشمی بھی حاضر ہیں
مسافروں کے مجاور بھی سب مسافر ہیں — مرزا دبیر

قریشیا ہے (بضم اول و کسر دوم مجہول) کیروسین مٹی کا تیل، اردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قریشیا ہے ایک قسم کا دھات کا نوکدار آلہ جس سے عورتیں جرابیں وغیرہ بنتی ہیں۔ اردو، مونث، رائج۔

قول فیصل۔ انگریزی میں کروشٹ تلفظ کرتی ہے فرانسیسی میں کروچٹک ہے۔

قریشی نسب ہے قریش کی نسل کا وہ شخص جس کا سلسلہ نسب قریش سے ملتا ہو۔ اردو ترکیب، فصیح، رائج۔

قریشی نسب از شست خوں کچھ ادا
پیمبر کو کہتے ہیں باہم برا — دبیر (معارج الفضائل)

قریہ ہے (بفتح اول و یائے معروف) پاس،
نزدیک، ملا ہوا، عربی، صفت، قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ زیادہ تر اس محل پر قریب بولتے ہیں۔

دوسرے دن نہیں نکلتا ہے بلکہ اس کے قرین نکلتا ہے — تاریخ

قرین ہے ہم نشیں، مصاحب۔ (نور اللغات)
قول فیصل کوئی نہیں بولتا

قرین ہے (فارسی مرکبات میں) مثل، مانند نظیر
مشابہ (نور اللغات)۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

قرین عقل ہے وہ بات جس کو عقل قبول کرے فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قرین قیاس ہے وہ بات جو قیاس میں آ جائے فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سچ جانئے میں آپ کے ارشاد کس طرح
ان میں سے کوئی بات قرین قیاس تھی۔ — رشید

قرین مصلحت ہے مناسب وقت، عربی الفاظ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صحت۔ وہ اس امر میں انہیں اتنی کوشش ہے کہ اگرچہ ترکیب کی چستی یا کلام کی گرمی میں فرق آ جائے مگر اصول ہاتھ سے نہیں جانے دیتے اور یہ سلامت روی، قرین مصلحت ہے۔ (آب حیات)

قرینہ ہے (بالفتح و یائے معروف) ایک چیز کا دوسری چیز سے الحاق، دو چیزوں کے درمیان ظاہری مناسبت جو دو چیزوں میں ہو۔ قیاس، اندازہ، قیافہ، عربی، مذکر،

محل صحت۔ قرینہ یہ تھا کہ فلاں تاریخ یہ دن تھا دوپہر کو یا سہ پہر بجے اس وقت آئے فلاں تاریخ اس دن چلے گئے۔ پورا لکھتے۔
(انشائے سرور اردو معلیٰ)

اس قرینے سے یہ ہوا ظاہر راز ہے ان کے کوئی باہر
(فریب عشق)

قرینہ ۲ - ڈھنگ، وضع، صورت، شکل، طرز، انداز، روش، طور طریق، طرح، اسلوب، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

ان قدموں سے چھٹنے کا قرینہ نہیں اچھا
بے وارث دبے آس کا جلنا نہیں اچھا — انیس

قرینہ ۳ - سلیقہ، سجاوٹ، موزونیت، آراستگی، خوش اسلوبی، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

اس قرینے سے اس کی آرایش
دیدۂ دل نثار زیبایش — گلشن عشق

قرینہ ۴ - حقے کے نیچے کی نیچہ کی لکڑی جس کے ذریعے سے دھواں حقے میں جا کر نیچے سے باہر نکلتا ہے۔ لکھنؤ کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب متروک ہے۔

قرینہ آنا - سلیقہ آنا، طریقہ آنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

الزام عبث ہے کہ کسی میں نہیں الفت
دل اپنے کا خود تجھ کو قرینہ نہیں آتا — جاہ

قرینہ بہ قرینہ - ترتیب وار، خوش اسلوبی سے موزونیت کے ساتھ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قرینہ جمنا - اسلوب پیدا ہونا، اردو صرف متروک۔

جیسے پھر شام عشرت کے قرینے
تو گزرے حمل شب کو نو مہینے — (الف لیلہ نو منظوم)

قرینے سے ۱ - قیاس سے، انداز سے، ظاہری مناسبت سے، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ قرینے سے میں سمجھ گیا کہ نواب صاحب اندر ہیں مگر ملنے سے انکار کر دیا۔

قرینے سے ۲ - خوش اسلوبی سے ترتیب سے، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ اس میں پتھروں کی پہاڑیاں بنی ہوئی ہیں۔ درخت اس قرینے سے لگائے گئے ہیں گویا وہ انہیں پتھروں سے اگے ہیں (مضمون انتظار)

قرینے سے بیٹھنا - طریقے سے بیٹھنا، تہذیب سے بیٹھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ محفل میں لڑکے اچھل کود کر رہے ہیں، ان سے کہہ دو قرینے سے بیٹھیں ورنہ باہر چلے جائیں۔

قرینے سے بے قرینے ہونا - بے ترتیب ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

حواس خمسہ جو میرے قرینے تھے
قرینے سے ہوئے سب بے قرینے — شفق

قرینے سے لگانا - ترتیب سے رکھنا، خوش اسلوبی سے بالترتیب رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مہندی جب تک میں لگاؤں تب تک اے سنہاری تو
باندھ کر جوڑا قرینے سے لگا دی چوڑیاں — رنگین

قرینے کی بات - موقع کی بات، ٹھیک بات، قاعدے کی بات، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ یہ جتنی باتیں تم نے کہی ہیں بالکل غلط اور بے تکی ہیں۔ قرینے کی بات کہو تو میں مصالحت کرا دوں۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے لکھنؤ میں ٹھکانے کی بات کہتے ہیں۔ حالانکہ اہل لکھنؤ دونوں طرح بولتے ہیں۔ مگر ٹھکانے کی بات غیر فصیح ہے۔

قریہ :- (بفتح اول و سوم) گاؤں، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

قریہ جات - قریہ کی جمع، بہت سے گاؤں، فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بہت کم زبانوں پر ہے۔

قریہ قریہ - گاؤں گاؤں، دیہات دیہات، عربی الفاظ، اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جائیں قریہ قریہ قسمت آزمائی کے لیے
تھیلیاں کھل جائیں چندے کی ادائی کے لیے — صفی

قزاق - (بتشدید و دوم مشدد) رہزن، ڈاکو، لٹیرا، غارت گر، ترکی، مذکر، فصیح، رائج۔

مفلسوں کو امن رہتا ہے، سفر ہو یا حضر
ڈر نہیں کچھ ڈر نہیں سارق ہو یا قزاق ہو — جگر

قول فیصل۔ صاحب قاموس الاغلاط لکھتے ہیں "صحیح قزق ہے جو ایک تاتاری قوم ہے۔ علمائے علم انسان نے سلسلۂ بشری کی جو تقسیم کی ہے اس کے بموجب ایشیا کی قوم یورال آلتائی کے چھ فروع، منغول، تاتار، جاپانی وغیرہ ہیں، پھر فرع تاتار کے یہ سات فرقے ہیں۔ (۱) قازاق (۲) قرغز (۳) ترکمان (۴) اوزبک (۵) یاقوت (۶) ترک (۷) ہون۔ (دیباطلہ) قازاق ایک بہادر شاہ سوار اسلامی فرقہ ہے جن میں سے بعض کو چاری حکومت روس نے اپنی سلطنت کے لیے بہ جبر و اکراہ عیسائی بنا لیا۔ ان کی زبان تاتاری ہے جو نہایت فصیح ہے اور تحریر لکھی جاتی ہے قازاق بڑے بہادر خوش باش باوفا اور صادق القول ہوتے ہیں۔ کم بات کہنے والے دنیا میں ان کا اخلاق و انہماک مشہور ہے شریعت اسلام کے پابند ہیں۔ البتہ بعض شمائلی عادات و رسوم ہنوز باقی ہیں قزاق اور قازاق مرادف طرح آیا ہے۔

اس کی جمع "قزاقان" بھی رائج ہے۔

خاکساری کا چلن خوش زبان رکھتا نہیں
نیم تر اتنا غبار سکار وال رکھتا نہیں صبا

قزاقی :- غارت گری، لوٹ مار کا پیشہ
فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

وہی تھی نہ گو طور تھا قزاقی کا
پختہ ہر بات تھی ہر کام تھا مشاقی کا رشید

قزل ارسلان :- خاندان سلجوق کے ایک ترکی بادشاہ کا نام جو ظہیر فاریابی کا ممدوح تھا اس کے بال سرخ تھے اس وجہ سے یہ نام پڑا
ترکی، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ یہ لفظ مرکب ہے قزل (بکسر تین) بمعنی سرخ اور ارسلان بمعنی شیر ہے۔

قزلباش :- (بکسر تین) شاہ اسمٰعیل صفوی نے اپنی فوج کے لیے سرخ ٹوپی، بارہ گوشے کی بنوائی تھی اس وجہ سے ان کے لشکریوں کا نام قزلباش پڑ گیا پھر ان کی اولاد کو بھی کہنے لگے
ترکی، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ بالعموم زبانوں پر قزباش (بفتحتین) ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں:۔ "بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ قزلباش ان قیدیوں کی اولاد ہیں جن کو تیمور لنگ نے حسب الالتماس ایران کو دیا تھا چونکہ وہ سرخ ٹوپیاں جو ترکوں کا امتیازی نشان تھا پہنا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے یہ نام پڑ گیا، یہ لوگ ایرانی فوج کے عمدہ سپاہی مانے جاتے تھے ہندوستان میں نادرشاہ ان کے ساتھ یہی قوم آئی تھی اور ٹوپی والوں کے نام سے مشہور ہوئی چنانچہ میر تقی میر نے اسی طرف اشارہ کیا ہے۔

کوئی عاشق نظر نہیں آتا
ٹوپی والوں نے قتل عام کیا میر

خلاصہ شعرا البحر مرتبہ عندلیب شادانی میں لکھا ہے کہ شیخ صفی الدین اردبیلی ایک مشہور خاندان سادات کے سجادہ نشین تھے ان کی اولاد میں سلطان حیدر ایک بزرگ پیدا ہوئے۔ جن کے مرید قرمزی رنگ کے بارہ گوشوں کی ٹوپی پہنتے تھے اور اسی مناسبت سے قزلباش کہلاتے تھے۔ جس کا لفظی ترجمہ سرخ سر ہے

مجازاً سپاہی اور مغلوں کی ایک بہادر قوم اور ایران و افغانستان کے شیعوں کو بھی کہتے ہیں۔

قسّام :- (بفتح اول و دوم و مشدد) تقسیم کرنے والا۔ بخشنے والا
عربی، صفت، صیغۂ مبالغہ، فصیح، رائج۔

مصحفی اپنے تو مقسوم پہ راضی وہ یار
شکر کی جا ہے عبث شکوۂ قسام نہ کر

کھلا نا جماعت کا تھا کام کیا آسیر لکھنوی
کہ تھے آپ قسام رزق خدا (مدائح الفضائل)

قول فیصل۔ فارسی ترکیب کے ساتھ قسّام رزق بھی کہتے ہیں۔

قسّام ازل :- (کنایۃً) قسمت بنانے والا، پروردگار عالم، فارسی، ترکیب مذکر فصیح، رائج۔

واہ قسام ازل صدقے ہم اس قسمت کے
جام عشرت اسے اور دام تمنا ہم کو
ذوق دہلوی

قساوت :- (بفتح اول و دوم و

چہارم) سنگدلی، سخت دلی، بیرحمی۔ عربی مونث، تنسیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

قساوت دل میں اس کے جس طرح فولاد پتھر میں
عداوت قلب میں جس طرح دیکھے آگ سے بجھ کر
(نظم طباطبائی)

قسائڑا :- قسائی کا بیٹا، قسائی کا بچہ
تحقیر بالتصغیر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ طنز کے ساتھ قسائی کے معنی میں (قسوڑا) (بفتحتین) بولتے ہیں۔

قسائی :- قصاب، گوشت فروش، بڑے کا گوشت بیچنے والا، اردو، رائج۔

قسائی :- بے رحم، ظالم، سنگدل، اردو، غیر فصیح، رائج۔

جو بچے تجھ سے تو خدائی ہے
آدمی کا ہے کو قسائی ہے شوق

قول فیصل۔ بتا ہوتا، دیگر صیغے کے ساتھ صرف ہو
حق میں جور کے قصائی نہ ہو دے بیٹا
نام مشہور تو کہنے میں نہ جلاد کرو جان صاحب

قسائی بچہ کبھی نہ سچا جو سچا سو کچا
یعنی قسائی کی بات کا اعتبار نہیں۔ یہ دوست کو سب سے زیادہ برا مال دیتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قسائی کا کتا :- (مجازاً) فربہ اور موٹا تازہ آدمی، ہٹا کٹا، اردو، عورتوں کی زبان۔

محل حرف :- وہ نگوڑا او نڈی بچہ قسم بہ بہرے نگوڑا قسائی کا کتا ہے ایسا ہو پوچھتا رہے لیے کچھ خرابی ہو (طلسم ہوشربا)

قول فیصل ۔ صاحب نور اللغات نے ان معنی میں "قسائی کا پلّا" لکھا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔ بسند مخزن المحاورات قسائی کا پلّا دہلی کی زبان ہے ۔

قسائی کی بیٹی دس برس میں بیٹا جنتی ہے یعنی جس طرح قسائی کی بیٹی عمدہ غذا کھا کر جلد بالغہ ہوجاتی ہے اسی طرح امیر اور دولت مند کی بیٹی جلد جوان ہوجاتی ہے ۔ اردو مثل (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

قسائی کے پالے پڑنا :۔ ظالم کے قابو میں آجانا ۔ اردو صرف عوام کی زبان ۔

تھی قسائی کے پڑ گئی پالے
بہہ گئے جو لہو کے پرنالے — جان صاحب

قسائی کے کھونٹے بندھنا :۔ ظالم کے پالے پڑنا ۔ اردو صرف، متروک ۔

جس دن سے اس قسائی کے کھونٹے بندھا ہے وہ
گزرے ہے اس نمط سے ہر نسل ، ہر نہار بروز

قسائی کے کھونٹے سے بکری باندھنا :۱ (کنایۃً) بے رحم اور بد مزاج آدمی کے ساتھ لڑکی بیاہ دینا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

قسائی کے کھونٹے سے بکری باندھنا :۲ کسی غریب کو خوفناک جگہ ڈال دینا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

قسائی کی گھاس کو کتا کھا جائے :۔ یعنی جائے تعجب اور امر محال ہے کہ زبردست کے مال پر زیردست قابض ہوجائے ۔ ممکن نہیں جو زور آور کی چیز کو کوئی لے لے ۔ مثل (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

قسائی کی نظر دیکھنا :۔ غصہ سے دیکھنا ، نگاہ قہر سے دیکھنا ، دشمن کی آنکھ دیکھنا ۔ چنانچہ اولاد کی نسبت کہتے ہیں کہ "کھلائے سونے کا نوالہ دیکھے قسائی کی نظر" (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ اس محل پر "شیر کی نگاہ سے دیکھنا" بولتے ہیں ۔

قسائی واڑہ ۔ قسائی باڑہ :۔ قسائیوں کا محلہ ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں "قسائی باڑہ" بولتے ہیں ۔

قسائن :۱ قسائی کی جورو ۔ اردو مونث رائج ۔

قسائن :۲ ظالم عورت ، بے رحم عورت ، اردو صفت ، مونث ۔ عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ اس دائی کو دودھ پلانے کی کبھی نسبت نہیں دائی کاہے کو ہے قسائن ہے ظالم ستم بالا

قِسط :۱ (بالکسر) حصہ ، ٹکڑا ۔ عربی ، مونث فصیح ، رائج ۔

قسطیں جتنی تھیں انکی دیدیں سب
کررہا ہے مطالبہ کیا اب — (قران السعدین) سعدی

قِسط :۲ وہ روپیہ جو تھوڑا تھوڑا کر کے حسب قرارداد دیا جائے ۔ مالگزاری کا وہ حصہ جو وقت معین پر دیا جائے ۔ عربی ، مونث ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ کچھ روپیہ قسط کے طور پر مہاجن سے مانگے جو دے لے جاتے ہیں تو خیر ہے ورنہ بڑی بیسر ہو (الف سے سر ہو) ردو حقفی

قول فیصل ۔ پہلی قسط اور دوسری قسط وغیرہ بولتے ہیں ۔

لے کے بوسہ میں نے ان سے یہ کہا
حسن اللغت کی یہ پہلی قسط ہو تبہ لکھنوی

قسطوں میں ادا کرنا نیز ہوتا بھی اس کے مصرف جیسے
آخر کو قطرہ قطرہ ٹپکنے لگے سرشک
قسطوں میں زر وصول ہوا لشک بیاں کا — ناظم

قِسط :۳ مالگزاری ، محصول زمین ۔ اردو مذکر ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ مالگزاری بولتے ہیں ۔

قِسط باندھنا :۔ کسی رقم کو قسطوں میں ادا کرنے کے لیے تاریخ مقرر کرنا ۔ اردو صرف فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ اگر میں دس روپے مہینے کی قسط باندھ دوں تو تم یہ سو روپے آسانی سے ادا کرسکو گے ؟

قِسط بندی :۔ قسط مقرر کرنا ، وہ سرکاری روپیہ جو زمیندار لوگ ہر فصل پر حصہ کرکے دیتے تھے ۔ اردو مونث ، قلیل الاستعمال ۔

قِسط خلافی :۔ ادائے قسط میں وعدہ خلافی (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

قُسطُنطُنیہ :۔ (بضم اول وسوم و پنجم) مشرقی ترکستان کا پایۂ تخت ۔ اردو تلفظ مذکر ، رائج محل صرف ۔ تعجب ہے کہ مولانا شبلی وغیرہ قسطنطنیہ لکھتے رہے جس کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی (قاموس الاغلاط)

قول فیصل ۔ اس شہر کا قدیم نام بزنطیہ تھا جب شہنشاہ قسطنطین (بضم اول و فتح سوم و یائے معروف) بزنطیہ کو اپنی مشرقی سلطنت کا دار السلطنت قرار دیا تو اس شہر کا نام اپنے نام پر قسطنطینیہ (بضم اول و فتح سوم و کسر پنجم و سکون یائے معروف و کسر نون و یائے مشدد مفتوح) رکھا یہ شہر عالی شان عمارتوں بالخصوص مسجد دل کشا کے لیے مشہور ہے ۔ قسطنطینیہ میں یائے آخر نسبت کی ہے عربی والوں نے بہ تخفیف یائے نسبت قسطنطنیہ بھی نظم کیا ہے — ابن ابی حفصہ کہتا ہے ۔

انگریزی جنت قسطنطنیہ الروم سے شہر۔ الہامستا کی اسی الذہب کا اور شعرائے قسطنطنیہ (بجذف یائے اول) بھی کہا ہو

بہر دیکھی جو سب نے یہ علامت
ہوئی قسطنطنیہ میں قیامت (معراج المضامین) منیر

خط قسطنطنیہ۔ یعنی قیصر کا دیار

جو ہوا تھا سلطنت کا تخت دار الاسلام
منیر شکوہ آبادی اور ڈاکٹر اقبال دونوں بڑے ذی علم شاعر تھے ہو سکتا ہے کہ دونوں نے کسی فارسی شاعر کی تقلید میں مذکورہ بالا صورت سے نظم کیا ہو۔ بہر صورت اب عام طور سے قسطنطنیہ (بیضم اول سوم و پنجم) زبانوں پر ہے

قسط وار۔ قسط بقسط۔ قسط کے مطابق، رفتہ رفتہ ٹکڑے ٹکڑے کر کے، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ تم عدالت سے قسط وار ادائی کو کہنا اگر مان لے گی تو تمہارے لیے آسانی ہو جائے گی۔

قس علیٰ ہٰذا۔ اسی پر اور چیزوں کو قیاس کر۔ عربی، فقرہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ آپ شعرا کو دیکھئے شاعر ہیں: بیان آتش زبان خواجہ حیدر علی آتش، مرجع نغمان نوربیک دہر شیخ ناسخ مصفہ اپنے فن میں یکتائے روزگار ہو گئے ہیں۔ مرثیہ گوئی تو اہل لکھنؤ کا حصہ ہے ... وقس علیٰ ہٰذا۔ (فسانۂ آزاد)

قسم (بالکسر) جنس، قماش، قبیل، نوع، طرح۔ عربی، مونث، رائج۔

حد سے حسین زیادہ ہیں جن کی
ان سے خالی نہیں جگہ ان کی ناسخ

قول فیصل۔ عربی میں اس کے معنی ٹکڑا، حصہ کسی چیز کا جز کے ہیں۔

قسم (بفتح) وضع، ڈھنگ، طور طریق، عربی، مونث فصیح، رائج۔

یوں تو دنیا میں ہزاروں ہیں اے منیر
پر تری سب سے نرالی قسم ہے منیر

قسم (بفتحتین) سوگند، کسی کام کرنے یا نہ کرنے کا عہد۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

قسم خدا کی بڑا کام کر گئے بابا
علا کے دین محمد کو ہو گئے بابا میر عشق

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع قسمیں بہ اعتبار محل قسموں کہا رائج ہے۔

بکلی کیا تھا جو کرنے لگی قسمیں
قسمیں جو کبھی کے سر کی کھاتی تھیں عالم

صاحب فرہنگ آصفیہ نے مذکر لکھا ہے۔ اہل لکھنؤ مونث ہی بولتے ہیں۔

قسم (بفتح) انکار، اردو، مونث، عورتوں اور عوام کی زبان

محل صرف۔ ان کو جلسے میں جانے کی قسم ہے۔

قول فیصل۔ چونکہ قسم کھانے یا دینے کے بعد انسان وہ کام کرتا یا نہیں کرتا ہے جس کے کرنے نہ کرنے کی قسم دی جاتی ہے یا خود کھا لیتا ہو اسی مناسبت سے انکار پر جب رہنے کے معنوں میں بولنے لگے۔

قسم اتارنا۔ دی ہوئی یا کھائی ہوئی قسم کو پورا کرنا۔ قسم کھا کے جو وعدہ کیا ہو اس کو پورا کرنا اردو صرف فصیح۔ رائج

محل صرف۔ چونکہ آپ نے قسم دی تھی اس لیے اگرچہ میں بہت بیمار ہوں۔ مگر قسم اتارنے چلی آئی اب اجازت دیجئے

قول فیصل۔ جیسے فرہنگ آصفیہ نے مندرجہ فصل معنی اور لکھے ہیں۔ وہ عہد جو کسی کام کے کرنے نہ کرنے کو کیا ہو اس کو توڑنا۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

قسم اترنا۔ قسم کی میعاد پوری ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

رکنے کو تین روز بہت ہیں شعور سے
مل جائیے گلے سے قسم اب اتر گئی شعور

قول فیصل۔ زیادہ تر کھائی ہوئی یا دی ہوئی قسم کو پورا کرنے کے معنی میں رائج ہو۔

قسم اقسام۔ قسم کھانا، عہد کرنا۔ اردو عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ میر نے قسم اقسام کرنا لکھا ہے جو اب متروک ہے۔

ہم رہین بادہ جام احرام کر چکے
مستی کی دیر میں قسم اقسام کر چکے میر

لکھنؤ کی عورتیں یوں بولتی ہیں۔ مثلاً میں تمہاری قسم اقسام میں تو آؤں گی نہیں۔ جو میرا دل چاہے گا وہی کروں گی۔

قسما قسمی۔ (بسکون دوم و ششم) باہمی عہد و پیمان۔ اردو، مونث، عورتوں کی زبان

محل صرف۔ محمد عسکری اور بیگم صاحب میں قسما قسمی ہو گئی جس طرح جائیں گے۔ اسی طرح واپس آئیں گے۔ (میر کہسار)

قسم اوّل۔ (باضافت) اول درجے کا، اعلیٰ قسم کا اول نمبر کا، عربی الفاظ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قسم آنا۔ قسم کا دخل۔ اردو صرف متروک

رکھو لئے ہو گیا ہاتھ بھلا مصحف رخ پر
بوسے کا جو منکر ہوں تو مجھ پر قسم آئے امیر

قسم پر قرآن اٹھانا :- قرآن اٹھا کے قسم کھانا، اردو صرف، متروک۔

قرآں جو کیوں کر اٹھاؤ گے قسم پر
تم کو تو حائل بھی بالائے کمر بار — جگر

قول فیصل۔ اب اس محل پر قرآن اٹھا کے قسم کھانا کہتے ہیں۔

قِسمَت :- (بکسر اول و فتح سوم) حصہ، نصیب، مقدر، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

کم شب وصل ہے کم ہے شب فرقت میری
میرے حصے کی ہوتی ہے قسمت میری — جلیل

قول فیصل۔ مولف نوراللغات نے مندرجہ ذیل معنی بھی لکھے ہیں جو اردو میں رائج نہیں ہیں۔ "بخشش، تقسیم کیا ہوا۔ بٹا ہوا۔"

قسمت :- تقسیم کا حساب۔ عربی، اصطلاح ریاضی، متروک۔

عالم ہے لیک باب میں ہیں
پر فرد فن حساب میں ہیں — (داستان عجائب)

قسمت :- صوبہ، احاطہ، پرگنہ، ضلع، (فقرہ) "پنجاب میں دس قسمتیں ہیں۔" (نوراللغات)

قول فیصل۔ اب ان معنی میں نہیں بولتے۔

قسمت اُلٹنا :- پہلی قسمت کا برا ہو جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

بدلی ان کی عادت کیسی
الٹی اپنی قسمت کیسی — صبا

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت "قسمت الٹ جانا" نسبتاً زیادہ ہے۔

برگشتہ یار ہو گیا جو راست باز سے
قسمت کی چال تھی کہ یوں ہم نقش الٹ — ذوق

انھیں معنی میں "قسمت الٹی ہونا" بھی زبانوں پر ہے جیسے "انسان کسی چیز پر بھروسا نہ کرے قسمت الٹی ہوتے دیر نہیں لگتی۔"

قسمت آزمانا :- تقدیر آزمانا، نصیب کا امتحان لینا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

خط میں لکھے ہیں شوق دید نہ پیہ
آج ہم قسمت آزماتے ہیں — وزیر

قسمت آزمائی :- تقدیر آزمائی، امتحان تقدیر، نصیب کی آزمائش، عربی، فارسی، الفاظ، فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

ساحل نیرے پہ خورشید یورپ کی ترقی کا
اٹھو اے ہم وطنو! وقت قسمت آزمائی ہے — عزیز لکھنوی

قسمت بازی :- تقدیر آزمائی، قسمت آزمائی، امتحان طالع، امتحان تقدیر، اردو، مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ زبانوں پر زیادہ تر "تقدیر بازی" ہے۔

قسمت بد :- (با اضافت) بدنصیبی، بری تقدیر، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قسمت بد سے وہ پیدا کرے خاصیت چتر
کرے سایہ فلک پر کبھی میرے سر پر — رند

قسمت بدلنا :- تقدیر برگشتہ ہونا۔ (نوراللغات)

قسمت بدلنا :- قسمت یاور ہونا، اچھے دن آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نہیں معلوم بدلنے پہ ہے قسمت کس کی
آج ہم نے انھیں پوشاک بدلتے دیکھا — جلیل

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت "قسمت بدل جانا" بھی زبانوں پر ہے۔

نکل جائے یہ حسرت وہ نہیں ہو
بدل جائے یہ قسمت وہ نہیں ہے — فلق

قسمت بری ہونا :- بدقسمت ہونا، نصیب کا خراب ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قسمت بری سہی پہ طبیعت بری نہیں
ہے شکر کی جگہ کہ شکایت نہیں مجھے — غالب

قول فیصل۔ انھیں معنی میں "قسمت کا برائی پر ہونا" بھی بولتے ہیں۔

برائی پہ ہے ہماری قسمت ہم جیالی ہے سفر کی زحمت
کبھی جو اٹھا غبار غربت تو شعلہ اٹھا غم وطن کا

قسمت بگڑنا :- تقدیر بگڑنا، قسمت الٹنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ملا بادشہ قدر دان ہنر وہ
بگڑ کر بنی ہے یہ قسمت کہاں — طلوع

قسمت بننا :- تقدیر بننا، نصیب جاگنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

بری صورت بنی تو خاک بنی
قسمت اب صورت آخر میں بنی — داغ

قسمت پر بیٹھا رہنا :- تقدیر کے سہارے بیٹھا رہنا، اس خیال سے کچھ نہ کرنا کہ جو تقدیر کا لکھا ہے وہی ہوگا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل فقرہ۔ میاں تدبیر بھی بڑی چیز ہے ہر شخص اگر قسمت پہ بیٹھا رہے تو دنیا کا کوئی کام نہیں چل سکتا۔

قسمت پر جھاڑو پھرے :- (کوسنا) قسمت سے ناخوش ہو کر کہتی ہیں۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

مر چکے نظروں سے یہ گر کر گرے
مری ایسی قسمت پہ جھاڑو پھرے — شوق قدوائی

قسمت چلنا :- (ت ن) تقدیر چمکنا، اردو

ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم راہ کسی لشکری کے ہو کر
قسمت پہ چلا یہ نیک اختر — (گلزار نسیم)

قسمت پلٹا کھانا — تقدیر برگشتہ ہونا، قسمت بگڑنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

قسمت پلٹنا (ل) — دن پھرنا، اقبال یاور ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع دیر لگتی نہیں قسمت کے پلٹ جانے میں — ناظم

قسمت پھرنا (ل) — تقدیر برگشتہ ہونا، قسمت بگڑنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بن کے کہتا تھا الٰہی یہ تماشا کیا ہے
دفعتاً پھر گئی قسمت مری ہوتا کیا ہے — امیر

قسمت پھر جانا (ل) — دن پھرنا، اقبال یاور ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

الٹی تقدیر مری قسمت اغیار پھری
ہائے کیسی تری مت اے بت عیار پھری — صبا

قسمت پھوٹنا (ل) — برے دن آنا، تقدیر بگڑنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کہاں شیشۂ دل نکالے ہے گھر
کہاں جا کے پھوٹی ہے قسمت ہماری — جگر

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت بھی لکھنؤ میں فصیح ہے۔

کبھی قسمت ہماری پھوٹ جاتی
نہ ٹوٹے کی آس ٹوٹ گئی — مومن

اس کو عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔ مؤلف نور اللغات نے قسمت پھوٹ جانے کے معنی بیوہ ہو جانا اور برے حشر یا بری جورو سے پالا پڑنا بھی لکھے ہیں حالانکہ یہ قسمت پھوٹنا کے معنی نہیں بلکہ لازم معنی ہیں۔

قسمت پھوٹی (ص) — وہ عورت جس کی قسمت خراب ہو۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اسی محل پر قسمت کی پھوٹی بھی بولتی ہیں۔ شوہر تو مر چکا تھا۔ قسمت کی پھوٹی، سسرال میں نہ رہتی تو کیا کرتی۔

قسمت پھوڑنا (ف) — متعدی۔ خراب کرنا، نصیب بگاڑنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ساغر مے جو نذر کیا محتسب
پھوڑنے کو میری قسمت ہو بہت — ناسخ

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت نسبتاً زیادہ رائج ہے۔ جیسے تم نے بغیر سمجھے بوجھے بدمعاش کے ساتھ لڑکی کی شادی کر کے غریب کی قسمت پھوڑ دی۔

قسمت جاگنا (ل) — (لازم) اچھے دن آنا، تقدیر سازگار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع رات گذری حزدی جاہ کی قسمت جاگی — ثاقب

قول فیصل۔ اس کا متعدی قسمت جگانا بھی فصیح و رائج ہے۔

سو چکی خوب وہ اب وقت ہے اٹھنے والا
کوئی جائے گا قسمت کا جگانے والا — مؤلف

قسمت چمکنا (ل) — تقدیر سازگار ہونا، نصیب جاگنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

چمکی یہ رخ یار سے قسمت نقاب کی
جالی سے چھن رہی ہے کرن آفتاب کی — امیر

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت بھی رائج ہے۔

زلف جب سے ہوئے ہم چمک گئی قسمت
ہم ہر بار ہیں خبر صبح و شام لیتے ہیں — امیر

قسمت رسا ہونا (ل) — تقدیر یاور ہونا، مقدر چمکنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ میاں یہ اپنے ہاتھ کی بات نہیں ہے۔ قسمت رسا ہونا خدا کی دین ہے۔

قسمت رقم ہونا (ل) — تقدیر لکھی جانا۔ اردو صرف، متروک۔

تیرے غم خانے کی جب قسمت رقم ہونے لگی
لکھ دیا منجملۂ اسباب ویرانی مجھے — غالب

قسمت سونا (ل) — مقدر بگڑنا، تقدیر خراب ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کس قدر مجبور کر کے اس نے رکھا ہے ہمیں
سو رہی ہے اپنی قسمت ہم جگا سکتے نہیں — بسمل

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت قسمت سو جانا بھی رائج ہے۔

قسمت سے (ف) — خوش نصیبی سے، تقدیر سے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سر پہ آئی زشتیٔ اعمال سے کشتی ہوئی
بچ گیا قسمت سے جو زخمی ہوا تلوار — نظم طباطبائی

قسمت سے ملے (کنایۃً) — بدقسمتی سے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ان قسمت سے یہ اوباش بھیجا کہ بی نائی کو
خصم کی طرح زندگی سونے کے لیے گی فداں کو — جان صاحب

قسمت سے اتر جانا (ل) — کسی چیز کا قابو سے نکل جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔ گھڑی کی تلاش میں بہت زیادہ پریشان نہ ہو، جو چیز قسمت سے اتر جاتی ہے وہ پھر نہیں ملتی۔

قسمت سیدھی ہونا (ل) — قسمت یاور ہونا، نصیب کا سازگار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بہ رنگ آئینہ انسان کی قسمت ہو اگر سیدھی
موافق ہو زمانہ دوست دشمن کی نظر سیدھی — دانش

قسمت کا (ص) — تقدیر کا، نصیب کا، جیسا مقدر میں ہے۔ اتفاقاً۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جو جس کو تھا تو آ ہی گیا ایک مل گیا
ملنا تھا جب مجھے مری قسمت کا مل گیا — داغ

قسمت کا بدا (ف) — نوشتۂ تقدیر …

قسمت سمجھ کر بنا ہو دیتے ہیں وہی دانشاں کو
غم غصہ تحمل سم کو ملا ہے خوبی اپنی قسمت کی
میر محمد تقی میرؔ

تسوال تفصیل۔ اب ایسے محل پر قسمت کا لکھا بولتے ہیں۔

قسمت کا بگاڑ ۔ تقدیر کا بگاڑ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

تسوال تفصیل۔ ایسے محل پر زیادہ تر قسمت کی خرابی، یا قسمت کا بگڑنا بولتے ہیں۔

قسمت کا بل نکلنا ۔ تقدیر کا بل نکلنا قسمت کی خرابی دور ہونا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

تمہاری بھی آشفتہ مثل زلف رکھی ہے
کبھی سیدھے جو رہتے بل نکل جاتا قسمت کا — بال

تسوال تفصیل۔ اس کی ٹکسالی صورت یہ ہے کہ مل نکل جائے گا جس طرح مری قسمت کا
سیدھی ہو جائے گی اس بت کی نظر دیکھ لینا — جلیل

تقدیر کا پلٹا کھانا ۔ تقدیر کا پلٹا کھانا،
(نور اللغات)

تسوال تفصیل۔ یہ عوام کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے

قسمت کا پھیر ۔ بدبختی، بداقبالی زمانے کی گردش، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دیر قاصد کو لگی جو راہ میں
میری قسمت کا ہلا! یہ پھیر ہے — ناسخ

قسمت کا پیچ ۔ بدنصیبی، تقدیر کی خرابی، اردو صرف قلیل الاستعمال

نہ ہوا اس زلف پیچاں کا جو سودا
سمجھے اپنی قسمت کا بشر پیچ — آتش

قسمت کا ٹکڑا ۔ وہ رزق جو قسمت میں لکھا ہوا ہوتا ہے۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کٹا جاتا ہوں جب لیق آسماں کے ٹکڑے ہیں
مری قسمت کا ٹکڑا بھی ہے اس کے خوانِ احسان پر — رند

قسمت کا جلا ۔ بدنصیب، اردو صرف متروک

اب پہلے ہی آمد میں پامال ہوئے ہائے
فریاد کریں کس سے قسمت کے جلے ہم — دیوانہ

قسمت کا چکر ۔ قسمت کا پھیر، اردو صرف قلیل الاستعمال۔

ہوں بلا گرداں کوئے دہر کا فریاد ہوا
لطف کیسا ہے مری قسمت کے چکر کا ہوا — ناسخ

قسمت کا دانہ ۔ وہ رزق جو نوشتہ تقدیر ہے۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

خدائے دشت جنون کو دیا برے مقدر میں
مری قسمت کا دانہ رکھ دیا ہے شاخ آہو پر — قدر

قسمت کا دکھانا ۔ تقدیر کا دکھانا،

پھر دیو غزالہ پہ ہے آفت
کیا دیکھیں دکھائے ان کی قسمت — اختر (شاہ اودھ)

(نور اللغات)

تسوال تفصیل۔ عام طور سے دیکھئے یا دیکھیں قسمت کیا دکھاتی ہے، بولتے ہیں۔ یعنی دیکھئے یا دیکھیں اور کیا اس صفحہ کا جزو لازم ہے۔

قسمت کا دھنی ۔ تقدیر والا خوش اقبال اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

حیات جاودانی ہے غم شمشیر میں مرنا
دھنی قسمت کا ہے جو کشتۂ شمشیر ہو جائے — نجم آفندی

تسوال تفصیل۔ صاحب مخزن المحاورات نے لکھا ہے کہ طنزاً بدنصیب کے معنی بھی لیے جاتے ہیں۔ جیسے قسمت کا دھنی بھاگ گیا دہی نے نکالا گیا۔ مگر ان معنی میں صرف دہلی تک محدود ہے۔

اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قسمت کا رونا ۔ بدنصیبی کی شکایت۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

غزل کا عہد اور عروج شوق وہ دقت دگرد را
ہے اب قسمت کا رونا اور اپنی مرثیہ خوانی — نجم بھیا

قسمت کا زور ۔ نصیب کی یاوری، مقدر کی رسائی، اردو صرف، فصیح، رائج۔

علاوہ شیخ مخدوم و صدر نے قسمت کے زور سے کئی بادشاہوں کے زمانے پائے تھے۔ — محمد باقر

قسمت کا سارا کھیل ہے ۔ بھلائی برائی قسمت کے کرشمے ہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔ کہ

ہم پر یہ قسمت کا سارا کھیل ہے
دیر آشنا ہو تو عالم ہو مصیبت کچھ نہیں، — جرأت

قسمت کا ستارہ ۔ وہ ستارہ جس سے قسمت کے بننے یا بگڑنے کا تعلق ہے۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

کبھی جگنو سا ٹوٹا نجم کو نظر آتا ہے
جانتا ہوں مری قسمت کا ستارہ ہے یہی — رشک

قسمت کا ستارہ چمکنا ۔ قسمت چمکنا، بخت کا اوج پر آنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

تیرہ بختی سے نہ لی دیر گزار کبھی ہے
کہیں چمکے مری قسمت کا ستارہ جیسے — داغ

قسمت کا سکندر ۔ کمال خوش نصیب بڑا نصیبہ ور۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شاہ آسمان کی ہے تجھ پر نظر لطف — جلیل
آج قسمت کا سکندر تجھے ہم جانتے ہیں

قسمت کا سونا ۔ نصیب کی برائی مقدر کی خرابی، اردو صرف، فصیح، رائج۔

بیدار ہی فرقت کا کہ کس سے کہوں بھیا
قسمت مری سوتی ہے سلاتی نہیں مجھ کو — شعور

قسمت کا کھوٹا ۔ تقدیر کا کھوٹا ۔ بدنصیب ۔ اسم صفت مذکر ۔ فصیح ، رائج ۔

قسمت کا کھیل ۔ خوش قسمتی کی بات ۔ اردو عرف ، فصیح ، رائج ۔

سب یہ غلط ہے قسمت کا سارا کھیل ہے
زور اگر خدا ہو تو دام ہوس میں کھینچ لیں صبا

قسمت کا لکھا ۔ نوشتہ تقدیر ، مشیت ایزدی ۔ اردو عرف ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ قسمت کا لکھا کہ ہم کو ایسی ہی صورت پر لکھا اور رسم کے سندوں میں ڈال دیا جو بال کی ۔

قول فیصل ۔ قسمت کا لکھا دیکھو کبھی اسی محل پر بولتے ہیں ۔

دیکھو قسمت کا لکھا اس نے پڑھا خط سو بار
دھیان پر میرا مضمون نہ کبھی عنوان پڑھا — ذوق

قول فیصل ۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے ۔ " عورتیں لکھا بتشدید دوم بولتی ہیں جا لانکہ عورتوں کی قید نہیں مرد بھی بولتے ہیں ۔ بلکہ لکھا بتشدید دوم فصیح ہے ۔

اے آسماں کفن کے میلے میں دیر کیا ہے
قسمت کے لکھے میں تو شام و سحر نہ کرنا — آتش

قسمت کا لکھا پورا ہونا ۔ مصیبت پیش آنا ۔ شامت آنا ، تقدیر پھوٹنا ۔ اردو عرف ، فصیح ، رائج ۔

بھلا ان کو پر سے مطلب ہی کیا ہے
شریعت کا جو فعل ہے وہ برا ہے
جو لکھا تھا قسمت کا پورا ہوا ہے — عزیز

مری چپ کا فریاد رس سب خدا ہے — لکھنوی

قول فیصل ۔ اس کی تکمیلی صورت بھی رائج و فصیح ہے ۔

خط لکھا جو کر تو اس میں نام بھی پورا نہ لکھا ۔

ما لکھوں قسمت کا لکھا آج پورا ہو گیا — شفق

قسمت کا لکھا مٹتا نہیں ۔ جو تقدیر میں ہے وہ ہو کے رہے گا ۔ اردو مقولہ ، فصیح ، رائج ۔

لکھا قسمت کا بھی مٹتا نہیں ہے
توقف اس جگہ زیبا نہیں ہے — العظمۃ لِلّٰہ

قسمت کا منہ پھیر لینا ۔ تقدیر کا منہ پھیر لینا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ کوئی خاص محاورہ نہیں ہے اور نہ عام طور سے زبانوں پر ہے ۔

قسمت کا نوشتہ ۔ نوشتہ تقدیر ، نصیب کا لکھا ۔ اردو عرف ، فصیح ، رائج ۔

کام آئے گا اس وقت میں قسمت کا نوشتہ
جب اپنے بھی ہاتھوں میں ہو تعلیم کا رشتہ — حزیں

قسمت کا ہیٹا ۔ مذکر ۔ بھولا ، بدنصیب ، بدبخت ۔ اردو صفت ، مذکر ، غیر فصیح ، رائج ۔

قول فیصل ۔ مؤنث کے لئے قسمت کی ہیٹی کہتے ہیں ۔

قسمت کا یاوری کرنا ۔ قسمت کا ساتھ دینا ، کامیابی حاصل ہونا ۔ اردو عرف ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ ہمایوں سندھ کے ملک میں بہت ٹکر کھاتا پھرتا رہا کہ شاید قسمت یاوری کرے ۔ (دربار اکبری)

قسمت کرنا ۔ تقسیم کرنا ، بانٹنا ۔ حصے لگانا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ کوئی نہیں بولتا ۔

قسمت کو جھینکنا ۔ بیائے معروف و نون غنہ ، بدقسمتی پر رنج کرنا ۔ اردو عرف ، عوام کی زبان ۔

محل صرف ۔ کمبخت دن بھر سوتا ہے رات سوتا ہے کوئی کام نہیں کرتا اپنی قسمت کو جھینکے گا اور کیا

کرے گا

قسمت کو رونا ۔ تقدیر کو رونا ، نصیب کی شکایت کرنا ۔ اردو عرف ، فصیح ، رائج ۔

میں تو روتا ہوں اپنی قسمت کو
تو بتا اور کس کو روتا ہے — امیر

قول فیصل ۔ بصورت جمع قسمتوں کو رونا بھی استعمال کرتے ہیں جیسا کہ یہ ہے ۔ ! اس مردک کی گردن ناپنا ہم تو اپنی قسمتوں کو رو رہے ہیں ۔ یہ مٹھائی مانگتا ہے ۔ بے حیا نمک حرام ! (فسانۂ آزاد)

قسمت کھلنا ۔ نصیبہ یاور ہونا ، دن پھرنا ۔ اردو عرف ، فصیح ، رائج ۔

پہلے کھلتا ہے مگر دروازہ تعلیم کھلتا ہے
کھلی قسمت رہی دن کی دعا ان سے فرمایا — شفق لکھنوی

قول فیصل ۔ اس کی تکمیلی صورت بھی رائج و فصیح ہے

نہ دیکھا کہ اگر تو نے دل قاتل میں ہے جیسا
اس لکن کی کھلی کیا قسمت جو رخ دل پہ ہے — ناہر

قسمت کھلانا ۔ (کنایۃً) شادی ہونا ، بر ملنا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ ان معنوں کی کوئی خصوصیت نہیں

قسمت کی بات ہے ۔ مقدر کی خرابی اس محل پر بولتے ہیں جب کوئی بات امید کے خلاف ہو جائے ۔ اردو عرف ، فصیح ، رائج ۔

عشرت نہ ہو قلق ہو یہ قسمت کی بات ہے
پھل عاشقی کا جان نے پایا تو کچھ نہ کم — داغ

قسمت کی بدی ۔ مقسوم کی برائی ، نصیب کی خرابی ۔ اردو عرف ، قلیل الاستعمال ۔

قسمت کی بدی سے ڈر رہا ہوں
آنے کی ہے یار نے بدی شرط — رشک

قول فیصل ۔ عام طور سے ایسے محل پر قسمت کی

برائی بولتے ہیں۔

قسمت کی بُرائی :- طالع کی نارسائی، نصیبے کی خرابی، مقدر کی گردش۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل پیش۔ قسمت کی برائی سے جانِ زار سے بیزار ہو گئے۔ کوئی پانکل گئی، ہماری نحوست کے اثر سے فلک کی گردش بدل گئی۔ [illegible]

قول فیصل۔ سلبی معنی میں قسمت کی برائی نہ جانا اس کا خاص مصرف ہے۔

ع لاکھ تدبیر سے قسمت کی برائی نہ گئی — [illegible]

قسمت کی تیا پکائی کھیر ہوگئی دلیا جب قسمت بری ہوتی ہے تو بنا کام بگڑ جاتا ہے

اردو مقولہ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ اب عام ہے۔ بالکل پھیکا ہے

قسمت کے ٹکڑے :- لغتاً جو نوشتۂ تقدیر ہو اردو صرف، غیر فصیح، متروک۔

ع میری قسمت کے جو ٹکڑے ہیں وہ ہاتھ آئیں گے — ظلم

قسمت کی خرابی :- نصیب کی برائی، طالع کی نحوست، تقدیر کا بگاڑ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع کسی کا کیا مری قسمت کی یہ خرابی ہے — [illegible]

قسمت کی خوبی :- (طنزاً) نصیب کی خرابی، تقدیر کا بگاڑ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ ظلم عزیز غیر جگر خواں تھا جب کا یاد ہے
قسمت کی یہ خوبی دیکھئے کوئی تم کہو وہ [illegible]

قسمت کے صدقے :- (طنزاً) کیا قسمت ملی ہے یعنی قسمت اچھی نہیں ملی ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

واہ قسام ازل صدقے ہم اس قسمت کے
جام عشرت ہاے ادھر جام تمنا ہم کو — ذوق

قسمت کی گردش :- تقدیر کا چکر، قسمت کا پھیر۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گردش مری قسمت کی چھڑاتی ہے وہ کوچہ
اے لغزشِ پا تو بھی اُٹھاتی نہیں مجھ کو — امیر

قول فیصل۔ قسمت کی گردش بھی خاص محاورہ ہے۔ جیسے۔ قسمت کی گردش دیکھو کہ وہی لوگ دیا سلائیوں کے بکس کا غذوں میں لپیٹ کر دے گئے (دربار اکبری)

قسمت کی گرہ کھلنا :- مصیبت دور ہونا، مشکل آسان ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

نہ کھلی ناخن تدبیر سے قسمت کی گرہ
ہم کو عقدہ کوئی ملا ہے تو مشکل ہے — داغ

قول فیصل۔ قسمت کی گرہ کی جگہ مولف نور اللغات نے قسمت کی گتھی بھی لکھا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قسمت کی گرہ کھلنا :- قسمت سیدھی ہونا۔ اردو صرف۔

ملک بلک جاؤں تو قسمت کی گرہ کھلے مگر
حل کریں وہ میری مشکل ان کو اتنی کیا غرض — [illegible]

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان نہیں ہے۔ (مرتب)

قسمت کی ماری :- بدنصیب عورت

قول فیصل۔ بالعموم زنانی بولی ہے۔

قسمت کے ہاتھ بات ہونا :- وہی ہوتا ہے جو نوشتۂ تقدیر ہے۔ اگر تقدیر میں ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مطلقہ۔ ہم نے ڈربی میں پچیس ٹکٹ خریدے ہیں قسمت کی بات ہے ممکن ہے نکل آئے۔

قسمت لڑانا :- قسمت آزمائی کرنا، مقدر آزمانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

مل میں مرے ہوا ہے جو قد ایسی شکر
قسمت لڑا رہا تھا اسی تیر کے لئے — شرف

قسمت لڑنا :- نصیب یاور ہونا، حسب مراد کام ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

لیا ہے بوسہ قاتل لپٹ کر
لڑا دی جان تب قسمت لڑی ہے — امیر

قول فیصل۔ سلبی معنی میں بھی بولتے ہیں۔

قسمت نہ لڑی بحر کسی باغ میں اپنی
وہ پھول نہ رکھے کبھی دستار کے اوپر — بحر

ذرا سا تصرف بھی ہوا ہے۔

قسمت اس بت سے جا لڑائی اپنی
دیکھو اب تو خدا سے لڑتی ہے — ذوق

قسمت میں اُترنا :- مقدر ہونا، نصیبہ میں لکھا ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

کہاں انگریزی کہاں بولی کوئی ہندی
چرخ رہتے ہیں وہ دو جو قسمت میں اُترتے ہیں — امیر

قسمت میں بَرا ہونا :- قسمت میں لکھا ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

جو برا ہو ہماری قسمت میں
ہم بجا لائیں گے وہ ساری عمر — بحر

قسمت میں پیچ ہونا :- قسمت میں الجھن ہونا، قسمت میں برائی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پیچ تھا دل کو کیسے جا اس میں پھنس گیا
قسمت میں ہو جو پیچ تو کیونکر نہ بل پڑے — وزیر

قسمت میں لکھا ہونا :- مقدر میں تحریر ہونا، نوشتۂ تقدیر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ماں باپ نے میرے کہا تھا
قسمت میں یہ غم لکھا ہوا تھا — اختر (شاہ اودھ)

قول فیصل۔ جو شے قسمت میں لکھی ہوتی ہو ساتھ ہی ساتھ اس کا بھی نام لیتے ہیں جیسے اوپر کی مثال میں ہے۔ قسمت میں غم لکھا ہوا تھا۔ ذیل کی مثال میں

ہو قسمت میں ڈوبنا لکھا ہونا ۔

گرایا دل نے لے جا کو مجھے قعرِ زنخداں میں
لکھا تھا ڈوبنا قسمت میں میری چاہِ گلشن کا — آتش

اسی طرح ، قسمت میں پریشانی لکھی ہونا وغیرہ وغیرہ ۔

تری قسمت میں ہے اے جسمِ خاکی خاک ہو جانا
لکھی ہے خاک کی قسمت میں جدا ہو کے پریشانی — منظور مبتلا

قسمت کی جگہ بعض جمع قسمتوں بھی کہتے تھے جو اب متروک ہے جیسے " جن کی قسمتوں میں چین لکھا ہے وہ چین کرتے ہیں ۔ (فسانۂ آزاد)

قسمت میں لکھنا :- مقدر میں تحریر کرنا ، نذرِ قسمت کرنا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

جب زخم کی ہو سکتی ہو تدبیر رفو کی
کو دیجیو یا رب اسے قسمت میں عدو کی — غالب

قولِ فیصل ۔ جو چیز قسمت سے متعلق ہوتی ہو اس کے نام کا بھی اظہار کرتے ہیں جیسے اوپر کی مثال میں زخم کو قسمت سے متعلق کیا ہے اور نیچے کی مثال میں ستم کو ۔

لگا وہ لطف ایسی کیا جو دشمن پر بھی پڑتی ہو
ستم ہی لکھ دیا ہوتا الٰہی میری قسمت میں — وحشت لکھنوی

قسمت میں ہونا :- نصیب میں ہونا ، مقدر میں لکھا ہونا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

تری قسمت میں ہے اے جسمِ خاکی خاک ہو جانا
لکھی ہے خاک کی قسمت میں جدا ہو کے پریشاں ہو جانا — نظم طباطبائی

قولِ فیصل ۔ جو شے قسمت سے متعلق ہوتی ہے اس کا نام لکھ ساتھ ہی ساتھ استعمال کرتے ہیں ذیل کی مثال میں بالترتیب قسمت میں صدا ٹھوکر کی لکھی ہونا یعنی قسمت میں کاتبی لکھی ہونا ، قسمت میں رنج ہونا یعنی خرابی ہونا ۔

صدا دیتی اگر جان کے ساتھ کی وہ قسمت میں لکی ہو جو بہا ٹھوکر کی
چھپتا تھا دل کو کوئی سے سیاہ میں پھنس گیا — مضطر

قسمت میں جو ہو جو بنی دیکھنا گرنہ ملی مجھے
سبھی مصنف ہیں بھی مستعمل ہے ۔ — منیر

تری بیدا دلطف انگیز ہیں ہے جس کی قسمت میں
وہ آخر تشنۂ مستی جفائے آسماں ہو گا — وحشت کلکتوی

قسمت والا :- خوش نصیب ، صاحبِ اقبال ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

بے نصیبوں کے نصیبوں میں کہاں یار کا وصل
ان کی قسمت میں ہے جو لگتے ہیں قسمت والے — ذوق

قسم توڑنا :- عہد کے خلاف کرنا ، حلف کے خلاف کرنا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

توڑ کر قسمیں ستمگر نے عدو سے جو ملیں
کچھ مزا ہے بت پیماں شکن کو ٹوٹ جانے کا غم آبعد — رائج

قسمتوں سے :- قسمت سے ، خوش نصیبی سے ، حسنِ اتفاق سے ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

یاد کر حسن طالع غنی وصد غیروں کو
قسمتوں سے مرے حصے میں بیعت آئی — صبا

قولِ فیصل ۔ برمحل پر بھی بولتے ہیں ۔

صبح کے وقت ان کو کبوتر نے خط دیا
قاصد کبھی قسمتوں سے عجب جلد لوٹ آ — منیر

قسمتوں کا دھنی :- خوش نصیب ، اچھی قسمت والا ۔ اردو صرف ، متروک ۔

محلِ مثل ۔ جنگ کے میدان سے ایسا ہی کوئی قسمتوں کا دھنی ہو تو آئے ورنہ ایک چنے کے برابر گولی دم کے دم میں کام تمام کر دے (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل ۔ بعض قسمت کا دھنی بولتے ہیں ۔

قسمتوں کو رونا :- بدقسمتی پر آنسو بہانا ۔ اردو صرف ، قلیل الاستعمال

اٹھ کے ساون کی گھٹاؤں کی طرح
اپنی اپنی قسمتوں کو رو گئیں — نظم طباطبائی

قولِ فیصل ۔ بعض قسمت کو رونا زیادہ بولتے ہیں ۔

قسمت پھوٹی ہونا :- تقدیر بری ہونا ۔ اردو صرف ، عوام کی زبان ۔

محلِ مثل ۔ جب مال کی لگا یا نہیں نکلا کیا کریں ہماری قسمت ہی پھوٹی ہے ۔

قسمت یاور ہونا :- تقدیر کا موافق ہونا ، نصیب مددگار ہونا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

بخت کا میں کے ارشاد ابلِ اکبر میں ہوا چرچا
کہ خدا ہے رقیب دیکھیں قسمت کس کی ہو یاور — نظم طباطبائی

قولِ فیصل ۔ اس کا کہیں صحت بھی رائج ہو ۔

کبھی یاور جو کی قسمت ہو گئی ذرہ تھا مگر جنت ہو گئی — مرزا اوج

قسم ٹوٹنا :- عہد شکنی ہونا ، عہد کے خلاف ہونا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

کہا حضرت نے جو اے مرد نیک کہ قسم تیری ابھی ٹوٹے گی بیشک — منیر (سراج المنیر)

قولِ فیصل ۔ اس کی جگہ صحت قسم ٹوٹ جانا بھی رائج ہے

مل نہ رہا ہے جیسے میں دم کی طرح ٹوٹ گئی تیری قسم کی طرح — داغ

اس کے اضافے کے ساتھ بھی استعمال ہوا ہے جیسا ہیں ۔

شب وعدہ وہ گرا ہے نزاکت
قسم ٹوٹے نہ میری نازنیں سے — داغ

قسم ٹھہرانا :- قسم کے ذریعے کسی کو پابند بنانا کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم لینا ۔ اردو صرف ، عوام کی زبان ۔

محلِ مثل ۔ میں منظور کر لیا تھا کہ نواب صاحب کے نوکر رہ لوں گا مگر بڑے بھائی نے قسم ٹھہرا دی مجبور ہو گیا ۔

قسم خدا کی :- خدا کی قسم کھاتا ہوں ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

محلِ مثل ۔ وہ حلفیہ یعنی قسم خدا کی جو شخص ہو کیا خوب مذاق ہے ۔ (فسانۂ آزاد)

قسم دلانا :- حلف اٹھوانا ، عہد لینا ، قسم کھانے کو کہنا ۔ اردو صرف ، فصیح

قولِ فیصل ۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے ۔

قسم دینا :- قسم کے ذریعے کسی کو پابند کرنا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔
گھر نہ جاؤ گے قسم دیتے ہیں آپ اسے جس کو دھیان کو دیکھئے ذرا پیشتر

اے پری کہتا ہوں میں تجھ کو سلیمان کی قسم
قید مجھ دیوانے کو کر زلف کی زنجیر میں

(سراج الدولہ ، جنون)

قول فیصل - مولف نور اللغات نے غلط لکھا ہے کہ یہ دو کسی سے قسم کھانے کر کہنا بھی صحیح ہے جو درست نہیں ہے -

قسم سے ہ- قسم کھا کے کہتا ہوں - اردو صرف ، عوام کی زبان -

محل نظم - میں قسم سے تمہارے یہاں گیا تھا مگر تم ملے ہی نہیں -

قسم کھا جانا ہ- قسم کے ذریعہ بالکل انکار کر جانا - اردو صرف ، فصیح ، رائج -

قسم کھانا ہ- حلف اٹھانا ، عہد کرنا ، قول دینا ، کسی بات کی صداقت کے لئے کسی بزرگ شخصیت یا چیز کا واسطہ قرار دینا - اردو صرف ، فصیح ، رائج -

ایک دن بھی نہ پڑھا خلق کے دکھلانے کو
گھر میں رکھا ہے قرآن قسم کھانے کو (مولف)

قسم کھانے کو بات ہے ہ- قسم کھا کر کہنے کی بات ہے - اردو صرف فصیح رائج -

دل میں آتا نہیں اس کا مرے گھر آنے کو
تا یہ لوگوں میں رہے بات قسم کھانے کو (جرأت)

قول فیصل - بعض لوگ غلط طور پر قسم کھانے کو بولتے ہیں لیکن قسم کھانے کو بات ہے کے معنی میں زبانوں پر کم آتا ہے -

قسم کھانے کو نہ ہونا ہ- بالکل نہ ہونا ، ذرا سا بھی نہ ہونا - اردو صرف فصیح ، رائج -

محل صرف - اگر دو دن پہلے تم شہد مانگتیں تو دے دیتی - آج تو قسم کھانے کو نہیں ہے -

قول فیصل - محل کے اعتبار سے قسم کھانے کو نہ رہنا بھی رائج ہے -

ہر طرف پھیل گئی بغض و حسد عالم میں
نہ رہی مہر و محبت تو قسم کھانے کو (رند)

قسم کھانے کی بات ہے ہ- حلف سے کہنے کا مقام ہے - اردو صرف ، فصیح ، رائج -

محل نثر - خدا جانے کیا تاثیر ہے کہ ماسٹر کا پڑھا ہوا لڑکا تو سب پر قابل نہیں رہتا اور شاذ و نادر کوئی رہا بھی تو قسم کھانے کی بات ہے

کمو بیش کا سبب نہیں رہتا (دیانی)

قول فیصل - بات کے محل پر بھی بولتے ہیں -

قسم کھانے کو لئے ہے ہ- معمولی مکار لوگ قسم کی کچھ پروا نہیں کرتے ان کا یہ مقولہ ہے یعنی قسم کھانے میں جھوٹ سچ کی پروا نہیں - (ابو الفراست)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -

قسم کھائی ہے ہ- انکار ہے ، پرہیز ہے اردو صرف فصیح ، رائج -

کھانے پینے کی قسم کھائی ہے تجھ بن ہم نے
ورنہ ہے فہم تو ہر طرح کا ادراک ہم کو
تم نے پردے سے نکلنے کی قسم کھائی ہے
اس میں ادنیٰ دو نشیں اور بڑی رسوائی ہے (نجم)

قول فیصل - نفاق کے ساتھ بول دیتے ہیں جیسے کیا آپ نے میرے گھر آنے کی قسم کھائی ہے

قسم کھلوانا ہ- قسم لینا ، قسم کے ذریعے پابند کرنا - اردو صرف ، فصیح ، رائج

ناداں سر کھلواتا ہے جینے کی قسم مجھ سے
لگایا داغ غم نے آہ کر سینہ ذرا تجھ کو آتشی

قسم لینا ہ- کسی متبرک چیز کو درمیان میں دے دینا قسم کھلانا - اردو صرف ، فصیح ، رائج -

دو دن قسم کے پھر ہو جانا ، نہ قسم کے پھر نہ جا سکی کھلا کر منہ پر شرم میں لاکے جیسے تم وہ آتا
(شوق قدوائی)

قول فیصل - قسم لو - قسم لے لو ، دونوں کے معنی صرف نہیں ہیں -

جان تم کھیلے ہوں نہ بنا رہیں جینے کی
تو قسم کھاتے رہا مجھ سے نہیں جینے کی (زہدی)

قسم لو کی جگہ نہیں قسم لیجئے بھی کہتے ہیں جیسے صاحب کے مشہور شعر کی ایک لڑی - ہم اپنے بڑے ہوتے ہیں کہ تک نام کی منا ہو تو قسم لیجئے -
(منشی اکم زادی)

دل وجاں میں بالفرض جو لیتے ہے سنبھالے لو
کرو ملا کا عذر ہمیں شرم ہے قسم لے لو (شفق)

قسم وار ہ- جنس وار ، قسم کا ، تفریق وار ، فارسی ترکیب ، قلیل الاستعمال -

قسموں میں تقسیم کرنا ہ- صنفوں میں بانٹنا - اردو صرف ، فصیح ، رائج -

محل نثر - مال متروکہ جس سے چار ہزار پانچ سو جلدیں تفسیر و شرح کی ہوئی تھیں ...... سب سرکار بادشاہی میں داخل ہو گئیں ، فہرست بنی ان کو تین قسموں میں تقسیم کیا گیا ... اوسط ...... ادنیٰ ...... (دربار اکبری)

قسم ہو جانا ہ- بالکل چھوڑ دینا ، گویا عہد کر لینا کہ اب فلاں کام بالکل نہ کریں گے - اردو صرف فصیح ، رائج -

محل نثر - نہ جانے کیا پڑا ہے اسے گوشت کھانے سے قسم ہو گیا ہے

قول فیصل - کسی فعل کو بالکل ترک کر دینے کے

عمل پر بولتے ہیں۔

قسم ہونا:۔ باہم عہد ہونا آپس میں قسما قسمی ہونا کسی فعل کے کرنے یا نہ کرنے کی آپس میں قسم کھانا۔

اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

قسم ہے:۔ مطلق انکار ہے نہ بالکل ترک ہے

اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

مثل مثل۔ تمام دنیا کے پھیرے کر آئے گی مگر میرے گھر نہیں آئیں گے۔ ان کو میرے یہاں آنے کی قسم ہے۔

قسم ہے:۔ اپنی بات کا اعتبار دلانے کے لیے کسی عزیز یا عظیم چیز کے نام کے ساتھ یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

قسم شیشۂ دل کی ہے ساقیا
مے یاد سے جو ہے تیری بھرا (طلسم ہوشربا)

قسم ہے:۔ محض ناممکن، بالکل دشوار۔ اردو مصرف قلیل الاستعمال

نیم غفلت کی چل رہی اندھی ہیں قضا کی تیغیں
کچھ بیج بوتے ہیں سونے والے کہ جاگنا حشر تک قسم ہے
نسیم دہلوی (فرہنگ آصفیہ)

قسم ہے:۔ قسم دیتا ہوں۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

مدت سے آرزو ہے دکھا دے کبھی جمال
اے بت تجھے قسم ہے خدا کے جلال کی (تاریخ)

قول فیصل۔ اس کا مصرف۔ تجھے، تمہیں اور تم کو وغیرہ ضمیروں کے ساتھ ہے

دم بھر وہ دل میں نہ لینا کبھی قرار
واللہ تجھے قسم ہے مرے اضطرار کی (تاریخ)

قسمیں:۔ قسم کھا کے کہتا ہوں۔ اردو متروک۔

اس کا خیال چشم سے شب خواب لے گیا
قسمے کہ عشق جی سے مرے تاب لے گیا (میر)

قسمیں دینا:۔ متعدد قسموں کے ذریعہ کسی کو پابند بنانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

قسمیں دے دے کے پلاتا ہے وہ روزوں میں شراب
کیا مبارک ہمیں ماہ رمضاں ہوتا ہے (جلال)

مثل مثل۔ کامنی نے سنسیا کو آگ کونے میں بلایا اور قسمیں دے دے کے پوچھنے لگی۔ پہلے تو اس چھوکری نے حال چھپایا۔ آئیں بائیں شائیں اڑانے لگی رفتہ رفتہ اتنا قبولی کہ چھپا کے گھر گئی تھی وہیں سے یہ اچاری لائی ہوں۔ (کامنی: از سرشار)

قسمیہ:۔ (بفتح اول و کسر سوم و فتح چہارم) قسم کھا کے اردو مصدر، قسم۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

مثل مثل۔ قسمیہ کہتی ہوں میں نے آپ کو منع کیا تھا آپ بیکار برا مان گئیں۔

قول فیصل۔ بفتح دوم و تشدید یا (قسمیّہ) عربی ہے جو اردو علم النحو میں جملۂ قسمیہ کی ترکیب سے رائج ہے۔

قسمیہ ہونا:۔ قسما قسمی ہونا، عہد و پیمان ہونا اردو، مصدر، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قسی القلب:۔ (بفتح اول و کسر دوم و یائے مشدد مفتوح) سخت دل۔ عربی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مثل مثل۔ حکیم مرد تھا قسی القلب نعیمہ عورت نرم دل۔ (توبۃ النصوح)

قسیس:۔ (بکسر اول و تشدید دوم مکسور) دانشمند، عیسائیوں کا عالم دین۔ عربی، مذکر، رائج۔

تمامی صاحبان درس و تدریس
رہا بین اسقف و مطران قسیس (معراج المضامین)

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع قسیسوں بھی استعمال ہوئی ہے جیسے قرآن میں کئی جگہ عیسائیوں اور ان کے بزرگان دین قسیسوں

اور راہبوں کی تعریف ہے (توبۃ النصوح)

قسیم:۔ (بفتح اول و یائے معروف) تقسیم کرنے والا، بانٹنے والا۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ع آج دنیا سے قسیم حوض کوثر اٹھ گیا (اعلم)

قسیم:۔ سید افضل میرزا لکھنوی کا تخلص آپ سید عابد میرزا سعید کے بیٹے اور سید احمد میرزا صابر کے برادر عشق و تعشق کے پوتے تھے۔ پیارے صاحب رشید کے شاگرد بھی تھے بھتیجے بھی تھے اور داماد بھی آپ کو جملہ اصناف سخن پر قدرت حاصل تھی پرسے صاحب ... تھے۔ والد مرحوم مجھ سے فرماتے تھے اگر میں مر جاؤں تو قسیم صاحب سے اصلاح لینا اپنے آبائی مکان باغ میر تقی والی منڈی رکاب گنج میں رہتے تھے۔ غزلیں سلام، رباعیاں اور مرثیے برابر کہتے رہتے تھے۔ ان کے بارہ مرثیے راقم کے پاس موجود ہیں۔

۲۰ جنوری ۱۹۶۴ء مطابق ۱۳ رمضان ۱۳۸۳ھ بروز چہارشنبہ تقریباً اسی برس کی عمر میں اپنے مسکونہ مکان واقع باغ میر تقی میں انتقال کیا۔ کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔

قشر:۔ (بکسر اول و سکون دوم) چھلکا۔ درخت کی چھال۔ عربی، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

قشر گردد کو جو اس کا جسد
آگ پر رکھ کے گرم اس کو ذرا (قران السعدین)

قشعریرہ:۔ (بضم اول ...) مونث) جسم کے رونگٹے کھڑے ہونا کپکپی، جھرجھری۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہوا اسکے کا عالم انجمن میں
قشقریہ ہوا اس کے بدن میں (معراج انصاف) ہنیر مین

قول فیصل۔ پہر نے بسکون دوم و فتح سوم (قشقرہ) بھی کہا ہے جو صحیح نہیں۔

کیا کم ہو ہولناکی صحرائے عاشقی کی
شیر دل کو اس جگہ پہ ہوتا ہے قشقریہ (میر تقی میر)

قشقہ :۔ (بفتح اول و سوم) گیروا یا صندل کی وہ علامت جو حضرات اہل ہنود اپنے ماتھے پر لگاتے ہیں۔ تلک۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

میر کے دین و مذہب کو پوچھتے کیا ہو انہنے
قشقہ کھینچا دیر میں بیٹھا کب کا ترک اسلام کیا (میر)

قول فیصل۔ یہ علامت سفید رنگ سے بھی بنائی جاتی ہے۔

تیرے کشتوں کے لہو سے سیل جاری ہو گئی
تیغ کھینچی تو نے قشقہ کھینچ سینہ دیکھا (بحر)

ماتھے پر قشقہ کھینچنا بھی اس کا صرف ہے۔

خضر ایمان پہ آیا نہ ہوا اصل صنم
خط قسمت نہ مٹا ماتھے (صبا) کھینچا

لگانا کے ساتھ بھی استعمال کیا ہے جو عام نہیں ہے۔

تھوڑی سی خاک ہم در جاناں سے لائیں گے
قشقہ لگا کے دیر و کلیسا میں جائیں گے
(نظر (سلطان پوری)

قشون :۔ (بالضم، واؤ معروف) فوج کا دستہ لشکر۔ ترکی۔ مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال

نکلی مشرق سے برق عمر و شرق
موت میں قشون ظلمت شب کے غرق طباطبائی (نظم)

قول فیصل۔ (قشون جنگی) کی ترکیب سے بھی استعمال کرتے تھے۔

یہ نہیں برق اک فرنگی ہے
رعد و باران قشون جنگی ہے (دلشاد)

"ترکی زبان میں اس کا صحیح تلفظ "قُشُن" ہے ترکی میں اکثر ضمے کی حرکت کو ظاہر کرنے کے لیے واؤ لکھ دیتے ہیں۔ لیکن فارسی والے قشون (بواؤ معروف) ہی بولتے ہیں۔ مؤلف نور اللغات نے لشکرگاہ بھی معنی لکھے ہیں۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قصاب :۔ (بفتح اول و دوم مشدد) بکری وغیرہ کو ذبح کرنے کا پیشہ کرنے والا، گوشت بیچنے والا، گوشت فروش، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

خون میں جو تڑپتی ہے یہ اک گور آرزوئے کشتہ یار
کیا دل عاشق بھی صحن خانہ قصاب ہے (مصحفی)

قول فیصل۔ شعرائے زیادہ تر استعارے کے طور پر کہا ہے۔

قاصد یہی ہے کوچہ سفاک کا پتا
بہت ہے خون خانہ قصاب کی طرح (منتہی)

قول فیصل۔ بکری کا گوشت بیچنے والے کو قصاب اور گائے بھینس وغیرہ کے گوشت بیچنے والے کو قصاب (بلا تشدید) کہتے ہیں۔

لفظ قصاب کا استعمال ظالم اور بے درد کے حق میں بھی ہے۔

خال عارض ہے جو منہ دے خدا ترس تو کیا
ہم سے بختوں کے حق میں تو ہے قصاب بنا (ذوق)

قصابہ :۔ (بفتحتین) وہ رومال جو عورتیں سر پر باندھتی ہیں۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ حضرات کی زبان

بن گئی چاندی کا چتر غازۂ رخ سے نقاب
صحبت افشاں میں نور افشاں قصابہ ہو گیا (رشک)

قول فیصل۔ قدیم زمانے میں اس رومال کا ساتھ ہی ساتھ اس لفظ کا استعمال زیادہ تھا موجودہ زمانے میں نہ یہ رومال استعمال ہوتا ہے ورنہ یہ لفظ ہی زبانوں پر آتی ہے بندھنا وغیرہ کے ساتھ بولا

صرف تھا جیسے سر پہ نیا قصابہ بندھا تھا چادر محمودی اوڑھے تھی۔" (طلسم ہوش ربا)

عربی میں قَصَابَۃ بمعنی پیچیدہ بالوں کا جوڑا اور ڈھاٹا تھا۔

قصار :۔ (بفتح اول و دوم مشدد) کپڑے دھونے کا پیشہ کرنے والا، دھوبی۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

حکومت ملی ان کو صفار تھے جو
امامت کو پہنچے وہ قصار تھے جو

قصاص :۔ (بالکسر) خون کا عوض، خون کا بدلہ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہم کو مقتول کا لینا نہیں منظور قصاص (شبلی)
قتل کا حکم جو رک جائے تو ہے مستحسن نعمانی

قصاص :۔ عوض، بدلہ، مکافات۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کبھی ہم کو ملا ڈالا کبھی پیسا شرف ناحق
قصاص اس نے لیے ہم سے طرح ناشاد کیا کیا (شرف)

قصاص کرنا :۔ بدلہ لینا، عوض لینا، خون کا عوض لینا، خون بہا لینا۔ اردو مصدر متعدی۔

اس پہ بھی آپ گر کریں گے قصاص
حکم حاکم سے تو نہیں ہے خلاص (دہشت گوالیاری)

واعظ نے توڑا شیشۂ دل جس طرح مرا
لے لی محتسب کہے گا نہ مجھ سے قصاص (ہدا)

قصاص لینا :۔ خون کا بدلہ لینا، خون کا عوض لینا، خون بہا لینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہم کو مقتول کا لینا نہیں منظور قصاص (شبلی)
قتل کا حکم جو رک جائے تو ہے مستحسن (نعمانی)

قصاص لینا :۔ بدلا لینا، عوض لینا

انتقام لینا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

زباں پر تو تشہد تھا مگر دل میں یہ کہتے تھے
کہ ہم لیں گے قصاص اس کا اگر مہلت کبھی پائی طباطبائی نظم

قصاص ہونا:۔ بدلہ لیا جانا، سزا دی جانا
اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کٹوائے ہاتھ پاؤں تنگ اس پہ ڈال کر
اک جرم چشم سے ہوا ان چار کو قصاص ہوا

قصائد:۔ (بر وزن فواعل) قصیدے، قصیدہ کی
جمع، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ہر جشن میں ایک قصیدہ کہتے تھے....
... اگر جمع ہوتے تو خاقانی ہند کے قصائد خاقانی فخر ذوقی
سے دو چند ہوتے۔ (آب حیات)

قصب:۔ کپڑے کی ایک قسم جو کتان اور ریشم
سے مل کر بنتا تھا۔ عربی، مذکر، متروک۔

زیب تن جو کچھ میاں چاہیں سو کریں اہل جاہ
پھر کہاں ہوگا یہ ملبوس قصب زیر زمیں
غافل (شاگرد مصحفی)

قصبات:۔ (بفتحتین) قصبے، قصبہ کی جمع
عربی، مذکر۔

قول فیصل۔ اردو میں بسکون دوم مستعمل ہے۔

کیسی رسوائی ہوئی عشق میں کیا نقل کریں
شہر و قصبات میں مذکور ہے گھر گھر اپنا میر

قصبے کے رہنے والے کو قصباتی کہتے ہیں۔

قصب السبق:۔ سپاہیوں کا ایک کھیل
ایک نیزہ میدان میں فاصلے پر گاڑ کر، سوار گھوڑا دوڑاتا
تھا جو سوار آگے نکل کر یہ نیزہ سب سے پہلے اٹھا لیتا
تھا وہی جیت جاتا ہے۔ عربی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ قصب عربی میں نرکل کو کہتے ہیں
اور نرکل ہی گاڑتے تھے۔ لفظ نیزہ سے ذہن برچھی
کی طرف جاتا ہے اس لیے مؤلف کو چاہیئے تھا کہ قلم
کا نیزہ لکھتے بہر حال اردو میں عام طور سے رائج نہیں

قصبہ:۔ (بالفتح) وہ آبادی جو شہر سے
چھوٹی اور گاؤں سے بڑی ہو۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج

کوشش وہی و مال و دولت سے
جاتے ہیں کچھ شریف قصبے کے دعوۃ الفت

قول فیصل۔ یہ عربی میں بفتحتین (قَصَبَة)
ہے چونکہ عام طور سے بسکون دوم (قَصْبَہ)
زبانوں پر ہے اس وجہ سے اردو لکھنا پڑا لہٰذا اضافت
فارسی کے ساتھ اس کا استعمال اصولاً جائز نہیں
ہے لیکن اردو والے برابر استعمال کرتے ہیں
جیسے "رام کلی، خورشید جان، مہتاب جان.... یہ
سب قصبہ ردیا باد کی تھیں اور فن موسیقی کی ماہر
تھیں...... (قدیم ہنر و ہنر مندان اودھ)

صاحب مویدالفضلا نے اس کو بالفتح بمعنی قریہ
لکھا ہے لیکن مؤلف تحقیق اللغات کے نزدیک
بالکل غلط ہے۔

قصد:۔ (بالفتح) عزم ارادہ منشا، نیت
عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

فرہاد یہ پیغام نہیں کوہ کنی کا
پہ تیشہ ہے کیا قصد تیری سرکشی کا امیر لکھنوی

قصداً:۔ (بالفتح تلفظ قصدن) دانستہ
عمداً، جان بوجھ کے، عربی، فصیح، رائج۔

ہمارے دل پہ اس ظالم نے یوں قصداً قدم رکھا
کہ جیسے ذبح کرتے ہیں کبوتر پاؤں کے نیچے لکھنوی شرف

قصد رکھنا:۔ ارادہ رکھنا۔ نیت کے لیے ہونا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

قصد رکھتا ہے یہ اس صیاد کا تیر نگاہ
جسم کیا ہے مرغ جاں کو بھی نشانہ کیجیے ناسخ

محل صرف۔ اس وقت آپ کہاں جانے کا قصد رکھتے ہیں

قصد کرنا:۔ عزم کرنا، ارادہ کرنا۔ اردو صرف
فصیح، رائج۔

کبھی وقفہ نہ ہوا تھا لب دریا پہنچے
ایک دریا قصد کیا تھا کہ ادھر آپ پہنچے رشید

قصد مصمم ہونا:۔ ارادہ پختہ ہونا، عزم محکم ہونا
اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان قلیل الاستعمال

محل صرف۔ ظاہر ایسا بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر ہم جیتے
رہے تو شروع جاڑے میں ہمارا ج کلکتے ضرور
جائیں گے۔ بشرط زیست ہمارا بھی قصد مصمم ہے
(انشائے سرور)

قصد ہونا:۔ عزم ہونا، ارادہ ہونا، اردو صرف
فصیح، رائج۔

دل نے تری گلی سے نہ اٹھنے دیا مجھے
سو بار قصد یہ مصمم ہو کے رہ گیا فانی

قول فیصل۔ ذیل کے شعر کا علامت مفعول، کے
ساتھ بھی استعمال کیا گیا ہے۔

عجب طرح کا یہ آیا ہے وقت تنگی کا
کہ زن کو قصد ہے شوہر سے خانہ جنگی کا امیر

موجودہ دور میں "کو" کی جگہ "کا" بولتے ہیں
جیسے "عورت کا قصد ہے کہ اپنے شوہر سے
خانہ جنگی کرے"

قصر:۔ (بالفتح) سنگین و پختہ بڑا مکان، عالی
شان محل، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

قصر شاہی میں کہ ممکن نہیں غیروں کا گزر
ایک دن نور جہاں بام پہ تھی جلوہ فگن شبلی نعمانی

قول فیصل۔ استعارے کے طور پر قصر تن (جسم
کا مکان یعنی جسم) اور قصر دل (دل کا
محل یعنی دل) بھی کہتے ہیں۔

کچھ سمجھ کر ناتوانی نے دیا ہے خم اسے
قصرِ تن میرا بنا تھا جب سے محراب تھا — ناسخ

عمارت یہ منعم جو مغرور تھے
تمام ان کا قصرِ بدن ڈھہ گیا — لا اعلم

کعبہ جو ٹوٹ جائے تو کیا جائے غم ہے شیخ
کچھ قصرِ دل نہیں کہ بنایا نہ جائے گا
قائم چاند پوری (شاگرد سودا)

جنت کے خوبصورت مکان کو بھی قصر کہتے ہیں قصر فردوس، قصرِ جنت وغیرہ کی ترکیبوں سے رائج ہے۔

قصرِ خلد اس کو دکھائیں گے ہوئے علو قصر۔
پر خرد جاتا ہے دنیا سے وہ خالق کے حضور — میر انیس

قَصَر ع۔ کمی، اختصار، عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صفت۔ نادر سے جو بس دیو ارچھپا ہے۔ نہایت درجہ سنگ، درخت پر وانہ ہے جو آزار دہی میں قصر نہیں کرتا ہے۔ (طلسم ہوشربا)

قصر ع۔ نمازِ پنجگانہ میں جو چار رکعتی نمازیں ہیں جیسے ظہر و عصر و عشا کی ان کو سفر کی حالت میں دو دو رکعت پڑھنا۔ عربی اصطلاح فقہ۔

قولِ فیصل۔ حالتِ سفر میں روزۂ رمضان نہ رکھنا بھی قصر ہے۔ قصر کی حد شریعت میں آٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ ہے۔ ایک فرسخ ساڑھے تین میل کا ہوتا ہے اور میل شرعی دو ہزار گز کا ہوتا ہے قصر کے لیے سفر مباح کی شرط ہے۔

قصر ع۔ علمِ عروض میں ایک زحاف کا نام، عربی مذکر، عروضیوں کی اصطلاح۔

قصر اُٹھانا۔ عالی شان محل تعمیر کرنا عالی شان محل تیار کرنا اردو صرف، قریب بہ متروک۔

دامن سے پونچھ اشک یتیموں کے اے کریم
جنت میں اپنے واسطے قصر گہر اٹھا — دبیر

قصر بنانا۔ (متعدی) شاندار ایوان تعمیر کرنا، عالی شان محل تیار کرنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

بہت بنائے گئے قصر آسمان رفعت
مگر بچی نہ عمارت یتیم خانے کی — عزیز لکھنوی

قولِ فیصل۔ اس کا لازم "قصر بننا" بھی فصیح، و رائج ہے۔

کچھ سمجھ کر ناتوانی نے دیا ہے خم اسے
قصرِ تن میرا بنا تھا جب سے محراب تھا — ناسخ

قصرِ خَوَرنَق ف۔ (خورنق بفتح اول و دوم و چہارم) مشہور بادشاہ بہرام گور کے رہنے کا عمدہ اور عالی شان محل جسے نعمان بن منذر نے سمنار معمار کے ہاتھوں بنوایا تھا۔ فارسی ترکیب، مذکر، قلیل الاستعمال۔

گردوں پہ ہے اب قصرِ خورنق کا یقیں — نظم
اور قوسِ قزح طاقِ کسریٰ کا جواب (طباطبائی)

قصر ڈھانا۔ (متعدی) محل گرانا کسی عالی شان مکان کو مسمار کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ضعف ڈھا سکتا ہے قصر استواری رنگ کو
آبگینے توڑ سکتے ہیں حصار سنگ کو
(جوش ملیح آبادی)

قولِ فیصل۔ کمی کے ساتھ اس کا لازم "قصر ڈھہ جانا" بھی مستعمل ہے

عمارت یہ منعم جو مغرور تھے
تمام ان کا قصرِ بدن ڈھہ گیا — لا اعلم

موجودہ دور میں "ڈھہ جانا" کی جگہ "ڈھا جانا" یا "ڈھانا" کی جگہ گرانا، مسمار کرنا بھی ہے۔

وہ قصر اتحادی ہرگز نہ تم گرانا
خونِ وفا سے گل تک جب کا بنا تھا گارا — عزیز لکھنوی

قصرِ شاہی۔ شاہی محل، بادشاہ کے رہنے کا ایوان، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

قصرِ شاہی میں بھنبھوڑی جا رہی تھی زندگی
دستِ دہشت سے جھنجھوڑی جا رہی تھی زندگی — جوش

قصر کرنا ع۔ کمی کرنا، اختصار کرنا۔ اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قصر کرنے میں عبادت کا مزا جاتا تھا
مطلب شوق ملاقات بڑھا جاتا تھا — تعشق

قصر کرنا ع۔ (نماز روزہ کے ساتھ) سفر کی حالت میں نمازِ پنجگانہ کی چار رکعتی نمازوں کو دو رکعت پڑھنا اور روزۂ رمضان ترک کرنا۔ اردو صرف اصطلاحِ فقہ۔

قولِ فیصل۔ اس کا لازم "قصر ہونا" بھی رائج ہے

قِصَص ع۔ (بکسر اول و فتح دوم) قصے کہانیاں قصے کی جمع، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

تھا عجب ان کے بیان ذکرِ تیغ رانوں کے
با لفظ قصص ہاشمی جوانوں کے — تفسیر

قولِ فیصل۔ جمع قصہ کے معنی میں بالفتح "قصص" صحیح نہیں۔ کیونکہ "قصص" مصدر ہے جس کے معنی ہیں قصہ کہنا۔

قُصُور ع۔ (بضمتین واو معروف) عالی شان مکانات، قصر کی جمع، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

بخشوا ہی لوں گا بنا ہو جنت کے قصور — [illegible]

قُصُور ع۔ کوتاہی، خطا، غلطی۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

نہیں کچھ اس میں آپ کا ہی قصور
میری الفت کا یہ اثر ہی ضرور
(ثمر لکھنوی)

قول فیصل۔ قصور بحل کرنا (یا) ہونا، قصور بخشنا، (یا) بخشوانا، قصور عفو کرنا (یا) ہونا اور قصور معاف کرنا (یا) ہونا وغیرہ اس کے مترادف ہیں۔

بدگمانی یہ مجھ سے رکھیے دور
عفو کردہ ہوا کبھی ہو جو قصور — شوق لکھنوی

مع تصور عفو ہوا مل گئے قصور بہشت — تعشق

قصور فہم:- نافہمی، ناسمجھی، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

دنیا بقصور فہم کچھ اسے ہر بال نہیں
اللہ کے سوا کوئی قسیب دال نہیں — امیر

قول فیصل۔ اردو ترکیب کے ساتھ فہم کا قصور نسبتاً زیادہ رائج ہے۔

تھا نہ تو رشک عدو تم کا پتا بھی بیا میر
سمجھے نہ ہم تو فہم کا اپنے قصور تھا — میر

صاحب فرہنگ آصفیہ نے انھیں معنی میں قصور عقل بھی لکھا ہے۔ جو عام نہیں ہے۔

قصور کرنا:- غلطی کرنا، خطا کرنا، اردو مصدر فصیح، رائج۔

قصور اور کسی کا اگر ذرا کرتا
تری قسم نہیں معلوم حال کیا کرتا — میر عشق

قصور معاف:- گستاخی معاف ہو۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

گئے جو گھر پہ جانا ں سے مخلد میں عاشق — لطافت لکھنوی
کہا، قصور معاف! اس کا نام جنت ہے؟

قول فیصل۔ کسی سے جب کوئی گستاخی کی بات کہنا ہوتی ہے تو اس بات سے پہلے یا بعد میں لانی کے طور پر یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں۔

اک ہی رشد ہے تم قصور معاف
سن تو چکی ہوں سنیے آپ کے اوصاف — شوق لکھنوی

ہو کے اضافے کے ساتھ (قصور معاف ہو) بھی بولتے ہیں۔

قصور مند:- تقصیر وار، خطا وار، گنہگار۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قصور وار:- خطا وار، مجرم، فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

صبح عید سراپا قصور وار رہے
ہر اک گناہ کے دھبے سے تن نگار رہے — صبا

دو چپ ہوا تو مخاطب ہوئے ستم ایجاد
ہے یہ اسیر ہمارے قصور وار تمام — دہلوی

قول فیصل۔ اس کا مترادف ہونا کے ساتھ کو

قصور وار ہیں دل کو ملال ہو کہ نہ ہو
ہمیں خیال ہے تم کو خیال ہو کہ نہ ہو — صفی لکھنوی

قصور ہونا:- خطا ہونا، غلطی ہونا، تقصیر ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

بندہ اب نا صبور ہوتا ہے
عفو کیجے قصور ہوتا ہے — صبا لکھنوی

قِصّہ:- (بکسر اول و تشدید دوم مفتوح برون حصّہ) حالت، حال۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کیا کہوں میں میر اپنی سرگزشت
ابتدائے قصہ میں وہ سو گیا — میر تقی میر

قول فیصل۔ عربی میں اس کی اصلیت الیقصّہ ہے۔

قَصَّہ:- واقعہ، وقوعہ۔ عربی۔ مذکر، فصیح، رائج۔

کھینچی مناسب فطرت عالم ہوا ہو اظہار شوق نہیں
تبیان واللہ بہ مقبولی سے یہ قصہ رشید بہشتیوں کا
کاظم حسین نشتر لکھنوی

قِصّہ:- کسی کا ذکر، تذکرہ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

قصہ منصور سن کر بول اٹھی وہ شوخ ہیں
کیسا احمق وہ گ تھا یاگل کو پھانسی دے دیا — اکبر الٰہ آبادی

قِصّہ:- جھگڑا۔ اردو، مذکر۔

یک قطرہ خون جو کہ پلک سے ٹپک پڑا
قصہ کچھ ہوا دل غزال سے تھا — میر

قِصّہ:- کہانی۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہوتے ہی خاک کے یہ قصہ کہاں ہے
یہیں تک یہ فلاں ابن فلاں ہے — عاشق دہلوی

قِصّہ:- بے سود کہانی، فرضی واقعہ۔ اردو فصیح، رائج۔

بعض دو دن کا قول یہ قصے کسی زمانے کا ملا شاہی بیان

قِصّہ:- بات۔ مردہ، مذکر، فصیح، رائج۔

بارے قصہ نہیں آپس میں زبان گیری کا
یہ غنیمت ہے کہ ہیں اہل زبان میں ہم تم — رفیک

قِصّہ:- جھگڑا، بحث، تکرار، تفسیر۔ اہل اردو کی عام کی زبان

محل نحو۔ یقین ہے بادشاہ کی صورت بھی نہ دیکھی ہوگی، وہ ہندو مسلمان کے قصے میں باہر آتے نہیں صورت دکھاتے نہیں — (الشائے سرور)

قصہ اتمام ہونا:- واقعہ یا کہانی وغیرہ کا ختم ہونا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال۔

محل نحو۔ اگر بیان کی خرابی تحریر کروں، وہ حیرت ہے تاہم غرض جو قصہ اتمام نہ ہو — (انشائے سرور)

قصہ اٹھانا:- تفریق مٹانا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال۔

قصہ دل سے اٹھا دوں گا
پر چھپا ہو جائے فیصلہ کر — صبا

قصہ اٹھ کھڑا ہونا: فساد برپا ہونا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

گر آپ روبرو ہم سے باتوں میں ٹک کڑے ہوں
سو ور گرے جھگڑے قضیے قصّے تھے اٹھ کھڑے ہوں — انشا

تحلیل نثر۔ وہ بڑے فسادی ہیں تم ان کے یہاں دعوت میں نہ جانا کہیں ایسا نہ ہو کوئی نیا قصہ اٹھ کھڑا ہو۔

قصہ اٹھنا: فساد اٹھ کھڑا ہونا، ہنگامہ ہونا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

ہماری نعش پہ ہنگامہ کیوں ہے اے قاتل
دھلے یہ قصہ یہ بعد انفصال کے کیسا — نذق

قصہ انفصال کرنا: جھگڑا چکانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہیں ان سے عاشق و معشوق دونوں فریادی
کسی کا قصہ ہو وہ انفصال کرتے ہیں — کیفی

قصہ انفصال ہونا: جھگڑا چکنا، قضیہ فیصل ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

پیغمبر کا ہجر میں وصال ہوا
اے لو! قصہ ہی انفصال ہوا — میر تقی میر

قصہ آخر ہونا: جھگڑا تمام ہونا، قضیہ فیصل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قیامت کبھی کیا الفت اپنا ستم گر ہو
ابھی قصہ نہ ہو آخر کہ آخر روز محشر ہو — نذق

قصہ باقی ہونا: داستان ناتمام رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دیدے اور اب یہ ماتم ہے
قصہ باقی بہت ہے شب کم ہے — شوق لکھنوی

قصہ برپا ہونا: ہنگامہ ہونا، جھگڑا پیدا ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

رسائی غیر نے پائی کوئی قصہ نہ برپا ہو

مری نیند اڑ گئی شوق ان کو ہے جب سے کہانی کا — ناسخ

قصہ بڑھانا: کہانی کو طول دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کہا ماجرائے دل تو نہ اتنا دراز تھا
زلفوں کا ذکر چھیڑ کے قصہ بڑھا دیا — عارف دہلوی

قصہ بڑھانا: (کنایۃً) بات کا بتنگڑ کرنا، بات بڑھانا، جھگڑے کو طول دینا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

یہ زبانوں کی درازی نے بڑھایا قصہ
کہ زباں زد ہوئے ارباب وفا ہیں ہم تم — رشک

قصہ بڑھنا: قصے کا لمبا چوڑا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

باتوں ہی باتوں میں بڑھ جائے گا قصہ عشق کا
یہ سخن ہو کر مکرر داستاں ہو جائے گا — ذکیہ

قصہ بڑھنا: بات بات میں تکرار ہونا، جھگڑے کو طول ہونا۔ اردو صرف، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کس روز کوئے یار میں قصّے بڑھے نہیں
تیغیں کھنچیں نہیں کہ تیغے چڑھے نہیں — اسیر

تحول تفصیل۔ ہے دست جارہ کے اضافے کے ساتھ استعمال کیا ہے:

بحث جہاں آپ نہ یوسف سے کیجیے
بازار بد سے سفت میں قصّے بڑھے نہیں — صبا

کسی اسم کے ساتھ بھی زبانوں پر ہے۔

کب وحدت رز کے واسطے قصّے بڑھے نہیں
تھانے گئے نہیں کہ عدالت چڑھے نہیں — کیفی

قصہ بکھیڑا: فتنہ و فساد۔ (نور اللغات)

تحول تفصیل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ ایسے محل پر عوام جھگڑا بکھیڑا کہتے ہیں۔

قصہ پاک کرنا: جھگڑا طے کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قصہ پاک کرنا: قرضہ بیباق کرنا۔ (مثال) دے دلا کر قصہ پاک کرو۔ (نور اللغات)

تحول تفصیل۔ قرضے کے لیے کوئی خصوصیت نہیں۔

قصہ پاک کرنا: (کنایۃً) جان سے مار ڈالنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

لگا کر تیغ قصہ پاک کیجے دادخواہوں کا
کسی کا فیصلہ گر منصفی سے ہو نہیں سکتا — ملک

قصہ پاک ہونا: قرضہ بیباق ہونا۔ (نور اللغات)

تحول تفصیل۔ قرض کے لیے کوئی خصوصیت نہیں۔

قصہ پاک ہونا: ہلاک ہونا، مرجانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اک ہاتھ اور چھوڑ کہ قصہ ہی پاک ہو
تجھکو گمان زیست گر اس نیم جاں پہ ہے — مصحفی

قصہ پاک ہونا: جھگڑا باقی نہ رہنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

اہل دنیا سے کہو کس سے کریں گے اب نزاع
موت آ پہنچی ہماری سارا قصہ پاک ہے — اسیر

قصہ پردازی: قصہ کہنا، کسی قصّے کو حسن کے ساتھ بیان کرنا۔ فارسی ترکیب، مونث، قلیل الاستعمال۔

سن کے کرتا ہے قصہ پردازی
دل سے جوڑی ہے بات یا بازی — رہشت گلزار ما

قصہ پڑنا: باہم نزاع واقع ہونا، آپس میں تکرار ہونا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

یا الٰہی کہیں واعظ کا ہو کر کا مہ قوت
قصے آپس میں پڑے ہیں یہ فسانہ کب تک — صبا

قصہ پورا ہونا: قصہ تمام ہونا، داستان ختم

ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نہ ہوا پر نہ ہوا شوق کا دفتر پورا
اک ہی دن میں ہوا قصہ محشر پورا   داغ

قصہ تمام کرنا ۱: داستان ختم کرنا، کہانی کہہ چکنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل ذبح۔ منشی قریب یہ صفت تھی جب قصے کو جہاں سے چاہتے تھے طول دے دیتے تھے اور جہاں سے چاہتے تمام کر دیتے تھے۔

قصہ تمام کرنا ۲: جھگڑا چکانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

عشق کا اختتام کرتے ہیں
دل کا قصہ تمام کرتے ہیں   صبا لکھنوی

قصہ تمام کرنا ۳: عذاب دور کرنا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

قصہ تمام کرنا ۴: جان سے مارنا، ہلاک کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یوں وہ ترستے ہیں مجھے کر کے مرا قصہ تمام
اب جھگڑتے نہیں کچھ مجھ سے جھگڑنے والے   جلال

قصہ تمام ہونا ۱: عہد سابقا، جھگڑا چکنا یعنی ختم ہونا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

محل ذبح۔ کسی طرح ہو تاکہ مہم تنخواہ کا اہتمام ہو کہ نکلا بہت بخت کی کہانی کا قصہ تمام ہو۔ (انشائے سرور)

قصہ تمام ہونا ۲: کام تمام ہونا، جان جانا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

کاٹو زباں کہ پھر نہ کبھی ہم کلام ہو
اک ہم یکا ہو کہ قصہ تمام ہو   مرزا دبیر

قصہ تمام ہونا ۳: فیصلہ ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہم ہنس ہنس کر سامنے کہتے ہیں ابر کے
تم ہنس پڑو تو عشق کا قصہ تمام ہے   آتش

اک ایک سے بگاڑ نہ ہو بات بات پر
قصہ تمام ہے جو ہو یہ دین و آں تمام   رند

قصہ تہ کرنا: کسی جھگڑے والی بات کو ختم کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ع تہ کر اس قصے کو اب ذکر وفا رہنے دے   لا اعلم

قصہ جوڑنا ۱: داستان گڑھنا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

ہوا پیدا یہ درد دل سے کوہ قاف کا جوڑا
کہ واں پریوں نے ایک قصہ سرے اصغا کا جوڑا   نشاط

قصہ جوڑنا ۲: دل سے گڑھی ہوئی بات کہنا۔ اردو صرف، متروک۔

نہ تھی خون سر فرہاد کی ذکری تھی یاں جن پر
عبث لوگوں نے قصہ سرخی شنجرف کا جوڑا   انشا

قصہ چھونا، قصہ رائد ہونا: دکھڑا رونا، رام کہانی کہنا۔ (نقصص) ہر ایک آئے گئے کے سامنے قصہ چھویا جاتا ہے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنو نہیں بولتے۔

قصہ چکانا: فیصلہ کرنا، جھگڑا کرنا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قاضی ہزار طرح کے جھگڑے میں آ چکا
لیکن نہ حسن و عشق کا قصہ چکا چکا   امیر سوز

موت نے قصہ چکایا زرع کا ہنگام تھا
مجھ کو بھی جلنے کی جلدی تھی انھیں بھی کام تھا   رشک لکھنوی

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت بھی بصیغہ جمع رائج تھی۔ مگر اب بہت کم ہے۔

اڑتی ہے چشم اب تیں یہ تیرے درد خواہ
کہتے ہیں تیغ ابرو نے قصے چکا دیے   درد

قصہ چکنا: (لازم) جھگڑا ختم ہونا، فیصلہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا دیکھتا ہے تیغ نگہ ایسی اک لگا
قصہ تمام عمر کا اے پر جفا چکے   ذوق

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت (قصہ چک جانا) بھی رائج ہے۔

منصف ہوں شیخ و گبر دل میں
قصہ چک جائے فیصلہ ہو   صبا

قصہ چھیڑنا: کسی بات کا تذکرہ شروع کرنا، جھگڑے کی بات نکالنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

نہ چھیڑ قصہ موے میان یار آتش
کسی نے دیکھی ہے معشوق کی کمر خاموش   آتش

قول فیصل۔ اس کا لازم (قصہ چھڑنا) بھی مستعمل ہے۔

قصہ خواں: داستان گو، افسانہ خواں، ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

شب فراق میں آئی نہ ہم کو نیند امیر
ذلیل ہو کے ہوا اب قصہ خواں خاموش   امیر

کھلی ہیں جب تلک آنکھیں زباں بند نہیں
جب آئی نیند نہیں پھر ہو قصہ خواں خاموش   بحر

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع اپنے محل پر قصہ خوانوں بھی محاورہ فصیح رائج۔ جیسے تحمہ والے لوگ ان قصہ خوانوں کی باتوں پر دل لگا کر اور خیال نہیں کرتے۔ (دربار اکبری)

قصہ خوانی: داستان گوئی، سنانا، ترکیب، صرف، قلیل الاستعمال۔

جو فرصت اور سب کا حظ سے پائی
وہ ساعت قصہ خوانی کی بھر آئی   اللہ علی

قصہ دراز ہونا: بیان بے طول ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

اس قدر فرصت کہاں صیاد مت کیا کیا کہوں
رات تھوڑی ہے قفس کی قصہ گلشن دراز ہے

قصہ رہنا: نزاع برقرار رہنا، جھگڑا باقی رہنا، جھگڑا قائم رہنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

رخ سے پہلے کار عاشق کرتے ہیں گیسوئے یار
شام کا قصہ نہیں رہتا سحر پر ان دنوں — آتش

قصہ سنانا: کہانی کہنا، داستان سنانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نیند آنے کی نہیں ہرگز شب فرقت مجھے
قصہ گویا کے کہو قصہ سنانا ہے ضرور — دبیر

قصہ سننا: کہانی سننا، داستان سننا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مت چاہتے ہیں کعبہ دل کو کریں خراب
قصہ سنا نہیں مگر اصحاب فیل کا — جلیل

قصہ طول طویل ہونا: کہانی لمبی چوڑی ہونا، داستان بڑی ہونا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صحیح۔ قصہ بہت طول طویل ہے المختصر جو انگھ دینی باقی تھی جس سے کام نکلتا تھا اس میں جلا آگیا ہے۔ (انشائے سرور)

قصہ طے ہونا: معاملہ طے ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

جان جائے یا رہے جو ہو سو ہو جھگڑا چکے
یعنی قصہ ہو کہیں مقتل میں قاتل آ چکے — اسیر

قصہ فساد: جھگڑا بکھیڑا۔ اردو صرف متروک۔

نفرت ہے اس قدر مجھے قصے فساد سے
افسانۂ عاشقی کا بکھیڑا سمجھ لیا — رشک

قصہ فیصل کرنا: قضیہ چکانا، جھگڑا چکانا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رنج ہونے کو نہ تھی وحدت و کثرت کا خلاف
ہم احمد نے کیا آ کے یہ قصہ فیصل — محسن کاکوروی

قصہ فیصل کرنا: کام تمام کرنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

قصہ فیصل ہونا: جھگڑا ختم ہونا، تصفیہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیوں کہو چھیڑے برا ناظم کو سے آتے ہیں ہم
قضیہ سب فیصل ہمارے روبرو ہو جائے گا — ناظم

قصہ فیصلہ ہونا: جھگڑا چکنا، بکھیڑا ختم ہونا۔ اردو صرف متروک۔

محل صحیح۔ سب سے زیادہ مصیبت دنیا جب اور نہیں اس کا جھگڑنا، بنانا، پہنا کیا ستم ہے جو بھی جوان کا قصہ بڑھاپے میں فیصلہ ہوتا ہے۔ (انشائے سرور)

قول فیصل۔ اس کی منفی صورت ابھی رائج تھی۔

رہ گئی حسن دمشق میں اک لاگ
آج تک قصہ فیصلہ نہ ہوا — صبا

قصہ کرنا: فساد کرنا، تکرار کرنا۔ [illegible]

قول فیصل۔ اب نہیں بولتے۔

قصہ کوتاہ: القصہ، المجمل، حاصل کلام، الغرض، مختصر یہ ہے۔ عربی، فارسی الفاظ، فصیح، رائج۔

زلف رسا کو سمجھا جو افعی
چکا وہ قصہ کوتاہ بھولا — آتش

قول فیصل۔ بات کو مختصر کرتے وقت یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں۔ کوتاہ کی جگہ قطعاً اس کا مخفف کوتہ بھی مستعمل ہے۔

قصہ کوتہ دن اپنے کھوتا ہوں
رات کے وقت گھر میں ہوتا ہوں — میر

قصہ کوتاہ کرنا: جھگڑا طے کرنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

اب نہیں جانتے کہ اس راہ غلط سمجھے تھے
کرتے ہیں قصے کو کوتاہ غلط سمجھے تھے — سحر

قصہ کہانی: دل سے جوڑا ہوا افسانہ، جھوٹی داستان۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

نہ وہ راتیں نہ وہ باتیں نہ وہ قصہ کہانی ہے
سر بستر فقط ہم یا ہماری ناتوانی ہے — مصحفی

قول فیصل۔ مفرد صورت میں قصے کہانی بھی رائج ہے جیسے قصے کہانی کا اسے ذوق ہے جھوٹے فسانوں کو صحیح سمجھتا ہے۔ (مقدمہ منظومات نظم)

بصیغۂ جمع قصے کہانیاں بھی بولتے ہیں۔

افسانہ مرگ سچ ہے اسے رشک
باقی قصے کہانیاں ہیں — رشک

قصہ کھڑا کرنا: فساد برپا کرنا، جھگڑا اٹھانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قصۂ کہن: (باضافت) پرانا قصہ، قدیمی داستان۔ عربی فارسی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

غور دیکھے ہیں دکھڑا سو بار قوم کا ہم
رٹ لگی وہی ہے اس قصۂ کہن میں — حالی

قصہ کہنا: کہانی کہنا، داستان سنانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دعا جو کہے کہے اس تیغ ابرو کا قصہ
بے احساں شب ہجر میں گر سلا دے — گویا

قصہ گو: کہانی سنانے والا، داستان سنانے والا۔ فارسی، ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

نازک دماغ ہیں وہ کہیں درد سر نہ ہو
اے قصہ گو شروع سمجھ کر فسانہ کر — دبیر

قول فیصل۔ اس کی جمع قصہ گویوں بھی رائج و فصیح ہے۔

قصہ گویوں سے جو سن لی ہے کہانی میری
انگلیاں کانوں میں اب دیتے ہیں افسانہ پسند — امیر

قِصّہ گیا:- جھگڑا ختم ہوا، بکھیڑا گیا، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

میرے زنے کی خبر سن کے کہا خوب ہوا
روز کا قصہ گیا، روز کی تکرار گئی — داغ

قصّہ لے بیٹھنا:- بے موقع قصہ شروع کرنے کے محل پر اردو صرف عورتوں کی زبان۔

غیر کا قصہ شب وصل ہی کیوں لے بیٹھے
باتوں باتوں میں یونہی وقت گذر جائے گا — داغ

قِصّہ مختصر:- غرض کہ، قصہ کوتاہ، الغرض عربی الفاظ، فصیح، رائج۔

جلا ہی شمع کے مانند رات بھر خاموش
تمام عمر کی قصہ مختصر خاموش — آتش

قِصّہ مختصر کرنا:- (۱) کہانی کو ختم کے قریب لانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سودا خدا کے واسطے کر قصہ مختصر
اپنی تو نیند اڑ گئی تیرے فسانے سے — سودا

قِصّہ مختصر کرنا:- (۲) رہنے دینا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کچھ حال اپنی زلف کے دیوانے کا نہ پوچھ
بس مختصر ہی کہہ یہ قصہ دراز ہے — سودا

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم اختصار کرنا بھی ہے

اسس طول امل سے فائدہ کیا
کر کوچ قصہ مختصر کر — انیس

قِصّہ مختصر کرنا:- (۳) قتل کرنا، مار ڈالنا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

ہاں شاید پڑ گیا تیغ عتاب و قہر میں
عاشق گیسو کا قصہ مختصر کرتے نہیں — رشک

قِصّہ مختصر ہونا:- (۱) جھگڑا طے ہونا، قصہ ختم ہونا اردو صرف، فصیح، رائج۔

اے سوز عشق پنہاں اب قصہ مختصر ہے
اکسیر ہو چلا ہوں اک آنچ کی کسر ہے — عزیز لکھنوی

ع عشق کمر کا قصہ ہوا مختصر کہاں — آتش

قِصّہ مختصر ہونا:- (۲) مر جانا، خاتمہ ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

شمع اسیر شب ہوں سن سرگزشت میری
پھر صبح ہونے تک تو قصہ ہی مختصر ہے — میر

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت (قصہ مختصر ہو جانا) بھی رائج و فصیح ہے۔

تلخ ہوتے ہیں اگر حالات اس سے آپ کے
زہر ہی دے دیجیے ہو جائے قصہ مختصر — عزیز لکھنوی

قِصّہ مول لینا:- کوئی جھگڑا اپنے ذمے لینا، بکھیڑے میں پڑنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

نقد دل لے کے لڑاتے ہیں ہم آنکھ
قصّہ یوں مول لیا کرتے ہیں — نذیر

قول فیصل۔ اس جگہ قصہ اپنے سر مول لینا، بھی کہا گیا ہے۔ وہ بھی قلیل الاستعمال ہے۔

غرض تمھیں جو سنو ان سے غیر کا شکوہ
یہ قصہ مول نہ اے داغ اپنے سر لینا — داغ

قِصّہ نا ندھنا:- جھگڑا کھڑا کرنا، فتنہ برپا کرنا اردو صرف، متروک۔

بڑھیا اُچلی نے اک آن کے قصہ نا ندھا
اُس سے بندی نے وہ دھائی جو دھلائی تشواذ — رنگین

قول فیصل۔ ایسی طویل داستان چھیڑ دینے کے معنی میں بھی بولتے تھے جس کو سنتے سنتے آدمی اُکتا جائے مگر اب ان معنی میں بھی متروک ہے۔

اڑ گیا بک بک سے ہم نازک مزاجوں کا دماغ
بند کو چپ رہ کہاں کا تو نے قصہ نا ندھا ہے — شاد لکھنوی

قِصّہ نکالنا:- (مصدر متعدی) کوئی جھگڑے کی بات نکالنا، ایسا ذکر چھیڑ دینا جس سے مقصد فوت ہو جائے۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مہرباں وصل میں قصے یہ نکالے کیسے
آج کی رات بھی کیا ٹالیے گا باتوں میں — امیر

قول فیصل۔ اس کا لازم بھی مستعمل ہے۔

سن کے پیغام وصال اس نے بصد ناز کہا
پھر وہی ذکر چھڑا پھر وہی قصّہ نکلا — لطافت

قِصّہ ہو چکنا:- حال تمام ہو جانا، بیان ختم ہو جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل حرف۔ یہاں کا قصہ تو ہو چکا تمھاری خیریت کا انتظار ہے۔ (انشائے سرور)

قِصّہ ہونا:- (۱) جھگڑا ہونا، نزاع ہونا، فساد ہونا۔ اردو صرف، متروک

باغ میں صیاد اور گلچیں سے قصہ ہو گیا
جم گیا کچھ آج رنگ داستان عندلیب — صبا

قِصّہ ہونا:- (۲) حال ہونا، نوبت ہونا، انجام ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

یک قطرہ خون ہو کے پلک سے ٹپک پڑا
قصہ یہ کچھ ہوا دل غفراں پناہ کا — میر

قِصّہ ہونا:- (۳) (زبان اور لب کے ساتھ) کہانی ہونا، داستان ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہے لب نازک پہ تیرے قصّہ عیش و طرب
اے ہلال آشنا ہو فرخ لقائے صبح عید — عزیز لکھنوی

قِصّہ ہونا:- (۴) وقفہ ہونا، زیادہ یا تھوڑی دیر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

چلے جانا گھڑی ہی دو گھڑی کا اور قصہ ہے
کوئی دم کا ہوں مہماں ختم ہوا افسانہ میرا — منیر شکوہ آبادی

قِصّہ یکسو ہونا:- قصہ طے ہو جانا، بکھیڑا جانا، جھگڑا چکنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

جوشش عشق عناصر میں خلل لا بھی چکے
چار سو ہو کے یہ قصہ کہیں یکسو ہو جائے — بحر

قُصَی:- قریش کی چھ پشت کے بعد اسی سلسلے میں قصی پیدا ہوئے جنھوں نے اپنے خاندان کی ثروت و اقتدار کے ساتھ اپنی ذاتی لیاقت و متانت سے زیادہ ترقی کی۔ قصی اپنے والد کلاب کے بعد بہت کم سن تھے ان کی کم سنی کا خیال کر کے کلاب نے اپنے اختیارات بنی خزاعہ کے سپرد کر دیے مگر قصی نے سن تمیز کو پہنچ کر اپنی ذاتی متانت سے وہ تمامی اختیارات بنی خزاعہ سے واپس لے لیے۔ قصی کی امارت کا زمانہ پانچویں صدی عیسوی میں گذرتا ہے۔ قصی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پانچ پشت اوپر تھے قصی نے اپنے زمانے میں علاوہ اپنی موروثی حکومت کے عرب کے ان قبیلوں پر بھی پورا اختیار اور پوری قوت حاصل کر لی تھی جو دور دور متفرق جگہوں میں میدانوں میں آباد تھے قصی نے ان کو مکہ میں لا کر آباد کیا اور خانہ کعبہ کے ارد گرد مکانات بنوا دیے۔ مکہ معظمہ اور حرم مقدس کے متعلق قصی نے چھ خدمتیں حسب ذیل تجویز کیں۔

(۱) سقایہ - (حاجیوں کو پانی پلانا) (۲) رفادہ حاجیوں کو کھانا کھلانا (۳) قیادہ۔ لڑائی کے وقت فوج کی سپہ سالاری کرنا - (۴) لواء۔ فوج میں علم برداری کا عہدہ (۵) حجابت خانہ کعبہ کی حفاظت کا منصب (۶) دار الندوہ۔ مجلس شوریٰ میں میر انجمن ہونے کا استحقاق۔

قصی نے اسی طرح تمام اعلیٰ اور مذہبی اور امور ملکی اپنی ذات میں جمع کر لیے اور تمام قریش کے بادشاہ اور مذہبی پیشوا تسلیم کر لیے گئے۔ قبیلۂ قریش نے بھی ان کے زمانے میں حضرت اسمٰعیل علیٰ نبینا علیہ السلام کی دوسری اولاد کے مقابلے میں نمایاں ترقی حاصل کی قصی نے ۴۸۰ء میں انتقال کیا۔ (رسالہ المرتضیٰ ص ۳ باسناد سیرۃ ابن ہشام و روضۃ الاحباب خطبات احمدیہ و اسپرٹ آف اسلام) قصی کے بعد سے ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک یہ تمامی اختیارات اور حکومت اسی خاندان میں قائم رہے اور ان کے مقابلے میں کسی دوسرے قبیلے یا عشیرے کو سبقت اور عظمت حاصل نہیں ہوئی (تاریخ طبری جلد چہارم ص ۲،۷،۳) قصی کے بیٹے عبد مناف اور عبد مناف کے فرزند حضرت ہاشم تھے جو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پردادا تھے۔

قَصِیدہ:- (بفتح اول و یائے معروف) ان مسلسل اشعار کے مجموعہ کا نام جن میں کسی کی ہجو یا مدح یا وعظ و نصیحت یا شکایت روزگار وغیرہ کے مضامین نظم کیے جاتے ہیں۔ عربی۔ مذکر۔ رائج۔

جو یہ کہتا ہے کہ سودا کا قصیدہ ہے خوب
اس کی خدمت میں لیے میں یہ غزل جاؤں گا — سودا

قول فیصل - اس کا صرف پڑھنا، کہنا اور لکھنا کے ساتھ ہے۔

ع پڑھتا ہے تجھ کو آج قصیدہ بہار کا — منیر

موجودہ دور میں قصیدے کا اطلاق اس نظم پر ہوتا ہے جس میں کسی کی مدح ہو خاص طور سے شیعوں میں قصیدہ اس کو کہتے ہیں جس میں محمد و آل محمد کی مدح ہو۔

قصیدے کے اشعار معانی دقیق اور لفظی و معنوی صنائع و بدائع کے ساتھ موزوں کیے جاتے ہیں جس سے شاعر کا زور طبیعت معلوم ہوتا ہے شاعری کی تکمیل قصیدے کی مشق و مہارت پر منحصر ہے جس شاعر نے قصیدے میں کمال نہیں حاصل کیا وہ مسلم الثبوت نہیں سمجھا گیا۔ یہاں تک کہ حکیم سنائی، شیخ سعدی اور امیر خسرو جیسے بزرگوں کا دامن بھی اس آلودگی سے پاک نہیں رہا۔ مرزا غالب کا قول تھا کہ "جو قصیدہ نہیں لکھ سکتا اس کو شعرا میں شمار نہ کرنا چاہیے" یہی وجہ تھی کہ مرزائے موصوف ذوق کو پورا شاعر اور شاہ نصیر کو ادھورا جانتے تھے۔ غزل کے برعکس قصیدے میں فصاحت و بلاغت و متانت تینوں باتوں کا ہونا ضروری ہے۔ آج کل کے اکثر شعرا نے قصیدے کو غزل کے اسلوب پر لا رکھا ہے وہ یہ نہیں جانتے کہ قصیدے کے لغوی معنی "دل و مغز" کے ہیں چونکہ ان اشعار میں بڑے بڑے مضامین زور طبیعت اور پوری قوت دماغی کے ساتھ نظم کیے جاتے ہیں اس مناسبت سے ان کو قصیدہ کہا جانے لگا۔ بعض کے نزدیک قصیدہ لفظ قصد سے مشتق ہے یعنی شاعر کا اس قدر نظم لکھنا کہ قصیدے کے تمام مراتب جس میں مدح و ذم، گردش زمانہ، حسن و عشق، بہار و گلزار اور دعا وغیرہ کا بیان ہوتا ہے طے کر کے اپنے مقصود پر تمام کرے اردو میں متقدمین سے لے کے متاخرین تک میر تقی میر و مرزا رفیع سودا حسرت اور انشا، غالب اور مومن و ذوق نے قصیدے کہے ہیں مگر سودا کے قصائد نہایت زوردار اور لاجواب ہیں۔ میر کا قصیدہ نسبتاً کم پایہ ہے متوسطین میں سید انشا کے قصیدے بھی نہایت عمدہ ہیں متاخرین میں ذوق اور اسمٰعیل حسین منیر کے قصیدے بھی لاجواب ہیں آخری دور کے قصیدہ گو

شعرا میں مرزا محمد ہادی صاحب عزیز لکھنوی کے قصیدے بھی بہت خوب ہیں۔ صاحب میزان الافکار نے ایطا کی بحث میں لکھا ہے کہ کمتر قصیدہ وہ ہے جس میں سات شعر ہوں اور اردو میں قصیدے کے اشعار پندرہ اور بعضوں کے قول کے مطابق اکیس بیس سے کم نہیں ہوتے اور انتہا ستر شعروں تک قرار دی ہے۔ بعض فارسی شعرا نے بھی ایک سو بیس شعر تک حد مقرر کی ہے اور عرب کے شعرا نے پانچ پانچ سو اشعار کے قصیدے نظم کیے ہیں۔ مؤلف ''سبحۃ المرجان'' کہتے ہیں کہ میں نے قصیدے کی حد اکیس سے اکتیس اشعار تک مقرر کی ہے تاکہ قوت سامعہ کو اس سے آرام ملے اور طبیعتوں پر بار نہ ہو۔ یہ بھی دستور ہے کہ اکثر قصیدے اپنی ردیف سے مشہور ہوتے ہیں۔ مثلاً حرف آخر بیت کا کاف ہوگا تو کافیہ کہیں گے اور لام ہوگا تو لامیہ اور قاف ہوگا تو قافیہ علیٰ ہذا القیاس۔ بعض قصیدے اپنے مضمون سے مشہور ہوتے ہیں مثلاً اگر قصیدے میں کسی کی مدح ہو تو مدحیہ اور اگر اپنے فخر و مباہات میں ہو تو فخریہ اور اس میں بہار کا ذکر ہو تو بہاریہ اور عشق کا ذکر ہو تو عشقیہ کہیں گے کبھی قصیدے کا نام اس کے رتبے کے اعتبار سے ہوتا ہے جیسے عرفی شیرازی نے اپنے ایک فارسی قصیدہ کا نام ''عمان الجواہر'' اور ایک ''ترجمۃ الشوق'' رکھا ہے اور القاآنی نے صنعت عاطلہ کے ایک قصیدے کا نام ''طور الکلام'' رکھا ہے جو کئی اور صنعتوں پر مشتمل ہے۔ سودا نے اپنے قصیدوں کو ''باب الجنۃ'' ''بحر بیکراں'' اور ''تضحیک روزگار'' کے نام سے موسوم کیا ہے غرضکہ ہر صورت میں قصیدے کی دو قسمیں ہوں گی ایک تمہیدیہ، دوسرا خطابیہ، جس کو مجردیہ بھی کہتے ہیں۔

تمہیدیہ قصیدے کا بیان

لغت میں تمہید کے معنی ہیں فرش بچھانا چونکہ ایسے قصیدوں میں ممدوح کی مدح اور اس کا نام چند زائد امور کے ذکر کے بعد بیان کیا جاتا ہے یہی فرش بچھانا ہوا۔ یہاں تمہید سے مراد ہے کہ مدح سے پہلے چند اشعار میں کچھ بہار کی صفت یا زمانے کا شکوہ یا حسن و عشق کی کیفیت یا اور کوئی مضمون قلمبند کیا جائے اس کے بعد مناسب طور سے مدح یا ہجو یا جو کچھ مقصود ہو شروع کریں تمہید کے بعد مطلب کی طرف رجوع کرنے کو ''گریز'' اور ''حسن تخلص'' اور ''تخلیص'' کہتے ہیں۔ جس مقام سے تمہید چھوڑ کے مطلب پر آتے ہیں اس مقام کو مخلص کہتے ہیں۔ اسی مقام پر ایک استعارہ معقول بھی کر دیتے ہیں۔ جس قصیدے میں گریز نہیں ہوتی اسے مقتضب کہتے ہیں۔ تمہید کو تشبیب (بروزن تقریب) بھی کہتے ہیں بعضوں نے تمہید کا نام نسیب (بروزن قریب) رکھا ہے۔ محققین کہتے ہیں کہ تشبیب ان شعروں کا نام ہے جن میں ایام شباب اور عشق کا تذکرہ ہو اس لیے کہ تشبیب شباب سے مشتق ہے اس کے معنی ہیں شباب کا (جوان کا) حال بیان کرنا یا معشوق کی ثنا و صفت کرنا اور نسیب بھی غزل کہنے اور عورت کے جمال کی تعریف کرنے کے معنی میں ہے۔ شعرا کے نزدیک تشبیب اور نسیب ان بیتوں کو کہتے ہیں جو قصیدے میں تمہید کے طور پر مدح یا ہجو کے پہلے نظم کرتے ہیں ممکن ہے اگلے شعرا ان شعروں میں حسن و عشق کے مضامین لاتے ہوں لیکن اب اس کی قید نہیں۔ تشبیب عام ہے خواہ حسن و عشق یا اور کسی مضمون کے اشعار ہوں۔ اول اول جب کسی شاعر کے ذہن میں کوئی مضمون آئے اور اس کو نظم کر کے اس پر قصیدے کی بنیاد رکھے تو ایسے شعر کو ''بیت القصیدہ'' کہتے ہیں۔ عرف عام میں بیت القصیدہ اس بیت کو کہا کرتے تھے جو پورے قصیدے میں سب بیتوں سے بہتر ہوتی تھی مگر اب ایسے شعر کو حاصل قصیدہ کہتے ہیں۔

الغرض ایک ہی قصیدے میں ممدوح کو غائب فرض کر کے پھر خطاب پر آتے ہیں اور تعریف کرتے ہیں اور جو مدعا ہوتا ہے وہ عرض کیا جاتا ہے تاکہ ممدوح کی طبیعت پر بار نہ ہو۔ بعض شعرا غیبت سے خطاب کی طرف آتے وقت ایک اشارہ بھی کر دیتے ہیں جیسے اب کوئی مطلع مدح حاضر ہے پڑھتا ہوں۔ ممدوح میرے سامنے ہیں یا اور کسی صورت سے اشارہ کرتے ہیں قصیدہ کے آخر میں ممدوح کے حق میں دعا کرتے ہیں اور اس کو ''دعائیہ'' کہتے ہیں اگر دعا شرط کے ساتھ ہو مثلاً اس طرح کہ جب تک زمین و آسمان قائم ہے تیرا اقبال قائم رہے تو بعض شرطیہ بھی کہتے ہیں اور بعض صرف دعائیہ۔ قصیدے میں چار چیزوں کا اچھا ہونا ضروری ہے۔

(۱) مطلع ایسا ہو کہ سامع سن کے خوش ہو جائے اور طبیعت اس کی ایسی محظوظ ہو کہ بے اختیار ہو جائے اور بغیر پورا قصیدہ سنے قرار نہ آئے۔ اگر مطلع برا ہوگا تو سامع کا دل نہ لگے گا اس کی طبیعت کو وحشت ہوگی کیونکہ خراب مضمون طبیعت کو ناگوار ہوتا ہے۔ جب قصیدے میں کئی مطلع ہوتے ہیں اسے ''ذوالمطالع'' اور ''ذات المطالع'' کہتے ہیں اور یہ بات خوبی میں داخل ہے۔

(۲) قصیدے کی گریز اچھی ہو اور یہ مقام تمام قصیدے

میں مشکل ہے۔ کیوں کہ دو مطالب کو ایک دوسرے کے ساتھ ربط دینا ایسا ہے جیسا کہ دو دشمنوں کو آپس میں موافق کیا جائے گریز تمام قصیدے کی جان ہے۔ مثلاً ؎

وہ ختم رسالت نہیں جس کا کوئی ہمتا
اور ہے بھی جو کوئی شہ مرداں ہے برابر — سودا

اس میں حضرت علی کی مدح کی طرف گریز ہے۔

(۴) حسن طلب یعنی ممدوح سے مقصد حاصل کرنے اور کوئی چیز مانگنے میں مداح ایسی سحر بیانی سے کام لے کہ التماس قبول ہو جائے ممدوح چاہے کتنا ہی بخیل کیوں نہ ہو۔ مگر عالی حوصلگی سے کام لے اور بے چشمی کے ساتھ مدح کرنے والے کی حاجت پوری کرے مثلاً ؎

کیا کم ہے یہ شرف کہ ظفر کا غلام ہوں
مانا کہ جاہ و منصب و ثروت نہیں مجھے — غالب

(۵) مقطع عمدہ ہو۔ اس لیے کہ سامع تمام اشعار سن کے بھول جاتا ہے اور مقطع کا منتظر رہتا ہے ایسی صورت میں اگر مقطع عمدہ ہوا تو تمام اشعار از سر نو لطف دیں گے ورنہ سارے قصیدے کا مزہ جاتا رہے گا۔ مثال یہ ہے

تیرا اقبال روز افزوں ہو
جیسے مومن پہ فضل رحمانی — مومن

خطابیہ قصیدے کا بیان — تمہید

خطابیہ یا تجدیدیہ یہ ہے کہ آغاز قصیدہ سے مدح یا ہجو وغیرہ شروع کر دیں اور تمہید نظم نہ کریں عام شعرا ایسے قصیدے کو مکابرہ کہتے ہیں۔ ذیل کا مطلع خطابیہ قصیدے کی مثال ہے۔

طلوع روشنی جیسے نشاں ہو شہ کی آمد کا
ظہور حق کی حجت ہے جہاں میں احمد کا — شہیدی

قصیر (بفتح اول ویائے معروف) پستہ قامت کوتاہ قد، چھوٹے قد کا۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قصے کا گھر: فساد کی جڑ۔ اردو صفت، قلیل الاستعمال۔

قصے کا گھر ہے باعث طول شب فراق
ایسا بھی آسمان مرے سر چڑھے نہیں — صبا

قصے میں پڑنا: جھگڑے میں پڑنا۔ بکھیڑا مول لینا اردو مصدر۔

نہ لے اپنے لیے تو مول جھگڑا
نہ پڑ قصے میں واعظ کے بیاں سے — صبا

قضا ۔ (بفتحتین) اللہ کی مشیت، خدا کا حکم۔ عربی، مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ترا حکم نافذ ہے پروردگار
قضا تیری پھرتی نہیں زینہار — (مدارج الفضائل) انیس

قول فیصل قضائے الٰہی نیز کمی کے ساتھ قضائے خدا بھی استعمال کرتے ہیں۔

مرنے کا غم کیا کہ قضائے خدا ہے یہ
پر پہلے حق خدمت ادا ہو خدا کرے — رشک

ان معنی میں قضا و قدر، نسبتاً زیادہ بولتے ہیں۔

دل کو بچاؤں یار کی ترچھی نظر سے کیا
پہلو تہی کروں میں قضا و قدر سے کیا — شرف

قضا و قدر میں فرق یہ ہے کہ قضا اس حکم کو کہتے ہیں جو ازل کے روز مجمل طور پر تمام کائنات کی نسبت ہو چکا ہے۔ قدر وہ حکم ہے جو تدریجی طور پر اس حکم ازلی یعنی قضا کے موافق ہر ایک فرد کی نسبت تفصیل کے ساتھ ہوتا رہتا ہے واو عاطفہ کے بغیر بھی کہتے ہیں۔

منتی ہوئی قدر کے گلے سے قضا ملی

آغوش میں رسول کو اپنی دعا ملی — جوش ملیح آبادی

عربی میں قضا کے معنی پیدا کرنا اور بیان کرنا بھی ہیں۔ مگر اردو میں ان معنی میں مستعمل نہیں۔

قضا ۔ وہ عبادت جو مقررہ وقت پر نہ کی جا سکے عربی مونث، اصطلاح فقہ۔

کیا سجدہ محراب خنجر میں جب
قضا عمر بھر کی ادا ہو گئی — دبیر

قول فیصل۔ اس کا صرف نماز روزہ وغیرہ کے ساتھ ہے

مرا سجدہ سہو میں پڑ گیا میں اسے قضا کہوں یا ادا کہوں
تری یاد نے تو ستم کیا کہ رہتا یاد آ گئی نماز میں — کامدد

قضا ۔ تقدیر قسمت۔

عشق نے اب تو کیا ایسا ہی عالم پیدا
زندگی تنگ ہے صورت سے قضا جلتی ہے — صبا

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ اس شعر میں قضا یعنی تقدیر غلط سمجھے شعر میں قضا کے معنی موت کے ہیں اور شعر کا مطلب یہ ہے کہ عشق نے ہماری حالت ایسی بدتر کر دی ہے کہ زندگی مجھ سے عاجز ہے اور موت میری صورت سے جلتی ہے یعنی باوجود اس کے کہ میں چاہتا ہوں کہ مر جاؤں مگر موت کسی صورت سے نہیں آتی۔

قضا ۔ موت اجل، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

جلتی ہے جس جگہ کہ تیغ اس کی
خود قضا اہتمام کرتی ہے — امیر

قول فیصل۔ عربی میں فنا ضیۃ کہتے ہیں

قضا ادا کرنا ۔ مقررہ وقت پر نہ کی ہوئی عبادت کا کسی وقت بجا لانا، اردو مصدر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا لازم (قضا ادا ہونا) بھی مستعمل ہے۔

کیا سجدہ محراب خنجر میں جب
قضا عمر بھر کی ادا ہو گئی۔ اسیر

قضا آنا۔ انتقال ہونا، موت آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہائے کس وقت ہوئی دولوں مراد حاصل
یار بالیں پہ جو آیا تو قضا بھی آئی مومن

قول فیصل۔ سبی معنی میں بھی مستعمل ہے۔

کل جو مقتل میں گلا میرا اس سے کٹ سکا
آج یہ فقرہ تراشا ہے قضا آئی نہ تھی جلیل

بطور استفہام بھی کہتے ہیں۔

قتل اس کو دیکھ کر میں چاہا ایک آن میں
کیوں کر قضا نہ آئے جو تیغ ادا چلے ناسخ

قضا آئی ہے۔ (شخص کے محل پر) شامت آئی ہے مار کھاؤ گے۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ ہزار مرتبہ منع کیا کہ کنوئیں میں پاؤں لٹکا کے نہ بیٹھا کر کسی دن جا رہے گا۔ حرام زادے کیا تیری قضا آئی ہے۔

قضا بھرنا۔ قضا ادا کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قضا پڑھنا۔ وقت پر ادا نہ کی ہوئی نماز کو پھر سے پڑھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قضات۔ (بالفتح) احکام شرع، شریعت کی رو سے حکم لگانے اور فیصلہ کرنے والے حکام قاضی کی جمع۔ عربی مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اردو میں کمی کے ساتھ قاضی القضات کی ترکیب سے استعمال کرتے ہیں، جیسے کے معنی میں" قاضیوں کا رئیس، چیف جسٹس تنہا قضات استعمال میں نہیں ہے۔ بسند بہار عجم فارسی میں تشدید ہے (قضات بھی زبانوں پر ہے)

قضا ٹلنا۔ مرتے مرتے بچنا، جو شخص مرنے کے قریب ہو اس کا شفایاب ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

میں یہ جانوں گا قضا آئی تھی میری ٹل گئی
جان رخ جائے جو الفت نازو ادا سے زند

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت (قضا ٹل جانا) بھی مستعمل ہے۔

ممکن تھا کوئی زال سے رستم کا سامنا
آیا جو وہ سیج قضا اپنی ٹل گئی، دبیر

اس کا استعمال منفی صورت سے نسبتہ زیادہ ہے اور آئی ہوئی قضا نہیں ٹلتی، کہتے ہیں۔ ذیل کی مثال میں قدرے تصرف کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے۔ جو سمجھا دنیا... کہ بھائی اگر قضا آئی ہے ٹلنے کی نہیں۔ کون بچا ہے اور کون بچے گا۔ (افسانے سرور اردو معلیٰ)

قضا دامنگیر ہے۔ شامت آئی ہے۔ بندھا ہوا ہے۔ اردو فقرہ، فصیح، رائج۔

پھر کیا یہ جواب میں تحریر
پر کچھ قضا تو نہیں ہے دامنگیر شوق لکھنوی

قضا دم۔ (تلوار کی صفت) موت کا دم رکھنے والی۔ بغیر جان لیے نہ چھوڑنے والی، تیز دم۔ فارسی، ترکیب صفت، قلیل الاستعمال۔

مستانہ وار تیغ قضا دم کی دیکھ کر
تھرائے خوف جان کے سب بید عارضا نشتر

قول فیصل۔ تیغ قضا دم، شمشیر قضا دم کی ترکیب سے مستعمل ہے۔

قضا ذمے ہونا۔ روزہ یا نماز کی قضا باقی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تمہارے ذمے جتنی قضا نمازیں ہیں ان کو ہمت کر کے پڑھ ڈالو۔

قضا را۔ خداوند عالم کی مشیت کے سبب سے (مجازاً) اتفاقی طور پر ناگاہ، یکایک اتفاق سے۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قضارا سہانا سا اک دشت تھا
کہ اک شب ہوا اس کا واں بسترا میر حسن

محل صرف۔ ادھر سے قضارا شاہ پر دلیرہ آتے تھے (طلسم ہوشربا)

قضا سر پہ سوار ہونا۔ شامت آنا، موت کا وقت قریب ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ہوتا شقی کو وعظ ونصیحت کا کیا اثر
سر پہ قضا سوار تھی توسن کو چھیڑ کر مرزا اوج

قضا سر پہ کھڑی ہونا۔ موت کا وقت نزدیک ہونا مرنے کے قریب۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قضا سر پہ کھڑی ہے زندگی کا کون ضامن ہو
نہ قبضہ تیغ ابرو پر نہ دل ہے اپنے قابو میں عیش

قضا سر پہ کھیلتی ہے۔ موت کے آنے میں کچھ دیر نہیں عنقریب آنے والی ہے۔ مرنے کا وقت بالکل قریب ہے۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

آجکل ہوتا ہوں سند عشق سے جل جل کے خاک
کھیلتی ہو شمع سا سر پہ ترے اے دل قضا آتش

قول فیصل۔ اس محل پر قضا سر پہ کھیل رہی ہے بھی بولتے ہیں۔ ان مختلف صورتوں کا استعمال اس وقت ہوتا ہے جب کوئی ایسا کام کر رہا ہو جس میں ہلاکت کا اندیشہ ہو اس کا ایک مفہوم یہ ہے کہ موت کسی وقت بھی آ سکتی

ہے۔ موت ہر وقت ساتھ رہتی ہے، قضا کی جگہ اجل بھی کہتے ہیں۔

اپنی ہستی کی نہیں تجھ کو خبر
اور اجل کھیل رہی ہے سر پر — مرزا رسوا

ذیل کے شعر میں اس محاورے کو تصرف کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے۔

کیوں تو در دل اس سے مگر ہے قتل کا خوف
قضا نہ سر پہ کہیں اس بیاں سے کھیلے — آتیر

قضا سے چارہ نہیں: موت سے کوئی نہیں بچتا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام بول چال میں قضا کی جگہ موت ہے۔ موت سے چارہ نہیں۔

قضا سے مرنا: اپنی موت مرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور پر اپنی موت سے مرنا بولتے ہیں۔

قضا عِند اللہ: اچانک، ناگاہ، اتفاقاً۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قضا کا پیغام: موت کے آثار، اردو ترکیب فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ فارسی ترکیب اضافی کے ساتھ پیغام قضا بھی کہتے ہیں۔

کی جس نے رہ و رسم محبت اسے مارا
پیغام قضا ہے ترا پیغام محبت — ذوق

قضا کار: ناگہاں، اتفاق سے، یکایک فارسی، متروک۔

محل نظر۔ قضا کار گرام ایک شہر وہاں کا راجہ گندھرسین اس کو چھ رانیاں تھیں ان سے چھ بیٹے تھے ایک سے ایک پنڈت اور زور آور تھا۔ قضا کار چند روز کے وہ راجہ مر گیا اور اس کی جگہ بڑا بیٹا … راجہ ہوا۔ (بیتال پچیسی)

قضا کار وہ حالی نامدار
ہوا اور وہ تو بنجے سے بے قرار — سجاد

قضا کا سامنا ہے: جان جانے کا اندیشہ ہے ہلاکت کا خوف ہے اردو صرف، فصیح، رائج۔

اک آفت جاں تری ادا ہے
عاشق کو قضا کا سامنا ہے — محسن کاکوروی

قول فیصل۔ محل کے اعتبار سے وہ قضا کا سامنا رکھا ہوا ہے بھی استعمال کیا ہے۔

قیامت ہے کسی کو پیار کرنا اس زمانے میں
قضا کا سامنا دکھا ہوا ہے دل لگانے میں — صبا لکھنوی

قضا کا سر پہ پکارنا: موت سر پر ہونا، مرنے کا وقت قریب ہونا، اردو محاورہ قلیل الاستعمال

کھولی زباں ریختہ پہ ضلالت شعار نے
سر پہ لگی قضائے معلق پکارنے — مرزا دبیر

قضا کا فرشتہ: ملک الموت، موت کا فرشتہ، عزرائیل، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قضا کا کھینچ لانا: وطن سے دور پردیس میں جا کے مرنے کی جگہ، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع۔ مقتل میں کھینچ کے کہیں لے آئی ہو قضا — انیس

قضا کا مارا: اجل رسیدہ، اجل گرفتہ، شامت زدہ۔ اردو صرف، متروک۔

وہ صید خوں گرفتہ جیتا نہ جا سکا پھر
جو صید گہ میں تیری آیا قضا کا مارا — مصحفی

قول فیصل۔ موجودہ دور میں فصحاء اجل گرفتہ اور عام طور سے "شامت کا مارا" کہتے ہیں۔

قضا کا گھیر کے لانا: وطن سے دور کسی مقام پر موت آنے کی جگہ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع۔ پھر وہیں گھیر کر قضا لائی — شعور

قضا کرنا: (۱) کسی فرض یا واجب کا مقررہ وقت پر ادا نہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل نظر۔ نماز کا عمداً قضا کرنے والا واجب القتل ہے۔

قضا کرنا: (۲) انتقال کرنا، وفات پانا، مرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عشق کا صدمہ نہیں اٹھ سکتے معشوق سے
پہلے مجنوں سے کرے گی لیلیٰ محمل قضا — آتش

قول فیصل۔ سلبی معنی میں بھی استعمال کیا ہے جو عام نہیں ہے۔

سنبھالو دل کو ذرا سانس اپنی ٹھہرا لو
شریف وہ آتے نہ ہوں ابھی قضا نہ کرو — شریف

قول فیصل۔ اپنے اپنے محل پر قضا کر جانا اور قضا کر چکنا بھی رائج ہیں جو قضا کرنا کی تحمیلی صورتیں ہیں۔ جیسے بالمیولی محمد مرزا حسین بیگ بھی قضا کر گئے داغ فرقت ہمارے دل پر دھر گئے۔ (داستان لے سر مدی)

بیگم صاحب بھی کر چکی تھیں قضا * صوفیہ گھر میں ہو گئی تنہا (نالۂ رسوا)

نیز علامت مفعول کے ساتھ بھی اس کا استعمال ہے جیسے محرم ۱۰۰۰ھ میں حکیم حسن گیلانی نے بھی قضا کی بہاست درویش نہاد مہربان صاحب دفضائل شخص تھا۔ (دربار اکبری)

لیلیٰ سے کوئی کہہ دے مجنوں نے تو قضا کی
اچھی طرح اٹھا لے بردہ ہے بے وطن کا — شرف

قضا کے منہ میں جھونکنا: خطرناک جگہ بھیجنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے ذیل کا شعر اس کی مثال میں درج کیا ہے۔

گر نہ ہو وعدہ برا بھی انسان نہ مرے
ضد سے منہ میں جو کوئی آگ کے قضا کے جھونکے — شعور

مؤلف نے اس بات کی طرف بالکل توجہ نہیں کی کہ ضمیر گرگ قضا کی طرف پھرتی ہے۔ قضا کی طرف نہیں۔ یعنی شاعر نے گرگ قضا کے منہ میں جھونکنا کہا ہے اور قضا کے منہ میں جھونکنا عام طور سے بولتے بھی نہیں ایسے محل پر موت کے منہ میں جھونکنا بولتے ہیں۔

قضا کی نیت سے ادا کرنا:- وقت سے ادا نہ کی ہوئی نماز یا چھوٹے ہوئے واجب روزے کو کسی وقت بجا لانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قضا کی نیت سے پڑھنا:- قضا کی ہوئی نماز پڑھنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

قضا کی نیت سے دینا:- فطرے کے غلے یا رقم کو وقت نکل جانے کے بعد دینا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قضا کی نیت کرنا:- قضا روزے یا نماز کو ادا کرتے وقت فقط ادا کے بجائے لفظ قضا زبان پر لانا یا دل میں ارادہ کرنا اردو صرف، فصیح، رائج

قضا لازم ہونا:- واجب امور جو کسی سبب سے وقت معینہ پر نہ بجا لائے گئے ہوں ان کی ادائی واجب ہونا، اردو صرف، اصطلاح فقہ

قضا لکھی ہونا:- موت کا کسی خاص وقت جگہ میں یا خاص طرح نوشتۂ تقدیر ہونا اردو صرف، فصیح، رائج۔

روتے روتے مر گیا اک برق وش کی یاد میں
قسمت آتش میں لکھی تھی قضا برسات کی
آتش (نوراللغات)

قول فیصل:- کسی کے ہاتھ سے قضا لکھی ہونا بھی کہتے ہیں۔

ہاتھ سے لکھی ہے تیرے ہی جو اے قاتل تھا
زندگی سے تنگ ہیں ہم بھی [illegible] یا لقضا — آتش

قضا نے گھر دیکھ لیا:- موت کے آنے کی راہ کھل گئی، اجل کے فرشتے نے گھر پہچان لیا یعنی عنقریب قبض روح کے لئے آیا چاہتا ہے۔ اردو محاورہ فصیح، رائج۔

مرتے ہیں ترے کوچے میں بیمار محبت
گھر دیکھ لیا گلشن جنت میں قضا نے — داغ

قول فیصل:- دیکھ لیا کی جگہ محل کے اعتبار سے دیکھا بھی کہتے ہیں۔

ادائے یار کو ہم نے جگہ جو دل میں دی
ملال غم نے خبر دی قضا نے گھر دیکھا — شرف

قضا و قدر:- (مترادف) تقدیر کے فرشتے، مالک تقدیر۔ (مخزن المحاورات)

قول فیصل:- اردو میں مستعمل نہیں۔

قضا و قدر:- ۲ مشیت خداوندی، رضائے باری، حکم الٰہی، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نہیں آگاہ یہ کہ ہم ہیں بشر
یا کہ ہیں مالک قضا و قدر — تاریخ (سراج نظم)

پوچھا ہمارا حال جو اس نے تو فخر کیا
اک یہ بھی اتفاق قضا و قدر ہوا — دبیر

قول فیصل:- صاحب فرہنگ آصفیہ نے قضا و قدر کی تشریح اس طرح کی ہے۔ لکھتے ہیں "وہ حکم جو خدا تعالیٰ نے ازل میں کائنات کی نسبت لگا دیے ہیں۔ مگر ان دونوں میں ذرا سا فرق ہے۔ یعنی قضا تو وہ حکم ہے جو مجموعۃً و مجملاً روز ازل میں تمام کائنات کی نسبت ہو چکا اور قدر وہ حکم ہے جو بتدریج اس حکم ازلی (قضا) کے موافق ہر ایک فرد کی نسبت علیحدہ اور بالتفصیل جاری ہوتا ہے۔ پس قضا کو امر (حکم کنندہ) کہنا چاہئے اور قدر کو مامور (حکم کردہ شدہ) مگر بعض حکما اس کے برخلاف قدر کو آمر اور قضا کو مامور بتاتے ہیں۔ اس مسئلے سے بعض سکندرنامے کے اور بعض دیوان نشاط کے اشعار خوب حل ہوتے ہیں۔

قضا ہونا:- روزے یا نماز کا اپنے وقت مقررہ پر ادا نہ ہونا، اردو صرف، اصطلاح فقہ۔

(روزہ)
ایک طرز تغافل ساقی میں
تھیں روزے ہوئے قضا میرے — دبیر

(نماز)
مستی میں لغزش اپنی رکوع و سجود ہے
نکلے جو میکدے سے تو ہوگی قضا نماز — بحر

خواب غفلت میں نہ کر ہنگام پیری رائیگاں
چونک ہوتی ہے نماز صبح اے غافل قضا — آتش

قول فیصل:- نماز روزے کے لئے اس کا استعمال زیادہ ہے۔ مگر اور دوسرے واجبات کے ترک کے لئے بھی بولتے ہیں۔ علاوہ بریں ناغہ ہونا اور ترک ہونا کے معنی میں مطلق طور سے بعض دوسری چیزوں کے لئے بھی اس کا استعمال ہے جیسے ذیل کے شعر میں شراب قضا ہونا استعمال کیا ہے۔

مستان عشق کو رمضان میں بھی عید ہو
روزے میں بھی شراب اگر قضا ہوئی — اکبر

دستور قضا ہونا جیسے انگلیوں میں ملن کی مہندی پہنچے کے پہنے چوڑیاں تم ہی بولو یہ دستور کبھی قضا ہوا ہے (توبۃ النصوح)

دستور قضا ہونا بھی دہلی کی زبان ہے۔

قضایا:- (بفتحین) قضیے جھگڑے، قضیے کی جمع، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

یہ بھی کوئی دانش ہے کہ پہنچے وہ قضایا شیخ ولی اللہ
اکبر شہِ یا شاہ جہانگیر کے آگے — محب

قول فیصل۔ قضایا فیصل ہونا، خاص صرف ہے

داور خلق ہوا زیب دہ مسند ناز
عدل و انصاف سے اب ہوگئے قضایا فیصل — نظم طباطبائی

قضایا (ع) وہ باتیں جن کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جاسکے، عربی، مذکر، اصطلاح منطق

الجھا ڈر گیا سو سلجھی نہ اپنے اُس کے
جھگڑے رہے بہت سے گذرے بہت قضایا — میر

قضائے الٰہی (ع) اتفاق امر، حکم خدا، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ قضائے الٰہی سے مرنا، خاص صرف ہے جس کے معنی ہیں اپنی موت مرنا، عمر طبعی کو پہنچ کے مرنا۔

قضائے حاجت: پاخانہ پھرنا، پیشاب پیخانے سے فارغ ہونے کی صورت حال۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ ہے۔

قضائے خدا اللہ کی مشیت، قضائے الٰہی، فارسی، ترکیب، مونث، متروک۔

مرنے کا خوف کیا کہ قضائے خدا ہے یہ
پر پہلے حق خدمت ادا ہو خدا کرے — اشک

قول فیصل۔ اس جگہ قضائے الٰہی بولتے ہیں۔

قضائے عمری وہ نماز جو پنجگانہ نماز میں ہر نماز کے ساتھ پچھلی زندگی کی قضا نمازوں کو ادا کرنے کی نیت سے پڑھی جائے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قضائے کار اتفاق سے، ناگہاں۔

فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ قضائے کار شہر سپہر عیاری ایک درہ کوہ میں بیٹھے تھے دیکھا کہ ایک ساحر جاتا ہے تردد تو انتہا کا ہے بشکل صرصر آواز دی۔

(طلسم ہوش ربا)

قضائے مُبرَم نہ ٹلنے والا حکم موت سے مراد ہوتی ہے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج

صف ترہ سے اب آگے ہوتا ہے تیر کوئی مقابل دل
پکارتی ہو قضائے مبرم نقیب میدان جنگ ہو کر — سید ضامن علی جلال لکھنوی

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے ذیل کا شعر مثال میں لکھا ہے۔

سر دشمن محشر کی ادا کیا ہے قضا کیا
مبرم کی معلق کی قضا کیا ہے ادا کیا — اوج

حالانکہ یہ شعر تنہا مبرم کی مثال ہے نہ کہ قضائے مبرم کی۔

قضائے مُعَلَّق کسی تدبیر سے ٹل جانے والی موت، فارسی، ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کھولی زبان رجز پہ جلالت شعار نے
سر پہ لگی قضائے معلق پکارنے — اوج لکھنوی

قضیب (بفتح اول و یائے معروف) لغوی معنی درخت کی شاخ، چوبدستی، مجازی معنی مرد کا عضو تناسل، عربی، رائج۔

قضیہ (ع) (بفتح اول و یائے مشدد) وہ قول جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جاسکے عربی مذکر، اصطلاح منطق

محل صرف۔ فاضل بداؤنی کہتے ہیں کہ علم و عرفان و انعامات اور وظائف با استحقاق بخشے اور اس قدر کہ اگر تمام بادشاہان ہند کی بخششوں کو ایک پلے میں رکھیں اور اس عہد کے انعام کے ایک پلے میں تو بھی یہی جھکتا رہے گا، یہاں تک کہ تدریج رفتہ رفتہ پلہ اصلی پر آن ٹھہرا اور قضیہ بالعکس ہو گیا۔

(دربار اکبری)

قول فیصل۔ عربی میں حکم، فرمان، خبر اور جملہ خبریہ بھی معنی ہیں۔ لیکن اردو میں ان معنی میں نہیں بولتے عربی میں اس لفظ کی اصل قضیۃ ہے۔

قضیہ (ع) (یائے مشدد) جھگڑے، فساد کا معاملہ باہمی نزاع کا قصہ، عربی، مذکر

کچھ حسرت جو دل میں باقی ہے
یہ قضیہ بھی اتفاقی ہے — قلق

قول فیصل۔ دہلی اور دبستان دہلی سے تعلق رکھنے والے شعراء نے قضیہ بفتح اول و سکون دوم بھی کہا ہے

روز کا قضیہ لے خدا جائے
تم نہ آؤ تو موت آ جائے — ناسخ

شعرائے لکھنؤ نے ہمیشہ مشدد ہی استعمال کیا ہے

عشق کا قضیہ کسی سے منفصل ہوتا نہیں
یہ قضیہ پیش قاضی منفصل کیونکر ہوا — لذت

مؤلف نور اللغات کا یہ لکھنا کہ اردو میں بیشتر بالفتح و رفع سوم ہے۔ صحیح نہیں اس لیے کہ لکھنوی شعراء کے جتنے بھی شعر دستیاب ہوئے ہیں سب میں بہ تشدید استعمال ملا ہے۔ موجودہ دور والے بھی بہ تشدید ہی بولتے ہیں۔ البتہ معتبرہ صورت میں قضیے (بفتح اول و سکون دوم) استعمال ہے۔

رنگ زرد و چشم تر ہے کیجیے دعوائے عشق
دو گواہ حال موجود قضیے کو لایا چاہیے — آتش

دہلوی شعرا میں ظفر شاہ کی ایک غزل کی ردیف " قضیے سے " سے ہے جس کا مطلع ہے ہے ؎

جا بیں نکل ہم دشت جنوں سے چھوٹیں گھر کے قضیے سے
ناک میں دم ہے ہوش و خرد ہے آٹھ پہر کے قضیے سے
بہادر شاہ ظفر دہلوی

صاحب فرہنگ آصفیہ نے نالش اور مقدمہ کے معنی میں بھی لکھا ہے۔ لیکن اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔

قضیہ اٹھانا:۔ جھگڑا کھڑا کرنا۔ فساد برپا کرنا (نور اللغات)

قول فیصل۔ بالعموم زبانوں پر ہے ہے۔

قضیہ بنانا:۔ منطق کا مقدمہ بنانا، منطق کا جملہ بنانا اردو صرف اصطلاح منطق۔

قضیہ پاک کرنا:۔ (متعدی) قصہ پاک کرنا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

قضیہ پاک ہونا:۔ (لازم) قصہ پاک ہونا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

قضیہ توڑنا:۔ دعوی غلط ثابت کرنا، کسی مسئلے کو باطل ٹھہرانا۔ اردو صرف، اصطلاح منطق

قضیہ جانا:۔ جھگڑا پاک ہونا، اردو صرف، دہلی کی زبان۔

روز کا قضیہ اسے خدا جائے
تم نہ آؤ تو موت آ جائے راسخ

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس جگہ روز کا قصہ جانا بولتے ہیں۔

قضیۂ جزئیہ:۔ وہ جملہ جس میں بعض افراد موضوع پر حکم لگایا جائے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب مذکر، اصطلاح منطق۔

قضیہ چکانا:۔ جھگڑا پاک کرنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں قصہ چکانا بولتے ہیں۔

قضیہ چکنا:۔ (لازم) جھگڑا پاک ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

میر اس قاضی کے لونڈے کے لئے آخر موا
سب کو قضیہ اس کے جینے کا تھا آخر چک گیا میر

قول فیصل۔ لکھنؤ میں قصہ چکنا کہتے ہیں ہے

کیا سوچ ہے نیام سے خنجر نکال کر
قصہ کہیں چکے مجھے ظالم حلال کر منیر

منصف ہوں شیخ و گبر جو دل میں
قضیہ چک جائے فیصلہ ہو صبا

قضیہ دلال:۔ فسادی، فتنہ انگیز، فتنہ پرداز، جھگڑا اٹھانے والا۔ اردو، مذکر، دہلی کی زبان۔

جو قضیہ دلال ہیں وہ سب جمع ہیں ان کی محفل میں
بیٹھے رہتے ہیں ان سے الگ ہم یار دوڑ کے قضیے سے

قضیۂ زمیں بر سر زمیں:۔ جہاں کا جھگڑا ہو وہیں یعنی جہاں کا جھگڑا ہو وہیں چکانا چاہیئے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل قصہ۔ وہی نارنج سبز جو اس کے ہاتھ میں تھا کھینچ کر اس گل اندام پر مارا۔ اس نے انگلی کلمے کی اس نارنج کی طرف کر کے کہا کہ جا گونت پڑنت قضیۂ زمین بر سر زمیں تو جہاں سے آیا ہے وہیں جا کر تماشا دیکھ (طلسم ہوشربا)

قضیۂ سالبہ:۔ علم منطق کا منفی جملہ۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب، مذکر، اصطلاح منطق

قضیہ کرانا:۔ دوسرے کو لڑا دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قضیہ کرنا:۔ جھگڑا کرنا، بحث کرنا، کسی سے درشت گفتگو کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

قضیۂ کلیہ:۔ وہ جملہ جس میں کل موضوع بحث افراد پر حکم لگایا جائے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب اصطلاح منطق۔

قضیہ مٹانا:۔ (متعدی) جھگڑا مٹانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا لازم قضیہ مٹنا بھی دہلی کی زبان ہے۔

جاں بحق اک دار میں کل بت سفاک تھا
سارا قضیہ مٹ چکا تھا سارا قصہ پاک تھا راسخ

قضیۂ منعکسہ:۔ مقدمہ بالعکس، الٹا مقدمہ وہ مقدمہ جو مدعا علیہ کے خلاف ہو۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اسے 'مقدمہ بالعکس' کہتے ہیں اور عوام الٹا مقدمہ بولتے ہیں۔

قضیۂ منعکسہ:۔ جز ثالث کو جز ثانی اور جز ثانی کو جز اول کرنا اس طرح کہ ایجاب و سلب صدق اصل بدستور قائم رہیں اور کلیت و جزئیت کذب اصل برقرار نہ رہ سکیں۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، منطقیوں کی اصطلاح۔

قضیہ مول لینا:۔ خواہ نخواہ کسی جھگڑے میں پڑنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ یہ مفہوم جھگڑا مول لینا اور درد سر مول لینا سے ادا کرتے ہیں۔

قضیۂ مہملہ:۔ وہ جملہ یا مقدمہ جس کا موضوع کوئی معین شخص نہ ہو اور اس میں کلیت و جزئیت کا بیان بھی نہ ہو۔ غیر مفید جملہ۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، اصطلاح منطق۔

قضیے میں پڑنا:۔ جھگڑے میں پڑنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس کے بجائے قصے میں پڑنا،

بولتے ہیں ۔

ع نہ پڑھے قصے ہیں واعظ کے بیاں سے صبا

قط :- بالفتح ۔ قلم کی نوک کو ایک خاص طریقے سے تراشنا ۔ عربی مذکر ، فصیح ، رائج ۔

اس قدر لکھی مری تقدیر کی برگشتگی
گھس کے الٹا ہو گیا قط خامہ تقدیر کا امیر

قول فیصل ۔ آڑا قط ۔ الٹا قط ، ٹیڑھا قط ، موٹا قط ، چھوٹا قط ، مہین قط ، باریک قط ، وغیرہ اس کی صفتیں ہیں ۔ عربی میں بتشدید حرف دوم (قطّ) ہے اس کے لغوی معنی ہیں ۔ کاٹنا مگر فارسی اور اردو میں قلم سے مخصوص کر لیا گیا ہے ۔

قطار :- اونٹوں کی سیدھی اور لمبی لائن (مجازاً) صف ، پرا ، ترتیب ، سلسلہ ، عربی مونث ، فصیح ، رائج

عرصۂ بد کو غول صحرا سے پھرا ہوں رات بھر نظم
آج لینا ہے ابو سفیاں سے اونٹوں کی قطار طباطبائی

اس طرح سے بہہ رہے ہیں مرنے والے نظم
پانی پہ ہو مرغابیوں کی جیسے قطار طباطبائی

قول فیصل ۔ عربی میں بالکسر (قِطار) ہے لیکن اردو والے عام طور سے بالفتح (قَطار) بولتے ہیں ۔ آدمیوں کا سلسلہ بھی قطار کہلاتا ہے ۔

طرقو! کہتی ہوئی آگے رواں فوج ملک
بیڑیاں پہنے ہوئے پیچھے اسیروں کی قطار نظم طباطبائی

قطار باندھنا :- (متعدی) صف مرتب کرنا ، پرا جمانا سلسلہ بنانا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

قول فیصل ۔ اس کا لازم (قطار بندھنا) بھی بولتے ہیں

قطار جمانا :- (متعدی) سلسلے سے ایک لائن میں آراستہ ہونا ، پرا جمانا ۔ اردو صرف ، قلیل الاستعمال ۔

سب صحن باغ ہو گیا میدان کارزار
لالے کی پلٹنوں نے جمالی الگ قطار قدر بلگرامی

قول فیصل ۔ اس کا لازم (قطار جمنا) بھی مستعمل ہے وہ بھی کمی کے ساتھ ۔

چمن میں کیسی جمی ہے قطار پھولوں کی
پیالیاں ہیں یہ ساقی شراب کے قابل جلیل

قطار در قطار :- بہت سی قطاریں ، قطاروں کا لمبا سلسلہ ، فارسی ترکیب ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ دفعتہً فوج شاہی سجی سجائی نمودار ہوئی ۔ غل ہوا کہ وہ برات آئی ۔ ... فوج تھی یا بحر حشمت کی موج تھی ، پیادہ سوار ہزار در ہزار ، نقیب چوبدار ، داہنے بائیں قطار در قطار ۔ (فسانہ عبرت)

قول فیصل ۔ اسی کو قطار اندر قطار بھی کہتے ہیں کثرت کے محل پر استعمال کرتے ہیں ۔

قطار میں ہونا :- صف میں ہونا ، شمار میں ہونا ، اردو صرف ، غیر فصیح ، رائج ۔

بھلا ہم تم تو کس شمار میں ہیں
کس روش پہ ہیں کس قطار میں ہیں (عروج) نفت

قطاع الطریق :- رہزنوں کا گروہ ، لٹیرے ، عربی ترکیب ، مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

محل صرف ۔ زمانہ ایسا پر آشوب ہے کہ جگہ جگہ قطاع الطریق اور رہزن پیدا ہو گئے ہیں ۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل ۔ اردو میں بطور مفرد بھی استعمال کرتے ہیں ۔ اور واحد سے زیادہ پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے

سالکو ہشیار ہو ، دونوں ہیں قطاع الطریق
یہ رہبن دار الصنم کا ، شیخ بیت اللہ کا بحر

قطامہ :- (بالضم اول و تشدید دوم) فاحشہ زانیہ ، بدکار عورت ۔ اردو مونث ، عوام کی زبان ۔

محل صرف ۔ اس جرم پر اس قطامہ دائی نے نہیں معلوم کیا کیا ان کے باپ کے آگے جا کر لگایا ۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل ۔ عورتیں غصے میں گالی کے طور پر بولتی ہیں ۔ عربی میں اس کی اصل قطامۃ (بالفتح) ہے جو قطم (شہوت کی تیزی) سے مشتق ہے اور مبالغے کا صیغہ ہے ۔ کوفے کی اس بدکار عورت کا بھی یہی نام تھا جس کے حسن و جمال پر عبدالرحمن ابن ملجم مرادی ملعون عاشق ہو گیا تھا وہ عورت حضرت علی علیہ السلام کی دشمن تھی ۔ ابن ملجم سے کہا کہ اگر تو علیؑ کا سر لادے تو میں تیرے ساتھ عقد کر لوں گی ۔ وہ بدبخت اس کی محبت میں ایسا اندھا ہو گیا تھا کہ ۱۹ ماہ رمضان کی صبح کو مسجد کوفہ کے اندر نماز کی حالت میں حضرت علی علیہ السلام کے سر اقدس پر زہر آلود تلوار لگائی ۔ اسی ضرب سے ۲۱ رمضان کو امیر المومنین علیہ السلام کی شہادت ہو گئی ۔ میر عشق مرحوم نے بفتح اول و تخفیف دوم (قَطامہ) بھی کہا ہے ۔

تھی بام پہ اپنے کو قطامہ جو سنوارے
وہ سامان یہ دیکھا تو بہت قہقہے مارے میر عشق

قطب :- (بالضم) وہ ثابت ستارہ جو ہمیشہ شمال کی طرف نکلتا ہے ۔ عربی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

خدا نے ہم کو کیا ہے بہ صفت موصوف
تڑپ میں برق ہیں اور قطب ہیں قرار میں ہم بحر

قول فیصل ۔ ایک ایسا ہی ستارہ جنوب میں بھی نکلتا ہے ۔

اے ماہ تیری بزم کے دونوں ہیں میر فرش
ہیں قطب جو جنوب و شمالی آسمان پر اسیر

شعرا تشبیہ و استعارہ کے طور پر بہت استعمال کرتے ہیں ۔

ع قطب گردش نہیں کرتا فلک سیر کے ساتھ امیر

ہر زہ گرد وں میں کبھی سا لفرشے گوشہ نشیں
ہر دمہ لاکھ پھرے قطب کہاں پھرتا ہے اسیر
عوام اسی ستارے کو قطب تارا کہتے ہیں۔

کرے کیا سنگ گوہر ر د کشتی اس سنگ دنداں کے
کہ ہر دنداں روشن میں ہے عالم قطب تارے کا دو رغ

چونکہ یہ ستارہ اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتا اس لیے استعارۃً ایسے شخص کو بھی کہتے ہیں جو اپنی جگہ جا بیٹھا رہے۔

منزل میں ہے ماہ سریع السیر دہ مہ وش
خواص اس کا ہے گھر میں دشمنوں کے قطب تارے کا ذوقؔ

قطب ا۔مذ۔ وہ ولی اللہ جس پر دنیا کے انتظام کا اور نگہبانی کا مدار ہو۔ عربی، مذکر، سالکین اہل سنت کی اصطلاح۔

قول فیصل - اسے زیادہ تر قطب الاقطاب کہتے ہیں۔

پھولوں میں ہے یوں گلاب خوش آب
جیسے قطبوں میں قطب الاقطاب محسن کاکوروی

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے ایک ولی اللہ کا نام جو تمام اولیاء اللہ کے سردار اور افسر ہیں۔ ان کا نام عبد اللہ اور ان کے وزیر دو شخص ہیں جن میں سے ایک کا نام عبد الرب اور ان کی جگہ قطب کے سیدھے ہاتھ کی جانب ہے۔ یہ شخص نگہبان و ناظر ملک ہے۔ دوسرے کا نام عبد الملک ہے اس کی جگہ قطب کے بائیں ہاتھ کی طرف ہے یہ ناظر ملائک ہے اس وجہ سے اس کا مرتبہ عبد الرب سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب؟

مؤلف مذکور نے یہ عبارت کشف اللغات کے حوالے سے لکھی ہے۔

قطب ا۔مذ۔ اس قصبہ مہرولی کو کہتے ہیں جو دہلی سے آٹھ میل کے فاصلے پر آباد (واقع) ہے اور جہاں قطب الدین بختیار کاکی مدفون ہیں۔ ان کو قطب صاحب بھی کہتے ہیں۔ اردو دہلی کی زبان۔

محل نظم۔ ایک دفعہ برسات کا موسم تھا بادشاہ قطب میں تھے۔ (آب حیات)

قول فیصل۔ اسی کو قطب صاحب کی یا قطب کی لاٹ بھی کہتے ہیں بلکہ عام زبان یہی ہے۔ مؤلف نور اللغات نیز فرہنگ آصفیہ نے ذیل کے معنی اور بھی لکھے ہیں جو اردو سے تعلق نہیں رکھتے۔

(۱) وہ کیلی جس پر چکی پھرتی ہے۔ عربی (۲) سالار قوم، سپہ سالار (۳) افضل، عمدہ، برگزیدہ۔

قطب ا۔مذ۔ محور کے انجاموں میں سے ہر ایک انجام جس پر کرہ گردش کرتا ہے خصوصاً زمین کے محور کا ہر ایک انجام وہ جنوبی یا شمالی نقطہ ہمیشہ ساکن رہتا ہے عربی مذکر، ہیئت دانوں کی اصطلاح۔

قول فیصل - زمین کا وہ انجام جو دکھن کی طرف ہے قطب جنوبی اور جو اتر کی طرف ہے قطب شمالی کہلاتا ہے۔

قطب از جا نمی جنبد :- قطب اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتا ایسے شخص کی نسبت کہتے ہیں جو اپنے مقام سے نہ ہٹتا ہو یا کم حرکت کرے۔ فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف - اب تو پہلوانوں کے دم میں دم آیا... استاد اور شاگرد سارے کا سارا اکھاڑا اکیلے کو لپٹ پڑا۔ جو داؤں یاد تھے سب ہی نے چلائے آغا ہیں کہ قطب از جا نمی جنبد وہ ہے کی لاٹ کی طرح گڑے کھڑے ہیں۔
(ڈپٹی نذیر احمد کے مضمون جسمانی ریاضت سے)

قول فیصل۔ دہلی میں "قطب از جا نمی جنبد" بھی استعمال کرتے تھے جیسے آخر اس کا سبب کیا ہے اللہ بھی ڈیٹی ہیں۔ قطب از جا نمی جنبد۔ برسوں سے ایک جگہ جمے بیٹھے ہیں۔ (ابن الوقت)

قطب از جائے خود نمی جنبد بھی بولتے سنا گیا ہے۔

قطب جنوبی ا۔مذ۔ زمین کے محور کا وہ انجام جو دکھن کی طرف ہے۔ فارسی ترکیب، مذکر، ہیئت دانوں کی اصطلاح۔

قطب جنوبی ا۔مذ۔ دکھن کی طرف کا وہ ستارہ جو جنوبی بحر منجمد پر واقع ہے۔ فارسی ترکیب، مذکر، ہیئت دانوں کی اصطلاح۔

قطب شمالی ا۔مذ۔ زمین کے محور کا وہ انجام جو اتر کی طرف ہے۔ فارسی ترکیب، مذکر، ہیئت دانوں کی اصطلاح۔

قطب شمالی ا۔مذ۔ اتر کی طرف کا وہ تارہ جو بحر منجمد شمالی پر واقع ہے۔ فارسی ترکیب، مذکر، ہیئت دانوں کی اصطلاح۔

جس جگہ تیغ جنوبی کھنچ گئی اس ترک کی
میں بھی ثابت صورت قطب شمالی ہو گیا اسیر

قول فیصل۔ ضرورت شعری کے ماتحت ہی کو قطب شمال بھی کہتے ہیں۔

ہے جو معمورۂ عظیم و وسیع
پایا قطب شمال انھوں نے رفیع تاریخ

قطب نُما :- (بے اضافت) قطبوں کی سمتیں معلوم کرنے کا آلہ، قبلہ نما، فارسی ترکیب مذکر، فصیح، رائج۔

کوئی اس کا ثبوت دے تو ذرا
ہم نے سیکھا ہے کس سے قطب نما نظم طباطبائی

قول فیصل۔ عوام قُطُب نما بضم اول و دوم بولتے ہیں۔

قطبی ا۔ (بالضم) قطب سے منسوب جو قطب کی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قطبی ا۔مذ۔ یاقوت یا زمرد کا چھوٹا نگینہ۔ اردو

مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قطبی ۲ :۔ منطق کی ایک مشہور کتاب، عربی مونث رائج۔

قطبین :۔ (بضم اول و فتح سوم) محور یعنی جس کیلی پہ زمین گردش کرتی ہے اس کے دونوں سرے قطب کا تثنیہ، عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ شمالی سرے کو قطب شمالی اور جنوبی سرے کو قطب جنوبی کہتے ہیں۔

بجز کے جھتے ہیں کہ قطبین ہیں دونوں جانب
جو کرہ نار ہے یا توپ کی ساری ہیکل　قدر بلگرامی

قطبین :۔ دو ثابت تارے جو شمالی و جنوبی بحر منجمد پر واقع ہیں۔ قطب شمالی و جنوبی، عربی مونث، ہیئت دانوں کی اصطلاح۔

قطبین کے سایۂ ضیا میں
مشغول دوگانے کی ادا میں　محسن کاکوروی

قط دینا :۔ قلم کی نوک کو ایک خاص طریقے سے تراشنا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

یقیں ہے اب کہ ہم مضمون ابروتیز لکھیں گے
قلم پر قط دیا یا باڑھ رکھوائی ہے خنجر پر　نسیم

قطر :۔ (بالضم) وہ سیدھی لکیر (خط مستقیم) جو دائرے کے ایک سرے سے چلے اور مرکز سے گزرتی ہوئی دوسرے سرے تک اس طرح چلی جائے کہ دائرہ دو برابر حصوں میں تقسیم ہو جائے۔ عربی مذکر، علم ہندسہ کی اصطلاح۔

قطر جو کچھ ہر قسیا اک اوج ہے
دھوم ہے ان کی کمر کی ناپ کی　اکبر الہ آبادی

قول فیصل۔ اس کے لغوی معنی ہیں ہر چیز کا کنارہ اور اس کی اردو جمع اقطار ہے۔

قطرات :۔ (بفتحات) بوندیں قطرے قطرہ کی جمع، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بادہ بے یار پیوں شرط وفا سے ہے بعید
جانتا ہوں قطرات مے احمر آنسو　نسیم لکھنوی

قول فیصل۔ تیز دوڑنے والی چیز دل کے معنی میں بھی کہا ہے جو عام نہیں ہے۔

لہریں جو کرن کی آئیں تاروں سے زمیں　نظم
ذرے ہوئے رشک قطرات پروین　طباطبائی

عام بول چال میں بسکون دوم (قطرات) ہے بعض شعرا نے نظم بھی کیا ہے۔

سمجھ کر تاروں کو قطرات شبنم
چہ فلک کو دیکھتے ہیں پیاسے ہر دم　منیر شکوہ آبادی

قطرب :۔ (بضم اول و سوم) جنون کی ایک قسم جس میں آدمی ایک جگہ قرار نہیں لیتا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل ورود۔ ابھی ان کی فصد کھلوایئے قطرب کی علامت پائی جاتی ہے حضور! اگوشت کبھی نہ چھوڑیے گا۔ یہ بڑی نعمت ہے　(فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ قطرب اصل میں سیاہ رنگ کے ایک کیڑے کا نام ہے جو پانی پر چاروں طرف دوڑا دوڑا پھرتا ہے اور ایک جگہ قرار نہیں لیتا۔ اسی مناسبت سے مرض مذکور کا نام رکھا گیا کیونکہ اس کا مریض بھی ایک جگہ قرار سے نہیں بیٹھتا۔ اور سب سے بھاگا پھرتا ہے۔

قط رکھنا :۔ قط دینا، قلم کی نوک کو اس قابل کرنا کہ اس سے لکھا جا سکے، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

جو شمع کا کوئی گل لے تو اور روشن ہو
جو اس پہ قط کوئی رکھے تو اور ہو طرار　قدر

قطرہ :۔ (بفتح اول و سوم) پانی کی بوند، آنسو کی بوند، کسی رقیق شے کی بوند، جو چیز ٹپکے، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہے تنزل بھی ترقی صاف دل کے واسطے
دیکھ لو بنتا ہے موتی خشک قطرہ آب کا　ناسخ (پانی)

غم سے دل پر خوں ہے قطرہ دیدۂ تر میں نہیں
بادۂ گلگوں رنگ شیشے میں ہے ساغر میں نہیں　ناسخ

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع، باعتبار محل قطروں بھی رائج و فصیح ہے۔

جذب دل دکھلا رہے تھے صورت موج رواں
خون کے قطروں سے اٹھا تھا قیامت کا دھواں　عزیز لکھنوی

فارسی قاعدے سے اس کی جمع "قطرہ ہا" رائج ہے۔

گلے میں یار کے مالا ہوں قطرہ ہائے اشک
آنسو تار اثر سے ہوں یہ گہر نزدیک　مجروح

یائے مجہول کے ساتھ قطرے بھی اس کی اردو جمع ہے

قطرے پانی کے ہیں نیلوفر پہ ہیرے کے کنول　نظم
برگ گل پر اوس کی بوندیں ہیں در شاہوار　طباطبائی

بقاعدہ عربی اس کی جمع قطرات بھی مستعمل ہے، عربی میں اس کی اصل قطرۃ ہے۔

قطرہ ۲ :۔ کسی رقیق شے کی ذرا سی مقدار، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ع شبنم کو قطرہ نہ میسر ہوا پانی　لا اعلم

قطرہ افشاں :۔ (بے اضافت) قطرے چھڑکنے والا، فارسی، ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

ہمیشہ قطرہ افشاں رہتی ہے مژگان تر میری
برستا ابر کا میرے نہیں موقوف ساون پر　غافل

قول فیصل۔ اس کا مصرف رہنا نیز ہونا کے ساتھ ہے۔

قطرہ افشاں ہو اگر دیدۂ پُرآب اپنا
فرش نمناک سکھایا پھرے سیلاب اپنا — ہنیر شکوہ آبادی

قطرہ افشانی:- قطرہ چھڑکنا، بوند ٹپکانا فارسی، ترکیب، مونث، قلیل الاستعمال

کارمان ابرتر کی قطرہ افشانی کو دیکھ
ایک ہے وقت سفر وادی و دشت و کوہسار — نظم طباطبائی

قول فیصل - اس کا صرف ہونا اور کرنا کے ساتھ ہے۔

قطرہ آنا:- بے ارادہ پیشاب نکلنا، اردو صرف فصیح، رائج۔

قطرۂ اشک:- (باضافت) آنسو کی بوند، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

صورت قطرۂ اشک آنکھوں سے گر جائے گا
راہ خالی در دولت سے جو پھر جائے گا — تعشق

قطرۂ باراں:- (باضافت) بارش کے پانی کی بوند، فارسی، ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

ہر ایک گوہر باراں ہے گوہر غلطاں
بکھر نہ جائیں یہ موتی لگا کے تار برس — نظم طباطبائی

قطرہ ٹپکنا:- بوند گرنا، اردو صرف، فصیح، رائج

رسوا نہ کر دل کو کہ چھپے مثل شرر خوں
کیا وصل ہے تسنر و تری شمشیر سے ٹپکے — گویا

قطرہ زن:- (بے اضافت) تیز رو، تیز دوڑنے والا، فارسی، ترکیب صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

ع قطرہ زن ابر بھی آ کے برس جاتا ہے — رشید

قول فیصل - نازک مرقت کے ساتھ ایک معنی ہیں "دوڑتا ہوا۔"

قطرہ زن پھرتی ہے ہر موجِ ہوا پر بدلی
ڈھونڈھتی ہے کہ کہاں خاک ہے بربادِ منیر — امیر

یہ لفظ زیادہ تر ابر کی صفت میں استعمال ہوتا ہے۔

قطرہ زن ہونا:- (ابر کے لیے) دوڑتا پھرنا، اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گہہ قطرہ زن گلشن میں ہو گہہ دشت میں گہہ بن میں ہے
گہہ کوہ کے دامن میں ہے، مانند یار آستیں — نظم طباطبائی

قطرۂ سیماب:- (باضافت) بارش کے پانی کی بوند، فارسی، ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

برداشت غیظ کی دل بے تاب میں نہیں
آتش کی تاب قطرۂ سیماب میں نہیں — دیر ہوا اصغر منیر

قطرۂ شبنم:- (بے اضافت) اوس کی بوند، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

لطافت قطرۂ شبنم نہیں یہ رات کو
آبدیدہ گل ہے سن کے نالہائے عندلیب — لطافت

قطرہ قطرہ:- ایک ایک بوند، بوند بوند کر کے، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قطرہ قطرہ مری آنکھوں سے جو خوں جاری ہے
جائے شبنم سر ہر خار پہ چنگاری ہے — مصحفی

قول فیصل - ایک مفہوم ہے "ایک ایک بوند سے"

ع قطرہ قطرہ ہے ان آنسوؤں کا موتی ہے — لا اعلم

قطرہ قطرہ ٹپکنا، قطرہ قطرہ جاری ہونا اس کے خاص صرف ہیں۔

قطرہ قطرہ بہم شود دریا:- ایک ایک بوند یکجا کر کے دریا ہو جاتا ہے۔ یعنی تھوڑا تھوڑا بہت ہو جاتا ہے۔ فارسی، مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فاتحہ پیسوں سے پیسہ چندہ کو دیجئے مدد
قطرہ قطرہ جوں بہم پیوست دریا می شود — صفی

قول فیصل - عام بول چال میں "قطرہ قطرہ دریا می شود" مشہور زبانوں پر ہے۔

مندرجہ بالا شعر میں ضرورت شعری کی وجہ سے تصرف کے ساتھ نظم کیا گیا ہے۔

قطرہ قطرہ جمع گردد آنگہے دریا شود

جب قطرہ جمع ہو جاتا ہے تو دریا ہو جاتا ہے۔ یعنی تھوڑا تھوڑا بہت ہو جاتا ہے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل - اضعف معنی میں کمی کے ساتھ قطرہ قطرہ مل کے سیل ہو جاتا ہے بھی استعمال میں ہے۔

قطرہ قطرہ مل کے ہو جاتی ہے سیل
ذرہ ذرہ مل کے بن جاتی ہے سد — نظم طباطبائی

قطرہ قطرہ دریا ہو جاتا ہے:- تھوڑا تھوڑا کر کے بہت ہو جاتا ہے۔ اردو مثل، فصیح، رائج۔

یہ آنسو تک ہی تو بڑھ کر مری کشتی ڈبوئیں گے
مثل سچ ہے کہ قطرہ قطرہ دریا ہو ہی جاتا ہے — جلیل

قطرہ کرنا:- دوڑنا، تیز بھاگنا، اردو صرف متروک۔

آتا ہے وہ قطرہ کئے پانی سمندر سے پیے
گذرا جدھر بکھرا دیئے گل ملے دھو یاسمیں — نظم طباطبائی

قطرہ گرنا:- بوند ٹپکنا، اردو صرف، فصیح، الخ

پہلے گرتا ہوا قطرہ تھا سماک رامح
گر کے ٹھہرا وہ سر برگ سماک اعزل — نظم طباطبائی

قطرۂ ناپاک:- نجس قطرہ (مجازاً) منی کی بوند جس سے نطفہ قرار پاتا ہے۔ فارسی ترکیب، مذکر فصیح، رائج۔

پاک شے کچھ اور ہے میں قطرۂ ناپاک ہوں
بولنا کیا جانے کیا ہے میں تو مشت خاک ہوں — ظفر شاہ

قول فیصل - اسی کو "قطرۂ نجس" بھی کہتے ہیں۔

قطرۂ ناچیز:- بے حقیقت بوند، فارسی، ترکیب فصیح، رائج۔

خروشِ بحر اس جنگل میں کھو جائے
سمندر قطرۂ ناچیز ہو جائے
(منیر — سراج المضامین)

قول فیصل۔ قطرۂ ناچیز کو دریا کرنا اور قطرۂ ناچیز کو طوفان کرنا، خاص صرف ہیں۔

آتشِ دل خستہ تیرا بال آلی کچھ نہ تھا
قطرۂ ناچیز کو دریائے بے پایاں کیا
(آتش)

بارالہا دے جوشِ عشق دے
قطرۂ ناچیز کو طوفان کر
(صبا)

قطرہ کا جو کا گھڑے ڈھلکائے تو کیا ہوتا ہے:- کام کا وقت نکل جانے کے بعد لاکھ تدبیر کیجئے مگر کوئی فائدہ نہیں ہوتا، اردو مثل، متروک محل فرض۔ اتفاقاً نے جلدی ناک پکڑی، کاندھے پہ افراسیاب کے ہاتھ رکھا۔ کہا! بیٹیا جلد نکل چلو، کشتیاں جہاز ڈوب رہے ہیں۔ ارے گھڑیال آ گیا...... کیوں کر بچیں گے۔ ہائے جو سنتے تھے وہی ہوا۔ مثل مشہور ہے۔ قطرے کا جو کا گھڑے ڈھلکائے تو کیا ہوتا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

قطازن:- (بفتح اول سوم) لکڑی یا ہاتھی دانت کی وہ چپٹی چیز جس کے اوپر قلم کی نوک رکھ کے کاٹتے ہیں۔ تا لکھنے کے قابل ہو سکے، فارسی ترکیب، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

سر کو قلم کریں گے لئے نامہ عدو
پھر میری ہڈیوں کے وہ قطازن بنائیں گے
(راسخ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ کے قول کے مطابق یہ لفظ کاتب یا چاقو یعنی قلم تراش پر صادق آتی ہے۔ مگر چونکہ بمعنی (قط گیر) پر اطلاق کرنے لگے اس لیے ان معنی کو مجازی معنی خیال کرنا چاہیے:

قطازن:- (کنایتہً) قط رکھنے والا، چاقو اردو، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے "قلم تراش" زبانوں پر ہے۔

قط گیر:- (بفتح اول و سکون دوم و یائے معروف) قلم کی نوک کے تراشی جانے والی ہاتھی دانت یا لکڑی کی بنی ہوئی چپٹی چیز، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

اٹھائے نسخۂ نظم ہر منظر میں یہ خون کے دعوے سب غلط ہیں
کہ مثلِ قط گیر خط پہ خط ہیں ہنوز باقی ہر اختلال پہ
(شیخ ابراہیم ذوق دہلوی)

قط لگانا:- (متعدی) قلم کی نوک کو قط گیر پر رکھ کے چاقو سے کاٹنا، اردو صرف غیر فصیح، رائج۔ محل فرض۔ ایک قلم پر دوسرا قلم رکھ کے قط نہ لگاؤ یہ منحوس ہوتا ہے۔

قط لگنا:- (لازم) قلم کی نوک کا چاقو سے کاٹا جانا اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

ہوں منحرف نہ کیوں رہ و رسمِ صواب سے
ٹیڑھا لگا ہے قط قلم سرنوشت کو
(غالب)

قطع:- (بالفتح) کاٹنا، تراشنا، جدا کرنا عربی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہوئی مجھ سے چوری گنہگار ہوں
میں اب قطع ید کا سزاوار ہوں
(اسیر — مصائب الفضائل)

قطع:- کاٹ تراش، کتر بیونت کا انداز اردو مونث، فصیح، رائج۔

جی میں آیا چوم لیجے ہاتھ بس خیاط کا
کل سراپا دیکھتے ہی جامۂ دلبر کی قطع
(ظفر شاہ)

قطع:- ترک کرنا چھوڑنا، عربی، فصیح، رائج۔

ہمارا قطع تعلق نہ ہو سکا تجھ سے کبھی
جو تو نے قطع محبت کیا تو تیری خوشی
(حمید)

قطع کیجئے نہ تعلق ہم سے
کچھ نہیں ہے تو عداوت ہی سہی
(غالب)

قطع:- طرز، وضع، ڈھنگ، انداز، طریقہ اردو مونث، فصیح، رائج۔

ہو گیا گل نازاں چمن میں کیوں نہ پھولے اے صبا
ہے اڑائی فی الحقیقت اس نے میرے گل کی قطع
(بہادر شاہ ظفر دہلوی)

قول فیصل۔ عوام اور عورتیں بکسر قاف (قِطع) بولتی ہیں۔

قطع:- تمام، (ردو) ترک۔

وہی زیبا ہے اس کے واسطے جو قطع ہے جس کی
نکل سکتا ہے کوئی آستیں کا کار دامن سے
(شیخ ابراہیم ذوق دہلوی)

قطع:- ٹکڑا۔ پارچہ، حصہ، جزو، پارہ۔ عربی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو میں ان معنی میں قطعہ، مستعمل ہے۔

قطع:- کاٹ چھانٹ، بناوٹ، ساخت، اردو مونث، فصیح، رائج۔

ایسی کفن کی قطع پسند آ گئی ہمیں
دل سے ہمارے جامۂ ہستی اتر گیا
(صبا)

قطع:- (دوم کے محل پر) صورت، ہیئت، اردو مونث، فصیح، رائج۔

کون سی بات پہ وہ ریجھیں گے
قطع اپنی درست کیجئے گا
(شوق لکھنوی)

قطعاً:- (بالفتح) تلفظ (قطعن) اصلاً ہرگز، مطلق، عربی، فصیح، رائج۔

محل فرض۔ میں تمہاری بات کو ہرگز قطعاً ثابت نہیں کر سکتا ہوں، لیکن

تم نماز نہیں پڑھتے اس کو قطعاً برداشت نہیں کروں گا
قول فیصل۔ یہ لفظ مفعول مطلق ہے، تحقیق اور یقین کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

قطعات:۔ کسی چیز کے ٹکڑے، قطعہ کی جمع، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اردو میں یہ اس قطعہ کی جمع کے معنی میں مستعمل ہے جس کے معنی ہیں دو یا دو سے زیادہ بیتوں کی نظم جو ایک مضمون پر مشتمل ہو۔ اس کے علاوہ اور کسی قطعہ کی جمع کے معنی میں عام طور سے مستعمل نہیں ہے۔

قطع امید:۔ (باضافت و بتشدید میم بتخفیف) آس ٹوٹنا، توقع اٹھ جانا، فارسی ترکیب، مؤنث فصیح، رائج۔

ستم ہے قطع امید آہ کیا ہو گیا ٹھنڈا — وحشت
دل شیدا کہ اک طوفاں تھا گویا اضطراب اس کا — کلکتوی

ثابت ہے آدمی یہ خطا نے ہوا و حرص
قطع امید دل ہے سزا ئے ہوا و حرص — سحر

قطع بریدہ:۔ کاٹ چھانٹ، تراش خراش، فارسی، اسم، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں سب زبانوں پر قطع و برید ہے یعنی بغیر واؤ عاطفہ کے نہیں بولتے۔

قطع بگاڑ دینا:۔ صورت خراب کر دینا، چہرہ مسخ کر دینا، خوب مارنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ فراش کو مارے جوتوں کے فرش کر دیا درزی کی قطع بگاڑ دی۔ (طلسم ہوشربا)

قطع بنانا:۔ انداز اختیار کرنا، شکل و صورت بنانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ نیچی اچکن لمبی ٹوپی، اونچا گھٹنا، تم نے اپنی قطع بنالی کی بنائی ہے

قطع بندی:۔ (بے اضافت) ٹکڑے ٹکڑے الگ کر کے گانا، حد بندی کرنا، اردو صرف، موسیقی کی اصطلاح۔

محل صرف۔ علم موسیقی میں نواب صاحب سمندر تھے ..... ایسی ترکیب اور قطع بندی سے نوحے پڑھتے تھے کہ باکمال ڈھاڑی بھی نہ پڑھ سکتے تھے (قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

قطع بھونڈی ہونا:۔ بری صورت ہونا مضحکہ خیز شکل ہونا، اردو صرف، عوام کی زبان

بھونڈی بے ہنگام عجب بے ڈول ہے زاہد کی قطع
رند اس کو دیکھ کر کیا سخت بھو نچکے ہوئے — داغ

قول فیصل۔ بعض معنی میں، قطع بے ہنگم ہونا اور قطع بے ڈول ہونا بھی عوام کی زبان ہے۔

قطع تعلق:۔ (باضافت) لگاؤ نہ رکھنا، میل ختم کر دینا، ترک تعلق، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

دو جہاں میں قطع تعلق ہے سلطنت
آزاد کی جبیں پہ الف ہے لوائے عیش — سحر لکھنوی

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے۔

ہو چکا قطع تعلق تو جفائیں کیوں ہیں
جن کو مطلب نہیں رہتا وہ ستاتے بھی نہیں — داغ

مؤلف نور اللغات نے ذیل کا شعر کرنا کی مثال میں پیش کیا ہے۔

قطع کیجئے نہ تعلق ہم سے
کچھ نہیں ہے تو عداوت ہی سہی — غالب

حالانکہ شعر میں "تعلق قطع کرنا" کی مثال ہے نہ کہ قطع تعلق کرنا کی

قطع دار:۔ بے اضافت [illegible] خوشنما، فارسی ترکیب، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ لوح زمرد نگار ہے۔ ڈورا بہت قطع دار ہے۔ (طلسم فصاحت)

قطع دائرہ:۔ (باضافت) دائرے کا وہ حصہ جو کسی قوس سے گھرا ہوا ہو، فارسی ترکیب اصطلاح اقلیدس۔

قطع راہ:۔ (باضافت) راستہ طے کرنا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

جو ہر سبک روی کے ہیں اس بے پناہ میں
اڑ دل ہے ذوالفقار سے بھی قطع راہ میں — مرزا اوج

قطع رحم:۔ (باضافت) رشتہ داروں سے ترک تعلق کرنا، عزیزوں کو چھوڑ دینا فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قطع سخن:۔ (باضافت) بات کاٹنا، قطع کلام فارسی، ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

قطع سخن وہ کیوں نہ کرے بدگمان صاف
قینچی کی طرح جس کی چلے ہے زبان صاف — مجروح

قول فیصل۔ جب کسی کی بات کاٹتے ہیں تو اس خیال سے کہ اسے برا نہ معلوم ہو بات کاٹنے سے پہلے معافی مانگتے ہوئے کہتے ہیں "آپ کا قطع سخن ہوتا ہے"

قطع علائق:۔ (باضافت) دنیا کے جھگڑوں سے کوئی مطلب نہ رکھنا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہم نے جب قطع علائق پہ ارادہ باندھا
پھاڑ کر خلعت شاہی کو لنگوٹا باندھا — سحر

قطع کرنا:۔ (۱) کاٹنا بیونتنا اردو صرف فصیح، رائج۔

دیکھتا کوئی نہیں تاریخ و روز و سعد و نحس
قطع کرنا ہے جو منظور آخری پوشاک کا — لطافت

قطع کرنا:۔ (۲) طے کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

جب قطع کی مسافت شب آفتاب نے
جلوہ کیا سحر کے رخ بے حجاب نے — میر انیس

قول فیصل۔ قطعاً دشت وغیرہ کے لیے بھی کہتے ہیں۔

قطع کہنے ہیں بے سبیں و دلیل
دشت قبچاق وتیہہ اسرائیل ـ نظم طباطبائی

قطع کرنا :- چھوڑنا، ترک کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

غیر سے کہو کے تونے تو جب خط میں لکھا
ہم سے کرسید وفا اس روز سے بالکل کی قطع ، ظفر شاہ

قطع کرنا :- (بات گفتگو کے لیے) بیچ سے کاٹنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

یکہ بہ تبدیل قوافی اے ظفر اک اور غزل
گفتگو تو نے تو کی پر اک سخن پرور کی قطع ظفر شاہ

قطع کلام :- (باضافت) کسی کی بات کے درمیان میں اس طرح بول اٹھنا کہ وہ اپنی بات پوری نہ کر سکے۔ بات کاٹنا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج

عرض کچھ کرنا چاہتا ہے غلام ؛ میرا یہ ہو معاف قطع کلام حمیدہ

تحول تفصیل۔ کسی کی بات کاٹنا ہوتی ہے تو معافی مانگتے ہوئے کہتے ہیں۔ قطع کلام ہوتا ہے۔" اس کا ایک مفہوم لیا گیا ہے ایک بات کو چھوڑ کے دوسری بات کرنے لگنا۔ مگر یہ قلیل الاستعمال ہے۔

ہے وصف تیغ میں اب اس جگہ سے قطع کلام
چھوٹی ہے مرح فرس میں مگر سخن کی لگام آرج

قطع مراحل :- (باضافت) مرحلوں کو طے کرنا مہموں کو سر کرنا، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ فیروز شاہ باختری سمت کوہ عقیق روانہ ہوا اور بعد قطع مراحل و طی منازل کے ... قریب اس ملک کے پہونچا۔ (طلسم ہوش ربا)

قطع مسافت :- (باضافت) راستے کا فاصلہ طے کرنا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہوشیاری ہاں خبر لے اب کہ غفلت ہے یہیں
بے ترے مشکل بہت قطع مسافت ہو ہمیں عزیز لکھنوی

قطع منازل :- (بے اضافت) منزلوں کو طے کرنا، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

راہ الفت میں قضا حیران ہو کر رہ گئی
راہبر کی سرعت قطع منازل دیکھ کر جشت کلکتوی

محل صرف۔ خورشید نے اس کو بھی رہا کر کے اپنے ہمراہ لیا طرف طلسم خورشید نگار کے چلے۔ بعد قطع منازل و طے مراحل قریب ایک قلعہ وسیع کے پہنچے۔
(طلسم ہوش ربا جلد ہفتم)

تحول تفصیل۔ کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے ملحوظ خاطر ناظرین رہے کہ محمود الگ تلاش میں چلے ہیں۔ مکلل خان وخسرو شیر دل مع لشکر جستجو میں قطع منازل کر رہے ہیں۔" (طلسم ہوش ربا جلد ہفتم)
ہ کے ساتھ بصیغۂ واحد "قطع منزل" بھی مستعمل ہے

اور یوں آواز محو قطع منزل ہو گئی
عکس کو بھی قدرت پرواز حاصل ہو گئی جوش ملیح آبادی

قطع منازل طی مراحل۔ یہ دونوں ترکیبیں ایک ساتھ زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ خورشید نے اس کو بھی رہا کر کے ہمراہ لیا ... بعد قطع منازل طی مراحل قریب ایک قلعہ وسیع کے پہنچے۔
(طلسم ہوش ربا)

قطع نظر :- (باضافت) اس کے علاوہ، اس پر بھی تاہم، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قطع نظر اس کے :- (تابع فعل) اس کے علاوہ اس کے ماسوا، بجز اس کے، اس کے بغیر، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ انہوں نے مجھ پر نوٹس دیا، دعوی کیا قطع نظر اس کے ایک جھوٹی رپورٹ بھی میرے خلاف تھانے میں لکھوا دی۔

قطع نظر کر کے :- (سے کے اضافے کے ساتھ) نظر کے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بلاشبہ ہم اختلاف مذہب سے قطع نظر کر کے ہندو مسلمان میں دوستی محبت دیکھنا، اور آپس میں ہمدردی کا برتاؤ چاہتے تھے۔
(سر سید کے ایک مضمون سے)

قطع نظر کرنا :- کسی چیز کا خیال چھوڑ دینا کسی کا ذکر نہ کرنا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سر جائے گا و لیکن نظر ادھر ہی ہو گی
کیا تیری تیغ سے ہم قطع نظر کریں گے میر

اپنے اس دکھڑے سے کرتا ہوں میں اب قطع نظر
آپ کے نور نظر کا ہے خیال اے شہر در ارج

تحول تفصیل۔ اس کی تکمیلی صورت، قطع نظر کر لینا بھی رائج و فصیح ہے۔

نصیری صرف اسم ذات سے قطع نظر کیجے
تو پھر دیکھے علی کو کہتے ہیں معنا خدا ہم بھی عشر لکھنوی

قطع نظر ہونا :- خیال نہ ہونا، التفات نہ ہونا اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

نفس سوال پہ زخم جنوں ہے کیا اڑیے
ہمیں جواب سے قطع نظر ہے کیا کہیے غالب

قطع و برید :- (کپڑے کے لیے) کانٹ چھانٹ تراش خراش، فارسی ترکیب، مونث فصیح، رائج۔

گل چاک چاک کر رہے ہیں اپنے پیراہن
شاید قبائے یار کی قطع و برید ہے آتش

تحول تفصیل۔ جسم کے لیے بھی کہا ہے۔

غل تھا پیوند زمین فوج یزید ایسی ہو
جوڑ سے جوڑ جدا قطع و برید ایسی ہو، میر نفیس

قطعہ :- (بالکسر و فتح سوم) زمین کا ایک ٹکڑا، اراضی کا ایک جز، عربی، مذکر، فصیح، رائج

جب فردوس کا مشتاق وہ کہہ دیاں آئے
کہ جو قطعہ ہے اس میں قطعہ ہے گلزار جنت کا دبیر

قول فیصل۔ فارسی ترکیب اضافی کے ساتھ زبانوں پر زیادہ ہے جیسے قطعہ گلزار جنت، عربی میں قطعہ کی عربی اصل قطعۃ (تائے مدور) ہے اور اس کے لغوی معنی ٹکڑے کے ہیں۔ اردو میں عام طور سے بالفتح (قطعہ) بولتے ہیں۔

قِطعہ ۲ پرزہ، پرچہ (فقرہ) ایک قطعہ پہلے خط بھیجا تھا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ قطعہ کے معنی پرزہ نہیں بلکہ یہ لفظ خط کے ساتھ تعداد ظاہر کرنے کے لیے آتا تھا یعنی ایک قطعہ خط بترکیب فارسی کہتے تھے یہاں ایک قطعہ خط کے معنی ہوئے ایک خط جیسے یک ضرب توپ یعنی ایک توپ، یک زنجیر فیل، یعنی ایک ہاتھی، اب ایسی ترکیبوں کا استعمال بہت کم ہو گیا ہے۔

قطعہ ۳ دو یا دو سے زیادہ بیتوں کی نظم جو ایک مضمون پر مشتمل ہوتی ہے۔ عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

کن رس کبھی حیف اس کو نہ تھا نہ! کہا تو کیا نہ
قطعہ لطیفہ، بذلہ، شعر و غزل ترانہ

قول فیصل۔ قطعہ دو شعر سے کم کا نہیں ہوتا اور زیادہ کی کوئی حد نہیں ہے۔ قطعہ میں مطلع نہیں ہوتا اس کے شعروں کے دوسرے مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں قطعہ کو قطعہ اس لیے کہتے ہیں کہ وہ غزل یا قصیدہ کا ٹکڑا ہوتا ہے۔ عام طور سے زبانوں پر بالفتح قطعہ ہے کسی خوشنویس کے قلم سے خوش خط لکھا ہوا قطعہ بھی قطعہ کہلاتا ہے۔

چار ابرو میں ترے جبرائیل ہیں سارے خوش نویس
کس قلم کا قطعہ ہے یہ کاتب تقدیر کا آتش

جس قطعہ میں خط لکھا ہوتا ہے اس کے نام کے ساتھ بھی آتا ہے۔

عارض سادہ ہوئے خط آتے ہی باغ و بہار
وہ عذار اس کے ہیں وہ قطعے خط گلزار کے رند

قطعہ بند ۱ (بے اضافت) بیتیں جو ایک دوسرے سے مربوط ہوں۔ اور جب تک ان کو ملا کے نہ پڑھا جائے مضمون ناتمام رہے۔ فارسی، ترکیب مذکر۔ اصطلاح شعرا۔

غرض یہ وہ غزل قطعہ بند ہے سودا
کہ اس کی قدر کوئی کیا جز انوری جانے سودا

قول فیصل۔ ذیل کی بیتیں قطعہ بند کی مثال ہیں

پئے شہسوار قضا و قدر
ہے تیغ کمر یا کہ خود وہ کمر
کہ گر بال سی دھار تلوار کی
مقابل ہو اس سے تو ہو کر گری (عنایت شفا و نجات)

قطعہ بند، قصیدے اور غزل ہی میں ہوتا ہے

قطع ہونا ۱ فیصلہ ہونا، انفصال ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ انفصال ہونا کے معنی میں تو عام طور سے زبانوں پر ہے لیکن فیصلہ ہونا کے معنی میں کوئی نہیں بولتا۔

قطع ہونا ۲ (کپڑے کے لیے) کاٹا چھانٹا جانا، بیونتا جانا، اردو صرف، فصیح، رائج!

محل صرف۔ آپ کی قمیص ابھی ابھی قطع ہوئی ہے تھوڑی دیر میں تیار ہو جائے گی۔

مجھی پہ قطع ہوئی ہے قبائے دلسوزی
ہوا سے آ کے چھپے میرے پیرہن میں چراغ ہجر

قطع ہونا ۳ ترشنا، کٹنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

پیدا شعاع مہر کی مقراض جب ہوئی
دور قطع زلف لیلیٰ زہرہ لقب ہوئی دبیر

آرے میں نخل کی تھا ایک شقی دوسرا
اس کا سیفہ جو پڑا دست بریدہ قطع ہوا نفیس

قطع ہونا ۴ بسر ہونا، گزر ہونا۔

زلف شانہ سے تری کیا پری پیکر کی قطع
وصل کی شب ہو گئی اس عاشق مضطر کی قطع ظفر شاہ (نور اللغات)

قول فیصل۔ شعر کی بات اور ہے ویسے عام محاورہ ہے، رات کٹنا، شب قطع ہونا کوئی نہیں بولتا۔ لفظ زیست کے ساتھ زیست قطع ہونا بھی نصحا استعمال کرتے تھے۔

اے ہجر قطع زیست ہوئی رنج کٹ گیا
گھنٹہ بجا خدا نے سنائی صدائے عیش ہجر

قطع ہونا ۵ ختم ہونا، طے ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

گو وہ دلدار آنے ہی کو ہے اے دل ابھی
قطع ہوتی ہے مسافت ملتی ہے منزل ابھی لالہ علم

قطعی ۱۔ (بالفتح) ناطق، کامل، آخری، اٹل۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

حکم قطعی ہے آج تک باقی
کیسا مبارک ہے بزل مستحق نظم طباطبائی

قطعی ۲ یقینی، بلاشبہ، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ع قطعی سمجھیے اب خبر انقطاع دل رشک

قطعی ۳ (قیمت اور حساب کے لیے) بالمقطع چکوتا کیا ہوا، چکایا ہوا، طے شدہ، عربی تعلیم یافتہ

خبر کبھی ور زیادت کی عقل نے دی ہے
کہ یہ حساب ہے تقریبی اور وہ قطعی ہے اوج

قطعی ۴ بالکل اور صاف صاف کی جگہ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آپ کے حکم کے بموجب میں ان کے پاس

گئے اور کپ کا حوالہ دیتے ہوئے رقم مانگی مگر انھوں نے قطعی انکار کر دیا۔ کہنے لگے میں کسی کو نہیں جانتا۔

قطعیّت :۔ قطعی ہونا، حجت ہونا، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

قطعی گز :۔ درزیوں کا گز جس سے کپڑا ناپ کر قطع کرتے ہیں۔ یہ گز سرکاری گز سے کم ہوتا ہے مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قطمیر :۔ (بالکسر و یائے معروف) اصحاب کہف کے وفادار کتے کا نام جو اصحاب کہف کے ساتھ ہی ساتھ آیا اور کوہ رقیم کے غار میں انھیں کے قریب اس کا مقام ہے۔ اصحاب کہف کی طرح خدا کے حکم سے وہ بھی زندہ ہے اور اسی غار میں سو رہا ہے۔

قطمیر سے کروں گا سگ یار کا گلہ
مرقد کے غار میں جو ہوئیں ہڈیاں خبر — تجر

قطن :۔ (بالضم) پنبہ، روئی۔ عربی مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

گری جب برف مثل قطن محلوج
ہوئے تب دست و پائے مرج مفلوج — نیر (سراج اللغات)

قطّی :۔ (بالضم اول و تشدید دوم) ڈبا۔ عربی مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ع جیسے قطی میں کالے انگور — انشا

قول فیصل۔ کسی زمانے میں مسقط کا حلوا جن ڈبوں میں رکھ کے آتا تھا۔ ان کو قطی کہتے تھے۔ اب یہ لفظ زبانوں پر بہت کم آتا ہے۔ انگور کے لیے "انگور کی پٹاری" عام زبان ہے۔

قعب :۔ بڑا پیالہ جس سے ایک آدمی سیر ہو سکے۔ عربی، مونث۔ (نور اللغات)

مثال منثر۔ جب خدمتگار پہلی قعب اس کے برابر لایا تو اس نے دونوں کنارے پکڑ ساری قعب اس کے ہاتھ سے لے چمچے سمیت اپنے آگے رکھ لی۔ (نور اللغات بحوالہ توبۃ النصوح)

قول فیصل۔ اردو میں اس کا املا قاب ہے اس صورت میں ترکی ہے

قَعدَہ :۔ (بفتح اول و سوم) نماز میں التحیات پڑھتے وقت بیٹھنا، عربی، مذکر، حضرات اہل سنت کی اصطلاح۔

ع قعدے میں لگن قیام میں شمع — محسن کاکوروی

قعر :۔ (بالفتح) کنویں یا دریا کی گہرائی، گہرائی عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ گڑھے کے معنی میں بولتے ہیں۔

قعر :۔ بڑا گڑھا۔ عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

میرے نالوں سے ہوا دریا یہ خشک
قعر دریا بھی جزیرہ ہو گیا — زبیر

قول فیصل۔ تنہا مستعمل نہیں، فارسی ترکیب اضافی کے ساتھ قعر دریا اور قعر جہنم کہتے ہیں۔

قعر دریا کا تلاطم تھا طلب گار جنھیں
حیف ان لوگوں کو آغوش لحد پیار ہے — وحشت کلکتوی

قعرِ جہنم :۔ (باضافت) دوزخ کا گڑھا یعنی دوزخ۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب فصیح رائج

ع آنکھیں کھلیں تو قعر جہنم نظر پڑا — میر انیس

قعرِ ذلت :۔ (باضافت) ذلت کا گڑھا انتہائی ذلت کا مقام۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شور ہے قعر ذلت کے گرفتاروں میں
کام آئے گی کچھ اسلام پناہی کہ نہیں، — مصحفی

قول فیصل۔ "قعر ذلت میں گرنا" اس کا خاص محاورہ ہے۔

قعود :۔ (بضم اول و دوم و سکون واو) نماز کی حالت میں ایک خاص طریقے سے چوتڑوں کے بل بیٹھنا۔ عربی، مذکر، اصطلاح فقہ۔

ع نہ قعود آتا ہے اس کو نہ سجود آتا ہے — غالب

قول فیصل۔ قعود میں ہونا اس کا خاص صرف ہے

ع سجدے میں ہے صراحی ساغر قعود میں ہے — لا اعلم

اس لفظ کا استعمال لفظ قیام (نماز میں کھڑے ہونے کی حالت) کے ساتھ زیادہ ہے یعنی قعود و قیام کہتے ہیں۔

سجدے میں بدل گئے قعود و قیام میں
کیا صبح کی بہار تھی فوج امام میں — مرزا دبیر

لفظ قیام کو مقدم کر کے بھی کہتے ہیں۔ بلکہ یہ صورت نسبتاً زیادہ ہے۔

کیا تھا یہ اضطراب و سکون جہاں نہ پوچھ
تیرے مریض غم کا قیام و قعود تھا — عزیز

قفا :۔ (بفتحتین) پشت گردن گلے کا وہ حصہ جو پیٹھ کی طرف ہے۔ عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جھگڑے ہوئے ہو کیا کسی کے ساتھ سوتے ہو ثقافت
تقفا کی سمت جو چھپا کلی معلوم ہوتی ہے — لکھنوی

قفا :۔ پیچھے پشت کی جانب، پیٹھ کی طرف عربی مونث، متروک۔

قفائے ناقہ گرا قیس خستہ گھبرا کر
نہ آوے لیلیٰ کوئی وارفتہ سر زمین کو چوٹ — مصحفی

قول فیصل۔ فارسی ترکیب اضافی کے ساتھ استعمال کرتے تھے۔ جیسے قفائے ناقہ، قفائے قافلہ، قفائے حبیب وغیرہ۔

فغاں جرس کی ہے ایسی جو ہے درد انگیز
قفائے قافلہ کو دل تو بے قرار رہا — مصحفی

کبھی کر نذر دہ گل خورشید باغ میں
پھر پھر کے دیکھتا ہے کہ غم ہے قفا عیش — بحر

قفس (ع - بفتحتین) پنجرہ جس میں پرند جانور پالنے کی غرض سے بند کئے جاتے ہیں۔ عربی مذکر فصیح، رائج۔

یہ ہوا کیسی چلی تنکوں نے گھبرا کے مجھے
آشیانے سے دیے میرا قفس پیدا ہوا — عزیز لکھنوی

متعلق تفصیل۔ عربی میں اس کا املا ص اور س دونوں صورتوں سے ہے۔ یعنی قفص بھی ہے اور قفس بھی۔ مگر فارسی والے سین ہی سے لکھتے ہیں اردو میں بھی اسی طرح ہے۔ صاحب برہان کے نزدیک قفس معرب تفس ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے قفس کے معنی جال اور کابک بھی لکھے ہیں مگر اردو میں عام طور سے پنجرے ہی پر اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے۔ بانس کی تیلیوں یا ایک قسم کے گول تنکوں یا لوہے کے تاروں یا لوہے کے قدرے چوڑے پتروں سے قفس تیار کیا جاتا ہے۔ لوہے کے تاروں سے تیار کئے ہوئے قفس کو قفس آہنی کہتے ہیں جیسے "چند زنگی نکلے قفس آہنی لیے ہوئے سرخ مو کو گرفتار کر کے بند کیا" (طلسم ہوش ربا)

شعری ضرورت کی بنا پر فولاد کا قفس بھی کہا ہے

مشکل نکل اٹھتا ہے مجھ سے کہ ستم صیاد کا
توڑ ڈالوں گا اگر ہو گا قفس فولاد کا — رشک

غزل گو شعرا نے قفس سے زیادہ تر بلبل کا پنجرہ مراد لیا ہے۔

قفس میں مجھ سے روداد چمن کہتے نہ ڈر ہمدم
گری تھی جس پہ کل بجلی وہ میرا آشیاں کیوں ہو — غالب

صیاد گل عذار دکھاتا ہے سیر باغ
بلبل قفس میں یاد کرے آشیانہ کیا — ذوق

بلبل کے علاوہ اور جس طائر کا قفس ہوتا ہے اسے طائر کے نام کے ساتھ بولا جاتا ہے جیسے قفسِ کبک

ہے یاد خرام [illegible] کہ ہوں کبک
لٹکا دو ہرے لگتے میرے ساتھ قفس کبک — انشاء

اس کا صرف "بنانا، تیار کرنا، توڑنا، ٹوٹنا، لٹکانا، اور لٹکنا وغیرہ کے ساتھ ہے۔

صیاد تجھ کو پاس ہے لازم غریب کا
لٹکا دے شاخ گل سے قفس عندلیب کا — امیر مینائی

خوشی تو یہ ہے چمن میں قفس لٹکنے کی
کہ جس شجر پہ نشیمن تھا وہ شجر دیکھا — شرف لکھنوی

قفس میں قید کرنے کو "قفس میں بند کرنا" کہتے ہیں۔

چھوٹے جو ایک غم سے پھنسے اور غم میں ہم
جیسے قفس میں ہوتے ہیں مرغان دام بند — امیر

قفس سے چھوٹنا اور انھیں معنی میں قفس سے رہا ہونا، قفس سے رہائی ملنا وغیرہ بولتے ہیں

غنیمت ہے قفس سے گر رہائی کیا کریں ہمدم
نہیں معلوم اب کیسی ہوا چلتی ہے گلشن میں — ثاقب لکھنوی

اب جو چھوٹے بھی ہم قفس سے تو کیا
ہو چکی واں بہار بھی آخر — میر حسن

استعارے کے طور پر قید خانے کو بھی قفس کہتے ہیں اور جسم انسانی سے بھی مراد لیتے ہیں۔

قفس کے تنکے یا تاروں کو قفس کی تیلیاں کہتے ہیں۔

قفس کرنا۔ تنگ کرنا، اردو میں متروک

مرغ روح اپنا کہیں پرواز کر جاوے نہ یہاں
چھوڑ دو اس سینے کو اے صیاد کے بے پر قفس — انشاء

قفل (ع۔ بالضم) تالا، جو کنجی سے بند کیا اور کھولا جاتا ہے۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

مژدہ ہو میکشوں کو ہوا چاند عید کا
کھلا ہے قفل میکدہ تھا اس کلید کا — دبیر

متعلق تفصیل۔ عربی میں بضم اول و دوم (قُفُل) بھی ہے۔ لیکن اردو میں بسکون دوم (قُفْل) مستعمل ہے۔ البتہ عوام کی زبان پر بضم اول و فتح دوم (قُفَل) ہے۔ شیخ امداد علی بحر نے دو مقامات پر بتحریک دوم بھی کہا ہے۔

حنائی ہاتھ اس قاتل کے تڑپائیں گے روحوں کو
قفل توڑے گا اب دزد حنا دست حنائی کا — بحر

خموش بیٹھے ہو کیا غضب ہو نزاع کیسا ہے کچھ سبب ہے
سمجھ گیا میں جو خال لب ہے قفل ہے دروازہ دہن کا — بحر لکھنوی

دونوں شعروں میں اس لفظ کو چاہے قُفَل (ا بفتح دوم) پڑھیے چاہے قُفُل (بضمتین) پڑھیے پہلی صورت میں عوام کی زبان ہے اور دوسری صورت میں صحیح تو ہے مگر باعتبار اردو فصیح نہیں ہے۔

اس کا صرف بند کرنا، توڑنا، ٹوٹنا، کھلنا کھولنا وغیرہ کے ساتھ ہے۔ محل کے اعتبار سے قفل کی جمع واؤ نون کے ساتھ (قفلوں) رائج و فصیح ہے۔ جیسے اتنے خزینے اور دفینے نکلے کہ وہم کی کنجی بھی ان قفلوں کو نہ کھول سکے۔ (دربار اکبری)

عوام اسی کو قلف (بضم اول و فتح دوم) بھی کہتے ہیں۔

قفلِ اَبجَد :- (باضافت) ایک خاص قسم کا تالا جو بغیر کنجی کے کھلتا ہے اور بند ہوتا ہے۔ فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

تجھ سے قسمت میں مری صورت قفلِ ابجد
تھا لکھا بات کے بنتے ہی جدا ہو جانا (غالب)

قولِ فیصل۔ موجودہ دور میں اس قفل کا رواج نہیں رہ گیا ہے۔ پرانے زمانے میں بہت استعمال ہوتا تھا جیسا کہ صاحب فرہنگ آصفیہ "قفل ابجد" کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "ایک قسم کا گول چھلّے دار قفل جس میں حروف تہجی لکھے ہوئے ہوتے ہیں اور جب ان حرفوں کو ترتیب سے ملا دیتے ہیں تو قفل کھل جاتا ہے اور جب گڈمڈ کر دیتے ہیں تو بند ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے انگریزی قفل اے۔ بی۔ سی۔ ڈی۔ لکھے ہوئے بہت بکتے ہیں۔"

قفل باندھنا :- لڑنے والی بٹیر کا لڑائی کی حالت میں تھک جانے پر دم لینے کے خیال سے مقابل بٹیر کی چونچ میں اپنی چونچ ڈال کے نیچے کی طرف اس کا سر جھکا لینا۔ اردو فرف، بٹیر بازوں کی اصطلاح۔

قولِ فیصل۔ اس محل پر قفل ڈالنا بھی بولتے ہیں۔

قفلِ بَستہ :- (بے اضافت) قفل لگا ہوا صندوق وغیرہ فارسی، ترکیب، صفت، متروک

درِ حجرہ جدا تھا قفل بستہ
ہوا کو بھی بدشواری تھا رستہ (الف لیلیٰ نو منظوم)

قفل بگڑنا :- تالا خراب ہونا، قفل ناکارہ ہونا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دروازہ کھول کر وہ بلانے کو تھا مجھے
طالع کا پیچ دیکھئے بگڑا کہاں پہ قفل (بیان میرٹھی)

قفل بَند :- وہ چیز جو مقفّل ہو۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قفل بند ہونا :- (لازم) تالا پڑنا، قفل لگنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا جانے شبِ وصل گئے چھپ کے کدھر سے
تا صبح جو دیکھا تو رہا قفل مکاں بند (داغ)

قولِ فیصل۔ اس کا متعدی (قفل بند کرنا) بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے۔ آپ کمرے کا قفل بند کرنا بھول گئے تھے وہ تو کہئے خیریت ہو گئی کہ ہم نے دیکھ لیا ورنہ کوئی کچھ اٹھائے جاتا۔

قفل پڑنا :- قفل لگنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قفل ڈیوڑھی پہ سرِ شام سے پڑ جاتے ہیں
غیر دردانہ مگر شوق سے در آتے ہیں (شعلۂ جوالہ رعنا)

قفل توڑنا :- جس تالے کی کنجی گم ہو گئی ہو اس کو کسی چیز سے توڑ کے کھولنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

توڑ و قفلِ درِ گنجینہ کو لے کر پتھر
اے امیرو! در دیا توڑ ہیں کنکر پتھر (بحر)

قفل توڑنا :- چوری کرنے کے لئے تالا توڑنا تالا توڑ کے چوری کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

حسینانِ جہاں کب حسن کی دولت لٹاتے ہیں
لیا بوسہ جو ہم نے قفل توڑا گنجِ قاروں کا (بحر لکھنوی)

کھلا یہ بیتی ہمت سے دزدانِ مضامیں کے
عجب کیا قفل توڑیں خاک ہو کر گنجِ قاروں کا (کیفیت لکھنوی)

قولِ فیصل۔ تخصیص کے لیے "کو" (علامت مفعول) کے اضافے کے ساتھ "قفل کو توڑنا" کہتے ہیں۔

پر نہ اس بے قرار نے چھوڑا
گنجِ پنہاں کے قفل کو توڑا (تلق لکھنوی)

وضاحت کے لئے در یا دروازہ بھی لاتے ہیں۔ مثلاً ذیل کے شعروں میں "قفل درِ میخانہ توڑ"

اور "درِ گنجِ شہیداں کا قفل توڑ" نظم کیا گیا ہے۔

ابر اٹھا اب تو توبہ اے دلِ دیوانہ توڑ
گر نہیں ساقی نہ ہو قفلِ درِ مے خانہ توڑ (لطافت لکھنوی)

نہ گھبرا اے دلِ مفلس اندھیری رات آنے دے
کسی دن قفل توڑیں گے درِ گنجِ شہیداں کا (تسلیم لکھنوی)

لفظ در یا دروازہ کو حذف کر کے بھی کہتے ہیں، جیسے خزانے کا قفل توڑنا کے معنی ہوئے خزانے کے دروازے کا قفل توڑنا۔

کہاں سے لائے تم اک غم بھرا ہوا سا لگت ہے
بتاؤ قفل تو توڑا نہیں خزانے کا (سائل دہلوی)

قفل ٹوٹنا :- (لازم) تالا ٹوٹنا، قفل ٹوٹ کے چوری ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

تحفہ اتاری کھولے لب ان دانتوں کے جیسے (؟)
چوری اس گھر میں ہوئی یوں قفل اکثر ٹوٹ کر (صفدر لکھنوی)

قفل جڑنا :- تالا ڈالنا، قفل لگانا، اردو صرف، دہلی کی زبان

محلِ صرف۔ خدمت گار کو بھی باہر کیا اور اندر سے قفل جڑ دیا۔ (آبِ حیات)

قفل چھوٹا ہونا :- تالے کا ایسا خراب ہونا کہ ذرا سے جھٹکے یا کھٹکے سے اشارے سے بغیر کنجی کے کھل جائے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

چھوٹا ہے قفلِ میکدہ، اے میکشو! نوید
ہے دختِ محتسب کو مناسب کلید ہے (داغ)

قولِ فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت (قفل چھوٹا ہو جانا) بھی فصیح، رائج ہے۔

گفتگو جب کی دروغ اس نے معمّا کھل گیا
ہو گیا قفلِ دہن جس وقت چھوٹا کھل گیا (شاد لکھنوی)

محل کے اعتبار سے نکلنا کے ساتھ (قفل چھوٹا نکلنا) بھی استعمال کرتے ہیں۔

کہہ کہ ہاں منہ سے کیا وصل کا وعدہ نہ وفا
سچ تو ہے قفل دہن یار کا جھوٹا نکلا — لطافت

قفل جھوٹا ہو کے کھلنا، بھی صرف ہے۔

بعد مدت سفر عہد غلامی وہ ہوا
ہم کھل گیا قفل دہن یار کا جھوٹا ہو کر — ہجر لکھنوی

قفلِ خموشی: (باضافت) خموشی، نیز خاموشی کا قفل سے استعارہ کرتے ہیں۔ یعنی سکوت کو شاعری کے پیرایے میں قفل فرض کر لیتے ہیں۔ فارسی ترکیب، مذکر، شعراء کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ قفل خموشی (خاموشی) دہن میں یا لب پر ہونا یا لگانا وغیرہ اس کے صرف ہیں۔

لگا کر قفل خاموشی دہن میں
(دہن) چھپایا جیتے جی مجھ کو کفن میں — تسلیم (دشام غریباں)

کیوں نہ ہو قفل خموشی لب پر
(لب پر) کوئی سیدھی نہیں کل کیا کہیے — شوق لکھنوی

قفلِ دہن: (باضافت) دہن نیز دہان یعنی منہ کا قفل سے استعارہ کرتے ہوئے خاموشی مراد لیتے ہیں، فارسی، ترکیب مذکر، اصطلاح شعرا

سنا آپ نے جب یہ اس سے سخن
(دہن) خموشی ہوئی اس کی قفل دہن — اسیر (معراج الفضائل)

قول فیصل۔ جو چیز قفل دہن فرض کرتے ہیں ساتھ ہی ساتھ اس کا بھی ذکر کرتے ہیں جیسے کہ مندرجہ بالا شعر میں خموشی کو اور ذیل کے شعروں میں حلقۂ چشم، اور شرم، کو قفل دہن کہا گیا ہے۔

غیظ سے دیکھے گا جب وہ کہہ سکوں گا کچھ نہ میں
(دہان) حلقۂ چشم حبیب قفلِ دہاں ہو جائے گا — لطافت لکھنوی

آج وہ حال ہے اپنا جو کسی نے پوچھا
ہو گئی قفل دہن شرم بتایا نہ گیا — ہجر لکھنوی

اس کا صرف ہونے کے ساتھ کم اور ہو جانا کے ساتھ زیادہ ہے۔ (قفل دہن ہو جانا) اسیر اور ہجر نے خموشی اور شرم کو قفل دہن بنایا ہے۔ خموشی اور شرم یہ دونوں کیفیتیں جب طاری ہوتی ہیں تو آدمی کے منہ سے بات نہیں نکلتی، یہی وجہ ہے کہ ان دونوں کیفیتوں کو قفل دہن کہا گیا اور کہا جاتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ مذکورہ دونوں کیفیتیں انسان کی ذاتی کیفیتیں ہیں۔ یعنی آدمی کے چپ ہو جانے کا سبب خود اس کی ذاتی کیفیتیں ہیں برخلاف لطافت لکھنوی کے کہ موصوف نے حلقۂ چشم کو قفل دہن سے تعبیر کیا ہے اور حلقۂ چشم اپنا نہیں بلکہ دوسرے کا ہے بادی النظر میں یہ نیا صرف ہے مگر حقیقتہً ایسا نہیں ہے۔ لطافت نے الگ سے ایک بات پیدا کی ہے اور اپنی استادی کا ثبوت دیا ہے۔ محاورہ صرف قفل دہن ہونا ہے کسی کا رعب بھی ہمارے لیے قفل دہن ہو سکتا ہے۔ مثلاً ہم کہیں فرزندِ نبی کا رعب قفل دہن ہو گیا۔ اشقیا دم بخود سکتے کے عالم میں کھڑے رہے۔

قفل دینا: تالا لگانا، قفل ڈالنا۔ اردو صرف، متروک

قطع مقراض خموشی سے زباں کو کیجیے
قفل دے کر گنج پر مفتاح توڑا چاہیے — آتش

قول فیصل۔ خاموش کر دینا کے معنی میں شعراء دہن پر قفل دینا بھی استعمال کیا کرتے تھے۔

ہے فصل گل میں پیر مغاں کی دکاں پہ قفل
گویا دیا ہے بادہ کشوں کے دہاں پہ قفل — لطافت لکھنوی

قفل ڈالنا: تالا ڈالنا، قفل بند کرنا، کسی چیز کو مقفل کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ قفل لگانا نسبتۃً زیادہ ہے۔

قفل ڈالنا: (بٹیر کا) دو لڑنے والے بٹیروں میں کسی ایک بٹیر کا اپنے مد مقابل بٹیر کی چونچ کو اپنی چونچ میں پھنسا لینا اور دبا لینا۔ اردو صرف بٹیر بازوں کی اصطلاح۔

قفل شکنی: چوری کی غرض سے تالا توڑنا۔ فارسی ترکیب اصطلاح پولیس۔

محل صرف۔ سنا ہے کہ دولت گنج دارڈ میں آج رات کو قفل شکنی کی دو وارداتیں ہوئیں۔

قفل کاٹنا: قفل کے حلقے کو نہ کھلنے پر کاٹنا، اردو صرف قلیل الاستعمال

محل صرف۔ جوش محبت اسد میں گنبد کا قفل کاٹا اس قید خانہ تنگ و تاریک میں وہ ماہ رو صاحبقرانی محبوس رہا تھا۔ (طلسم ہوش ربا)

قفل کنجی میں رکھنا: کسی چیز کو مقفل کر دینا اور بہت حفاظت کرنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ سونا چاندی تو سونا چاندی تم المونیم کے برتن بھی قفل کنجی میں رکھتی ہو۔ خدا رحم کرے

قفل کھلنا: تالا کھلنا، اردو صرف، فصیح، رائج

گویا کلید قفل، کھلا قفل فیض عام
تا گاہ آسمان یہ گونجا زمیں کا نام — جوش ملیح آبادی

قفل کھولنا: تالا کھولنا، اردو صرف فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے "قفل کھولنا" کے معنی لکھے ہیں "(کنایۃً) رکاوٹ دور کرنا" اور مثال میں ذیل کا مصرع درج کیا ہے

ع وہ کھول دیتے [illegible] کے بند قفل [illegible] — قدر بلگرامی

حالانکہ شاعر نے "قفل کھولنا" نہیں بلکہ قفل کے

اعدا کے بند کھولنا کہا ہے جس کا مفہوم ہے بندش دور کرنا، یعنی لفظ قفل تشبیہ کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ یعنی قفل اپنی جگہ اصلی قفل ہے اور اس کا کھلنا بھی اصلی ہے۔ جب دونوں لفظیں اپنے اصلی معنی میں ہیں تو مجازی معنی ہیں رکاوٹ دور کرنا، لکھنے کیا معنی ہوئے، مصرع بالا کا مطلب یہ ہے کہ وہ دہ (تلوار) اعدا کے بند اس طرح کھول دیتی ہو جس طرح کنجی قفل کو کھولتی ہو۔ یہاں شاعر نے کنجی کو محذوف رکھا ہی رکاوٹ دور کرنے کے معنی میں یہ صرف کوئی نہیں بولتا یہ صرف مؤلف مذکور کی جدت طبع کی کرشمہ سازی ہو۔

قفل لگانا (ف) تالا بند کرنا؛ اردو صرف فصیح، رائج۔

دست کجی میں آکے عطا سے رہا ہے بال
کیوں منعموں نے آگے لگایا یہاں یہ قفل — لطافت لکھنوی

قول فیصل: شعر میں قفل لگانا کا مفہوم مانع ہونا رکاوٹ ڈالنا بھی ہو سکتا ہے۔ بہت ممکن ہے شاعر نے یہی مفہوم لیا ہو کیوں کہ دروازہ یا صندوق وغیرہ جس میں قفل لگایا جاتا ہے اس کا ذکر مصرع اول میں نہیں ہے۔ قفل لگا دینا جو اس کی تکمیلی صورت ہے وہ بھی فصیح و رائج ہے۔

کہتا ہوں نشہ میں مہ تاباں کو دیکھ کر
کس نے لگا دیا ہے در آسماں پہ قفل — لطافت

قفل لگنا (ف) تالا بند ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

جو کہ صندوق ہے شتر پہ دھرا
سب ہی قفل مرضی ہے لگا — میر ضمیر

قفل مارنا (ف) دو لڑنے والے بٹیر دل میں کسی ایک بٹیر کا اپنے مد مقابل بٹیر کی چونچ کو اپنی چونچ میں لے کے دبا لینا، اردو، بٹیر بازوں کی اصطلاح۔

قفل میں بند کرنا (ف) حوالات میں بند کرنا اردو صرف، دہلی کی زبان۔

قفل ہونا (ف) تالا لگا ہونا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہے فصل گل میں پیر مغاں کی دکان پہ قفل
گویا دیا ہے بادہ کشوں کے دہاں پہ قفل — فتنہ لکھنوی

قفلی (ث) ڈھکنے دار ظرف جس میں بالائی کی برف جماتے ہیں، اردو مونث، فصیح، رائج۔

محل مثال: دن تو دوڑ دھوپ میں کٹ جاتا، رات کو تھک کر گھر میں جب ہم جاتے تنگ حویلی جیسے برف کی قفلی دیوار کا لونا شورے کا کام کرتا۔

(داستان سر در اودھ قفلی)

قول فیصل: اس کی جمع الف نون کے ساتھ قفلیاں بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے مشاعرہ ختم ہونے کے بعد فالسے کی برف جمائی گئی۔ اس کی دو دو قفلیاں احباب نے نوش کیں۔

(امراؤ جان ادا)

عوام قلفی کہتے ہیں۔

قفلی (ث) پیچدار ظرف جو ایک دوسرے میں پھنس جاتا ہے۔ اردو قلیل الاستعمال۔

قفلی (ث) پیتل وغیرہ کی بنی ہوئی حقے کی ...، اردو، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل: عوام اس کو قلفی کہتے ہیں۔

قفلی (ث) سالن وغیرہ بند کرنے کی قفلی۔

(نور اللغات)

قول فیصل: عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قفلی (ث) شیر برنج کی ایک پیالی پر دوسری پیالی ڈھانک کے رکھ دیتے ہیں اور اس کو قفلی کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قفلی (ث) نمش کا پیالہ، اردو، قلیل الاستعمال۔

قفلی (ث) پہلوانوں کا ایک پیچ۔ اردو مونث، پہلوانوں کی اصطلاح۔

قفلی پڑ جانا (ف) پتنگ اڑانے میں دو پتنگوں کی ڈور کا آپس میں اس طرح پیچ پڑ جانا جن کا چھٹنا مشکل ہو۔ اردو صرف، کنکوے بازوں کی اصطلاح۔

قفلی جمانا (ف) شربت یا دودھ وغیرہ کو ایک مخصوص ڈھکنے دار ظرف میں ڈال کر ایک خاص طریقے سے جمانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قفلی دار (ص) حقے یا پیچ میں قفلی ہونا، فارسی ترکیب اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل مثال: آج رات کو چھوٹا سا مشاعرہ کیا ہے۔ تین سو سے اوپر تین قفلی دار پیچ اکبری دروازے سے خرید لاؤ۔

قفلی کرنا (ف) دو مدعیوں کا اپنے دانتوں کو اس طرح بند کرنا کہ پھر نہ کھولیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل: بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

قفلی لگ جانا (ف) دو چیزوں کا اس طرح پڑ جانا کہ پھر چھٹنا مشکل ہو۔ (شعر) ایک کے منہ کے اندر دوسری کی ٹھوڑھی آگئی، دونوں کے سکے میں نیچے کا جبڑا آگیا اور قفلی بھی لگ گئی۔

(نور اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ققنس (ث) بضم اول و سوم، ایک خوش رنگ اور خوش آواز پرند کا نام جس کی رنگا رنگ آواز سے حکیموں نے موسیقی کا علم ایجاد کیا ہے (تحقیق) موسیقار، قوقنوس کا مخفف، یونانی

مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ققنس بھی حسن صوت میں شاگرد اس کا تھا
گویا کہ ہم صفیر وہ روح القدس کا تھا ذیرنفتہ

قول فیصل۔ کہتے ہیں کہ ققنس کی عمر طبعی ایک ہزار سال کی ہوتی ہے اور اس کی مادہ نہیں ہوتی محققین نے اس کی پیدائش کے بارے میں لکھا ہے کہ جب یہ پرند بوڑھا ہو جاتا ہے تو لکڑیاں جمع کر کے اس کے ڈھیر پر جا بیٹھتا ہے اور اپنی چونچ جس میں بہت سے سوراخ ہوتے ہیں آوازیں نکالنے لگتا ہے جب ایک سوراخ سے دیپک راگ نکلتا ہے تو وہ اس وقت اسی سوراخ پر زیادہ زور دیتا ہے۔ یہاں تک کہ دیپک راگ کی تاثیر سے ان لکڑیوں میں آگ لگ جاتی ہے اور ققنس اسی آگ میں جل بھن کے راکھ ہو جاتا ہے۔ خدا کی قدرت ہے اس راکھ پر پانی برس جاتا ہے پھر اس راکھ سے خود بخود ایک انڈا پیدا ہوتا ہے اس انڈے سے دوسرا ققنس وجود میں آتا ہے۔ بعضوں نے لکھا ہے کہ اس کی چونچ میں تین سو ساٹھ سوراخ ہوتے ہیں۔ اور ہر سوراخ سے ایک علیحدہ راگ نکلتا ہے جب اس کی موت کا وقت آتا ہے تو لکڑیاں جمع کر کے ان پر بیٹھ جاتا ہے۔ اور اپنی چونچ کے سوراخوں سے آوازیں نکالنے لگتا ہے اور اپنی آواز سے مست ہو کے پروں کو جھاڑتا اور بازوؤں کو پھٹپھٹانے لگتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے پروں سے چنگاریاں جھڑنے لگتی ہیں۔ جیسا کہ ذیل کے شعر سے ظاہر ہوتا ہے۔

دم پری کب مشتعل ہے آتش رنگ حنا
بال ققنس کی طرح جھاڑیں شرارے ہاتھ پاؤں — ناسخ

اور چنگاریوں سے لکڑیوں میں آگ لگ جاتی ہے اور وہ اسی آگ میں جل جاتا ہے باقی حالات اور دیگر ہیں جو اوپر لکھے جا چکے ہیں۔ بعض شعرا نے اس کے مست ہو کے پروں کو جھاڑنے اور بازوؤں کو پھٹپھٹانے کی کیفیت کو رقص سے تعبیر کیا ہے۔

نکلتے تیس صوفی حال کرتے وال جو جل جاتا
ہم سیمرغ قاف و ققنس تھے رقاصی کا جوڑا — انشاء

انشاء نے ذیل کے شعر میں تشخص اور ققنس قافیہ کیا ہے جو اصولاً صحیح نہیں ہے۔

سیمرغ عنقا اور ققنس،
غش ہو تیرے ملک با لتشخص — انشاء

قُل :- (بالضم) درویشوں کے سالانہ فاتحے کا دن جس میں چاروں قُل پڑھ کے بخشتے ہیں۔ اردو مذکر، سالکوں کی اصطلاح

کیا غضب ہے کوئی اس سے جاکے یہ کہتا نہیں
گر مجھے پہ شیوہ نامہربانی ختم ہے
پر ترے عاشق کا اور مرسل ہے کہتے ہیں آج
قل میں ہو تو بھی شریک آیا رجانی ختم ہے — شاہ نصیر

قول فیصل۔ لفظ قل عربی میں امر کا صیغہ ہے اس کے معنی ہیں کہہ، بولو، اردو میں ان معنوں میں استعمال نہیں ہوتا ذیل کے چار سورہ ہائے قرآنی کو چاروں قُل کہتے ہیں سورہ اخلاص، سورہ ناس، سورہ کافرون، اور سورہ فلق، ان چار سورتوں کو مجموعی طور پر چاروں قل اس لیے کہتے ہیں کہ ان چاروں کی ابتدا لفظ قل سے ہوتی ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس نام کی وجہ تسمیہ یوں لکھی ہے " چونکہ ان سورتوں میں خداوند تعالیٰ نے اپنے رسول مقبول کی طرف خطاب کر کے کہیں فرمایا ہے اسے محمد کہہ دو، اللہ واحد ہے یہ کہیں فرمایا ہے کہ اے محمد کہہ دو میں پناہ مانگتا ہوں، صبح صادق کی سپیدی پیدا کرنے والے خدا سے شر و غیرہ سے کہیں فرمایا ہے۔ کہہ دو میں پناہ مانگتا ہوں رب ناس بادشاہ انام و خلائق سے " کہیں ارشاد ہے کہہ دو اے محمد کافروں سے۔ پس اسی وجہ سے یہ نام پڑ گیا۔ ورنہ کسی سورے کا نام سورہ اخلاص کسی کا نام سورہ فلق کسی کا نام سورہ ناس اور کسی کا نام سورہ کافرون ہے ورد والوں نے اس وجہ سے کہ ان سورتوں کا فاتحہ پڑھنے میں رواج ہو قل پر ہلاکت کا اطلاق کر کے اور دہ بنا لیا گیا۔

قَلا :- (بالفتح) گرہ باز کبوتر کا سر نیچے ٹانگیں اوپر کر کے گھوم جانا۔ اردو مونث کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

قُلا :- (بضم قاف) گھوڑے کا ایک رنگ۔ اردو صفت سوتریوں کی اصطلاح، قلیل الاستعمال۔

محل فقرہ۔ ہمیں سبزہ یا کمیت گھوڑا خریدنا چاہیے تھا قلا خرید لائے یہ عام طور سے منحوس سمجھا جاتا ہے۔ میرے پاس بھی تھا جب تک رہا میں مصیبت میں گرفتار رہا۔

قلابازی کھانا :- سر نیچے ٹانگیں اوپر کر کے اپنے آپ کو الٹا کر کے دوسری طرف گرانا، اردو مصدر عوام کی زبان۔

یہ لوٹن آیا قلابازیاں جو کھاتا ہے
کبوتری کا حنا ہے وہ یا کسی نر کا — جان صاحب

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے نیچے کا چھٹنیا کھانا، لوٹا لوٹ پھرنا بھی معنی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قُلّابہ :- (بضم اول و تشدید دوم) لوہے کا حلقہ

کڑی عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے مچھلی کا کانٹا بھی اس کے معنی لکھے ہیں جو عربی سے لیے ہیں۔ لیکن اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے، یہ لفظ قلب بمعنی الٹنے سے مشتق ہے۔

قلاجنگ :۔ زمین پر دونوں ہاتھوں کو ٹیک کے اور ٹانگیں اونچی کر کے اپنے آپ کو پلٹنا اردو پہلوانوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ اس کا صرف کھانے کے ساتھ ہے

قِلادَہ :۔ (بکسر اول و فتح چہارم) پٹا۔ عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

رہے تب اور ہوا کی یہ تاثیر
غل دیوانہ ہے قلادہ شیر
سودا

حسن عارض ہے فلک منہ ماہ کامل زلفیں رات
ہالہ مہتاب سونے کا قلادہ ہو گیا
رشک

قول فیصل۔ عربی میں قلادہ، قلد (بالکسر) سے مشتق ہے

قُلار :۔ (بالضم) وہ بادشاہی سپاہ جو لال انگرکھے لال پگڑی، کالے دوپٹے کی وردی سے مشرف، ڈھال چھوٹے چھوٹے چاندی کے سونٹے ساتھ لیے ہوئے بادشاہ کی سواری کے ساتھ ساتھ چلتے اور خلاف داب شاہی کوئی امر ہونے پر لوگوں کو مار بیٹھتے تھے۔ یہ لوگ پہرہ چوکی وغیرہ کا کام کرتے تھے (جمع قلی) ترکی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب نہیں بولتے۔

قلاش :۔ مفلس، نادار۔ ترکی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

پہنڈ گانی ہوئی ہے سب یہ وبال
کنجڑے جھینکیں ہیں روتے ہیں بقال
پوچھ مت کچھ سپاہیوں کا حال

ایک تلوار نیچے ہے اک ڈھال
بادشاہ وزیر سب قلاش ببر

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لچا، گنڈا بے نام و ننگ بھی اس کے معنی لکھے ہیں۔ مگر اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔ مؤلف نور اللغات نے اس کے ایک معنی بے غیرت بھی لکھے ہیں ان معنی میں بھی لکھنؤ والے نہیں بولتے۔

قل اعوذیہ :۔ (بضم اول و فتح سوم و واؤ معروف و کسر ششم) وہ مکار اور حیلہ باز آدمی جو مفت کی رقم کھانے کے لئے محض نمائشی طور پر مقدس اور پارسا بنے اردو، مذکر عوام کی زبان۔

محل صرف۔ جو علماء .... بنتے زیادہ ہیں ان کو بھی لوگ پسند نہیں کرتے اور قل اعوذیہ کہتے ہیں (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے اس کے معنی "خیرات پر زندگی بسر کرنے والا" لکھا ہے جو ٹھیک طور سے واضح نہیں ہوتا، اور صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی اس کا مفہوم "مقدس اور پارسا بننا" صحیح نہیں لکھا ہے۔ کیونکہ ان کے لکھے ہوئے مفہوم سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ لفظ قل اعوذیہ حاصل مصدر ہے نہیں بلکہ علم ہے۔ مؤلف مذکور نے قل اعوذیہ، کو قل اعوذیہ پن کا مفہوم دے دیا ہے۔ جو قل اعوذیہ کی صفت ہے۔ اس کا استعمال زیادہ تر کٹھ ملاؤں کے لیے ہوتا ہے۔

قلاقنا :۔ آوازے کسنا، بنانا، مذاق اڑانا، اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ پھبتیاں کہنے اور قلاقنے میں استاد ڈبنگ کی اڑاتے اور شیخی کی لینے میں آندھی

قلاقند :۔ ایک قسم کی شیرینی ایک طرح کی برفی کا نام، اردو مونث، رائج۔

محل صرف۔ میرن صاحب نے اپنے جی میں یہ ارادہ کیا کہ جلیبیاں راہ میں ہپ کر لیں گے اور قلاقند تمہاری نذر کر کے تم پر احسان دھر لیں گے کہ بھائی میں دلی سے آیا ہوں، قلاقند تمہارے واسطے لایا ہوں (خطوط ہندی)

قول فیصل۔ بعضوں کے نزدیک مذکر بھی ہے چنانچہ مؤلف قرآن السعدین نے تذکیر کی مثال میں کسی غیر معروف شاعر کا یہ شعر پیش کیا ہے

بہت مدت سے تھا میں آرزو مند
کھلایا تو نے کیا اچھا قلاقند
حفیظ

فارسی میں مصری کے کوزے کو کلہ قند کہتے ہیں، قیاس کہتا ہے کہ اردو والوں نے اسی کو قلاقند کر کے معنی بدل لیے۔ واللہ اعلم۔

قلا کھلانا :۔ گرہ باز کبوتر کا اڑتے میں قلابازی کھانا، اردو مصدر، رائج۔

قلانچ :۔ (بالضم) خرگوش وغیرہ کی زقند، ہرن کی چوکڑی، اردو مونث، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ ترکی زبان میں "قلاچ" ہے جس کے معنی ہیں دونوں ہاتھوں کی مقدار طول یعنی کہنی سے بیچ کی انگلی کے سرے تک کی لمبائی یا دونوں بالشتوں کے مجموعی طول کی مقدار اور قلانچ بمعنی گھوڑے کا جست بھرنا، ان دونوں صورتوں میں دوسری صورت اردو میں رائج ہے سب فرق یہ ہے کہ ترکی میں قلاچ، بغیر نون غنہ ہے اور گھوڑے کی جست کے لیے مخصوص ہے۔ لیکن اردو میں نون غنہ کے ساتھ ہے اور گھوڑے کی جست تک محدود نہیں ہے۔

قلانچ مارنا :۔ زقند بھرنا فاصلے سے پاؤں رکھنا (قصص) ہرن نے ایک قلانچ ماری اور

نکل گیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بصیغۂ جمع "قلانچیں مارنا" زیادہ بولتے ہیں۔

قلانچیں بھرنا:- چوکڑیاں بھرنا، زقندیں لگانا، بہت اچھلنا کودنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

جب نہ دیکھو یار کی چشم سیاہ کے
جنگل میں بھرتا ہے قلانچیں ہرن کے ساتھ — ذوق

قول فیصل۔ قلانچیں بھرنا، ہرن وغیرہ کے اچھلنے کودنے کو کہتے ہیں۔ جیسا کہ شعر سے ظاہر ہے۔ شاعر نے ہرن کے ساتھ استعارے کے طور پر محبوب کی چشم سیاہ کے وحشی کے اچھلنے کودنے کو بھی قلانچیں بھرنا کہا ہے۔ مؤلف نور اللغات نے قلانچیں لگانا اور قلانچیں مارنا بھی انھیں معنی میں لکھا ہے۔ جو زبانوں پر برابر آتا رہتا ہے۔

قلب (بالفتح) دل۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

آلودہ گناہوں سے کرے دل کو نہ انساں
ہے قلب بشر منزلِ الہام خدا کا — تجر

قول فیصل۔ اس کے لغوی معنی ہیں الٹا ہوا۔ دل چونکہ الٹا لٹکا ہوا ہے۔ اس لیے کہتے ہیں۔

قلب:- لشکر کا درمیانی حصہ، فوج کا بیچوں بیچ، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل مثال۔ قلب لشکر میں بارگاہِ آسماں جاہِ ملکہ جمیلہ، گرد اور شاہزادیوں کی بارگاہیں۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل۔ قلب لشکر اور قلب، فوج کی ترکیب سے زیادہ مستعمل ہے تنہا کم بولتے ہیں۔ بہت کمی کے ساتھ قلب سپاہ بھی کہہ دیتے ہیں۔

شعر لشکر سینہ تھا قلب سپاہ میں خود سر — مرزا دبیر

قلب:- کھوٹا سکہ، یا سونا چاندی، عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

بے قیمت بلبل نہ اگر دے کوئی صیاد
سب نہ لگا، قلب نہ ٹھہرا تو زر گل — رند

قول فیصل۔ کھوٹے سکے کو سکۂ قلب اور سونے کو زر قلب، کہتے ہیں۔

نکلی ہے درہم و دینار سے دہر میں کھوٹ
ایک تو ان میں زر قلب ہے اک سیم دغل — نظم طباطبائی

قلب:- الٹا ہوا۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ع اقبال کو جو قلب کیا لا لقا ہوا — میر حمید

قول فیصل۔ کسی لفظ کو الٹی طرف سے اسی طرح ترتیب کے ساتھ پڑھنا جس طرح سیدھی طرف سے پڑھتے ہیں۔ قلب کرنا کہتے ہیں۔ جیسے کہ مصرع بالا میں اقبال کو الٹی طرف سے پڑھو تو لا لقاب بن جاتا ہے۔ بعض الفاظ کو الٹنے سے ان کی صورت نہیں بدلتی جیسے شاباش، کو الٹیے تو شاباش ہی رہتا ہے یہی صورت لفظ "نان" کی بھی ہے۔

قلب الٹ جانا:- دل ٹھکانے نہ رہنا، دل کا قابو سے باہر ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل مثال۔ بس یہ سمجھتے ہی غصہ ناک ہوکر سحر پڑھا کہ اندیشہ جادوگر کو گرمی معلوم ہوئی لیکن کچھ دیر کے بعد اسے قلب الٹ گیا خیالات فاسد نے مرتبہ یقین درست نہ رکھا ... جنون کی صورت پیدا ہوئی (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل۔ یہاں عورتیں قلب کو بفتحتین قَلَب بولتی ہیں۔

قلب اندر سے صاف ہونا:- دل میں کسی قسم کی کدورت نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گو کہ مذہب خلاف تھا ان کا قلب اندر سے صاف تھا ان کا — مرزا شوق

قلب بے قرار ہونا:- دل بے چین ہونا۔ دل کو سکون نہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل مثال۔ کہیں اس گوہر بے بہا کا پتا نہ ملا ... اس وجہ سے قلب بے قرار ہے جنون سر پر سوار ہے (طلسم ہوش ربا)

قلب پانی ہونا:- دل کا کسی صدمے سے بہت زیادہ متاثر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع پانی ہو قلب، شہ کا جو رونا بیاں کروں — نفیس

قلب پتھر ہو جانا:- دل سخت ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم نے نرمی اس قدر کی تو نے سختی اس قدر
دل ہمارا موم، تیرا قلب پتھر ہو گیا — تجر لکھنوی

قلب پر نشتر لگنا:- یکایک بہت زیادہ صدمہ گزرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

باتیں یہ والدین کی سن کر وہ اور اک قلب پر لگا نشتر — شوق

قلب پھرنا:- دل کا کسی طرف مائل ہونا، توجہ کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ع شاید کہ قلب یار بھی ٹک اس طرف پھرے — میر

قلب پھڑکنا:- دل کا بیتاب ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع ستم کیا قلب نے پھڑک کر غضب کیا آنکھ نے چھلک کر — جلال

قلب تھرانا:- دل کا کانپنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل مثال۔ غدمت اپنے نور نظر کو دیکھا قلب تھرا گیا۔ (طلسم ہوش ربا)

قلب ٹکڑے ٹکڑے ہونا:- دل پر بہت صدمہ گزرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آہ اے معصوم بچے کیا کروں مجبور ہوں
تیری ان باتوں سے ٹکڑے ہو گئے قلب و جگر — عزیز لکھنوی

قلب ٹھہرنا:- تڑپتے ہوئے دل کا قابو میں آنا، دل سنبھلنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

رد ہوں بلائیں قلب ٹھہر جائے کیا کریں
آؤ بچا بچا کے دعا کریں — میر عشق

قلب چاک ہونا:- دل کو بہت زیادہ صدمہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اتارا کاسۂ سر باندھ کے ڈورے سے دم بھر میں
ہوا چاک اس سے گر برگشتہ ہو کر قلب مرتد کا — محسن کاکوروی

قلب حاضر:- حضور قلب، انتہائی خلوص۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

کروں تحمید طیب خاطر سے، کروں تنزیہ قلب حاضر سے — ناسخ

قول فیصل۔ اب کل پڑھے لکھے طبقہ حضور قلب، زیادہ بولتے ہیں

قلب دھڑکنا: دل کا دھڑکن میں گرفتار ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

زندگی اوج ثریا کی طرف جانے لگی
قلب انجم کے دھڑکنے کی صدا آنے لگی — جوش ملیح آبادی

قولِ فیصل: قلب کی جگہ اس محاورے میں دل زیادہ بولتے ہیں

نجد سے جانب لیلیٰ جو ہوا آتی ہے
دل مجنوں کے دھڑکنے کی صدا آتی ہے — تعشق

قلب روشن ہونا: دل میں کسی قسم کی کدورت باقی نہ رہنا، دل کا نورانی ہو جانا یعنی بالکل صاف ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: مواج و رعد و برق لامع قدموں سے ملکہ حیرت کے لپٹ گئے، کہا ہم نمک خواران قدیم ہیں۔ خدائے نادیدہ کے سجدہ کرنے سے قبل قلب ہمارے سیاہ تھے۔ اس وقت روشن ہو گئے۔ (طلسم ہوشربا)

قلب زار: (باضافت) وہ دل جو غم سے بے حال ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

کوئی پھانسی پر چڑھے کیا درد قلب زار میں
وہ سمجھتا ہے ثمر آیا ہے نخل دار میں — عزیز لکھنوی

قلب ساز: (بے اضافت) جعلی سکے بنانے والا۔ فارسی ترکیب قلیل الاستعمال۔

قلب سازی: (بے اضافت) جعلی سکے بنانا۔ فارسی ترکیب مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

زبان اے پرفریب ہو ! قہر سے اللہ کے مانگو
سزا دیتا ہے حاکم آدمی کو قلب سازی سے — آتش

قلب سیاہ: (باضافت) تاریک دل، وہ دل جو اچھی باتوں کا اثر قبول نہ کرے، بے رحم بے حس اور ظلم پسند دل۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قول فیصل: "سیاہ" کی جگہ اس کا مخفف "سیہ" بھی ہے (قلب سیہ)

ظلمات میں اک چشمۂ حیوان نظر آیا
ہے قلب سیہ بزم خرابات سے محفوظ — سحر لکھنوی

قلب سیاہ ہونا: گناہوں کی وجہ سے دل کا تاریک ہونا، دل کا بے رحم بے حس اور ظلم پسند ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: مواج و رعد و برق لامع قدموں سے ملکہ حیرت کے لپٹ گئے، کہا ہم نمک خواران قدیم ہیں۔ خدائے نادیدہ کے سجدہ کرنے سے قبل قلب ہمارے سیاہ تھے۔ اس وقت روشن ہو گئے (طلسم ہوشربا)

قلب کا حال کہنا: دل کا حال بتانا، اپنی حالت بیان کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کچھ تو کہہ ہم سے اپنے قلب کا حال
کس کا بھایا ہے تجھ کو حسن و جمال — شوق (زہر عشق)

قلب کھنچنا: دل کھنچنا، دل کا کسی چیز کو بہت زیادہ پسند کرنا اور بے تابی کے ساتھ اس کو حاصل کر لینے کا آرزومند ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ گیندھی چوٹیاں گلگوں کی قلب ڈھاتی تھیں
قلب کھنچتے تھے اس انداز سے بل کھاتی تھیں — مہذب

قول فیصل: قلب کی جگہ دل زیادہ زبانوں پر ہے

قلب گاہ: (بے اضافت) درمیانی فوج کے کھڑے ہونے کی وہ جگہ جہاں فوج کے درمیانی سپاہی کھڑے ہوں۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

قلب ماہیت: (باضافت ویائے مشدد) ماہیت بدل جانا، اچھی حالت کا بری حالت سے بدل جانا۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بدل جاتی ہے اصلیت اسی میں
کہ دیکھی قلب ماہیت اسی میں — صفیر بلگرامی

قلب ماہیت ارباب صفا کھوتی ہے قدر
عدم آسا سے ارزاں ہو سبا گوہر کا — آتش

قلب ماہیت کا باعث ہے بشر کی فرط فقر
ڈوب مرنے کے لیے کشتی کف سائل میں ہے — مہدی حسین ناصر

قول فیصل: اس کے برخلاف بری حالت کا اچھی حالت سے بدل جانا بھی قلب ماہیت ہے۔

قلب ماہیت ادنیٰ جو ہو تجھ کو منظور
جائے خوں عطر حنا نکلے جو دل فصد طلب — ببر

قلب ماہیت ہونا، اس کا خاص صرف ہے۔

کب رہا سیماب جب سیماب چاندی ہو گیا
قلب ماہیت ہوئی ہوتی جو دولت مانگتا — سحر

قلب مکدر ہونا: دل میلا ہونا، دل کو ملال ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

عشق جب تک نہ تھا اچھا تھا پر اب عاشق ہوں
آئینہ بن گئے ہیں قلب مکدر میرے ! — رشاد اردو (دفتر)

قلب میں کینہ ہونا: دل میں کدورت ہونا، دل میں کسی کی طرف سے بغض ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

الفت ہے نہ پاس ربط و رسم ہے
منہ پر تو ہیں صاف قلب میں کینہ ہے — میر درد

قلبہ: (بالضم) ہل، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل: یہ لفظ تنہا استعمال میں نہیں ہے تعلیم یافتہ حضرات ہل اور بیل کی مدد سے کھیت جوتنے کے معنی میں قلبہ رانی استعمال کرتے ہیں۔ مگر وہ بھی نظماً اور بہت کمی کے ساتھ۔

مقدر نے انھیں مصروف رکھا قلبہ رانی میں
وگرنہ حکمرانی کا بھی یہ جلوہ دکھا دیتے — نظم طباطبائی

قلبی: (بالفتح) قلب سے منسوب، دلی۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل: قلبی دشمنی، قلبی عداوت وغیرہ کے لیے مستعمل ہے۔

قلبی: کھوٹا، جعلی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قلبی ہ۔ الٹا کیا ہوا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

قلبی دشمنی ہ۔ سخت عداوت، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

نگاہ یار سے قاصد کا بچنا غیر ممکن ہے
ازل سے دشمنی قلبی ہے شہباز و کبوتر میں — برق

قول فیصل۔ انہیں معنی میں قلبی عداوت بھی مستعمل ہے عکس سے کہتے ہیں یہ قلبی عداوت دیکھیے

مجھ کو ایذا حور نے جس دم کیا آرام دہ — رشک

قلبی دورہ ہ۔ دل کا دورہ، ہارٹ اٹیک، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی محل پر قلبی شکایت بھی بول دیتے ہیں۔

قلبی صدمہ ہ۔ دلی رنج، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قلبی محبت ہ۔ دلی محبت، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قل پڑھنا ہ۔ قبر میں رکھنے کے لیے ڈھیلوں پر قل ہو اللہ پڑھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

مر گئے پر بھی مجھے دیو جنوں کا ڈر ہے
دیکھو قل پڑھ کے مری قبر کے اندر پتھر — (نور اللغات)

قول فیصل۔ دفن کے وقت ڈھیلوں پر قل ہو اللہ پڑھ کے قبر میں رکھتے ہیں۔ قل پڑھنا سے چار دن پر قل پڑھنا مراد لیتے ہیں۔

قِلّت ہ۔ (بکسر اول و فتح دوم مشدد) کمیابی، چیز کا کم ملنا، کمی، تنگی، عربی مونث، فصیح، رائج۔

جو اس کے خلاف رائے رکھے اکبر
خاموش رہو سمجھ کی قلت سمجھو — اکبر الہ آبادی

محل فصاحت۔ اسد کی قلت کی وجہ سے روسی مایوس ہو رہے تھے۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ یہ لفظ اپنی ضد کثرت کے ساتھ بھی بہت استعمال کیا جاتا ہے۔

ع خدا کا شکر صد شکر کثرت ہے نہ قلت ہے — منیر

صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی، دقت، دشواری، مشکل اور صعوبت بھی لکھے ہیں اور ان معنی کی مثال میں یہ فقرہ درج کیا ہے۔ "ہر چیز یہاں بہت ہی قلت سے ملتی ہے" پیش کردہ فقرے میں قلت کے جو معنی ہیں اس کو مؤلف مذکور نے پورے طور سے واضح نہیں کیا ہے۔ در اصل یہاں قلت اس دشواری سے مراد ہے، جو کسی کمیاب چیز کی تلاش و جستجو میں پیش آئے یعنی قلت کے معنی تنہا دشواری نہیں ہیں بلکہ اس میں کمی کا مفہوم بھی شامل ہے قلت ہونا خاص صرف ہے۔

کثرت یہ ہو گئی ترے کشتوں کی آج کل
تنگیوں میں بہر قبر ہے قلت زمین کی — تسخیر

قَلْتَبان ہ۔ (بفتح اول و سوم) وہ شخص جس کی عورت بدکار ہو اور پھر جان بوجھ کر روک ٹوک نہ کرے، بے غیرت، بھڑوا، بے حمیت، وہ شخص جو اپنی عورت کو دوسرے کے پاس بھیجے۔ قرمساق عربی، مذکر۔

قول فیصل۔ یہ لفظ کرتباں اور غلتبان بھی آیا ہے جس کے لغوی معنی گڑھے اور گول پتھر یا بیلن کے ہیں جس کو زمین پر یا چھت کے ہموار کرنے کے واسطے پھراتے ہیں۔ چونکہ یہ پتھر از خود نہیں پھرتا دوسرے کے اختیار میں ہوتا ہے اور اسی طرح دیوث کی عورت کا حال ہے کہ اس کے کہنے میں نہیں ہوتی پس اس وجہ سے مجازاً یہ معنی ہو گئے۔ یا یوں کہو کہ گول پتھر یعنی چکنا گھڑا ہے جسے غیرت کا اثر نہیں) فرہنگ آصفیہ

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے مؤلف مذکور نے بے غیرتی، بے حمیتی اور بھڑوا پن کے معنی میں قلتبانی بھی لکھا ہے۔ وہ بھی دہلی سے مخصوص ہے۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

قُلَّتَین ہ۔ (بضم اول فتح دوم مشدد و فتح سوم) نجس، ناپاک، اردو صفت، عورتوں کی زبان۔

محل فصاحت۔ تم سے کہا تھا کہ کونا غوطہ کر لو مگر تم نے نجس چھینٹیں اڑا کے پوری چاندنی کو قلتین کر دیا۔

قول فیصل۔ یہ لفظ عربی ہے۔ عربی میں اس کے معنی ہیں دو اتنے بڑے دو ظرف جن میں دس دس من پانی آ جائے۔ جس من پانی کی مقدار (مؤلف نور اللغات) کے قول کے بموجب امام شافعی کے مذہب میں اتنا پانی استعمال سے نجس نہیں ہوتا۔ قلتین عربی میں قلت کا تثنیہ ہے۔

قلتین ہ۔ ہر ایک کے کام میں آئی ہوئی عورت، فاحشہ، کسبی۔ اردو صفت دہلی کی زبان۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ یہ محاورہ متعصب حنفیوں کا تراشا ہوا ہے۔ کیونکہ شافعیوں کے یہاں "قلتین" وہی حکم رکھتا ہے جو حنفیوں کے یہاں دہ در دہ حوض۔ مگر حنفی اس کو نجس سمجھتے ہیں۔

قلتین ہ۔ وہ پیالہ یا ظرف جو مختلف لوگوں کے استعمال میں رہے۔ جھوٹا پیالہ۔ اردو صفت دہلی کی زبان۔

اگر چاہتا ہے مرے دل کا چین
نہ دینا وہ ساغر جو ہو قلتین — میر حسن

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں ہر نجس چیز کو قلتین کہتی ہیں چاہے وہ پیالہ ہو یا کوئی دوسری چیز۔

قلتین کرنا ہ۔ (متعدی) نجس کرنا۔ اردو صرف

عورتوں کی زبان

محل ضرب۔ تم بھی عجیب آدمی ہو جب ہاتھ بھرے کانسے میں ڈال دیا تمام پانی قلتین کر دیا۔

قول فیصل۔ اس کا لازم قلتین ہونا بھی عورتیں برابر بولتی ہیں۔

قلچاق :۔ (بالفتح) آہنی دستانہ جو فوج کے لوگ رکھتے ہیں۔ ترکی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قُلزُم ۱ (بضم اول و سوم) وہ سمندر جو عرب اور مصر کے مابین واقع ہے۔ عربی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ علم جغرافیہ کی اصطلاح میں اسے بحر قلزم کہتے ہیں تنہا قلزم نہیں کہتے۔

قُلزُم ۲ نہایت گہرا دریا، عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تیغ میں وہ جہاز ی نہ وہ قلزم نظر آیا
ساحل پہ سمندر کا تلاطم نظر آیا — میر انیس

قول فیصل۔ فارسیوں نے بفتح سوم (قلزَم) بھی استعمال کیا ہے۔ مگر اردو والے بضم اول و سوم (قُلزُم) ہی استعمال کرتے ہیں۔ دریا کے معنی میں بھی کمی کے ساتھ قلزم ابلنا، قلزم رواں ہونا وغیرہ اس کے صرف ہیں۔

سمجھ ہو جس کی بلیغ سمجھے نظر ہو جس کی وسیع دیکھے
ابھی وہاں خاک بھی اڑے گی جہاں یہ قلزم ابل رہا ہے — اکبر الہ آبادی

رواں قلزم نکتہ دانی ہے آج
زباں بحر موج معانی ہے آج — تسلیم

دریائے قلزم اور قلزم ذخّار (بہت بڑا سمندر یا دریا) وغیرہ کی ترکیب بھی رائج ہیں

فلک منہ سے لڑتا ہے رلا کر بحر جاتاں میں
مقابل ہے ہماری چشم تر دریائے قلزم سے — بحر لکھنوی

عالم میں وہ اک قلزم ذخار سخن تھا
مضمون گہر آپ تھا غواص گہر گیر — (ذخیرۂ انشا فیلین)

قَلع و قَمع :۔ (بفتح ہر دو قاف) مسمار کرنا، انہدام، توڑ پھوڑ، تہس نہس۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اس طرح سے سب کو جمع کیجیے
شہباز کو قلع قمع کیجیے — اختر (شاہ اودھ)

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہوا ہے

آج قلع و قمع اس کا
کر چاہا قمع اس نے تھا ہمارا — (قران السعدین)

عربی میں قلع (بفتح) بیخ کنی و انہدام کو اور قمع (بالفتح) توڑنے اور خراب کرنے کو کہتے ہیں اردو میں عوام کی زبانوں پر قلا قمع ہے۔

قلعہ :۔ (بفتح اول و سوم) حفاظت کے خیال سے پتھروں کی بنائی ہوئی وہ مخصوص اور بڑی عمارت جس میں بادشاہ مع فوج رہے۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

جان دے کر جنگ میں تھا میدان سے چھٹے
فتح پائی قلعہ ہستی جو خالی ہو گیا — صبا

قول فیصل۔ عربی میں اس کی اصل قلعة ہے۔ فارسی میں اس کی جمع قلعجات ہے جو اردو میں قلیل الاستعمال ہے۔ اردو والے زیادہ تر اس کی جمع قلعے اور قلعوں بولتے ہیں۔

خون کے بادل اٹھے قلعوں کی جانب گھر گئے
دمدمے بن کے پہاڑوں کے پرخچے اڑ گئے — جوش

قلعے کی فوج کو بھی قلعہ کہہ دیتے ہیں۔ جو قلیل الاستعمال ہے۔

تمام اہل قمر اہل سلام سب مسلح ہیں
قلعہ صحن و ناظم تینوں یہ قلعے بھی ہم نے سرکر — نظم طباطبائی

قلعہ ۲ بہت اونچا اور بڑا مکان، عربی، مذکر قلیل الاستعمال۔

ع جب ہم قلعہ شیر کے برابر آگئے — مرزا دبیر

قلعہ ۳ وہ چند مہرے جو اس مہرے کے قریب قریب رکھے جاتے ہیں جو بادشاہ کہلاتا ہے۔ فارسی مذکر۔ شطرنج بازوں کی اصطلاح۔

قلعہ ۴ پٹاخوں والی ایک قسم کی آتش بازی اردو مذکر۔ آتش بازوں کی اصطلاح۔

قلعہ اکھاڑنا :۔ قلعے کو مسمار کرنا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ع قلعہ ہستی اکھاڑا دم میں خیبر کی طرح — ناسخ

قول فیصل۔ اس کا لازم قلعہ اکھڑنا بھی مستعمل ہے۔

قلعہ باندھنا ۱ چاروں طرف توپیں لگا کے مورچے رکھ کر حصار کرتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قلعہ باندھنا ۲ سالار لشکر کا اپنے گرد فوجوں کو حفاظت کی صورت میں کھڑا کرنا، اردو مصرف، قریب بہ متروک۔

محل ضرب۔ خان زماں کا آگے بڑھنے کا ارادہ تھا مگر ٹھہر گیا اور شہر سے ہٹ کر مقابلے پر لشکر جمایا چاروں پہلو پر لڑائی پہ تقسیم کرکے فوجوں کا قلعہ باندھا۔ (دربار اکبری)

قلعہ باندھنا ۳ شطرنج کے مہروں کو ایک گوشے میں بادشاہ کے قریب رکھنا۔ اردو مصرف شطرنج بازوں کی اصطلاح۔

قلعہ بنانا :۔ قلعہ تعمیر کرنا (کنایتہ) کسی چیز کو ایسی مضبوطی اور پائداری کے ساتھ بنانا کہ بیرونی حملے سے حفاظت ہو سکے۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

قلعہ بند :۔ (بہ اضافت) قلعے میں پناہ لینے والا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

نہ جائے امن مرے دل کو سمجھے لشکر غم
شکست کھائے گی جو فوج قلعہ بند ہوئی — صبا

تحول فیصل۔ قلعہ بند ہونا، اس کا خاص صرف ہے جیسے "لقا نے ایک نامہ بہ تشدد ومد کا افراسیاب کو لکھا ..... کسی معقول ساحر کو جلد روانہ کر۔ قدرت قلعہ بند رہی ہے۔ (طلسم ہوشربا)

قلعہ دار :۔ (بہ اضافت) کمیدان۔ قلعے کا افسر، فارسی ترکیب، صفت، قلیل الاستعمال۔

محل فصاحت۔ کونہ صاحب قلعہ دار ولیم فورٹ نے خود یہ حکایت اپنے روزنامچے میں لکھی ہے۔

(شرح منظومات نظم)

(ایضاً) اس کے رنجیدہ ہونے سے ملکہ ارژنگ یابی غدار قلعہ دار طلسم اپنے خسارب کو اڑا کر سامنے حیرت کے آئی۔ (طلسم ہوش ربا)

قلعہ سر کرنا :۔ قلعہ فتح کرنا، قلعے کو جیتنا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ناتوانی میں جو رو رو کے دم اپنا توڑا
سمجھے ہم قلعہ فولاد کو سر ہم نے کیا — صبا

قلعہ شکن :۔ قلعے کو توڑنے والا۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ بائیں ہاتھ سے قلعہ خیبر کے دروازے کو اکھاڑ کے قلعہ کو فتح کر لینے کی وجہ سے حضرت علی علیہ السلام کا لقب شہ قلعہ شکن بادشاہ قلعہ شکن ہو گیا۔

آپ ہی کو شہ قلعہ گیر نیز بادشاہ قلعہ گیر اور شہ قلعہ کشا یا اسد قلعہ کشا وغیرہ بھی کہتے ہیں

خلق بے حد حسن بن قبا کی صورت
زور بازو اسد قلعہ کشا کی صورت — ذوق

قلعہ شکن توپ :۔ وہ بھاری توپ جس سے قلعے کی دیواریں توڑیں۔ فارسی اردو ترکیب، مونث، رائج۔

قلعۂ فولاد :۔ پکے لوہے کا قلعہ، فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ناتوانی میں جو رو رو کے دم اپنا توڑا
سمجھے ہم قلعہ فولاد کو سر ہم نے کیا — صبا

قلعہ لڑنا :۔ (کنایۃً) قلعے کی فوج کا لڑنا، اردو صرف، قریب بہ متروک۔

لڑے قلعے شاہوں کے بایک دگر
بجانے لگے شیشہ خانے گجر — محسن کاکوروی

قلعی :۔ (بالفتح) رانگا۔ عربی، مونث۔

محل فصاحت۔ آئینہ گر شیشے کو قلعی سے ترکیب دے کر آئینہ بناتا ہے۔ (دیوان ورق مرتبہ آزاد)

قول فیصل۔ قلعی، قلع سے منسوب ہے اور قلع اس کان کا نام ہے جس سے خاص رانگا نکلتا ہے۔

قلعی :۔ مکانوں پر پھیرنے کا چونا، سفیدی، اردو، مونث، غیر فصیح، رائج۔

ع۔ افسانوں میں قلعی ہو رہی تھی
مکانوں میں صفائی ہو رہی تھی — (معراج المضامین)

قلعی :۔ جھول، ملمع، گلٹ، اردو، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ملمع کے معنی میں عام طور سے زبانوں پر ہے۔

قلعی اتارنا :۔ قلعی مٹانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا لازم قلعی اترنا یا، اتر جانا اور تکمیلی صورت قلعی اتار دینا بھی بولتے ہیں۔

قلعی اڑ جانا :۔ قلعی مٹ جانا، رانگے کا ملمع اتر جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قلعی اکھڑنا :۔ ملمع کا ٹکڑے ٹکڑے ہو کر الگ ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دیکھ کر رخسار تیرے کی صفا
آئینے کی یاں اکھڑتی ہے قلعی — میر درد

قلعی پھرنا :۔ سفیدی ہونا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قلعی پھروانا :۔ سفیدی کروانا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل فصاحت۔ مکان میں نئی قلعی پھروا دی پاس پڑوس کو صفائی کی تاکید کی۔ (توبۃ النصوح)

قلعی پھیرنا :۔ سفیدی کرنا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قلعی چٹ :۔ قلعی گر کا بیٹا۔ اردو مذکر عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

تحول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قلعی چڑھانا :۔ ملمع کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

جو صفائی میرے سیم اندام میں ہے سو کہاں
کیوں عبث قلعی چڑھاتا ہے بدن پر آئینہ — ناسخ

قلعی دار :۔ وہ ظرف جس پر قلعی ہو۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

قلعی کا چونا :۔ پتھر کا چونا، سفیدی، اردو، غیر فصیح، رائج۔

قلعی کا کشتہ :۔ رانگے کا کشتہ، پھونکا ہوا رانگا، اردو، فصیح، رائج۔

قلعی کرنا :۔ برتنوں کو رانگے سے سفید کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قلعی کرنا :۔ سفیدی پھیرنا، چمکانا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

چاند سورج لا کے اپنے حسن کی قلعی کریں
بیچتے ہیں کب بھلیں آئینہ دار سبزہ رنگ — بحر لکھنوی

قلعی کرنا :۔ ۔۔۔ صیقل کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

بے ترا الدل کے سبب اہل صفا کا حسن ہے
قلعی آپ سے پیدا کرنا کام ہے سیماب سکا

قلعی کھل جانا:- ملمع اتر جانا، قلعی اڑ جانے سے برتن کی اصلی حالت دکھائی دینے لگنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قلعی کھل جائے گی یہ خوف رہا
آرسی اس کے روبرو نہ گئی — رند

قلعی کھل جانا:- (کنایۃً) چھپا ہوا عیب ظاہر ہو جانا، پوشیدہ دل کھل جانا اردو مصدر، فصیح رائج۔

شہد کا طوطی بولتا ہے اب کہاں وہ آب و تاب
کھل گئی قلعی ترے آئینے رخسار کی — نہ جبر

قلعی کھل جانا:- اصلیت ظاہر ہو جانا حقیقت معلوم ہو جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

گر کیجئے امتحاں تو قلعی کھل جائے
یاں سب کے دلوں کا حال آئینہ ہو — رشک
دیکھئے اس شیخ کو گرو اعظ
قلعی کھل جائے پارسائی کی — رند لکھنوی

قلعی کھل جانا:- شیخی کرکری ہونا دعوی ٹوٹنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

ساری قلعی کھل گئی صبر و شکیبائی کی آہ
چھٹ گئی وہ ساق سیمیں شب کو ہاتھ آئی ہوئی — معروف
دل سے ہے سیم اندا مول کی قلعی کھل گئی
چہرے ان کو جو پڑ کھا ہاتھ کالا ہو گیا — شاد

قلعی کھلنا:- عیب ظاہر ہونا۔ اصلیت عیاں ہونا، شیخی کرکری ہونا، اردو مصدر، فصیح رائج۔

قلعی کھلی ہے الجھ کے رخسار یار کا
جلنے سے اپنے ہوگیا ہے بار آئینہ — صبا
مری آنکھوں سے اس آئینے کی صورت نہ دیکھے گا

کھلنے کی حسن کی قلعی جو کوئی تیغ میں آیا — ناسخ

قلعی کھولنا:- پردہ فاش کرنا، چھپا ہوا عیب ظاہر کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نیستی نے شاعری کی ساری قلعی کھول دی
ہیں جو ذکر باعث ہوئے کم کرنے لگا — رشک

قلعی گر:- تانبے کے برتنوں پر رانگا چڑھانے والا۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح رائج۔

قلف:- (بضم اول و فتح دوم) تالا، قفل اردو مذکر عوام کی زبان

مولف فیصلہ۔ مؤلف نور اللغات بفتحتین لکھا ہے (قَلَف) مگر لکھنؤ میں اس طرح کوئی نہیں بولتا۔

قلفا:- (بالضم) بالائی کی بڑی قلفی، اردو مذکر عوام کی زبان۔

قلفہ:- خرفہ جو ایک ساگ ہے۔ اردو مذکر عوام کی زبان۔

قلفی:- (بالضم) قفلی۔ اردو مؤنث، عوام کی زبان۔

قلق:- (بفتحتین بروزن شفق) اضطراب، بے تابی، بے چینی، گھبراہٹ، عربی، مذکر، فصیح رائج

ہم نہ کہتے تھے کہ ذوق اس کی نہ زلفوں کو نہ چھیڑ
اب وہ برہم ہے تو تجھ کو ہے قلق ہے یا ہم کو — ذوق
بے وجہ کہاں یہ ماجرا ہے
یوں بھی یہ قلق کہیں ہوا ہے — مومن

قلق:- رنج و غم صدمہ۔ عربی، مذکر، فصیح رائج

ہو کر ادھر ادھر نہ ہمارا قلق گیا
خفقاں قلق کی طرح سے دو ہی الحق — ذوق

قلق:- پشیمانی، پچھتاوا، ندامت، اردو، عورتوں کی زبان۔

قلق:- نام خواجہ اسد علی خاں خطاب آفتاب الدولہ بہادر شمس جنگ یہ خطاب آپ کا آپ کو سلطان عالم واجد علی شاہ بہادر شاہ اودھ نے دیا تھا صاحب جوہر سخن تحریر کرتے ہیں کہ آپ کا نام ارشد علی خاں عرف اسد اللہ تھا یہ خیال ان کا صحیح نہیں ہے کیونکہ مثنوی طلسم الفت کے ایک نسخے پر جو مجمع العلوم لکھنؤ میں ۱۲۹۶ھ ۱۸۷۸ء میں طبع ہوا جس کی صحت خود قلق نے کی تھی اس پر نام اسد علی خاں اور خطاب آفتاب الدولہ شمس جنگ لکھا ہوا ہے اسی طرح یہ بھی صحیح نہیں کہ آپ ۱۲۹۶ھ ۱۸۷۸ء تک زندہ رہے ان کی زندگی کے حالات مکمل طور سے معلوم نہ ہو سکے ان کے پدر بزرگوار کا نام خواجہ بہادر حسین تھا اور فراق تخلص کرتا یہ خواجہ وزیر کے بھانجے تھے اور انھیں کے شاگرد بھی تھے۔ صاحب تاریخ ادب اردو نے لکھا ہے کہ یہ اپنے کو شاہ اودھ واجد علی شاہ بہادر کا شاگرد بتاتے تھے یہ بظاہر صحیح نہیں ہے اگر بتاتے بھی ہوں تو بادشاہ کی خوشامد پر مبنی معلوم ہوتا ہے منجملہ تصانیف حضرت قلق کی مشہور ہیں ایک دیوان (مظہر عشق) اور دوسری مثنوی طلسم الفت دیوان کا رنگ وہی ہے جو اس دور کی لکھنوی شاعری کا تھا انتخاب کیا جائے تو اچھے اشعار کی کافی تعداد مل سکتی ہے

سچ تو ہے حضرت انساں ہیں عجب خود مطلب
جب دیا رنج بتوں نے تو خدا یاد آیا
وہ وہ ذوق قفس میں گئے کہ گلشن میں
ہر ایک طرح سے ہو جائے گی بسر صیاد

آپ کی مثنوی لکھنؤ کی زبان کے اعتبار سے مستند ہے۔

قلق اٹھانا:- رنج سہنا، صدمہ برداشت کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جی نہیں چاہتا ہے جانے کو پہلے ہی قلق اٹھانے کو — فارغ

تلقاری مارنا: (بجز اول و تحتیہ) بے زبان بچوں کا ہنسنا، بے زبان بچوں کا خوشی کے ساتھ آواز سے ہنسنا۔ اردو، رائج۔

تھا غم ہائے ہیولیٰ کا گنوا دیے گئے بیٹھے ہم
تالوں کو کھینچ کھینچ کے تلقاری مار مار — سودا

محل رہے۔ دیوانے نے کچھ سحر پڑھ کر تلقاری ماری کہ کئی سو تیلا رہے ہوا سے پیدا ہوا۔ (طلسم ہوش ربا)

قلق بڑھنا: صدمہ زیادہ ہونا، غم میں اضافہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بڑھتا ہے قلق نالۂ مرغان ہوا سے
کچھ فصل کی بو آتی ہے دامان ہوا سے — میر عشق

قلق جانا: غم دور ہو جانا، صدمہ ختم ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پھر کر ادھر ادھر نہ ہمارا قلق گیا
لفظ قلق کی طرح سے وہ ہی رہا قلق — ذوق

قلق دینا: رنج دینا، صدمہ پہنچانا۔ اردو صرف۔

پوچھا تھا محبت میں ہوتا ہے قلق کیسا
قسمت نے کہا دے کر دے خانہ خراب ایسا — داغ

قلق رہنا: رنج رہنا، صدمہ رہنا، بے چینی رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہووے ہر سال مبارک تجھے عید رمضاں
اور دشمن کو رہے تیرے سدا رنج و قلق — ذوق

قلق سوا ہونا: صدمہ زیادہ ہونا، رنج میں اضافہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

لاکھ دے اس کو تسلی کوئی کیا ہوتا ہے
اور کمبخت قلق دل کا سوا ہوتا ہے — جلال

قلق کرنا: رنج کرنا، غم کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قلق بھی نے کیا درد مند پا کے مجھے
خیال یار بھی اب رہ گیا ہے آ کے مجھے — داغ

قلق گزرنا: (۱) ناگوار گزرنا، برا لگنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قلق گزرنا: (۲) رنج ہونا، افسوس ہونا، بے قراری ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نہ پوچھو دوستو! مجھ سے شب فرقت کے عالم کو
کہوں کیا میں قلق دل پر جو گزرا بندہ عاجز ہے — ظفر

عجب اس گھڑی مجھ پہ گزرا قلق
وہ جو کہ دل اور جگر ہو گیا میرا شق — میر حسن

قلقل: (بضم اول و سوم بروزن بلبل) صراحی سے شراب یا پانی وغیرہ نکلنے کی آواز، فارسی مؤنث، فصیح، رائج۔

بھرے ہیں جام مے لب پر شبنم ساغر گل ہے
ادھر ہے نغمۂ بلبل ادھر شیشے کی قلقل ہے — ناسخ

فاقہ کشی میں رہتے ہیں خاموش اہل ظرف
قلقل گئی جو شیشے کا خالی شکم ہوا — لطافت لکھنوی

کانوں میں بھر گئی ہے مینائے کی قلقل
ہم بادہ کش سنیں ابھی کیونکر صدائے حافظ — امیر مینائی

قول فیصل۔ برق نے مذکر بھی کہا ہے مگر عام طور سے اہل لکھنؤ مؤنث ہی بولتے ہیں۔

اب وہ کوچہ کہاں اور وہ مہینہ کیسا
ہے کہاں جام کہاں قلقل مینا کیسا — برق

قلقل مینا: (بہ اضافت) شیشے سے شراب نکلنے کی آواز۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

قلقل مینا ہے آواز لگا ساقی بغیر
ساغر پہ ہے عالم دیدۂ تر آپ کا — لطافت لکھنوی

بھر میں ہم کو قلقل مینا
صورت گریہ در گلو ہو گی — امانت

قلقلہ: (بفتح اول و سوم و چہارم) ایک صفت ہے جو حروف مقلقلہ سے مخصوص ہے قلقلہ یعنی جنبانیدن، یہ پانچ حروف وہ ہیں جنھیں بوقت ساکن پڑھنے کے ایک ایسی جنبش ہوتی ہے جس کی وجہ سے حرف ساکن پر تشدید سی معلوم ہوتی ہے یعنی اس کے ساکن کر کے پڑھنے میں دوسری آواز نکلا کرتی ہے جس طرح کہ زبان مخرج سے الگ ہو جاتی ہے عربی، علم تجوید کی اصطلاح ہے۔

قلقلہ نالوں میں ہو خریاد میں انطباق ہو — تجر لکھنوی

قلق ہونا: اضطراب ہونا، رنج و ملال ہونا، افسوس ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم کو قلق گر ہے تو یہ ان کی خبر لیں کس طرح
کرتی ہیں محنت رات دن جو ناتواں سیدانیاں — عزیز لکھنوی

قول فیصل۔ روح اور دل کے لیے بھی قلق ہونا کہتے ہیں۔

جو غلام شہ دلدل تھا اسے مارا ناحق
دھیان آتا ہے یہ جب روح کو ہوتا ہے قلق — نعشق

قل کا ڈھیلا: (بیائے مجہول) مردے کو دفن کرنے کے بعد جن ڈھیلوں پر قل ہو اللہ پڑھ کے پھونکتے ہیں اور ان ڈھیلوں کو پڑوں کے اوپر رکھتا اور مٹی سے قبر کو پاٹتے ہیں ان ڈھیلوں میں ہر ڈھیلا قل کا ڈھیلا ہے۔ اردو اہل سنت کی اصطلاح۔

گور میں آخر سلایا انتظار یار نے
دیدۂ مشتاق مجھ کو قل کا ڈھیلا ہو گیا — جگر لکھنوی

ہوا میں زندہ در گور ان بتوں کی سنگ باری سے
بدن پر سنگ جو کھایا وہ ڈھیلا بن گیا قل کا — امیر

گنج زر جس نے لٹایا نام روشن ہو گیا
قبر میں ہر قل کا ڈھیلا سب کا من ہو گیا — شعور لکھنوی

قل کرنا: (۱) کلام تمام کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قل کرنا: (۲) اس قدر انتہا کر دینا کہ آدمی تھک جائے۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

کیا وعدے ہی وعدے میں مرا قل
یہ کیسا مجھ سے نباہ اے یار اخلاص — صابر

قلم (بفتحتین) خامہ، کلک، لکھنے کا قلم عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

انگشت عطارد سے قلم چھوٹ پڑا ہے
خورشید کے پنجے سے قلم چھوٹ پڑا ہے — مرزا دبیر

قول فیصل۔ اہل دہلی بصورت تانیث بھی استعمال کرتے تھے زیادہ تر بصورت تذکیر استعمال میں تھا۔ اور اب بھی ہے

عجب احوال ہے میرا کہ جب خط اس کو لکھتا ہوں
تو دل کچھ اور کہتا ہے قلم کچھ اور کہتی ہے — ظفر شاہ

لکھے اے خط میں کہ ستم اٹھ نہیں سکتا
پر ضعف سے ہاتھوں میں قلم اٹھ نہیں سکتا — ذوق

یہ لفظ عربی میں (بالفتح) قلم بمعنی کاٹنا اور تراشنا تھا۔ اور بفتحتین (قلم) بمعنی خامہ تھا۔ فارسیوں نے بفتحتین (قلم) استعمال کیا۔

قلم ۲: عقل اول، فارسی، مذکر، اصطلاح تصوف۔

قلم ۳: بریدہ، تراشیدہ، فارسی، صفت فصیح، رائج۔

قلم ۴: وہ ہری ٹہنی جو کاٹ کے زمین میں لگاتے ہیں۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

کہاں نصیب ہوا ملک کو خط آزادی
الف سے سرو کے گل کی قلم نہیں ہوا — تجر

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع قلمیں اور قلموں بھی رائج اور فصیح ہے

رخ زنگیں تک آگئیں زلفیں:
خوب پھولیں گلاب کی قلمیں — عاشق

فارسی میں گلاب کی قلم کو نشانچہ اور قلمچہ کہتے ہیں مگر اردو میں اسے بھی گلاب کی قلم ہی کہا جاتا ہے۔

قلم ۵: وہ ٹہنی جو ایک درخت سے کاٹ کر دوسرے درخت کی ٹہنی میں لگاتے ہیں۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

ہر تختے میں ترے کھلے ہزار اہتمالے
اک شجرۂ طوبیٰ کی قلم کے — محسن کاکوروی

قول فیصل۔ اس کی جمع قلمیں اور قلموں بھی رائج ہے

قلم ۶: وہ چھوٹے چھوٹے ترشے ہوئے بال جو کنپٹیوں کے اوپر خوبصورتی کے واسطے چھوڑ دیتے ہیں۔ فارسی، مونث۔

جس نے یہ اس بت کافر کی تراشیں قلمیں
ہاتھ ہو جائے جدا یا قلم اس نائی کا — رشک (نور اللغات)

قول فیصل۔ انہی معنی میں اس کی جمع قلمیں ہی مستعمل ہے

باجی جب یہ مجھے وبال ہوا
دیکھ کر ریکھ نائی کی قلمیں — جان صاحب

قلم ۷: سر کے بالوں کے نیچے کانوں کے برابر ڈاڑھی کے اوپر کے جو بال ہوتے ہیں۔ ان کو بھی بہ ہیئت مجموعی قلم کہتے ہیں، فارسی مونث۔ فصیح، رائج

قلم ۸: بالوں کا برش یا وہ باریک کوچی جس سے مصور لوگ تصویر میں رنگ بھرتے ہیں یا اس سے تصویر بناتے ہیں (نور اللغات)

قول فیصل۔ اسے زیادہ تر، مُو قلم، کہتے ہیں۔

قلم ۹: ایک قسم کی آتش بازی، پھلجھڑی، مہتابی چھچھوندر وغیرہ، اردو مونث، قلیل الاستعمال۔

چھوڑ دیتے ہیں قلم جوں قلم آتش بار
لکھ کے میری تپش دل کو کتابت والے — ذوق

قلم ۱۰: شیشے یا بلور کا تراشا ہوا ٹکڑا جو لمبا ہوتا ہے۔ جھاڑ کی وہ بلوریں شاخیں جو اس میں لٹکی رہتی ہیں۔ اردو مونث، فصیح، رائج۔

ع انگلیاں ہیں کہ بلور کی قلمیں تیری — رشک

قلم ۱۱: کسی چیز کا لمبا پتلا ٹکڑا۔ اردو مونث، فصیح، رائج۔ محل نحو۔ شہد سے لعد میر ہنٹ کی قلم بالکل شیشے کی طرح چمکتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

قلم ۱۲: شاخ حیوانات، سینگ، اردو مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قلم ۱۳: پتلی اور لمبی چھوٹی شیشی جس میں شراب یا عطر رکھتے ہیں۔ اردو مونث، فصیح، رائج۔

دکھائی منزل عرفاں طریق رنداں نے
قلم شراب کی میل رہِ ثواب ہوئی عبا

قول فیصل۔ اس کی جمع قلموں اور قلمیں بھی رائج ہے

سبزے کی جا مزار رنداں پہ ڈالے ساقی شراب کی قلمیں — بحر

قلم ۱۴: گائے بکری کی پنڈلی کی ہڈی۔ اردو مونث، فصیح، رائج

قلم ۱۵: (کنایتہً) حکم، فارسی، قلیل الاستعمال۔

خوش نویسوں میں تو یگانہ عصر
لوح دل پر ترا قلم جاری — منیر (نور اللغات)

قلم اٹھا کر لکھنا:— قلم برداشتہ لکھنا، فی البدیہہ بے ساختہ اور بے تکلف لکھنا۔

خط انھیں جلدی میں لکھتا ہوں قلم برداشتہ
جا بجا ہے نامہ بر تو بھی قدم برداشتہ — ظفر شاہ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ قلم برداشتہ ہی بولتے ہیں شعر میں بھی "قلم برداشتہ" ہے "قلم اٹھا کر لکھنا" نہیں ہے۔

قلم اٹھانا:— کچھ لکھنے کے ارادے سے قلم ہاتھ میں لینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اٹھاتا ہوں قلم لکھنے کو جب اوصاف زبانی
ادب دیتا ہے میری عقل کو نعوذ اے نادانی — آغا شہر لکھنوی

قول فیصل۔ "پر" کے اضافے کے ساتھ بھی بولتے ہیں جیسے "جب غزل پر ہم قلم اٹھائیں اس میں کون قدم رکھ سکتا ہے" (آب حیات)

قلماقنی (بالفتح) ترکن، حبش، وہ عورت جو ہتھیاروں سے مسلح شاہی محلوں میں پہرہ چوکی دیتی تھی۔ اردو مونث، بیگمات قلعہ کی زبان سے ترک۔

محل شہادت۔ اس نے حکم دیا کہ عمرو کو درخت سے کھول کر لاؤ اور قلماقنی سے کہا کہ اس کا سر کاٹے..... قلماقنی خنجر لے کر مستعد ہوگئی۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل۔ ترکی میں قلماق ایشیائی روس کے جنوب میں ایک خانہ بدوش قوم کو کہتے ہیں۔ یہ لوگ گھر بنا کے رہنا ننگ و عار سمجھتے ہیں کھیتی باڑی بھی نہیں کرتے، مچھلی اور مرغ مکھن اور پنیر ان کی غذا ہے۔

قلم انداز:۔ لکھنے میں چھوٹ جانا، نہ لکھنا، فارسی ترکیب قریب بہ متروک۔

چہرے ہیں کٹے ان کے جو لشکر میں ہیں ممتاز
تیغیں نظری نیزہ خطی قلم انداز (نفیس)

قلم انداز کرنا:۔ لکھنے میں کسی بات کو چھوڑ دینا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

محل صحیح۔ خارج سے معلوم ہوا تمہارے گھر کے لوگوں کی کچھ طبیعت علیل ہے اور دو بار تم کو لکھا۔ لیکن تم نے قلم انداز کیا۔ سبب اس کا کیا ہے۔ (انشائے سرور)

قلم انداز ہونا:۔ لکھنے میں چھوٹ جانا۔ اردو صرف قریب بہ متروک۔

قلم انداز ہیں مضمون تکرار
لکھوں جو طول مطلب ہے وہ بیکار (الف لیلہ نو منظوم)

قلم اینجا رسید و سر بشکست:۔ قلم نے اس جگہ پہنچ کر اپنا سر پھوڑ لیا۔ یعنی غم کی شدت سے اب قلم رک گیا ہے اور آگے کچھ نہیں لکھا جاتا، فارسی مصرع۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ کوئی بہت دردناک واقعہ بیان کر کے یہ مصرع تحریر کرتے ہیں۔

قلم برداشتہ:۔ بے سوچے سمجھے جلدی جلدی لکھنا فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ البتہ اس کی داد چاہتا ہوں کہ جو لکھا قلم برداشتہ لکھا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ قلم برداشتہ لکھنا اس کا خاص صرف ہے۔

ع خط نفیس لکھتا ہوں جلدی میں قلم برداشتہ (نوشاد)

قلم بنانا:۔ (۱) قلم کو تراش کے لکھنے کے قابل بنانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قلم بنانا:۔ (۲) کنپٹی کے اوپر کے بالوں کو استرے سے ٹھیک کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قلم بنانا:۔ (۳) ایک خاص قسم کی سلائی کرنا (نقشہ کشی) چار انگل کی پٹی میں سکھ کی ابھری لگائے اور پیچھے پھر سے اس کو آدھا الٹا ڈورا دے کر قلم بنائے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قلم بند:۔ (۱) (بے اضافت) قلمی تحریری، لکھا ہوا۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خال و خط و زلف اس میں تری سب ہیں قلم بند
ہے نامۂ اعمال کا اپنے جو سیاہ ہے (مصحفی)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے "اردو میں یہ لفظ ذلوق کلام الا ثبوت تعداد صحیح کے واسطے زبان پر لاتے ہیں"؟

قلم بند:۔ (۲) (۱) قلم بنانے والا، (۲) محسوب کیا ہوا شمار کیا ہوا (۳) (مجازاً) بے شمار، بے گنتی۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ والے معنی نمبر چار میں بولتے ہیں۔ مگر تنہا وہ بھی نہیں۔ قلم بند گالیاں کہتے ہیں۔ اور کسی لفظ کے ساتھ نہیں بولتے۔

قلم بند بھوگ:۔ بے شمار گالیاں۔ اردو متروک۔

اے جان قلم بند سناؤں گی اسے بھوگ
الجھے نہ فضیلت میری آتو سے زیادہ (جان صاحب)

قول فیصل۔ اب اس محل پر قلم بند گالیاں کہتے ہیں

قلم بند سنانا:۔ خوب گالیاں دینا، بے حساب گالیاں دینا۔ اردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔

قلم بند کرنا:۔ درج کرنا، یادداشت میں لکھنا، تحریر کرنا، رقم کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

خوش چشموں کے مضمون کیے میں نے قلم بند
نیزے سے کیا صید غزالان ختن کو (بحر)

قلم بند گالیاں:۔ بے حساب دشنام، بے شمار گالیاں، اردو صرف عورتوں کی زبان۔

شکوہ نہیں اس کا مرے مقسوم کا لکھا
بے وجہ جو وہ گالیاں دیتے ہیں قلم بند (ثروت)

قلم بند لگانا:۔ گن گن کر لگانا۔ تحریری شمار کے موافق لگانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

قلم بند ہونا:۔ لکھا جانا، تحریر ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

خال و خط و زلف اس میں تری سب ہیں قلمبند
ہے نامۂ اعمال کا اپنے جو سیاہ ہے (مصحفی)

قلم پاک:۔ (بے اضافت) قلم پونچھنے اور پاک کرنے کا کپڑا، اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ فارسی میں، قلم پاک کن کہتے ہیں۔

قلم پر قط ہونا:۔ قلم کی نوک کا لکھنے کے لیے خاص طریقے سے ترشا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شعر کہتا ہوں کسی کے ابروئے خمدار پر
قط نہیں میرے قلم پر بار ہے تلوار پر (ناسخ)

قلم پکڑنا نہیں آتا:۔ (کنایۃً) لکھنا نہیں آتا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی محل پر قلم پکڑنے کی تمیز نہیں بھی بولتے

قلم ٹھہرنا:۔ محکم ہو جانا۔ اردو صرف،

قلیل الاستعمال۔

ابھی ہو نہ پائی تھی پیشانی کا میرے کچھ سے کچھ نقشہ
جو پھر جائے قلم تیرا علیؑ ابن ابی طالبؑ — قدر بلگرامی

قلم پھرنا۔ قلم زد ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قلم پھوٹنا۔ شاخ میں پھول آنا، اردو صرف فصیح، رائج۔

رخ رنگیں تک آ گئیں زلفیں
خوب پھوٹیں گلاب کی قلمیں — عاشق

قلم پھیرنا۔ ۱ لکھے ہوئے کو کاٹنا، منسوخ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خاکساری کی ہو دولت سے غنی جس کا دل
اے ظفر دے وہ قلم نسخے پہ اکسیر کے پھیر — ظفر شاہ

قلم پھیرنا۔ ۲ استاد کے لکھے ہوئے حرفوں پر قلم پھیرنا۔ اردو صرف، خوش نویسوں کی اصطلاح۔

قلم پھیرنا۔ ۳ نامہ اعمال کو منسوخ کرنا، گناہوں سے یا خطا سے درگزر کرنا۔ اردو صرف۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنی میں بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

قلم تاک۔ انگور کے درخت کی لکڑی کا ٹکڑا جو بجائے تخم زمین میں گاڑا جاتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

قلم تراش۔ (ب افاضت) وہ تیز دھار کا چاقو جس سے قلم بناتے ہیں۔ پتلے پھل کا چاقو۔ فارسی ترکیب، مونث۔

بیرے لیے تراش رہی ہے قلم
کرتی ہے یاد صاف تمہاری قلم تراش — رشک

قول فیصل۔ قلم تراش کا دستہ زیادہ تر ہاتھی دانت یا سینگ کا بنایا جاتا ہے جیسے وہ باغ میں بلبل کا نالہ ہے صحن گلزار میں سبزے سے سرو نے سر نکالا ہو۔ جب قلم تراش میں شاخ کا دستہ ہے۔ قدرت نامیہ کے فیض سے یکقلم گلدستہ ہے۔ (دانشا کے)

اہل دہلی مذکر بولتے ہیں۔

گردن پہ وہ دھار رکھ لے بولے
ٹوٹے نہ قلم تراش میرا — ظفر شاہ

اب اہل لکھنؤ قلم تراش چاقو بولتے ہیں۔ ایسی صورت میں مذکر ہے

قلم تراشنا۔ قلم کاٹنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا لازم (قلم ترشنا) بھی مستعمل ہے

قلم توڑنا۔ ا جواب نظم یا نثر لکھنا کہ اس کا کوئی مقابلہ نہ کر سکے۔ قلم سے کوئی ایسا کام کرنا، جیسا کوئی نہ کر سکے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خوش نویسی میں لکھی قلم توڑا
جو الف لکھ دیا قلم توڑا — انجم لکھنوی

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت، قلم توڑ دینا نسبتہً زیادہ رائج ہے۔

خط عارض نے دل اہل رقم توڑ دیا
بیت ابرو نے ہلالی کا قلم توڑ دیا — امیر

صفحہ دہر پہ صورت گر قدرت نے امیر
اس کی تصویر وہ کھینچی کہ قلم توڑ دیا — امیر

قلم تیز کرنا۔ ۱ جلد لکھنا۔ (فارسی قلم تیز کردن بمعنی تیز دینا) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اسی محل پر زیادہ تر ہاتھ تیز کرنا، ہاتھ چلانا وغیرہ بولتے ہیں۔

قلم تیز کرنا۔ ۲ لکھنے کی مشق بڑھانا۔ (نور اللغات)

قلم جاری رہنا (یا) ہونا۔ حکومت برقرار رہنا، صاحب اختیار بنا رہنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

خوش نویسوں میں تو لگا نہ عصر
لوح دل پر ترا قلم جاری — بحر

قلم چلانا۔ ۱ لکھنے کے لیے قلم کو حرکت دینا لکھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قلم چلانا۔ ۲ حکم دینا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

قلم چلنا۔ لکھنے کے لیے قلم کو حرکت ہونا اردو صرف، فصیح، رائج

محل صحیح۔ بلاؤں نے میری عقل کی آنکھوں پر پردہ ڈالا ہوس کا نام عشق رکھا اور اس کے جال میں پھنسا دیا قسمت کی تحریر پر قلم چل چکا تھا وہ پیش آ گئی۔

(دربار اکبری)

قول فیصل۔ قلم تیز چلنا بھی اپنے معنوں میں فصیح ہے

وصف مژگاں میں یہ تیز اپنا قلم چلتا ہے
کہ وہ ایسا کبھی سرعت سے کوئی تیز چلے — ناسخ

دس پہ چلیں گے مثل قلم پائے خوش خرام
بعد تربت ہماری تشنی ہو مشق خرام کی — سوز

قلم خوردہ۔ لکھا ہوا صفحہ وہ صفحہ جو خوب کٹا ہوا ہو۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

کر دے اے قلم خوردہ کہیں صفحے کا صفحہ
خط کھینچ کے اعداد کے اوراق کیے تیر — (عبرۃ الغافلین)

قلمدان۔ ۱ قلم دوات وغیرہ رکھنے کا چھوٹا سا خانہ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

دریائے عشق میں دم تحریر حال دل
اک کشتی کی طرح میرا قلمدان بہہ گیا — ذوق

قلمدان۔ ۲ پیشہ نویسی، منشی گری، عہدہ۔ قلیل الاستعمال

محل صحیح۔ شہر کی وزارت عظمیٰ کے زمانے میں آنجہانی لال بہادر شاستری وزیر داخلہ رہے۔

قلمدان دینا (یا) قلمدان عنایت کرنا۔ (کنایۃً) عہدہ دینا، وزیر بنا لینا، پرائیویٹ سکریٹری بنانا

(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور پر قلمدان ہو گیا۔ دیا، سپرد ہو گیا

بولتے ہیں۔

قلم دان سپرد ہونا:- پیر منشی ہو جانا، جلیل القدر منصب پانا - اردو، مصرف، رائج۔ (گنجینۂ اقوالِ امثال)

قلم دانِ وزارت:- (باضافت) عہدۂ وزارت - فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صحیح - اندرا گاندھی نے قلمدانِ وزارت تقسیم کر دیئے۔ شری چوہان کو قلمدانِ وزارتِ داخلہ ملا ہے۔

قلم دوات:- ﺍﺳﻢ خامہ اور روشنائی رکھنے کا ظرف - اردو ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

لباس آدمی لکھنے کے واسطے انشا
قلم دوات تجھے عرش پر سے اتری ہے — انشا

قلم دوات:- ﺍﺳﻢ مرد کا عضوِ تناسل اور عورت کی شرمگاہ - اردو، مونث، بازاری زبان۔

(نور اللغات)

قول فیصل - مولف فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ "فاعل و مفعول سے بھی مراد ہے" مگر اہل لکھنؤ ان معنی میں بالعموم نہیں بولتے۔

قلمرو:- (بے اضافت) ملک، حکومت، سلطنت - فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

حاصل جو بادشاہی دنیا نہیں امیر
زیر نگیں سخن کی ہے قلمرو تمام ہے — امیر

قول فیصل - قلمرو زیر نگیں ہونا یا رہنا اس کا مصرف ہے۔

چند پریاں بھی کروں مثل سلیماں تسخیر
یہ قلمرو بھی رہے زیر نگیں تھوڑی سی — آتش

ان کے گرد اہل ارادت کے انبوہ دیکھ کر بادشاہ وقت کو خطرہ ہوا اور اپنی قلمرو سے نکال دیا۔

(دربار اکبری)

آتش نے ایک جگہ مذکر بھی کہا ہے۔

اللہ کے کرم سے بتوں کو کیا مطیع
زیر نگیں قلمروِ ہندوستاں رہا — آتش

صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس لفظ کی وضاحت یوں کی ہے "وہ ملک یا ولایت جس میں قلم بادشاہی یا اس کے وزیر کارکن کا لکھا ہوا جائے اور وہاں کے لوگ اسے تسلیم و قبول کریں۔ اس جگہ اسم اور امر نے مل کر ظرف کے معنی دیئے"

قلم رو شن رہے:- حکم جاری رہے، حکومت بنی رہے - اردو جملہ، فقیروں کی دعا۔ (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قلم زد کرنا:- کسی لکھی ہوئی چیز کو قلم سے کاٹ دینا - اردو مصرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل - فارسی میں "قلم زدن بر چیزے" ہے۔

قلم زن:- (بے اضافت) کاتب، نقاش لکھنے والا - فارسی، صفت۔

قول فیصل - عام طور سے ان معنی میں کاتب ہی بولتے ہیں۔

قلمِ شکستہ:- (باضافت) انگریزی قلم، پنسل - فارسی ترکیب، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قلم سے نکل جانا:- تحریر ہو جانا، درج ہو جانا - اردو مصرف، فصیح، رائج۔

مضمونِ شوق کچھ جو قلم سے نکل گئے
ڈر ہے نکل نہ جائے کبوتر کے پر خط — امیر

قلمِ فولاد:- (باضافت) لوہے کا قلم - فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

قلم قصائی:- محرر عدالت، سرکاری منشی، رشوت خوار اور ظالم محرر کا خطاب جو لکھنے میں خلافِ حق قلم چلایا کرتا، غریبوں پر ظلم کرتا اور گلا کاٹتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قلم کار:- ﺍﺳﻢ (بے اضافت) لکھنے پڑھنے کا کام کرنے والا، منشی، کلرک - فارسی ترکیب (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قلم کار:- ﺍﺳﻢ نقاش، مصور، رنگ بھرنے والا - فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قلم کار:- ﺍﺳﻢ مہرکن، منبت کار، حکاک - فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

قلم کار:- ﺍﺳﻢ ایک قسم کا بافتہ جس پر طرح طرح کے تار ہوتے ہیں - فارسی ترکیب، متروک۔

بخشتی ہے گل نورستہ کی رنگ آمیزی
پوشش چھینٹ قلمکار بر دشت و جبل — سودا

قلم کاری:- (بے اضافت) تحریر، کتابت - فارسی ترکیب، متروک

قلم کاری:- ﺍﺳﻢ ۲ نقاشی، مصوری - فارسی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گر کوئی شناسائے مرقع ہو تو اب تک
ہے یاد قلمکاری بہزاد ہمیں بھی — مصحفی

قلم کاری:- ﺍﺳﻢ ۳ کندہ کاری، مہرکنی - فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

قلم کا اڑنے لگنا:- قلم کا جلد جلد لکھنا، قلم کا تیزی سے چلنا - اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

مضموں جو سوجھنے لگے اڑنے لگا قلم
میدان پا کے اور ہوا یہ سمندِ شوخ — امیر

قلم کا میدان:- قلم کا تراشا ہوا حصہ جس کی نوک میں شگاف دیتے اور قط رکھتے ہیں - اردو، فصیح، رائج۔

قول فیصل - بہ ترکیب فارسی میدانِ قلم بھی کہتے ہیں۔

توسن شوق کا کیا حوصلہ نکلے کا اسیر
دقت تحریر ہے میدان قلم تھوڑا سا اسیر

قلم کان پر رکھنا:- اگلے زمانے میں منشی لوگ قلم کان پر رکھتے تھے۔ اردو صرف، متروک۔

گر لکھوائے کوئی اس کو خط تو ہم سے لکھوائے
ہوئی صبح اور گھر سے کان پر رکھ کر قلم نکلے　غالب

قلم کرنا: ۱ـ دو ٹکڑے کرنا، کاٹ ڈالنا، کاٹنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

زباں میری قلم کی طرح کے تو نے کہنے سے
(زبان) نہیں میری زباں پر ایک حرف مدعا آیا　ظفر شاہ

قول فیصل۔ سر، زبان، ہاتھ اور انگلی وغیرہ کے لئے اس کا استعمال ہے۔

جس گھڑی مشق ستم کیجئے گا
پہلے سر میرا قلم کیجئے گا　ظفر شاہ

دست مشاطہ کروں گا میں قلم شانے سے
(ہاتھ) یار کی زلف کا بیکا جو کوئی بال ہوا　اسیر

قلم کرنا: ۲ـ چھانٹنا، درخت کی شاخ دوسری جگہ لگانے کے لیے کاٹنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جو ایک گل کو بھی گل چیں اگایا تو نے ہاتھ
قلم کروں گا تراسر گلاب کے بدلے　رند

قلم کروانا:- کٹوانا، چھٹوانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خل میں غلطاں گل نظر آتے ہیں سارا اے نسیم
کیا قلم کروائے تجھے گلبن کسی جلاد سے　ناسخ

قلم کشی:- (بے اضافت) لکھنا، کتابت، فارسی مونث۔　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا تعلق نہیں۔

قلم کشیدہ:- بریدہ، کٹا ہوا، فارسی صفت　(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قلم کھینچنا: ۱ـ رد کرنا، منسوخ کرنا۔ اردو صرف خوشنویسوں کی اصطلاح۔

خط رخسار کو تیرے جو دیکھا اے گلستاں رد
قلم سب خوش نویسوں نے خط گلزار پہ کھینچا　ظفر شاہ

قلم کھینچنا: ۲ـ لکھنے سے باز رہنا، لکھنے سے ہاتھ روک لینا۔　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ "قلم روکنا" کہتے ہیں۔

قلم لگانا: ۱ـ پودے میں سے شاخ کاٹ کے اور جگہ لگانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قلم لگانا: ۲ـ پیوند لگانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قلم مارنا: ۱ـ قلم زد کرنا، منسوخ کرنا۔ اردو صرف۔　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قلم مارنا: ۲ـ کاٹ ڈالنا۔　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قلم مو:- بالوں کا قلم، برش۔ فارسی مذکر۔　(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ موقلم کہتے ہیں۔

قلم میں زور ہونا:- کسی کی تحریر میں دلکشی ہونا، کسی کے مضمون میں جاذبیت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قلم نہ اٹھ سکنا:- قلم اٹھانے کی قوت نہ ہونا، ضعف کی وجہ سے لکھا نہ جا سکنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

لکھیے اسے خط میں کہ ستم اٹھ نہیں سکتا
پر ضعف سے ہاتھوں میں قلم اٹھ نہیں سکتا　ذوق

قلم ہونا: ۱ـ (اعضا کے لئے) ترشنا، کٹنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نہ گیا اس طرف کا خط لکھنا
(ہاتھ) ہاتھ جب تک مرا قلم نہ ہوا　میر

داغی جائے گی چھچھوندر ناک بھی ہوگی قلم
(ناک) پھلجھڑی کی طرح فقرہ چل کے یہ چھوڑا عبث　جالب

قلم ہونا: ۲ـ چھٹنا، شاخ درخت کا کٹنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رنج سے راحت نصیب طبع شیریں کا ہے
بار لاتا ہے قلم ہونے سے نخل انگور کا　آتش

قلمی: ۱ـ (بفتحتین) ایک قسم کی چادر جس پر دھاریاں ہوں۔　(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قلمی: ۲ـ مکتوبی، تحریری، ہاتھ کا لکھا ہوا، مطبوعہ کی ضد۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ عوام بسکون لام (قلمی) بھی بول دیتے ہیں۔

قلمی: ۳ـ قلم سے منسوب، قلم کی طرح لمبا۔ اردو رائج۔

قول فیصل۔ قلمی شورہ وغیرہ کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

قلمی: ۴ـ آم کا درخت جس پر قلم لگائی گئی ہو۔ اردو رائج۔

قول فیصل۔ ایسے درخت کے پھل کو بھی کہتے ہیں۔ عوام بسکون لام (قلمی) بھی بولتے ہیں۔

قلمی آم:- پیوندی آم جو بڑا اور خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ اردو، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ عوام بسکون لام کہتے ہیں۔

قلمی تصویر:- ہاتھ کی بنائی ہوئی تصویر، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل شرح۔ نواب کاظم حسین خاں لکھنوی المخاطب نواب شجاع الدولہ سے تھے ... شبیہ تصاویر کھینچا کرتے تھے ... مکمل کبوتر کی تصویر ان سے بہتر کوئی نہ

بنا سکا۔ ان کے ہاتھ کی قلمی تصویریں اب بھی لوگوں کے پاس موجود ہیں۔ (تقدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

قلمی شورہ:- صاف کیا ہوا شورہ جس کی قلمیں بن جاتی ہیں۔ اردو، مذکر، رائج۔

قولِ فیصل۔ عوام سبکون لام بولتے ہیں۔

قلمی کتاب:- ہاتھ کی لکھی ہوئی کتاب مطبوعہ کتاب کی ضد، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قلمی کرنا:- تحریر کرنا۔ لکھنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

قلمیں:- قلم کی جمع کنپٹیوں کے مخصوص طریقے سے ترشے ہوئے بال۔ اردو مونث،

بہر خط خامہ کو کاغذ سے دوکار ہے کیا
وہ دونوں قلمیں جو قلم ہیں تو مہ جبالی کو خط — دبیر

قلمیں بنوانا:- کنپٹی کے بال خاص طریقے سے ترشوانا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

غیروں سے بنواتے ہیں قلمیں یہ طفل خوش نویس
کاٹے کھاتے ہیں مجھے دانتوں سے چاقوان (دیوان منیر)

قلمیں تراشنا:- قلمیں کاٹنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

قلمیں چھوڑنا:- کنپٹی کے بال بڑھانا، قلمیں بڑھانا اردو صرف، فصیح، رائج۔

قلمی رکھنا:- کنپٹیوں کے اوپر چھوٹے چھوٹے بال رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

قلمی وعدہ:- تحریری وعدہ۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

خوش ہیں قلمی وعدوں پہ جو ڈوب رہے ہیں
ان کے لیے تنکے کا سہارا بھی بہت ہے — اکبر الہ آبادی

قولِ فیصل۔ اس جگہ "تحریری وعدہ" زبانوں پر زیادہ ہے۔

قلنج:- قولنج کا بگڑا ہوا۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

قلندر:- (بفتحتین) وہ شخص جو اس حد تک روحانی ترقی کر گیا ہو کہ اپنے وجود سے اور تمام دنیاوی تعلقات سے بے خبر ہو کے ہمہ تن خدا کی ذات کی طرف متوجہ ہو۔ فارسی۔ فصیح، رائج۔

خوش رہا جب تلک رہا جیتا
میر معلوم ہے قلندر تھا — میر

قولِ فیصل۔ فارسی میں کلندر تھا اس کے لغوی معنی ہیں کندہ ناتراش (مجازاً) رند، اوباش۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لفظ قلندر کی وضاحت یوں کی ہے۔ بعض اہل لغات نے اس لفظ کو غلندر بھی لکھا ہے اور اس کی نسبت مفصل اس طرح بیان کیا ہے کہ اصطلاح میں قلندر وہ شخص ہے جو دنیاو خیال سے پاک اور آزاد ہے اگر ذرا بھی اسے کونین سے لگاؤ ہو تو وہ شخص مذہب قلندر سے دور اور حامیان غرور میں شامل ہے۔ کیونکہ قلندر اس ذات سے عبارت ہے کہ وہ نقوش و اشکال عادتی بلکہ اعمال بے سعادتی سے بالکل مجرد بے تعلق ہو جائے اور روح کے مرتبے تک ترقی کر کے تکلیفات رسمی کے قیود و تعریفات رسمی کی گرفتاری سے چھٹکارا پا جائے اپنے دامن وجود کو تمام دنیا سے سمیٹ لے اور دست خواہش کو تمام خلائق سے کھینچ لے یہاں تک کہ بدل و جان سب سے قطع تعلق کر کے جمال جلال حق کا طالب اور اس کی درگاہ کا واصل ہو جائے چنانچہ قلندر ہی کا قول ہے ؎

عالم ہمہ لطائفہ صوفیاں پُر است
بسیار باشد اربجہاں یک قلندرے

قلندر، ملامتی اور صوفی میں یہ فرق ہے کہ قلندر نہایت آزاد اور مجرد عن العلائق ہوتا ہے اور جہاں تک بنتا ہے۔ عادت و عبادت کی تخریب میں کوشش کرتا ہے اور ملامتی عبادت کو چھپانے میں نہایت ساعی رہتا ہے۔ یعنی کوئی نیکی ظاہر نہیں کرتا اور کوئی بدی چھپا نہیں رکھتا ؎

بو علی راہ ملامت رہ مردان خداست
چہ شود بار ملامت کہ بہ گردن بہ بریم

صوفی وہ ہے کہ اس کا دل مطلوب خلق کی طرف مشغول نہیں ہوتا اور نہ اسے ان کے رد و قبول کی طرف التفات ہوتی ہے۔ صوفی کا مرتبہ سب سے زیادہ اور بلند ہے کیونکہ باوجود تفرید و تجرید کے اور رسول مقبول کا پیرو اور ان کے قدم بہ قدم چلنے والا ہوتا ہے۔ دم بدم تجرد و فطرت میں کوشش کرتا ہے اور نعرہ ھل من مزید مارتا ہے۔ چونکہ الصوفی ھو اللہ مشہور ہے لہذا دم مارنے کی جگہ نہیں۔

صوفیاں در دمے دو عید کنند
عنکبوتاں مگس قدید کنند

قلندر:- آزاد درند، یہ خیمے کا لنگر یا قلابہ، ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ معنی نمبر اسی بولتے ہیں اور کسی معنی میں نہیں بولتے۔

قلندر لوڑھا بندر:- کسی بوڑھے مزاج بوڑھے کو چڑھانے کی پھبتی، اردو مونث۔

محل صرف۔ ایک خواص جسے یاد بیل ..... ملکہ کے سر پر رومال ہلا رہی تھی اور نے مسکرا کر کہا میاں صمصام صاحب! ذرا ریش مقدس میں خضاب

لگاؤ۔ معشوق کمسن کا سا ساتھ ہوگا تم بھی نوجوان بن جاؤ کہ صمصام نے کہا۔ خداوند بہت اچھا شب کو نائی کو بلاؤں گا، وسمہ لگواؤں گا۔ اس طرار نے منہ پھیر کر کہا بھڑوا بھڑوس، دلیت خاک میں ملے۔ ساری جمشید ایسا کریں کہ عوض وسمے کے نائی اس کے نورہ لگائے داڑھی مونچھیں بھوں گر جائیں ہم بھبتی کہیں قلندر بوڑھا بندر بنادیں (طلسم ہوش ربا)

قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید ﴿ قلندر جو کہتا ہے دیکھ کے کہتا ہے اس قول سے مراد یہ ہوتی ہے ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں۔ سنی سنائی بات نہیں ہے آنکھوں کی دیکھی ہوئی ہے۔ فارسی۔ مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قلندری ﴿۱ ایک قسم کی جھولداری جسے جوگی قلندر لگاتے ہیں۔ فارسی، مونث، متروک۔

محل صحیح۔ کوئی ایسا سامان نہ تھا جو اس لشکر میں نہ ہوتا خیمہ و خرگاہ، اسکیں، راوٹیاں، قلندریاں بیچوبے شہرہ خیلان پر مغزپوید۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل۔ انہیں معنوں میں قلندر ابھی کہتے تھے جیسے بے چوبے اور راؤٹیاں اور قلندریاں" (طلسم فصاحت)

قلندری ﴿۲ قلندر سے منسوب۔ فارسی صفت، مونث، فصیح، رائج۔

نہ جہاں میں رموز قلندری جانے
بھبھوت تن پہ جو ملبوس قیصری جانے — سودا

قلندری ﴿۳ قلندر کا پیشہ، قلندر کا کام (نور اللغات)

قول فیصل۔ قلیل الاستعمال ہے۔

قلندری ﴿۴ ایک قسم کا کپڑا۔ اردو مونث۔ متروک۔

پگھلی قلندری پہ لنگوٹی فقیرنی
کیا موم چھینٹ کا ابھی دنیا میں کال ہے — جان صاحب

قلوب ﴿ (بضم اول و واؤ معروف) قلب کی جمع، بہت سے دل، عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عشق صادق میں عجب ہے اثر جذب قلوب
جذب الفت سے ہو عاشق کے مسخر محبوب — رعنا دہلوی

قول فیصل۔ قلوب جمع ہونا مخبرہ اس کے صرف میں

تم کرے ہے فکر وصلت محبوب
جمع یاں ہیں کہیں کئی قلوب — مومن دہلوی

قلوب الٹ جانا ﴿ دل الٹ جانا دلوں کی حالت بدل جانا۔ اسعد مصرعہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ہے انقلاب فلک سے الٹ گئے ہیں قلوب
بجائے انس و محبت ہیں بغض و کینہ ہے پیدا — بحر

قلوب تازہ کرنا ﴿ دلوں کو خوش کرنا، فرحت بخشنا اور مسرت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صحیح۔ مولانا کی بصیرت افروز تقریر نے اہل ایمان کے قلوب تازہ کر دیئے۔

قَلّ و دَلّ ﴿ بفتح اول و تشدید دوم و واؤ عاطفہ ساکن۔ دل بفتح اول و سکون آخر مختصر کلام اور مفہوم و مطالب کثیر۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ع قدرح نوش مے خانہ قل و دل — اختر شاہ اودھ

قول فیصل۔ اس کی اصل قلّ و دلّ، ہے عربی مقولہ کی طرف اشارہ ہے خیرُ الکلام ما قلّ و دلّ (بہترین کلام وہ ہے جو کم ہو اور وسیع المعنی ہو)

قُلّہ ﴿۱ (بضم اول و تشدید دوم مفتوح) گھڑا سبو، اس کا تثنیہ قلتین ہے: عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں ان معنی میں عام طور سے رائج نہیں

قلّہ ﴿۲ سر کوہ، پہاڑ کی چوٹی، عربی، مذکر

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

دیکھو دیکھو وہ کیا نظر آیا
قلۂ کوہ سے ذرا دو تخیا — ملک جنبا مرحوم

جو دلے سے کیا نمود ہی حسن حضور کی
قلّہ ہے کوہ قاف کا چوٹی ہے طور کی — جاہ

قلہ ﴿۳ گھوڑے کا ایک رنگ جو زردی مائل ہوتا ہے۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قلہ شجرہ ﴿ دگر کھنگر، بوریا بدھنا، اصل میں کلاہ و شجرہ تھا جو پیر اپنے مرید کو دیتے تھے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بہت کم لوگ کے ساتھ عورتیں بول دیتی ہیں

قلہ قند ﴿ (صحیح کلہ قند) قند کا ڈلا، ایک قسم کی مٹھائی جو دودھ کا کنڈ اور قند ڈال کر بناتے ہیں۔ کوزہ قند، خشت قند۔ اردو مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس کا املا قند ہے۔

قل ہو اللہ ﴿ سورۂ اخلاص سے مراد ہوتی ہے۔ عربی مونث، فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ مسجد میں آنے سے پہلے اس کی اختر نے قل ہو اللہ شروع کر دی تھی۔ (فسانۂ مبتلا)

قول فیصل۔ اس سورے کی ابتدا میں یہی الفاظ ہیں اس لیے یہ نام ہوا۔

قل ہو اللہ پڑھنا ﴿ سورۂ اخلاص کی تلاوت کرنا (مجازاً) جبکہ کسی سے برا حال ہو ٹھہ اردو محاورہ فصیح، رائج۔

ہوا جو ضبط سرِ دل کو یا ہو آرام
جز ذکر خدا نہیں ہے مجھ کو کچھ کام
فاقوں سے تباہ میری حالت ہو گئی
سنتے پڑھنے میں قل ہو اللہ مدام — ناسخ

قل ہونا :- فاتحہ ہونا، کسی بزرگ کا عرس ہونا
اردو صرف، حضرات اہل سنت کی اصطلاح۔

رخ رنگیں پہ فدا میں ہوں وہ گل پہ اسے شاد
پھول میرے ہوں تو بلبل کا ہو قل بر سر گل — شاد

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت (قل ہو جانا) بھی
رائج ہے۔

فاتحہ جب تو نہ آیا حسرتا واحسرتا
اور اس غربت میں عاشق کا ترے قل ہو گیا — مظفر

قل ہونا :- کام تمام ہونا، حالت تباہ ہونا،
ہلاکت کے قریب پہنچنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

قلقل میں شور قلقل مینا کے مل ہوا
لو ساقیا پیالۂ توبہ کا قل ہوا — نفق

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت بھی رائج ہے

وصل کے ایام میں وہ شور قلقل ہو گیا
اب تو ساقی کی جدائی میں مرا قل ہو گیا — ناسخ

قلی :- (بالضم)، غلام ترکی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں ناموں کے ساتھ مخصوص ہے
جیسے علی قلی، یعنی غلام علی، اسی طرح محمد قلی، یعنی
غلام محمد، مگر موجودہ دور میں ایسے نام نہیں رکھے
جاتے اب صرف تاریخ کے اوراق تک محدود ہے۔

قلی :- مزدور بوجھ اٹھانے والا۔ اردو، مذکر، رائج

قلی :- سختی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قلیا :- (بالضم) قرآن مجید کے سورہ
قل یا ایہا الکافرون کی ابتدا اسی لفظ
سے ہوتی اسی لیے اس سورہ کا نام بھی زبانوں پر
آنے لگا۔ اردو مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ حضرات اہل سنت کی اصطلاح
ہے۔

قلیا تمام کرنا :- (متعدی) مار ڈالنا۔ کام تمام
کرنا، خاتمہ کرنا۔ اردو صرف متروک۔

کیا فائدہ جو قلقل مینا کا دور ہے
اپنی فراق یار نے قلیا تمام کی — برق

قول فیصل۔ (تمام) کی جگہ (ختم) بھی کہتے تھے۔ (بعینہ)
لازم بھی بولتے تھے۔

قل ہوا زہد کا قلیا ہوئی زاہد کی تمام
سنتے ہی قلقل مینائے شراب عشرت — ذوق

اس کی تکمیلی صورت بھی رائج ہے۔

کہہ کے بسم اللہ جب اس طفل نے مصحف پڑھا
ہو گیا سبق معلم ختم قلیا ہو گئی — زبیر

قلیان :- حقہ گڑگڑی پیچوان، ترکی، مذکر
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قریب بہ متروک۔

کم نہیں ہے پیکر انساں سے قلیان یار کا
امتزاج آتش و آب و ہوا و خاک ہے — زبیر

قول فیصل۔ عربی میں غلیان، (بفتحات) بمعنی
جوش کرنا تھا۔

قلیان کشی :- حقہ پینا، فارسی ترکیب مونث
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قریب بہ متروک۔

مری قلیان کشی کی وجہ ضبط سوز باطن ہے
دھوئیں آنکھوں کے بن کر وہ تنباکو نکلتے ہیں — رشک

قول فیصل۔ قلیان کشی کا شوق ہونا اور قلیان
کشی کرنا اس کے خاص صرف تھے۔

ہمارے یار کو قلیان کشی کا شوق ہے ساقی
گلاب آگیں ہوں نیچے، نافہ مشکیں ہو چلیں، بحر

قلیان کشی جو کی بر رشک بہار نے
بلبل اٹھا کے لے گئی نے چمن میں گل — نظامت لکھنوی

قلیب :- (بفتح اول و یائے معروف) عروض کی
ایک بحر کا نام عربی اصطلاح علم عروض۔

رشعار میں پائی گئی جب بحر قلیب
لوگ تعریف میں کہنے لگے دریا لٹا — رشک

قول فیصل۔ خلیل ابن احمد و اخفش اور بزرجمہر کی
ایجاد کردہ ۱۹ بحر ہیں کے علاوہ فارسیوں نے
جو گیارہ بحریں ایجاد کی ہیں ان میں سے ایک کا نام بحر
قلیب بھی ہے۔ انکے دو وزن ہیں۔ ایک وزن مکفوف
مقصور فاع لات فاع لات مفاعیل اور دوسرا
محذوف فاع لاتن فاع لاتن فعولن، اردو میں
یہ بحر رائج نہیں۔

قلیب :- کنواں، پرانا کنواں، پرانا کچا کنواں،
عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

وہ صنادید امیہ جو کہ تھے اولاد کلیب
سب قلیب بدر میں پہنچے تہ دار البوار — نظم طباطبائی

قلیل :- (بفتح اول و سوم و یائے معروف)
کم، تھوڑا۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

عید یک روز جہاں میں رمضان ہے یکماہ
بعد ہے کثرت تکلیف کے یاں عیش قلیل — ذوق

قلیل الاستعمال :- کم استعمال ہونے والا، عربی
ترکیب، فصیح، رائج۔

قلیل النوم :- کم سونے والا عربی ترکیب
فصیح، رائج۔

وہ قلیل النوم زاہد سر گروہ اہل دیں
وہ کثیر الصوم عابد دین کا رکن رکین — عزیز لکھنوی

قلیل مایہ :- تھوڑی سی پونجی والا کم بضاعت
فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جو ہے قلیل مایہ کب اس نے عروج پایا
قطرے نے سر اٹھایا تو کیا حباب ہو گا — بحر

قلیہ :- (بفتح اول و سوم) سادہ شوربے دار گوشت
جو ہڈی وغیرہ کے مصالحے میں پکایا جاتا ہے۔ اردو مذکر

فصیح، رائج۔

محلِ مثلہ۔ اگر نانِ خشک رہبا سرکار میں میسر آئے اور کے قلیہ سے ہاتھ دھوئے نہ کھائے۔ (انشائے سرور)

قولِ فیصل۔ عربی میں اَلقَلِیَّہ (بفتح اول وکسر دوم وسوم مشدد مفتوح) توے پہ بھونے ہوئے گوشت کو کہتے ہیں۔ عربی لغات میں اونٹ کے گوشت سے بنے ہوئے شوربے کو بھی کہتے ہیں۔ صاحب غیاث نے قلیہ لکھ کے ماہی توے میں بھنے ہوئے گوشت کے معنی میں لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ شوربے اور گوشت پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔ لکھنؤ میں اس کا اطلاق بکری کے گوشت پر ہوتا ہے۔ اہلِ ہنود حضرات ہر گوشت کو قلیہ کہتے ہیں۔ بقول صاحب نور اللغات قصبات میں ترکاری دار گوشت کو بھی قلیہ کہتے ہیں۔ مؤلف مذکور نے مثال میں یہ شعر پیش کیا ہے۔

چار من گا جروں کا قلیہ تھا
وہ منی دیگ بیچ دلیا تھا — میر

قلیہ قورمہ ایک ساتھ ملا کے بھی بولتے ہیں۔ درمیان میں واو عاطفہ لا کے بھی استعمال کیا ہے (قلیہ و قورمہ)

تذکرہ کھانے اور کھلانے کا
قلیہ و قورمہ پکانے کا — دہشت گلزار

اس کا صرف پکانا اور کھانا وغیرہ کے ساتھ ہے اس کا املا الف کے ساتھ قلیا، بھی رائج ہے۔

قلیہ پھلکا:۔ ہلدی کے مصالحے میں بکری کا پکا ہوا شوربے دار گوشت اور باریک پکی ہوئی چپاتی اردو صرف اطبا کی اصطلاح۔

قولِ فیصل۔ اطبا اکثر مریضوں کو بتاتے ہیں اس لیے کہ یہ ہلکی جلد ہضم ہو جانے والی غذا ہے۔

قلیہ چپاتی:۔ قلیہ پھلکا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

نہ کبھی مدح کے دس کے میں گیت گاتی
کہ ملت اتقاد اس گھر بسے قلیہ چپاتی — رنگین

قُم ہلے (بالضم) اٹھ کھڑا ہو، جی اٹھ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

پھر قم نہ کہیں حضرت عیسیٰ اگر ان سے
کہیے کہ یہ قم عشق کے ماروں سے تو کہیے — ذوق

قولِ فیصل۔ اسی کو قم عیسیٰ اور قم مسیح بھی کہتے ہیں

پھونکیں یہ کان گر قم عیسیٰ کی ہو ہوس
مرتے ہیں جس پہ ہم وہ مسیحا ہی اور ہے — داغ

میں مرگیا جو وہ لب جاں بخش ہل گیا
یارب قم مسیح میں کیا زہر مل گیا — داغ

قم ہلے ایران کے ایک مشہور شہر کا نام جو مرکز علمائے شیعہ ہے اسی قم میں خواہر امام رضا علیہ السلام کا مزار ہے جس کو معصومۂ قم کہتے ہیں۔

قِمار:۔ (بالکسر) جوا، ہر بازی جس میں شرط ہو، ہار جیت کا کھیل۔ زر کی شرط لگا کے بازی بدنا۔ عربی، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قمار محبت میں بازی سدا
وہ جیتا کیا اور میں ہارا کیا — میر حسن

سودا قمارِ عشق میں شیریں سے کوہ کن
بازی اگرچہ لے نہ سکا سر تو کھو سکا — سودا

قمار ہلے (بقاعدہ تجرید) چال بازی۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کم ہوں گے اس بساط پہ ہم جیسے بد قمار
جو چال ہم چلے سو نہایت بری چلے — ذوق

آشفتہ حال کیوں نہ شرفا کے ہوں پسر
اندوختہ پدر کا اڑا کر قمار میں — نجم

قمار باز:۔ جواری، شرط لگا کے بازی بدنے والا، جوا کھیلنے والا، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

قمار بازی:۔ جوا کھیلنا، جوا۔ وہ بازی جو مشروط ہو فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

قمار بازی کرنا:۔ جوا کھیلنا، شرط لگانا، بازی بدنا، ہار جیت کا کھیل کھیلنا۔ اردو صرف۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ یہ صرف دہلی تک محدود ہے۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

قمار خانہ:۔ جوا کھیلنے کا مکان، جوے خانہ۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

سر نیاز کو تیرا ہی آستانہ ہوا
شراب خانہ ہوا یا قمار خانہ ہوا — امیر

قِمار یا:۔ جواری، اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

دنیا قماریا ہے عشاق کو سرِ دست
دنیٔ یہ وہ چڑھائے کھیلے جو گوئیاں تک — شاد لکھنوی

قُماش ہلے اسباب، گھر کا سامان۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

آئی ہوں سے کر چاندی سونا غلے کے تھیلے جنس و قماش
تجھ کو تو ہنا تو بتا دے اب ہے تجھے کس شے کی تلاش — نظم طباطبائی

قولِ فیصل۔ عربی میں بالضم اول ہے مگر اردو والے بالکسر بولتے ہیں۔

قماش ہلے ریشمی کپڑا۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال

لباس اس میں فلانے قسم کا ہے
قماش اس رنگ کا اس قسم کا ہے — منیر (معراج المضامین)

قولِ فیصل۔ اردو میں بالکسر رائج ہے۔

قماش ہلے طرح، وضع، ڈھنگ۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

بزاز گی کو دیکھ کے خرقے بہت پھٹے
بیٹھا وہ اس قماش سے آ کر دکان پر — اکبر

زحمت ہوا ہے سبب ذریعہ معاش کا
پوچھ نہ مردہ ہے مرا کس قماش کا — جان صاحب

قول فیصل۔ یہ بالکسر ہے۔

قماش ہے گنجفے کی ایک بازی کا نام (نقصان) اس قماش کا کپڑا یہاں نہیں تھا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ دلی والے اس طرح نہیں بولتے۔

قماش ہے گنجفے کی ایک بازی کا نام۔ اردو، گنجفہ بازوں کی اصطلاح

بہاں ہے فلان صد قماش لڑنے
وحشت کدہ تلاش لڑنے کے لیے
یعنی ہر بار صورت کاغذ باد
ملتے ہیں بد قماش لڑنے کے لیے — غالب

قم باذن اللہ ہے خدا کے حکم سے جی اٹھ، عربی جملہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہماری لاش پہ آواز قم باذن اللہ
تم آکے حضرت عیسیٰ عبث سناتے ہو — ذوق

قم باذنی قم باذن اللہ میں
فرق ہے ارض و سما کا اے مسیح — عاشق

اسی کو تنہا قم بھی کہتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ معجزہ تھا کہ آپ مردے کو قم باذن اللہ کہہ کر جلا دیتے تھے۔

قم باذنی ہے میرے حکم سے جی اٹھ، عربی نقرہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مردے زندہ ہوتے ہیں اعجاز ہے یہ چال کا
قم باذنی ہے مگر نالہ زری فخر الال کا — غافل

قول فیصل۔ قم باذنی کہنا، قم باذنی کی صدا دینا وغیرہ اس کے مصرف ہیں۔

قم باذنی کہنے والے اس طرف بھی اک نظر
بادہ نوشوں کو شراب ادر ح پرور چاہیے — عزیز

کہاں ہیں وہ مسیحا قدم کے جن کو یہ دعویٰ تھا
صدا دیتے قم باذنی کہہ کے مردے کو جلا دیں گے — عزیز

حسین ابن منصور ملقب بہ منصور ایک مشہور فقیر کامل حالت جذب میں یہ کلمہ کہہ کر مردے کو زندہ کر دیا کرتے تھے اسی وجہ سے بحکم شرع ان کو قتل کر دیا گیا شعراء تلمیح کے طور پر یہ کلمہ استعمال کرتے ہیں اور عاشق صادق سے مراد لیتے ہیں ان کا لقب حلاج اس وجہ سے ہوا کہ ایک روز آپ حلاج کی دوکان پر بیٹھے تھے اس سے کسی کام کو کہا اس نے اپنا کام چھوڑ کر جانے سے انکار کیا۔ انھوں نے کہا کہ تو جا تو سہی تیرا کام میں کرتا ہوں۔ وہ ان کے کام کو چلا گیا اور جب تھوڑی دیر کے بعد آیا تو اپنی دوکان کی تمام روئی دھنکی ہوئی پائی متعجب ہو کے کہنے لگا۔ تم تو مجھ سے بھی زیادہ حلاج نکلے اسی روز سے یہ لقب مشہور ہو گیا

قمچی ہے (بالفتح) تازیانہ، چھڑی، سنٹی، ترکی مونث

دشت وحشت میں بیاض چشم جاناں یاد کی
شاخ آہو مجھ کو قمچی ہو گئی استاد کی — اسیر

زلف کی قمچی سے دل ڈرتا نہیں
(ڈھرا) بھبوت بھاگے ہے وگرنہ مار سے — ذوق

محل نظر۔ حاجی بر اچہ ان دنوں میں یہاں ایک سوداگر تھا، کابل میں اس کی آمد و رفت تھی، مخدوم نے احتیاطاً خط نہ لکھا ... مگر اس کی معرفت ایک جوڑی موزوں کی اور ایک قمچی بطور تحفہ بھیجی (دربار اکبری)

قول فیصل۔ اب اہل لکھنؤ پتلی لچکدار لکڑی کو کہتے ہیں۔ جیسا کہ اسیر کے شعر سے ظاہر ہے۔

قمچی ہے شاخ یا ٹہنی، ڈالی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ قمچی کا اطلاق اس شاخ پر کیا جاتا ہے جب پتلی لچکدار رہے اور درخت سے الگ کر لی جائے

قمچی ہے ہاتھ کا جھٹکا۔ اردو، پنجہ کشوں کی اصطلاح دلی کی زبان۔

محل نظر۔ قمچی کر کے ہاتھ کی ڈنگلی اتار دی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قمچی ہے پہلوانی کا ایک داؤں، اردو پہلوانوں کی اصطلاح۔

قمچی دکھانا ہے زد و کوب کرنے کی دھمکی دینا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج!

نہ پھر قمچی دکھانا اے مقطع فن بد خو کو
ہمارے توسن عمر رواں کو تازیانہ ہو — ناسخ

قمچی کرنا ہے پنجہ لڑاتے وقت ہاتھ کو جھٹکا دینا، اردو مصرف، پنجہ کشوں کی اصطلاح۔ دلی کی زبان۔

قمچی کرنا ہے گھوڑے کو تازیانہ مارنا کہ وہ چلے۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

محل نظر۔ اس کے یہ معنی تھے کہ میاں صاف ہے موزے چڑھاؤ اور گھوڑے کو قمچی دو۔ (دربار اکبری)

قمچی لگانا ہے قمچی مارنا، تازیانہ لگانا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

گندھا کے دو کوڑے کی چوٹی وہ کہتے ہیں
کس کے سمند عمر کو قمچی لگا ہے — شکوہ آبادی

قمچی لگنا ہے قمچی پڑنا، کوڑا لگنا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

ناقے پہ سوار آپ تھے اے دین کے رہبر
قمچی نہ لگی ناقے پہ اور لگ گئی مجھ پر — میر انیس

قمر ہے (بالتحتین) چاند۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

قمر گرم تھا مثل قاش قمر
ہوا شق قد و نقطے آئے نظر — اسیر (موارد اللغات)

جب دشت مصیبت میں علی کا سر آیا
منزل کی طرف نیزے کے شانے قمر آیا — میر مونس

قول فیصل۔ تیری تاریخ سے آخر مہینے تک قمر

اور اس سے پہلے تک ہلال کہلاتا ہے۔

قمر: ۳ چاندی، عربی مونث، اصطلاح علم کیمیا۔

قمر پیکر: حسین، محبوب کی صفت۔ فارسی، ترکیب، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ انھیں معنی میں قمر تمثال، قمر شمایل اور قمر طلعت وغیرہ بھی مستعمل ہے۔

(قمر تمثال) سکندر شاہ جہاں قمر تمثال
وہ سلیماں شکوہ با اقبال — رند

(قمر شمایل) منع کر یہ کلام دہل محفل
رونے لگی وہ قمر شمایل — ظفر (شاہ اودھ)

(قمر طلعت) سنبہ دل میں تھی لذت الفت
اٹھی یہ کہہ کے وہ قمر طلعت — تسلیم

قمر جلوہ: چاند کی طرح روشن، صفت، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

مبارک ہو اے دل ہوا جلوہ آرا
سپہر جلالت کا روشن ستارہ
قمر جلوہ نواب سید محمد — صفی لکھنوی

قمر در عقرب: ۲ وہ وقت جبکہ چاند برج عقرب میں ہو۔ فارسی ترکیب، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ یہ وقت نحس و نامبارک خیال کیا گیا ہے اس وجہ سے نجوم پر عمل کرنے والے اس وقت کوئی اچھا کام نہیں کرتے۔ خاص طور سے سفر نہیں کرتے۔

در عقرب: ۲ خوبصورت بدصورت کا ساتھ خوبصورت آدمی کے بدصورت آدمی کے پاس بیٹھنے یا حسین عورت کے ساتھ شادی ہو جانے کی پھبتی

کو قمر در عقرب کہتے ہیں۔ پنجاب میں اس کے لیے چاند گہنایا بولتے ہیں۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ معنی مخصوص ہے دہلی لکھنؤ نہیں

قمر رخسار: وہ جس کا رخسار چاند کی طرح چمکتا ہو محبوب کی صفت، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

کس ادا سے چلی غرض وہ نگار
کچھ کنول والیاں قمر رخسار — بیت تسلیم

قمر رکاب: جس کی رکاب چاند کے مانند ہو محبوب کی صفت، فصیح، رائج۔

جلو میں ساتھ جو مجھ سا نیاز مند نہ ہو
سمند ناز سے تو اے قمر رکاب گرے — بیت صبا

قمر محاق میں آنا: چاند کا قمری مہینے میں آخری تین راتوں میں غائب ہونا۔ اردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی بول چال۔

قمری لیا ترے آگے محاق میں آیا
کہ آفتاب بھی تو احتراق میں آیا — ناسخ

قول فیصل۔ یہ زمانہ اچھے کاموں کے لیے منحوس خیال کیا جاتا ہے۔

قمر وش: حسین و خوبصورت، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

رکھ ابرو پر کالۂ آتش یہ نہ تھی
سنبلہ سحر وہ اگر تھا قمر وش یہ نہ تھی — مرزا دبیر

قمری: (بفتحتین) قمر سے منسوب، وہ مہینے یا سال جو چاند کی رفتار کے موافق قرار دیے گئے ہیں شمسی کی ضد، عربی صفت، فصیح، رائج۔

تنخواہ جو برسوں کی ملے ہم کو تو کیوں کر
شمسی کا نہ قائل نہ حساب قمری کا — اکبر

قول فیصل۔ عربی میں یائے مشدد ہے۔ لیکن فارسی اور اردو میں بغیر تشدید کے مستعمل ہے۔ عوام بعض وقت (قمری) بولتے ہیں۔

قمری: ۳ (بضم) فاختہ کی قسم کا ایک پرند جس کے گلے میں حلقہ ہوتا ہے۔ جو طوق کہلاتا ہے۔ عربی مونث رائج۔

کمر یار کی قمری ہے گرد یوانی
غیب سے پہنے ہوئے طوق گلو آتی ہے — بیت آتش

قول فیصل۔ شعرا اسی کو سرو کا عاشق سمجھتے ہیں اور اس کے گلے کے حلقے کو طوق کہتے ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں اس کی آواز نہایت گونج دار ہوتی ہے اور اس پر ایک ویرانہ برستا ہے اور گرمی کی دوپہر کے وقت سماں بندھتا ہے چنانچہ فقرا اکثر اس کو شوق ویرانہ پسندی کی وجہ سے پالتے ہیں اور دنیادار اس کو منحوس سمجھتے ہیں۔

قمری: ۲ ایک بھیک مانگنے والی قوم کی عورتوں کا نام جن کو قمریاں بھی کہتے ہیں۔ بظاہر یہ لفظ اس معنی میں قنبری کا بگڑا ہوا ہے کیونکہ یہ لوگ اپنے تئیں قنبر غلام مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام کی اولاد بتاتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قمری: ۳ عاشق

پروانہ ہوں ازل سے سراج منیر کا
قمری ہوں سرو باغ علی کبیر کا — برق (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ استعارے کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ عام طور سے عاشق کے معنی میں نہیں ہے۔

قمری سال: عربی سال جو چاند کے حساب سے ہوتا ہے اور پہلی محرم سے شروع ہوتا ہے عربی فارسی الفاظ، فصیح، رائج۔

قمری سال کا یہ نقشا ہے
چاروں فصلوں کو گھیر لیتا ہے — ناسخ

قمری کا کوکنا: قمری کا بولنا۔ اردو قلیل الاستعمال۔

جہاں بلبل کلیجا توڑ کر فریاد کرتے ہوں
جو قمری کوکتی ہو رشک سے شمشاد کرتے ہوں — نظم طباطبائی

قول فیصل۔ کوکنا کی جگہ، کوکو کرنا بھی ہے۔ جو فصیح و راجح ہے۔

پوچھتی ہیں باغباں سے کس ہی قد کا پتا
قمریاں کرتی ہیں کوکو باغ میں شمشاد پر — دبیر

قمری کا بولنا، قمری کا دم بھرنا بھی زبانوں پر ہے۔

قمرین :- (بفتح اول و دوم و سوم) سورج اور چاند سے مراد ہوتی ہے۔ قمر کا تثنیہ، عربی، مذکر۔ (قمر زبان عربی میں مذکر اور شمس مونث ہے۔ لہذا مذکر کا لحاظ کرکے یہ تثنیہ بنایا ہے جیسے والدین)
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قمع :- توڑنا، عربی، مذکر، راجح۔

ہو اسے آج قلع و قمع اس کا
کر چکا ہے قمع اس نے تھا ہمارا — (فراق دہلوی)

قول فیصل۔ قلع قمع ملا کے بولتے ہیں۔ تنہا مستعمل نہیں ہے۔

قمع لگانا :- ایک قسم کے ماتم کرنے کا طریقہ، اردو، مصدر، شیعہ حضرات کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ اس ماتم کا طریقہ یہ ہے کہ چھری یا تلوار سے ماتمدار اپنے سر پر زخم لگاتا ہے اور خون میں ڈوب جاتا ہے۔

قمقام :- تلوار، عربی، مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے دریا اور قوم کا سردار بھی لکھا ہے۔ مگر اردو میں کسی معنی میں مستعمل نہیں۔

قمقم :- (بالضم ہر دو قاف) کوزہ، ظرف گلی، عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں مستعمل نہیں ہے۔

قمقمہ :- ۲ ایک قسم کی چھوٹی قندیل، اردو، مذکر، فصیح، راجح۔

قول فیصل۔ اس کا صرف روشن کرنا اور روشن ہونا کے ساتھ ہے

قمقمہ :- ۳ ایک قسم کے شیشے کا گولا جو مختلف رنگوں کا ہوتا ہے اور چھت یا جھاڑ میں لٹکایا جاتا ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، راجح۔

بجھ گیا میرا چراغ زندگی
دیکھ کر وہ قمقمہ رخسار کا — بحر

قول فیصل۔ اس کی جمع قمقمے اور قمقموں راجح ہے

محفل عالم میں عریانی سے سب کو ننگ ہے
جو قمقموں سے مانگتا پھرتا ہے پیراہن چراغ — بحر

قمقمہ :- ۴ لاکھ کا گولا جس میں عبیر اور گلال یا رنگ بھر کے ہولی میں اہل ہنود ایک دوسرے پر مارتے ہیں۔ اردو، مذکر، راجح۔

دکھا کے وہ در دنداں جو کھیلتے ہیں رنگ
حباب آب گہر قمقمہ ہے ہولی کا — منیر

چشم خوں افشان عاشق قمقمہ ہو رنگ کا
دیکھیے کیونکر رہے گا جیب اور داماں سفید — نصیر

قموص :- (بالفتح واؤ معروف) خیبر کے پانچ قلعوں میں ایک قلعہ کا نام۔ عربی، قلیل الاستعمال۔

تمام اہل قموص اہل سلاح سب مسلح ہیں
وطیح و صعب و ناعم یہ قلعے بھی ہیں خود سر — نظم طباطبائی

قمیص :- (بفتح اول، و یائے معروف) ایک قسم کا پیرہن جس میں کف اور کالر بھی ہوتا ہے۔ عربی، مونث، فصیح، راجح۔

قول فیصل۔ پرانے زمانے میں مذکر استعمال کرتے تھے۔

دست زلیخا ہے سزا کے ادب
جس سے قمیص مہ کنعاں پھٹا — مصحفی

جلال اور جلیل نے بھی مذکر لکھا ہے۔ موجودہ دور میں مونث ہی بولتے ہیں۔

قناۃ :- (بالفتح) ۱ نیزہ ۲ آب پاشی کی نالی، عربی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

قنات :- ۱ (بالکسر) پہلو ۲ بازو ۳ شے کے چاروں طرف کا پردہ، کپڑے کی دیوار یا پردہ جو خیمے کے چاروں طرف لگاتے ہیں کپڑے کی بنی ہوئی اوٹ، ترکی، مونث۔

نہیں جو مائل سیر جہاں نہ پردہ نشیں
تو سیر کی خاطر کی مشتاق قنات تنگ ہو — رند (نور اللغات)

قول فیصل۔ ۱ معنی و ۲ میں بالکل نہیں بولتے۔ معنی نمبر ۳ میں بالفتح زبانوں پر ہے۔ اس کی اردو جمع قناتوں اور قناتیں ہے۔ جیسے ہر نگینہ اس کا سلک مروارید تھا۔ خیمہ گی میں دیدہ تھا نہ شنیدہ تھا۔ ایسا ہی کلابتو کی تھیں۔ قناتیں ان کی آدان کی تھیں۔ (طلسم ہوشربا)

حسینوں کے جہلم کی ہے آمد آمد
قناتیں برابر برابر لگاؤ — اسیر

قنات روکنا :- قنات کھڑی کرنا، اردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

بے حجابی ہے فقط حسن عروس گل کی
عشق پیچے کی قنات اہل چمن کیا روکیں — صبا

لیلا کہیں، نہ دیکھ لے دم توڑتا ہے قیس
جلدی قنات روک دو صحرا کے سامنے — شرف

قنات کھڑی کرنا :- قنات لگانا، اردو، مصدر

فصیح، رائج۔

قنات کھینچنا: ۔ پردے کی دیوار کھڑی کرنا۔ خیمے کے چاروں طرف یا صحن میں کپڑے کا پردہ لگانا اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ کھینچنا کی جگہ گھیرنا بھی زبانوں پر ہے۔ مگر دونوں صورتوں سے کم رائج ہے اس جگہ قنات لگانا فصیح ہے۔

قنات کی دیوار: ۔ پردے کی دیوار جو قنات کھڑی کرنے سے بن جاتی ہے۔ اردو، رائج۔

آنکھوں کو ہم نے وصل میں دو چار کر دیا
ہر پردے کو قنات کی دیوار کر دیا — رشک

قنات لگانا: ۔ قنات کھڑی کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قناتی دیوار: ۔ مکان کے چاروں طرف کی کچی دیوار۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قناد: ۔ (بفتح اول وتشدید دوم) حلوائی۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

کیا اثر وصف لب شیریں کا ہے وقت رقم
ہے دوات اپنے قلمدان میں دکان قناد کی — اسیر

قنادیل: ۔ (بفتح اول ویائے معروف) قندیل کی جمع، عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال

ہر اک سائباں رشک چرخ بریں
قنادیل انجم سے بڑھ کر کہیں — (طلسم ہوش ربا)

قناطیر: ۔ (بفتح اول ویائے معروف) چاندی یا سونے سے بھری ہوئی بیل کی کھالیں۔ قنطار کی جمع۔ عربی مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

ترے قناطیر ہائے سیم و طلا
تا کے عنبر ہے گویا — ناسخ

قناعت: ۔ (بفتح اول و دوم وچہارم) تھوڑے پر راضی رہنا، زیادہ کی ہوس نہ کرنا، عربی مونث فصیح، رائج۔

قناعت دی ہے شکل ثمر مجھ کو خاکساری نے
رہوں گا باغ باغ گلشن میں اک پھولی پھلا دنیا — آتش

قول فیصل۔ مگر اول (قناعت) بولنا غلطی ہے۔

قناعت توانگر کند مرد را: ۔ قناعت انسان کو تونگر کر دیتی ہے۔ جس شخص میں قناعت ہوتی ہے اس کو مال و زر کی ہوس بالکل نہیں ہوتی۔ اس لیے وہ غریبی میں بھی دل کا امیر رہتا ہے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قناعت سے بسر کرنا: ۔ تھوڑے پر اکتفا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

طرف سے ٹوٹے ہوئے چاٹ کے رہ جاتے ہیں
سوکھے ٹکڑوں پہ قناعت سے بسر کرتے ہیں — ہوا

قناعت کرنا: ۔ تھوڑے پر اکتفا کرنا، زیادہ کی ہوس نہ کرنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

تو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا
ورنہ گلشن میں علاج تنگی داماں بھی ہے — اقبال

قناعت ہونا: ۔ زیادہ کی ہوس نہ ہونا اردو صرف، فصیح، رائج۔

مصیبت گر کسی پر ہو مصیبت کا بھی خوگر ہو
اگر کیسا ہی مضطر ہو قناعت ہو ہی جاتی ہے — راسخ

قنادیز: ۔ ایک قسم کا چکدار موٹا ریشمی کپڑا ترکی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

قنبر: ۔ حضرت علی کے مشہور غلام کا نام۔ عربی، رائج

قول فیصل۔ قنبر غلامان علی میں سے تھے آپ کی شہادت دور بنی امیہ کے عبد الملک ابن مروان کے عہد میں ہوئی۔ آپ حبش کے شاہزادے اور بہت بڑے پہلوان تھے۔ خیال پیدا ہوا کہ علی سے مقابلہ کروں۔ چنانچہ مدینے آئے اور حضرت علی سے مقابلہ کیا جناب قنبر زیر ہوئے۔ فوراً ایمان لائے اور اپنے کو علی کا غلام سمجھنے لگے۔ جبتک علی زندہ رہے فرائض غلامی ادا کرتے رہے حضرت علی کے بعد دنیا انقلابات سے خاص طور سے دوچار ہوئی بنی امیہ کی حکومت نے زور پکڑا۔ ایک دن حجاج ابن یوسف ثقفی جو عبد الملک ابن مروان کی طرف سے بڑا ظالم حاکم تھا اس نے کہا کہ عرصہ سے علی کے دوستوں کو قتل نہیں کیا لوگوں نے جناب قنبر کا نام بتایا۔ گرفتار کر کے لائے گئے۔ حجاج نے پوچھا کہ تم علی کے دوست ہو۔ کہا ہاں۔ کہا کیونکر قتل کروں کہا جس طرح تو آج مجھے قتل کرے گا۔ بعد حشر میں اسی طرح تجھے قتل کرونگا حجاج نے کہا۔ علی نے کچھ خبر دی ہے کہا ہاں۔ فرمایا تھا کہ تم ذبح کئے جاؤ گے۔

چنانچہ حجاج نے ان کو لٹا کے ذبح کر ڈالا خاتمہ بالخیر ہو گیا۔

قند: ۔ (بفتح اول) شکر کا گاڑھا شیرہ جو پکا کے جما لیا جاتا ہے۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

جاناں صاحب رہی نہ بات کی قدر
قند بکتا ہے راب کے مانند — جان صاحب

قول فیصل۔ یہ کند کا معرب ہے اور کند کھنڈ یا کھانڈ کا مفرس ہے۔

قند: ۔ ایک قسم کی دانے دار مٹھائی، اردو مذکر، رائج۔

واہ کیا ناسخ بھی ہے شیریں بیاں
شعر جو ہے لکھنؤ کا قند ہے — ناسخ

قند: ۔ سرخ رنگ کا کپڑا۔ اردو،

دہلی زبان۔

مجھ کو بچائے موت کی تلخی سے ہم نشیں
اڑے کسی کی چوٹی سے مرو بات قند کا — راسخ

قولِ فیصل۔ مؤلف معادن الشعرا امیر لکھنوی نے لکھا ہے "دہلی والے ہر سرخ کپڑے کو اور لکھنؤ والے خاص ٹول یعنی شالباف کو قند کہتے ہیں" مگر اب دہلی لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔

قند: بہت شیریں۔ اردو صفت۔ فصیح، رائج۔

قندِ پارسی: (بالاضافت)، لغوی معنی وہ قند جو دوبارہ صاف کی جائے اور اس میں میل نہ رہے اصطلاحی معنی وہ عمدہ بات جو دوبارہ کی جائے، عمدہ کلام پھر کہنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ یہ خاص فارسی مرکب ہے اردو میں شاذ ہی کسی نے استعمال کیا ہو۔ اس جگہ قندِ مکرر زبانوں پر ہے۔

قند کا کوزہ: بانس کی کھپچی کے سانچے یا سادہ خاص طریقے سے جمایا ہوا قند شادی کے موقع پر استعمال میں آتا ہے۔ اردو صرف فصیح رائج

خوبیاں رخ کی صباحت کا کرانے شیریں دہن
قند کے کوزے سے جاری ہوئے دریا شیر کا
خواجہ حیدر علی آتش

قند کے ڈلے: گنے کی گنڈیریاں، اردو رائج۔

قولِ فیصل۔ جہلا کے کلام میں بھی شاعرانہ خیال آفرینیوں، تشبیہوں اور استعاروں کی جھلک نظر آنے لگی۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک یہاں کے سودے والے آواز لگاتے ہیں تو بجائے یہ کہنے کے کہ گنڈیریاں کروں گا۔ استعارۃً یوں کہتے ہیں۔ یہ قند کے ڈلے کروں گا۔ (قدیم تہذیب و ہنر مندانِ اودھ)

قولِ فیصل۔ اس کو رقی کے ٹکڑے یا ڈلے بربنی کے کہتے ہیں۔

قند گھولنا: قند کو پانی میں اس طرح چلانا کہ قند گھل کے پانی میں مل جائے (مجازاً) شیریں زبانی سے کام لینا، بہت دلچسپ گفتگو کرنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج

کاٹتے ہیں ہونٹوں کو غصے میں کب
گھولتے ہیں قند وہ گفت دمیں — عذر لکھنوی

قولِ فیصل۔ شاعر نے ضرورتِ شعری کے ماتحت گفتار میں قند گھولنا کہا ہے۔ عام محاورہ ہے بات میں قند گھولنا۔

بھر رات تک ہنستی اور بولتی — میر حسن
ہر اک بات میں قند تھی گھولتی — (سحر البیان)

رکھیں تمہیں لبوں سے قند گھولنا بھی کہا گیا ہے

منہ سے کچھ اب تو بول دو قند لبوں سے گھول دو
عقدہ مرا کبھی کھول دو، عقدہ کشا تمہیں تو ہو
جلیل

قند لٹے اور کوئلوں پہ مہر: یعنی بیش قیمت چیز کے ضائع ہونے کا افسوس نہیں کرتے اور ادنیٰ اور کم چیز کے ضائع ہونے کا اتنا خیال اور اہتمام کرتے ہیں۔ قند کے بجائے اشرفیاں لٹیں ... بھی بولتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ جلال لکھنوی نے سرمایۂ زبانِ اردو میں اور کی لفظ نہیں لکھی اور کوئلوں کی جگہ کوئلوں لکھا ہے۔ (قند لٹے کوئلوں پہ مہر) موجودہ دور میں اشرفیاں لٹیں کوئلوں پہ مہر بولتے ہیں۔

قندِ مکرر: (بالاضافت) دوسری مرتبہ صاف کیا ہوا قند جس میں کسی قسم کا میل نہ رہ جائے۔ فارسی ترکیب مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قلقل کا شور قندِ مکرر سے کم نہیں

شیشہ سے بھی ہو طلی رشیریں کلام ہے — امیر لکھنوی

قولِ فیصل۔ استعارے کے طور پر معشوق کے دونوں ہونٹوں کو بھی قندِ مکرر کہہ جاتا ہے۔

کیوں کر نہ ہو محبوب کی باتوں میں حلاوت
لب قندِ مکرر ہیں دہن چشمہ عسل کا — ہجر لکھنوی

نکالیا دست کر دیے دو لب کے بوسے بار نے
زہر دے کر سامنے قندِ مکرر رکھ دیا — راسخ عظیم آبادی

قندِ مکرر ہونا: وہ عمدہ بات جو دوبارہ کہی جائے۔ وہ عمدہ کلام جو دہرایا جائے۔ فارسی ترکیب مذکر

تھا شیریں سخن مشہور اس باعث سے یار
بات دہرانا ترا قندِ مکرر ہو گیا — ہجر

قولِ فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے جیسے یہ پرچہ لکھ رہا تھا کہ سرفراز نامہ دشمن کا گویا قندِ مکرر پہنچا۔ (دانشانۂ سرور)

کسی عمدہ چیز کی لذت و کیفیت کے دوبارہ حاصل ہونے کو بھی قندِ مکرر ہونا کہتے ہیں۔

بعد بوسے کے تو اک بوسہ اگر اور بھی دے
تو وہی حق میں مرے قندِ مکرر ہو جائے — مصحفی

قندِ مکرر کا مزہ ملنا اور قندِ مکرر کا مزہ پانا بھی اس کے صرف ہیں۔ ضرورتِ شعری کے ماتحت مزہ قندِ مکرر پانا بھی کہا گیا ہے۔

اس کی لکنت نے دیا آج عجب طرح کا لطف
ہر سخن میں مزہ قندِ مکرر پایا — تنویر

قندہار: اسم مذکر۔ شہر کا نام۔ افغانستان کے ایک مشہور شہر کا نام۔

نظر آتی ہے بیٹھے بیٹھے دیے کنج خلوت میں
بہار اصفہان و قندہار و کشمیر و نستر
نظم طباطبائی

قولِ فیصل۔ عام بول چال میں قندھار بولتے

سرکار زنانوں پر - -

قندھاری انار: گہرے سرخ رنگ کے دانوں کا بڑا انار جو قندھار میں پیدا ہوتا ہے اور چاشنی لئے ہوتا ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

قِنْدِیل: بکسر دبالکسر یائے تحتانی معروف) ایک خاص قسم کا گول یا پہلو دار بنا ہوا شیشے کا ظرف جس کے اندر بتی روشن کر کے چھت میں لٹکاتے ہیں۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہمارے کعبۂ دل میں چراغ داغ روشن تھا
نہ تھی قندیل محراب فلک میں ماہ کامل کی — انیس

زنجیر طاق روح کی قندیل ہو گئی
قندیل، قوس عرش میں تبدیل ہو گئی — جوش

قول فیصل۔ زبانوں پر عام طور سے بالفتح (قَندیل) ہے جو مؤلف قاموس الاغلاط کے نزدیک غلط ہے لیکن رسالہ تحریبات کے مؤلف نے اس کو کندیل (بالفتح) کا مجرد لکھا ہے اور اس اعتبار سے قندیل (بالفتح) غلط نہیں کہا جا سکتا ہے۔ مگر احتیاط یہی ہے کہ قندیل (بالکسر) ہی استعمال کیا جائے۔

صاحب فرہنگ آصفیہ کے نزدیک مرادی معنوں میں لالٹین اور قمقمہ کو بھی قندیل کہہ سکتے ہیں۔

قندیل روشن ہونا، قندیل روشن کرنا، اس کے خاص صرف ہیں۔

ہے غیر کے سینے میں جو داغ غم الفت
روشن ہے صنم خانے میں قندیل حرم کی — امیر

قِنْدِیل: بانس کی کھپچیوں سے بنا ہوا اور کاغذ یا ابرک سے منڈھا ہوا فانوس جسے محرم میں زینت کے لیے تعزیہ خانوں کے سامنے اور سبیلوں پر لٹکا دیتے ہیں۔

ہے ہمارے سینۂ دل کی شبیہ
تعزیہ خانوں میں جو قندیل ہے — ناسخ

قِنْدِیلا: (زیر یائے وزن پر) کاغذ یا ابرک کا بہت بڑا فانوس، اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ قدیم زمانے میں اہل لکھنؤ عزا خانوں کی زینت کے لئے قندیلے لٹکا دیا کرتے تھے اس کی تائید صاحب فرہنگ آصفیہ کی مندرجہ ذیل عبارت سے ہوتی ہے بیر بڑا فانوس جسے اکثر ایام محرم میں کاغذ کا بنا کر لٹکا دیا کرتے تھے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قندیل چرخ: (بیت باضافت) چاند یا سورج سے کنایہ ہے۔ فارسی ترکیب، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قندیل حرم: (باضافت) کعبہ کی قندیل فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ بترکیب اردو، حرم کی قندیل بھی کہتے ہیں

ہے غیر کے سینے میں جو داغ غم الفت
روشن ہے صنم خانے میں قندیل حرم کی — امیر

قندیل عرش: (بیت باضافت) وہ قندیل جس سے عرش روشن ہے۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

بشر جو اس تیرہ خاکداں میں پڑا یہ اس کی فروتنی ہے
وگرنہ قندیل عرش میں بھی اسی کے جلوے کی روشنی ہے — ذوق دہلوی

قُنُوت: (بضم اول و واؤ معروف) مشہور و معروف دعا جو نماز میں پڑھی جاتی ہے۔ عربی، مذکر، اصطلاح فقہ۔

ہاتھ اٹھے جب قنوت میں اٹھے سوئے خدا
خود ہو گئے فلک پہ اجابت کے باب وا — میرانیس

قول فیصل۔ حضرات اہل سنت نماز وتر میں یہ دعا پڑھتے ہیں اسے کہتے ہیں حضرات شیعہ نماز کی دوسری رکعت میں جو دعا سوائے قیام (پڑھتے ہیں۔ اسے قنوت کہتے ہیں۔

قنطرہ: دریا کا پل، بنا ہے بلندی اور اونچی عمارت۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قنطرہ ہے اس حقیقت کا جو سب پہ ہے
مت در سے ہرگز سمجھ عشق مجازی کا مقام — (مصحفی)

قول فیصل۔ عربی میں تائے مدور کے ساتھ (قنطرۃ) لکھتے ہیں۔

قو: [1] (واؤ مسعدت) ایک قسم کی آواز کا نام جو کبوتر باز کبوتروں کو اڑاتے وقت حلق سے نکالتے ہیں۔ اردو، مؤنث، رائج۔

لطیفہ۔ حکیم شناؤ اللہ عہد واجدی کے تھے قیافہ شناسی میں ایسا ملکہ تھا کہ ایک دن یہ اپنے مکان کے آگے کھڑے تھے ایک نوجوان لڑکا جا رہا تھا۔ اس کو بلایا اور کہا کہ تم کبوتر بہت اڑاتے ہو؟ اس نے کہا۔ جی ہاں۔ کہنے لگے کہ اب زور سے قو نہ کرنا ورنہ مر جاؤ گے۔ لڑکے نے نہ مانا حسب معمول کوٹھے پر چڑھ گئے اور کبوتر اڑائے اور زور سے قو کی فوراً دم نکل گیا۔

رفت بیم ہنر و ہنر خندان (ادھم)
عالم کرے اک کبوتر دل ہ — تاسف
دنیا ہے اڑادہ ایک قو کی (نبیرۂ میر شیر علی افسوس)

قول فیصل۔ اسی محل پر دکو، بھی بولتے ہیں۔

قو: [2] بٹیر کو کوکنے کی آواز۔ اردو، مؤنث، بٹیر بازوں کی اصطلاح۔

اے مصحفی ہم پالتے پیری میں بٹیریں
آتا جو نصیبوں کا جگانا ہمیں قو سے — مصحفی

قول فیصل۔ عام طور سے بٹیر باز اس غرض سے کہ بٹیر جیب پالی میں لڑے تو پانی کے پتھر دمل کا

سا کوئی اثر بٹیر پر نہ ہو۔ تین راتیں مسلسل بٹیر کے (خود نمو)
کانوں میں تین تین مرتبہ بلند آواز سے قو کہتے ہیں
اس عمل سے بٹیر کے دورانی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے
اور اس کے کانوں کے پردے پھٹ جاتے ہیں۔
دورانی کیفیت تو دور ہو جاتی ہے مگر بٹیر بہرا ہو
جاتا ہے۔ اسی کو، کو، بھی کہتے ہیں۔

قو :۔ بچوں کو ڈرانے کے لیے ان کے کان کے
قریب منہ لے جا کے حلق سے یہ آواز نکالتے ہیں
اردو، رائج۔

برسوں بچوں کو نہیں پیار کیا کرتے ہیں ۔۔۔
پیار کبھی کرتے ہیں تو کان میں قو کرتے ہیں — جان صاحب

قُوَا :۔ (بالضم) قوت کی جمع، توقیب۔ عربی، مذکر،
فصیح، رائج۔

سمجھ ان کو جو قوا ہیں مشہور
جن کے ہونے پہ ہے موقوف شعور — مرزا رسوا

قُوارہ :۔ کسی چیز کا گول ٹکڑا، گول کپڑا جو درزی
گریبان وغیرہ میں کترن کے طور پر نکالتے ہیں
عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔
قوارہ جبر وقی، قوانی متعلق — (انشا)

قَواعِد :۔ (بفتح اول، دوم و کسر چہارم) قاعدے
دستور، قاعدہ کی جمع، عربی مذکر، فصیح، رائج۔

لیا ہے کام مثلث بر سے تیغ کا
کیا کیا قاعدہ نے نکالے ہیں ظلم کے — شمس

قواعد :۔ قانون، دستور العمل، ضابطہ
اصول۔ عربی مذکر، رائج۔

یعنی کالج ہے دنیوی فائدے کے لیے
قائم ہے یہ اسی مقاصد کے لیے
سمجھ جب لیا ہے مولوی صاحب نے ہیں
کتابیں ہیں مذہبی قواعد کے لیے — اکبر (الہ آبادی)

قواعد :۔ صرف و نحو، گرامر۔ اردو مونث،
فصیح، رائج۔

قواعد :۔ لڑائی پر کام کرنے کے فوجی
قاعدے، فوجیوں کی مخصوص ورزش، اردو
مونث، رائج۔

پکارے سب کہ قواعد ہے فوج ہیں شاید
کہ فیر اڑ رہے ہیں صف میں ہیں قطار قطار — ذوق
پلکیں تری جھپک گئیں جب میں نے آہ کی
بولا یہ ہو رہی ہے قواعد سپاہ کی — قدر

قسم فصیل۔ بطور مفرد مستعمل ہے۔

قواعد دان :۔ فوجی قاعدوں سے واقف
اردو صفت۔ (نور اللغات)
تعمل فصیل۔ اب نہیں بولتے۔

قواعد دان :۔ گرامر کا جاننے والا۔ اردو
ترکیب، صفت، رائج۔

قواعد کرنا :۔ فوجی ورزش کرنا، پریڈ کرنا،
اردو مصدر، رائج۔

قواعد گاہ :۔ فوجی ورزش کا میدان۔ پریڈ
فارسی ترکیب مونث۔ (نور اللغات)
تعمل فصیل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

قواعد لینا :۔ فوجیوں سے فوجی ورزش کرانا
پریڈ لینا۔ اردو مصدر، رائج۔

قواعد لینا :۔ ایسا کام کرنا جس میں بار بار
اٹھنا بیٹھنا پڑے، اردو مصدر، عوام کی زبان

قواعد ہونا :۔ پریڈ ہونا، فوجیوں کی مشق
ہونا۔ اردو مصدر، رائج۔

پکارے سب کہ قواعد ہے فوج میں شاید
کہ فیر اڑ رہے ہر صف میں ہیں قطار قطار — ذوق

قوافل :۔ قافلہ کی جمع، عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے
کی زبان، قلیل الاستعمال۔

اترتے ہیں یہاں اکثر قوافل
کہ جزا کے جو رہتے ہیں مقابل — (قران السعدین)

قوافی :۔ قافیہ کی جمع، قافیے، عربی مذکر، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔

قوافی اور میں نے اے لطافت کم کہے اس سے
پسند طبع تھا بس قافیہ گل اور بلبل کا — لطافت

قوام درست ہونا :۔ جسم کی ترکیب درست ہونا، اردو مصدر
فصیح، رائج۔

قَوّال :۔ (بفتح اول و تشدید دوم) صوفیانہ
گانے گانے والا، گویا، حقانی چیزیں گانے والا
فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

وجد صوفی کو رہا یاد نہ قوال کو قول
حال باقی ہے کسی بزم میں قوال ہو آج — زند

تعمل فصیل۔ یہ لفظ عربی ہے۔ عربی میں قول کا
اسم مبالغہ ہے اس کے معنی بسیار گو ہیں۔ فارسیوں
نے مطرب کے معنی میں استعمال کیا اور ہمارے یہاں بھی
اسی معنی میں استعمال کرتے ہیں۔

قوّالی :۔ صوفیوں کی محفل سرود حال قال کی
محفل، اردو مونث، رائج۔

محل مونث۔ آج جگنو شاہ کے مزار پر قوالی ہوگی

قوالی :۔ وہ گانا بجانا جو اکثر بزرگوں کے مزار
یا صوفیوں کی بزم میں ہوتا ہے۔ اردو مونث۔

قوالیاں ہیں عورتیں مرد سے زیادہ
قوالیاں موجود ہیں قوال ندارد — (ناسخ لکھنوی)

قوالی :۔ قوال کا پیشہ — (نور اللغات)
تعمل فصیل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قِوام :۔ دواؤں کا گاڑھا رس، گڑ یا شکر کو پانی میں گھول کے
پکاتے ہیں اور جب تار اٹھنے لگتا ہے تو اتار لیتے

ہے، شیرہ، چاشنی - اردو، مذکر، فصیح، رائج -

بوسہ سے غیر کے سب شربتِ ہوتے ہیں تلخ
بگڑی وہ چاشنی وہ قوام عسل گیا — ناظم

آتش تک پر قند کا ہے قوام
شیرے کے تار کا ہے ریشہ نام — غالب

قوام ۲: وہ شے جس کے سبب سے کسی شے کا قیام ہو، اصل نظام - عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

قوام قوم کا مذہب ہی ہے زمانے میں
کہاں کی قوم جب اس کا کوئی قوام نہیں — اکبر الٰہ آبادی

قوام ۳: تمباکو کی پتی کو جوش دے کے چھان کے اس عرق کو کھپاتے ہیں اور گاڑھا کر کے مختلف قسم کی خوشبوئیں اور مسالے ملاتے ہیں اور پان میں کھاتے ہیں - اردو، مذکر، فصیح، رائج -

قوام بگڑنا: قوام خراب کرنا، قوام کا اصلی حالت پر رہنا -

محلِ صحیح - حلوائی تلخ کامی خریداری کھو بیٹھی جب مٹھائی تھالوں میں بھرتی - دکان بڑھ گئی کیا کھلتی دہشت کا داہونا، شیرہ جان عاشق کا قوام بگڑتا - (طلسم ہوشربا)

قوانین: (بفتحین و یائے معروف) قانون کی جمع - عربی، مذکر، فصیح، رائج -

محلِ صحیح - اب کبھی کوئی شاہزادی ان کے سامنے ڈھونڈ کر بیٹھے گی - جب اسکو یاد کریں گی کہ یہ باپ کی کر توانین طلسم نے مرتبہ دختر جمشید کا بڑھایا - (طلسم ہوشربا)

قوت: (واؤ معروف) روزی، خوراک، غذا - عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

ع قوت ملتا نہیں قدرت ہو کہاں سے پیدا — لااعلم

گردش میں کس طرح نہ رہوں قوت کے لیے
دانا میرے نصیب کا ہے آسیا کے پاس — بحر

قول فیصل - تانیث کے ساتھ بھی مستعمل ہے

پلا وہ بادہ سرجوش و صاف دریحانی
وہ مے کہ جو ہے ملائک کی قوتِ روحانی — سرشار لکھنوی

عام طور سے زبانوں پر مذکر ہی ہے -

قوت: ۱ (بضم اول و تشدید دوم مفتوح و واؤ معروف) طاقت، زور، توانائی - عربی، مونث، فصیح، رائج

وہ حوصلہ وہ زور وہ قوت نہیں رہی
اب مجھ میں غم اٹھانے کی طاقت نہیں رہی — منیر

قول فیصل - اس کی اردو جمع قوتیں اور اپنے محل پر دقوتوں، رائج و فصیح ہے -

صنعت و حرفت نہ تجارت اور نہ ہو علم و کمال
اتحادی قوتیں ہیں اور نہ ہی مالی و منال — عزیز لکھنوی

قوت: ۲ بل، سہارا، مدد - عربی، مونث فصیح، رائج -

ع ہوگیا ہے کسی قوت پہ بھروسا اس کو — آدب لکھنوی

قوت: ۳ سلطنت، ریاست، دولت - (نور اللغات)

قول فیصل - ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -

قوت: ۴ حس - عربی، مونث، فصیح، رائج -

قوتیں تیرے دماغ و دل میں سب موجود ہیں
کام میں لا ان کو غافل ورنہ وہ بے سود ہیں — عزیز لکھنوی

قوت: ۵ متحرک کو ساکن اور ساکن کو متحرک کرنے والا، زور یا وہ طاقت جو کسی جسم کی حالت کو بدل دے اس میں خواہ حالت سکون سے خواہ حالت متحرک سے - علم طبیعی کی اصطلاح (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

قوت آزمانا: طاقت کا امتحان کرنا، زور آزمانا

اردو، مصرف، فصیح، رائج -

ناسخ کی ہے پہ شوق شہادت میں گفتگو
آج آزماؤں قوتِ بازوئے یار کو — ناسخ

قوتِ بازو: ۱ بازو کی طاقت، بازو کا زور - فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج -

ہے قوتِ بازو میں تری راز سعادت
تو ڈھونڈتا پھرتا ہے ہما بال ہما میں — وحشت کلکتوی

قوتِ بازو: ۲ معاون، مددگار - فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج -

تیر اس کا کوئی جوشن میں جا جو ہوتا پیوست
اک زبردست مرا قوتِ بازو ہوتا — شرف لکھنوی

قوتِ بازو: ۳ شریکِ عمل، شریکِ کار، ہاتھ بٹانے والا - فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج

ہوں گے ہمارے قوتِ بازو یہی یتیم
اسلام کا علم یہی غازی اٹھائیں گے — عزیز لکھنوی

قوتِ بازو: ۴ چھوٹا بھائی - فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج -

محلِ صرف - کسی کا بھائی دست بدعا ہوگا کہ بار خدایا میرے قوتِ بازو کو میدانِ جنگ سے صحیح سلامت لا - (فسانہ آزاد)

قوتِ بازو سے پیدا کرنا: خود کمانا ذاتی طور سے کمانا - اردو مصرف، مونث، فصیح، رائج

محلِ صرف - خداوند کریم نے تم پر کیسی کیسی عنایتیں کیں کہ تم کسی کے کسی وقت شرمندہ نہیں جو کچھ ہوا تم نے اپنی قوتِ بازو سے پیدا کیا اور غیروں کو کھلایا - (انشائے سرور)

قوتِ باصرہ: (با معافی) دیکھنے والی قوت دماغ کی وہ قوت جس سے صورتیں پہچانی جاتی ہیں اور رنگوں میں تمیز کی طاقت ہے - بصارت

بینائی، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قوت باصرہ زائل غم اکبر میں ہوئی
ماتم ابن حسنؑ سے ہوئی ٹکڑے چھاتی — میر خلیق

قُوَّتِ باہ:۔ (باضافت) جماع کی قوت، شہوانی کیفیت، شہوت، عربی الفاظ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قوت بخش:۔ (بے اضافت) تقویت پہنچانے والا، طاقت دینے والا۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

بوسہ اُس لب کا ہے قوت بخش جسم ناتواں
ایسی یاقوتی میسر ہو تو کھایا چاہیے — آتش

قوت بسری: (اردو مصدر فتح یا پیش، بے اضافت) بُرا بھلا کھا کر زندگی بسر کرنا (فقرہ) جو انصارِ مدینہ کے ٹکڑوں ٹکڑوں پہ قوت بسری کرتے تھے۔ اب ان میں بھی بہ طفیلِ سلطنت تمول آگیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ دلی کی زبان ہے صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی یوں لکھے ہیں۔ "اوقات بسری زندگی بسر کرنا، گزر اوقات کرنا۔" مولف نور اللغات نے زندگی بسر کرنا کے قبل "برا بھلا کھا کر"، کا اضافہ کیا ہے جو دلی کی زبان ہے نہ لکھنؤ کی۔ اہل لکھنؤ ایسے محل پر موٹا جھوٹا یا اچھا برا، روکھی سوکھی کھا کے زندگی بسر کرنا کہیں گے۔

قُوَّتِ بینائی:۔ (باضافت) دیکھنے کی قوت، بصارت۔ فارسی ترکیب، صفت، مونث، فصیح، رائج۔

پتلیاں آپکے توسن کی اڑاتی ہیں جو گرد
کُحلِ جواہر ہے یہ قوت بینائی کا — نسیم لکھنوی

قُوَّتِ پرواز:۔ (باضافت) اڑنے کی طاقت، اڑان کا زور۔ فارسی ترکیب، صفت، مونث، فصیح، رائج۔

اے دل یوں آواز محو قطعِ منزل ہو گئی
عکس کو بھی قوت پرواز حاصل ہوگئی — جوش

قول فیصل۔ اسی محل پر طاقتِ پرواز، بھی مستعمل ہے

قدسی الاصل ہے رفعت پہ نظر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے — اقبال

قوت پکڑنا:۔ رفتہ رفتہ صاحب اقتدار ہونا، اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ہمیوڈ صدوسر افغانوں کے گھر کا نمک خوار، ممالک شرقی میں حق نمک ادا کرتے کرتے بہت قوت پکڑ گیا۔ (دربار اکبری)

قُوَّتِ جاذِبہ:۔ (باضافت) جذب کر لینے والی قوت، اپنے میں سمو لینے والی قوت، چوس لینے والی قوت، عربی مذکر، فارسی ترکیب، مونث، اصطلاح طب

قُوَّتِ جسمانی:۔ (باضافت) جسم کی طاقت بدن کا زور۔ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

قُوَّتِ حافِظہ:۔ (باضافت) وہ قوت جو ظاہری اور باطنی حواس سے حاصل شدہ بات کو دماغ میں محفوظ اور موجود رکھتی ہے یا دداشت کی قوت، عربی، الفاظ، فارسی ترکیب، صفت، مونث اصطلاح طب۔

قُوَّتِ دافِعہ:۔ (باضافت) جسم کی وہ قوت جو مرض کو دفع کرتی ہے۔ فارسی ترکیب، صفت، مونث، اصطلاح طب۔

قوت دینا:۔ طاقت بخشنا، توانائی دینا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ شکر کرو کہ خدا نے تم کو وہ قوت دی ہے کہ دیگر مخلوق سے بلند و برتر ہے۔

قُوَّتِ دینا:۔ (بات کے لیے) زور دینا، مدد پہنچانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کل تک تم کچھ اور کہہ رہے تھے۔ آج اپنی بات کو قوت دینے کے لیے کچھ اور کہہ رہے ہو یہ تمھارے لیے مناسب نہیں ہے۔

قُوَّتِ ذائقہ:۔ زبان کی وہ قوت جس سے چیزوں کا مزہ دریافت ہوتا ہے۔ چکھنے کی قوت۔ فارسی، ترکیب مونث، اصطلاح طب۔

قُوَّتِ روحانی:۔ (باضافت) روح کی قوت فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

دنیا کی ہر اک طاقت مغلوب ہوئی جس سے
تعلیم کی وہ قوت ہے قوت روحانی — عزیز لکھنوی

قوت زائل ہونا:۔ قوت جاتی رہنا۔ طاقت طاق ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع قوت باصرہ زائل غم اکبر میں ہوئی — میر خلیق

قُوَّتِ سامِعہ: (باضافت) وہ قوت جس سے آوازوں کو پہچانتے ہیں۔ سننے کی قوت، فارسی ترکیب مونث، اصطلاح طب۔

جب ہوا میں صدا کو پاتی ہے
پر قوت سامعہ میں لاتی ہے — ناسخ

قُوَّتِ شامّہ:۔ وہ قوت جس سے خوشبو اور بدبو کی تمیز کرتے ہیں۔ سونگھنے کی قوت، عربی الفاظ فارسی ترکیب۔ مونث، علم طب کی اصطلاح۔

قوت علمی:۔ (باضافت) زور علم، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قوت علمی، قوت مالی
شیعہ کالج شیعہ کالج — عزیز لکھنوی

قُوَّتِ غالِب ہونا:۔ دوسرے کے ساتھ مقابلہ کی قوت کا کسی دوسری قوت سے بڑھا ہوا ہونا۔

اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ قوت ہے رستم کی قوت پہ غالب
یہ طاقت ہے حاتم کی طاقت پہ غالب — عزیز لکھنوی

قوّت کا اندازہ:- طاقت کی حد۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

روئے ترقی کا وہ غازہ
قوت انساں کا اندازہ — عزیز لکھنوی

قوّت کم کرنا:- قوت گھٹانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قوّت کم ہونا:- قوت گھٹنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

قوّت گھٹنا:- طاقت میں کمی آنا، پہلی سی قوت نہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قوت جو گھٹ گئی ہے منذر ہو گئے ہیں
تاب مقاومت سے مجبور ہو گئے ہیں — عزیز

قول فیصل۔ بصیغہ جمع بھی استعمال کرتے ہیں۔

گھٹی جو قوتیں ناتوانی بڑھی
اجل سے کچھ زندگانی بڑھی — تسلیم (صبح خنداں)

قوّتِ لامِسَہ:- (باضافت) چھونے اور مس کرنے کی قوت، چھو کے دریافت کر لینے والا حس، عربی الفاظ، فارسی ترکیب علم طب کی اصطلاح۔

قوّتِ لایَمُوت:- (بہر دو واو معروف و فتح یائے تحتانی نیز باضافت) مذکر، یعنی اتنی غذا جو زندہ رکھنے کے لیے کافی ہو۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہو گیا سب نذر تحفا صرف قوت لایموت
مجتمع سرمایہ یعنی وہ عطیہ مختصر — عزیز لکھنوی

قوّتِ ماسِکہ:- (باضافت نیز بکسر سین) معدے میں غذا کو محفوظ رکھنے والی قوت، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مونث، اصطلاح طب۔

قوّتِ مالی:- (باضافت) وہ مدد جو دولت سے بہم پہنچے، فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

قوت مالی ہے اس کے واسطے اصل اصول
یہ نہیں ہے گر تو سب باتیں ہیں یہ اسے بوالفضول — عزیز

قوّتِ مُتَخَیِّلَہ:- احساس اور خیال کی مدد سے حاصل کی ہوئی چیزوں کی شکلوں کو ذہن میں محفوظ رکھنے والی قوت۔ عربی الفاظ مونث اصطلاح طب۔

قوّتِ مُتَصَرِّفَہ:- (بکسر سوم وضم چہارم و فتح پنجم و تشدید ششم و کسر ہفتم) بعض صورتوں کو بعض معانی کے ساتھ نسبت دینے والی قوت، تصرّف کرنے کی ذہنی صلاحیت، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قوّتِ مُدرِکہ:- (بکسر سوم وضم چہارم و کسر ششم) ادراک کرنے کی قوت کا نام، سمجھ لینے کی صلاحیت عربی، الفاظ، فارسی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قوّتِ مُمَیِّزَہ:- (بکسر سوم وضم چہارم و فتح پنجم و کسر ششم مشدد و فتح زائے معجمہ) دماغ کی وہ قوت جس سے چیزوں کا باہمی فرق دریافت کرتے ہیں، تمیز کر لینے والی قوت، فرق سمجھنے کی صلاحیت عربی الفاظ فارسی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قوّتِ ناطِقَہ:- (بکسر سوم و ششم) بولنے اور بات کرنے کی قوت۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب مونث، فصیح، رائج۔

قوت ناطقہ کی شان نطق سے تیرے بڑھ گئی
اوج سے ہر زمین شعر عرش بریں پہ چڑھ گئی
(شوق قدوائی)

قوّتِ نامِیَہ:- (بکسر سوم و ششم) اگنے اور بڑھنے کی قوت عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

بڑھ کے آواز سم رشک صبا کہتی ہے
قوت نامیہ قدموں سے لگی رہتی ہے — مئودب

قول فیصل۔ قوت نشو و نما بھی بضرورت استعمال کرتے ہیں۔

بڑھنے نہ پائے تھے ابھی مرجھا گئی دل کی کلی
سینچے ہمارے باغ کو کیا قوت نشو و نما — عزیز لکھنوی

قوّتِ نَظَری:- بکسر سوم و فتح چہارم و پنجم) علم کی وہ قوت جو زیادہ تر مطالعہ سے حاصل ہوتی ہے۔ دیکھو النظری، عربی الفاظ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

جس میں کامل ہے قوت نظری
ذہن اس کا ہے منزل قمری — نظم طباطبائی

قوّتِ ہاضِمَہ:- (بکسر سوم و ششم) معدے کی وہ قوت جو کھانے کو ہضم کرتی ہے عربی الفاظ فارسی ترکیب، مونث، اصطلاح طب۔

قول فیصل۔ زبانوں پر ہاضمہ نسبتاً زیادہ ہے جیسے ہاضمہ خراب ہو گیا۔

قوّت ہونا:- مدد شامل حال ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج

یہاں قوت ہوئی اسلام کو حکم جہاد اترا
کیے بدر و احد کے معرکے مردان دین نے سر — نظم طباطبائی

قُوچ:- (واو معروف) لڑائی کا سینگ رکھنے والا مینڈھا، ترکی مذکر۔

حق میں سودا کے ترے خامہ سے اے خطہ کے قوچ
رنگ مہمل دستکاری رخینہ تا از بیت پوچ — سودا

قُور:- (بروزن شور) ناخن کی کور، عربی

مونث متروک۔

قول فیصل۔ اب قُورہی کہتے ہیں۔

قُورہ ۲؎ ہتھیار، سلاح، ترکی مونث۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اردو میں رائج نہیں۔

قورہ ۳؎ کپڑوں کے حاشیے پر لگایا جانے والا فیتہ اردو متروک۔

آنبھر لا کے سب فرنگی قور
پھر توڑا ہے کھسوٹ تکیے کی — (انشا دہلوی)

چھینیں گے آسمان سے تارے شعاع مہر
جھالر کی اکتفا نہیں چھتری کے قور پہ — (رشک)

قُورہ ۴؎ خاصے کے ہاتھی۔ اردو مونث متروک۔

محل صرف۔ سواروں کے پرے ہاتھیوں کے قورے رسالوں کے جوان سج سجائے۔ (طلسم ہوشربا)

قُوریگی :۔ (با لیے دوائے مجہول) اسلحہ خانے کا داروغہ ترکی، مونث، متروک۔

قُورچی :۔ (واؤ مجہول) مسلح سپاہی، ہتھیار بند ترکی، مذکر، متروک۔

محل صرف۔ ان کی اور جلال خاں قورچی کی وساطت سے ملا صاحب حضور میں پہنچے تھے۔ (دربار اکبری)

قُورخانہ :۔ اسلحہ خانہ، ہتھیاروں کو رکھنے کی جگہ، فارسی ترکیب، متروک۔

ہاں در قورخانہ وا کر دو
اسلحے سب کے روبرو دھر دو — میر ضمیر

قورمہ :۔ (با لفتح) ایک قسم کا بھنا گوشت، جس میں ہلدی اور ترکاری نہیں ڈالتے صرف گھی اور مسالے سے تیار کرتے ہیں۔ اردو مذکر، رائج۔

گلابی رنگ کا وہ قورمہ تھا
کہ جس سے رنگ لذت کا جما تھا — منیر

(معراج المضامین)

قول فیصل۔ دراصل یہ ترکی زبان کا لفظ ہے مگر تلفظ میں فرق ہے۔ ترکی میں اس کا لفظ قَوُرْ (بفتح اول وضم دوم وسکون سوم) ہے۔

قُورمہ پُلاؤ :۔ لذیذ اور مرغن کھانوں سے مراد ہوتی ہے۔ اردو مرد، فصیح، رائج۔

کچھ ہو دنیا میں تم کو کیا غم ہے
قورمہ اور پلاؤ ہردم ہے — رفیق (معاون الشعرا)

قول فیصل۔ اس کا استعمال طنز کے محل پر ہوتا ہے۔

قورمہ پلاؤ اڑانا :۔ (کنایتہً) خوب کھایا پیا جانا۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ طنز کے محل پر بولتے ہیں اور مفت خور کی نسبت استعمال کرتے ہیں یا پھر اس کی نسبت کہتے ہیں جو مرغن کھانوں کی لالچ میں اپنی دولت کی پروا نہ کرتا ہو۔ مفہوم بھی وہ نہیں ہے جو مولف نوراللغات نے لکھا ہے۔ اس کا مفہوم ہے "روزانہ لذیذ اور مرغن غذائیں کھانا۔

قورمہ کر دینا :۔ بھرکس نکال دینا، خوب زدوکوب کرنا، اردو محاورہ، متروک۔

محل صرف۔ نائی کی آشنائی حبشی کو خوش نہ آئی حیذ یا گنجی کردی۔ باورچی کا قورمہ کر دیا۔ (طلسم ہوشربا)

قوروں کا پھٹنا :۔ ہاتھ پاؤں کے ناخنوں کی جڑ سے ریشہ نکلنا۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کوریں پھٹنا کہتے ہیں۔

قوس ۱؎ (با لفتح) کمان جس میں تیر جوڑ کے نشانہ پر لگاتے ہیں۔ عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تھا کسی قوس کا بازو نہ کماندار کا منہ
بوریاں تیزے کی تھیں اور نہ سوفار کا منہ — میر نفیس

چلے پہ تیر کے جو تھما آ کے زشت کار
ترکش سے تیر دوش سے لی قوس ایک بار — مودب

قوس ۲؎ دھنک، جو آسمان پر نکلتی ہے۔ فارسی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کھل گیا جب برس کے وہ بادل
قوس تب آسماں پہ آئی نکل — سودا

قول فیصل۔ پورا نام قوس قزح ہے۔

قوس ۳؎ دائرے کا وہ حصہ جو تر اور محیط دائرے کے کسی حصے سے گھرا ہوا ہو۔ عربی مونث، اصطلاح اقلیدس۔

قوس ۴؎ آسمان کے بارہ برجوں میں سے ایک برج کا نام جو کمان کی شکل سے مانا گیا ہے۔ عربی مذکر اصطلاح علم ہیئت۔

آج چلے پہ مجھ کو جانا ہے
قوس کے برج کو نبھانا ہے — (گلشن عشق)

قوس ابرو :۔ (بسکون سوم) کمان کی سی بھویں رکھنے والا معشوق مراد ہوتی ہے۔ فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ سب بعینہ آپ ہی کا سا نقشہ ہے۔ وہی گوری گوری گردن ایسی ہی سیم تن، ویسی ہی غبغب ویسی ہی قوس ابرو، ایسا ہی بوٹا سا قد۔ (فسانہ آزاد)

قوس السما :۔ آدھے تہائی یا چوتھائی آسمان سے مراد ہوتی ہے۔ اس واسطے کہ کل آسمان مرئی اور غیر مرئی جب بشکل دائرہ متصور ہے تو لامحالہ اس کا کوئی حصہ بصورت قوس ہوگا۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اردو میں مستعمل نہیں، دھنک کے

معنی میں لکھا ہے۔ نہ بھی اردو میں نہیں بولتے۔

قوسِ قزح :- ذ (بکسر سوم وضم چہارم و فتح پنجم) مختلف رنگوں سے بنی ہوئی وہ کمان کی شکل جو ابر کے برس کے کھل جانے کے بعد کبھی کبھی آسمان پر دکھائی دیتی ہے۔ دھنک۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کہیں سفیدی کہیں سیاہی، کہیں ہے سرخی حنا کی زاہد
یہ ریش ہے قوسِ قزح بنی ہے اڑا کے رنگ خضاب آدھا
منیر شکوہ آبادی

تفصیل۔ لفظ قزح کا ماخذ قزحہ ہے جس کے معنی ہیں، سرخ، سبز، زرد، یعنی قوسِ مذکورہ رنگوں کا مجموعی نام ہے۔ یا قزح سے ماخوذ ہے جو بلندی کے معنی میں ہے۔ یا قزح نامے فرشتے سے منسوب ہے جو ابر پر موکل ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ قزح شیطان کا نام ہے۔ اسی سبب سے قوس آسمانی کو کمان شیطان بھی کہتے ہیں۔ اور بڑے ہونے کی مناسبت سے کمان رستم بھی کہتے ہیں۔ لیکن اردو والے نہ کمان شیطان کہتے ہیں نہ کمان رستم۔

قوس نما :- کمان کی شکل کا محراب دار، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

قوسی :- محراب دار۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قوسین :- ذ (بفتح اول وسوم) دو کمانیں، قوس کا تثنیہ، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قوش خانہ :- ذ (واو معدولہ شین موقوف) شکاری پرندوں کے رہنے کا گھر، چڑیا خانہ۔ فارسی، ترکیب، مذکر، متروک۔

میرزا فدوی کی چیل مر گئی
قوش خانے جگ کے ویراں کر گئی
سودا

قوشچی :- ذ (واو معروف) میر شکار، فارسی مذکر، متروک۔

دو پیازے قوشچی کھاتے ہیں سب
میرزا بوٹی کو ترسے ہے غضب
سودا

قول :- ذ (بالفتح) مقولہ کسی کی کہی ہوئی بات۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

قول علی ہے بیش ہیر سے کم نہیں
زبان بادشاہ ہے شقہ وزیر کا
دبیر

تفصیل۔ عربی میں کہنا کے معنی میں ہے۔

قول :- ذ اقرار، عہد۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

عہد سے اضد سے ہتم سے قول سے تکرار سے
دل دیا ان کو گر جب خوب حجت ہو چکی
داغ

قول :- ذ بات کہنا۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

قول بلبل کا ہے یاں کوئی نہ آنے پائے
نہ صبا آئے کہ بوئے گل ترے جائے
رشید

قول :- ذ کسی بزرگ کا وہ مقولہ جس میں نصیحت ہو عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول :- ذ بزرگوں کے حقانی اشعار جو قوال گاتے ہیں۔ (نور اللغات)

تفصیل۔ اہل لکھنؤ اسے قوالی کہتے ہیں۔

قول پر مٹھی کھلنا :- اقرار نامہ یا عہد پر رضا مند ہونا۔ (نور اللغات)

تفصیل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قول پورا ہونا :- کیے ہوئے عہد کا وفا ہونا۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

تفصیل۔ اس کا متعدی قول پورا کرنا بھی بولتے ہیں۔

قول پورا ہونا :- پیشین گوئی پوری ہونا۔ اردو مصرف قلیل الاستعمال۔

سنا میر امر نا تو بولے وہ صفدر
چلو ہو گیا قول پورا کسی کا
صفدر

قول توڑنا :- ذ عہد کے خلاف کرنا، عہد توڑنا اردو مصرف۔ (نور اللغات)

تفصیل۔ یہ عام زبانوں پر نہیں ہے۔

قول توڑنا :- ذ دعویٰ توڑنا۔ وسیلے توڑنا۔ عہد توڑنا۔ (نور اللغات)

تفصیل۔ عموم زبانوں پر نہیں ہے۔

قول جان کے ساتھ ہونا :- کیے ہوئے قول کا سختی سے پابند ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

وہ ہاتھ پر اس کے مار کر ہاتھ
بولا کہ ہے قول جان کے ساتھ
دیگر از نسیم

قول دینا :- زبان دینا، پکا وعدہ کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

بولا وہ کہ پہلے قول دیجے
پھر جو کہوں وہ قبول کیجے
دیگر از نسیم

لب خشک ہو رہے ہیں کف دست سرخ ہے
لو پیچ کھو کہ قول رقیبوں کو کیا دیا
داغ

قول راست ہونا :- بات صحیح ثابت ہونا پیشین گوئی پوری اترنا۔ اردو مصرف قلیل الاستعمال۔

تفصیل۔ درست ہونا بھی بولتے ہیں۔ ناسخ نے قول راست کرنا بھی کہا ہے۔ جو قلیل الاستعمال ہے۔

منکران آسماں کے قول کو کر دے گی راست
داغ نہ رفتہ ایک دن وہ آہ فلک فرسائے دل
ناسخ

قول رد ہونا :- کسی سے کہی ہوئی بات کی تردید ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

سنو ارشاد حضرت صادق
رد ہوا قول ملحد و فاسق
ناسخ

قول سے پھرنا:۔ وعدے سے انکار کرنا۔ بات سے پھرنا۔ مکرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تو مجھ سے وعدہ کرکے مری جان پھر گیا
حق سے پھرا جو قول سے انسان پھر گیا — داغ

قولِ فیصل:۔ (بکسر سوم و فتح چہارم و ششم) قطعی اور آخری فیصلہ، عربی الفاظ، فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

کرو باتیں کہ قائل ہوں وہاں تنگ کے منکر
ہمارا ان کا جھگڑا ختم ہے اس قولِ فیصل پر — دبیر

قول قرار:۔ عہد و پیمان۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ بیب اگر یہ سمجھتی کہ وہ قول قرار پر قائم رہیں گے تو میں بھی اپنی بات پر قائم رہتی۔

قول کا پکا:۔ عہد کو پورا کرنے والا، وعدے کو نبھا دینے والا، بات کا پکا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بات کا دھنی اور قول کا پکا ہونا، ایک جوہر ہے جو ہر انسان میں نہیں پایا جاتا۔

قول کا پورا:۔ سچا آدمی، بات کا پکا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ قول کے پورے ہیں۔ اللہ جانتا ہے۔ (سر کہسار)

قول کا چھلّا:۔ وہ چھلا جو بطور عہد یا یادداشت کے واسطے یار احباب ایک دوسرے کو دیتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ صرف دہلی سے خصوصیت رکھتا ہے ممکن ہے کسی وقت میں لکھنؤ میں بھی دہلی سے متاثر ہوتے ہوئے عورتیں اور عوام بولنے لگے ہوں لیکن موجودہ دور میں یہ رسم اور یہ رواج بالکل نہیں ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ دہلی میں بھی اب اس کا رواج نہ ہو۔

قول کا چھلّا:۲ ایک قسم کا چھلا جس کی ساخت اس طرز پر ہوتی ہے کہ آخیر پر نیچے سے پنجہ ملا ہوا بنا ہوتا ہے کہ گویا کوئی ہاتھ میں ہاتھ دے کر قول کر رہا ہے یہی چھلا باہم دگر لیا دیا جاتا ہے۔

ہاتھ ملتا ہوں کہوں کیا یار جانی کیا ہوا
ہاتھ سے وہ قول کا چھلا نشانی کیا ہوا — ظفر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ دہلی کی زبان سے مخصوص ہے۔

قول کا سچا:۔ بات کا دھنی۔ عہد کو پورا کرنے والا، بات پر قائم رہنے والا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آپ محشر میں نہیں قول کے سچے کیا خوب
انگلیاں اٹھیں گی وہ آئے مکرنے والے — داغ

قول فیصل۔ مونث کے لئے قول کی سچی کہتے ہیں۔

قول کرسی نشین ہونا:۔ ماضی میں جو بات کہی گئی ہو اس کا صحیح اترنا۔ اردو محاورہ، متروک۔ محل صرف۔ عمر عمرو نے ملکہ حیرت سے کہا والدی یہ ساحرہ بھی حضور نے ملاحظہ فرمایا۔ اس نے براتی شمشیر زن کو پکارا۔ غرض میں ان کے شکیل جادو مقابلے پر آیا اب لونڈی کا قول کرسی نشین ہوا۔ (طلسم ہوش ربا)

قول لینا:۔ اقرار لینا، عہد لینا، پختہ وعدہ لینا اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

خدا ہی ہو جو آئے شب کو بھی وعدے پہ تو اپنے
عبث میں قول تجھ سے اے بت عیار لیتا ہوں — جرأت

قولِ مَرداں جَاں دَارَد:۔ مردوں کی بات جان رکھتی ہے۔ یعنی شریف انسان جو منہ سے کہتے ہیں وہی کرتے ہیں ان کی بات پتھر کی لکیر ہوتی ہے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ محل صرف۔ عمرو نے کہا اے بہت معقول ہے...

ایلچی روانہ کیجئے۔ نامہ بھی بخواہش تحریر فرمائیے مقدمات جنگ قدیم یاد دلائیے یہ بھی لکھئے کہ قول مرداں جاں دارد سخن مرداں اعتبار۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل۔ محل صرف کی عبارت میں مقولہ کا آخری ٹکڑا "سخن مرداں اعتبار" اب زبانوں پر نہیں آتا۔

قول نامہ:۔ (بسکون سوم)، اقرار نامہ، وہ کاغذ جس میں قول و قرار لکھا جائے۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ "اقرار نامہ" ہی بولتے ہیں۔

قول نباہنا:۔ اقرار سے نہ ہٹنا۔ بات پر قائم رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نباہا قول کھنچ کر دار پر بھی
کہیں منصور سے ہوتے ہیں سر دار — امیر

قول فیصل۔ نباہنا کی جگہ نبھانا بھی ہے جو فصیح نہیں ہے۔

قُولَنج:۔ (واؤ مجہول و فتح لام) وہ درد جو پسلی کے نیچے ہوتا ہے۔ عربی، مذکر، اطبا کی اصطلاح۔

یہی کھانے سے ہوتا ہے خبر قولنج
تو قند اس کا ہے مصلح اسے خبر ہے سنج — نازش

قول فیصل۔ آزار قولنج، درد قولنج بھی کہتے ہیں پہلی صورت کم اور دوسری زیادہ مستعمل ہے۔

جسے پیدا ہوا آزار قولنج
اسی کے کھانے سے جاتا رہا رنج — منیر (معراج المضامین)

قضا کا رہ دالی نام دار
ہوا درد قولنج سے بے قرار — سودا

یہ لفظ کولنج کا معرب ہے جو فرا درد کرکے معنی میں ہے۔

قول و فعل:۔ گفتار و کردار، بات اور عمل

چال چلن ۔ عربی الفاظ ، فارسی ترکیب ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

عیاں قول و فعل آپ کے سب ہیں مجھ پر
لگاوٹ کی باتیں سنانے سے حاصل — بحر

قول فیصل ۔ کسی اسم یا ضمیر کے ساتھ بطور استفہام زیادہ بولتے ہیں ۔ آخر میں لفظ اعتبار لاتے ہیں

کاذب کے قول و فعل کا ہے اعتبار کیا
ہم تو یہی ہیں آپ کو پھر اضطرار کیا — مرزا دبیر

پھر دل میں آ کے فرقِ جو مجھ سے پھر گیا
کیا اعتقاد ایسے کے پھر قول و فعل کا — منیر

قول و قرار ۔ اقرار مدار ، عہد و پیمان ، فارسی ترکیب ، فصیح ، رائج ۔

تھا ہر اک مفتوح سے اس وقت یہ قول و قرار
یا وہ جزیہ دے ، کرے یا دین احمد اختیار — عزیز

قول فیصل ۔ قول و قرار ہونا ، نیز کرنا ، قول و قرار کا اعتبار نہیں وغیرہ صور قول سے رائج ہے ۔

نہ اعتبار ہو قول و قرار کا جس کے
ملا یہ دیکھیو پھر ایسے بشر کے ہاتھ یہ ہاتھ — ظفر

قول و قسم ۔ عہد و پیمان ، اقرار و مدار ، عربی الفاظ فارسی ترکیب ، فصیح ، رائج ۔

تمہارے قول و قسم کا کچھ اعتبار نہیں
کہ عہد کر کے کئی بار تم ظفر سے پھرے — ظفر

قول فیصل ۔ قول و قسم کا اعتبار نہ ہونا ، قول و قسم کرنا ۔ (دہلی) قول و قسم ہونا ، اس کے صرف ہیں

جن کو تم داغ بڑا عہد شکن کہتے تھے
لو مبارک ہو وہ پھر قول و قسم کرتے ہیں — داغ

انھوں نے بھی کیا ہے عہد و پیمان اہل خیبر سے
ہوئے قول و قسم ہر یہ ہوئے لکھے گئے محضر
(نظم طباطبائی)

قوم (بالفتح) آدمیوں کا گروہ ۔ عربی مونث ، فصیح ، رائج ۔

جب روشنی پھر منور ہوئی رن میں
قوم جہلا مستعد شر ہوئی رن میں — میر انیس

قوم کسی ملک کے لوگ ، مجموعی حیثیت کے اعتبار سے عربی ، مونث ، فصیح ، رائج ۔

ہیں حرب بسوس اور جنگ داحس کی خبر تم کو
معاذ اللہ عرب کی قوم بعد اس کی خونخواری — عزیز لکھنوی

قول فیصل ۔ اس کی اردو جمع قومیں اور باعتبار محل قوموں رائج و فصیح ہے ۔

وہ قومیں جو ہیں آج سرتاج سب کی
کنوڑی رہیں گی ہمیشہ عجم کی — حالی

رہے جاتے ہو پیچھے سب کے میدان ترقی میں
اٹھو اب دوسری قوموں کی دیکھو تیز رفتاری — اکبر

قوم خاندان ، فرقہ ، فارسی ، مونث فصیح ، رائج ۔

ذات میں بھی خبر یہ عام ہوئی
جمع قوم پری تمام ہوئی — قلق

قول فیصل ۔ اس کی اردو جمع قومیں اور اپنے محل پر قوموں رائج و فصیح ہے ۔ ایک معنی میں کسی مذہب کے لوگ ۔ جیسے ہم اس محبت و ہمدردی اور باہمی بھائی چارے پر جو ہندوؤں نے ظاہر کی ہے دونوں قوموں کو مبارکباد دیتے ہیں (دہلی)

قوم ذات ، نسل ۔ فارسی ، مونث ، فصیح ، رائج

قوم دار اصیل اور اچھے نسل کا ، اچھے کھیت کا (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اچھے پھل اور اچھے پان کو بھی کہہ دیتے ہیں ۔

قوم دار خاندانی ، اچھے خاندان کا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ آدمی کے لیے نہیں بولتے ۔

قومہ نماز میں رکوع کے بعد کھڑا ہونا ۔ عربی مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ ایسے محل پر قیام بولتے ہیں

قومی ۔ قوم سے منسوب ، ایک مذہب و ملت یا ملک یا سلطنت کے لوگوں کی مجموعی صورت ، عربی صفت ، فصیح ، رائج ۔

مسجدیں سنسان ہیں اور کالجوں کی دھوم ہے
سکہ قومی ترقی کا مجھے معلوم ہے — اکبر الہ آبادی

قومیت ۔ (بالفتح اول و سوم یائے مشدد مفتوح) قوم کا انتظام ، قوم کی تہذیب ، نظام ملی ، عربی مونث فصیح و رائج ۔

اصول وحدہ وفائی لحاظ قومیت
سکھا گیا ہے ہمیں سب اسید مدنی — عزیز لکھنوی

قول فیصل ۔ نسل کے معنی میں بھی بولتے ہیں ۔

وہ ابر سے کام جس کے وہ ہے برا
گرچہ اچھی ہو اس کی قومیت — قدر بلگرامی

دونوں معنی میں بتخفیف تشدید بھی زبانوں پر ہے جو فارسی ہے

گھر بھر نے اپنی جان کی بازی لگائی ہے
یہ قومیت کا درد بہ مشکل کشائی ہے — نجم آفندی

قومی درد ۔ وہ جذبہ ہمدردی جو اپنی قوم سے ہو ۔ اردو مذکر ، فصیح و رائج

قومی کام ۔ وہ جذبہ ہمدردی جو اپنے ہم وطنوں یا ہم قوموں کی بھلائی کے لیے کیا جائے ۔ جس سے ملک و ملت کو فائدہ پہنچے ۔ اردو صرف ، فصیح رائج

قومی مجلس ۔ ہم قوم لوگوں کی انجمن ، ہم وطن لوگوں کی سوسائٹی اردو صرف ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

قونسل (بالفتح اول) دیکھو (چہارم) مجلس شوریٰ عربی مونث ، عربی والے طبقے کی زبان ۔

قول فیصل ۔ یہ کونسل دیکھو (چہارم) کا معرب ہے جو انگریزی ۔ ہے عربی میں اس کا املا ، ق سے

(قونصل) بھی ہے

قَونسَل ہ ۔ (بفتح اول و چہارم) سفیر یا نائب سفیر معتمد ایک سلطنت کا مختار جو دوسری سلطنت میں رہے۔ عربی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ اصطلاحی معنی ہیں۔ اس کا املا عربی میں ص سے (قونصل) بھی ہے۔ اردو میں ان معنی میں نہیں بولتے۔

قَوِی ہ ۔ خداوند عالم کا نام۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قَوِی ہ ۔ توانا، زور آور، صاحب قوت، طاقت والا، عربی صفت، فصیح، رائج۔

جملہ شرح۔ یہ بھی قاعدہ ہے کہ جب انسان اپنے مقابل میں دشمن کو نہایت قوی دیکھتا ہے اور ان کی عداوت کے تدارک کو اپنی طاقت سے باہر پاتا ہے تو ایسے باقتدار لوگوں سے رشتے ملاتا ہے جو دشمنوں سے بچے ہوئے ہوں اور برے وقت میں اس کے کام آئیں۔ (دربار اکبری)

قَوِی ہ ۔ مضبوط، مستحکم، پائیدار، ٹھوس، عربی صفت، فصیح، رائج۔

کیا قوی ہے دلیل دستی پہ زیادی کی
رابطہ انسان سے کرتا جو وہ انساں ہوتا ناسخ

قَوِی ہ ۔ زبردست، بہت اچھا۔ عربی، مونث فصیح، رائج۔

جملہ شرح۔ منشی غلام مرتضیٰ کا حافظہ بہت قوی تھا۔ (قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

قَوِی بازو ۔ صاحب قدرت، طاقت ور۔ فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قَوِی بال ۔ مضبوط شہپر رکھنے والا۔ (مجازاً) طاقت ور، قوت والا، فارسی ترکیب صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ع حاضر ہوئی دیو تی قوی بال (گلزار نسیم)

قول فیصل۔ صاحب قوت کے معنی میں قوی پنجہ بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

قَوِی جُثّہ :۔ موٹا تازہ ہٹا کٹا، مضبوط جسم کا۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں عربی ترکیب کے ساتھ قوی الجثہ بولتے ہیں۔ جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

قَوِی دَست :۔ مضبوط، زور آور، فارسی ترکیب صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اے شیریں کلامی سے ہوں سرمست
یوں بازوے فرہاد قوی دست (معراج المضامین)

قَوِی دِل ۔ (بہ ابجنٹی) مضبوط دل والا، فارسی ترکیب قلیل الاستعمال۔

جملہ شرح۔ یہ کلمات سن کر صفت بادشاہ میں زبان کھولی اور ندامت کے رفع ہونے سے قوی دل ہو کر عرض پیرا ہوا۔ (طلسم ہوشربا)

قَوِی ہونا :۔ صاحب قوت ہونا، طاقت ور ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قوی ہیں وہ حضرت ابوجہل سے
دلادیں گے قیمت ابوجہل سے (معراج المضامین) نسیم

قَوِی ہَیکَل :۔ (بفتح اول و چہارم و پنجم) قوی الجثہ، بہت بڑے ڈیل ڈول اور چوڑے سینے والا اور بڑا طاقت ور۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح رائج۔

نہیب وغیرہ تیشم دکوہ پیکر
طویل القد، قوی ہیکل تناور (معراج المضامین) منیر

قَہّار ہ ۔ (بفتح اول و تشدید دوم) بڑا قہر کرنے والا، خدا کی صفت، عربی، فصیح، رائج۔

عجب رعب تھا خاص قہار کا
جگر آب ہوتا تھا اشرار کا (معراج المضامین) منیر

قَہّار ہ ۔ غلبہ حاصل کرنے والا، زبردست عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا استعمال فوج اور لشکر کے لیے ہے۔

قَہّار ہ ۔ (دریا کے لیے) بہت بڑا۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قَہقَہا :۔ (بفتح) قہقہہ، ٹھٹھا، کھل کھلا کے ہنسنا۔ اردو مذکر، عورتوں کی زبان ترک۔

مسکرایا جو نظر آئے دہن غنچوں کے
کبک کی چال جو دیکھی تو قہقہا مارا برق لکھنوی

قول فیصل۔ قہقہا مارنا اور قہقہا مار کے ہنسنا، وغیرہ اس کے صرف تھے۔

کہہ کے یہ منہ چھپا لیا اک بار
ہنسی تمثال وہ قہقہا مار (دہشت گلزار)

مولف نور اللغات نے اسے لکھنؤ کی عورتوں سے مخصوص کیا ہے۔ حالانکہ اہل دہلی بھی بولتے تھے

قہقہا ہنسی، شور و غل، تالیاں
سہانی کہانی تئیں تالیاں میر حسن

قَہر ہ ۔ (بالفتح) غضب، غصہ، عربی مذکر، فصیح، رائج۔

ہنسی کو تیرے قہر نے مسمار کر دیا
بستی کہیں رہی نہ کسی کا مکاں رہا شرف

قَہر ہ ۔ نہایت بد مزاج، بد مزاج۔ اردو صفت عورتوں کی زبان۔

چڑھی تیوری کبھی اس کی نہ اتری
غضب ہے قہر ہے پیارا ہمارا تیر

قَہر ہ ۔ غلبہ، زبردستی۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

قَہر ہ ۔ نہایت مشکل، ادق، لا ینحل۔ اردو صفت دہلی کی زبان۔

اس میں جو چھوٹی ہے سب سے اس کی یہ تقریر ہے
میں سمجھتی ہی نہیں کچھ وہ پہیلی قہر ہے
(رنگین دہلوی)

قہر ۵: جوش، جذبہ، ولولہ، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قہر ۶: افسوس، حیف، دریغ، آہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قہر ۷: بڑے غضب کی بات، اردو، فصیح، رائج۔

کیا قہر ہے دفعۃً ہے رکی آنے میں ان کے
اور دم مرا جانے میں توقف نہیں کرتا (ذوق)

قہر ۸: بلا، آفت، مصیبت، اردو، فصیح، رائج

صیاد کا یہ ظلم ہے بلبل کے حق میں قہر
ہر دم تڑپ کے پرواز دیکھنا ([illegible] لکھنوی)

قہر ۹: ظلم، زیادتی، اردو، فصیح، رائج۔

زیادہ ہوئی یاد جب آئی تمہاری
غرض قہر ہے مہربانی تمہاری (رند)

قہر ۱۰: آفت کا پرکالہ، چالاک، اردو، عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ارے ایک ہے تو بڑی قہر ہے
کہیں قند مصری کہیں زہر ہے (میر حسن)

قول فیصل۔ اب عورتیں کا یا کی (قہر کا یا قہر کی) اضافہ کر کے بولتی ہیں۔

قہر ۱۱: بڑے غضب کا، اردو، فصیح، رائج۔

صابر کو بردبار سمجھ کر نہ چھیڑیے
کہتے ہیں قہر ہوتا ہے غصہ حلیم کا (صابر)

قہر ۱۲: نہایت وضع دار، طرح دار، شوخ، چنچل، اردو، قلیل الاستعمال۔

طفلی سے اور قہر ہوا وہ شباب میں
تابش ہوئی دوپہر کو فزوں آفتاب میں (آتش)

قہر ۱۳: بے حد کی جگہ، کثرت اور افراط ظاہر کرنے کے لیے۔ اردو، دہلی کی زبان۔

تیری خاطر کروں کب تک میں دوگانہ پیاری
قہر اس بات کا چسکہ تجھے ورگہ رہے (رنگین)

قہر ۱۴: نامناسب فعل، عجیب فعل، نازیبا حرکت، اردو، عورتوں کی زبان

میں نے جو کچھ لکھا تو ہوا قہر کون سا
پر تو قسم اگر ہو بجز انکسار خط (ممنون)

قہر ۱۵: عجیب انوکھا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قہراً: جبر، مجبوری سے، چار و ناچار۔ اردو، ظلم سے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں زیادہ تر جبراً و قہراً (ترکیب عربی) مستعمل ہے اور بغیر واو عاطفہ کے جبراً قہراً بھی کہتے ہیں

قہر اترنا: خدا کا عذاب نازل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ڈر کے کہتے ہیں فلک جب کوندتی ہے برق تیغ
بھس میں تلوار کے اترا ہے قہر کردگار (نظم)

قہر الٰہی: (بکسر سوم) خدا کا غضب، بلائے آسمانی، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

آتی ہے لشکروں پہ تباہی اسی طرح
گرتی ہے برق قہر الٰہی اسی طرح (میر انیس)

قہر آب: (دبا فتح) بڑا شوخ، بہت ظالم، نٹ کھٹ، چلبلا، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ شوخ تیز طرار لڑکی کے لیے بھی بولتی ہیں۔

قہر توڑنا: غضب ڈھانا، آفت برپا کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

کس کی خرید میں ہو بحر جان پہ توڑے ہے جو قہر
عاشقوں کے لیے ہے زہر جنس دکان سبزہ رنگ (بحر)

قہر ٹوٹنا ۱: اللہ کا غضب نازل ہونا، خدا کی طرف سے کسی گناہ کی سزا دنیا ہی میں ملنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اسے بہکا کے دی ایذا مجھے ابلیس خصلت نے
خدا کا قہر ٹوٹے گا کسی دن میرے اعدا پہ (منشی لکھنوی، شاگرد آتش)

قہر ٹوٹنا ۲: خفگی ہونا کی جگہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قہر ٹوٹی: کم بخت، بد نصیب، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قہر ٹوٹے: (کوسنا) خدا کا عذاب نازل ہو۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان

سوچتا تھا جواب کیا لکھوں
قہر ٹوٹے جو مدعا لکھوں (داغ)

قہر درویش بجان درویش: فقیر کا غصہ فقیر کی جان پر، یعنی مفلس آدمی غصہ کرے گا تو کسی کا کیا بگاڑے گا۔ خود اپنا خون جلائے گا۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سچ ہے پیش آتا ہے آخر کو وہی کردہ خویش
قہر درویش تہی دست بجان درویش (امیر)

قول فیصل۔ بجان درویش کی جگہ، برجان درویش بھی استعمال کرتے تھے۔ جیسے "نیز قینچی ایک دفعہ ہی ایک طرف کی مونچھ بالکل اڑ گئی جل بھن کے چلے چار ابرو کا صفایا تھا خود کردہ را علاج قہر درویش برجان درویش کہہ کر چلے۔" (فسانہ آزاد)

قہر ڈھانا:- ظلم و ستم کرنا، کسی کو بلا وجہ ستانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بہار اپنی جوانی کی دکھا کر رنگ لائیں گے
کسی کی آنکھ کے بہ سرخ ڈورے قہر ڈھائیں گے — عزیز لکھنوی

قول فیصل۔ دوسرے الفاظ کا اضافہ کرکے بھی بولتے ہیں۔ جیسے جان پر قہر ڈھانا۔

ہائے اسے سب نے جب اٹھایا — اختر
اک جان پہ دس کی قہر ڈھایا — (شاہ اودھ)

قہر قیامت:- خوبصورتی یا شوخی میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا۔ نہایت خوبصورت و حسین، از شوخ و فتنہ پرداز، فتنہ زا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

مت پوچھو کچھ باتیں اپنی کہیے تو تم کو ندامت ہو — بحر
قد قامت تو یہ کچھ ہے تمہارا، پر کوئی قہر قیامت ہو — امیر

قول فیصل۔ یہ لفظ مدح اور ذم دونوں جگہ حسب موقع بولا جاتا ہے اور بعض اوقات چلبل (ازراہ تفریح) کھیل ہی کے موقع پر بھی بولتے ہیں۔

قہر کا:-[1] شوخ، عیار، چالاک، اردو صرف عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ تانیث کے محل پر قہر کی، کہتے ہیں۔ جیسے "ارے یہ لڑکی بڑے قہر کی ہے۔

قہر کا:-[2] شدت کا، انتہا سے زیادہ، بہت تیز۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ دو دن سے برابر ایسے قہر کا پانی پڑ رہا ہے کہ شہر کے نشیبی علاقے ڈوبے جا رہے ہیں۔

قول فیصل۔ تانیث کے لیے قہر کی، کہتے ہیں، جیسے "قہر کی گرمی، قہر کی دھوپ" وغیرہ۔

قہر کا:-[3] خوفناک، ہولناک، بھیانک۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

قہر کا سامنا:- بڑی مصیبت کا سامنا، غضب کا سامنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

قہر کرنا:-[1] نامناسب حرکت کرنا، نازیبا فعل کرنا، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

دے دیا خط رقیب قاصد نے بڑا قہر کیا
یہ نہ سمجھا کہ وہ بیٹھے ہیں غضبناک نئے دول — ظفر

قہر کرنا:-[2] مرضی کے خلاف کوئی کام کرنا جو کسی کو ناگوار گزرے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قہر کرنا:-[3] ظلم کرنا۔ زیادتی کرنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

قہر کرنا:-[4] عجیب حرکت کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

سچ بتا کیا تو قہر کرتا ہے — شوق
جس کو سنتی ہوں مجھ پہ مرتا ہے — (زہر عشق)

قہر کی آنکھ سے دیکھنا:- بہت غضبناک نظروں سے دیکھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ آنکھ کی جگہ "نگاہ" اور "نظر" زیادہ ہیں

جو دیکھے وہ قہر کی نظر سے تو ابر باراں سے آگ برسے
نگاہ الطاف کے اثر سے لگے ہیں شاخ غزال میں پھل
(نظم طباطبائی)

قہر گزرنا:- غضب ہونا، بڑے عیب کی بات ہونا، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔ قریب بہ متروک۔

قہر کیا اس میں پھر گزرتا ہے — شوق
آدمی آدمی پہ مرتا ہے — لکھنوی

قہر نازل ہونا:- گنہگار پر اللہ کا عذاب آنا غضب الٰہی نازل ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

کہتے ہیں زاہد مری دیوانگی کو دیکھ کر
بت پرستی کے سبب قہر خدا نازل ہوا — ناسخ

قول فیصل۔ اس حرف کا استعمال تنہا خدا کے لیے ہے۔ یعنی یہاں قہر سے مراد خدا کا قہر ہے خارجی ترکیب کے ساتھ قہر خدا نیز قہر الٰہی یا قہر باری وغیرہ بھی استعمال کرتے ہیں۔

قدم جمتے نہیں ہے خوف طاری — (الف لیلہ
ہوا نازل مکتب پہ قہر باری — نو منظوم)

قہر ہونا:-[1] بڑے غضب کا ہونا، کسی کا اس قدر حسین و جمیل اور شوخ ہونا کہ جو شخص اسے دیکھے بری طرح مرنے لگے۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

طفلی سے اور قہر ہوا وہ شباب میں
تابش ہو دوپہر کو زوال آفتاب میں — آتش

قول فیصل۔ محبوب کی چال ڈھال، انداز اور تیور وغیرہ کے لیے بھی اس کا استعمال ہے۔

قہر تیور غضب کی چتون ہے — عالم
ماشاء اللہ آج جوبن ہے — (بیگم واجد علی شاہ)

تکمیلی صورت (قہر ہو جانا) بھی مستعمل ہے۔

اس ستم پر تو مٹی جاتی ہے ساری دنیا — برتر
قہر ہو جاتا جو تھوڑی سی عنایت ہوتی کا بری

قہر ہونا:-[2] غضب ہونا، ایسی مصیبت آنا جو ٹلے نہ ٹلے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت (قہر ہو جانا) زبانوں پر نسبتہً زیادہ ہے۔

آپ فرمانے لگے اے مرے دلبر رو کو
قہر ہو جائے گا بیٹا علی اکبر رو کو — رشید

قہر ہے:- ستم ہے، بڑے غضب کی بات ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جبر ہے قہر ہے قیامت ہے
دل جب بے اختیار ہوتا ہے — میر

قول فیصل۔ نظم کی ضرورت سے "ہے" ب۔

بھی استعمال کرتے ہیں۔

پیدا یہ ہوا خاک سے آخر بھی ہوا خاک ۔۔۔ لطافت لکھنوی
ہو قہر غم اس پہ بھی انساں نے نہ چھوڑا

قہر ہے ۔ بڑے نہایت شوخ ہے، آفت کا پرکالہ ہے۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم ہے " بے حد خوبصورت ہے " نیز " بہت حسین اور ساتھ ہی ساتھ چنچل ہے "

قہر یار ۔ (بے اضافت) ظلم دوست، ستم شعار۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

جس وقت اک گروہ شریر و جفا شعار ۔۔۔ جوش ملیح آبادی
جبار و قہر یار و ستمگار و ہرزہ کار

قول فیصل۔ اردو زبان کے لیے نامانوس ہے۔

قہقری ۔ (بفتح اول و سوم) الٹے پاؤں چلنے والا، پیچھے کی طرف چلنے والا۔ عربی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ رجعت قہقری (الٹے پاؤں واپس ہونا) کی ترکیب سے تعلیم یافتہ طبقہ استعمال کرتا ہے۔

صبح دم آنے کو وہ تھا کہ گواہی دے ہے ۔۔۔ مومن
رجعت قہقری چرخ و قمر آخر شب

قہقہ ۔ (بفتح اول و سوم) قہقہہ، ٹھٹھا، زور سے ہنسنا، کھلکھلاہٹ، اردو مؤنث متروک۔

کرنے لگے کبک خوب قہ قہ ۔۔۔ انشاء
قہ قہ ہوئی اور خوب چہ چہ

قول فیصل۔ قہ قہ کرنا، نیز ہونا اور قہ قہ کرکے ہنسنا وغیرہ اس کے صرف تھے۔

گری برق تبسم شاد خرمن پر شگوفوں کے ۔۔۔ شاد لکھنوی
لگے منہ مانگنے غنچے ہنسا وہ گل جو قہ قہ کر

قہقہوں میں اڑانا ۔ مذاق میں اڑانا۔

اردو صرف، فصیح، رائج۔

جب میں روتا ہوں تو اللہ رے ہنساں کا ۔۔۔ صبا
قہقہوں میں مرے نالوں کو اڑا دیتے ہیں

قہقہہ ۔ (بفتح اول و سوم و چہارم) کھلکھلا کے ہنسنا، ٹھٹھا، زور کی ہنسی، عربی مذکر، فصیح، رائج۔

کچھ دلفریب قلقل مینا سے بھی سوا ۔۔۔ نظم طباطبائی
کبک دری کا قہقہہ ہے کوہسار میں

قول فیصل۔ اس کی مغیرہ صورت " قہقہے " ہے جو حرف جار سے پہلے آتا ہے۔ جیسے، قہقہے پہ، قہقہے سے وغیرہ۔

مزا جب ہے کہ سارا میکدہ خنداں ہو زاہد پر ۔۔۔ ظفر
مراحی کے فقط اک قہقہے سے کچھ نہیں ہوتا

قہقہہ اڑانا ۔ (متعدی) ہنسی اڑانا، مذاق اڑانا، اردو صرف، قریب بہ متروک۔

قول فیصل۔ بصیغہ جمع " قہقہے اڑانا " زیادہ زبانوں پر ہے۔

کیا غضب ہے کہ ادھر قہقہے اغیار اڑائیں ۔۔۔ بجر
ہم ادھر نالہ و فریاد سے کہرام کریں

بصیغہ لازم قہقہہ نیز قہقہے اڑنا بھی کہتے تھے جیسے " لونڈوں نے وہ غل مچایا کہ ریچھ لوپ سے اور ریچھ والا پچھم کی طرف بھاگا۔ محلے بھر میں قہقہہ اڑنے لگا۔" (فسانۂ آزاد)

ہو گیا غیروں کو میرا سوگ ۔۔۔ داغ دہلوی
قہقہے اڑ رہے ہیں پھولوں میں

قہقہہ پڑنا ۔ کسی بات پر چند آدمیوں کا زور سے ہنسنا، اردو صرف عورتوں کی زبان

محل حسنت۔ اس پر اور بھی قہقہہ پڑا اور قہقہے کی آواز نے میاں خوجی کو اور بھی چوندھیا دیا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ کبھی کبھی مرد بھی بول دیتے ہیں۔

قہقہہ دیوار ۔ (بے اضافت) ملک چین کی ایک مشہور دیوار جو " تاتار اور ختا کی سرحد پر واقع ہے۔ اردو ترکیب مؤنث، فصیح، رائج۔

حسرت ہے ہنستے کھیلتے مٹی میں دب رہیں ۔۔۔ عشق بجز
سر پر ہمارے قہقہہ دیوار ڈھائیے

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے سد سکندری کے معنی میں بھی لکھا ہے۔ سد سکندری اس دیوار کو کہتے ہیں جو سکندر ذوالقرنین نے دنیا کے شمالی سرے پر لوہے کی تختیوں سے سات گز چوڑی بنوائی تھی۔ مؤلف مذکور ہی نے اس دیوار کے لفظ قہقہہ کو کہکہہ کا معرب لکھا ہے۔ لکھتے ہیں " قہقہہ دیوار ایک قلعے کا نام ہے جسے کہکہہ بادشاہ نے بنوایا تھا اور اب تک ٹوٹا پھوٹا علاقہ طوس میں واقع ہے دیوار قہقہہ شعراء نے اسی دیوار کو باندھا ہے اور معرب کرنے کے ساتھ ہی ساتھ اس کے تلفظ میں بھی فرق کر دیا ہے "

مؤلف مذکور نے اس بات کے ثبوت میں لکھا ہے کہ میرے دوست عبد الحلیم صاحب عاصم حال ہی میں علاقہ طوس کی سیاحی کر کے واپس ہوئے ہیں موصوف نے اس قلعے کا آنکھوں دیکھا حال اس طرح بیان کیا ہے کہ دشت پامیر جسے بام دنیا بھی کہتے ہیں ترکستان چین، ترکستان روس اور خطہ بدخشاں وغیرہ کے درمیان واقع ہے جب کوئی شخص چینی ترکستان کی طرف اس دشت کو طے کر کے بدخشاں کی سر زمین پر قدم رکھتا ہے اور دریائے آمو کو جسے فارسی میں سفید رود بھی کہتے ہیں عبور کرتا ہے تو پہلے درۂ غند میں داخل ہوتا ہے اس درہ کے درمیان میں دریائے آمو کا وہ حصہ جاری ہے جو

"پرینچ" کے نام سے مشہور ہے اس کے دونوں کناروں پر بہت سے مقامات آباد ہیں۔ اسلامی فتوحات سے پہلے یہ مقامات کافر بادشاہوں کے قبضے میں تھے جو شاید بت پرست تھے "ننہ غنہ" کا حاکم کہہ کہہ نامی ایک کافر تھا جب مسلمانوں نے بدخشاں وغیرہ کو فتح کیا اور اس درہ میں آئے تو اسلامی لشکر کے سپہ سالار عمر بن عوف سے جو خلفائے بنی عباسیہ کی طرف سے مامور تھا اور کہہ کہہ بادشاہ سے اسی کے دارالامارت میں مقابلہ ہوا۔ کہہ کہہ نے شکست کھائی۔

قریۂ سوچان کی داہنی طرف ایک سلسلۂ کوہ ہے جو سمندر کی سطح سے گیارہ ہزار فیٹ اونچا ہے۔ اس کے اس پہاڑ پر جو سوچان سے ملا ہوا ہے کہہ کہہ بادشاہ کا ایک قلعہ تھا۔ جس کی ایک گری ہوئی دیوار اور بہت سے آثار اب تک موجود ہیں اس گری ہوئی دیوار کو دیوار کہہ کہہ کہتے ہیں۔ اہل عرب نے معرب کر کے کہہ کہہ کو قہقہہ بنا لیا......

قہقہہ دیوار کی نسبت جو افسانہ مشہور ہے وہ صرف شعرا کی افسانہ تراشی ہے۔ انھوں نے کہہ کہہ کو قہقہہ کیا اور پھر قہقہہ کہنے لگے۔

اس تشریح کے بعد مؤلف مذکور نے قہقہہ دیوار کا ایک اور تاریخی حال لکھا ہے وہ یہ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے ایک جن نے اندلس کے میدان میں بحر ظلمات کے قریب منتہائے مغرب میں ایک تانبے کا شہر بنایا ہے۔ عربی زبان میں مدینۃ النحاس اور اطراف میں قہقہہ دیوار، (دیوار قہقہہ) کہتے ہیں۔

اس کے بعد مؤلف مذکور نے مدینۃ النحاس کی تحقیق کا حال یوں لکھا ہے۔

مروی ہے کہ عبد الملک بن مروان نے جب اس شہر کی خبر سنی تو اپنے مغربی عامل کو لکھا کہ تم اس طرف جاؤ اور وہاں کے عجائب و غرائب کا حال مجھے جلد از جلد لکھو۔ جب یہ فرمان شاہی مغربی عامل موسیٰ بن نصیر کو پہونچا تو اس نے مع لشکر کوچ کیا اور دشوار گزار اور غیر مسلوک راستے سے گزرتے ہوئے چالیس روز کے بعد ایک وسیع زمین پر پہونچا وہاں سے حصار مدینۃ النحاس نظر آنے لگا۔ قریب پہونچ کے قیام کیا امیر لشکر نے مقدمۃ الجیش کو ہزار سوار دے کر حکم دیا کہ شہر پناہ کے گرد پھر کے معلوم کرو کہ شہر کا دروازہ کس طرف ہے اور کوئی شخص اس کے پاس آتا ہے یا نہیں۔ مقدمۃ الجیش چھ دن تک پتہ لگاتا رہا اور ساتویں دن پلٹا تو معلوم ہوا کہ شہر پناہ کے پھاٹک کا کہیں نشان نہیں ملا اور نہ کوئی متنفس نظر آیا۔ امیر لشکر نے اپنے ہمراہیوں سے مشورہ کیا کہ اس شہر کا اندرونی حال کیوں کر دریافت ہو مہندسوں نے عرض کیا کہ شہر پناہ کی دیوار کا کاٹنا تو مشکل ہے اگر حکم ہو تو سرنگ لگائی جائے۔ غرض کہ سرنگ کھدنے لگی یہاں تک کہ زمین سے پانی نکل آیا اور دیوار کی بنیاد اسی طرح مستحکم رہی جب اس طرح کام نہ چلا تو پتھر توڑ توڑ کر چونے وغیرہ کے ذریعے ایک دمدمہ بننے لگا دمدمہ جب تین سو گز اونچا ہو گیا تو پتھر اٹھانے اور اوپر لے جانے سے عاجز ہوئے۔ شہر کی دیوار ابھی دو سو گز باقی تھی۔ دمدمے پر لکڑی کی بنیاد قائم کی جو ایک سو ستر گز اونچی تھی اس بنیاد پر ایک سیڑھی مضبوط رسیوں سے باندھ کے نصب کی گئی وہ سیڑھی دیوار کی منڈیر پر لگا دی گئی امیر لشکر نے اعلان کیا جو شخص اس پر چڑھے ہم اس کو منھ ما

دب گئے۔ ایک سپاہی نے ہمت کی اور کہا اگر میں سلامت رہوں تو یہ رقم میری ہے اور اگر مر جاؤں تو میرے اہل و عیال کو پہونچا دی جائے۔ یہ کہہ کر وہ مرد سپاہی دمدمے اور چوبی زینے سے گزرتا ہوا شہر پناہ تک پہونچا جب شہر کے مقابل میں پہنچا تو دیکھتے ہی ایک قہقہہ لگایا اور تالیاں بجاتا ہوا شہر میں کود پڑا۔

ع دیوار قہقہہ کا اچکنا تھا اک ہنسی انیسؔ

اس کے بعد آہنی ہولناک آوازیں سنائی دینے لگیں کہ مارے خوف کے لشکریوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ تین شب و روز تک یہ ہولناک آوازیں آتی رہیں اس کے بعد سکون ہوا۔ اب تمام سپاہیوں نے مل کر اس شخص کا نام لے لے کے پکارنا شروع کیا لیکن اندر سے کوئی جواب نہ آیا نا امید ہو کے رونے اور فریاد کرنے لگے۔ امیر کو بھی بہت افسوس ہوا۔ پھر امیر نے لشکریوں سے مخاطب ہو کے کہا کہ اب جو شخص چڑھے گا اس کو ایک ہزار دینار دوں گا ایک جوان نے پھر ہمت کی امیر نے اس کو سمجھایا کہ خبردار تم پہلے سپاہی کی طرح نہ کودنا۔ اس نے عہد کیا اور فصیل تک پہونچا۔ مگر وہاں پہونچ کر اس کا بھی وہی حال ہوا جو پہلے سپاہی کا ہوا تھا اور وہی ہولناک صدائیں تین شبانہ روز تک آتی رہیں۔ جب آوازیں موقوف ہوئیں تو پھر منادی کرائی گئی کہ اس مرتبہ جو چڑھے گا اس کو دوہری دیت دی جائے گی۔ ایک جانباز سپاہی نے پھر قصد کیا اور کہا کہ میری کمر میں مضبوط رسی باندھ دو جب میں کودنے کا قصد کروں گا تو نیچے سے کھینچ لینا۔ وہ سپاہی فصیل پر پہونچا شہر کو دیکھتے ہی قہقہے لگاتا ہوا اور تالیاں بجاتا ہوا کود پڑا، ادھر لوگوں نے رسی کھینچی تو ادھر سے

بھی کھنچنے لگی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آدھا جسم شہر میں رہ گیا اور آدھا لشکر میں آگیا۔ حسب معمول وہی ہولناک آوازیں تیون شب و روز تک آتی رہیں۔ اب امیر کو دریافت حال سے مایوسی ہوئی۔ مجبوراً لشکر کو کوچ کا حکم دیا۔ شہر کے عقب میں جب ایک فرسخ منزل طے کی تو ایک مقام پر سنگ سفید کے تختے دیکھے جو بیس بیس گز کے تھے ان تختوں پر بادشاہوں، نبیوں اور بہت سی برگزیدہ ہستیوں کے نام کندہ تھے جناب محمد صلعم اور آپ کی امت کا ذکر بھی کندہ نظر آیا۔ تھوڑے فاصلے پر ایک مرد کی تصویر سی دیکھی جس کے ہاتھ میں ایک تانبے کی تختی تھی اس تختی پر لکھا تھا کہ یہاں سے آگے نہ بڑھو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ موسیٰ بن نصیر نے اس زمین کی سرسبزی اور شادابی دیکھ کے خیال کیا کہ بظاہر تو کوئی خوف نہیں اور اپنے غلاموں کو آگے چلنے کا حکم دیا جب وہ آگے بڑھے تو ایک قسم کی چیونٹیاں درخت سے اتر کے گھوڑوں اور ان کے سواروں کے چمٹ گئیں اور ان کو کاٹ کے ہلاک کر ڈالا؎

مور چگاں را چو بود اتفاق
شیر ژیاں را بدر آرند پوست

اس کے بعد ان چیونٹیوں کا دل بادل اٹھا اور لشکر کی طرف بڑھا مگر تصویر کے پاس آکے رک گیا لشکر والے لرزاں و ترساں واپس ہوئے اور یورپ کی طرف ایسے مقام پر پہنچے جہاں درختوں کی کثرت تھی وہیں ایک بحیرہ موجزن نظر آیا۔ اسی کے کنارے لشکر اترا۔ امیر لشکر کے حکم سے غواصوں نے اس میں غوطہ لگایا تو کئی تانبے کے خم دستیاب ہوئے جن کا منھ سیسے سے بند تھا۔ جب ایک خم کا منھ کھولا گیا تو اس میں سے ایک آتشی سوار آتشی گھوڑے پر بیٹھا ہوا ہاتھ میں آتشی نیزہ لیے ہوئے

نکلا اور بلند ہوا اور پکارا یا نبی اللہ اب میں نہیں پھروں گا۔ جب دوسرے خم کا منہ کھولا گیا تو اس کے اندر سے دھوئیں کی طرح کا ایک سوار نیزہ لیے ہوئے نکلا اور آتشی سوار نے جو کلمات کہے تھے وہی اس نے بھی کہے اور غائب ہو گیا تیسرے خم سے زرد سوار نکلا اور وہی کلمات کہتا ہوا غائب ہو گیا۔ لشکر کے ساتھ علما بھی تھے انھوں نے موسیٰ بن نصیر سے کہا کہ ان خموں کو کھولنا مناسب نہیں کیونکہ ان میں جناب سلیمانؑ نے سرکش جنوں کو مقید کر دیا ہے لہذا باقی خم اس بحیرے میں ڈال دیے گئے۔ ظہر کا وقت آچکا تھا موذنوں نے اذان دی اذان کی آواز بلند ہوتے ہی بحیرے سے ایک شخص نکلا اس نے سطح آب پر ساکن ہو کے لشکریوں پر نظر ڈالی اس کو دیکھ کے لشکریوں نے ہر طرف سے پکارا کہ اے شخص تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں قوم جن کے ان جنوں میں سے ہوں جو اپنی سرکشی کی وجہ سے حضرت سلیمانؑ کے ہاتھوں اس بحیرے میں قید ہوئے تمہاری آوازوں سے مجھے ان پیر مرد کا گمان ہوا جو سال بھر میں ایک دن یہاں ضرور آتے ہیں اور جب بھی آتے ہیں ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہیں اور مومنین اور مومنات کے لیے دعا کرتے ہیں میں قعر دریا سے نکلا ہوں۔ لوگوں نے ان بزرگ کا نام پوچھا اس جن نے کہا ان کا نام اور مقام پوچھا کرتا ہوں مگر وہ نہیں بتاتے۔ ہمراہیان لشکر نے کہا کہ وہ خضر علیہ السلام ہیں۔ اس نے کہا واللہ اعلم اس سے جب مقید جنوں کی تعداد پوچھی گئی تو جواب دیا کہ ان کے شمار پر کوئی قدرت نہیں رکھتا اور غائب ہو گیا۔

امیر لشکر نے جب واپسی کا ارادہ کیا تو رہبروں نے عرض کیا کہ جس راہ سے ہو کر ہم آئے تھے اس

راہ سے واپس ہونا اب ممکن نہیں ہے اس لیے کہ جو قومیں اس راستے کے ادھر ادھر آباد ہیں ان کو ہمارا آنا معلوم ہو گیا ہوگا۔ بہت ممکن ہے کہ راستہ روکیں اور ہم میں ان سے جنگ کرنے کی طاقت نہیں ہے اب ہم ایسے راستے سے چلتے ہیں جس کے نواح میں منسک نام ایک قوم آباد ہے جو مسافر پرور ہے۔ غرض کہ اسی راہ سے چلے چند روز کے بعد ایک بڑے شہر کے قریب پہنچے وہاں کے باشندوں کی زبان سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ جب ان لوگوں نے موسیٰ بن نصیر کے لشکر کو دیکھا تو مسلح ہو کے مور و ملخ کی طرح ان کے گرد احاطہ کر لیا ان لوگوں کو اپنی ہلاکت کا یقین ہو گیا۔ اتنے میں اس قوم کا بادشاہ شاہانہ لباس پہنے اپنے لشکر سے نکلا اور تنہا آگے بڑھا۔ قریب آکے سلام علیک کے بعد عربی زبان میں پوچھا۔ تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو؟ اور تمہارا امیر کون ہے۔ اس کلام سے لوگوں کو تسکین ہوئی موسیٰ بن نصیر نے اس کا استقبال کیا اور کہا کہ میں عبد الملک بن مروان کی طرف سے اپنی قوم کا امیر ہوں اور عجیب ہوں ہماری روداد سننے کے قابل ہے جب ہم اتریں اور تکان سفر سے آرام پائیں تو بیان کریں بادشاہ نے کہا کہ دوپہر میں یہاں گرمی بہت ہوتی ہے آپ ان پہاڑوں کے دامن میں جہاں گنجان درخت اور پانی کے چشمے جاری ہوں قیام کریں۔ اس کے بعد بادشاہ نے اپنے امرا اور اہل لشکر کی مدد سے ان کو ایک عمدہ مقام پر اتارا اور ان کے لیے رسد وغیرہ کا بخوبی انتظام کر دیا۔ بادشاہ جب دوبارہ ملنے کے لئے آیا تو ہر طرف سے صدائے مرحبا

بلند ہوئی۔ امیر لشکر نے بادشاہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور بادشاہ سے پوچھا کہ آپ کس نبی کی امت میں ہیں اس نے کہا کہ میں منسک بن نصیر اولاد یافث بن نوح کی امت سے ہوں میری سلطنت آبائی اور ملک موروثی ہے۔ اب تم اپنا حال بیان کرو امیر نے ساری سرگزشت دہرائی پھر بادشاہ سے پوچھا آپ نے عربی زبان کیونکر سیکھی؟ آپ کی قوم میں تو ہم کسی کو عربی میں باتیں کرتے ہوئے نہیں دیکھتے۔ بادشاہ نے جواب دیا اگر بادشاہ اپنی رعایا سے فضیلتوں میں زیادہ نہ ہو تو مسافروں کی اصلاح میں کس طرح مصروف ہو سکتا ہے۔ میں نے عربی کے علاوہ اور بھی زبانیں سیکھی ہیں۔

غرض کہ موسیٰ بن نصیر اس بادشاہ سے رخصت ہو کے روانہ ہوئے اس نے زاد سفر اور راہبر بھی ساتھ کر دیے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قہقہہ دیوار: ہمٹ بڑی دیوار، اونچی اور بھی دیوار۔ اردو، مونث عورتوں کی زبان۔

قہقہہ زن: (بے اضافت) وہ شخص جو زور سے ہنس رہا ہو ٹھٹھا مار کر ہنسنے والا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ ہر گل دخار گلشن مثل کبک دری قہقہہ زن ہے۔ ہنسانے کو گیندے کا تختہ رشک زعفران زار بنا ہے۔ (الشائے سرور)

قول فیصل۔ استعارے کے طور پر کبک صراحی آبشار اور رعد وغیرہ کو بھی کہتے ہیں۔

موسم گل ہے دن خوشی کے ہیں
قہقہہ زن ہے آبشار چمن — ضیا

اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے اور پر (حرف جار) کے ساتھ کسی کی ہنسی اڑانے والے کے معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں۔

برق ہنستی ہے کہیں خندۂ معشوقاں پر
رعد ہے نالۂ عاشق پہ کہیں قہقہہ زن — جلال

قہقہۂ شیشہ: شراب کے شیشے کی آواز فارسی، (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

قہقہہ لگانا: ۱ زور سے ہنسنا، ٹھٹھا مار کے ہنسنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف، نواب صاحب خاموشی کے عالم میں بیٹھے ہوئے تھے۔ باقر صاحب رنگین لکھنوی نے یکبارگی قہقہہ لگایا اور کہا۔ آئیے آئیے ابھی آپ ہی کا ذکر خیر ہو رہا تھا۔

قہقہہ لگانا: ۲ ہنسی اڑانا، مذاق اڑانا، مضحکہ اڑانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ دنیا بیٹھیا قہقہے لگائے گی، تالیاں بجائے گی کہ ایک نیگرو تک مخاطب نہ ہوا۔ (فسانۂ آزاد)

قہقہہ مار کے ہنسنا: اس زور سے ہنسنا کہ قاہ قاہ کی آواز منھ سے نکلے، ٹھٹھا مار کے ہنسنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ شاہ جادواں قہقہہ مار کر ہنسا۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل ۔ قہقہہ مار کے کہنا اور تعظیم کے طور پر کہنا کی جگہ فرمانا بھی زبانوں پر ہے۔ جیسے "قسائی پیر محمد نے قہقہہ مار کر کہا آج نام کا اثر پورا ہوا (دربار اکبری) نام جس وقت میں نے بتلایا؛ قہقہہ مار کر پھر ملا یار (فریب عشق) گل (پھول) کے لیے قہقہہ مار کے کھلنا کہا گیا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے صرف حضرات شعرا تک محدود ہے۔

قہقہہ مار کے گل کھلتے ہیں سبحان اللہ
بارک اللہ ہے پتوں کی زباں پر ہر پل — رضا قدر بلگرامی

بصیغۂ جمع (قہقہے مار کے ہنسنا) بھی بولتے ہیں۔

اٹھی گدگدی لفظ پر پیار کے
تو ہنسنے لگے قہقہے مار کے — شوق قدوائی

قہقہہ مارنا: کھکھلا کے زور سے ہنسنا، ٹھٹھا مارنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہنسی کے ساتھ یاں رونا ہے مثل قلقل مینا
کسی نے قہقہہ اے بے خبر مارا تو کیا مارا — ذوق

قہقہے کرنا: زور زور سے ہنسنا۔ اردو صرف متروک۔

کباب آتش کھا کرے یوں قہقہے
خونیٹوں کے گھر سدا ماتم رہے — درد

قہوہ: (بفتح اول و سوم) ایک قسم کے سیاہ اور کسیلے بیج کا نام جسے بھون کے سفوف کر لیتے ہیں اور چائے کی طرح پانی میں جوش دے کے پیتے ہیں۔ عربی، مذکر، رائج۔

اک مجھ سے مت ادب تو رہ وا
گر ہو دے نہ سے تو چھیڑ قہوا — انشاء

قول فیصل۔ اس کا صرف پینا کے ساتھ (قہوہ پینا) زیادہ ہے۔ قہوہ پینے کا رواج عرب، ترکستان اور ہندوستان میں بمبئی کلکتے میں زیادہ ہے۔ مگر ایرانی اور عرب جوان شہروں میں ہیں وہی زیادہ پیتے ہیں بسند فرہنگ آصفیہ تاریخ ہفت اقلیم میں لکھا ہے کہ قہوہ نوشی کا موجد شیخ شادلی ہے جس کا مزار مخہ میں ہے۔ اس تخم کا مزاج تیسرے درجے میں گرم و خشک ہے بھوک بڑھاتا ہے ہاضمے کو تقویت دیتا ہے۔ حواس، جگر اور باہ کے لیے بہت زیادہ مفید ہے۔ عرب و فارس اور ہند کے جزیروں میں

پیدا ہوتا ہے۔

قہوہ خانہ:۔ وہ ہوٹل جس میں قہوہ بنتا اور بیچا جاتا ہے۔ فارسی ترکیب، مذکر، رائج۔

قہوہ دان:۔ قہوہ رکھنے کا ظرف۔ فارسی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

قے:۱۔ (بالفتح) ردّ طعام، استفراغ، الٹی عربی، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ پرسوں ہفتہ تھا اور دسویں تاریخ تھی۔ مرزا گرسلین صاحب نے قے کی دو تین دست آئے کل ... پھر دل چڑھے مر گئے۔ (داستانے سردار)

قے:۲۔ وہ چیز جو استفراغ میں گرے۔ عربی مونث، فصیح، رائج۔

کیوں ردّ قدح کرے ہے زاہد
مے ہے یہ مگس کی قے نہیں ہے — غالب

قِیادت:۔ (بکسر اول و فتح دوم و چہارم) رہنمائی کرنا، رستہ بتانا، رہبری، رہنمائی۔ عربی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اُحد میں لشکرِ اسلام کی جس نے قیادت کی
تمنا تھی ہر اک سردار کے دل میں شہادت کی — ظریف لکھنوی

قول فیصل۔ قیادت کرنا، قیادت میں ہونا اور قیادت میں چلنا وغیرہ اس کے صرف ہیں۔

بعد سرور تری قیادت میں
کاروانِ عمل چلا زینب — لا اعلم

قِیاس:۔ (بالکسر) اندازہ کرنا، اندازہ، دو چیزوں میں ایک چیز کو دوسری چیز کے برابر خیال کرنا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کام آتا نہیں ہے محض قیاس
ناتواں ایسے علم کی ہے اساس — نظم طباطبائی

قیاس:۲۔ دو جملوں سے ترکیب دیا ہوا قول جس سے نتیجہ نکلے۔ عربی، مذکر، علم منطق کی اصطلاح

نہ قیاس ان کا نہ عقل ان کی ٹھیک
فلسفہ کفر ہے ان کے نزدیک — مرزا دبیر

قَیّاس:۔ (بالفتح اول و دوم مشدد) بہت زیادہ قیاس سے کام لینے والا اپنے اندازے پر بہت زیادہ اعتبار کرنے والا۔ عربی، اسم تفضیل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ ظاہریوں نے ان کو قیاس مشہور کر دیا تھا۔ (سیرۃ النعمان)

قِیاساً:۔ (بالکسر۔ تلفظ قیاسن) اندازے سے قیاس کے طور پر۔ عربی، فصیح، رائج۔

قِیاسات:۔ (بالکسر) اندازے، قیاس کی جمع۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہاں دن کو تو کرے گا سیہ رات سے جدا
اللہ کو تمام قیاسات سے جدا — جوش ملیح آبادی

قِیاس آرائی:۔ (بے اضافت) عقلی گدے لگانا، بے سمجھے بوجھے قیاس کر لینا۔ فارسی ترکیب مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آپ جو دلیل پیش کر رہے اس سے اور اصل معاملے سے کوئی نسبت نہیں یہ سب آپ کی قیاس آرائی ہے۔

قِیاس دَوڑانا:۔ عقل دوڑانا، فکر سے کام لینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج

اور دوڑ اپنے قیاس کہاں
جانِ شیریں میں یہ مٹھاس کہاں — (آم کی تعریف) غالب

قیاس سے باہر:۱۔ بے شمار، بے حساب، بے اندازہ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قیاس سے باہر:۲۔ عقل سے دور، سمجھ سے باہر۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کنہ ذات باری انسانی قیاس سے باہر ہے۔

قیاس غلط ہونا:۔ اندازہ نادرست ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

مجھ کو اور اس سے احتمال دفا
نہ غلط ہو مرا قیاس کہیں — داغ

قیاس کا یقین نہ لانا:۔ کسی بات کا سمجھ سے باہر ہونا۔ اردو صرف، متروک

سن سن کے اڑے حواس ان کے
لائے نہ یقین قیاس ان کے — (گلزار نسیم)

قول فیصل۔ اب ایسے محل پر قیاس میں نہ آئے بولتے ہیں۔

قیاس کرنا:۱۔ (ہر کے ساتھ) اندازہ کرنا، جانچنا، ذہن میں کسی چیز کو کسی چیز کے برابر ٹھہرانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عجب کیا گر نہیں ہمارے سینے میں تیر ان کا
وہ ناوک پہ قیاس سعی خاطر نشاں کر لیں — نظم طباطبائی

اپنے پہ کر رہا ہوں قیاس اہلِ دہر کا
سمجھا ہوں دل پذیر متاعِ ہنر کو میں — غالب

قیاس کرنا:۲۔ گمان کرنا، خیال کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میری یہ ذاتی رائے ہے۔ ناظرین کو اختیار ہے جو چاہیں قیاس کر لیں۔ (امراؤ جان ادا)

قیاس کرنا:۳۔ تسلیم کرنا، ماننا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ اس کو بھی ویسا ہی قیاس کرو جیسا وہ تھا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قیاس کن زگلستانِ من بہار مرا:۔

میری بہار کا میرے باغ سے اندازہ کر۔ مطلب یہ ہے کہ گزشتہ شان و شوکت یا عیش و عشرت کی بقیہ یادگار سے اندازہ لگاؤ کہ گزشتہ شان و شوکت یا عیش و عشرت کس حد پر ہوگی۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قیاس کہتا ہے:۔ قرینہ بتاتا ہے، عقل کہتی ہے، اندازہ ہوتا ہے، اردو جملہ، فصیح، رائج۔

رنگ ہاتھی کا سیاہ اور وہ دانت اس کے سفید
کہتا ہے دیکھ کے یہ ظلمت و نور اپنا قیاس ذوقؔ

قیاس لگانا:۔ رائے لگانا، سوچنا، عقل لڑانا، حساب لگانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قیاس میں نہ آنا:۔ عقل میں نہ آنا، سمجھ میں نہ آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مرصر نے کہا یہ بات میرے کچھ قیاس میں نہیں آتی۔ میں جانتی ہوں یہ بھی عیاری ہے (طلسم ہوش ربا)

قِیاسی:۔ (بالکسر) ذہن میں ٹھہرائی ہوئی خیالی قیاس سے منسوب۔ عربی، فصیح، رائج۔

ان کی حکمت ہے فقط خود رائی
نہ قیاسی ہو نہ استقرائی مرزا رسوا

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے ایک معنی "قاعدے کے موافق" بھی درج کیے ہیں۔

قَیاصِرہ:۔ شاہان روم، قیصر کی جمع۔ عربی، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ آج تک جس قدر بڑے بڑے آدمی اور بادشاہ گزرے ہیں۔ سکندر اعظم سے لے کر قیاصرہ روم، اکبر اعظم اور نپولین تک ان سب سے ممتاز ہستی چنگیز خاں کی تھی۔ (رسالہ عالمگیر لاہور خاص نمبر)

قِیافَہ:۔ (بکسر اول و فتح دوم و چہارم) ہاتھ پیر اور چہرے وغیرہ کے خد و خال اور علامتیں دیکھ کے برا یا بھلا شگون لینے کا علم۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

دیکھ لیا یاروں کا قیافہ
یا یا بس خوش رنگ لفافہ اکبر الہ آبادی

قول فیصل۔ اس کی مغیرہ صورت "قیافے" ہے جو حروف جار (سے، کو، پر وغیرہ) کے ساتھ آتی ہے جیسے قیافے سے۔

قیافے سے ظاہر سراپا شعور
جبیں پر برستا شجاعت کا نور میر حسن

صاحب فرہنگ آصفیہ نے "شگون" کے معنی میں بھی لکھا ہے۔ اس کے علاوہ عقل، سمجھ، ادراک، شناخت، قیاس اور اندازہ کے معنوں میں بھی لکھا ہے۔

قیافہ دیکھ کے پہچاننا:۔ ہاتھ پیر اور صورت وغیرہ اور علامتوں کو دیکھ کے اچھے یا برے شگون کی شناخت کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خط کا مضمون بھانپ لیتے ہیں لفافہ دیکھ کر
آدمی پہچان لیتے ہیں قیافہ دیکھ کر لا اعلم

قول فیصل۔ ایسے ہی محل پر قیافے سے پہچاننا یا شناخت کرنا بھی بولتے ہیں جیسے "اس کو قیافے سے شناخت کر کے سرو قد ہو کر تعظیم کی" (طلسم ہوش ربا)

قِیافہ دیکھنا:۔ ہاتھ پیر اور صورت وغیرہ کی علامتوں سے اچھا یا برا شگون معلوم کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دیکھ لیا یاروں کا قیافہ
یا یا بس خوش رنگ لفافہ اکبر الہ آبادی

قِیافہ شناس:۔ (بے اضافت) جوتشی، علم قیافہ سے واقف۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

تھی قیافہ شناس دخت وزیر
سمجھی انداز سے وہ ماہ منیر قلقؔ

قِیافہ شناسی:۔ (بے اضافت) علم قیافہ جاننا، قیافہ دانی۔ فارسی ترکیب، مونث، صفت، فصیح، رائج۔

قِیام (۱) (بالکسر) کھڑا ہونا، ٹھہراؤ، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

بنا آیات قرآن کی ہے ان کی ذات سے محکم
قیام ان کے سبب کعبے کے ارکان شدید کا امیرؔ

قِیام (۲) پائداری، مضبوطی، بقا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

قیام جسم خاکی ہے نفس پر
ہوا پر ہے بنا اپنے مکاں کی رشدؔ (فرہنگ آصفیہ)

قِیام (۳) سلامتی، استقلال۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

فنا کے دور میں عبرت کو بھی قیام نہیں
نشان ہی نہ رہے جب تو یا دگیا آئے اکبر الہ آبادی

قیام (۴) وثوق، اعتماد، بھروسا۔ (فصیح) تمہاری بات کو قیام نہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اب ان معنی میں نہیں بولتے۔

قیام (۵) سکونت، ٹکنا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مرزا صاحب دہلی کے باشندے ہیں مگر لکھنؤ میں ایک عرصے سے قیام ہے۔

قیام (۶) نماز میں کھڑے ہونے کی حالت، عربی، مذکر، اصطلاح فقہ۔

نہیں نماز اگر زاہدا تو پھر کیا ہے
یہ سجدے ہیں رکوع و قیام شیخی کا ناسخؔ

قِیام پذیر:۔ (بسکون چہارم و کسر پنجم و ششم معروف)

مقیم، فروکش۔ فارسی ترکیب، صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جناب سید سجاد نائب شبیر
ہیں نزد شہر ہے قافلہ قیام پذیر — لاعلم

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے قیام پذیر کے معنی، ٹھہراؤ، اور دیر تک رہنے والا بھی لکھے ہیں جو لکھنؤ میں رائج نہیں۔

قیامت: ۱ (بکسر اول و فتح چہارم) وہ وقت جب کہ مردے زندہ ہو کے کھڑے ہو جائیں گے مُردوں کو زندہ کر کے قبروں سے اٹھائے جانے والا دن۔ عربی مونث، فصیح، رائج۔

خدا کے واسطے جلدی دکھا دے حسن کا جلوہ
قیامت کو ترے دیدار کا وعدہ قیامت ہے — امانت لکھنوی

قول فیصل۔ قیامت عربی کا مصدر ہے اس کے لغوی معنی ہیں کھڑا ہونا چونکہ مذکورہ بالا دن ایسا ہوگا کہ مردے زندہ کر کے کھڑے کیے جائیں گے اسی مناسبت سے روز مذکور کو قیامت کہنے لگے۔

قیامت: ۲ سب کے مرنے اور فنا ہو جانے کا دن، نیست و نابود ہو جانے کا دن (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ بالعموم نہیں بولتے۔

قیامت: ۳ (مجازاً) مدت دراز، طویل مدت۔ اردو مونث، فصیح، رائج۔

ع قیامت کو ترے دیدار کا وعدہ قیامت ہے — امانت

قیامت: ۴ قضاء اجل، موت، جس کا انجام بُرا ہو۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

نہ وہ تپاک نہ الفت نہ وہ محبت ہے
یونہی رہی جو کوئی دن تو پھر قیامت ہے — جرأت (ف۔آ)

قیامت: ۵ انوکھی بات، تعجب خیز، عجیب بات، اردو، فصیح، رائج۔

چشم پر آب ہے اور سینہ جگر جلتا ہے
کیا قیامت ہے کہ برسات میں گھر جلتا ہے — فدوی لاہوری

قیامت: ۶ غضب کا۔ اردو، قلیل الاستعمال

وہ آنسو باوجود ضبط جو نکلے قیامت تھے
غم طولانی دل کو بہ شکل مختصر دیکھا — وحشت کلکتوی

قیامت: ۷ غضب کی بات۔ اردو فصیح، رائج۔

انھیں پہ سب کی نظریں پڑ رہی ہیں کیا قیامت ہے
اگرچہ جمع محشر میں بہت سے حسن والے ہیں — منیر لکھنوی

قیامت: ۸ جان کے لیے آفت، مصیبتوں اور پریشانیوں کا سبب، بلاؤں کا پیش خیمہ، جان کا غضب، قہر ڈھانے والا۔ اردو، فصیح، رائج۔

جواں ہوئے تو قیامت ہوئے خدا کی پناہ
وہ جب بھی فتنہ تھے جب عالم شباب نہ تھا — داغ (ف۔آ)

قول فیصل۔ چونکہ حشر کے روز اپنے اپنے اعمال کی وجہ سے بہت زیادہ پریشانیاں اٹھانا پڑیں گی اسی رعایت سے مبالغہ پسند شاعروں نے معشوقوں کی حقیقت اور خاصیت کو قیامت سے تشبیہ دینا شروع کر دی۔

قیامت: ۹ (مرکبات میں) غصہ، خشم، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قیامت: ۱۰ (مرکبات میں) آہ و زاری، واویلا، آہ و نالہ، شور و شغب۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جوان کی میت پڑی ہے، گھر میں ایک قیامت ہے۔ ماں کو بار بار غش پر غش آ رہے ہیں۔

قیامت: ۱۱ (مرکبات میں) کھلبلی، افراتفری، ہلچل، تلاطم۔ اردو، فصیح، رائج۔

قیامت: ۱۲ ناانصافی، اندھیر، ظلم۔ اردو فصیح، رائج۔

کیا قیامت ہے کہ اک دن نہ ٹھہرنے پاؤں
دوں اگر خلد کو تشبیہ دکان خمار — مومن

قیامت: ۱۳ غضب کا۔ اردو، فصیح، رائج

دل نے کی دیکھتے ہی ایک قیامت برپا
ان کے قامت کا نظر ہے وہ قیامت نقشا — ظفر شاہ

قیامت: ۱۴ (مرکبات میں) مصیبت، سختی عذاب۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

ع آل خاتون قیامت پہ قیامت آئی — مرزا دبیر

قول فیصل۔ انھیں معنی میں مندرجہ ذیل شعر میں جس طرح میر نے کہا ہے اب متروک ہے۔

جاتی ہے گذر جی پہ اس وقت قیامت سی
یاد آوے ہے جب تیرا یکبارگی آ جانا — میر (ف۔آ)

قیامت: ۱۵ کلمۂ تاسف، افسوس، دریغ رنج۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قیامت: ۱۶ (برائے اظہار کثرت) از حد، نہایت، بدرجۂ غایت، بدرجۂ کمال، حد سے زیادہ۔ اردو، متروک۔

نازک مزاج آپ قیامت ہیں میر جی
جوں شیشہ میرے منہ نہ لگو میں نشے میں ہوں — میر

قیامت تھا سماں اس خشمگیں پہ
کہ تلواریں چلیں ابرو کی چیں پہ — میر

دم بھر نہ ٹھہرے دل میں نہ آنکھوں میں ایک پل
اتنے سے قد پہ تم بھی قیامت شریر ہو — میر

قول فیصل۔ اب کا، اور کے، اور کی، کے اضافے کے ساتھ بولتے ہیں (قیامت کا، قیامت کی، قیامت کے)

قیامت ص ۵ نہایت شوخ، طرار، چلبلا، چنچل۔ اردو، فصیح، رائج۔

رخ پہ گیسو کی لہر آفت تھی
جو ادا اس کی تھی قیامت تھی — دریائے عشق

قیامت ص ۶ (کلمۂ تعریف مبالغہ و تعجب) بے ڈھب، بے طرح۔ اردو، فصیح، رائج۔

خدا بچائے قیامت کے ہیں تمہارے دل
یہ پیاری پیاری جوانی یہ پیارے پیارے دل — داغ

جوانی میں غضب کیا حشر ہو گا چال بچپن کا
ارے کافر قیامت تھی تری رفتار سے پہلے — امانت

قیامت ص ۷ مشکل، دشوار، کٹھن، سخت، بھاری۔ اردو، فصیح، رائج۔

وہ دن ہجر کا اس پہ شامت ہوا
جسے کاٹنا دن قیامت ہوا — میر حسن

قیامت ص ۸ برا، ضرر رساں، نقصان دہ۔ اردو، فصیح، رائج۔

گماں مجھ پہ ہے اس کو دادخواہی کی شکایت کا
قیامت ہوئے گا حق میں مرے آنا قیامت کا — سالک دہلوی

چپ ہوا ہے دل کہ مر چلے ہم تو
غل مچانا ترا قیامت ہے — جرأت

قیامت ص ۹ قہر، آفت، غضب، نامناسب حرکت، بیجا کام۔ اردو، فصیح، رائج۔

قیامت اے دل ناشاد کر دی
متاعِ زندگی برباد کر دی — مشتری بائی

قیامت ص ۱۰ غضب ناک، آگ بگولا۔ اردو، فصیح، رائج۔

یہ اٹھنا بیٹھنا محفل میں ان کا رنگ لائے گا
قیامت بن کے اٹھے ہیں کبھو بن کے بیٹھے ہیں — داغ

قیامت اٹھانا ف ۱ (متعدی) آفت برپا کرنا، فتنہ برپا کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

قیامت اٹھانا ف ۲ گرمی حسن سے دلوں کو تڑپانا۔ اردو صرف، شعرا کی اصطلاح۔

تمہارے دل میں قیامت اٹھائے پھرنے کے
تمہاری عمر ہے ناز و ادا کی آنے کی — داغ

قیامت اٹھانا ف ۳ ہنگامہ کھڑا کرنا، ہلڑ مچانا، شور و غل کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

قیامت اٹھنا ف۔ (لازم) آفت برپا کرنا، شور و شر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کچھ ایسے فتنوں پہ فتنے اٹھے کہ شورِ محشر بھی چیخ اٹھا
اٹھی قیامت بھی ساتھ میرے تو گئے کوچے سے تند ہو کر

قیامت آشکار ہونا ف۔ ہنگامہ برپا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جہاں میں قیامت ہوئی آشکار
کہ لی اس نے واں سے رہ فرار — طلسم ہوش ربا

قیامت آنا ف ۱ حشر برپا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اس ڈر سے کہ برپا نہ ہو ہنگامۂ محشر
آتی ہے قیامت تو اٹھاتی نہیں مجھ کو — اسیر

قیامت آنا ف ۲ (پر کے ساتھ) بہت زیادہ غصہ آنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

بیچ والی کی شامت آ لے گی
پہلے ہم پر قیامت آ لے گی — شوق لکھنوی

قیامت آنا ف ۳ (پر کے ساتھ) آفت آنا، بلا نازل ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

کیا موؤں پر قیامت آئی ہے
مونڈی کاٹوں کی شامت آئی ہے — شوق لکھنوی

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت بھی رائج ہے۔
مرے مرنے سے غش کر کے زمانے میں ہوئی ایذا
فلک افسردہ پڑتا، قیامت آ گئی غم پر — دبیر

قیامت آنا ف ۴ غضب کی بات ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دم رخصت ہمیشہ دل پہ آفت آ ہی جاتی ہے
وہ جب پہلو سے اٹھتے ہیں قیامت آ ہی جاتی ہے — رشید

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت بھی رائج و فصیح ہے۔

بے خطا برسے وہ ہم پر ہم نے بھی برداشت کی
غیر کا مذکور کیا آیا قیامت آ گئی — داغ

قیامت برپا کرنا ف ۱ بے انتہا نالہ و فریاد کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل نے کی دیکھتے ہی ایک قیامت برپا
اس کی قامت کا ظفر ہے وہ قیامت نقشہ — ظفر

قیامت برپا کرنا ف ۲ اس انداز سے چلنا کہ دیکھنے والے بے چین ہو ہو کے ہائے ہائے کرنے لگیں۔ اردو صرف، اصطلاح شعرا۔

بارہا برپا قیامت کی خرام ناز نے
جاگ اٹھے فتنۂ خوابیدہ اکثر سیکڑوں — سحر عشق

قیامت برپا کرنا ف ۳ مصیبت نازل کرنا، غضب ڈھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تیرا خیال قامت ہر روز اے ستمگر
کرتا ہے اک قیامت برپا ہمارے جی میں — ظفر

قیامت برپا کرنا ف ۴ بے حد ناراض ہونا، چراغ پا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل ف۔ بیگم صاحب دیکھتیں تو خدا جانے کیا قیامت برپا کرتیں۔ (سگھڑ سہیلی)

قیامت برپا ہونا ف ۱ یکایک کوئی آفت آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل ف۔ لشکر حیرت ابھی رزم گاہ سے آ کر ابھی

طرح آسودہ نہ ہوا تھا کہ آفت میں مبتلا ہوا۔ العیاذ باللہ ایک قیامت برپا ہوئی ہر طرف بھگدڑ سی پڑ گئی۔ (طلسم ہوشربا)

قیامت برپا ہونا: (۱) غل ہونا، ہنگامہ ہونا، اُدھم مچنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

دیا ہے پاؤں شوخی میں یہ رشک گردوں نے صاحب کے
جہاں چھٹی ملی ان کو تو اک برپا قیامت ہے — (انشا)

قول فیصل۔ برپا کی جگہ اس کا مخفف بپا بھی ہے۔

کیوں نہ کھینچے کوئی نہیں آگاہ
اک قیامت بپا ہے یار سر راہ — (میر)

قیامت برپا ہونا: (۲) قیامت کا دن آنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

ہوتی ہے برپا قیامت ہر دم ہوتے ہیں صبح
وصل کی شب ساتھ اپنے چاندنی لائی ہو تو تب — (ناسخ)

قول فیصل۔ برپا کی جگہ اس کا مخفف بپا بھی ہے۔

قیامت برپا ہونا: (۳) بہت بڑی مصیبت آنا، بلا کا نازل ہونا، فتنہ عظیم اٹھنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ہوتے گی اس وقت برپا کیا قیامت اے ظفر
خاک پر جس دن شہیدوں کی وہ آ نکل جائے گا — (ظفر)

قیامت برپا ہونا: (۴) ایسا ہنگامہ ہونا جو کسی کی اطلاع کا رد عمل ہو۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

قیامت برپا ہونا: (۵) لڑائی جھگڑا ہونا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ ایک دم سے دونوں فرقوں میں ایسی سخت لڑائی شروع ہو گئی کہ قیامت برپا ہو گئی۔

قیامت برپا ہونا: (۶) کسی کے حسن و جمال یا حسین اداؤں کو دیکھ کے دیکھنے والوں کا دیوانوں کی طرح بے چین ہو کے نالہ و فریاد کرنا۔ اردو مصرف، اصطلاح شعرا۔

بیشتر حشر سے ہوتی ہے قیامت برپا
جو چلن چلتے ہیں خوش قد یہ چلن کس کا ہے — (آتش)

قول فیصل۔ برپا کی جگہ نظم میں بپا بھی کہتے ہیں محبوب کی رفتار سے قیامت برپا ہونا زیادہ کہتے ہیں۔

کچھ یہ بھی شوخیاں ہیں کہ رفتار سے تری
ہے کون سی جگہ کہ قیامت بپا نہیں — (سپہر)

چپکے سے دبے پاؤں چلے کیوں نہیں آتے
کیا شرط یہی ہے کہ قیامت ہی بپا ہو — (لا اعلم)

قیامت پر قیامت: مصیبت بالائے مصیبت، ایک آفت کے ہوتے دوسری آفت۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

دیکھنا دل کیا قیامت پر قیامت لائے گا
لے کے محشر میں جو ہم ساتھ اس بلا کو جائیں گے — (ظفر)

قیامت پڑی ہونا: کہرام برپا ہونا، نالہ و فریاد کا شور ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ع خیمے میں شاہ کے یہ قیامت پڑی ہوئی — (تعشق)

قیامت توڑنا: (۱) بے حد خفا ہونا، آفت برپا کرنا، حشر توڑنا، قہر ڈھانا۔

وہ قیامت توڑتے ہیں پوچھ کر کیا حال ہے
پرسش دل بھی الٰہی پرسش اعمال ہے — (داغ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے جو مفہوم لیا ہے وہ شعر سے نہیں نکلتا، یہاں قیامت توڑنا کا مفہوم ظلم کرنا ہے۔ مصرع اول کا مطلب یہ ہے کہ میرا محبوب میری حالت زار کو مجھ سے پوچھ رہا ہے اور میری یہ حالت ہے کہ اپنا حال سنانے کی تاب نہیں رہ گئی ہے۔ ایسی صورت میں حال پوچھنا، گویا ظلم کرنا ہے۔ لکھنؤ کی عورتیں بولتی ہیں۔

قیامت توڑنا: (۲) ظلم کرنا، نہایت ستانا۔ اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔

وہ قیامت توڑتے ہیں پوچھ کر کیا حال ہے
پرسش دل بھی الٰہی پرسش اعمال ہے — (داغ)

قیامت ٹوٹنا: حشر برپا ہونا، آفت نازل ہونا، قہر ٹوٹنا۔ اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔

ہوتی ہیں ملامتیں کیا کیا ٹوٹتی ہیں قیامتیں کیا کیا — (داغ)

قیامت خیز: (بے اضافت یائے مجہول) قیامت اٹھانے والا، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

صبر نہیں ہے کوئی اس ظلم قیامت خیز کی
جذب کر سکتی نہیں یہ خوں زمیں تبریز کی — (عزیز لکھنوی)

قیامت ڈھانا: (۱) فتنہ اٹھانا، ستم کرنا، ظلم کرنا، غضب کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

قیامت مغبچوں نے تازہ ڈھائی کہ یہ آفت میکدہ پر مفت آئی — (الف لیلہ منظوم)

قیامت ڈھانا: (۲) حشر برپا کرنا، نہایت خفا ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

داد دینے کے لیے اس نے قیامت ڈھائی ہے
سن لیا ہے نالہ کس مظلوم بے تقصیر کا — (مشرف)

قیامت ڈھانا: (۳) کسی حسین کا ناز و کرشمہ دکھا کے دلوں کو اپنی طلب میں بے تاب کرنا۔ اردو مصرف، اصطلاح شعرا۔

طفلی میں وہ ہے چال کہ دل سب کے ہیں بے بس
ڈھاؤ گے قیامت کوئی دو چار برس میں — (اسیر)

قیامت زا: قیامت پیدا کرنے والا، آفت برپا کرنے والا۔ اردو مصرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل نثر۔ طبل رزم پر بہادروں نے چوب لگائی، دونوں طرف سے شور محشر بلند ہوا زہے رستخیز، قیامت زا قریب آیا۔ ساحر ہنگامہ ہو کر سحر جگانے لگے۔ (طلسم ہوشربا)

قیامت سر پر آنا۔ سر پر مصیبت آنا، ہر وقت آفت کا سامنا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جو اس سرو قد سے جدائی ہوئی ہے
قیامت مرے سر پہ آئی ہوئی ہے — اکبر الٰہ آبادی

قیامت طاری ہونا۔ مصیبت کی گھڑی آنا، آفت کا وقت آنا۔ اردو صرف، متروک۔

یہ کہتے تھے حضرت کہ قیامت ہوئی طاری
عباس علمدار کا ہے کوئی یا ری — انیس

قیامت قریب ہونا۔ قیامت کے آنے میں تھوڑی دیر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کہے اس طرح اک آواز نہیب
لگے جاننے کہ قیامت ہے قریب — مرزا سودا

قیامت کا ۔ صفت آفت ڈھانے والا، غضب کا، نہایت خوبصورت۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ظاہر ہوئے صاحب ہیں قیامت کے نشاں دور
سینے پہ ابھرنے لگے وہ دشمن جاں اور — زار

قول فیصل۔ تعجب کے محل پر کثرت ظاہر کرنے کے لیے بولتے ہیں۔

قیامت کا ۔ صفت بے پناہ، بہت زیادہ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جذب ہے دل دکھا رہے تھے صورت موج رواں
خون کے قطروں سے اٹھا تھا قیامت کا دھواں — آزاد

قیامت کا پرکالہ۔ بڑے غضب کا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل مثال۔ سلطان زریں پوش نورالدہر کی تعریف کر رہا ہے۔ ہر تیرہ خورشید سے کہتا ہے کہ ظلم سیز کا نام بھی قیامت کا پرکالہ ہے۔ (طلسم ہوشربا، جلد ہفتم)

قول فیصل۔ اس جگہ آفت کا پرکالہ زیادہ زبانوں پر ہے۔

ہوتے آفت کے ہیں یہ پرکالے
تاڑ لیتے ہیں تاڑنے والے — شوق لکھنوی

قیامت کا سامنا ہونا۔ بڑی آفت آجانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل مثال۔ اور میں تو تھر تھر کانپتی تھی کہ جو کہیں ان کو خبر ہوگئی تو قیامت ہی کا سامنا ہوگا۔ (دیر کہسار)

قیامت کرنا۔ ۱ غضب کرنا، ستم کرنا، آفت لانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تاب بے صبر و شکیبائی کو رخصت کر گئے
آپ دم بھر کے لیے آکر قیامت کر گئے — رشید

قیامت کرنا۔ ۲ چیخ چیخ کے رونا، زور زور سے فریاد کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

مجھے یاد آگئی بس وہ میں اس کے قد و قامت کی
چمن میں دیکھ کر کل سرو میں نے کیا قیامت کی — مومن

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت قیامت کر دینا بھی رائج و فصیح ہے۔ اس کا ایک مفہوم ہے اپنی خوبصورتی دکھا کے دلوں کو بے چین کر دینا۔

یاسمین کی جو صاحب نے اک آفت کر دی
سانولے رنگ نے سوسن کے قیامت کر دی — رشید

قیامت کرنا۔ ۳ عجیب کام کرنا، ایسا کام کرنا جو ہر ایک سے نہ ہو سکے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل مثال۔ کتنا نڈر انسان ہے۔ قیامت کر دی، گھنٹہ گھر سے تالاب میں پھاند پڑا۔

قیامت کرنا۔ ۴ فتنہ برپا کرنا۔ فساد اٹھانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

قیامت کرنا۔ ۵ خفا ہونا، بہت ناراض ہونا مارے غصے کے چیخنا چلانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل مثال۔ کرن پھول کی جھڑی کیا چوری ہوئی کہ بیگم صاحب نے قیامت کر دی۔

قیامت کی ۔ ۱ غضب کی، گھمسان کی، آفت کی۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کہتے تھے بڑا قاآفت کی لڑائی ہوگی
بیشک اس وقت قیامت کی لڑائی ہوگی — رشید

قیامت کی ۔ ۲ بے انتہا، حد سے زیادہ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مجرموں کو دیکھ کر آغوش رحمت میں امیر
بے گناہوں کو قیامت کی پشیمانی ہوئی — امیر

قیامت کی ۔ ۳ آفت کی پرکالہ، فتنہ پرداز۔ اردو، فصیح، رائج۔

ایسے انکار سے مارا ہی نقشا دیکھا
چال پھرتی ہیں قیامت کی تمہاری آنکھیں — داغ

قیامت کے لوگ۔ ضدی، چلتے ہوئے، بانکے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

واعظ بیان حشر پہ ڈر جائیں گے نہ رند
ہنسی کریں گے یہ وہ قیامت کے لوگ ہیں — جلال

قیامت گزرنا۔ آفت گزرنا، مصیبت کا سامنا ہونا، قہر نازل ہونا، آفت آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یوں تو کس کس پہ ہر وقت میں مصیبت گزری
حضرت پہ مگر شب کا خود قیامت گزری — تعشق

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت قیامت گزر جانا بھی رائج و فصیح ہے۔

زر داروں کا تو قہر کیا اور مٹ گیا
حل تم لیے کہ ہم پہ قیامت گزر گئی — غالب

جمع کے ساتھ قیامتیں گزرنا بھی استعمال میں ہے۔

ہم پہ کیا کیا مصیبتیں گزریں
کیسی کیسی قیامتیں گزریں — مرزا رسوا

قیامت لانا ۔ آفت برپا کرنا، مصیبت لانا، گرفتار رنج و عذاب کرنا۔ فساد مچانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

سنا میں نے کہ پھر کرتا ہے تیری چاہ دل میرا
قیامت اب کے لادے گا کوئی دل، کیا آہ دل میرا — سوز دہلوی

دیکھنا دل کیا قیامت پر قیامت لائے گا
لے کے محشر میں جو ہم ساتھ اس بلا کو جائیں گے — ظفر

قیامت مچانا ۔ ظلم کرنا، زیادتی کرنا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ خانصاحب نے گھر میں داخل ہوتے ہی پہلے بیوی کو زد و کوب کیا۔ بچوں کو مارا، ایک قیامت مچا دی۔

قیامت مچانا ۔ دھوم کرنا، غل کرنا۔ شور کرنا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ لوج ایسی لڑکی ہو جیسے گھر میں آئی ہے قیامت مچا رکھی ہے۔ کبھی اس کو مار دیا، کبھی اس کو۔

قیامت مچانا ۔ فساد بپا کرنا، کہرام برپا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ پہلے نواب صاحب نے اسے ملازمت سے علیحدہ کر دیا تھا مگر اس نے آ کے ایسی قیامت مچائی کہ نواب صاحب کو پھر ملازم رکھنا پڑا۔

قیامت مچنا ۔ کہرام ہونا، ماتم ہونا، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ غریب کی جوان لڑکی دو گھنٹے میں مر گئی گھر میں ایک قیامت مچی ہوئی ہے۔

قیامت مچنا ۔ خفگی ہونا، آفت ٹوٹنا، پیچھے پڑنا، بلا کی طرح پیچھے لگ جانا، دھوم پڑنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قیامت مچنا ۔ عذاب نازل ہونا۔ بک بک کرنا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ان پر ہے یہ قید یہاں آنے کی بابت ان دنوں
گھر میں پھرتے ہیں تو مچتی ہے قیامت ان دنوں
معروف دہلوی

قیامت مچنا ۔ بڑا ہنگامہ ہونا، چیخ پکار ہونا، ایسا بڑا ہنگامہ ہونا جو کسی خوف کی وجہ سے ہو۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ وہ ابھی زنجیروں سے نہ نکلا تھا کہ قابو سے نکل گیا۔ ایک فیلبان کو دہیں چیر ڈالا اور زنجیر کو چکراتا اس طرح چلا گویا آندھی اور بھونچال ساتھ ہی آئے۔ لشکر میں قیامت مچ گئی۔ (دربار اکبری)

قیامت ہو جانا ۔ عظیم مصیبت بن جانا، بڑا غضب ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گماں مجھ پہ ہے اس کو داد خواہی سے شکایت کا
قیامت ہو گیا حق میں مرے آنا قیامت کا — سالک دہلوی

قیامت ہونا ۔ حشر کے دن کا ہونا، عظیم مصیبت، فنا ہونے کا وقت آنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دور گر خط کو کہا چہرہ کتابی ان نے صاف
اب قیامت ہے کہ سارے حرف قرآں سے گئے — میر

قیامت ہونا ۔ مصیبت ہونا، آفت ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہو چکا رشہا مری بستی میں آخر کب تلک
نالۂ شب سے قیامت روز مرقدان سو کہ — میر

سنبھلنے دے مجھے اے ناامیدی کیا قیامت ہے
کہ دامان خیال یار چھوٹا جائے ہے مجھ سے — غالب

قیامت ہونا ۔ بے پناہ ہمت والا ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

طفل اس سن میں نہیں تھا ہمت ہوتے
گر جواں ہوتے یہ لڑکے تو قیامت ہوتے — میر انیس

قیامت ہونا ۔ بہت مشکل ہونا، سخت دشوار ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

تری گلی سے نکلنا ہمیں قیامت ہے
قدم قدم پہ ہزاروں مقام کرتے ہیں — داغ

قیامت ہونا ۔ بڑی مصیبت کی بات ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ اور قیامت ہے کہ مل کر نہیں ملتا — داغ

پاس رسوائی سے یوں کہتے وہ ضبط آہ کو
یہ قیامت ہے کہ چلتے وقت منت کر گئے — رشید

قیامت ہونا ۔ ہنگامہ برپا ہونا۔ شور و شر ہونا۔ فساد کھڑا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خفتگان خاک کے سر پہ قیامت ہو گئی
غالب مشق ستم پھر اٹھا کسی رفتار کا — مشفق

قیامت ہونا ۔ بے حد برا ہونا، مصیبت کا باعث ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوا ہے سخت مشکل دفن ہونا تیرے وحشی کا
جہاں پہ قبر کھودی جاتی ہے پتھر نکلتے ہیں — رشید

قیامت ہونا ۔ دیر کے ساتھ مصیبت گزرنا، عظیم صدمہ پہنچنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

صبا نے بھری دل کو اک آہ ٹھنڈی
قیامت ہوئی یاں دل نوحہ گر پر — انشاء

قیامت ہونا ۔ بہت حسین و خوبصورت ہونا، اردو صرف، اصطلاح شعرا۔
خیال فیصل۔ نہایت شوخ اور حد درجہ چالاک سے بھی مراد ہوتی ہے۔

تجھ سے تو بات کرنا آفت ہے
آدمی کا ہے کو قیامت ہے — فریب عشق

قیام عمل میں آنا ۔ کسی انجمن یا سوسائٹی وغیرہ کا قائم ہونا۔ اردو صرف، جدید اصطلاح۔
محل صرف۔ برسوں سے کوشش ہو رہی تھی۔ الحمد للہ

کہ انجمن اصلاح الادب کا قیام عمل میں آگیا۔

قیام کرنا :- توقف کرنا، قرار لینا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

خواب ہے مری ہٹی بگولے کے مانند
قیام خواہ کیا ہے خواہ کی گردش — بحر

قیام کرنا :- کسی مقام پہ ٹھہرنا، فروکش ہونا اردو صرف، فصیح، رائج۔

داغ یہاں سے گیا دنیا میں
اور چند روز قیام کرنا ہے — داغ

ان دنوں کرکے اصفہاں میں قیام
طے کیا اس نے مرحلہ تمام — نظم طباطبائی

قیام میں ہونا :- نماز میں کھڑے ہونے کی حالت میں ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سر سجدے میں بدن تھے قعود و قیام میں
کیا صبح کی بہار تھی فوج امام میں — مرزا دبیر

قیام نہ ہونا :- ثبات نہ ہونا، پائیداری نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نادان ہیں وہ جن کو ہے دولت پہ اعتماد
مطلق نہیں قیام زمانے کے واسطے — دبیر

قیام ہونا :- بقا ہونا، ثبات ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

سب ہی سے دین خدا کو قیام ہے
کلمہ حسینؑ کا ہے محمدؐ کا نام ہے — نجم آفندی

قیام ہونا :- کسی مقام پہ ٹھہرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عمل حسنہ۔ ہم جب جائیں گے اگر ہمارا قیام مسافر خانے میں ہوا تو ہم تم کو اطلاع دے دیں گے۔

قیام و قعود :- نماز میں کھڑے ہونے اور بیٹھنے کی مخصوص حالتوں کا نام۔ عربی، الفاظ، فارسی، ترکیب، فصیح، رائج۔

اٹھ اٹھ کے بیٹھنے کی کہاں تاب آ دبیر
قید ہے نماز میں بھی قعود و قیام کی — دبیر

قول فیصل۔ نماز سے قطع نظر، مطلق کھڑے ہونے اور بیٹھنے کے معنی میں بھی استعمال کیا ہے جو عام نہیں ہے۔

کیا تھا یہ اضطراب سکون جہاں نہ پوچھ
ہے تیرے مریض غم کا قیام و قعود ہے — عزیز لکھنوی

قَیْد :- (بالفتح) اسیری گرفتاری کی حالت عربی مونث، فصیح، رائج۔

قید میں یعقوب نے گو لی نہ یوسف کی خبر
لیکن آنکھیں روزن دیوار زنداں ہو گئیں — غالب

کھلتے کھلتے ہو گیا گم قید میں ایسا بدن
رفتہ رفتہ خانہ زنجیر خالی ہو گیا — دبیر

قید :- ممانعت، روک، فارسی مونث فصیح، رائج۔

قید میں قید تھی شہزادیوں کے رونے کی — تعشق

قید :- شرط، پابندی، فارسی مونث، فصیح، رائج۔

رندوں کو قید سبحہ و زنار کی نہیں
واقف نہیں ہے شیخ برہمن کے لوجہ سے — آتش

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع قیدیں اور قیدوں بھی مستعمل و فصیح ہے۔

اٹھ اٹھ کے بیٹھنے کی کہاں تاب ہے دبیر
قید ہے نماز میں بھی قعود و قیام کی — دبیر

گو مرثیہ خوانی نہیں پیشہ میرا
لیکن ہے یہی شغل ہمیشہ میرا
ہاں کس نے کہا مرثیہ ان قیدوں سے
پایا نہ کسی شعر نے ہیشہ میرا — میر عشق

قید :- بندش، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

چوڑیوں سے کلائیاں ہوں گی نہ خوب ہی بھری
نازک و نرم انگلیاں چھلوں کی قید سے بری — سعید بریلوی

قید :- مقدار، اندازہ، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

قید اڑا دینا :- پابندی ختم کرنا، تفریق ختم کرنا اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

رگ رگ اس پری کا یہیں کھائے استخواں میرے
اڑا دے قید الٰہی ہما کے آنے سے — امیر

اڑا دی قید مذہب دل سے ہم نے
قفس سے طائر ادراک نکلا — صبا

قید بامشقت :- ایسی اسیری جس میں قیدی سے محنت لی جاتی ہے۔ فارسی ترکیب، عدالت اور جیل کی اصطلاح۔

قید بلا مشقت :- وہ قید جس میں قیدی سے محنت نہ لی جائے۔ اور خوراک معمول سے کم ملے قید محض، فارسی ترکیب، عدالت اور جیل کی اصطلاح

قید بھرنا (یا بھگتنا دیا) کاٹنا :- قید خانے میں بسر کرنا، محبوس رہنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں جیل کاٹنا یا سزا کاٹنا وغیرہ بولتے ہیں۔

قید تنہائی :- اکیلی قید، تنہا رہنے کی قید، فارسی ترکیب، عدالت کی اصطلاح۔

لطف سے گزرا ہماری خانہ صیاد میں
ہم قفس تھے اور بھی کچھ قید تنہائی نہ تھی — جلیل

قول فیصل۔ قید تنہائی دینا، قید تنہائی ہونا یا نہ ہونا روز مرے کے صرف ہیں۔

مجھ کو یہ دعوی کوئی تیرے سوا دل میں نہیں
ان کا یہ الزام ایسی قید تنہائی ہو لی — ملاح

قیدِ حیات:۔ زندگی کا قید سے استعارہ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قیدِ حیات و بندِ غم اصل میں دونوں ایک ہیں
موت سے پہلے آدمی، غم سے نجات پائے کیوں — مرزا غالب

قید خانہ:۔ جیل خانہ، زندان، قیدیوں کے رہنے کا مکان، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

گوشۂ دل میں جگہ ہم کو ملے اے صیاد
قید خانہ نہ ہو بنیا تازہ گرفتاروں کا — جلیل

قول فیصل۔ تنگ مکان سے بھی مراد ہوتی ہے

اک مکان تنگ ہے اس میں مکین ہیں تسنیم
آپ ہی کہئے کہ وہ قید خانہ یا گھر — عزیز لکھنوی

قید خانہ ہو جانا:۔ گھر کا مثل قید خانے کے ہو جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

پاس تھا جب تک وہ رشکِ حور تھا قصرِ بہشت
قید خانہ ہو گیا اس بن مرا کاشانہ آج — رند

قید رکھنا:۔ قید میں رکھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قید رکھنے سے یہ اچھا ہے کہ مجھ کو قتل کر
جرم بنتا ہے ستم گر جسے کرم کے اقدام سے — نظم طباطبائی

قید رہنا:۔ بندی میں رہنا، زندان میں رہنا، قفس میں بند رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل فصیح۔ یہ شاعر آدمی حسن پرست، وارفتہ مزاج ... تاب کہاں کہ مکان کے قفس میں قید رہیں ... بوئے گل کی طرح نکل کھڑے ہوئے۔ (فسانۂ آزاد)

قید سے آزاد ہونا:۔ (لازم) زندان سے رہا ہونا، جیل سے چھوٹنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پہلے قفس میں تھی یہ تمنا قید سے ہوں آزاد کہیں
اب یہ دعا ہے بال و پری ہیں چھوڑ نہ دے صیاد کہیں — شاد کلکتوی

قول فیصل: ان معنی میں قید سے چھٹنا یا چھوٹنا یا رہا ہونا بھی رائج و فصیح ہے۔ شرفِ لفظ یا نظم دونوں

کی پابندیوں سے آزاد ہونا کے معنی میں بھی بول دیتے ہیں۔

رندانِ عشق قید سے مذہب کی چھٹ گئے
کنٹھا رہا گلے میں نہ زنار رہ گیا — رند

متعدی معنی میں قید سے آزاد کرنا اور اپنے مطلب پر قید سے آزاد کرانا یا قید سے چھوڑنا یا چھڑانا وغیرہ بھی بولتے ہیں۔

قیدِ مکاں سے تجھ کو چھڑایا فنا نے
شرمندہ ہیں نہیں مگہ دل نواز کا — شاد عظیم آبادی

قیدِ فرنگ:۔ اہلِ فرنگ کی ایک قسم کی قید تھی جس میں شکار ناشکل سے ہوا کرتا تھا۔ قیدِ شدید۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

پھرتا ہے بال بال پہ دل راہ ڈھونڈھتا
زلفیں نہیں ہیں جان کو قیدِ فرنگ ہے — سعد

قیدِ قفس:۔ پنجرے کی قید، نہایت سخت قید جس میں آدمی کا باہر نکلنا دشوار ہو، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے یہ محاورہ ہندوستان کی عورتوں میں خوب رائج ہے اور اس سے غرض ان کی چار دیواری میں بجائے پردہ قید رہنا ہے۔ مگر عورتیں اب ذرا کمی کے ساتھ بولتی ہیں۔

قید کاٹنا:۔ قید سے آزاد کرنا، بیڑی و زنجیر کاٹ کے قیدی کو رہا کرنا، اردو صرف، متروک۔

محل صحیح۔ امیر نے قریب قاہر پہونچ کر قید اس کی کاٹ دی وہ اٹھ کر بلا گرداں ہوا۔ پھر ہمراہ رکاب چلا۔ (طلسم ہوش ربا)

قید کرنا: ۱؎ اسیر کرنا، زندان میں بھیجنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قید کرنا: ۲؎ روکنا، ضبط کرنا یا بند کرنا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صحیح۔ آپ نے اس کی قید کیوں کی آپ کو دس روپے مہینہ الگ دینا ہوگا۔

قید کرنا: ۳؎ پکڑنا، گرفتار کرنا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صحیح۔ ایک ساحر شہنشاہ جادو نام حسب ارشاد شہنشاہ عالی مقام عرض رسا ہوا کہ غلام جاتا ہے اور اس فسادی کو قید کر کے لاتا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل۔ اس محل پر زیادہ تر گرفتار کرنا بولتے ہیں

قید لگانا:۔ محدود کرنا، شرط لگانا، پابند کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ اپنے دل میں سوچ کہ دو سالہ کی قید کیوں لگائی، اس سے نہ سمت نہ عیسوی نہ ہجری سال نکلتا ہے۔ تاریخ کیا چیستان ہے اور چیستان کا حل کرنا سیکھا ہی نہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ بصیغۂ جمع، قیدیں لگانا بھی بولتے ہیں

نہ موت آئے نہ غش آئے نیند کا کیا ذکر
غضب کی قیدیں لگائی ہیں پاسباں کے لئے — امیر

قید لگی ہونا:۔ شرط لگی ہونا، پابندی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

لگی ہے قیدِ غمِ ہجر کی مرے دم سے
پھنسا ہو جان کے پھندے میں لگ گئے فراق — صبا

نہ میں سناؤں نہ کوئی سنے زمانے میں
غضب یہ قید لگی ہے مرے فسانے میں — حفیظ

قیدِ محض:۔ قید بلا مشقت، فارسی، ترکیب قلیل الاستعمال۔

قید و بند:۔ پابندی، شرط۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

عشق کا جال ہر بلا سے ہے یہ قید و بند
حسن کو تم رکھنے دیکھو گے اسیر نا ہے — احسان دانش

قولِ فیصل قید و بند میں رہنا قید و بند کی مصیبت برداشت کرنا قید و بند کی سختیاں سہنا، وغیرہ اس کے صرف ہیں۔ جیسے پنڈت جواہر لال نہرو نے قید و بند کی مصیبتیں برداشت کیں۔ لیکن آزادی کا نعرہ نہ چھوڑا۔

قیدِ ہستی :۔ ہستی یعنی زندگی کی قید سے استعارہ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

قیدِ ہستی سے چھٹے سارے اسیرانِ قفس
ہم بھی دو چار گھڑی بعد رہایانِ قفس — رشید لکھنوی

قید ہونا :۔ جیل خانے جانا۔ اسیر و مقید ہو کے زنداں میں بند ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

میں کب سے قید ہوں کہ نشاں کا گمان ہو
اسطرح وصل پاؤں سے زنجیر ہو نہ جائے — چمن صاحب ثروت

قید ہونا :۔ اسیر و مقید ہونا، گرفتار ہونا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل اس محل پر زیادہ تر گرفتار ہونا، بولتے ہیں

قید ہونا :۔ پابند ہونا۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ پابندی ہونا کے معنی میں بولتے ہیں۔

قید ہونا :۔ محدود ہونا، حد بندھنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

قیدی :۔ (بالفتح) محبوس، مقید، اسیر، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ روئے طبع سیاہ، قسمت کا لکھا پورا ہونا تھا۔ وہ کھینچ لایا اور خانہ خدا سے ایسے بھاگے جیسے قیدی کالے پانی سے بھاگتا ہے۔ (دربارِ اکبری)

قولِ فیصل۔ عاشق سے مراد ہوتی ہے۔

سحر کو دیکھا کیجئے ہوگا نہ آپ کا قیدی
کھلی جو زلف تو چھوٹی ہوئی ہوگی — جلیل

اس کی اردو جمع۔ قیدیوں بھی رائج ہے۔

تخاطب کے محل پر حسبِ قاعدہ نونِ غنہ کے بغیر (قیدیو!) بولتے ہیں۔

ہو کر اسیر خاک اڑاؤ نہ اس قدر
زنداں اور قیدیو تمہیں ہو نہ جائے — گر شاگردِ مشتاق

عاشق کے معنی میں زلف و گیسو وغیرہ کے ساتھ بھی نظم میں استعمال کرتے ہیں۔

نشاں ہے صاف ظاہر میں تری زلفوں کا قیدی تھا
رسن بستہ ہیں جتنے پھول ہیں تربت کی چادر میں
پیارے صاحب رشید لکھنوی

قیدی زنداں وغیرہ کی ترکیب بھی زیادہ تر نظماً مستعمل ہے۔

جائے کیوں کر باغ سے وہ قیدیٔ زندانِ عشق
زلفت گل ہو گئی زنجیر پائے عندلیب — رند

ماں کو پاؤں سے زنجیر بھی اتری لیکن
بھاگ کر جائے کہاں قیدیٔ زنداں دل کا — شاد عظیم آبادی

قیدی :۔ گرفتار، پکڑا ہوا، سلسلہ پابند، فارسی فصیح، رائج۔

قیدی :۔ مجرم، سزا یافتہ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

قیر :۔ (یائے معروف) ایک قسم کا سیاہ روغن جو خارشی اونٹوں پر ملا جاتا ہے۔ ایک قسم کا سیاہ گوند جو جہازوں اور کشتیوں کی درازوں میں بھرا جاتا ہے تاکہ پانی نہ آئے۔ فارسی مذکر، قلیل الاستعمال۔

رنگ و روغن اس کا بد بو و قیر
جیسے ہو جلاب کا دست زحیر — سودا

اور جو ہو پہاڑ سے جاری
قیر گر گرد مومیائی بھی — ناسخ

قیس :۔ مجنون عامری، عاشقِ لیلیٰ کا نام یہ شخص عرب کے مشاہیر میں سے مذہبِ اسلام کے شروع میں ہوا ہے اس کا ایک دیوان بھی عربی زبان میں مشہور ہے۔ عربی، رائج۔

اٹھ گیا قیس جو صحرا سے تو آئی آواز
اپنے گھر کو تو نہ ویران سنا یا ہوتا — جلیل

قیصر :۔ (بفتح اول و سوم) شاہانِ روم کا خطاب۔ لاطینی، رائج۔

تھے جو مشہور قیصر و فغفور
باقی ان کے نہیں نشان قبور — (زہرِ عشق)

قولِ فیصل۔ لاطینی زبان میں اس بچے کو کہتے ہیں جو ماں کے پیٹ میں ہو اور ماں مر جائے اور ماں کا پیٹ چیر کے نکالا جائے۔ چونکہ روم کا پہلا بادشاہ اغسطوس اسی طرح پیدا ہوا تھا اور بڑا اور بڑا زبردست اور صاحبِ اقبال تھا اس وجہ سے اور روم کے کل بادشاہوں کو قیصر کے خطاب سے مخاطب کرنے لگے۔

تھے جو مشہور قیصر و فغفور
باقی ان کے نہیں نشان قبور — (زہرِ عشق)

قیصر و کسریٰ دونوں ناموں کو بطور مترادف بول کے بڑے بڑے شاہانِ دنیا سے مراد لیتے ہیں

کی نہ شاہوں کی اطاعت ہم نے وہ آزاد منش
نہ کبھی بیٹھ سکا قیصر و کسریٰ کا عمل — نظم طباطبائی

قیصر :۔ سلطان، شہنشاہ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ سوائے شاہانِ روم کے اور کسی بادشاہ کو نہیں کہتے۔

قیصر باغ :۔ واجد علی شاہ بہادر کی بنوائی ہوئی مشہور عمارت۔ اردو، فصیح، رائج۔

کس کے چمکے چاند سے رخسار قیصر باغ میں
چاندنی ہے سایۂ دیوار قیصر باغ میں — امیر

قولِ فیصل۔ قیصر باغ کی تعمیر ۱۸۴۸ء میں شروع ہوئی اور ۱۸۵۰ء میں ختم ہوئی۔ وہ اسباب و سامان

آرائش اس میں اسّی لاکھ روپے خرچ ہوئے اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ شاہان اودھ اپنی مہر وغیرہ میں لفظ قیصر لکھا کرتے تھے۔ قیصر خطاب بادشاہ روم کا تھا اور شاہ روم مسلمانوں میں بڑا نامی بادشاہ گزرا ہے تارا والی کوٹھی کے سامنے جو میدان واقع ہے اس دروازے کے آگے جاکر ایک صحن روبرو دروازہ جلوخانہ کے ہے اس صحن میں سواری اور جلوس شاہی آراستہ ہوا کرتے تھے۔ اس سے آگے چینی باغ ہے اس کا تمام سامان چینی کا تھا۔ اس سے گزر کر حضرت باغ ہے اس باغ کے داہنی طرف چاندی والی بارہ دری ہے اس کا فرش چاندی کا تھا۔ اس زمانے کے ایک شاعر شمشیر نے قیصر باغ کی تاریخ کہی ہے

چوں قیصر باغ را تعمیر فرمود
دل رضواں بہ جنبش گفت بارک
بصد جوشِ بہارش کلک شمشیر
نوشتہ سال آں باغ مبارک
۱۲۶۶ھ

قیصر روم :۔ سلطان روم، شہنشاہ روم، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قیصر ہند :۔ جناب معلی القاب فرمانروائے ہند و انگلینڈ حضرت ملکۂ معظمہ وکٹوریہ دام اقبالہا کا خطاب جو ۱۸۷۷ء میں بمقام دہلی عالیشان دربار مع تمام رؤسائے ہند و علاقجات ممالک وغیرہ وغیرہ منعقد ہو کر اختیار کیا گیا تھا۔ (فرہنگ آصفیہ) قول فیصل۔ اب نہیں بولتے۔

قیصری :۔ قیصر سے منسوب، فارسی، فصیح، رائج

دلق جہاں میں رموز قلندری جانے
بھبوت تن پہ جو ملبوس قیصری جانے — سودا

قیطون :۔ (بفتح اول و واو معروف) ایک قسم کی زری اور ریشم کی بنی ہوئی ڈوری، ایک قسم کی باریک سیچک، ترکی مذکر، قلیل الاستعمال۔

قیف :۔ (یائے معروف) رقیق چیزوں کے بوتلوں میں آسانی کے ساتھ بھرنے کا ایک ظرف جس کا منہ اوپر سے کھلا ہوتا ہے اور نیچے ایک نلی لگی ہوتی ہے۔ اردو مؤنث، فصیح، رائج۔

بھرے سٹھی لگا کے اے ساقی
رکھ نہ شیشے کے منہ پہ قیف نئی — منیر لکھنوی

کان میں تیل ڈالنے کی ہے قیف
سب کرن پھول جس کو کہتے ہیں — ظریف

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں،، اس لفظ کو صرف صاحب نفائس نے ترکی قرار دیا ہے۔ مگر لغت ہائے ترکی وغیرہ میں اس کا پتا نہ لگا۔ ہاں عربی زبان میں قحف، کا سہ سر اور ذرج چوبیں (لکڑی کے پیالے) کو کہتے ہیں۔ عجب نہیں کہ اسی سے یہ لفظ اردو والوں نے قیف کر لیا ہو کیونکہ قیف کے اوپر بھی پیالے کی شکل بنی ہوتی ہے۔

قیفال :۔ (یائے معروف) ایک رگ کا نام جس سے خون نکالنا، چہرہ اور گلے کی اکثر بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ عربی، اطبا کی اصطلاح۔

اس قدر سودا ہے کس کی زلف کا شائق مجھے
نوک نشتر کی طلب کرتی رگ قیفال ہے — سید آرام، شاکق لکھنوی

قے کرنا :۔ استفراغ کرنا، اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ بادشاہ نے پوچھا کہ اتنی سیاہی ہونٹوں پر کیسی ہے۔ اس نے کہا تے کرتے کرتے سیاہ ہو گئے ہیں۔ (دربار اکبری)

قیل وقال :۔ گفتگو بات چیت عربی الفاظ فارسی ترکیب، مؤنث فصیح، رائج۔

کہتا ہوں اب میں مطلع ثانی کہ ہوں بتنگ
وسعت اسے کہتے ہیں کہ یہ میدان قیل وقال — میر
اک دو ہی کے واسطے ناحق یہ قیل وقال
تم ہو گئے تابہ عصر نہ عباسؔ خوش خصال — ذہین

قیل وقال :۔ مذکر، ردوکد، بحثا بحثی، بحث ومباحثہ اردو، فصیح، رائج۔

ہم اور وہ ہیں ایک تجھے ہے خیال کیا
ان کو ملا ہمیں کو ملا، قسیل وقال کیا — مرزا دبیر

قول فیصل۔ بصیغۂ متعدی، قیل وقال کرنا زبانوں پر ہے جیسے ان کا یہ دعویٰ بھی تم نے دیکھ لیا کہ علم فقط علم دین ہے جو ہم ہی جانتے ہیں۔ اور جو ہم کہتے ہیں۔ وہی درست ہے اور جو اس میں قیل وقال کرے وہ کافر۔ (دربار اکبری)

سلبی معنی میں بھی بول دیتے ہیں۔

خدا کی شان کو دیکھو قیل وقال کرو
بتوں کے طور سے بیٹھے رہو میاں خاموش — بحر

بصیغۂ لازم، قیل وقال ہونا بھی رائج ہے۔ جیسے بادشاہ نے مجھ سے کہا تم کیا کہتے ہو۔ میں نے کہا۔ اگرچہ مائل ہے مگر مفتی محقق سیاست پر نظر کر کے اس پر عمل کرے تو شرعاً جائز ہے۔ اس باب میں بہت قیل وقال ہوئی۔ (دربار اکبری)

قیل وقال :۔ مذکر، ذکر۔ اردو متروک

زبان مرغ خوش الحان پہ قیل وقال اس کی
نسیم فزا گل وبلبل میں بول چال اس کی — منیر

قیلولہ :۔ (بالفتح) دوپہر کا سونا خواب چاشت گاہ کھانا کھانے کے بعد لیٹنا۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

غرض جی بھر کے کھانا خوب کھایا
پئے قیلولہ پھر بستر پہ آیا — (معراج المضامین)

قول فیصل۔ کرنا اور فرمانا کے ساتھ مونث ہے۔

قیمت ۱؎ مول، دام، بہا۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔
مول پوچھو نہ مرے دل کا مری جاں مجھ سے
تم جو لے لوگے خوشی سے وہی قیمت ہوگی — اکبر

قیمت ۲؎ بھاؤ، نرخ۔ اردو، مونث، قلیل الاستعمال۔
قول فیصل۔ لکھنؤ کے فصحا ان معنوں میں نرخ اور عوام بھاؤ بولتے ہیں۔

قیمت ۳؎ قدر، مرتبہ، منزلت، عربی، مونث، فصیح، رائج۔
ان کے ہاتھوں بکے ہیں جا کے ہم
اپنی قیمت کو دیکھتے ہیں ہم — مولف (فرہنگ آصفیہ)

قیمت اٹھنا۔ کوئی چیز جو معرض بیع میں ہو۔ اس کے بازار میں کچھ دام تجویز ہونا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

قیمت بڑھانا۔ دام بڑھانا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔
بڑھا دی یہ داغوں نے قیمت جنوں کی
ہوا آگیا کے مول سودا ہمارا — تجر
حسن کیوں چمکے نہ آرائش مشاطہ سے
قیمت جنس بڑھانے کو ہے دلال کا مول — شاد لکھنوی

قیمت بڑھنا۔ بھاؤ چڑھنا، دام بڑھنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔
ادر رعا خط سے وہ رخسار زیبا ہو گیا
لوح سیمیں کی بڑھی قیمت جو مینا ہو گیا — اوج شاگرد آتش
قول فیصل۔ اس کی تکملی صورت قیمت بڑھ جانا بھی زبانوں پر ہے
کیا بڑھ گئی ہے پھول کی قیمت بہار میں؟ شیشہ بکا خود خوش آب ہو گیا — تجر

قیمت پانا۔ دام پانا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔
نصیب عشق لڑا چکے ہیں خسارے کیا کیا اٹھا چکے ہیں
عوض دل کو لگا چکے ہیں ہم اپنی قیمت یہ پا چکے ہیں — مولف (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ انھیں معنی میں قیمت وصول پانا بھی زبانوں پر ہے جیسے۔ میں نے اپنی کل قیمت وصول پائی۔

قیمت ٹھہرنا۔ دام طے ہونا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔
ع یہ کیا پوچھا کہ تیرے دل کی کیا قیمت ٹھہرتی ہے — اکبر
قول فیصل۔ قیمت زیادہ مقرر ہونا کے معنوں میں قیمت گراں ٹھہرنا بھی کلی کے ساتھ مستعمل ہے۔
یہاں یہ غم کہ چکا دل کا مول اک بوسہ
وہاں یہ فکر کہ قیمت بہت گراں ٹھہری — داغ

قیمت ٹھہرانا (ٹھہرانا)۔ دام چکانا۔ بھاؤ تاؤ کرنا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔
میں تمھارا ہوں تو دل بھی ہے تمھارا صاحب
مفت لے لو اسے ٹھہراتے ہو قیمت کیسی — امیر مینائی

قیمت چکانا ۱؎ بھاؤ تاؤ کرنا، مول مقرر کرنا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

قیمت چکانا ۲؎ قیمت ادا کرنا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔
ع یوسف کو مول لے چکے قیمت چکا چکے — آتش

قیمت چکنا۔ معاملت طے ہونا، مول طے ہونا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔
ع چکی تھی قیمت دل ایک بوسہ وہ نہ ملی

قیمت دینا۔ قیمت ادا کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔
ع عشرت عمر ابد قیمت غم دیتے ہیں — داغ
قول فیصل۔ قیمت دلانا یعنی دام دلانا بھی اس کا مرف ہے
دلا دیں گے قیمت ابوجہل سے
قوی ہیں وہ حضرت ابوجہل سے — اوج لکھنوی شاگرد آتش

قیمت رکھنا۔ فروخت کے قابل رکھنا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔
کچھ بھی قیمت لب جاناں نے رکھی لعلوں کی؟
ترک اب راہ بدخشان و یمن کیا رو کیں — صبا
قول فیصل۔ نفی کے ساتھ استعمال میں ہے۔

قیمت زعفران چہ داند خر۔ گدھا زعفران کی قیمت کیا جانے، یعنی کسی عمدہ چیز کی قدر وہ جو...

کر سکتا۔ جو اس کی خوبیوں سے واقف نہ ہو۔ فارسی بولنے والے تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قیمت کھلنا۔ قیمت مقرر ہونا۔ اردو، صرف، ...
ہنس کے دکھائے دانت جو ہم کو تو کیا ہوا
لے لیجئے جو قیمت سلک گہر کھلے — آتش

قیمت گرانا۔ دام کم کر کے کسی چیز کو بیچنا، قیمت کم کرانا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔
کسی نے دل نہ لیے ہم نظر فریبوں کے
اگرچہ ہم نے بھی تو قیمت بہت گرائے ہیں — شاد لکھنوی

قیمت گراں رکھنا۔ بیش قیمت ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔
یہ کلام اپنے خریداروں سے ہے دل شوخ کا
مول یوسف کو وہ قیمت گراں رکھتا نہیں — صبا

قیمت گھٹانا۔ قیمت کم کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔
محل استعمال۔ وہ اپنے مکان کے بہت زیادہ دام مانگ رہے ہیں جب تک قیمت گھٹائیں گے نہیں فروخت نہ ہو سکے گا۔

قیمت گھٹنا۔ قیمت کم ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔
محل استعمال۔ اس طرح علم و علماء کی قیمت روز بروز گھٹتی گئی۔ (دربار اکبری)

قیمت لگانا۔ دام لگانا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔
جوہر شناس آپ ہیں قیمت لگائیے — عزیز لکھنوی
قول فیصل۔ قیمت میں تبارو پیہ یا چیز دی جائے اس کا بھی اظہار کرتے ہیں جیسے "اگر میاں آزاد ایک ایک پیاری ادا کی قیمت ہفت اقلیم کی بادشاہی لگاتے تو بھی کم تھی۔" (فسانۂ آزاد)

قیمت مقرر کرنا۔ دام تجویز کرنا، مول ٹھہرانا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

قیمت لینا۔ بیچی ہوئی چیز کے دام لینا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

قیمت ملنا:- دام ملنا، بکی ہوئی شے کے پیسے ملنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

بھر گئی مشک تو کیا خوف شہادت مجھ کو
مل گئی اب تو مرے خون کی قیمت مجھ کو — لاا علم

قیمت میں گراں ہونا:- بیش قیمت ہونا۔ زیادہ داموں کا ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دنیا میں نیک سے ہے فزوں بد کا امتیاز
کیا کیا گراں نہ شہد سے قیمت میں سم ہوا — آتش

قیمت ہونا:- مول ہونا، دام ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اک نگاہ غلط انداز سہی
دل کی آخر کوئی قیمت ہوگی — صفدر مرزاپوری

قیمتی:- بیش بہا، گراں بہا، بیش قیمت، عمدہ نفیس، قابل قدر، عزیز، اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ ان کی زبانی باتیں کتب تاریخ کے قیمتی سرمایہ تھے۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

قول فیصل۔ اس کا صحیح تلفظ قیمتی (بیائے اول معروف و رفع سوم) ہے مگر زبانوں پر عام طور سے بسکون (قیمتی) ہے۔

قیمتی وقت:- ترے کام کا وقت، وہ وقت جو کار آمد ہے، کام میں صرف ہو، اردو مذکر، فصیح، رائج۔

قیمتی وقت اس قدر ضائع کیا
ساتھ اس کے مال و زر ضائع کیا — صفی

قیمہ:- (بیائے معروف) کٹا ہوا گوشت، ریزہ ریزہ کیا ہوا گوشت، عربی مذکر، فصیح، رائج۔

ع قیمہ مرے جگر کا ملا دو کباب میں — امیر

قول فیصل۔ مجازاً بہت زیادہ زخمی کو بھی کہتے ہیں۔

تحفے میں بھیجتے ہیں آپ رقیبوں کو کباب
وشتۂ رشک سے یہ قیمہ [illegible] ہو — اکبر

قیمہ تخمہ کرنا:- (کنایۃً) بہت زیادہ زخمی کرنا، اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

محل نثر۔ خدا غارت کرے ڈاکو ڈل کو مال بھی لیا اور غریب کا قیمہ تخمہ بنا کے چلے گئے۔

قیمہ قیمہ کرنا:- ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ جسم کو بہت زیادہ مجروح کرنا، اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

اگرچہ جسم کیا قیمہ قیمہ قاتل نے
ہنوز طعمۂ شمشیر امتحاں ہوں میں — اسیر

قیمہ کرنا:- (۱) چھری سے کاٹ کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنا، پرزے پرزے کرنا، اردو مصدر، رائج۔

قیمہ کرے گا کیا کہیں اب مجھ سے ہاتھ اٹھا
تا قبضہ تیغہ تو زخموں میں بھس چکا — مصحفی

قیمہ کرنا:- (۲) ریزہ ریزہ کرنا، ٹکڑے کاٹنا، باریک کاٹنا، اردو مصدر، رائج۔

احتیاطاً ہمیں قیمہ بھی کیا قتل کے بعد
جمع خاطر نہیں تا حال پریشانوں سے — شہیدی

قیمہ ہونا:- ٹکڑے ٹکڑے ہونا، ریزے ہونا۔ بہت زخمی ہونا، اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

میدان عشق میں تو قیمہ بدن ہوا ہے
تہ کر کے خاک ہی میں رکھ دیں بدن ہمارا — میر

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت قیمہ ہو جانا بھی رائج ہے۔

پیش تو میں نے بھی دل کو کر دیا بہر کباب
تھا عدو چالاک تر بالکل ہی قیمہ ہو گیا — اکبر الہ آبادی

قیں بول جانا:- (بکسر اول و یائے مجہول) مغلوب ہو جانا، اردو مصدر، متروک۔

محل نثر۔ دلہن نے اس زور سے دبایا کہ قیں بول گئے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اب اس محل پر چیں بول جانا بولتے ہیں۔

قینچی:- (۱) (بالفتح) مقراض، کپڑا یا کاغذ وغیرہ کاٹنے کا آلہ، اردو مونث، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ تیز قینچی ایک ہی دفعہ ایک طرف کی مونچھ بالکل اڑا گئی۔ جل جلالہ پہلے چار ابرو کا صفایا تھا۔ (فسانۂ آزاد)

ارادہ کیا کریں مرغ قفس صیاد اڑنے کا
تری قینچی اڑا دینے کو پر تیار رہتی ہے — جلال

قول فیصل۔ اس کی اصل قیچی (بے نون غنہ) ہے جو ترکی ہے۔

قینچی:- (۲) وہ لوہے کی آڑی ترچھی سلاخیں جو جنگلے کے طور پر کسی مکان کے گرد لگا دیتے ہیں یا وہ آڑی لکڑیاں جن پر کھپریل ڈالتے ہیں۔ اردو مونث، فصیح، رائج۔

کی سگ جاناں کی خاطر ہڈیوں کی احتیاط
قینچیاں تربت پہ لگوائیں ہما کے واسطے — خواجہ وزیر

قینچی باندھنا:- (۱) دو لمبی چیزوں کے اوپری سروں کو باہم اس طرح ملانا کہ دونوں کی نوکیں ادھر ادھر نکلی رہیں، اردو مصدر، رائج۔

محل نثر۔ ترکان چشم نے تلواروں کی کوٹ بندی کی تھی قینچی باندھی تھی یا اس کی چھٹی بھویں تھیں۔ (طلسم ہوشربا)

قینچی باندھنا:- (۲) مخالف کی دونوں ٹانگوں میں اپنی دونوں ٹانگیں ڈال کر مجبور کر دینا۔ اردو مصدر، پہلوانوں کی اصطلاح۔

کتنا ہی اس نے تن کو جھڑایا جھڑک جھڑک
پر میں بھی قینچی باندھ کے اس کے پٹ گیا — نظیر اکبرآبادی

قینچی باندھنا:- (۳) گھوڑے کو دونوں رانوں کے نیچے دبانا، اردو مصدر، گھوڑے سواروں کی اصطلاح۔

قینچی بجانا:- کترنی یا مقراض کے دونوں پھلوں کو باہم ٹکرانا جو ہندوستان کی عورتوں کے نزدیک نحوست و جنگ ہے۔ اردو، فعل متعدی، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں سروتہ بجانے کو منحوس خیال کرتی ہیں۔

قینچی چلنا: قینچی کا کاٹنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

چلے قینچی تری صیاد دیکھ پروا نہیں ہم کو
سلامت شوقِ گلشن ہے تو ایسے لاکھ پر دے گا — جلال

قول فیصل۔ اس کا متعدی قینچی چلانا بھی زبانوں پر ہے

قینچی نہیں چلائی مرے نامہ بر کے پر
پر دار کبوتر ہے جو عنقا ہے تو یہ ہے — آتش

قینچی دکھانا: مقراض سے تراشنا، کاٹنا، اردو، عوام کی زبان۔

محلِ استعمال۔ شیخ صاحب کی ڈاڑھی ناف سے نیچی ہوگئی ہے جس دن قابو میں آئیں قینچی دکھا دو تو مزہ آجائے۔

قینچی سی زبان چلنا: فر فر زبان چلنا، جلد جلد زبان چلنا، صاف زبان چلنا۔ دوسرے کی بات کاٹنے کے لیے جلدی جلدی بولنا، اردو صرف، رائج۔

دیکھ کر فوج عدو ہاتھ ادھر اٹھتی تھی
کرتی گیسو میں جو قینچی سی زبان چلتی تھی — میر انیس

قول فیصل۔ اسی محل پر قینچی کی طرح زبان چلنا بھی ہے

قطع سخن وہ کیوں نہ کرے بدگمان صاف
قینچی کی طرح جس کی چلے ہے زبان صاف — معروف

قینچی کی طرح منقار چلنا: تیزی سے چیت کرنا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

گرفتاروں نے تیرے لطف اسیری میں اٹھایا ہے
چلے منقار قینچی کی طرح گو پر کترتے ہیں — آتش

قینچی کا نٹھنا: ٹانگوں میں ٹانگ ڈال کر حریف کو مجبور کرنا، اردو صرف، پہلوانوں کی اصطلاح۔

ہم نے جھک کے پکڑ کے تیغ اس کی
اس کے نٹھنے سے قینچی کا نٹھ لی — (عروج لغت)

قینچی لگانا: قینچی سے کترنا، کاٹنا، مقراض دکھانا، اردو صرف، رائج۔

قینچی لگانا: چھانٹنا، قلم کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

قینچی لگانا: وہ لمبی لکڑیوں کے اوپر کے حصے کو ایک دوسرے کے خلاف ملا کے رکھنا، اردو صرف فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کی جمع قینچیاں لگانا بھی ہے۔

عداوت سی کہ ہے بالِ و پر پرواز بلبل پر
لگائیں قینچیاں گلچیں نے دیوار گلستاں پر — دبیر

قیود: قیدیں۔ قید کی جمع۔ پابندیاں، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

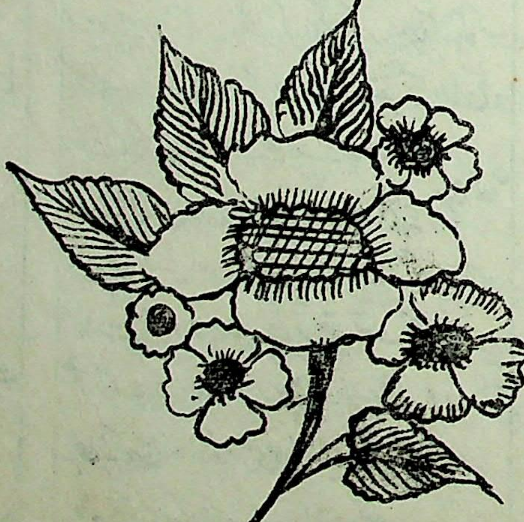
آزاد ہیں قیود سے افتادگانِ خاک
اڑتا پھرا شجر سے جو برگِ خزاں گرا — ناسخ

قے ہونا: استفراغ ہونا، الٹی ہونا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

بار بار آیا جو میخانے میں ہوجائے گا مار
محتسب کی شکل سے شیشوں کو قے ہوجائے گی — رشک

قے ہونا: جی متلانا، طبیعت کا مالش کرنا (اردو صرف، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ک

ک ۔ (تلفظ کاف) اردو کا اٹھائیسواں، فارسی کا چھبیسواں، عربی کا بائیسواں حرف، ہندی، انگریزی رائج ہے۔ ہم کو کس طرح سے تمام پر کاف کے [illegible] تفصیل یہ ہے، ہندی اور سنسکرت کے پہلے [illegible] انگریزی حرف K کے مطابق ہے۔ اس کاف [illegible] کاف و نیز اردو کی کے اور [illegible] کاف [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] جیسے [illegible] کا انجام۔

[illegible]

[illegible]

فارسی میں بھی ذیل [illegible] ہے

(۲) [illegible] کے لیے جیسے طفلک اردو میں یہ صورت بہت کم نظر سے گزری ہے۔

[illegible] کاف تصغیر جیسے [illegible] یہ بھی اردو میں [illegible] ہے۔

(۴) کاف تصغیر یا تحقیر جیسے مرد سے مردک کنیز سے کنیزک۔ اس کا استعمال نسبتہً زیادہ ہے۔

ہندی الفاظ میں ذیل کی صورت میں مستعمل ہے۔

(۵) ابتدائے لفظ میں آکے ظرف کے معنی دیتا ہے جیسے ڈھب سے کڈھب، ڈھنگ سے کڈھنگا اور راہ سے کراہ وغیرہ ایسی صورت میں ہمیشہ مفہوم [illegible] اردو میں یہ صورت بہت عام اور [illegible] [illegible] ہے [illegible] [illegible] [illegible] جیسے [illegible] [illegible] اردو [illegible]

(۶) تصغیر کے لیے جیسے ڈھول سے ڈھولک [illegible] [illegible] جیسے [illegible]۔

(۷) [illegible] معنی مصدری کا فائدہ [illegible] جیسے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] فصیح اور رائج۔

[illegible] کا رواج

[illegible] دل [illegible] [illegible] باقی ہے

[illegible] اس کی [illegible] صورت [illegible] ہے رات کے وقت [illegible] رقیب کو لیے

آئے وہ یاں خدا کرے [illegible] خدا کرے کہ یوں — غالب

ہی نے کہ جمع کا فائدہ بھی دیتا ہے۔

شب کو کسی کے خواب میں آیا نہ ہو کہیں
دکھتے ہیں آج اس بت نازک بدن کے پاؤں — غالب

یہ لفظ اردو میں تنہا نہیں بولا جاتا۔ مختلف مقامات پر آکے مختلف معنی کا فائدہ دیتا ہے۔

(۲) تعلق نسبت لگاؤ، ملکیت اور قبضہ ظاہر کرنے کی جگہ جیسے زید کا گھوڑا، لکھنؤ کا خربوزہ، [illegible]

[illegible] صورت [illegible] ہے جیسے زید کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی صورت میں [illegible] ہے جیسے لکھنؤ کے خربوزے [illegible] [illegible]

(۳) [illegible] [illegible] ملکیت [illegible] [illegible]

(۴) [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جیسے [illegible] [illegible] [illegible] کے بھائیوں نے جناب یوسف کو کنوئیں میں گرا دیا

(۵) ساخت یا مادہ ظاہر کرنے کے لیے جیسے چاندی کا، سونے کا، یعنی چاندی کا بنا ہوا، سونے کا بنا ہوا۔ اس کی جمع صورت بھی مستعمل ہے۔ جیسے چاندی اور سونے کے زیور یہاں کا [illegible] بعض جمع بھی بولتے ہیں جیسے ناسخ کے رنگوں میں یہ عیب ہوتا ہے کہ بار بار اس پر غلطی کرانا پڑتی ہے۔

(۵) ظرف زمان یا ظرف مکان کے واسطے جیسے

دہلی کا باشندہ، دریا کا پانی۔

مغیرہ صورت بھی مستعمل ہے جیسے ان کا پتا کسی یہاں کے مستقل رہنے والے سے پوچھو۔ بصیغۂ جمع بھی بولتے ہیں۔ جیسے ہم لوگ دہلی کے رہنے والے ہیں

(۶) اصل اور ماخذ ظاہر کرنے کے لیے جیسے بلبل کا نغمہ، لڑکوں کا شور۔

اس کی مغیرہ صورت بھی "کے" ہے اور بصیغۂ جمع بھی مستعمل ہے۔

(۷) کیفیت یا قسم ظاہر کرنے کے لیے، بڑے حیرت کا مقام ہے۔ ایک گدھے کا بوجھ۔

(۸) سبب یا علت ظاہر کرنے کے لیے، جیسے دھوپ کا جلا، راستے کا تھکا ماندہ، نیند کا ماتا

(۹) وضاحت کے لیے۔ جیسے مئی کا مہینہ، پیر کا دن۔

مئی کا آن پہونچا ہے مہینہ
بہا چوٹی سے ایڑی تک پسینہ
اسمٰعیل میرٹھی

(۱۰) عمر ظاہر کرنے کے لیے۔ جیسے دس برس کا پانچ روز کا۔

اس کی مغیرہ صورت "کے" ہے

اٹھارہ سال کے جو ہوئے اکبر حسین
آیا شباب دیکھنے کو شکل مہ جبیں
مؤدب

(۱۱) قیمت ظاہر کرنے کے لیے، جیسے یہ تھیلا پانچ آنے کا ہے۔

(۱۲) تشبیہ کے لیے جیسے اس کا شیر کا سا دل ہے

(۱۳) استعارے کے لیے جیسے بھائی کو دیکھتے ہی اس کے دل کا کنول کھل گیا۔

(۱۴) اس غرض سے کہ تھوڑے سے تعلق سے سب چیز کو اپنی طرف یا دوسرے کی طرف منسوب کریں۔ جیسے ہمارے شہر کا، اس کے گاؤں کا۔

(۱۵) سے کی جگہ شمول اور جزویت ظاہر کرنے کے لیے جیسے "یہ بھی انھی میں کا ہے۔ یعنی انھیں میں سے ہے۔

(۱۶) صفت کے لیے جیسے گھمسان کا رن بلا کا اندھیر، قیامت کا معرکہ، قہر کا حملہ۔

صفات کے ساتھ بھی مستعمل ہے جیسے قول کا سچا، بات کا پکا۔

(۱۷) جب مضاف اور مضاف الیہ دونوں ایک ہی لفظ ہوتے ہیں۔ اور ان دونوں کے درمیان میں علامت اضافی "کا" یا "کی" ہوتی ہے اس وقت (الف) کبھی پورا کے معنی ظاہر کرنے کے لیے لاتے ہیں۔ جیسے سب کا سب، ڈھیر کا ڈھیر گھرانے کا گھرانا (ب) کبھی بالکل اور مطلق کے معنے، دنیا ہے جیسے ہزار پڑھا، مگر جاہل کا جاہل رہا۔ (ج) کثرت ظاہر کرنے کے لیے جیسے سارے کا سارا، یعنی کل، باغ کا باغ، یعنی پورا باغ۔ تانیث کی صورت میں جیسے محفل کی محفل یعنی ساری محفل۔ مغیرہ صورت میں جیسے درختوں کے جھنڈ کے جھنڈ کھڑے ہیں۔ (د) حصر کے لیے صرف کی جگہ جیسے، رات کی رات ملاقات رہی یعنی صرف ایک رات (ہ) فوراً کی جگہ جیسے وقت کے وقت کیوں کر انتظام ہو سکتا ہے۔ اب یہ بھی صورت متروک ہے۔ (و) تقلیل کے لیے جیسے وہ بات کی بات میں بگڑ گیا۔ یعنی ذرا سی بات میں بگڑ گیا۔ (ز) قربت کے معنی ظاہر کرنے کے لیے جیسے پاس کے پاس، اب یہ صورت متروک ہے۔ (ح) ایک کے ساتھ دوسری چیز یا حالت ظاہر کرنے کے لیے جیسے آم کے آم گٹھلیوں کے دام، روپے کا روپیہ گیا اور عزت کی عزت

اعداد کی تکرار کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔

نگاہ و تیغ دو کی دونوں خونریز
کوئی کچھ نرم ہے کوئی کڑی ہے
جلیل

(ط) ہر کے معنی میں جیسے برس کے برس، یعنی ہر برس، اس معنی میں زمانے کے ساتھ مخصوص ہے

(ی) افعال حالیہ کے ساتھ جیسے دیکھنے کا دیکھتا رہ گیا۔ یعنی جس حالت میں تھا ویسا ہی رہ گیا۔

(۱۸) فاعل یا مفعول کے اظہار کے لیے۔ جیسے اس کے واپس آنے کی خبر ہے۔ جب اس کی مصیبت نہ دیکھ سکا۔ یہ استعمال مصادر کے ساتھ بھی ہوتا ہے جیسے وہاں کا بیٹھنا اچھا نہیں۔

ع صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا
غالب

(۱۹) لائق، قابل جیسے پینے کا پانی، کھانے کا تمباکو۔

غزال اپنا تو لائق دہان گور میں ہوگا
یہ مشت استخواں ہم کیا ہیں کے دو قیراطوں کا
قدر

(۲۰) متعلق کے معنی میں جیسے اس کا انتظام اچھا رہا۔

(۲۱) مصدر کے بعد استقبال کے معنی دیتا ہے جیسے میں نہیں آنے کا، وہ نہیں جانے کا

قتل میں دیر لگانے کا نہیں وہ قاتل
موت کے منہ تو نہیں گیا ہوتلے
رشک

(مغیرہ صورت)

نکل جائے خطا سے قاصد ہم اس کا ٹھیک پتا
نہیں بتلانے کے اتنا بتلائے دیتے ہیں

(۲۲) زائد بھی بولتے ہیں۔ عورتوں کی زبان پر

ہے عجب دغدر اس قدر کا
حضرت میں انھیں کسی کو لاتا،
شاد عظیم آبادی

(۲۳) کی زبان میں عورتیں کیا ا کی جگہ بولتی ہیں

یاد آتا ہے ترا کیا کی جگہ کا کہنا
ہائے پھر کب میں سنوں گا وہ گنواری باتیں ناسخ

کابر۔ ۲ کبرا ۔ چتی دار ، چت کبرا ، ہندی مذکر ۔ ایک سیاہ پرند کا نام جس کے پیٹ پر سفید چتیاں ہوتی ہیں اور اکثر جوار باجرے کی بالیوں میں سے دانے نکال کر کھاتا ہے ۔ زمیں دار اسی نام سے اس کو اڑایا کرتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

کابرا۔ ایک قسم کا کبوتر ، اردو ، کبوتر بازوں کی اصطلاح ۔

محل ف ۔ نواب جانی صاحب کے پاس ایک عنبری کابرا گلدار ایسا ہے جس کا جواب لکھنؤ میں نہیں ہے ۔

قول فیصل ۔ عام طور سے سر کے گردن تک اور دُم اور ڈسو کا ایک رنگ کا ہوتا ہے باقی جسم یعنی پٹھے ، سینہ ، پیٹ سفید ہوتا ہے یہ سادہ اور گلدار دونوں طرح کا ہوتا ہے یہ نسل اب بہت کم ہو گئی ہے مختلف قسم کے کابرے ہوتے ہیں جیسے سرخ کابرا ، سیاہ کابرا ، سبز کابرا ، عنبری کابرا ۔

کابس ۔ (بکسر سوم) وہ مٹی جس سے مٹی کے برتنوں پر قلعی کرتے ہیں ۔ ہندی مونث ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ " پلیٹس سے آنکھ بند کر کے نقل کر دیا ہے بغیر تحقیق کئے ہوئے کہ اردو نے اسے قبول کیا ہے ۔ اردو میں مٹی کے روغن کئے ہوئے برتنوں کو لاکھی کہتے ہیں ۔ مولف مہذب اللغات صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے ۔

کابک ۔ (بفتح سوم) ڈھابلی کی شکل کا خانے دار چھوٹا پنجرا جس میں تیتریاں بند کی جاتی ہیں ۔ اردو مونث فصیح ، رائج ۔

محل ف ۔ [illegible] کابک اور کھانچے ہیں کہیں مٹھا ٹھ اور ڈھانچے ہیں ۔ (فسانۂ عبرت)

قول فیصل ۔ فارسی میں یہ لفظ بضم سوم ہے اور معنی ہیں پرندوں کا آشیانہ عموماً اور کبوتروں کا گھر خصوصاً دہلی کے مشہور اردو لغت فرہنگ آصفیہ میں اس کے معنی برج کبوتر لکھے ہوئے ہیں ۔ صاحب نور اللغات نے معنوں میں وضاحت سے کام لیا ہے ۔ لکھتے ہیں ۔ " کبوتروں کا ڈربا جو بانس کی کھپچیوں سے بناتے ہیں صرف کاٹھ کے ڈربے کو بھی کابک کہہ دیتے ہیں " ممکن ہے دہلی میں کبوتروں کے لیے کابک ہو مگر لکھنؤ میں یہ لفظ بٹیروں کے خانوں تک محدود ہے ۔ مولف معاون الشعرا منیر لکھنوی نے مندرجہ بالا لفظوں کے اندراج کے پیش نظر شال میں ایک شعر بھی تصنیف کر دیا ۔

سینے میں مرے یوں ہی طپاں ہے دل مضطر
کابک میں تڑپتا ہے جس طرح کبوتر منیر لکھنوی

یار کو جب میں نے خط لکھا تماشا دیکھنا
غل ہوا بازیگر کی کابک سے کبوتر اڑ گیا بحر

صاحب فرہنگ اثر نے صاحب نور اللغات کے لکھے ہوئے معنوں پر جو اعتراض کیا ہے وہ بالکل صحیح ہے موصوف لکھتے ہیں لکھنؤ میں لفظ کابک کا استعمال صرف بٹیروں کے خانے تک محدود ہے کبوتروں کی ڈھابلی ہوتی ہے مرغیوں کے لیے دربا نہیں ڈربا ہوتا ہے " ۔

کابل ۔ (بضم سوم) افغانستان کے دار الحکومت کا نام جو ہندوستان سے شمالی جانب شمال متصل توران واقع ہے ۔ فارسی مذکر ، رائج ۔

محل ف ۔ یہ بات جو آپ نے کہی کہ اس گھرانے کا لڑکا ایسا گاودی ہو یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی تو کیا کابل میں بھی گدھے نہیں ہوتے ؟

کابلا ۔ ایک قسم کا بڑا پیچ ، ڈھبری ، اردو مذکر قلیل الاستعمال ۔

کابل میں کیا گدھے نہیں ہوتے ۔ جہاں اچھے ہوتے ہیں وہاں برے بھی ہوتے ہیں ۔ اردو مثل ، رائج

کابلی ۔ ۱ پٹھان ، کابل والا ، کابل کا ، صفت رائج ۔

کابلی ۔ ۲ ایک قسم کا کبوتر جو نہایت بلند اڑ سکتا ہے اور دو دو تین تین پہر تک زمین پر نہیں آتا بے شمار بازیاں کرتا اور فاصدی کا عمدہ کام دیتا ہے کہتے ہیں کہ جب یہ پٹیاں کھاتے کھاتے تھک جاتا ہے تو زمین پر گر کے لوٹنے لگتا ہے ۔ (نور اللغات ، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں ایسے کبوتر کو گرہ باز کہتے ہیں ۔

کابلی ۔ بسکون حرف سوم [illegible] نمک مرچ کھٹائی زیرہ دھنیا [illegible] کہتے ہیں ۔ اردو مونث ، رائج ۔

محل ف ۔ وہ ڈرا ہوا بھٹی پر گیا مٹی کے لوٹے میں شراب ایک دونے میں کابلی اور ایک دونے میں کچالو لاکے سامنے رکھے ۔ (طلسم خیال سکندری)

کابلی مٹر ۔ ایک قسم کا مٹر جو بڑا اور سفید رنگ کا ہوتا ہے ۔ اردو ، رائج ۔

محل ف ۔ آج فرمائشی کابلی بنانا ہے وکٹوریہ گنج سے دو سیر کابلی مٹر لے آؤ ۔

کابلی والا ۔ (ب ساکن) وہ شخص جو ابلے ہوئے مٹر اور دوسری چاٹ کی چیزیں بیچتا ہے (فرہنگ اثر)

قول فیصل ۔ کابلی کے ساتھ والے کی خصوصیت نہیں ہر وہ چیز بیچی جاتی ہے اس کے ساتھ (والا) لگا دیتے ہیں جیسے آلو والا خربوزے والا ، آم والا ، امرود والا ، بسکٹ والا وغیرہ وغیرہ ۔

کابوس ۔ (بضم سوم ، واؤ معروف) ایک بیماری کا نام جس میں آدمی کو خواب میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے

مجھ کو دبا لیا ہے اور وہ ڈر کر چلاتا ہے۔ عربی مذکر۔ اطبا کی اصطلاح۔

کس طرح اس کو ہوگیا کابوس
اس کی حالت یہ ہوتا ہے افسوس — شرف

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اصل میں یہ مرض کا مقدمہ ہے۔ فارسی والے اسکو سکاچہ کہتے ہیں اور ہندی میں جکڑ۔

کابین:۔ (بروزن آمین) مہر معجل۔ وہ روپیہ جو شوہر وقت نکاح منکوحہ کو دینا منظور کرتا ہے۔ فارسی، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ اردو میں عموماً کابین بروزن ماہین بولا جاتا ہے" یہ بھی عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کابین نامہ:۔ مہر کی دستاویز، فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

کابینہ:۔ (بکسر سوم و یائے معروف) دیوان خاص، مجلس وزرا، فارسی مونث، رائج۔

محل صرف۔ شاہ ایران نے اپنی کابینہ میں زیادہ تر آزاد خیال لوگوں کو شامل کیا ہے۔

قول فیصل۔ عام طور سے دیوان خاص، کے معنی میں نہیں بولتے بلکہ صرف مجلس وزرا کے معنوں میں کچھ عرصے سے بولنے لگے ہیں۔

کاپی:۔[۱] نقل، مسودہ، نقل جو مطابق اصل ہو، انگریزی، مونث، رائج۔

کاپی:۔[۲] جلد، نسخہ۔ انگریزی مونث، رائج۔

محل صرف۔ آپ نے جو غالب کی صد سالہ یادگار پر غالب نمبر نکالا ہے اسکی ایک کاپی مجھکو بھی دیدیجئے گا۔

کاپی:۔[۳] سادے ورقوں کی بیاض جو عموماً چوڑی اور پتلی ہوتی ہے اور زیادہ تر بغیر دفتی کے ہوتی ہے۔

اردو مونث، رائج۔

محل صرف۔ مہینہ بھر ہوا جب تمھیں دس کاپیاں لا کے دی تھیں۔ اگر جب پوچھو کہتے ہو کاپی نہیں ہے۔

کاپی اٹھنا:۔ کاپی کے حرف ابھرنا، اردو صرف رائج۔

محل صرف۔ ان کی لکھی ہوئی کاپی بہت صاف اٹھتی ہے

کاپی ٹو کاپی:۔ مطابق اصل۔ بالکل ویسے ہی جیسے اصل ہے۔ اردو انگریزی داں طبقے کی زبان

محل صرف۔ بعض لوگ ایسی نقل کرتے ہیں کہ لوگ بے تحاشہ کہہ اٹھتے ہیں کہ یہ تو کاپی ٹو کاپی ہے۔

کاپی رائٹ:۔ (Copy Right) حق تصنیف و تالیف، حق ایجاد، حق طباعت۔ انگریزی، مذکر، رائج

اور یہ امر بھی رہے ملحوظ
کاپی رائٹ اسکا رکھا ہے محفوظ — (قرآن السعدین)

کاپی کرنا:۔[۱] نقل کرنا، کسی عبارت یا تحریر کو من و عن لکھنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آٹھ دن ہوئے کہ تم کو مسودہ دیا تھا کہ تم اس کی آٹھ کاپیاں کرنا۔ مگر ابھی تک تم کو موقع نہ ملا۔

کاپی کرنا:۔[۲] نقل اتارنا، نقل کرنا، کسی کا انداز یا لہجہ اختیار کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مولانا کچھ عرصے سے اپنے پڑھنے کا انداز چھوڑ کے علامہ رشید ترابی کے پڑھنے کی کاپی کرنے لگے ہیں۔

کاپی نویس:۔ نقل کرنے والا چھاپے کی سیاہی سے کتابت کرنے والا، خوشنویس، انگریزی فارسی الفاظ، فارسی ترکیب، اردو صرف، رائج۔

کاتا:۔[۱] بانس کاٹنے کا چھرا۔ ایک قسم کی ہنسیا اردو مذکر۔ عوام کی زبان۔

کاتا:۔[۲] تاگا، سوت، رشتہ، تار۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

کاتا اور لے دوڑی:۔ جلد بازی اور لپ جھپ کرنے والی نیز متلون مزاج اور بے صبری عورت کی نسبت بولتے ہیں۔ اردو مثل، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ پہلے سمجھ لو۔ پھر اعتراض جڑنا۔ یہ نہیں کہ کاتا اور لے دوڑی۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اس مثل کا مفہوم لکھا ہے۔ ہمیشہ ایک نیا مشغلہ اٹھانے والی کی نسبت بولتی ہیں، مگر باعتبار لکھنؤ یہ مفہوم درست نہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے جو مفہوم لکھا ہے وہ باعتبار لکھنؤ کسی حد تک درست ہے۔ موصوف نے لکھا ہے۔ کام کرتے ہی مزدوری کا تقاضا، متلون مزاج اور پیٹ کے ہلکے کی نسبت بولتے ہیں۔ بصورت تذکیر کاتا اور لے دوڑے بھی زبانوں پر ہے۔

کاتِب:۔[۱] (بکسر سوم) لکھنے والا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کاتِب:۔[۲] نقل نویس، کاپی نویس، اردو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں نقل نویس کہتے ہیں۔ کاتب اور کاپی نویس خوشخط لکھنے والے کو کہتے ہیں۔

لکھتے لکھتے عارض رنگین جاناں کی صفت
ہوگیا مشاق ہر کاتب خط گلزار کا — اسیر

کاتبِ ازلی:۔ (باضافت) حق سبحانہ تعالیٰ سے مراد ہوتی ہے۔ فارسی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کاتبِ اعمال:۔ اعمال لکھنے والا فرشتہ فارسی ترکیب مذکر، فصیح، رائج۔

تیچے جب سر اعدا پہ چمک جاتے ہیں
دوش سے کاتب اعمال سرک جاتے ہیں — مرزا الطاہر رفیع

قول فیصل۔ کاتبانِ اعمال، کاتبین اعمال بھی بولتے ہیں

کاتبِ تقدیر ہ۔ (کنایۃً) خداوند عالم، خدا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

کاتب تقدیر نے جس دم نوشتہ لکھ دیا
پہلے سودائی لکھا، پھر نام میرا لکھ دیا
جب برے مولانے دیکھا تو خود اپنے ہاتھ سے
"میرا دیوانہ ہے" آگے اور اتنا لکھ دیا — لا اعلم

قول فیصل۔ انھیں معنی میں کاتب قدرت بھی بولتے تھے۔ مگر اب متروک ہے۔

ہم اسے لکھتے کہ خط شوق سے کاہیں گے جواب
خامۂ کاتب قدرت نے لکھا ہو کہ نہ ہو — رشک

کاتِک ہ۔ ہندی کا ساتواں مہینہ، ہندی مذکر، رائج۔

اب نہ کر رنج ہجر اے ہجر
کاتک آیا اب آئیں گے وہ فردر — (زعفران السودین)

کاتک بات کا ہاتک ہ۔ اس مہینہ میں بات کرنے میں دن جاتا ہے۔ مثل۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**کاتک کتیا ماہ بائی]
چیت چڑی بیساکھ لگائی** [— کتیا کو کاتک میں، بلی کو ماگھ میں، چڑیوں کو چیت میں اور عورتوں کو بیساکھ میں شہوت کا جوش ہوتا ہے۔ (محاورات و مصطلحات بیتر)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

کاتک کی کتیا ہ۔ (کنایۃً) فاحشہ عورت۔ اردو مقولہ، مونث، رائج۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ چونکہ کاتک کے مہینے میں کتیا کو خواہش جماع بکثرت ہوتی ہے جس کی وجہ سے اکثر کتے اس کے گرد رہتے ہیں۔ بس تشبیہاً یہ مادہ ہو گیا۔

کاتنا ہ۔ سنسکرت یا رتنن کا ترجمہ، روئی سے سوت بنانا، چرخے کے ذریعہ سے روئی کے تار نکالنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ڈٹتی اک دم نہیں جو اپنے اشکوں کی لڑی
تار ہیں تیرے ہی یہ اے چشم نم کاتے ہوئے — رشد شاگرد امیر

کاتنا تو آتا نہیں پونی بنانے لگے ہ۔ بے جانے بوجھے کام میں دخل دینے والی کی نسبت بولتی ہیں۔ مثل عورتوں کی زبان۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کاتنا نہیں آتا تو پونیاں بانٹنی تو آ گئیں ہ۔ بڑا کام نہیں آیا چھوٹا آ گیا۔ (محاورات و مصطلحات بیتر)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کاتی ہ۔ سناروں کے ایک اوزار کا نام جس سے تار یا پتر وغیرہ کاٹتے ہیں۔ اردو مونث، سناروں اور پیشہ کاروں کی اصطلاح۔

کاتی ہ۔ ایک قسم کی کپی (سر مر)، بارود رکھتے ہیں۔ تحصیل کی زبان۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کاٹ ہ۔ تلوار کی برش، اردو مونث، قلیل الاستعمال۔

ان چھوٹی سی تلواروں کی تھی کاٹ نرالی — انیس

قول فیصل۔ مذکر کے ساتھ زیادہ استعمال کرتے ہیں اور اسی کو ترجیح ہے۔

اس ترک سے کون صاحب تیز دوسرا
کس کی کمر کی تیغ کا ہے بے پناہ کاٹ — آتش
اے صبا اللہ اکبر کاٹ تیغ یار کا
غیر کو غش آ گیا لاشہ ہمارا دیکھ کر — صبا

کاٹ ہ۔ زخم، گھاؤ، ترکا۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

کاٹ ہ۔ دفعیہ۔ روک، اردو مونث غیر فصیح، رائج۔

محل عمل۔ وہ بہت ہی زہریلے آدمی ہیں۔ ان کی باتوں کی کاٹ آسان نہیں ہے۔

کاٹ ہ۔ تراش، بیونت۔ (فقرہ) اس اچکن کی کاٹ خراب ہو گئی ہے۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

کاٹ ہ۔ پانی سے جو غار پڑ جائے یا کنارہ اڑ جائے اسے بھی کاٹ کہتے ہیں۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کاٹ ہ۔ نقصان پہنچانا۔ اردو مونث غیر فصیح، رائج۔

مری ترکیبوں نے بھی میری ہی کاٹ کی
تلوار بن گیا جو مقدر چمک گیا — جلال

کاٹ ہ۔ دشمنی، بیر

جمع عشق یہ اتنا بھی ستم خوب نہیں
کاٹ اچھی نہیں ہر دم کی یہ دم خوب نہیں — ناظم (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ معنی نمبر ۶ میں بولتے ہیں شعر سے بھی وہی معنی نکلتے ہیں۔

کاٹ ہ۔ برائی، بدی، عورتوں کی زبان۔ (فقرہ) وہ ہر وقت میری کاٹ کرتی رہتی ہے۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے ان معنی میں زبانوں پر نہیں ہے۔

کاٹ ہ۔ ٹکڑا۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاٹا ہ۔ کاٹا ہوا، ڈسا ہوا، ڈنک مارا ہوا۔ اردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

محل ضرب۔ سانپ کا کاٹا سوئے بچھو کا کاٹا روئے

کاٹا ہ ۲ زخم، مار۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنی میں خصوصیت نہیں۔

کاٹا ہ ۳ چوٹ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاٹا ہ ۴ ایک کلمہ ہے جو کسی غصیلے یا بد مزاج آدمی کی بات کے جواب میں کہتے ہیں جس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ دیکھو ابھی چوٹ کی۔ ابھی ڈسا ہوتا۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاٹا اور الٹ گئی ۔ ڈس کے پلٹا کھا گئی۔ چونکہ ناگن کا قاعدہ ہے کہ وہ آدمی کو ڈس کر پلٹ جاتی ہے اس سے اس کے منہ کا زہریلا چھالا چھوٹ کے جلد زہر چڑھ جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کا اطلاق ایسے موذی شخص یا چیز پر کرتے ہیں جو اذیت پہنچا کر مکر جائے

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاٹ پھانس ہ ۱ عیاری، چالاکی، اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔

دیکھ کر بیری عقل جاتی ہے
کیا تجھے کاٹ پھانس آتی ہے — شوق لکھنوی

کاٹ پھانس ہ ۲ ہجرت یا حق میں کمی بیشی، توڑ پھوڑ۔ کتر بیونت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

کاٹ پھانس ہ ۳ خلجوری، لگائی بجھائی

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

کاٹ پھانس کرنا ہ ۱ عیاری کرنا، ساز باز کرنا توڑ جوڑ کرنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

کاٹ پھانس کرنا ہ ۲ کسی کی فرد دری یا رانت یا جمع میں جھوٹا سچا حساب لگا کر کمی بیشی کرنا۔ اگلے پچھلے حساب میں وضع کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاٹ پیچ ۔ ترکیب، عیاری، چالاکی، اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔

محل ضرب۔ ارے وہ بڑی کاٹ پیچ کی عورت ہے تم کس کی باتوں میں آ گئیں۔

کاٹ چھانٹ ہ ۱ قطع و برید، کتر بیونت، اردو، مونث، فصیح، رائج۔

عجیب صانع قدرت کی ہے تراش خراش
یہ کاٹ چھانٹ تجھے باغباں نہیں آتی — اکبر

کاٹ چھانٹ ہ ۲ چالاکی کی باتیں۔ اردو۔ عورتوں کی زبان۔

سن کے فقرے مرے وہ کہتے ہیں
کیا تجھے کاٹ چھانٹ آتی ہے — صفدر مرزاپوری

قول فیصل۔ اس کا ترکیبی مفہوم ہے کسی کی جڑ کاٹنا جیسے "کاٹ چھانٹ کی وضع رعایا لے فوج نے اختیار کی، شمشیر کی چال ڈھال پسند آئی۔ (طلسم ہوشربا)

کاٹ چھانٹ ہ ۳ حساب میں کمی بیشی، اردو مونث، غیر فصیح، رائج۔

محل ضرب۔ محاسب نے رقموں کی بہت کاٹ چھانٹ کی

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ ہے۔

کاٹ چھانٹ ہ ۴ چھٹی اور کٹی ہوئی چیز جو بچے (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاٹ چھانٹ ہ ۵ ترمیم، اردو، مونث، غیر فصیح، رائج۔

محل ضرب۔ میں نے سب خط کاٹ چھانٹ کر ان کو سنایا۔

کاٹ چھانٹ ہ ۶ تراش خراش، اردو، مونث، رائج۔

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے ذیل کا شعر مثال میں لکھا ہے۔ مگر کاٹ چھانٹ کے معنی میں چالاکی کی باتیں ہیں۔

کاٹ چھانٹ آپ بہت مجھکو دکھایا نہ کریں
کیا میں ہوں تیغ کہ ہر بات پہ چل جاؤں گا — قدرت

کاٹ دکھانا ۔ تلوار کی تیزی اور برش دکھانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دکھاتا ہے جو ہمیں کاٹ تیغ قاتل کی
دہان زخم سے ہم واہ واہ کرتے ہیں — ضمیر

کاٹ دوڑنا ۔ (کنایۃً) غصہ سے جواب دینا اردو مصدر، دہلی کی زبان۔

(معشوق) میری بات سن کر وہ کاٹ دوڑے۔ (نور اللغات)

کاٹ دینا ہ ۱ قطع کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل ضرب۔ خدا غارت کرے اتنا تیز چاقو ہے جب کوئی چیز کاٹتی ہوں، انگلی کاٹ دیتا ہے۔

کاٹ دینا ہ ۲ (کنایۃً) رد کرنا، بیچ میں بول دینا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل ضرب۔ تم تو بیچ میں بول کے بات کاٹ دیتے ہو

کاٹ دینا ہ ۳ تن سے جدا کر دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل ضرب۔ ڈاکوؤں نے خیر تو کیا ہی تھا مگر وہ غریب جب گر کے زمین پر لوٹنے لگا تو سر بھی کاٹ دیا۔

کاٹ دینا ہ ۴ وضع کر دینا۔ اردو مصدر۔ غیر فصیح، رائج۔

محل ضرب۔ میری پچھلی رقم کاٹ دو اتنا روپیہ

کاٹ دینا ہ۵ قلم زد کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ یہ غلطی نادانی میں تمہیں دے رہا ہوں۔ اس میں جہاں جہاں املا غلط پاؤ کاٹ دینا۔

کاٹ دینا ہ۶ کسی کو نظر انداز کر دینا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔
محل صرف۔ نواب صاحب نے سب کو دعوت میں بلایا مگر ہمیں کاٹ دیا۔
قول فیصل۔ اب ایسے محل پر زیادہ تر کٹ کر دینا بولتے ہیں۔

کاٹ دینا ہ۷ (پتنگ کے لیے) دوسرے کی اڑتی ہوئی کنکیا کو اپنے کنکوے سے کاٹ دینا، اردو صرف کنکوے بازوں کی اصطلاح۔
محل صرف۔ آج بشیر نے اس خوبصورتی سے قدمار کے دہلی والے کا کنکوا کاٹ دیا کہ دیکھنے والے اچھل پڑے۔

کاٹ دینا ہ۸ عمر بسر کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ خدا نے اتنی تو عزت سے کاٹ دی، دو چار سال زندگی کے اور باقی ہیں وہ گذر جائیں گے۔
قول فیصل۔ زندگی، زیست اور عمر وغیرہ کے ساتھ بھی کہتے ہیں۔ وقت گھڑی، دن اور رات وغیرہ کے ساتھ بھی اس کا صرف ہے۔

شب فرقت کی مصیبت کو گوارا کر کے
کاٹ دے نالہ ہی کر کے دل زار آج کی رات — رند

کاٹ ڈالنا ہ۱ تراش دینا، قطع کر دینا، قلم کر دینا اردو صرف، فصیح، رائج۔

کاٹ ڈالا دست شاخ گل کو پائے سرو کو
باغباں نے دیکھ کر اس گلبدن کے ہاتھ پاؤں — رند

میں بھی وہ ہوں جو مرے آگے کبھی منہ کھولے
کاٹ ڈالوں ابھی دانتوں سے زبان واعظ — صبا

کاٹ ڈالنا ہ۲ سخت سزا دینا، بہت زد و کوب کرنا اردو صرف، عوام کی زبان۔
محل صرف۔ اب جو چوری کی تو کاٹ ڈالوں گا، بتلائے دیتا ہوں۔

کاٹ کر الٹ جانا ہ۔ ناگن جب کاٹ کے الٹ جاتی ہے اس کے منہ کا زہریلا چھالا پھوٹ جاتا اور زہر فوراً اثر کر جاتا ہے۔ اردو صرف، رائج۔

خفا کرائے دل ناداں نہ زلف یار کو چھیڑ
یہ ناگنی نہ کہیں کاٹ کر الٹ جائے — معروف

کاٹ کرنا ہ۱ زخم ڈالنا، (نور اللغات)
قول فیصل۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاٹ کرنا ہ۲ توڑ کرنا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج

کاٹ کرتا ہے ہر اک بات میں وہ شوخ مزاج
دل سے نکلیں گے مرے وصل کے ارماں کیونکر — مفقود مرزا پوری

کاٹ کرنا ہ۳ پانی کا اپنے آپ راستہ کر لینا (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کاٹ کرنا ہ۴ تراشنا، کاٹنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

غضب میں آیا ہو وہ بت خدا بھولوں سی بچائے
کہ کاٹ کرتی ہو دونا عتاب میں تلوار — رشک

کاٹ کرنا ہ۵ نقصان پہونچانا، زک دینا اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

میری ترقیوں نے بھی میری ہی کاٹ کی
تلوار بن گیا جو مقدر چمک گیا — جلال

کاٹ کوٹ ہ۱ کترن، چھانٹ، چیر پھاڑ، جراحی۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

کاٹ کوٹ ہ۲ وہ ضرب کا نشان جو کسی لفظ یا جملے وغیرہ پر بنا دیتے ہیں، جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ لفظ یا جملہ قلم زد کر دیا گیا۔ اردو، رائج
قول فیصل۔ ضرب کا نشان یہ ہے۔ (X)

کاٹ کوٹ کے ہ۔ وضع کر کے، کمی بیشی کر کے، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔
محل صرف۔ آپ کا جو کچھ حساب ہو وہ لے لیجئے باقی کاٹ کوٹ کے مجھے دیدیجئے۔

کاٹ کھانا ہ۱ سانپ بچھو وغیرہ کے لیے ڈسنا، منہ مارنا، ڈنک مارنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج

کیلی نہ جائے اپنی کجی پر جو آئے زلف
عاشق کو سانپ بن کے ابھی کاٹ کھائے زلف — بحر

کاٹ کھانا ہ۲ انسان یا اور کسی جانور کا دانتوں سے کاٹنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

السیانہ ہو کہ ڈر کے مجنوں کو کھاٹ کھائے
لیلے اکا اونٹ بجز بیں دلیوانہ ہو گیا — ظریف

کاٹ کھائے نہ ابھی آفت ہو
پھر نہ جینے کی کوئی صورت ہو — مرزا محمد رسوا

قول فیصل۔ اس محل پر "کاٹ لینا" زبانوں پر ہے۔

کاٹ کھانا ہ۳ (کنایۃً) کسی چیز یا شخص کے ذکر پر یکایک برہم ہو جانا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔
محل صرف۔ خاں صاحب کا عجب مزاج ہے۔ جب ان سے کوئی بات کرتا ہے تو کاٹ کھاتے ہیں۔

کاٹ کھانا ہ۴ نقصان پہنچانا، نقصان اٹھانا، گھاٹا لگنا۔ (مخزن المحاورات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاٹ کھانے کو دوڑنا ہ۱ (کنایۃً) تلخی اور تند مزاجی سے پیش آنا۔ بات بات پر آمادہ پرخاش و مستعد جنگ و جدل ہونا۔ گھر کنا۔ گھر کیاں دینا، بد مزاجی سے جواب دینا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

کاٹ کھانے کو دوڑنا ہ۲ بھیانک اور ڈراونا معلوم ہونا، دشمن معلوم ہونا۔ (دفعہ ۴) یہ محل

تم بن کاٹ کھانے کو دوڑے گا۔ (مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاٹ کے ڈال دینا۔ قتل کر کے ڈال دینا۔ مار ڈالنا۔ جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل منع۔ بیتلوں کو کچھ اثر نہ ہوتا تھا اور انھوں نے ہزار ہا کو کاٹ کے ڈال دیا۔ (طلسم ہوشربا)

کاٹنا ۱ (متعدی) چھری یا کسی اور آلے سے کسی پھل وغیرہ کو تراشنا۔ پھانک اتارنا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل منع۔ یہ خربوزے رام پور سے آئے ہیں انھیں کاٹو، لکھنؤ کے خربوزوں کو رہنے دو۔

کاٹنا ۲ درخت چھانٹنا، شاخ قلم کرنا، اردو، مصدر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں درخت چھانٹنا کا مفہوم ہے "درخت کی زائد شاخوں کو کاٹ کاٹ کے علٰحدہ کر دینا" اور درخت کاٹنے کے معنی ہوئے پورا درخت کاٹ کے گرا دینا۔ مؤلف نور اللغات نے "کاٹنا" کے معنی درخت چھانٹنا صحیح نہیں لکھے۔

کاٹنا ۳ کترنا، قینچی وغیرہ سے کاٹنا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

اے چرخ تجھ کو کس نے خاموش کر دیا ہے
کس نے زبان تیری بےلب بے گناہ کاٹی — نصیر

کاٹنا ۴ بیونتنا، قطع و برید کرنا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل منع۔ ہم نے کہا تھا کہ جب ہمارے کرتے کاٹنا تو خریطے ایک بالشت کے رکھنا، مگر تم نے چھوٹے کر دیے

کاٹنا ۵ ڈسنا، ڈنک رکھنے والے جانوروں کا اپنے ڈنک سے کسی کو گزند پہونچانا، اردو مصدر فصیح، رائج۔

پڑ گئی ایذا دہندی کی تری زلفوں کو خو
کاٹتا ہے اڑ کے عاشق کو یہ جوڑا سانپ کا — رند

کاٹنا ۶ دانتوں سے کاٹنا، دانتوں سے گزند پہنچانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کیا مرے تلوؤں میں کاٹا ہے کسی نے دیکھنا
غیر کا نقش قدم تو کوئے جاناں میں نہیں — ناسخ

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم ہے کسی چیز کو دانتوں کی مدد سے کاٹنا، جیسے "یہ کیا بدتمیزی ہے روٹی کو دانتوں سے کاٹ کاٹ کر کھا رہے ہو۔ یہ نحوست کی بات ہے"۔

کاٹنا ۷ گھاؤ ڈالنا۔ زخم لگانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کاٹنا ۸ دور کرنا، چھڑانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔ (فقرہ) اس بلا کو بھی سر سے کاٹو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس جگہ ٹالنا بولتے ہیں

کاٹنا ۹ (سر گردن یا اور کسی عضو کے لیے) الگ کرنا۔ تن سے جدا کرنا، قتل کرنا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

مجھے اسیر کر دیا دو جی بال کا تو
مرے خیال کو بیڑی پنہا نہیں سکتے — لا اعلم

قول فیصل۔ فوج کاٹنا، اور قطعاً سپاہ کاٹنا، وغیرہ بھی استعمال کرتے ہیں۔

ولی اس صف فرشتہ گان سے پھر ہو دوکش
جس نے کہ ایک پل میں ساری سپاہ کاٹی — نصیر

کاٹنا ۱۰ بسر کرنا، گزارنا، مجبوری اور کراہت سے بسر کرنا، اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

خدا کے واسطے اک وار اور بھی قاتل
تڑپ تڑپ کے کہاں تک یہ نیم جاں کاٹے — آتش

قول فیصل۔ مختلف اسما کے ساتھ اس کا استعمال زیادہ ہے جیسے "ایام کاٹنا یعنی دن گزارنا"، مگر یہ صورت نظم تک محدود ہے۔

کیوں نہ کاٹوں رونے میں آخر شب ایام فراق
دھیان ہے شب ہائے وصل یار کا اکثر مجھے — رشک

برسات کاٹنا، یعنی برسات کا موسم گزارنا

یوں رو کے اس گلی میں دن رات کاٹتے ہیں
رستے میں جیسے رہ رو برسات کاٹتے ہیں — لا اعلم

دن کاٹنا، یعنی دن گزارنا۔

اور صورت دل بہلنے کی نہیں کوئی مگر
ہجر کے دن کاٹتے ہیں وصل کی تدبیر میں — جرات

برنگ غنچۂ پژمردہ دل گرفتہ چلے
شگفتہ ہو کے بھی دو دن نہ ہم نے یاں کاٹے — آتش

رات کاٹنا، یعنی رات بسر کرنا۔

ہجر کی رات کاٹتا ہوں میں
غم کی برسات کاٹتا ہوں میں
کوشش ضبط میں بمجبوری
دل کی ہر بات کاٹتا ہوں میں — لا اعلم

روز سیاہ کاٹنا،

کہتا ہے ہجر میں یہی اس شمع رو کا دھیان
تو روشنی کے شغل میں روز سیاہ کاٹ — آتش

یہ صورت نظم تک محدود ہے۔

زیست کاٹنا، یعنی زندگی بسر کرنا، مگر یہ صورت زیادہ تر نظم ہی میں مخصوص ہو۔

کسی کا ہو رہے آتش کسی کو کر رکھے
دو روزہ زیست کو انساں رائیگاں کاٹے — آتش

شام و سحر کاٹنا۔

اب اس خیال میں ہم کاٹتے ہیں شام و سحر
یہ وقت یار کے آنے کا تھا وہ جانے کا — دل (شاہجہان پوری)

شب کاٹنا۔

شب ماہ میں تمہاری اے رشکِ ماہ کاٹی
الفت کی سرزمیں کی یوں دل سے راہ کاٹی نفیس

عمر کاٹنا، یعنی زندگی گزارنا۔

قیامت آئی ہے اس عمر چند روزہ کو
زمیں کی طرح غریبی سے آسماں کاٹے آتش

گھڑی کاٹنا، وقت کاٹنا، مہینہ کاٹنا، سال کاٹنا وغیرہ بھی اسی طرح صرف ہیں۔

کاٹنا ۱۲؎ (قید، سزا، جیل وغیرہ کے ساتھ) بھگتنا، چار و ناچار مدت پوری کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صحیح۔ پیٹ چور کے بڑھاپے کو دیکھو اور راہ زن چور سزا کاٹ کے آنے کو دیکھو۔ واللہ تعجب ہوتا ہے۔

کاٹنا ۱۳؎ (بھیڑ بکری وغیرہ کے لیے) ذبح کرنا۔ اردو، صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف۔ گائے کاٹنا جب قانوناً جرم ہے تو کیا ضروری ہے کہ اس جرم کا ارتکاب کیا جائے۔

کاٹنا ۱۴؎ (راہ، راستہ کے ساتھ) طے کرنا، مسافت قطع کرنا، فاصلے طے کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

شب ماہ میں تمہاری اے رشکِ ماہ کاٹی
الفت کی سرزمیں کی یوں دل سے راہ کاٹی نفیس

کاٹنا ۱۵؎ (راہ، راستہ کے ساتھ) آگے سے چلا جانا کسی راہ گیر کے سامنے سے داہنی طرف سے بائیں یا بائیں طرف سے داہنی طرف چلا جانا، اردو، مصدر، رائج۔

محلِ صرف۔ آگے بڑھے تو بلی راستہ کاٹ گئی، واپس ہوئے۔ پھر ذرا دیر ٹھہر کے نکلے تو سامنے سے ایک عورت آتی ہوئی نظر آئی، لاحول پڑھ کر واپس ہوئے۔ اب سوچ رہا ہوں کہ جاؤں یا نہ جاؤں۔

کاٹنا ۱۶؎ (کنکوے اور پیچ کے ساتھ) ڈور کی رگڑ سے ڈور کو کاٹنا، انجھے کی رگڑ سے مانجھے کو کاٹنا۔ اردو، مصدر، رائج۔

کاٹنا ۱۷؎ (آری وغیرہ سے لکڑی کے تختے بنانا) لٹھوں سے کڑیاں وغیرہ نکالنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

کاٹنا ۱۸؎ فیصلہ کرنا۔ جیسے جھگڑا کاٹنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں اس جگہ جھگڑا چکانا، یا طے کرنا وغیرہ بولتے ہیں۔

کاٹنا ۱۹؎ کاٹ کر نکالنا، جیسے سڑک کاٹنا۔

قولِ فیصل۔ اس صورت سے اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاٹنا ۲۰؎ جھاڑی صاف کرکے زمین نکالنا، ہموار نکالنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

کاٹنا ۲۱؎ (نہر، دریا، پانی وغیرہ کے ساتھ) نہر یا دریا کا پانی کاٹ کے لیجانا، پانی لینے کے لیے راستہ بنانا۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

ع کاٹ کے نہر کو لے آؤں گا میں خیمے تک (ادیب) (وحید میرزا)

کاٹنا:۔ چیرنا، پھاڑنا، چاک کرنا، تشریح کے واسطے مردے کا کاٹنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ مردہ کاٹنا نہیں بولتے۔ مردے کی کھال وغیرہ کاٹی جاتی ہے۔ اہلِ لکھنؤ ان معنی میں چیر پھاڑ کرنا بولتے ہیں۔

کاٹنا ۲۲؎ (کھیت یا گھاس وغیرہ کے ساتھ) ہنسیا کے ذریعہ درَو کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

کاٹنا ۲۳؎ (تنخواہ وغیرہ کے ساتھ) منہا کرنا۔ وضع کرنا، کل رقم سے جزو رقم علیحدہ کرنا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

کاٹنا ۲۴؎ (نام وغیرہ کے ساتھ) منسوخ کرنا، رجسٹر سے خارج کرنا، قلم زد کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

کاٹنا ۲۵؎ (بات کے ساتھ) دخل دینا، بیچ میں بولنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

زباں چلتی ہے قینچی کی طرح سے
یقیں ہے بات کو بیروں کی وہ جہاں کاٹے (بار) آتش

کاٹنا ۲۶؎ تردید کرنا، دلیل کو رد کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ ان معنی میں زیادہ تر رد کرنا بولتے ہیں۔

کاٹنا ۲۷؎ (رنگ کے ساتھ) جدا کرنا، اتارنا، مٹانا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صحیح۔ کسی کپڑے کا رنگ کاٹنا ہو تو تیزاب کی دو بوندیں ڈال دو بڑی آسانی سے رنگ کٹ جائے گا۔

کاٹنا ۲۸؎ مال و اسباب نکال لینا، جیسے گرہ کاٹنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ بولا جاتا ہے۔

کاٹنا ۲۹؎ (مال، رقم کے ساتھ) پیدا کرنا، حاصل کرنا، اردو، مصدر، عوام کی زبان۔

محلِ صرف۔ ہمیشہ رئیسوں کی خوشامد کرکے دلی چٹے مال کاٹا کرتے ہیں۔ دیکھا آج کل بڑی رقم کاٹ رہے ہیں۔ اس وجہ سے زمین پر پاؤں نہیں رکھتے۔

کاٹنا ۳۰؎ ریل گاڑی کے ڈبوں کو ٹرین سے جدا کرنا۔ اردو، مصدر، رائج۔

محلِ صحیح۔ لکھنؤ سے بمبئی جانے والی گاڑی میں تھرڈ کلاس کا ڈبہ کاٹ کے دلی والی گاڑی میں لگا دیا جاتا ہے۔

کاٹنا ۳۱؎ جسم میں چبھنا (خصوصاً) موٹا کپڑا نازک بدن کو کاٹتا ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ ان معنی میں اپنے محل پر کاٹنے کھانا

بولتے ہیں۔

کاٹنا ۳۲ مچھر و کھٹمل وغیرہ کے لیے جسم سے خون پینا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ تم نے مکان کیسے چھوڑے گھوسی کو آباد کیا ہو کور کی وجہ سے اتنا مچھروں نے کاٹا کہ نیند نہ آسکی۔

کاٹنا ۳۳ (تاش یا گنجفہ وغیرہ کے لیے) پتے نکالنا، پتے چھانٹنا، پتے تراشنا، اردو مصدر، تاش اور گنجفہ کھیلنے والوں کی اصطلاح۔

محل نثر۔ تم سے ہزار بار منع کیا کہ بیچ سے گڈی نہ کاٹا کرو۔ مگر تم اور بدا کے بیچ ہی سے کاٹتے ہو۔

کاٹنا ۳۴ کیڑے کا کپڑے یا کاغذ وغیرہ کو کاٹ ڈالنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کاٹنا کی جگہ چاٹنا مستعمل ہے مثلاً پوری کتاب کیڑے چاٹ گئے۔ شیروانی جابجا سے کیڑے چاٹ گئے۔

کاٹنا ۳۵ ناگوار گزرنا، برا لگنا، کھلنا، بار ہونا۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل نثر۔ مفت کی رقم مل رہی ہے۔ صرف مشاعرے میں جا کر غزل پڑھ آنا ہے۔ چلئے کیوں نہیں جاتے کیا روپے آپ کو کاٹتے ہیں۔

کاٹنے کو دوڑنا، کاٹنے دوڑنا: تکلیف دینے کو آمادہ ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ زیادہ تر کاٹنے کو دوڑنا بولتے ہیں۔

کاٹنے دوڑنا: ناگوار گزرنا، صورت مہیب معلوم ہونا، اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

چاندنی رات میں وہ ماہ جو یاد آتا ہے
کاٹنے دوڑتے ہیں مجھ کو در و بام سفید — آتش

قول فیصل۔ اس جگہ کاٹنے کو دوڑنا نسبتاً فصیح ہے۔

ہجر میں شب پلنگ اب بجائے کھاتا ہے پلنگ
کاٹنے کو دوڑتی ہے صورت زیبا مجھے — ناسخ

کاٹنے دوڑنا: ویران اور اجاڑ معلوم دینا۔ ایسے مقام کے واسطے استعمال میں ہے جہاں ویرانی سے خوف معلوم ہو۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس جگہ کاٹنے کو دوڑنا زیادہ بولتے تھے۔ اب قلیل الاستعمال ہے۔

دل کٹا جاتا ہے اب رات کدھر کاٹیے گھر
جب سے تو پاس نہیں دوڑتے ہے گھر کاٹنے کو — ذوق

کاٹو: (واو معروف) کاٹنے والا، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کتے کو کٹہا کہتے ہیں۔ اور کاٹو کسی معنی میں نہیں بولتے۔

کاٹو: (واو مجہول) ایک قسم کی ندا، اصل میں ایک گالی ہے جس سے مراد لیتے ہیں۔ جاؤ نالش کرو۔ ہمارا کیا کر سکتے ہو جو کچھ کرنا ہو کر لو۔ "جیسے کاٹو پانی پت میں رہتے ہیں۔" (اس کے ساتھ ایک واہیات قصہ بھی ہے جو قلم انداز کیا گیا) عوام کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاٹو تو لہو نہیں: حد سے زیادہ شرم اور انتہا سے زیادہ حیرانی کے محل پر بولتے ہیں۔ اردو محاورہ عوام کی زبان۔

محل نثر۔ ارے بہن مجھے کیا معلوم تھا کہ پیچھے ساس بیٹھی ہیں میں ان کی شکایت کر رہی تھی، مڑ کے جو دیکھا تو میری عجب حالت ہوگئی۔ کاٹو تو لہو نہیں۔

قول فیصل۔ کسی کے ساتھ لہو کی جگہ خون بھی زبان پر ہے۔ اس جگہ کاٹو بدن میں لہو نہیں بھی زبانوں پر ہے

دونوں کے رہی نہ جان تن میں
کاٹو تو لہو نہیں بدن میں — دیا شنکر نسیم

مندرجہ بالا شعر کا دوسرا مصرع بھی کبھی کبھی بول دیتے ہیں۔ بعض شعرا نے اس محاورے میں تصرف بھی کیا ہے

تری تصویر جب دم بزم میں آتی ہے پھر اس دم
جو کاٹو تو لہو مطلق نہیں ہوتا حسینوں میں — مونس

شاعر نے بدن کے بجائے حسینوں کہا ہے۔ یہی تصرف ہے اسی جگہ قضا بھی نظم کیا ہے۔

کیا دیکھ کے تیور مرے قاتل کے ڈری ہے
کاٹو تو لہو ہیچ نہیں میری قضا میں — جلال

کاٹھ ۱ ایک قسم کی نرم لکڑی جو دبانے سے دب جاتی ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ مطلق لکڑی کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔

جل گئیں بیلیں رہ گیا ہے کاٹھ
روشنی کا سا دار لست ہے ٹھاٹھ — سودا

کاٹھ ۲ وہ کندہ جس کو چھید کر کے مجرم کے پاؤں میں ڈال دیتے ہیں تاکہ مجرم بھاگ نہ سکے۔ اردو، جیل کی اصطلاح۔

جب سے باہر قدم نکالا ہے
کاٹھ پاؤں میں اس نے ڈالا ہے — بیخود لکھنوی

قول فیصل۔ فرہنگ آصفیہ نے اس کی تشریح یوں کی ہے۔ ایک بھاری اور موٹا لٹھا جس میں مجرموں کا پاؤں ٹھونکنے کے واسطے چھید کر دیتے ہیں۔ اس میں یہ دو دو برابر کے تراشے ہوئے لکڑ ہوتے ہیں جن میں مجرموں کا پاؤں رکھ کر دونوں کو ملا دیتے ہیں اور اوپر سے قفل جڑ دیتے ہیں۔ لال خاں کا لکڑا۔ فارسی میں کلندر، کلندرہ، قلندرہ کہتے ہیں

عربی میں متعذر ہے

کاٹھ:- سخت، درشت، مشکل۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاٹھ:- کندۂ ناتراش، محض بے وقوف، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ایسے محل پر "کاٹھ کا الو" بولتے ہیں۔

کاٹھرا:- ایک قسم کی کاٹھی۔ اردو متروک۔

محل صرف۔ ہزار ہا اژدر آتش فشاں شعلہ در دہاں، پیدا ہوا کہ اژدروں پہ کاٹھرے کھچے تھے اور ساحران اژدر صورت ان پر سوار تھے۔ (طلسم ہوشربا)

کاٹھ کا:- لکڑی کا بنا ہوا، اردو، عوام کی زبان

محل صرف۔ تم بھی عجب آدمی ہو اتنے اچھے مکان میں کاٹھ کا زینہ بنوایا ہے۔

کاٹھ کلو:- کاٹھ کا الو کا مخفف، ہندی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ یہ مخفف نہیں بولتے بلکہ پورا پورا کاٹھ کا الو زبانوں پر ہے۔

کاٹھ کا الو:- (کنایۃً) نہایت بے وقوف اردو مثل، عوام کی زبان۔

بولی پھر دل پذیر اور خوش رو
ہم کو پہچان کاٹھ کے الو
(عالم بیگم واجد علیشاہ)

کاٹھ کا بدھو:- عقل سے بے بہرہ بے عقل بے وقوف، اردو، متروک

محل صرف۔ بہجر صاحب نازنین کو دیکھتے ہی کاٹھ کا بدھو بن جاتے ہیں اور دم بخود ہیں۔

قول فیصل۔ اب ایسے محل پر کاٹھ کا الو بولتے ہیں۔

کاٹھ کا گھوڑا:- لنگڑے آدمی کی لاٹھی عصا بیساکھی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں ان معنی میں بالعموم نہیں بولتے

البتہ بچوں کا ایک کھیل ہے۔ لڑکے لکڑی کو گھوڑا فرض کر لیتے ہیں اور ٹانگوں کے بیچ میں دبا لیتے ہیں اور لکڑی کے آگے کا سرا پکڑ کے چلتے ہیں اور یہ کہتے جاتے ہیں "لنگڑ دین، پونے تین، کاٹھ کا گھوڑا لوہے کی زین جس پر بیٹھے گر گرے حکیم"۔

کاٹھ کا گھوڑا:- لکڑی کا بنا ہوا گھوڑا۔ اردو، رائج۔

قول فیصل۔ تلی گھوڑی کے تماشے والے کاٹھ کے گھوڑے پر سوار ہو کے تماشہ دکھاتے تھے۔

کاٹھ کباڑ:- گھر کا ٹوٹا پھوٹا اسباب، نکما اسباب اردو مشہور، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ نئی دوکان میں اچھا اچھا سجل اسباب رکھ لو اور یہ کاٹھ کباڑ پرانی دوکان میں چھوڑ دو۔

کاٹھ کٹول یا بانسلی:- بچوں کے ایک کھیل کا نام جس میں آنکھ مچولی کی طرح آنکھیں بند کر کے اور لکڑی کو چھوتے ہیں جہاں کوئی لکڑی سے علیحدہ ہوتا ہے اسے چور پکڑ لیتا ہے اور وہی چور بن جاتا ہے۔ چونکہ چور اس میں یہ فقرہ کہتا ہے کہ "کاٹھ کٹول بانسری بھبھیری میرا نام" اسی وجہ سے یہ نام رکھا گیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ کھیل رائج نہیں ہے۔

کاٹھ کوڑا چلنا:- زور چلنا، بس چلنا، حکم چلنا، کاٹھ میں پاؤں دینے اور کوڑے مارنے کا اختیار ہونا۔ جیسے جس کا کاٹھ کوڑا چلے وہی چاہے جب پکڑ بلائے اہل ہنود گنواروں کی زبان

قول فیصل۔ لکھنؤ کے اہل ہنود کی زبانوں پر یہ محاورہ نہیں ہے مولف مخزن المحاورات دہلی کے ذیل کے فقرے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ محاورہ دہلی کے اہل ہنود سے مخصوص نہیں تھا۔ مسلمان بھی بولتے تھے "میرا کیا کاٹ کا گھوڑا چلتا ہے کہ پکڑ بلاتی"۔

کاٹھ کا بھمبھو:- احمق عورت، اردو صفت (مخزن المحاورات و نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ کاٹھ کی بھمبھو کاٹھ کی مورتی، موٹی اور بدی پتلی کو کہتے ہیں۔ اہل لکھنؤ کاٹھ کی بھمبھو کسی معنی میں نہیں بولتے۔

کاٹھ کی تلوار:- لکڑی کی تلوار۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کاٹھ کی گھوڑی:- جنازہ ہندو کا، ہندی اہل ہنود کی اصطلاح۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کاٹھ کی مورتی اور چنپ لن ہار:- بدشکل آدمی کا بناؤ سنگار، یا تعجب اور بداقبالی کے اظہار کی طرف بھی اشارہ ہے لیکن اس صورت میں راجہ بھوج اور کاٹھ کی مورتی کے ہار نگل جانے اور بعد میں اقبال کا زمانہ آنے پر اگل دینے کی حکایت پر تلمیح ہے۔ ہندی کہاوت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ مثل لکھنؤ میں نہیں بولی جاتی۔

کاٹھ کی ہانڈی بار بار نہیں چڑھتی:- جعلسازی اور فریب بار بار نہیں چلتا، دغاباز اور شریر کا بار بار اعتبار نہیں ہوتا، اردو مثل تمثیل الاستعمال کو ندا مجلی کا اور جو بن کامنی کا اعتبار

کاٹھ کی ہانڈی نہیں چڑھتی ہے پیارے بار بار (نظیر)

قول فیصل۔ مولف مخزن المحاورات دہلی نے اس مثل کو اثباتی صورت سے مع وضاحت یوں لکھا ہے۔ "کاٹھ کی ہانڈی ایک دفعہ چڑھتی ہے" محاورہ ہ کاٹھ کی ہانڈی میں صرف ایک دفعہ پک سکتا ہے۔ کیونکہ وہ پہلی ہی دفعہ جل جانے کے بعد دوبارہ کام کی نہیں رہتی ہے پہلی دفعہ کا جھوٹ یقین کا درجہ رکھ سکتا ہے ایک

دفعہ کی دھوکے بازی چل گئی تھی۔ (مخزن المحاورات)

لکھنؤ میں یہی صورت زیادہ رائج ہے۔

کاٹھ میل:۔ (اردو) انگریزی کا ریل کا بگاڑا ہوا۔ ڈاک گاڑی، عوام کی زبان۔ مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں ڈاک گاڑی بولتے ہیں۔

کاٹھ میں پاؤں پڑنا:۔ بیڑی پہنائی جانا (کنایۃً) پابند ہونا۔ مقید ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ جیل کی اصطلاح ہے اور اب قریب بہ ترک ہے۔

کاٹھ میں پاؤں ٹھوکنا (دینا) کاٹھ میں پاؤں دینا: ۱۔ پاؤں میں بیڑی ڈالنا، لال خال کے کڑے سے باندھنا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب یہ دونوں صورتیں قریب قریب ترک ہو چکی ہیں۔

کاٹھ میں پاؤں ٹھوکنا دیا، کاٹھ میں پاؤں دینا: ۲۔ (کنایۃً) آنے جانے سے روکنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔

کاٹھ ہو جانا: ۱۔ بالکل بے حس و حرکت ہو جانا چپ چاپ ہو جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

کاٹھ ہو جانا:۔ سخت ہو جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاٹھی: ۱۔ چمڑے کا وہ زین جس کے نیچے کی طرف والے حصے میں لکڑی لگی ہوتی ہے۔ اس زین کو گھوڑے کی پیٹھ پر کستے ہیں اور اس پر بیٹھتے ہیں۔ (اردو) مؤنث، فصیح، رائج۔

محل نظم۔ تم کاٹھی ڈھیلی رکھتے ہو کسی دن خدانخواستہ گر دگے یاد رکھو کاٹھی ہمیشہ کسی رکھنا چاہیے

کاٹھی: ۲۔ کسی شالی کپڑے کا تانا، اہل لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

کاٹھی: ۳۔ تلوار کا میان غلاف شمشیر، نیام (العد) مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

سامان سب یہ خاک کا اک دم میں ڈھیر ہے
کاٹھی سے ذوالفقار کے کھنچنے کی دیر ہے — تعشق

قول فیصل۔ کاٹھی سے کھینچنا، کاٹھی سے کھنچنا، کاٹھی سے نکلنا وغیرہ اس کے خاص صرف ہیں

نکلی کاٹھی سے چمکتی ہوئی اڑتی ناگن
لہریں لینے لگا تلوار کا ٹھہرا پانی — آرزو

کاٹھی: ۴۔ جسم کی ساخت، (اردو) عورتوں کی زبان۔

محل نظم۔ سید صاحب عطار کو جیسا میں نے دس برس پہلے دیکھا تھا۔ آج بھی ویسا ہی دیکھا۔ کیا اچھی کاٹھی ہے۔

کاٹھیا واڑ: صوبہ گجرات کے ایک مشہور مقام کا نام جہاں کے گھوڑے اچھے ہوتے ہیں۔

کاٹھی خالی کرنا:۔ گھوڑے کی سواری کا ایک خاص فن ہے کہ زین کو خالی چھوڑ کے ایک طرف کی رکاب پر آ جاتے ہیں تاکہ حریف کا حربہ خالی جائے (نور اللغات)

قول فیصل۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

کاٹھی باندھنا:۔ گھوڑے پر بیٹھنے کے لیے ایک خاص قسم کا لکڑی اور چمڑے سے بنا ہوا زین کسنا، (اردو) صرف، فصیح، رائج۔

محل نظم۔ تم اپنے سائیس کو ایک دفعہ کاٹھی باندھ کے دکھا دو۔ اس لیے کہ وہ ہمیشہ کاٹھی غلط باندھتا ہے۔

کاٹھی دھرنا:۔ گھوڑے پر زین رکھ کر اسے سواری کے قابل بنانا چار جامہ ڈالنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کاٹھی دھرنا نہیں کاٹھی رکھنا، بولتے ہیں۔

کاٹھی کسنا:۔ لکڑی لگے ہوئے چمڑے کے زین کو گھوڑے کی پیٹھ پر باندھنا، تاکہ سوار ہو سکیں، (اردو) صرف، فصیح، رائج۔

محل نظم۔ اسباب بندھوایا۔ فرس تند خو پر کاٹھی کس، بیگ گلے میں ڈال آدمیوں سے رخصت ہو کر لدر پدر کر روانہ ہوا۔ (فسانۂ آزاد)

کاٹھی گر:۔ تلوار کا غلاف بنانے والا۔ (اردو) صفت، (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کانی انگلی پر نہیں موتتا:۔ بڑا کام چور ہے ذرہ برابر کسی کے ساتھ ہمدردی نہیں کرتا صد درجہ کاہل اور ناکارہ آدمی ہے۔ کسی کے کام نہیں آتا۔ (اردو) مثل، عوام کی زبان

کانی انگلی پر نہیں وہ موتتا کافر ذرا
زخم دل دکھلاؤں کیا میں اس بت ناز کو — چرکین

قول فیصل۔ محل کے اعتبار سے موتتا کی جگہ موتتے اور موتتے بھی بولتے ہیں۔ جیسے "کیا مقدور جو کسی کی کانی انگلی پر موتتے۔ (دختر سہیلی)

اس مثل کا استعمال بغائب شخص کے لیے زیادہ ہے مؤلف نور اللغات نے شخص حاضر کے لیے بھی لکھا ہے اور مثال میں یہ فقرہ دیا ہے "میں نے ناصر بھیا سے کہا کہ کیوں بھائی کسی کا کام کر دینا کچھ گناہ ہے جو تم لوگ کانی انگلی پر نہیں موتتے۔ (نور اللغات) صاحب فرہنگ آصفیہ اس مثل کی وضاحت

کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایسا کاہل ہو جانا اور بے درد ہو جانا کہ اگر کسی زخم پر اس کے اچھا ہو جانے کے واسطے کہیں کہ ذرا پیشاب کر دے تو بھی نہ ہو سکے۔ (فرہنگ آصفیہ)

کاٹے باڑھ نام تلوار کا :- یہ مثل طنز کے طور پر اس وقت بولتے ہیں جب چھوٹوں کی کارگزاری سے بڑوں کا نام ہو۔ اردو مثل، فصیح، رائج۔

شہرہ سرمے سے ہوا تیغ نگاہ یار کا
ہو مثل سچ باڑھ کاٹے نام ہو تلوار کا — اسیر

قول فیصل۔ کبھی کبھی اس مثل کے آگے ذیل کے ٹکڑے کا اضافہ بھی کر دیتے ہیں۔ "لڑے فوج نام سردار کا" کسی کے ساتھ تلوار کی جگہ لفظ سپاہی بھی استعمال ہوا ہے۔

روشن تم سے ہے خوش نگاہی کا نام
ان دونوں بھووں سے کج کلاہی کا نام
ابرو نے کیا ہے تم کو قاتل مشہور
کاٹے تلوار ہو سپاہی کا نام — دبیاعی / انجم

کاٹے کا منتر نہیں ہے :- (کسی اسم یا ضمیر کے ساتھ) بہت فطرتی ہے۔ نہایت چلبلا ہے۔ بڑا مکار ہے۔ ایسا موذی ہے جس کی ایذا رسانی کا کوئی دفعیہ ممکن نہیں۔ اردو مثل، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ کہیں اس کے پھیر میں نہ پڑنا اس کے کاٹے کا منتر نہیں ہے۔ (کامنی: از سرشار)

زہر ان میں بھرا ہے سرتا سر
نہیں کاٹے کا ان کے ہے منتر — شوق لکھنوی

قول فیصل۔ شعرا بطور استعارہ زلف محبوب کو سانپ کالا یا ناگن وغیرہ کہہ کے اس کی نسبت یہ فقرہ استعمال کرتے ہیں۔

گیسوئے مشکیں جو سو نگے اس کا بچنا ہو محال
یہ وہ کالا ہے کہ جس کے کاٹے کا منتر نہیں — شاد

یہ وہ ناگنیاں ہیں جن کے کاٹے کا منتر نہیں
(طلسم ہوشربا)

ہے (حرف ربط) کے بغیر (اس کے کاٹے کا منتر نہیں) بھی بولتے ہیں۔ جیسے "ارے اس کی باتوں میں نہ آنا بڑا چلتا ہوا ہے اس کے کاٹے کا منتر نہیں۔"

کاٹے کٹے نہ مارے طلے :- نہایت سخت جان ہے نہایت کٹھن ہے۔ از حد مستحکم و مضبوط، بڑا مستقل اور پختہ۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کاٹے کٹے نہ مارے ٹلے سکر یہ بلا
رشتہ تھا روز غم شب فرقت دبی ہوئی — ناسخ

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اکثر منقول میں اس محاورہ کو ذرا سا فرق کے ساتھ یوں لکھا ہے "کاٹے کٹے نہ مارے مرے"۔ یہی صورت نسبتہً زیادہ زبانوں پر ہے۔

کاٹے کھاتا ہے :- بے حد برا معلوم ہوتا ہے بے حد ناگوار گزرتا ہے وحشت کی زیادتی کا باعث ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بے یار کاٹے کھاتا ہے ویران گھر مجھے
شہتیر جو لگا ہے وہ اژدر سے کم نہیں — ناسخ

قول فیصل۔ زیادہ تر کاٹے کھاتا ہے، بولتے ہیں۔

فراق یار آہ جشم میں گھر کاٹے کھاتا ہے
گماں شیر نیستاں کا ہے مجھ کو شیر قالی پر — اسیر

مجھے گھر کاٹے کھاتا ہے تو بستر پھاڑے کھاتا ہے
شب فرقت میں کیا شیر نیستاں شیر قالی ہے — داغ

دوسری چیزوں کے لیے بھی کہا ہے۔

باغ جنت کاٹے کھاتا ہے ہمیں بے روئے یار
سانپ کا ہم کو گماں ہوتا ہے اے حور پر — اسیر

دو پہر کی بوسہ بازی میں یہ کہنا ان کا ہائے
دھوپ کاٹے کھاتی ہے جی چھوڑ دو خوں ہے وہ — شہیدی

کاٹے کھانا :- (کنایتہً) غصہ کرنا، خفا ہونا۔

محل صرف۔ یہ آج اتنا غصہ کیوں ہے۔ سیدھی طرح بات کرنا قسم ہے۔ بات بات پر کاٹے کھاتے ہو۔

کاٹے گا :- یہ ایک کلمہ ہے کسی ناکس چھوٹی حیثیت کے آدمی کو جب غصہ آتا ہے۔ اس وقت یہ کلمہ اس کے حق میں بطور استہزا بولا جاتا ہے۔

کاٹے گا :- جب کسی چھوٹی حیثیت کے آدمی کو غصہ آتا ہے اس وقت مضحکہ اڑانے کے لیے اس کی نسبت بولتے ہیں۔ اردو، فقرہ عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تم کیسے شریف زادے ہو اپنے خالہ زاد بھائی سے لڑتے ہو۔ کاٹے گا؟

قول فیصل۔ کبھی کبھی اس کلمے کے آگے ذیل کا ٹکڑا اضافہ کرتے ہیں۔ "چوٹ کرے گا" یعنی یوں بولتے ہیں کاٹے گا کہ چوٹ کرے گا۔

کاٹے نہ کٹنا :- جان کا عذاب ہونا، دشوار ہونا، دشوار گزار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ایام مصیبت کے تو کاٹے نہیں کٹتے
دن عیش کی گھڑیوں میں گزر جاتے ہیں کیسے — شہیدی

کاٹھ نام تلوار کا :- طنز کے طور پر اس وقت بولتے ہیں جب چھوٹوں کی کارگزاری سے بڑوں کی ناموری ہو۔ اردو مثل، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ داروغہ جی بڑے خوش نصیب ہیں کانسٹبل نے اتنے بڑے ڈاکو کو تنہا گرفتار کیا اور اخبار میں نام آیا داروغہ جی کا۔ یہ تو وہی مثل ہوئی۔ کاٹے ہاتھ نام تلوار کا۔

کاج :- وہ خاص طریقے سے بنا ہوا شگاف جو کرتا، اچکن، شیروانی وغیرہ میں بٹن کو روکنے کے لیے

بناتے ہیں۔ اردو، مذکر، رائج۔

چشم آہو سے لڑ گئیں آنکھیں
یا کہ دیکھے ترے بٹن کے کاج
صبر

کاج ہے ۲ کسی بوڑھے آدمی کے مر جانے کی بڑی ضیافت جسے روٹی یا کھانا کرنا بھی بولتے ہیں۔ (کرنا، ہونا کے ساتھ) اہلِ ہنود کی زبان۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل اس کا اردو سے کوئی تعلق نہیں۔

کاج ہے ۳ کام۔ اردو، متروک۔

لگیں کہنے کہ ظاہر ہوگا تب آج
جو جیسے میں کیا تھا نیک و بد کاج
(دکھنی نام)

قولِ فیصل۔ اب "کام" کے ساتھ ملا کے کام کاج زبانوں پر ہے جو عورتوں کی زبان ہے۔

کاج بنانا:۔ ٹکے ہوئے بٹن کو روکنے کے لیے کپڑے میں قینچی سے شگاف بنا کے اس کو ایک خاص طریقے سے مضبوطی کے لیے سینا، اردو، صرف، خیاطوں کی اصطلاح۔

محلِ صرف۔ تم اتنے دنوں سے سلائی کا کام کر رہے ہو لیکن ابھی صحیح طور سے کاج بنانا بھی نہیں آیا۔

کاج کرنا:۱ مردے کی روٹی کرنا۔

(فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اب نہیں بولتے۔

کاج کرنا:۲ کوئی بڑا کام کرنا۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ یہ حضرات اہلِ ہنود کی زبان ہے

کاج کرنا:۳ برتام کا گھر بنانا۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ کاج بنانا، بولتے ہیں

کاجل:۔ (بفتح اول وسوم) چراغ کا وہ دھواں جس کو آنکھ میں لگانے کے لیے کسی مٹی کے ظرف میں پارتے ہیں۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج

کاجل میں انکھڑیوں کے اشارے لیے ہوئے
چلمن میں بادلے کے کنارے لیے ہوئے
جوش (ملیح آبادی)

قولِ فیصل۔ خالص سرسوں کے تیل کا چراغ جلا کے اس کے اوپر مٹی کا ظرف اس صورت سے ڈھک دیتے ہیں کہ ہوا جاتی رہے تاکہ چراغ بجھ نہ سکے۔ مٹی کے ظرف میں چراغ کے دھوئیں سے کالک جمع ہو جاتی ہے اسی کالک کو سلائی سے آنکھوں میں لگاتے ہیں۔ اور کبھی اس میں دوسری دوائیں شامل کر کے پیتل کی تھالی میں ہاتھ سے آہستہ آہستہ رگڑتے ہیں یہاں تک کہ دوائیں اور کالک یہ دونوں چیزیں یکذات ہو جاتی ہیں۔ اب اس کو ڈبیا میں بھر کے رکھ لیتے ہیں۔ اور سرمے کی طرح سلائی سے آنکھوں میں لگاتے ہیں۔

اس کا صرف بہنا، رہنا، اور لگانا وغیرہ کے ساتھ ہے۔

قیامت تک نہ بھولے گی سیاہی صبحِ محشر کی
رہے گا حشر تک آنکھوں میں کاجل شامِ ہجراں کا
جاہ

ہجرِ جاناں میں نہیں ظلمت سے کم نورِ سحر
دیدۂ سیارہ و ثابت میں کاجل ہو گیا
تسلیم

کاجل اڑانا:۔ کاجل چرانا، کاجل کا نشان باقی نہ چھوڑنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اس کا جو اصل مفہوم ہے وہ واضح نہیں کیا گیا۔ دراصل کاجل اڑانے کا مفہوم یہ ہے کہ کسی چیز کا چوری میں ایسا کمال پیدا کر لینا کہ آنکھوں کے سامنے چیز چرائے اور آدمی کو خبر نہ ہو۔ صاحبِ فرہنگ اثر نے کاجل اڑانے کا مفہوم بڑا شاطر اور چالاک یا دری چور لکھا ہے جو درست نہیں اسلیے کہ شاطر اور چالاک وغیرہ فاعل ہیں اور کاجل اڑانا فعل ہے۔ مولف مذکور نے نور اللغات کے کاجل اڑانا پر جو اعتراض کیا ہے وہ ناقص ہے۔ موصوف نے اس بات کی بھی وضاحت نہیں کی کہ کاجل اڑانا آنکھوں کی قید کے ساتھ یوں ہے۔ "آنکھوں کا کاجل اڑا" "اڑانا" کی جگہ چرانا، زیادہ ہے۔

یار کے دزدِ نگہ پر دست بردی ختم ہے
آنکھ کا کاجل چرا لے جائے ایسا چور ہے
بحر

کاجل اڑنا:۔ (لازم) کاجل کی تحریر مٹنا یا کاجل کا نشان جاتا رہنا۔ اردو، صرف۔

تیغ وہ تیر سمائے جو کہیں آنکھوں میں
کاجل آنکھوں کا اڑے پر نہ ہو پتلی کو خبر
قدر بلگرامی

کاجل بہنا:۔ آنسوؤں میں مل کے آنکھوں سے کاجل نکلنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

ہر اک حسین کی آنکھوں میں مردنی چھائی
کہ جیسے نیل ڈھلے اس طرح بہا کاجل
شاد

کاجل پارنا:۔ چراغ کی لو پر سرپوش رکھ کے آنکھوں میں لگانے کے لیے سیاہی جمع کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

کاجل جو یار نے کا دیا اس پہ یوں کہا
ہم نے دل و جگر کو جلا کر دھواں کیا
شرف

قولِ فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت "کاجل پار لینا" بھی مستعمل ہے

نامیہ نے جو دھواں آتشِ دل پر دیکھا
چشمِ گردوں کے لیے پار لیا ہے کاجل
نظم طباطبائی

کاجل پھیلنا:۔ آنکھ میں کاجل کا مقررہ حد سے زیادہ بڑھ جانا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

کہیں کالا تو اخورشیدِ محشر بھی نہ ہو جائے
بہا ہے پھیل کر کاجل مری شامِ جوانی کا
ابر

قولِ فیصل۔ آنکھ یا آنکھوں یا اس کے ہم معنی الفاظ کے ساتھ اس کا استعمال زیادہ ہے

چشمِ سرمستِ ناز میں کاجل پھیلا
سب سیگوں پہ مسی کی پڑی پھیکی رنگت ذوقؔ

کاجل دینا:- آنکھوں میں کاجل لگانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

چشم بدار باب حیرت کی نہ کچھ اندھیر لائے
اپنی کاجل دے کے آئینہ نہ اتنا دیکھئے رشکؔ

قول فیصل۔ اس جگہ "کاجل لگانا" فصیح ہے۔

کاجل ریل پیل لگانا:- آنکھوں میں گہرا گہرا کاجل لگانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محاورہ۔ کاجل ریل پیل لگا تھا۔ (طلسم ہوشربا)

کاجل سارنا:- آنکھوں میں کاجل لگانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاجل سب دیتے ہیں چتون میں بھانت ہے:- بناؤ سنگار سب عورتیں کرتی ہیں طرحداری ہر ایک کے حصے میں نہیں آتی۔ دوسری شکل اس مثل کی یہ ہے

"کاجل سب کوئی دے چتون بھانت بھانت"

(فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب کسی صورت سے نہیں بولتے۔

کاجل کا تل:- وہ تل جو کاجل سے رخساروں پہ دفع نظر بد کے لیے بناتے ہیں۔

یہ تل اکثر منسوبوں یا بچوں کے

تیرہ بختوں نے بڑھایا حسن دو بالا یار کا برقؔ
تل سے کاجل کے گل رخسار لالہ ہو گیا (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ تل نظر بد کے دفعیہ کے لیے بچوں یا محبوبوں کے رخساروں پر بناتے ہیں۔ اس کا صرف بنانا اور لگانا کے ساتھ ہے۔

لگاؤ نہ کاجل کے تل اپنے منھ پر

ابھی خاک میں گر کے اختر ملیں گے لا اعلم

کاجل کے سکورے:- وہ سکورے جن میں کاجل پارا جاتا ہے۔ اردو، رائج۔

وہ تیرہ دل ہوں سکورے بنیں گے کاجل کے
بنائیں گے مری مٹی سے گر کمہار چراغ صباؔ

کاجل کی تجلوٹی اور پھولوں کا سنگار: بدصورت آدمی جب بناؤ سنگار کرتا ہے اس کی نسبت طنز سے بولتے ہیں۔ اردو مثل، عورتوں کی زبان۔

کاجل کی کوٹھری بـ۱ (کنایۃً) بدنامی کا گھر، عیب لگنے کا مقام، خراب صحبت۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

الفت کے داغ سے دل عشاق کیا بچیں
کاجل کی کوٹھری ہے تمہاری سیاہ آنکھ اسیرؔ

قول فیصل۔ کاجل کی کوٹھری میں جانا یا گرفتار ہونا وغیرہ اس کے صرف ہیں۔

اک چشم سرمگیں سے محبت ہوئی اسیرؔ
کاجل کی کوٹھری میں گرفتار ہو گیا اسیرؔ

نگاہ الفت چشم بتاں ہے عالمگیر
تمام دہر نہ کاجل کی کوٹھری ہو جائے صباؔ

کاجل کی کوٹھری بـ۲ وہ مقام جہاں اکٹھا کاجل پارا جائے۔ وہ مکان جس میں دھوئیں کی کثرت سے در و دیوار پر کاجل جمع ہو گیا ہو۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

نگاہ الفت چشم بتاں ہے عالمگیر
تمام دہر نہ کاجل کی کوٹھری ہو جائے صباؔ

(۲) ایسی جگہ جہاں پر بیٹھنے یا جانے سے جلد اور ضرور عیب لگ جائے یا بدنام ہو جائے۔ بدنامی کا گھر، خراب صحبت مثل کاجل کی کوٹھری "میں منھ کالا نہ ہوگا تو ٹیکا ضرور لگ جائے گا۔"
(مخزن المحاورات)

کاجل کی کوٹھری میں جائے گا منھ کالا نہ ہوگا تو ٹیکا ضرور لگ جائے گا:- بری جگہ جانے والا بدنام ضرور ہوگا۔ اردو مثل، عورتوں کی زبان۔

کاجل کی کوٹھری میں دھبے کا ڈر:- جو امر اختیار کیا جائے اس کے نقصان سے احتراز کرنے کے موقع پر بولتے ہیں یعنی بدنام جگہ میں نامی کا ڈر رہتا ہے۔ اردو مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کاجل گھلانا:- آنکھوں میں گہرا گہرا کاجل لگانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

خیر سے کاجل گھلا رہتا ہے اب تو ہر گھڑی
اس بلا کو پالنا آنکھوں میں دیکھا اچھا نہیں داغؔ

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے "کاجل گھلانا (یا) گھلنا" کو لکھنؤ سے اور "سرمہ گھلانا (یا) گھلنا" کو دہلی سے مخصوص کیا ہے اور "کاجل گھلانا" کی مثال میں داغؔ دہلوی کا شعر پیش کیا ہے یعنی اپنے ہی قلم سے اپنے لکھے ہوئے کی رد فرمائی ہے۔ سرمہ گھلانا کو دہلی سے مخصوص کرنا درست نہیں ہے اس لئے کہ ذیل کا شعر اس بات کی تردید کرتا ہے۔

اس پری رو نے گھلایا ہے جو سرمہ اس میں
پتلیاں آنکھوں کی نیلا ہوئی ہیں جادو کا آتشؔ

اب سرمہ گھلانا اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاجل گھلنا: آنکھوں میں گہرا گہرا کاجل لگایا جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

یوں کسی ہونٹ پہ جچتے نہیں دیکھی مسی
یوں کسی آنکھ میں گھلتے نہیں دیکھا کاجل نظم طباطبائی

کاجل لگانا: آنکھوں میں کاجل کی سلائی پھیرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مثل ہے۔ تم ایسی بے سلیقہ ہو کہ جب کاجل لگاتی ہو پھیل جاتا ہے جو بہت برا معلوم ہوتا ہے۔

کاجل لگنا :- آنکھوں میں کاجل کی سلائی پھیری جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

مثل ہے۔ ذرا دلہن کی آنکھوں کو تو دیکھو کتنی حسین ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ کاجل لگا ہوا ہے۔

کاجن :- (بفتح اول و سوم) باعث۔ سنسکرت، مذکر

ہوئے آوارہ ہے جس کے کاجن نسیم
وہی روٹھا ہوا ہے اپنا ساجن (قرآن السعدین)

قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

کاجو بھوجو (ہر سہ واو معروف) بودار نہایت نازک۔ اردو صفت، عورات دہلی کی زبان۔

کاجو بھوجو ہوا کرتا ہے جہیز و گہنا
دیکھ جھوجھر ترا امراؤ ہو لوٹ گیا (راحت دہلوی)

قول فیصل۔ مولف مخزن المحاورات نے اس کے ایک معنی نازک مزاج بھی لکھے ہیں لیکن مولف فرہنگ آصفیہ نے قریب قریب وہی معنی لکھے ہیں جو اوپر لکھے گئے ہیں۔

مولف نور اللغات نے اس لفظ کی تشریح یوں لکھی ہے "یہ لفظ کاغذ اور بھوج پتر سے بگڑ کر بنا ہے" صاحب فرہنگ اثر اس تشریح پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں "حضرت مولف نے یہ فقرہ اور اس کے معنی و مثال فیلن کی ڈکشنری سے لیے ہیں مگر کاجو بھوجو کی وجہ تسمیہ خود ان کی من گھڑت ہے۔ بھوج پتر تو ایک درخت کی چھال ہے جو کاغذ کی طرح لکھنے کے کام آتی ہے میں نے اس کے درخت سون مرگ کشمیر میں دیکھے ہیں۔ کاجو، ایک پھل ہے اخنسہ میوہ ہے اس میں اور بھوج پتر میں کوئی ربط نہیں بھوجر کو بھوجپ کی چیز کہہ سکتے ہیں۔" (اثر)

کانچ :- زجاج، شیشہ، ایک قسم کا سخت چمکدار مادہ جو ریت اور کھار یعنی سجی سے بنایا جاتا ہے۔ ہندی، مونث (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کا املا کانچ، (نون غنہ) بھی لکھا ہے۔ لکھنؤ میں یہی صورت رائج ہے۔ کاچ نہ کوئی لکھتا ہے نہ بولتا ہے۔ مولف مذکور نے اس لفظ کی تشریح اس طرح کی ہے۔ "اصل میں یہ مادہ کانس کے جلنے سے ڈھیم کی صورت میں جمع ہو جاتا ہے چنانچہ اس کی ابتدا اسی طرح یہ ہوئی تھی کہ مصر کے کسی قافلے نے ایک مقام پر بہت سی کانس جلائی تو وہاں سے یہ مادہ آگ سے پگھل کر جمع ہو گیا اور اسی سے پھر لوگوں نے ظروف بننے کی صلاحیت معلوم کر کے مختلف چیزیں بنانی شروع کر دیں۔ ہندی زبان میں جو اس کا نام کانچ پڑا اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ مادہ کانس میں زیادہ تر موجود ہے۔"

کاچھ :- [1] دھوتی کا وہ حصہ جو پیچھے گھرسا جاتا ہے۔ ہندی، مونث، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے عوام کی زبانوں پر بھی یہ لفظ آتا ہے مگر نون غنہ کے اضافہ کے ساتھ (کانچھ)

کاچھ :- [2] زانو کے اوپر کا حصہ، جانگ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاچھ :- [3] جانگیا، لنگوٹ

کاچھ لڑنے کے واسطے باندھا
ہوا لڑنے کو فوراً آمادہ (قرآن السعدین)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاچھ :- [4] لباس، بھیس، روپ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاچھا :- جانگیا، لنگوٹی (دھوتی کو باندھنا۔ کسنا کے ساتھ) ہندی، مذکر، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔

کاچھ کچھنا :- روپ بھرنا، لباس یا پوشاک بدلنا۔ اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ مولف مخزن المحاورات (دہلی) نے کاچھنا بھی انہیں معنی میں لکھا ہے اور مثال میں ہندی کی مثل درج کی ہے "جیسا کاچھ کاچھیے ویسا ناچ ناچیے" اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

کاچھ کھولنا :- [1] ننگا ہونا، بے شرم ہونا، بے لحاظی کرنا۔ عوام اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کاچھ کھولنا :- [2] جماع کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاچھن :- (بفتح اول و سوم) کاچھی کی عورت، ہندو کنجڑن، مالن۔ اردو مونث، عورات دہلی کی زبان

بڑے آج لائی ہے جو بیر کاچھن
چکا دو تو دیتی ہے کیوں سیر کاچھن (رنگین دہلوی)
چھٹی کے بعد یہ ڈھویا مری کاچھن جو لائی ہے
ندیدی ہو گیا تم بیچ جیسے چور چکھتی ہو (رنگین)

کاچھنا :- [1] افیون خشخاش کی بونڈی سے نکالنا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کمی کے ساتھ (بہ نون غنہ) کانچھنا بولتے ہیں اور زیادہ تر چھیو لگانا، کہتے ہیں لیکن فرہنگ اثر فیلن میں چھیونا درج ہے حضرت مولف نے پوستہ اور خشخاش کا خلط مبحث کر دیا ہے افیون پوستے کی بونڈی سے نکالی جاتی ہے خشخاش جسے عام طور سے خشخش کہتے ہیں پوستے کے بیج ہیں۔"

کاچھنا :- [2] عطر یا چکنائی کا پانی سے نکالنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نون غنہ کے ساتھ (کانچھنا) بولتے اور لکھتے ہیں۔

کاچھنا :- [3] باندھنا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں بالکل نہیں بولتے۔

کاچھی :- ہندو کنجڑا، مالی کی ایک قوم۔ ہندی، مذکر، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے "لکھنؤ میں بھی مستعمل ہے - مگر تھوڑے فرق کے ساتھ، کاچھی وہ کاشتکار ہے جو ترکاریاں بوتا ہے اور بازار یا منڈی میں بیچتا ہے جن کھیتوں میں ترکاری بوئی جاتی ہے ان کو کچھیانا کہتے ہیں - مؤلف فرہنگ اثر نے بغیر کسی مثال کے کاچھی کے لفظ کو مان لیا ہے مگر اہل لکھنؤ عام طور سے نہیں بولتے -

کاخ :- بلند عمارت، عالیشان محل - فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

کرتا ہے جس سے آہ و فغاں کی کمند ہے
بڑھ چڑھ کے عرش سے ترا کاخ بلند ہے ـــ تسلیم لکھنوی

قول فیصل - کاخ امرا، کاخ بلند، اوج کاخ وغیرہ ترکیبیں زبانوں پر ہیں -

ع کاخ امرا کے در و دیوار ہلا دو ـــ اقبال

اشارے اوج کاخ خلافت مآب کا
ہوتا تھا دوپہر میں گذر آفتاب کا ـــ وحید

استعارے کے طور پر جسم کو بھی کہا ہے -

ہم ہجر کے واسطے تجھے یہ کاخ تن ملا
تو نے سمجھ لیا اسے ملک دوام کا ـــ نظم (طباطبائی)

کاذب :- (بکسر سوم) دروغ گو، جھوٹ بولنے والا - عربی، صفت، فصیح، رائج -

محل نظم - تم اس کی ہر بات کا یقین کر لیتی ہو حالانکہ وہ بہت بڑا کاذب ہے -

کاذب :- ۲ بے حقیقت چیز، وہ شے جس کی اصلیت نہ ہو - عربی صفت، فصیح، رائج -

وہ بھی مانے کہ کوئی عاشق تھا
عشق کاذب تھا یا کہ صادق تھا ـــ تعشق

قول فیصل - صبح کاذب، میں کاذب کے یہی معنی ہیں -

کار :- ۱ شغل، کام - فارسی مذکر، فصیح، رائج -

ہمیں بھی ناز ہے اس اپنے دل کی کارسازی پر
بگڑ جائے جو بگڑا ہے سنبھل جائے گا کار اپنا ـــ شرف

قول فیصل - شعر میں بغیر اضافت فارسی استعمال ہوا ہے - عام طور سے باضافت فارسی زبانوں پر ہے جیسے کار نیک، کار خیر، وغیرہ -

باتیں کرتا ہوں لگا ہوں میں پری زادوں سے
دیدۂ شوق سے یاں کار زباں ہوتا ہے ـــ آتش

کار :- ۲ (مرکبات میں) کرنے والا، فارسی، مذکر، فصیح، رائج -

قول فیصل - تجربہ کار، جفا کار، کاشتکار، وغیرہ میں کار کے یہی معنی ہیں -

کار :- ۳ صنعت، ہنر، پیشہ، فارسی، قلیل الاستعمال -

افسوس ترے پاؤں میں مہندی لگا کر غیر
اور دل کے ہاتھ جائے یہ کار اپنے ہاتھ کا ـــ ظفر شاہ

قول فیصل - عام طور سے اس جگہ، کام بولتے ہیں -

کار :- ۴ زراعت، کھیتی باڑی - (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

کار :- ۵ کوئی بڑی شادی یا تقریب، اردو، عورتوں کی زبان - قلیل الاستعمال -

کار :- ۶ موٹر کار، کلوں سے چلنے والی خاص وضع کی بنی ہوئی وہ گاڑی جو نجی سواری بن رہے - انگریزی مؤنث، رائج -

قول فیصل - پرانے لوگ، موٹر کار، یا (موٹر) کہتے ہیں

کار :- ۷ جنگ و جدل، قتال، لڑائی، پیکار -

کار :- ۸ مراد، مطلب، مقصد (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ ان معنی میں (کام) بولتے ہیں جیسے کام نکلنا یعنی مقصد برآری ہونا -

کار :- ۹ معاملہ - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - لکھنؤ میں مستعمل نہیں -

کار :- ۱۰ بیوپار، تجارت - اردو، عورتوں کی زبان -

محل نظم - ادھر ادھر بیکار گھوما کرتے ہو، کوئی کار کرو

قول فیصل - صاحب فرہنگ آصفیہ نے کار کے ایک معنی سخن بات کے بھی لکھے ہیں اور لکھا ہے کہ یہ معنی اکثر فارسی شعرا کے کلام میں آتے ہیں جبکہ اسدی نے بھی انہیں معنی میں باندھا ہے -

کار امروز بفردا مگذار :- آج کا کام کل پر نہ چھوڑ - فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

کار آزمودہ :- جہاں دیدہ، تجربہ کار، فارسی ترکیب صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

کار آمد :- مفید مطلب، کام آنے والا، نفع بخش، سودمند فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج -

کاروبار :- (بکسون سوم) کام، شغل، لین دین، تجارت - اردو مذکر، قلیل الاستعمال

چشم جہاں سے پردۂ غفلت اگر اٹھے
ہو جائے سبزۂ سر دنیا کے کاروبار ـــ رشک

قول فیصل - زیادہ تر کاروبار بولتے ہیں

کارباری :- ۱ (بسکون سوم) تجارت کرنے والا سوداگر، تاجر - اردو صفت، غیر فصیح، رائج -

کارباری :- ۲ کام کاج کرنے والا - (نور اللغات)

قول فیصل - ہر کام کرنے والا، کارباری نہیں کہلاتا -

کارباری :- ۳ متصدی امور سلطنت، منصرم، مہتمم - (نور اللغات)

قول فیصل - ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

کاربان :- (carbon) وہ اصلی اور زہریلا مادہ جو اکثر ہیرے یا جلی ہوئی چیز اور علی الخصوص کانی کوئلے یا سیسے میں زیادہ پایا جاتا ہے - اور تیزاب کی آمیزش سے تیزاب بن جاتا ہے -
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کاربانک :۔ کاربن سے منسوب، انگریزی، صفت، رائج۔

کاربانک ایسڈ :۔ کوئلے کا تیزاب۔ انگریزی مذکر، رائج۔

کاربانک ایسڈ گاس (گیس) :۔ وہ زہریلی ہوا جو زندہ حیوانات کی سانس اور نباتات سے بکثرت نکلتی ہے اور آگ نکلنے سے بھی پیدا ہوتی ہے۔ انگریزی، مونث، رائج۔

کاربرآری :۔ (بسکون سوم و فتح چہارم) حاجت برآری، مطلب براری، ضرورت پوری کرنا، کام نکالنا فارسی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کس کی قسمت میں لکھا ہے کہ نہ اپنا پائے
اتنی بھی کرتی نہیں کاربرآری دولت (رشک)

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے جیسے "کوکب نے سلیمان دباران کو حکم دیا کہ تم جا کر ماہی پری زاد کو مع تمام لشکر کے، میرے طلسم کی سرحد پر لے آؤ۔ میں ہمراہ خواجہ اور لشکر کے پہنچوں گا۔ تم سے کچھ کاربراری مقابلہ از اسباب میں نہ ہو سکے گی۔

(طلسم ہوشربا)

کاربگشت :۔ (بسکون سوم و فتح چہارم) مشق کرنے سے کمال حاصل ہوتا ہے۔ کام مشق سے آتا ہے فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ پہلے تم مہینہ بھر میں ایک غزل کہتے تھے گر کہتے رہتے تھے۔ اس وجہ سے اب ایک گھنٹے میں ایک غزل کہہ لیتے ہو۔ میاں سب کار بہ کثرت ہے۔

کاربگڑنا :۔ کام خراب ہونا، اردو صرف اکثر دیکھ

ہمیں بھی ناز ہے اس رحم دل کی کارسازی پر
بگڑ جائے جو بگڑا ہے سنبھل جائے گا کار اپنا۔ (ثروت)

کاربن :۔ (بسکون سوم و فتح چہارم) وہ زہریلا مادہ جو اکثر ہیرے یا جلی ہوئی چیز اور خاص کر معدنی کوئلے یا پیسے میں زیادہ تر پایا جاتا ہے۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

کاربن :۔ ایک قسم کا کاغذ جس میں ایک طرف خشک روشنائی ہوتی ہے۔ جب کچھ لکھنا ہوتا ہے تو اس کو روشنائی والے حصہ کی طرف ایک کاغذ پر رکھتے ہیں اور اس کے اوپر ایک اور کاغذ رکھتے ہیں اور اوپر والے کاغذ پر پنسل سے لکھتے یا ٹائپ کرتے ہیں تو نیچے والے کاغذ پر بجنسہٖ تحریر اتر آتی ہے۔

قول فیصل۔ پورا لفظ، کاربن پیپر ہے لیکن زبانوں پر زیادہ ہے۔

کاربند :۔ (بسکون سوم و فتح چہارم) عمل پیرا ہونے والا، تعمیل کرنے والا، فارسی صفت تابع فعل، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ہم جو بات کہتے ہیں تم اس پر کاربند نہیں ہوتے یہی وجہ ہے کہ نقصان اٹھاتے ہو۔

قول فیصل۔ اس کا استعمال ہونا ہی کے ساتھ ہے تنہا نہیں بولتے۔

کاربند ہونا :۔ کام بند ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ تمام دنیا کے لوگ اہل معرفت اور اولیاء اللہ ہو جائیں ..... تو دنیا کے کاربند ہو جائیں۔

(دربار اکبری)

کاربنکل :۔ (بسکون سوم و فتح چہارم و ششم) سرخ پھوڑا، اونٹھا، پھوڑا جو گردن سے ریڑھ کی ہڈی تک نکلتا ہے اور بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ انگریزی مذکر، رائج۔

قول فیصل :۔ اسی کو عوام کاربنکل بھی کہتے ہیں اور اسی کو سرطان بھی کہتے ہیں۔

کارپوزیشنِ نجاری :۔ بندر کا کام نجاری (بڑھئی کا کام) نہیں ہے یعنی جس کا کام ہوتا ہے وہی اسے خوب کرتا ہے دوسرے نہیں کر سکتے۔ اسی مصرع میں ایک مشہور حکایت کی طرف اشارہ ہے فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کاربین :۔ بندوق کی ایک قسم۔ مونث۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ اسے قرابین کہتے ہیں نہ کہ کاربین مولف فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

کارپرداز :۔ کارکن، کسی ریاست کا مہتمم کارندہ فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جلوس کے دن سے جو کام کیا وہ خیر کا، مکان جو بنا یا دہ میر کا۔ اور کارپرداز بھی خیر خواہ، جانفشاں۔

(فسانہ عبرت)

کارپردازی :۔ اہتمام، کام انجام دینا، فارسی مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اور اپنے عالی اختیارات کو بندگان خدا کی کارپردازی میں اس طرح خرچ کرتے تھے گویا ان کے نوکر ہیں۔ (دربار اکبری صفحہ ٦٦٣)

کارپوریٹر :۔ (بفتح اول و چہارم و واو مجہول و کسر ششم و یائے مجہول و فتح ہشتم) کارپوریشن کا ممبر جو الیکشن کے ذریعہ منتخب ہوتا ہے۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف۔ دیکھا گیا ہے کہ جو کارپوریٹر اپنے علاقے کا معقول انتظام کرتا ہے وہ آئندہ الیکشن میں ضرور کامیابی حاصل کرتا ہے۔

کارپوریشن :۔ (Carporation) بڑی میونسپل کمیٹی انگریزی مذکر، رائج۔

محل ضرب۔ لکھنؤ کے کارپوریشن ہی کو یہ شرف حاصل ہے کہ جس میں زیادہ سے زیادہ تعلیم یافتہ افراد شامل ہیں۔

کار تمام ہونا:۔ کام پورا ہونا۔ مرنا۔

اماں شتاب دوڑو کہ جلدی کا کام ہے — امیر
کچھ دیر کی تو کار محمد تمام ہے ، (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ یہ شعر سے محاورہ سازی، شعر میں کار دربا ضافت نظم ہے اس سے اضافت خارج کر کے کار تمام ہونا کیوں کر بن گیا۔ محاورہ کام تمام ہونا نہ کہ کار تمام ہونا۔

الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا
دیکھا اس بیماری دل نے آخر کام تمام کیا — میر

مؤلف مہذب اللغات صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

کارتوس:۔ بضم چہارم واو معروف (کارٹریج کا بگڑا ہوا ہے۔) ایک چھوٹی نلی جس میں گولی بارود یا صرف بارود رکھ کر بندوق میں ڈالتے ہیں۔ اردو، رائج۔

دیا حکم شلک اڑے کارتوس
ہوئی بزم زیبندہ قتل عروس — اختر (شاہ اودھ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ معنی لکھتے ہیں وہ کاغذی انگشتی نلی جس کے اخیر میں گولی اور باقی حصے میں بارود بھری ہوتی ہے اور اسے بندوق میں بھر کر سر کرتے ہیں۔ توٹا۔

روسی نے کچھ کیا نہ کیا شاہ روس نے
جھگڑا اٹھایا ہند میں بس کارتوس نے — منصف (فرہنگ آصفیہ)

صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ انگریزی نہیں فرانسیسی کارٹوش (cartouche) کا بگڑا ہوا ہے پلیٹس سے اسکی تصدیق ہوتی ہے کارٹوش کارتوس سے قریب تر ہے یا کارٹرج سے؟

کارٹانی:۔ ایک قسم کا موٹا ابھری دھاری یا ڈوری کا مضبوط کپڑا جس کا پیجامہ گھوڑے کی سواری کے وقت پہنتے ہیں۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کارٹون:۔ (Cartoon) بڑی تصویر، مزاحیہ تصویر، بے ہنگم تصویر جسکو دیکھ کر ہنسی آئے، انگریزی مذکر، رائج۔

وہ اودھ پنچ کا تو پرچہ ہے
آج کا کارٹون دیکھئے تو ، (قران السعدین)

کار ثواب:۔ ثواب کا کام، نیک کام، جس کے بدلے میں آخرت میں جزا ملے۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

زاہد سے کہتے تھے یہ بادہ کش جناب
جرعۂ آب اگر دو تو یہ ہے کار ثواب — ادیب

کارج:۔[۱] شادی کی تقریب، سنسکرت، مذکر اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کارج:۔[۲] کام کاج۔

کارج اس کا ہمیں پسند نہیں
اس کے کہنے کا کس کو ہوگا یقین — بحر (قران السعدین) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کارج:۔[۳] غرض، مطلب، مقصد۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

کارج:۔[۴] پیشہ، ہنر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ سے کوئی تعلق نہیں۔

کارج:۔[۵] بڈھے کے مرنے کی روٹی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی زبان سے اس کا تعلق نہیں۔

کارج رچنا:۔ شادی کی تقریب کرنا کوئی تقریب کرنا۔ (اہل ہنود کی زبان) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

۲۱

کار جہاں:۔ دنیا کا کام۔ دنیاوی کام فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ع کار جہاں دراز ہے اب میرا انتظار کر — اقبال

کارچوب:۔[۱] (بروزن خاکروب) وہ لکڑیاں یا ڈھانچہ یا اوزار جن پر جولاہے تانی پھیلا کر بنتے ہیں فارسی مذکر۔

ہڈیوں پر مری تنی ہے کھال
یا کہ ہے یہ کارچوب پر تانی — مصحفی (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کارچوب:۔[۲] ایک قسم کا کشیدہ جو کپڑے کے چوکھٹے پر پھیلا کر کاڑھا جاتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کارچوب:۔[۳] زردوزی، گلکاری، یا چکن کا کشیدہ کاری کا کام [illegible] (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کارچوب:۔[۴] زردوزی کا کام کیا ہوا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر کارچوبی، یعنی کارچوبی کام بولتے ہیں۔

کارچوب:۔[۵] زردوزی، کشیدہ کاری، فارسی فصیح، رائج۔

چاہیئے تم کو بھی ایسا کارچوب
اس کی جاکٹ کا ہے جیسا کارچوب — فانی (قران السعدین)

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

کارچوب:۔[۶] وہ چوکھٹا یا ڈھانچہ جس پر کپڑا [illegible] کر زردوزی کا کام بناتے ہیں۔ اردو [illegible]، زردوزوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ یہ چوکھٹا بانس یا لکڑی کا بنتا ہے۔ عرض

ہیں دونوں طرف دو چوڑی لکڑیاں لگاتے ہیں جن میں بہت سے سوراخ ہوتے ہیں۔ ان لکڑیوں کو شمشیرک کہتے ہیں۔

کارچوبی ۔۲ سنہرا اور روپہلا کام، اردو مؤنث، زردوزوں کی اصطلاح۔

کارچوبی نبت ستاروں کی
آنکھ جھپکائے تھی وہ تاروں کی
(گلشن عشق)

قول فیصل۔ صاحب نوراللغات نے گلکاری اور کشیدہ کاری بھی معنی لکھے ہیں۔ مگر اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

کارچوبی ۔ جس پر زردوزی بنی ہو۔ اردو، فصیح، رائج

یار کے دربار سے آئے اگر میری طلب
کارچوبی دیجئے خلعت عصا بردار کو
(دبیر)

کارخانگی ۔ گھر کا کام۔ ذاتی معاملہ، مذکر (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

کارخانہ ۔۱ چیزوں کے بنانے اور تیار کرنے کی جگہ، فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

بگڑتے جاتے ہیں لاکھوں ہزاروں بنتے جاتے ہیں
جہاں میں رات دن جاری خدا کا کارخانہ ہے
(ناسخ)

کارخانہ ۔۲ دوکان کوٹھی۔ دیکھو لسنا، کرنا کے ساتھ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

کارخانہ ۔۳ ایک قسم کی اونچی چوکی جس پر بیٹھ کر گوٹہ کناری بنتے ہیں۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کارخانہ ۔۴ جلاہوں کا کرگہ۔ (نیر ہذا اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کارخانہ ۔۵ (مجازاً) کام کرنے کی جگہ۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔ قلیل الاستعمال۔

نگاہ مست نے اس کی لٹائی خانقہ ساری
پڑا ہے برہم اتنک کارخانہ زہد و طاعت کا
(میر)

کارخانہ ۔۶ کاروبار بنابنایا کام۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

سمجھا تھا جو نسیم مجھے بسنا بگڑے
نزدیک اعتمام تر کارخانہ ہے
(نسیم)

کارخانہ ۔۷ معاملہ، انتظام۔ نظام۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

جس کو دیکھا غرض، غرض کا دیکھی
دنیا کا عجیب کارخانہ دیکھا
(داغ)

کارخانہ ۔۸ (خدا کے لیے) خدا کی قدرت خدا کے افعال، خدا کا اپنی مصلحت کے مطابق کام کرنا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

کارخانے میں خدا کے نہیں کچھ دخل ابدا
بچہ نمی پیلے جنیں برباہ ہوا میرے بعد
(جان صاحب)

قول فیصل۔ دبیر نے اللہ کا کارخانہ بھی نظم کیا ہے جو قلیل الاستعمال۔

سیکڑوں بت کے نیست سے پھر نیست سے ہست
کارخانے یہی اللہ تعالیٰ کے رہے
(دبیر)

دبیر نے خدا کا کارخانہ بھی نظم کیا ہے۔

کرے کوئی جہاں میں مجھ سے بڑھ کر بندگی تیری
تعجب کیا ہے اے بت کارخانہ ہے خدائی کا
(امیر)

کارخانہ ۔۹ (مجازاً) معاملات، امور افعال فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

کارخانے ہیں محبت کے عجیب اور غریب
زندگی موت ہے اس میں ملک الموت طبیب
(ناظم)

کارخانہ ۔۱۰ انعام بھیکانی برنج، قبل۔ پنجابیوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کارخانہ الٰہی :۔ خدائی معاملے، قدرتی معاملات۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ وہ جس کو چاہتا ہے بناتا ہے جس کو چاہتا ہے مٹاتا ہے۔ کارخانہ الٰہی میں کسی کو دخل نہیں۔

کارخانہ پھیلانا :۔ کاروبار شروع کرنا، تجارت وغیرہ کرنا۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ایسے محل پر کاروبار پھیلانا بولتے ہیں۔

کارخانہ پھیلانا :۔ جب بہت سی چیزیں کسی جگہ بے ترتیب رکھی ہوتی ہیں تو ان کی نسبت کہتے ہیں۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کارخانہ جاری ہونا :۔ کسی مخصوص عمارت میں تجارت کے لیے چیزوں کے بنانے کی ابتدا ہونا۔ کارخانہ کھلنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ گرمیوں کے موسم کے لیے کاشانی مخمل کے برسات کے لیے کیمخت کے بننا شروع ہوئے اور کیمخت بنانے کے لیے بہت سے کارخانے جاری ہو گئے۔
(قدیم ہنرمندان اودھ)

قول فیصل۔ کارخانہ مسلسل چلنے کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔

بگڑتے جاتے ہیں لاکھوں، ہزاروں بنتے جاتے ہیں
جہاں میں رات دن جاری خدا کا کارخانہ ہے
(ناسخ)

کارخانہ چالو ہونا :۔ کارخانہ کھلنا مخصوص عمارت میں چیزوں کے بننے کی ابتدا ہونا اردو صرف عوام کی زبان۔

کارخانہ چلانا :۔ کاروبار جاری رکھنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ شیخ سجاد حسین نے ذری کا کارخانہ اس خوبی سے چلایا کہ ان کا شمار سرمایہ داروں میں ہونے لگا۔

کارخانہ دار: ¹ کارخانے کا مالک، کارخانہ چلانے والا - فارسی ترکیب، اردو صرف، فصیح، رائج

ع کس نے بنائی کون بنا کارخانہ دار ۔ مؤلف

قول فیصل - عوام زیادہ تر "کارخانہ دار (یا) کارخندار" اور کمی کے ساتھ جلدی میں "کرخندار" بھی بول دیتے ہیں اب عام طور سے زردوزی اور کامدانی کے کارخانے کے مالک کو کہتے ہیں۔

کارخانہ دار: ² خانساماں - اردو (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کارخانہ داری: - کارخانہ کی افسری - کارخانہ کا کام - فارسی ترکیب، اردو صرف، مونث، عوام کی زبان۔

محل صرف - کارخانہ داری کرنا منھ کا نوالہ نہیں ہے اس میں ایسی ایسی کھکیڑیں پڑتی ہیں کہ خدا یاد آجاتا ہے۔ بڑی پتّہ ماری کا کام ہے۔

کارخانہ قدرت: - خدائی معاملات، قدرتی امور - فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

کارخانہ کرنا: - مخصوص عمارت میں کسی کام کی ابتدا کرنا، کارخانہ کھولنا - اردو صرف، غیر فصیح، رائج

محل صرف - منشی جی نے جب سے زردوزی کا کارخانہ کیا ہے کسی سے سیدھے منھ بات نہیں کرتے۔

کارخانہ کھلنا: - کسی مخصوص عمارت میں کسی کام کی ابتدا ہونا، کارخانہ ہونا - اردو صرف، فصیح، رائج

محل صرف - حضرت گنج میں سائیکل کے پرزے ڈھالنے کا ایک نیا کارخانہ کھل گیا ہے جس میں کافی لوگ نوکر رکھے جا رہے ہیں۔

کارخانہ کھولنا: - مخصوص عمارت میں کسی کام کی ابتدا حصول نفع کی غرض سے کرنا - اردو صرف،

فصیح، رائج۔

محل صرف - خدا نے مخصوص سرمایہ دار کیا ہے۔ ہزاروں کارخانے کھل گئے ہیں تم بھی کسی چیز کا کارخانہ کھول لو۔

کارِ خیر: ¹ - بھلائی کا کام، نیک کام، ثواب کا کام - فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف - بادشاہ کی طبیعت مصروف کارِ خیر ہوئی - گلی کوچے میں سبیل لگی۔ (فسانۂ عبرت)

قول فیصل - اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے

خود اپنے ذمے لی مری عقبیٰ کی بازپرس
قسمت سے کارِ خیر یہ حبّا دستے ہوا ۔ شرف

کارِ خیر: ² - لڑکی کی شادی - فارسی ترکیب، اردو صرف، مذکر، متروک۔

قول فیصل - بسند غیاث اللغات یہ ہندوستان کے فارسی دانوں کی اصطلاح ہے مگر اب عام طور سے مخصوص کر کے ان معنی میں نہیں بولتے۔ مؤلف مخزن المحاورات نے "لڑکی کی شادی کی امداد" بھی اس کے معنی لکھے ہیں مگر ان معنی میں بھی مستعمل نہیں۔

کارد: - (بسکون سوم و چہارم موقوف) چاقو چھری - فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مر رہا ہوں میں چھری پھیر دو نہ میرے حلق پر
تیز کی ہے کارد اپنی تم نے کیوں میرے لئے ۔ مولوی منیر لکھنوی

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر کارد (بتحریک دوم) کے حق میں ہیں چنانچہ صاحب نور اللغات پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں "(کارد) غلط ہے تو ہوا کرے اردو میں بفتح یا رہ اور اسی طرح صحیح ہے بالکل یہی صورت انگریزی الفاظ گارڈ اور گاوڈ کی ہے ان میں رائے ساکن کو متحرک کرنے میں تامل نہیں ہوتا - فارسی کارد پر لے دے ہوتی ہے کیوں (فرہنگ اثر)

مؤلف فرہنگ اثر کا یہ کہنا کہ "اردو میں بفتح را رہی صحیح نہیں ہے غلط ہمیشہ غلط اور صحیح ہمیشہ صحیح رہے گا ہر زبان میں پڑھا لکھا طبقہ اسی لئے ہوتا ہے کہ وہ صحیح کو صحیح اور غلط کو غلط مانتا رہے کارد (بفتح را) کسی فارسی شعر یا عبارت میں یا ترکیب اضافی و عطفی کے ساتھ اردو میں نہیں استعمال کیا جاتا - مزید یہ کہ بفتح را اس منزل پر مستعمل نہیں کہ اس لفظ کو اردو کہا جا سکے - عوام یا خواص جب بھی کہیں گے یہی کہیں گے کہ فلاں بدمعاش نے فلاں شخص کے چھری بھونک دی نہ یہ کہ کارد (بفتح را) بھونک دی - اب رہا کارڈ اور گارڈ تو پڑھا لکھا طبقہ ہمیشہ بسکون را ہی بولے گا - اور عوام بفتح را گارڈ کے بے بفتح را بولنے کا سوال ہی نہیں اتفاق اس میں یہ کہ عوام اور خواص دونوں بسکون را ہی بولتے ہیں۔

کاردار: - عامل، کارگزار، وزیر - فارسی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل - بالعموم زبانوں پر نہیں۔

کارداں: - واقف کار، تجربہ کار - فارسی، صفت (نور اللغات)

قول فیصل - بالعموم مستعمل نہیں۔

کاردانِ فلک: - عطارد ستارے کو بھی کہتے ہیں - اور اسی واسطے کاردانانِ فلک سے ستارے مراد ہوتے ہیں - فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل - اردو سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔

کاردانی: - معاملہ فہمی، واقفکار ہونا - فارسی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل - بالعموم مستعمل نہیں۔

کارد پتھر پہ لگانا: - چھری تیز کرنا - اردو صرف

تقلیل الاستعمال۔

سخت جانوں پہ تیری جب سے چھری تیز ہوئی
یوں نہ کار دکو بھی پتھر پہ لگائی ہوگی۔ شاد

کاردنیا کسے تمام نہ کرد / ہر چہ گیرید مختصر گیرید دنیا کا کام کسی نے تمام نہیں کیا۔ جو کام ہاتھ میں لو تو مختصر لو یعنی ہر کام میں اختصار کا خیال رکھو بہت زیادہ کی ہوس نہ کرو۔ تنا ہی کام اپنے ذمہ لو جتنا آسانی سے کر سکتے ہو۔ فارسی مقولہ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کارِ دیدہ (بسکون سوم) واقف کار، تجربہ کار آدمی۔ فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ بھی عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کارڈ (card) ملاقات کا ٹکٹ جس پر ملاقات کرنے والے کا نام اور پتا ہوتا ہے۔ انگریزی مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ عوام کارڈ (بفتح را) بولتے ہیں۔

پیچھے عاشق وہاں بلایا جائے
پہلے غیر نیاز کارڈ پائے — ہنر لکھنوی

اس کی اصل ویزیٹنگ کارڈ ہے وہ بھی زبانوں پر ہے۔

کارڈ پوسٹ کارڈ، انگریزی مذکر، رائج۔

ایک پیسے کے پوسٹ کارڈ کے بعد
حاجت مرغ نامہ بر نہ ہوئی — ظریف لکھنوی

قول فیصل۔ عوام کارڈ (بفتح سوم) بھی بولتے ہیں۔

آج ہی کارڈ ان کا آیا تھا
لکھتے ہیں اب مزاج ہے اچھا — قرار (قران السعدین)

کارڈ وہ چھپے ہوئے خوشنما کارڈ جو عید سے قبل دوستوں یا بڑے لوگوں کے نام بھیجے جاتے ہیں۔ عید کارڈ۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ اردو میں عید کارڈ کہتے ہیں۔

کارڈ راشن کارڈ، وہ کارڈ جس کے ذریعے سے کنٹرول کی دکان سے اناج ملتا ہے۔ انگریزی مذکر، رائج۔

محل صرف۔ ایک دفعہ تم نے کارڈ کھو دیا۔ میں نے بنوا دیا اب کی اگر کھویا تو راشن کے لیے ترسو گے میں نہیں بنوا دوں گا

کارڈ پتا، ورق جیسے گنجفے کے کارڈ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں عام طور سے رائج نہیں صرف انگریزی داں طبقہ بولتا ہے اس کی اصل پلے انگ کارڈ ہے جو نسبتاً کم زبانوں پر آتا ہے۔

کارڈ (بسکون سوم) شادی یا کسی اور خوشی کے موقع پر موٹے اور سخت کاغذ پر چھپا ہوا دعوت نامہ انگریزی مذکر، رائج۔

محل صرف۔ پرسوں وکیل صاحب کی لڑکی کی شادی ہے بیچارے وہ خود کارڈ لے کر آئے تھے۔

قول فیصل۔ اسی کو شادی کا کارڈ بھی کہتے ہیں اور یہ انگریزی لفظ Wedding Card کا ترجمہ ہے۔ عوام اور عورتوں کی زبان پر (بفتح سوم) ہے۔ اس کے بہت سے صرف ہیں۔ جیسے کارڈ بانٹنا، کارڈ بٹنا، کارڈ چھپنا، کارڈ چھپوانا وغیرہ

کارروائی (بسکون حرف سوم و فتح چہارم) کام نکالنا، کام چلانا، کام کا اجرا۔ فارسی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سوز دل کون بجھائے کہ نہیں چشم میں اشک
یہ ہے کچھ خون جگر کار روائی کرتا — ذوق

کارروائی تدبیر، انتظام، بندوبست، قانونی چارہ جوئی۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ہم سمجھتے ہیں کہ باہمی فیصلہ نہیں ہوگا قانونی کارروائی کرنا ہوگی۔ اور عدالت کا منہ دیکھنا ہوگا۔

کارروائی جماع۔ اردو۔ (فیروز اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔

کارروائی عدالت کا عملدرآمد، عدالت کی روئداد۔ اردو وکلا اور عدالت کی اصطلاح۔

کارروائی کرنا کام چلانا، کام نکالنا۔ اردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ مے پرست ہوں کہ نہ پائی اگر شراب
کی خون دل سے کارروائی تمام رات — ناظم

کارروائی کرنا عمل کرنا، تدبیر کرنا، انتظام کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کرنل نے پھر کہا کہ اسپین جو کچھ تیاری ہو رہی ہیں پانچ گھنٹوں میں کر لو۔ مگر مرد آدمی کارروائی کرو۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی فرض ادا کرنا، معاملت کرنا۔ مطلب نکالنا بھی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ ایک معنی مقدمہ کرنا بھی لکھے ہیں جو عدالت کی اصطلاح ہے

کارزار (بر وزن راہوار) لڑائی، جنگ، رزم۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

مانند قطب ایک جگہ تھا وہ ذی وقار
کچھ آنکھ میں سمائی نہ تھی اس کی کارزار — مونس (نور اللغات)

کارزاری جنگی آدمی، لشکری، صفت

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ میرے پاس جو کتب لغات ہیں ان میں سے کسی میں درج نہیں نہ کہیں نظر سے گذرا۔ اس کی صحت بہت مشتبہ ہے کارزار بمعنی لڑائی ہے۔ مؤلف مہذب صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

کارساز:۔ (خدا کی صفت) کاموں کا بنانے والا فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

رحمت ہے مے کشوں پہ عجب کارساز کی
کھلتا سا نہ ضعیفی میں پیمانہ ہو گیا ظریف

کارسازی ۱:۔ (بسکون سوم) کام کرنا کام سنوارنا کام بنانا، فارسی مونث قلیل الاستعمال۔

ہمیں بھی ناز ہے اس رحم دل کی کارسازی پر
بگڑ جائے جو بگڑا ہے، سنبھل جائے گا کار اپنا شرف

کارسازی ۲:۔ صنعت و حرفت۔ ہنر فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کارسازی ۳:۔ چالاکی۔ عیاری۔ دغا بازی اردو مونث۔ دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ استاد نے ایک فرقے کے لوگوں کو حق بجانب دیکھ کر طرف ثانی کے گروہوں کو سمجھایا مگر وہ اپنی کارسازیوں کے گھمنڈ میں تھے۔

(دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

کارسپانڈنٹ: correspondent پرچہ نویس، نامہ نگار، انگریزی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کارسپانڈنٹی:۔ کارسپانڈنٹ ہونا، مضمون نگار ہونا۔ اردو مونث۔ انگریزی داں طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ جب وقت کارسپانڈنٹی کا شوق چرّاتا ہے اس وقت حضرات صرف درخواست بھیج دیتے ہیں۔ (اودھ پنچ)

کارسپانڈنس:۔ (correspondence) خط و کتابت، مراسلت، چھٹی، پتری۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کارستانی:۔ (بفتح سوم و سکون چہارم) چالاکی عیاری، ہوشیاری، شرارت، اردو مونث، عوام اور عورتوں کی زبان

محل صرف۔ سپہر آرا نے کہا باجی وہی اخبار لیجا کہ انہوں نے عسکری سے پڑھوایا ہوگا، ساری کارستانی اسی کی ہے۔ (سیر کہسار)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ اس کی وجہ تسمیہ یہ لکھتے ہیں کہ یہ لفظ فارسی (کارستان، بمعنی کارخانہ) سے لیا گیا ہے چونکہ کارخانوں میں اکثر غیر مہذب لوگ ہوتے ہیں اور ان کے سبب سے دن بھر چالاکیاں اور بدمعاشیاں، گالم گلوج وغیرہ ہوتی ہے۔ اس وجہ سے یہ معنی ہوگئے۔

صاحب مخزن المحاورات نے اس کے ایک معنی دستکاری کرنا اور ڈھنگ لگانا بھی لکھے ہیں مگر ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ اس کی جمع کارستانیاں بھی زبانوں پر ہے۔ جیسے "ذرا کھڑے کھڑے چلے آؤ تو میں ان کی کارستانیاں تم سے بیان کروں" اس کا صرف عام طور سے برائی کے لیے ہے۔

کارستانی دکھانا:۔ ہنر یا سلیقہ دکھانا (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔ بلکہ اس کا استعمال برے محل پر ہے۔ جیسے آج تمھارے لڑکے نے پنکھا توڑ دیا، کل قلم کی نب توڑ دی۔ وہ ہمیشہ اپنی کارستانی دکھایا کرتا ہے۔

اسی محل پر کارستانی دکھا دینا بھی زبانوں پر ہے۔

کارسخت:۔ مشکل کام جو ہر شخص نہ کر سکے۔ فارسی ترکیب مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کارسنبھلنا:۔ کام بننا، کام انجام پانا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

ہمیں بھی ناز ہے اس رحم دل کی کارسازی پر
بگڑ جائے جو بگڑا ہے سنبھل جائے گا کار اپنا شرف

قول فیصل۔ اس محل پر عام طور سے کام بننا ہی زبانوں پر ہے

کارسنج:۔ (بسکون سوم و فتح چہارم) دانا، صاحب لیاقت، فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس کا اردو سے کوئی واسطہ نہیں۔

کار سے لگ جانا:۔ پیٹ پالنے کا بندوبست ہو جانا۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

کارشناس:۔ کار آزمودہ۔ فارسی صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کارشناسی:۔ کام پہچاننا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کارطلب:۔ بہادر، شجاع۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کارطلبی:۔ بہادری، شجاعت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کارفرما:۔ (بسکون سوم و فتح چہارم) حکم کرنے والا حاکم بادشاہ، فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بارگاہ حسن تک پہونچا تو کیا دیکھا عزیز
اک نظر تھی کارفرما اور قتل عام تھا عزیز

قول فیصل۔ حکم دینا کے معنی میں کارفرما ہونا بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کارفرما ہے فقط حسن کا نیرنگ کمال
چاہے وہ شمع بنے چاہے وہ پروانہ بنے جعفر گونڈوی

کارفرمائی:۔ فرمان جاری کرنا، حکم دینا۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کارک:- (بفتح اول و سکون سوم و چہارم کاگ) بوٹل اینڈ کا درخت، انگریزی داں طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اردو داں طبقہ اس محل پر کاگ اور ڈاٹ بولتا ہے۔

کارکردگی:- کام کرنا، کام انجام دینا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صحیح۔ اس نے سب کام بہت حسن و خوبی سے انجام دیا تو اس کی اس کارکردگی کو دیکھ کے اسے انعام دیا۔

کارکردہ:- تجربہ کار، آزمودہ کار، فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کارکرنا:- کام کرنا، کام انجام دینا، اردو صرف قلیل الاستعمال۔

ہے خداوند قادر و مختار
یعنی چاہے جو کچھ کرے وہ کار (مثنوی سبیل نجات)

کارکشت:- زراعت، فارسی مونث، متروک۔

حاصل ملے گا حشر میں اس کارکشت کا
روئے زمیں پہ ہے یہی تکڑا بہشت کا (دبیر)

قول فیصل۔ کارت فارسی میں زراعت کو کہتے ہیں۔ یہ ترکیب شل گفتگو یا نشست شوکے ہے۔

کارکن:- (بسکون سوم و ضم چہارم) کارندہ، کام کرنے والا۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یہی ہیں وارث علم لدن خدا شاہد
یہی رسول کے ہیں کارکن خدا شاہد (اوج)

کارگاہ:- جلاہوں کا کرگہ۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں کرگہ یا کرگھا کہتے ہیں۔

کارگاہ:- چیزیں بنانے کا مقام، کارخانہ، فارسی ترکیب، مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کارگاہِ ہستی میں لالہ داغ ساماں ہے
برق خرمن راحت خون گرم دہقاں ہے (مرزا غالب)

قول فیصل۔ اس کا مخفف، کارگہ بھی زبانوں پر ہے۔

لے سانس بھی آہستہ کہ نازک ہے بہت کام
آفاق کی اس کارگہ شیشہ گری کا (میر)

کارگاہ:- کپڑے کا ٹکڑا جس پر جولاہے سوئی سے بیل بوٹے بناتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کارگاہ فلک:- (کنایۃً) دنیا جہان، آسماں۔ فارسی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کارگاہِ کن فکاں:- دنیا اور دونوں جہاں کے موجودات، فارسی، مونث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کارگاہِ عالم:- دنیا کا کارخانہ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کارگر:- (بسکون حرف سوم و فتح چہارم) سریع التاثیر، مفید، موثر۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی، کاری، مہلک، بھاری، گہرا بھی لکھے ہیں مگر اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

—— اس کے معنی کام کرنے والا اور ہنرمند ہیں۔

کارگر ہونا:- اثر انداز ہونا، فائدہ مند ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عبث دیتے ہو تم الزام مجھ کو سخت جانی کا
نہ ہو جب ہاتھ میں طاقت تو خنجر کارگر کیا ہو (داغ)

قول فیصل۔ اس کا صرف، تدبیر، دوا، اور سحر وغیرہ کے ساتھ ہے۔ جیسے مسلمانوں کا سحر اس پہ کارگر ہو گیا وہ کیوں نہ مانے گا۔ (طلسم ہوشربا)

کارگزار:- کام کرنے والا، کام انجام دینے والا حسن و خوبی سے کام انجام دینے والا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ بڑے بڑے کہن سال کارگزار امیر موجود تھے۔ ان کے ہوتے ولی عہد کی اتالیقی کے لیے اس پر صاد کیا۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات و صاحب فرہنگ آصفیہ نے کام میں ہوشیار، چالاک، مستعد، فرمانبردار، مطیع بھی معنی لکھے ہیں۔ لیکن ان سب معنوں میں عام طور سے نہیں بولتے۔

کارگزاری:- بہت کام کرنا، مستعدی سے کام کو حسن و خوبی سے کام انجام دینا، فارسی مونث فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ نواب شرف الدولہ بہادر، بزور عقل و کارگزاری و خیر خواہی کے ذریعہ سے سفیر تھے۔ وزیر ہوئے۔ (فسانہ عبرت)

(ایضاً) ان کی قابلیت اور کارگزاری ہمیشہ اکبر کو ہمت کے رستے پر کھینچ لاتی تھی۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ کام انجام دینا کے معنی میں بھی بولتے ہیں جیسے حیرت تھی کہ یا الٰہی جہاز خدا نے غرق و تاتار سا یا ہے یا خدا نے اپنی قدرت کاملہ سے سمندر میں عطر لنڈھا یا ہے۔ یا باد صبا کی کارگزاری ہے۔ (فسانہ آزاد)

اس کا صرف دکھانا کے ساتھ بھی ہے۔ یعنی کارگزاری دکھانا جو طنز کے محل پر بولتے ہیں۔ جیسے مختار ہوتے ہوئے آپ نے مدت کے اندر درخواست نہ دے کے مدت نکلوا دی جس سے سخت نقصان ہوا۔ کیا خوب آپ نے کارگزاری دکھائی۔ اسی محل پر طنز یہ انداز میں فقط کارگزاری بھی بولتے ہیں جیسے مارے خدمت کے براتیوں کو گرا دی چلتے

بلا کے نواب صاحب کی ناک کٹوا دی۔ یہ داروغہ صاحب کی کارگزاری ہے یہ

اس کی جمع کارگزاریاں اور کارگزاریوں ہے

کارِ مردانہ :۔ جرأت کا کام، مردانہ کام، فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کارن :۔ (بفتح حرف سوم) باعث، سبب خاطر، وجہ، اردو، مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

گو مجھے تانے گی باجی تیرے کارن اے دوا
میں نہیں کرنے کی تجھ کو شور مت ڈھوے بوا — رنگین

کارن :۔ بین، بین کرکے رونا، اردو متروک۔

روتی ہو ایسا کرکے تم کارن
ہو رہی ہے تمام گھر کی مرن — (فرہنگ آصفیہ)

کارنامہ :۔ (۱) جنگ نامہ، تاریخ کی کتاب جس میں سلطنت کے قوانین مندرج ہوں (۲) دستور العمل، ایکٹ) کارگزاری کی سند۔ فارسی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کارنامہ :۔ زندگی کا بہترین کام، فارسی مذکر، فصیح، رائج

کارندہ :۔ کارکن، مختار، گماشتہ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ کارندوں نے جو دیکھا وہ لے لیا، گلوری گز بھر جس کا عرض و طول۔ (فسانہ عبرت)

کارنس :۔ (بسکون حرف سوم و کسر چہارم) (عربی میں قرناس بمعنی پہاڑ کی چوٹی تھا۔ انگریزی میں کارنس ہوا۔ اور معنی ذیل میں مستعمل ہوا) دیوار کی کگر، اردو میں کانس کہتے ہیں۔ انگریزی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کانس بولتے ہیں صاحب فرہنگ اثر نے نور اللغات کی رد میں لکھا ہے کہ اہل لکھنؤ بجائے بکسر نون، بفتح نون کارنس بولتے ہیں، درانحالیکہ کارنس (حرف را) کے ساتھ کوئی نہیں بولتا۔

کارن فلور :۔ ایک قسم کا چاول کا آٹا، ایک قسم کے غلے کا میدہ جوار اور روٹ کی قسم سے ہوتا ہے انگریزی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کارِ نمایاں :۔ بڑا کام، اہم کام، غیر معمولی کام، عظیم کام، فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

رنگیں لہو سے گوشۂ داماں کیے ہوئے
آئے ہیں جیسے کار نمایاں کیے ہوئے — لا اعلم

قول فیصل۔ بصورت جمع "کارہائے نمایاں" بھی تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

جب حق نے کارہائے نمایاں کیے طلب
آگے حسین پیچھے صف انبیا چلی — فضا لکھنوی

قول فیصل۔ کار نمایاں انجام دینا، کار نمایاں کرنا، کار نمایاں ہونا وغیرہ اس کے صرف ہیں۔

اشک تھے آنکھوں میں، آنکھوں میں لہو تھا تلپٹ
آج کی شب مجھ سے اک کار نمایاں ہو گیا — مجید لکھنوی

کارواں :۔ (۱) سوداگروں کا قافلہ، فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

عبرت جگہ ہے حسن خود اقدرداں پیدا ہوا
چاہ میں یوسف گرا تو کارواں پیدا ہوا — ناسخ

کارواں :۔ (۲) مطلق قافلہ، فارسی مذکر، فصیح رائج

سفر کرتے ہوئے منزل بہ منزل جا رہے ہیں ہم
ہمیں یہ ساری دنیا کارواں معلوم ہوتی ہے
تلوک چند محروم

کارواں سالار :۔ میر قافلہ، فارسی ترکیب صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس کی جگہ قافلہ سالار زبانوں پر زیادہ ہے۔

کارواں سرا :۔ مسافر خانہ، قافلہ اترنے کی سرا، فارسی مونث، فصیح، رائج۔

سینہ ہے کارواں سرائے فراق
نالہ و آہ ہیں درائے فراق — مرزا حاتم علی مہر شاگرد ناسخ

کاروانی :۔ مسافر، قافلے والے، فارسی، صفت، قریب بہ متروک۔

محل صحیح۔ جب کاروانی دہائی افراسیاب کی اور دہائی ہو ملکہ حیرت کی غل کرتے تھے دہشت میں خوف سے دھوپ تھراتی تھی۔۔۔ گمان دو کوس پر صید افگنی کر رہا تھا۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع "کاروانیوں" اور فارسی جمع کاروانیاں بھی بولتے تھے۔ جو اب قلیل الاستعمال ہے۔ جیسے "اس نے خواجہ کی دلجمعی کی اور آگے روانہ ہوا جب کوئی دو کوس یہاں سے ایک سمت کو شکار کھیلتا نکل گیا، تو کاروانیوں پہ قزاق آگرے (کاروانیاں) شور و فریاد کارواں میں اور ہائے والے قلاع الطرفیاں تا بہ فلک پہونچی تھی۔ (طلسم ہوشربا)

کاروبار :۔ کام دھندا، فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

بلبل کے کاروبار پہ ہیں خندہ ہائے گل
کہتے ہیں جس کو عشق خلل ہے دماغ کا — غالب

کاروبار :۔ تجارت کا کام، فارسی مذکر فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ گرانی کا دور ہے کوئی تجارت کرو۔ میاں کاروبار میں خدا نے برکت دی ہے۔

کاروبار: سالقہ . فارسی، قلیل الاستعمال۔

تمھارے دھندے تیاں خوب سمجھتا ہوں
رہا ہے ایسے ہی لوگوں سے کاروبار مجھے — درد

کاروبار: افعال و امور الٰہی ، فارسی ترکیب ، فصیح ، رائج۔

میر نظام فہمی قدرت عیاں ہوا — جوش
دارائے کاروبار مشیت عیاں ہوا — ملیح آبادی

کاروبار ابتر ہونا: بدنظمی ہونا ، انتظام درست نہ رہنا . اردو صرف ، فصیح ، رائج۔

وہ کیا ہوئے مرے احباب رندِ ساغر نوش
کہ کاروبار ہے ابتر شراب خانے کا — سخن دہلوی

کاروبار بگڑنا: تجارت کا کام نہ چل سکنا اردو صرف غیر فصیح ، رائج۔

محل صرف۔ پہلے ان کا کاروبار بہت اچھی طرح چلا لیکن آگے چل کر بگڑ گیا۔

قول فیصل۔ عوام انھیں معنی میں "کاروبار چوپٹ ہونا بھی بولتے ہیں۔

کاروبار چلنا: تجارت کا کام چلنا۔ اردو صرف ، غیر فصیح ، رائج۔

محل صرف۔ تجارت کے لئے تھیں تین ہزار روپیہ دیے ہاں ہم کاروبار چلنے لگے تو رفتہ رفتہ ادا کر دینا۔

کاروبار رہنا: شغلہ رہنا ، اردو صرف قلیل الاستعمال۔

بیکاری امید سے فرصت ہے رات دن
وہ کاروبار حسرت حرماں نہیں رہا — اسیر

قول فیصل۔ سالقہ رہنا کے معنوں میں سے گفتگو ہوتی ہیں قلیل الاستعمال ہے۔

تمھارے دعدے تیاں خوب جانتا ہوں میں
رہا ہے ایسے ہی لوگوں سے کاروبار مجھے — درد

کاروبار طاق پر رکھا رہنا: کام دھندا بند رہنا۔ اردو صرف ، غیر فصیح ، رائج۔

بادہ نوشی پر رہا دارومدار اب کی برس
طاق پر رکھے رہے سب کاروبار اب کی برس — صبا

کاروبار کرنا: تجارت کرنا۔ اردو صرف ، غیر فصیح ، رائج۔

محل صرف۔ کوئی کاروبار کرو خالی بیٹھنے سے کیا فائدہ

کاروبار میں رہنا: بکھیڑوں میں پھنسا رہنا ، علائق دنیا میں گرفتار رہنا ، کام دھندے میں مشغول رہنا۔ اردو صرف ، قلیل الاستعمال۔

دنیا کے کاروبار میں تم اے صبا رہے
عقبیٰ کا کچھ نہ کام کیا کیا غضب کیا — صبا

کاروبار ہونا: کام کاج ہونا ، کام دھندا ہونا۔ اردو صرف ، غیر فصیح ، رائج۔

ہے اس انجمن میں یکساں عدم و وجود میرا
کہ جو میں یہاں نہ ہوتا یہی کاروبار ہوتا — اسمٰعیل میرٹھی

کارہ: (بکسر سوم) کراہت کرنے والا ، عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کفر کی راہ سے کارہ تھا جو وہ نیک طریق
کس بشاشت سے ہوا رہبر ایماں کا رفیق — انیس

کاری: (صحیح کری بفتح اول) خوردنی ماکولات مسالہ ملا ہوا گاڑھا شوربا دار گوشت جس میں ہلدی وغیرہ ڈال کر خشکے کے ساتھ انگریز لوگ کھاتے اور دیسی کاری بھات کہتے ہیں۔ انگریزی مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا تعلق نہیں۔

کاری: (زخم وغیرہ کے لیے) گہرا ، پودا پورا ، بھرپور ، فارسی صفت ، فصیح ، رائج۔

تیر الفت جو تھا لگا کاری
رشک مبالغہ ہوئے جاری — شوق لکھنوی (زہر عشق)

قول فیصل۔ اس کے لغوی معنی ہیں تاثیر کرنے والا وہ جو حد کمال تک پہنچ چکا ہو۔ لگنا ، لگانا اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

کاری لگانہ زخم سکتے ہی ہم رہے
اتنا قصور خنجر قاتل میں رہ گیا — (نامعلوم)

کاری: باثر ، کارآمد ، کام کا ، فارسی صفت قلیل الاستعمال۔

کر کے ایسی نصیحتیں کاری
جب کیا میں نے نفس کو عاری — قدر بلگرامی

کاری: سخت لات ، بھاری لات ، لات کی ضرب شدید و مہلک ، اردو ، مرغ بازوں کی اصطلاح قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ مرغ باز ان کے کانٹوں کی بوچھار سے نار کھاتے ہیں کاری کے خوف سے خون جگر پیتے ہیں۔ (فسانہ عبرت)

کارے دارد: مشکل ہے۔ آسان نہیں ہے اہم کام ، فارسی ترکیب ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل صرف۔ آپ غالب کے شعر پر جو مصرعہ لگا رہے ہیں۔ یہ آسان نہیں کارے دارد۔

کاریز: کھیت میں پانی دینے کی۔ فارسی مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کارے کردی: بہت بڑا کام کیا ، تو نے ایسا کام کیا جس کا جواب نہیں ، فارسی ، فقرہ ، فصیح ، رائج

ع واللہ کردے حسین کارے کردی — لا اعلم

کاری کھائی: جب ایک مرغ دوسرے مرغ کو شدید ضرب پہونچاتا ہے تو کہتے ہیں اس نے کاری کھائی ، اردو مرغ بازوں کی اصطلاح۔

قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں۔ میں نے اسے کیز کی کھائی بوئے سنا ہے ایک مرغ کا خار دوسرے مرغ کے کان میں گھس جاتا ہے اور وہ تاب نہ لا کر بالی سے باہر اڑ جاتا ہے۔

کارے کہ نکو نہ شد مگو شد کہ نہ شد جو کام اچھا نہ ہوا اچھا ہوا کہ نہ ہوا۔ یعنی برے کام کا نہ ہونا ہی اچھا ہے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کاریگر :۔ کارگر کا زیبہ چلیہ بیائے معروف) ہنرمند، پیشہ ور، دستکار، بنانے والا، فن کا ماہر کامل، ہوشیار، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ زردوزی کے جتنے کاریگر ہیں ان کو آری والوں سے کم نفری ملتی ہے۔

کاریگر ۲ راج گیر۔ معمار، اردو، فصیح، رائج

محل استعمال۔ برسات کا زمانہ قریب ہے کاریگر بڑھاؤ تاکہ عمارت جلدی تیار ہو جائے۔

کاریگری :۔ ہنرمندی، دستکاری، استادی ہوشیاری، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

اے ساقی ایک آن نہ گزری بغیر دور
کاری گری یہ ہے کہ پلائی بھری شراب — رشک

یہ قدرت کی کاریگری ہے جناب
کہ ذرے کو چمکائے جوں آفتاب — اسمٰعیل

کاریگری ۲ (طنزاً) بے سلیقگی، نادانی، اردو مونث، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ تم نے کچی دیوار پر سیمنٹ کا پلاسٹر کر دیا آٹھ دن بھی نہیں گزرے کہ سب پلاسٹر گر گیا۔ اچھی کاریگری دکھائی۔

کارے نہ مسلے :۔ حاصل نہ حصول محض فضول، یونہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں مسلے کے بجائے دسلے بولتی ہیں۔ یعنی کارے نہ دسلے۔

کاڑھا ۱ جوشاندہ، ہندی مذکر، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں بھی بولتی ہیں۔

کاڑھا ۲ وہ گرم دوائیں جو عام لوگ زچہ کو بعد زچگی آنول کے اخراج کے واسطے جوش دے کر پلاتے ہیں اس کے نام سے موسوم ہیں کیوں کہ کاڑھا ہندی زبان میں بمعنی جوشیدہ و جوش دادہ آیا ہے۔ اسقاط کے موقع پر بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔ اس میں اکثر پوست املتاس، بانس کی جڑ چھوارے، کھوپرا، سونٹھ، سونف، مغز بادام وغیرہ ۳۲ چیزیں ڈالتے ہیں۔ ہندی مذکر۔

زہر لگتی ہے مجھ کو اچھوانی جب ہیوں گی ملا جنائی کو
بہنیں دیتی ہو مجھ کو کاڑھا کیوں ہو بلائیں کیا بتا جنائی کو
(رنگین دہلوی)

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کے قرب و جوار کے دیہات کی زبان ہے۔ خاص لکھنؤ کی عورتیں اچھوانی " بولتی ہیں۔

کاڑھ کوڑھ :۔ کاڑھ کے ساتھ کوڑھ تابع، عورتوں کی زبان۔ (مقولہ) چار دن کرنے جھٹ پٹ سی سلائی کاڑھ کوڑھ تیار کر دیے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوڑھ تابع نہیں جو بہت کمی کے ساتھ عورتیں بولتی ہیں۔ فقرہ بالا میں کاڑھ کوڑھ استعمال ہوا ہے مگر موجودہ دور میں کاڑھ کوڑھا کے " نا لطف ہوتا ہے

کاڑھنا ۱ نکالنا، باہر کرنا، فصد یا جونک کے ذریعہ سے خون نکالنا، ۔ اردو، متروک۔

ہے اگر ذوق وصال اس کا تو جی کھب بیٹھے
ڈھونڈ کر اک کاڑھیئے اس کے بھی ملنے کی طرح — میر

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی اور بھی لکھے ہیں۔ ۱۔ کھینچنا، کشید کرنا ۲۔ جوش دینا، اوٹانا، جیسے دودھ کاڑھنا ۳۔ چننا، انتخاب کرنا۔ الگ کرنا۔ ۴۔ لکیریں کھینچنا، اسقاط کرنا، پیٹ گرانا، گنوار دل کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

کاڑھنا ۲ ادھار لینا، قرض لینا، گنواروں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کاڑھنا ۳ پھول بنانا، کشیدہ بنانا، کپڑے میں تاگے سے بیل بوٹے بنانا، تیلی بھرنا، مری ضمیدا وغیرہ بنانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ حمیدی بیگم سینے پرونے اور کاڑھنے میں بڑی مشاق ہے۔

کاڑھنا ۴ جالی کا حلقہ سینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اسے جالی کھولنا کہتے ہیں۔

کاڑھنا ۵ جلا وطن کرنا، برطرف کرنا، ہنود عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاسب :۔ (بکسر سوم) کسب کرنے والا، عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

انجام اس سعی کا جو ہونا ہے سو ہوا
کاسب کو کما لہ جاہئے استقلال — نظم طباطبائی

کاست :۔ سکون۔ کم ہونا گھٹ جانا۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اردو میں تنہا مستعمل نہیں بلکہ بے کم و کاست بولا اور لکھا جاتا ہے۔ اس کے معنی ہیں " بغیر کچھ گھٹائے بڑھائے۔

کاسد :۔ (بکسر سوم) بے قدر، کھوٹا، ناقص

وہ جس کا رواج نہ ہو۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہوں میں بازار جہاں میں وہ متاع کاسد
مستر د کر گئے لے کے خریدار بہت — رند

کاسر:۔ (بکسر سوم) توڑنے والا، عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کاسر اصنام:۔ بتوں کو توڑنے والا حضرت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مراد ہوتی ہے۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ سوا علی کے کاسر اصنام کسی اور کو نہیں کہہ سکتے تھے اس لئے کہ دوش رسول پہ چڑھ کر بت توڑے۔

کاسر ریاح:۔ ریاح کو کم کرنے والا۔ فارسی ترکیب اطبا کی اصطلاح۔

محل نسخہ۔ آج حکیم صاحب نے تمہارے نسخے میں یہ دوائیں بڑھائی ہیں جو کاسر ریاح ہیں

کاسنی:۔ (بسکون سوم) ایک دوا کا نام فارسی مونث، اطبا کی اصطلاح۔

میری دود آہ کے آگے ہوئی ہے بے نشاں
اب دوا کر بھی نہیں ہوتی سپہر کاسنی — خائز دہلوی

قول فیصل۔ عربی میں ہندبا کہتے ہیں اور اس کے پتے سلاد کے مانند ہوتے ہیں مزاج اگلقول درابن بیطار اول درجے میں سرد و تر، بعض کے نزدیک خشک، شیخ ابو علی قانون میں لکھتا ہے کہ کاسنی دو قسم کی ہوتی ہے، ایک دشتی یعنی جنگلی دوسری بستانی یعنی باغی، پہلی قسم کی درجہ اول میں بارد ہے۔ مگر سوکھی ہوئی اول درجہ میں خشک و تر اخیسر درجے بیماتر ہے۔ دشتی میں رطوبت کم اور بستانی میں نہایت برودت اور رطوبت ہوتی ہے۔

کاسنی:۔[۲] سرخی مائل نیلا رنگ، بنفشئی۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

رشک نیرنگ جہاں ہے ان حسینوں کا لباس
زرد نارنجی، گلابی، کاسنی گلنار سبز — لطافت

کاسنی پوٹیا:۔ سفید کبوتر جس کے سینے کے پر کاسنی رنگ کے ہوتے ہیں۔ اردو، مذکر، اہل لکھنؤ کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ یہ نہیں بولتے، کالے پوٹے والے کبوتر کو کل پوٹیا کہتے ہیں۔

کاسنی رنگ:۔ سرخی مائل نیلا رنگ، بنفشئی، اردو مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ یہ رنگ نیل، شہاب اور کھٹائی سے تیار ہوتا ہے

کاسہ:۔[۱] (بفتح اول وسوم) پیالہ، کٹورا۔ بادیہ۔ فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کاسا بھر کھانا، عصا بھر چلنا۔

قول فیصل تانبے کے بڑے کنڈے لگے ہوئے ظرف کو بھی کاسہ کہتے ہیں جس میں گھڑا ڈیڑھ گھڑا پانی آتا ہے اسی کو (بنون غنہ) کانسی بھی کہتے ہیں۔

کاسہ:۔[۲] بھیک کا ٹھیکرا، کشکول، فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

ہو گئے ہیں دیکھ کر مسطر سپہر کو ہم فقیر
چاہیے کاسہ ہمارے ہاتھ میں طنبور کا — دبیر

کاسہ:۔[۳] نقارہ، طبل، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاسہ:۔[۴] طعام خاصہ، راجہ کا طعام (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔

کاسہ:۔[۵] کھانا، جیسے وہ کاسا بھیجئے، یا ساسانہ دیجئے۔ یعنی کھانا کھلا دینا پاس رکھنے سے اچھا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔

کاسہ باز:۔ بازی گر جو کاسے سے کھیل کرتے ہیں۔ (کنایۃً) حیلہ گر، مکار۔ فارسی، صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

کاسہ بازی:۔ (کنایۃً) مکاری، حیلہ گری، فارسی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کہتے ہیں بولتے۔

کاسہ پشت:۔ سپر، ضعیف، (کنایۃً) آسمان فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال

کاسہ چشم:۔ حلقہ آنکھوں کا، فارسی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے

کاسہ [illegible]:۔ گدائی کا کاسہ، فارسی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بولتا ہے۔

کاسہ دریوزگی:۔ فقیر کا کاسہ، وہ ظرف جو فقیر بھیک مانگتے وقت لئے رہتے ہیں، فارسی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اے برید گرم رو لا اس میں قطرہ کی [illegible]
کاسۂ دریوزگی تیرا یہ زریں جام ہے — عزیز لکھنوی

کاسہ زانو:۔ وہ مقام جہاں زانوں کا جوڑ ہے فارسی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کاسہ سر:۔ جمجمہ، کھوپڑی، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

پاؤں تھراتے تھے جن کے سامنے جاتے ہوئے
کاسہ سر ان کے دیکھے ٹھوکریں کھاتے ہوئے — [illegible]

کاسۂ گدائی:۔ بھیک مانگنے کا ظرف، فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

زکاتِ حُسن دے اے جلوۂ بینش کہ مہر آسا
چراغِ خانۂ درویش ہو کاسہ گدائی کا — غالب

کاسہ گر:۔ پیالے اور طباق بنانے والا، کسگر فارسی صفت، فصیح، رائج۔

کاسۂ گردوں:۔ کاسہ کا آسمان سے استعارہ فارسی، ترکیب، قلیل الاستعمال۔

نہ پوچھ وسعتِ میخانۂ جنوں غالب
جہاں یہ کاسۂ گردوں ہے ایک خاک انداز — مرزا غالب

کاسہ لیس:۔ (یائے مجہول۔ بے اضافت) خوشامدی دل چٹا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

بحرِ کم ظرف ہے بسانِ حباب
کاسہ لیس اب ہوا ہے تو جس کا — میر

کاسہ لیس:۔ ۲ لالچی، پرخور، پرشکم، پیٹو فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صحبتِ زہدانِ ساغر کش مجھے آتے ہیں یاد
پھنس گیا ہوں حلقۂ زُہّاد کاسہ لیس میں — ناسخ

کاسہ لیس:۔ ۳ فقیر، گدا۔ فارسی ترکیب قلیل الاستعمال۔

جو ہے ہم کاسہ لیسوں کا مکاں بھی
کمھاری سا کسی کونے میں اگر ہے — شاد

کاسہ لیس:۔ ۴ کسی سے فیض حاصل کرنے والا، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

ہوں کاسہ لیس میکدہ ساقی نہ جاؤں گا
میں چاشت خوردۂ تہہ جام ہو چکا — رند

کاسہ لینا:۔ بھیک مانگنا، گدائی کرنا۔ (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل۔ عام طور سے مستعمل نہیں۔

کاش:۔ افسوس اور تمنا کا کلمہ، کیا اچھا ہوتا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

اس سے بہتر یہ بات تھی بھائی
ہو گئے ہوتے کاش عیسائی — نظم (طباطبائی)

محلِ صرف۔ اب تک وہ لذت دل سے نہیں جاتی اور جب یاد کرتا ہوں زار زار روتا ہوں۔ کاش میں بھی دیوانہ ہو جاتا۔ (دربارِ اکبری)

قولِ فیصل۔ حسرت، خواہش اور تمنا کے مقام پر مستعمل ہے۔ ماضی اور مضارع دونوں طرح کے فعلوں کے ساتھ بولتے ہیں۔

(مضارع) میں بھی منہ میں زبان رکھتا ہوں
کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے — مرزا غالب

(〃) ہاں نہ آئے زبان پر نہ سہی
کاش یہ آپ کی نہیں جاتی — جلیل

انھیں معنی میں "کاشکے" بھی بولتے ہیں۔

(ماضی) چین و جاپاں میں کاشکے جاتے
واں سے جوتے بنانا سیکھ آتے — نظم (طباطبائی)

کاشکے وہ بھی ہمارے سامنے ہی ہو چکیں
گردشیں باقی ہیں جتنی چرخِ زنگاری میں اور — مصحفی

(مضارع) منظر اک بلندی پر اور ہم بنا سکتے
عرش سے ادھر ہوتا کاشکے مکاں اپنا — غالب

بعض اساتذہ لکھنؤ "کاشکے" کی جگہ تنہا کاش ہی بولتے ہیں۔ انھیں معنی میں "اے کاش" بھی بولتے ہیں۔ جیسے (ماضی) اے کاش میں کچھ نہیں تو بارہ برس ہی اور جیتا۔ (توبۃ النصوح)

روزِ محشر کو گناہوں کا نہ کھٹکا رہتا
کہیں اے کاش جو ہوتی تمھیں ہرائیں ہو — اسیر

کاشانہ:۔ جھونپڑا، چھوٹا سا گھر، فارسی مذکر، قلیل الاستعمال۔

گریہ چاہے ہے خرابی مرے کاشانے کی
در و دیوار سے ٹپکے ہے بیاباں ہونا — غالب

قولِ فیصل۔ موجودہ دور میں عام طور سے ہر چھوٹے یا بڑے مکان کو کاشانہ کہتے ہیں۔

دل سینے میں جلتا ہے یہ پروانہ ہے کس کا
بو خلد کی آتی ہے یہ کاشانہ ہے کس کا — دبیر

چڑیوں کے گھونسلے سے بھی مراد ہوتی ہے۔ مگر کم بولتے ہیں۔

کیا کسی شعلے کا ممنون نہ کرے گی آ کر برق
کیا نہ چمکے گا ستارہ مرے کاشانے کا — رعب

لرزاں ہوا کے جہل سے شیخ علوم تھی
کاشانۂ ہنر میں آواز بوم تھی — جوش ملیح آبادی

فارسی لغات میں اس لفظ کی تشریح یوں ہے کاش = شیشہ اور آنہ، کلمہ نسبت، یہ کلمہ تحقیر کا ہے جاڑوں کے رہنے کا وہ مکان جس میں چاروں طرف روشن دانوں میں شیشے لگے ہوں مثل حمام کے تاکہ روشنی آئے اور ہوا نہ آسکے۔

کاشانۂ دل:۔ دل کا کاشانے سے استعارہ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

کاشانۂ دل جب سے پسند آیا کسی کا
غم سلمہ اللہ تعالیٰ نہیں جاتا — رند

کاشانی:۔ کاشان کا رہنے والا، ایران میں ایک شہر کا نام کاشان ہے۔ فارسی، صفت، رائج۔

قولِ فیصل۔ کاشان کی چیز کو بھی کاشانی کہتے ہیں جیسے "کاشانی مخمل جو ایک بہترین رنگ کی ہوتی ہے۔"

کاشت:۔ (بسکون سوم) زراعت، کھیتی باڑی کرنا، بونا جوتنا، فارسی مؤنث، فصیح، رائج۔

اب نہیں طاقت رہی برداشت کی
عشق کی تم نے دنوں تو کاشت کی — میر

تولفصیل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے ۔

کاشتکار:۔ کھیتی باڑی کرنے والا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ خدا معلوم تمہارے کاشتکار کس قسم کے ہیں کہ مار کھاتے ہیں اور پوت ادا نہیں کرتے۔

کاشتکار باستحقاق حقہ:۔ موروثی اسامی مستقل اسامی۔ (نور اللغات)

تولفصیل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کاشتکاری:۔ کھیتی باڑی، زراعت، فارسی مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کاشتکاری کو کسی زمانے میں عیب سمجھا جاتا تھا آج بڑے بڑوں کی زندگی کا سہارا ہے۔

کاشت کرنا:۔ زمین جتوانا، زراعت کرنا، بووانا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ قدیم زمانے کے زمیندار کاشت کرنے کو معیوب سمجھتے تھے آج اسی کو ہنر سمجھ کے کر رہے ہیں۔

کاشت میں لانا:۔ کاشت کرنا، جوتنا بونا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ خدا کی شان ہے کہ دوسری زمین بھی اگر کاشت میں لائی جاتی ہے تو کچھ دن میں اس قابل ہو جاتی ہے کہ اناج پیدا ہو سکے۔

کاشف:۔ (بکسر سوم) کھولنے والا، ظاہر کرنے والا عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

عشق رخ کاشف اسرار نہاں ہوتا ہے
یہ ورق لوح طلسم دو جہاں ہوتا ہے
صبا

کاشمیر:۔ کشمیر، رائج۔

اب تجھے کہتے ہیں یوں سب طائران کاشمیر
می پریدیکن بیال پس رواں مانند تیر
سودا

تولفصیل۔ عام بول چال میں کشمیر ہے۔

کاشو:۔ (واؤ معروف) کشمیری، کشمیر کا رہنے والا اردو، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ اتفاق سے جتنے بھانڈ ہیں۔ سب نے ناچ گانے کا پیشہ چھوڑ دیا۔ اب سب کاشو بھائی کسی نہ کسی تجارت میں لگے ہوئے ہیں۔

کاشی:۔ ہندوؤں کی ایک مشہور تیرتھ گاہ جو بنارس سے ملی ہوئی ہے۔ ہندی مؤنث، رائج۔

سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل
برق کے کاندھے پہ لاتی ہے صبا گنگا جل
محسن کاکوروی

قول فیصل۔ ایک معنی منسوب بہ کاشان بھی ہیں، کاشان کا رہنے والا کاشان ایران کا ایک شہر ہے۔ مثلاً منتشم کاشی صاحب فرہنگ آثر نے روغن کئے ہوئے سفالی برتن اور کھپرے کے معنی میں بھی لکھا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاظم:۔ [1] (بکسر سوم) غصے کو ضبط کرنے والا، غصہ پی جانے والا۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کاظم:۔ [2] امام موسیٰ بن جعفر صادق علیہ السلام کا لقب جو شیعوں کے ساتویں امام ہیں۔ عربی، رائج۔

کاظمی:۔ (بکسر سوم) شیعوں کے ساتویں امام حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے جس کا سلسلۂ نسب کسی بھی پشت سے ملتا ہو۔ اس کو کہتے ہیں۔ عربی، صفت رائج۔

قول فیصل۔ کاظمی کو موسوی بھی کہتے ہیں

کاظمین:۔ [1] (بکسر سوم و فتح چہارم) عراق کے ایک شہر کا نام، عربی، رائج۔

تو اپنے ایک جام پہ نازاں ہے ساقیا
جو دہ پلانے والے ہیں پروا ہے جھگڑ کیا
تبلائے دیتا ہوں تجھے میخانوں کا پتا
بطحا و کاظمین فخر اساق و سامرا

قول فیصل۔ شہر کاظمین حکومت بنی عباس کے زمانے میں بغداد کا قبرستان تھا۔ لیکن حضرت امام موسیٰ کاظم کے دفن کے بعد رفتہ رفتہ آباد ہوا۔ اب ایک مستقل شہر ہے شہر بغداد سے پانچ میل کے فاصلے پر واقع ہے دریائے دجلہ کی قربت سے باغات میوہ ہائے گوناگوں بکثرت ہیں۔ موسم معتدل رہتا ہے۔ روضۂ اطہر حضرت موسیٰ بن جعفر و محمد تقی علیہم السلام نہایت شاندار و خوبصورت ہے جو ایک وسیع رقبے کی چہار دیواری میں واقع ہے ایوان حرم مذکور بہ نسبت دیگر ایوان ہائے۔ قبات و عالیات کے وسیع تر د پرشکوہ اور ہر سہ جانب ایوان شہر کاظمین میں حسب ذیل مقامات زیارات ہیں۔ قبر مطہر حضرت امام موسیٰ بن جعفر و حضرت امام محمد تقی علیہم السلام بیرون روضہ سید ابراہیم و سید اسمٰعیل فرزندان حضرت موسیٰ بن جعفر کے قبور ایک قبہ کے اندر ہیں۔ مندرجہ ذیل علماء اندرون رواق و عمارت صحن میں۔ ان کے علاوہ بھی بہت سی دیگر قبریں ہیں۔ (۱) جناب ابن قولویہ آپ شیخ مفید علیہ الرحمہ کے استاد تھے۔ (۲) جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ والرضوان (۳) جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ (۴) جناب علامہ سید مرتضیٰ علم الہدیٰ (۵) علامہ سید رضی علیہ الرحمہ جامع نہج البلاغہ۔

مسجد براثا۔ جو جدید سڑک کاظمین سے بغداد کو گئی ہے اس پر ایک بہت بڑا قبرستان ہے۔ جس پر یہ مسجد واقع ہے جس کے بے حد فضائل ہیں۔ جنگ نہروان سے واپس ہوتے وقت حضرت علیؑ نے یہاں قیام کیا یہاں ایک پتھر قبلہ کی جانب نصب ہے جس پر حضرت مریمؑ نے حضرت عیسیٰؑ کو لٹا کے نماز پڑھی تھی۔ یہ خانۂ مریم کے نام سے بھی مشہور ہے اس کے علاوہ بہت سے معجزات یہاں کے مشہور ہیں اسی کے متصل حضرت یوشع اور جناب بہلول دانا کی قبر ہے۔ (مصباح الزائرین)

کاظمین:۔ [2] ایک قدیم محلے کا نام۔ جو مغربی لکھنؤ

میں واقع ہے۔ اس محلے کا نام اس وجہ سے ہوا کہ یہاں روضہ کاظمین کی شبیہ بنی ہوئی ہے۔

کاغذ ۱؎ (بفتح اول و سوم) قرطاس، وہ چیز جس پر لکھتے ہیں۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ذوقِ دل سوختہ دیواں لکھے کیا اپنا خاک
سمجھیں بنیں گرمیِ سخن کا کاغذ — ذوق

قول فیصل۔ اس کی جمع کاغذات ہے۔ فارسی میں دال مہملہ سے ہے، اکا رغ بمعنی بانگ، نالہ، دال کلمۂ نسبت فارسی میں مجازاً بمعنی مکتوب، نامہ، قبالہ، تمسک و محلکہ ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ "اس لفظ کو صاحب قاموس نے بدال مہملہ بصورت کاغد لکھا ہے۔ مگر صاحب مقامات حریری نے درۃ الغواص میں بعض مصنفوں کے حوالے سے لکھا ہے کہ کاغذ اور کاغد دونوں عربی ہیں۔"

کاغذ ۲؎ مکتوب، نامہ، خط، فارسی، مذکر، متروک۔

قاصد اس کوچے میں رہتا ہے اعزاز قاصد پہ
بھیجتے جاتے ہیں لکھ لکھ کے برابر کاغذ — دبیر

یوں اسیران قفس تک کوئی پہونچا گل برگ
جیسے غربت میں شفیقان وطن کا کاغذ — ذوق

کاغذ ۳؎ سند، نوشتہ، قبالہ، تمسک۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

جو دن دیا ہمیں جاگیر میں ملا بوسہ
کہ یار کے خط عارض نے لکھ دیا کاغذ — قدر

کیا کرے خانۂ ہستی کا کوئی دعویٔ ملک
نام پر کس کے ہے اس قصر کہن کا کاغذ — ذوق

کاغذ ۴؎ اخبار، پرچہ، خبر، ورق، روزنامچہ، فارسی، مذکر، متروک۔

نقد جاں دے کے اسے آج غریز دے لو

مصر مقصود سے آیا ہے خبر کا کاغذ — تجمل

کاغذ ۵؎ نامۂ اعمال۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

گور میں پیش ہو جب دفتر تن کا کاغذ
ہو سیاہی کو سفیدی کفن کا کاغذ — ذوق

کاغذ ۶؎ ہندی، کاغذ زر، پرامیسری کا غذ، نوٹ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اب پرامیسری نوٹ "ہی کہتے ہیں۔

کاغذِ ابری: ایک قسم کا کاغذ جو جلدوں پر چڑھایا جاتا ہے۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، فصیح، رائج۔

کر دیا قحط کے حالات مرقوم
ہوا ہے کاغذ ابری بھی معدوم — منیر

کاغذات: کاغذ کی جمع۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہو کے میری طرف سے تم مختار
جان لو کاغذات سامی دار — (نالۂ رسوا)

کاغذاتِ کارروائی: وہ کاغذ جو مقدمے کے دوران میں عدالت میں پیش ہوتے رہتے ہیں، فارسی ترکیب، عدالت کی اصطلاح۔

کاغذِ آزادی: خط آزادی، آزادی کا پروانہ

مژدۂ قتل سے اس عہد شکن کا کاغذ
ہو مری روح کو آزادی تن کا کاغذ — ذوق (نور اللغات)

قول فیصل۔ مثال ناقص ہے اس لیے کہ لغت قائم کیا گیا ہے کاغذ آزادی اور مثال میں ہے آزادی کا کاغذ۔ عام طور سے اب زبانوں پر نہیں ہے۔

کاغذ باد: (باضافت) کنکوا، پتنگ، فارسی، ترکیب، مذکر، متروک۔

نامۂ میر کو اڑاتا ہے
کاغذ باد کر لیا قاصد — میر

قول فیصل۔ اسی کو کاغذ بادی بھی کہتے ہیں۔

پس از فنا مری آنکھوں نے یہ ہوا باندھی
کہ حال کاغذ بادی ہے شامیانے میں — صبا

جس دیوانہ کر دل گر شور دل سے آہ و فغاں کا
یہ رنگ کاغذ بادی کا ہو عالم سقف زنداں کا — منتہی۔ شاگرد آتش

کاغذ بادی کا اڑنا یا اڑانا وغیرہ اس کے صرف ہیں۔

عاشق تمھارے دیدۂ تر سے ہو منفعل
اڑ تا بہ نار سا کاغذ بادی سحاب ہو — عاشق (کنھیا لال)

ہونا کے ساتھ بھی کہتے تھے۔

یہ دل ہوائے جنوں میں ہے کاغذ بادی
کبھی قیام کیا میں نے گاہ کی گردش — بحر

مؤلف نور اللغات نے اسی کو کاغذ ہوائی بھی لکھا ہے جو لکھنؤ میں بالکل مستعمل نہیں۔

کاغذ بگڑنا: کاغذ خراب ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

آئی پیری تو کہاں پھر وہ جوانی کی بہار
کہ بگڑ جاتا ہے تصویر کہن کا کاغذ — داغ

کاغذ بھر گھٹنا: کاغذ کے انداز سے کم ہونا یا دبلا ہو جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

غم فرقت سے گھٹتی رہتی ہے ہر سند کاغذ بھر
تماشا ہے نظر گر تم مری تصویر پر رکھو — راسخ

قول فیصل۔ اسی کو "کاغذ بھر کم ہونا" بھی کہتے ہیں۔

کاغذ پتر: دستاویز اور پرونوٹ وغیرہ، اردو، مذکر۔ عوام اور جدید لوگوں کی زبان۔

محل صرف۔ تم نے دعویٰ تو کر دیا کہ یہ میرا مکان ہے مگر تمھارے پاس اس کے ثبوت میں کوئی کاغذ پتر بھی ہے۔

قول فیصل۔ عوام اور عورتیں خط اور چٹھی کے معنی میں

بھی بولدیتے ہیں۔

کاغذ پر چڑھانا:۔ درج رجسٹر کرنا، بہی میں لکھنا (نور اللغات)

قول فیصل۔ جس چیز پہ لکھتے ہیں اس کے نام کے ساتھ بولتے ہیں جیسے "اگلا ہیوں کے حسابات بہلا تم نے رجسٹر پر چڑھالے۔ اب بہی کھاتے پر چڑھا رہے ہو۔ اس سے کیا فائدہ"

کاغذ پلٹوانا:۔ کسی کی دستاویز کسی دوسرے کے نام لکھوانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ کسی دوسرے کے نام سے مکان خرید ڈالو۔ بعد میں اپنے نام کاغذ پلٹوا لینا۔

کاغذ پیش کرنا:۔ حساب کی فردوں کا حساب سمجھنے والے افسر کے حضور میں لانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بصیغہ جمع (کاغذات پیش کرنا) زیادہ بولتے ہیں۔

کاغذ پیش ہونا:۔ (لازم) حساب کی فردوں کا حساب سمجھنے والے افسر کے سامنے لایا جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کاغذات پیش ہونا زیادہ بولتے ہیں

کاغذ دیکھنا:۔ حساب کتاب دیکھنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

محل صرف۔ انھیں کھیل کود کی باتوں میں اپنا وقت ضائع کرتے ہیں اور نہ ریاست دیکھتے ہیں نہ کاغذ دیکھتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اب کاغذ کی جگہ کاغذات بولتے ہیں۔

کاغذ زر:۔ تمسک، قبالہ، نوٹ۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کاغذ سا:۔ (کنایۃً) نہایت ہلکا اور پتلا نازک سفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کمی کے ساتھ، کاغذ کا سا، کاغذ سیا بولتے ہیں۔ جیسے "چودھری صاحب کے پاس ابرک کے ٹکڑے بالکل کاغذ کے ایسے کافی مقدار میں دیکھے ہیں

کاغذ سیاہ کرنا:۔ خوب لکھ کے کاغذ بھرنا، کاغذ پر بہت کچھ لکھنا، لکھتے لکھتے کاغذ لیپ دینا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

مجھ سے قاصد کہتے ہیں خط کوئی پڑھتا ہی نہیں
رات دن ناحق کیا کرتا ہے تو کاغذ سیاہ
ناسخ

کاغذ سیاہ کرنا:۔ غلط باتیں لکھ کے کاغذ خراب کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہمارا نامۂ اعمال ہے وہ سبزۂ خط
فرشتے کس لیے کاغذ سیاہ کرتے ہیں
بحر

کاغذ کا بڑہ:۔ کاغذ کی طولانی فرد۔ اردو، قریب بہ متروک۔

مضمون رہ گئے ہیں سو قاصد تو کرلے یاد
کاغذ کا بڑہ اب کوئی باقی نہیں سفید
ناسخ

کاغذ کا پٹے باز:۔ وہ کھلونا جو کاغذ میں تیلیاں لگا کر اس طرح بناتے ہیں کہ جب اسے چلائیں تو وہ اس طرح ہاتھ چلائے جیسے پٹے باز پٹا کھیلتے وقت ہاتھوں کو حرکت دیتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی جھاڑ، جھلا، پتلا دبلا آدمی لکھے ہیں اور لکھا ہے کہ جن لوگوں نے اس کے معنی چالاک لکھ کر بانداؤں میں نام لکھایا جھک مارا ہے کیوں کہ انہوں نے کبھی بولتے نہیں سنا اور یہ خبر نہیں کہ اصل میں یہ پھبتی ہے۔ اس کے معنی یہ نہیں ہیں جس طرح نہایت گورے آدمی کو ٹھور کی پتلی کہتے ہیں۔ اسی طرح دبلے پتلے آدمی کو کاغذ کا پٹے باز۔

کاغذ کرنا:۔ ہندی تمسک لکھ دینا، دستاویز لکھنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاغذ کرنا:۔ ہندی کسی چیز کسی کے نام لکھ دینا۔ کسی کے نام پر قبالہ لکھنا، تقسیم کرنا، بہی کھاتہ کرنا۔ (مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

کاغذ کرنا:۔ ہندی ہبہ نامہ لکھنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاغذ کھو جانا:۔ موت نہ آنے کے محل پر مستعمل، اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ ہم سے اتنی گرانی برداشت نہیں ہوتی موت مانگتی ہوں مگر نہیں آتی۔ معلوم ہوتا ہے کہ کاغذ ہی کھو گیا ہے۔

قول فیصل۔ کھو جانا کی جگہ گم ہو جانا بھی بولتے ہیں۔

کاغذ کھولنا:۔ عیب فاش کرنا، کسی پوشیدہ بات کو ظاہر کرنا، عیب کھول دینا۔ (مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاغذ کھیوٹ:۔ وہ کاغذ جو پٹواری سالانہ تیار کرتا ہے۔ (فیروز اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اسے کھیوٹ کہتے ہیں۔

کاغذ کے گھوڑے:۔ خطوط، چٹھیاں، نامے، مکتوبات، خط و کتابت۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف دوڑانا، نیز دوڑنا کے ساتھ زیادہ ہے

کاغذ کے گھوڑے دوڑانا:۔ جابجا خطوط بھیجنا، اردو محاورہ، عوام اور عورتوں کی زبان۔

خط پہ خط لکھیے گا اے رشک ہوا
گھوڑے کاغذ کے بھی دوڑا دیجیے گا
وزیر

میں سفر میں ہوں ادھر کو غیر بہکاتے ہیں وہاں
مجھ کو اب کاغذ کے گھوڑے یاں سے دوڑانا پڑے
رنگین

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم ہے منصوبے بجا دینا باندھنا کرنا دھرنا کچھ نہیں۔

گو نہ جائے گی سواری آپ کی غیروں کے گھر
گھوڑے کاغذ کے یہیں سے بیٹھے دوڑائیں گے آپ — ظفر شاہ

دیکھیے کب ہو وہ آہو چشم صید
گھوڑے اب کاغذ کے دوڑاتا ہے خط — اسیر

اسی کو کاغذی گھوڑے دوڑانا بھی کہتے ہیں۔

کاغذی گھوڑے میں دوڑاتا ہوں ہر دم اس لیے
میرا اکسیر معشوق خانہ ساز پیپر مل میں ہے — رنگین لکھنوی

کاغذ کے گھوڑے دوڑانا: — جابجا خطوط بھیجے جانا، اردو محاورہ عوام اور عورتوں کی زبان۔

اس ترک کو ہے خط و کتابت جہان سے
کاغذ کے گھوڑے دوڑ رہے ہیں کہاں کہاں — رشک

کاغذ کی ناؤ: — (کنایۃً) ناپائیدار چیز، غیر مستقل، فانی، بے اصل بات، وہ شے جو بھروسے کی نہ ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

علم سفینہ اس کو تجھے علم سفینہ سجبر
تو پل پر اور تیغ ہے کاغذ کی ناؤ پر — سجر

دریا بہا رہے عرقِ انفعال کا
کاغذ کی ناؤ نامۂ اعمال ہو گیا — صبا

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور بہانا کے ساتھ ہے۔

بھول مت علم کتابی پر کہ آخر کب تلک
ناؤ کاغذ کی بہے اے طفل کو دن آب میں — ذوق

کاغذ کی ناؤ آج نہ ڈوبی کل ڈوبی: — بے اصل اور ناپائیدار چیز کا کچھ اعتبار نہیں، اردو مثل قلیل الاستعمال۔

کاغذ کی ناؤ بہانا: — بے سود تدبیر کرنا، بے نتیجہ اور ناپائیدار کام کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہیں یوں ہی تدبیر ناداں عالمِ اسباب میں
ناؤ کاغذ کی بہائیں جیسے اطفال آب میں — ناسخ

کاغذ کی ناؤ کب تک بہے گی: — کسی چیز کی ناپائیداری کے لیے مستعمل ہے۔ اردو مثل، فصیح، رائج۔

بھول مت علم کتابی کو کہ آخر کب تلک
ناؤ کاغذ کی بہے اے طفل کو دن آب میں — ذوق

قول فیصل۔ اسی محل پر (کاغذ کی ناؤ پانی پر نہیں چلتی دیا) بہتی بھی بولتے ہیں۔ پانی کو حذف کر کے بھی بولتے ہیں۔

کسی پاس دولت یہ رہتی نہیں
سدا ناؤ کاغذ کی بہتی نہیں — میر حسن

ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں
ناؤ کاغذ کی سدا چلتی نہیں — (لا اعلم)

کاغذ کی ناؤ میں کون پار اترا: — ناپائیدار شے کے سہارے کوئی مقصد کو نہیں پہنچا۔ ناپائیدار سہارے کا کیا بھروسہ۔ اردو مثل، قلیل الاستعمال۔

کاغذگر: — کاغذ بنانے والا۔ صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاغذگیر: — روشندان جس پر کاغذ لگا دیا جائے تاکہ روشنی بدستور رہے۔ دھوپ اور سرد ہوا مکان میں نہ آئے۔ فارسی مذکر، قریب بہ متروک۔

اے کبوتر تھام کر منقار میں
لے بھی جا مانند کاغذگیر خط — امیر

کاغذگیر مچھلی: — مچھلی کی صورت کا آلہ جس سے کاغذ کو اڑنے سے روکتے ہیں۔ اردو مؤنث متروک۔

ہر قلم موج ہے جب سے خط لکھنا چھٹا
میری کاغذگیر مچھلی ماہیٔ بے آب ہے — رشک

کاغذ لکھانا: — تمسک کرانا، دستاویز لکھانا، قبالہ بنوانا۔ محکمہ لکھوانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب تنہا کاغذ لکھانا کا یہ مفہوم نہیں لیتے۔ بلکہ جو چیز لکھاتے ہیں۔ اس کے نام کے ساتھ بولتے ہیں۔ جیسے تمسک لکھانا، دستاویز لکھانا، قبالہ لکھانا وغیرہ، لکھانا کی جگہ زیادہ تر لکھوانا ہے۔

کاغذ لکھنا: — ہبہ کر دینا۔ تمسک کر دینا تحریر کر دینا، دوسرے کے نام کر دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ جو کاغذ لکھا جاتا ہے اسی کے نام کے ساتھ بولتے ہیں جیسے تمسک لکھنا دستاویز لکھنا وغیرہ۔

کاغذ لکھوا لینا: — تحریر سے اطمینان کرا لینا۔ تمسک کرا لینا، دستاویز لے لینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ جو چیز لکھواتے ہیں اس کے نام کے ساتھ بولتے ہیں۔ جیسے تمسک لکھوانا، دستاویز لکھوانا

کاغذ مشقی: — وصلی جس پر خوشنویس مشق کیا کرتے ہیں۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اسے وصلی ہی کہتے ہیں۔ لیکن یہ بھی اب زبانوں پر بہت کم آتا ہے۔

کاغذ ملانا: — حساب کا مقابلہ کرنا، حساب جانچنا، جائزہ لینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ حساب ملانا بولتے ہیں۔

کاغذ نام ہونا: — (کسی ضمیر یا اسم کے ساتھ) ہبہ نامہ ہونا۔ اردو، قریب بہ متروک۔

بک گیا ہے مرا دل روز ازل آپ کے ہاتھ
آپ کے نام ہوا ہے مرے گھر کا کاغذ — قلق

قول فیصل۔ اسی محل پر اب رجسٹری ہونا، بیعنامہ ہونا، ہبہ نامہ ہونا وغیرہ بولتے ہیں۔

کاغذ نکاح: — نکاح نامہ، کابین نامہ، فارسی ترکیب، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے عوام نکاح کا کاغذ اور خواص لکھنؤ نکاح نامہ بولتے ہیں۔

کاغذ نکلنا :- (کنایۃً) موت کا حکم جاری ہونا - قلیل الاستعمال -

ضعف سے ہیں تن لاغر کاغذ
اب کی نکلیں گے مکرر کاغذ — راسخ

کاغذی :- ۱ کاغذ بنانے والا ، کاغذ بیچنے والا فارسی مذکر ، قلیل الاستعمال -

کاغذی :- ۲ کاغذ کا بنا ہوا ، فارسی ، صفت ، فصیح ، رائج -

نقش فریادی ہے کس کی شوخیِ تحریر کا
کاغذی ہے پیرہن ہر پیکرِ تصویر کا — غالب

کاغذی :- ۳ پتلا ، پتلے چھلکے کا ، فارسی صفت فصیح ، رائج -

محلِ صرف - آج امین آباد میں اتنے بڑے بڑے کاغذی نیبو بک رہے تھے کہ مجھے حیرت ہو گئی -

کاغذی :- ۴ ایک قسم کا طائر جو چھوٹی مچھلیاں کھاتا ہے - (نور اللغات)

قول فیصل - بالعموم نہیں بولتے -

کاغذی :- ۵ ایک قسم کا سفید کبوتر - (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -

کاغذی :- ۶ دفتری - (نور اللغات)

قول فیصل - اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے -

کاغذی :- ۷ سیاق داں ، حساب داں - (نور اللغات)

قول فیصل - لکھنؤ میں مستعمل نہیں -

کاغذی :- ۸ محرر ، منیم یعنی کھاتا لکھنے والا - پنجابیوں کی زبان - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں -

کاغذی آبخورے ، کاغذی ہانڈیاں مٹی کے بنے ہوئے سبک اور خوبصورت آبخورے اور ہانڈیاں - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - لکھنؤ میں عام طور سے کاغذی ہانڈیاں بولتے ہیں یہ ہانڈیاں بہت پتلی اور ہلکی ہوتی ہیں -

کاغذی بادام :- ایک قسم کا بادام جس کے اوپر کا چھلکا نہایت باریک کاغذ کے مانند ہوتا ہے اور گری بہت بڑی ہوتی ہے - اردو ، فصیح ، رائج -

کھینچ کر تصویرِ چشمِ یار مانی نے کہا
باغِ عالم میں کب ایسا کاغذی بادام ہے — ناسخ

کاغذی پیرہن :- کاغذی پوشاک جو ایران میں قدیم زمانے میں فریادی لوگ پہن کر بادشاہ کے روبرو جاتے تھے - عاجزی اور بیچارگی سے مراد ہوتی ہے فارسی الفاظ - قلیل الاستعمال -

نقش فریادی ہے کس کی شوخیِ تحریر کا
کاغذی ہے پیرہن ہر پیکرِ تصویر کا — غالب

کاغذی ثبوت :- تحریری ثبوت ، اردو مذکر قانون دانوں کی اصطلاح -

محلِ صرف - دیوانی کے مقدمے میں جب تک کاغذی ثبوت نہ ہو مقدمہ کامیاب ہونا مشکل ہے -

کاغذی کارروائی :- فرضی کارروائی بے نتیجہ کام - اردو مونث ، عوام کی زبان ، جدید حرف -

محلِ صرف - آج کل تو یہی ہے کہ میٹنگیں ہوتی ہیں - جلسے ہوتے ہیں - کاغذی کارروائی ہوتی ہے اور ہوتا ہواتا کچھ نہیں -

کاغذی ہنڈیاں :- مٹی کی بنی ہوئی خوبصورت اور سبک ہانڈیاں - اردو مونث ، غیر ، فصیح ، رائج -

محلِ صرف - کاغذی ہنڈیوں میں سفید پانوں کی سات سات گلوریاں سرخ صافی میں لپیٹ کر کیوڑے میں بسا کر رکھ دی گئی تھیں - (امراؤ جان ادا)

قول فیصل - اس جگہ ، ہانڈیاں ، فصیح ہے - (دیکھئے کاغذی ہانڈیاں)

کاف :- ایک حرفِ تہجی کا نام جس کو کافِ تازی بھی کہتے ہیں - عربی مذکر ، رائج -

قاف تک ہم نے بہت کاف کمر ڈھونڈھا ہے
کمریں دیکھیں ہیں مگر ایسی کمر عنقا ہے — محسن

کافر :- ۱ (بکسرِ سوم) منکر ، ملحد ، خدا کو نہ ماننے والا ، دینِ حق کو چھپانے والا ، عربی ، مذکر ، فصیح ، رائج -

ایسی ضد کا کیا ٹھکانا اپنا مذہب چھوڑ کر
میں ہوا کافر تو وہ کافر مسلماں ہو گیا — غالب

قول فیصل - عربی میں اس کے لغوی معنی ہیں چھپانے والا فارسی والوں نے بضرورتِ قافیہ (بفتحِ سوم بھی) استعمال کیا ہے - انھیں کی تقلید میں اردو والے بھی استعمال کرنے لگے - جیسے محشر اور محضر قافیوں کے ساتھ شاعر کہتا ہے -

ایمان کی تو یہ ہے غضب ہیں بتانِ ہند
اپنا ہی سا سمجھ کے بھی یہ کافر بنائیں گے — داغ

کافر :- ۲ شوخ ظالم ، بے رحم ، (مجازاً) محبوب ، فارسی صفت ، فصیح ، رائج -

میں دخل کسی بات میں دیتا ہوں تو کافر
کہتا ہے مری بات میں بولا نہ کرو تم — مصحفی

کافر :- ۳ (کنایۃً) معشوق ، دلدادہ ، فارسی صفت فصیح ، رائج -

جستجو دل سے ملتا ہے کچھ سراغ باطن کا
چال سے تو کافر کی سادگی برستی ہے — یگانہ چنگیزی

کافر :- ۴ (بفتحِ سوم) غضب کا ، قہر کا ، فتنہ انگیز ، فارسی صفت ، فصیح ، رائج -

تنگیِ دل کا گلہ کیا یہ وہ کافر دل ہے
کہ اگر تنگ نہ ہوتا تو پریشاں ہوتا — غالب

ع جھمکے یہ کافر ادا یہ طرۂ طرار بھی — جرأت

کافر: (تعریف کے لیے) پیارا، پیاری، جیسے کافر آواز۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کافر: (نفرت اور کراہت ظاہر کرنے کے لیے) بد، کمبخت۔ فارسی صفت، فصیح، راسخ۔

اے ذوق دیکھ دختر رز کو نہ منہ لگا
چھٹتی نہیں ہے منہ کو یہ کافر لگی ہوئی — ذوق

کافر: نواح کابل کی ایک قوم کا نام جس کی زبان کو کافری بول کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بالعموم نہیں بولتے۔

کافر ادا: (مجازاً) محبوب، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، راسخ۔

محل صرف۔ ان چاروں میں کوئی نہ کوئی کافر ادا سب سے حسن و جمال اور رعنائی و دلبری میں یکتا بڑھ چڑھ کر ضرور ہوگی۔ (فسانۂ آزاد)

کافر آواز: بہت عمدہ اور پیاری آواز، اردو مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کافر جوانی: اٹھتی جوانی، بھرپور شباب، اردو صفت، قلیل الاستعمال۔

ہر ادا تستانہ سر سے پاؤں تک چھائی ہوئی
اف تری کافر جوانی جوش پر آئی ہوئی — داغ
گھٹا سبزہ ستارے پھول سب اپنی جگہ پر ہیں
تمہی کافر جوانی ہم تری کافر جوانی ہو — ابر القادری

کافر حربی: وہ کافر جس کے سبب سے امور دین میں خلل واقع ہو۔ اور اس سے ایسی صورت میں لڑنا واجب ہو۔ فارسی ترکیب، مذکر، اصطلاح فقہ۔

کافر حربی و موذی و منافق ملحد
ایک جو رنگ ہے جا دوں کا آئے دستیاب — سودا

کافر ذمی: وہ کافر جو سلطنت اسلام کا مطیع ہو اور اس سے جزیہ لیا جائے۔ فارسی مذکر اصطلاح فقہ۔

کافرستان: کافروں کے رہنے کی جگہ فارسی، قلیل الاستعمال۔

آ گئے زلفیں دل میں بستی تھیں اور اب آنکھیں تری
ملک دل اپنا ہمیشہ کافرستان ہی رہا — ذوق

قول فیصل۔ زیادہ تر اسے کفرستان، کہتے ہیں۔

کافر کتابی: جو شخص اہل کتاب میں سے دین محمدی کا منکر ہو۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

دکھلائے جو وہ روئے کتابی اے ذوق
سب مدرسہ کافر کتابی ہو جائے — ذوق

قول فیصل۔ کافر کتابی سے یہود و نصاریٰ مراد ہوتے ہیں۔ یہ لفظ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے فقہا کی زبان پر کبھی کبھی آ جاتا ہے

کافر کرتی: انگریزی کرتی، انگریزی وضع کی جاکٹ، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کافر کی قبر کی تیرگی: وہ مہیب تاریکی کی جو کافر کی قبر میں ہوتی ہے۔ (مجازاً) بہت اندھیرا۔

کافر کی قبر میں بھی نہ ہوگی یہ تیرگی
دم گھٹتے گھٹتے ہجر شب تار رہ گیا — رند

قول فیصل۔ عام طور سے مشہور ہے کہ مومن کی قبر اس کی نیک اعمالی کی وجہ سے روشن ہوتی ہے اور کافر کی قبر بد اعمالی کی وجہ سے تاریک ہوتی ہے۔

کافر ماجرا: وہ جس کا حال کافروں کا سا ہو۔ فارسی ترکیب، صفت، قلیل الاستعمال۔

کافر ماجرائی: کافر ماجرا ہونا۔ مجازاً ظلم یا جور کرنا۔ فارسی ترکیب، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کافر نعمت: نعمت کی ناشکری کرنے والا، بے وفا، محسن کش، فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، دہلی کا صرف

کھائے زخم تیغ قاتل جو بجا لائے نہ شکر
کوئی بھی اس سے زیادہ کافر نعمت نہیں — ذوق

قول فیصل۔ بسند نور اللغات، فارسی میں بغیر اضافت ہی مستعمل ہے۔

کافر نعمت: نمک حرام، حرام خور، کور نمک، فارسی ترکیب دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ بیرم نے عرض کی کہ وقت تنگ ہے بات کی گنجائش نہیں۔ آپ ان کافر نعمتوں کو قہر الٰہی کے سپرد کر دیں اور جلد سوار ہوں۔ (دربار اکبری)

کافر نعمتی: ناشکری، کفرانِ نعمت، فارسی مونث، دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ جب خان خاناں جیسے امیر نے ... بہتر برس کی عمر میں بغاوت اور کافر نعمتی سے منہ کالا کیا تو اوروں سے کیا گلہ .... (دربار اکبری صفحہ ۶۳۲)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس جگہ "کفرانِ نعمت" کہتے ہیں۔

کافرنی: (بکسر سوم و سکون چہارم) کافرہ، کافر کی تانیث۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

ع میری کافرنی بتوں یا لوش سے دنیا کی آنکھوں میں — جان صاحب

کافر ہو: قسم دینے کا ایک طریقہ ہے

سر رکھ دیا ہم نے در جانانہ سمجھ کر
کافر ہو جو سجدہ کرے بت خانہ سمجھ کر — مضطر خیر آبادی
کافر ہو اے صنم جو فخر دے نہ تو اسے
مہندی کے مول خون مسلماں ہو ان دنوں — آتش

کافر ہونا: منکر دین ہونا، دین سے پھرنا، دین اسلام میں نہ رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، راسخ۔

(دہلی) دیاں سوز کو کہتے ہیں کافر ہو گیا
آہ یارب رازِ دل ان پر بھی ظاہر ہو گیا میر سوز

کافری: (ی) ۱۔ ایک قوم کا نام جو ملک کافریہ واقع افریقہ میں آباد ہے۔ فارسی، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ کافر ہونا اور کافر سے منسوب کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔

کافِ عجمی: ۔ گاف۔ فارسی ترکیب، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ زیادہ تر، کافِ فارسی، زبانوں پر ہے۔

کافِ کُن: ۔ (بکسر سیم وضم چہارم) روز ازل سے مراد ہے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ کن عربی بمعنی موجود ہو جا۔ ابتدائے آفرینش کے وقت پروردگار عالم نے ہر ایک شے کی طرف جو اسے پیدا کرنا مقصود تھی۔ خطاب کر کے فرمایا کن اب حکم الٰہی سے اسی آن سب کچھ پیدا ہو گیا۔ اس واسطے لفظ کن سے روز آفرینش اور روز ازل مراد ہوتا ہے کبھی کبھی کسی لفظ کی طرف مضاف کر کے وہی لفظ کے سر کا حرف اس لفظ کی طرف مضاف کر کے وہی لفظ مراد لیتے ہیں۔ جیسے تائے تشریف سے تشریف۔

کافور: ۔ (واؤ معروف) ایک نہایت خوشبودار اور تلخ مزے کا سفید مادّہ جو کافور نامے درخت سے نکلتا ہے۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

زیست بھر مجھ کو نہ سوجھا چارۂ سودائے عشق
ہارے کافور حنوط اب داغ کو مرہم ہوا ناسخ

قول فیصل۔ بسب فرہنگ آصفیہ کافور کا درخت ملک خطا اور ملک چین کے علاوہ کسی دوسری جگہ نہیں پایا جاتا۔ یہ درخت سو سوا سو ہاتھ اونچا ہوتا ہے۔ اس کا تنہ بیس آدمیوں کے کولے میں بھی نہیں آ سکتا۔ یہ درخت جب پرانا ہو جاتا ہے تو رات کے وقت اس سے خود بخود شعلے نکلا کرتے ہیں۔ مگر اس سے ہاتھ نہیں جلتا۔ خطا کے باشندے اس کی شاخوں کو گنڈیریوں کی صورت میں کاٹ کے تین شبانہ روز پانی میں رکھتے پھر دیگ میں جوش دیتے ہیں جس سے اس کا عرق نکل نکل کے برف کے مانند جم جاتا ہے۔ یہی کافور ہے۔

(دہلی) ہنود کافور کی پیدائش کیلے کے درخت سے لکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک کافور قطرہ نیساں سے پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ سورداس کہتے ہیں۔

سوات بوند سیپی مکت کدلی بھیو کپور
کارے کے مکھ بکھ بھیو سنگت سوبھا نور

ہندی میں کافور کو، کاپور یا کپور اور سنسکرت میں کارپور کہتے ہیں۔ اس کا مزاج بارد اور تیسرے درجے میں یابس ہے۔ دل و دماغ کو قوت دیتا ہے جیسا کہ شعر سے ظاہر ہے۔

تپ دل شمع کی جب کم نہیں ہوتی ناچار
اس کو کافورِ سپیدئ سحر دیتی ہے ذوق

"مؤلف نور اللغات نے لکھا ہے کہ کافور کی سپیدی اور آگ پر اڑ جانا ضرب المثل ہے اس کی خوشبو سے اونی اور پشمینوں کے کپڑے میں کیڑا نہیں لگتا کافور رکھنے سے بھی اڑ جاتا ہے۔ اس وجہ سے کالی مرچ اس کے ساتھ رکھتے ہیں۔ جن سے وہ نہیں اڑتا تپ محرقہ کے دفع کے لیے اس کا کھانا مفید ہے
(نور اللغات)

صاحب فرہنگ اثر مؤلف نور اللغات پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں "کالی مرچیں نہیں لونگیں رکھتے ہیں۔ میں نے یہی دیکھا ہے اور یہی سنا ہے ممکن ہے کالی مرچیں بھی رکھتے ہوں۔ حوالہ دینا چاہئے تھا۔

صاحب فرہنگ اثر کا یہ اندراج صحیح ہے لکھنؤ والے عام طور سے لونگیں رکھتے ہیں۔

کافور،: ۔ دور، غائب۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ تابع فعل ہے ہونا (یا) ہو جانا کے ساتھ (کافور ہونا (یا) ہو جانا) بولتے ہیں۔

خط میں لکھا تھا جو میں نے اضطراب
اڑ گیا قاصد ہوا کافور خط امیر

کافور دینا: ۔ (کنایۃً) کافور کھلانا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

تپ دل شمع کی جب کم نہیں ہوتی ناچار
اس کو کافورِ سپیدئ سحر دیتی ہے ذوق

قول فیصل۔ کافور چونکہ لوگوں میں نہایت سرد مشہور ہے اس وجہ سے اس کو تپ محرقہ اور ازالۂ رجولیت کے واسطے کھلاتے ہیں۔

کافور کا مرہم: ۔ نہایت ٹھنڈا مرہم جس کا جزو اعظم کافور ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی کو کافوری مرہم بھی کہتے ہیں۔

کافور ملنا: ۔ میت کے ساتوں اعضائے سجدہ پر حنوط کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نہیں ہم وہ سنبل کہ ہو جائیں ٹھنڈے
وہ تھکتے ہیں لاشہ پہ کافور مل کے ناسخ

کافور ہو: ۔ دور ہو۔ اردو مصدر، متروک۔

تم رکے ہو تو یہاں کس کو ہے الفت منظور
دل سے نفرت ہوئی لو جاؤ ہٹو ہو کافور ناظم رامپوری

کافور ہونا: ۱۔ بھاگ جانا، رفو چکر ہونا۔ اردو مصدر، متروک۔

پہنچا جو دشت جنوں زا میں ترا دیوانہ
سن کے آوازِ جہاں سوز وہ کافور ہوا مومن

قول فیصل۔ صاحب مخزن المحاورات (دہلی) نے

لکھا ہے کہ چونکہ کافور آگ پر رکھتے ہیں تو اڑ جاتا ہے اسی سبب سے یہ محاورہ بن گیا۔

کافور ہونا :۔ مٹ جانا، ختم ہونا، فنا ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

صبر کافور ہوا ہوش ہوئے سرے ہوا
رفتہ رفتہ ہوئے آثار جنوں کے پیدا
(صفدر)

قول فیصل۔ صبر، سیاہی، گھٹا، سفیدی، سردی، رنگ اور نور وغیرہ وغیرہ کے لیے کہتے ہیں۔

(سیاہی)
دھواں جب گیا نور ہی نور ہو
سیاہی اندھی شب کی کافور ہو
(میر حسن)

(گھٹا)
وہ بال کھولے ہوئے چڑھ گئے جو کوٹھے پر
فلک سے ہو گئی کافور مشکناب گھٹا
(بحر)

(سفیدی)
سفیدی منہ کی ہو کافور ہر چند
کوئی مٹتا ہے یہ داغ جدائی
(آتش)

(سردی)
دکھتے ہی بجھا جو اٹھا شعلہ میرے داغ کا
ہو گئی کافور سردی مرہم کافور کی
(ناسخ)

(رنگ)
دیکھ کر دونوں عارض پر نور
رنگ چہرے کا ہو گیا کافور
(شوق)

(ذوق) ذوق شعر ہندوستان سے روز بروز کافور ہوتا جاتا ہے۔ (یادگار غالب)

(نور)
شب آگیا جو بزم میں وہ ماہ یک بیک
چہرے سے نور شمع کا کافور ہو گیا
(سودا)

(چٹ لگن)
کافور چٹ لگن ہوئی سب چیزیں اڑ گئیں
رکھ کے چلم میں لائی جو تو نابکار شمع
(جان صاحب)

(رنگ) قریب آیا تو رنگ کافور ہو، مغالطۂ نظر دور ہو گیا۔ (فسانۂ آزاد)

کافور ہونا :۔ سفید ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

(بالی)
پیری آئی عذار بے نور ہوئے
یاران شباب پاس سے دور ہوئے

لازم ہے کفن کی یاد ہر وقت انیس
جو مشک سے بال تھے وہ کافور ہوئے
(انیس)

کافوری :۔ کافور کا بنا ہوا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا کافور کی کوئی چیز نہیں بنتی، کافور بحیثیت جز کے کسی دوسری چیز میں شامل کر دیا جاتا ہے۔ جیسے موم میں کافور شامل کر کے شمع بناتے ہیں اور اس کو کافوری شمع کہتے ہیں۔

کافوری :۔ وہ چیز جو کافور کی شرکت سے تیار کی جائے۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے جس چیز میں کافور شامل کیا جاتا ہو اسی چیز کے نام کے ساتھ ملا کے بولتے ہیں جیسے کافوری مرہم، کافوری شمع۔

کافور کے رنگ کی چیز کو بھی کافوری کہتے ہیں۔ ایک قسم کے رنگ کا بھی نام ہے۔

کافوری :۔ ایک قسم کا پان اس معنی میں بیشتر کپوری مستعمل ہے۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے کافوری پان لکھا ہے جو دہلی کی زبان ہے۔ فصحائے لکھنؤ کافوری پان اور عوام لکھنؤ کپوری پان۔ بولتے ہیں۔

کافوری رنگ :۔ نہایت ہلکا اور زرد رنگ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں عام طور سے رائج نہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ "یہ رنگ زعفران اور پھٹکری، اور ہار سنگار سے تیار ہوتا ہے"۔

کافوری شمع :۔ کافور کی بنی ہوئی شمع جس کی روشنی نہایت صاف ہوتی ہے اور دھواں مطلق نہیں اٹھتا۔ اردو ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

کافوری مرہم :۔ وہ مرہم جس میں کافور کی شرکت ہو کافور ملا کے تیار کیا ہوا مرہم جو بہت ٹھنڈا ہوتا ہے۔ اردو ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

کاف ولام :۔ لاف و گزاف، فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

کاف ونون :۔ لفظ کن سے مراد ہے۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گہر ہائے گنجینۂ کاف و نون
ہمیں شہسواران والسابقون
(محسن کاکوروی)

کافۂ انام :۔ بتشدید سوم نیز باضافت۔ فارسی عوام الناس، مخلوق خدا، آدمیوں کا گروہ، سب لوگ۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ عربی میں کافّۃ (بتائے مدورہ) ہے فارسیوں نے کافہ استعمال کیا۔

کافی :۔ (coffee) ایک قسم کا قہوہ، انگریزی مؤنث، رائج۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ مشرقی تاریخ کے موافق ایک شخص مسمّی حاجی عمر درویش نے اس مفید پھل کو تلاش کر کے بہم پہنچایا تھا جس کی وجہ یہ ہے کہ جب حاجی عمر ۱۲۸۵ء میں مکہ سے خارج ہو کر ملک کافہ کے ایک غار میں جا کر چھپا تو اسے وہاں کافی کے پھل یعنی بنوں کو بھون بھون کر کھانے کے سوا کچھ نہ ملا اس کے کھانے سے اسے جو فائدے معلوم ہوئے اس نے تمام افریقہ و عرب میں مشہور کر دیئے اور اس کی تحقیق کے بموجب ایک ترکی پسود اگر مسمّی اڈورڈ ۱۶۵۲ء میں اول مرتبہ سمرنا سے لندن میں لایا اور اسی کے ایک ملازم نے کارن ہل میں دکان کھولی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب ایک لاکھ بارہ ہزار پونڈ روزانہ کافی کا خرچ خاص لندن میں پایا جاتا ہے۔ ملک کافہ براعظم افریقہ میں واقع ہے۔ اب

کافی کا رواج قریب قریب ہر ملک میں ہو گیا ہے۔ صاحب نور اللغات کافی کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ قہوہ ملک کافہ واقع افریقہ کے جنگلوں میں پیدا ہوتا ہے۔ اس لیے انگریز اسے کافی کہنے لگے۔

کافی ؛ عربی صفت کفایت کرنے والا، چیز کی وہ مقدار جس سے کام پورا ہو جائے اور اس سے زیادہ کی حاجت نہ رہے۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

کافی ؛ زیادہ بہت، وافر مقدار میں، اردو صفت فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ میاں فاقے کرتے تھے بھنی جاتے ہی قسمت پلٹ گئی۔ کافی پیسہ پیدا کیا۔

کافی ؛ شیعوں کی ایک مشہور مذہبی کتاب کا نام جس کا تعلق علم حدیث سے ہے۔ عربی، رائج۔

کافی ؛ ایک قسم کی راگنی، ہندی، مونث، (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کافی ؛ قافیہ تک بندی، جیسے بلھے شاہ کی کافیاں۔ پنجابیوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس کا اردو سے کوئی تعلق نہیں۔

کافی وافی ؛ بھرپور، بخوبی۔ عربی، صفت، (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ دعا کے ساتھ (کافی وافی) بولتے ہیں۔ جو تعلیم یافتہ حضرات کی اصطلاح ہے۔

کافی ہونا ؛ کفایت کرنا، ضرورت بھر ہونا، کام نکل جانے کے قابل ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کافی ہے کیا خزانہ قارون حریص کو
کشکول تاج شاہ کہ سمجھے گدائے عیش — بحر

کاک ؛ (آذربائیجان میں ایک قلعہ کا نام) ایک قسم کی روغنی ٹکیا جو سوکھے آٹے میں گھی ملا کر پکائی جاتی ہے۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کاک ؛ وہ ٹکیا جو خواجہ قطب الدین بختیار کاکی تناول فرمایا کرتے تھے۔ اردو، (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کاک ؛ (انگریزی کارک CARK سے بگڑا ہوا) بوتل کی ڈاٹ، کاگ، اردو، دہلی کی زبان۔

ساقیا کیا تیز تھی کھلتے ہی نشہ کھل گیا
ہوش کہتے ہیں جسے بوتل کا گویا کاک تھا — ادیب عظیم آبادی

(قافیہ۔ پاک، تریاک وغیرہ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ ایک درخت کا نام ہے جس سے اکثر بوتل وغیرہ کی ڈاٹ بنتے ہیں۔ یہ درخت پرتگال اور ہسپانیہ میں پیدا ہوتا ہے۔ جس کے پوست سے ڈاٹیں بناتے ہیں۔ لکھنؤ میں عام طور سے کاگ، زبانوں پر ہے۔

کاکا ؛ بڑا بھائی، قدیم غلام جو گھر میں رہتے رہتے بڈھا ہو گیا ہو۔ فارسی، مذکر، بیگمات کی زبان۔ ترکی۔

ہم وحشیوں سے مدت مانوس جو رہی ہیں
مجنوں کو شوخ لڑکے کہنے لگے ہیں کاکا — میر

قول فیصل۔ اس خواجہ سرا کو بھی کہتے ہیں جس کی گود میں والدین نے پرورش پائی ہو۔

کاکا ؛ باپ کا بھائی، بڑا بھائی۔ ہندی، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے اہل ہنود حضرات "چاچا" کہتے ہیں۔

کاکا ؛ سکھ راجہ یا سرداروں کا لڑکا پنجابیوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کاکا ؛ چھوٹا لڑکا۔ (پنجابیوں کی اصطلاح) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں رائج نہیں۔

کاکاتوا ؛ ایک قسم کا سفید اور بڑا طوطا جس کے سر پر سفید یا زرد کلغی ہوتی ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

محل استعمال۔ نل بازار کے پاس لاسہ لگا کپانہ دھوکے کی ٹٹی ہے۔ کاکاتوا بے سر حکومت الو پھنسانے پر پڑا ہے۔ (فسانۂ عبرت)

قول فیصل۔ زیادہ تر عقل اور بے وقوف آدمی پر کہتے ہیں

ہر ایک ... ہیں پاس یہ ... ہے
... کاکاتوا سے — اکبر الہ آبادی

کاکاتوا کا اڈا ؛ وہ پنجرے کی لکڑی جس پر طوطا بیٹھتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ... ایسی چیزوں کی ضرورت نہیں۔

کاکاکوا ؛ کاکاتوا۔ اردو، مذکر، متروک۔

جو بوا پر ... تو کیا ہے مجھ کو ڈر ...
... کاکا ... سے زردی یا ... جیسی — سودا

کاکریزی ؛ (بہائے مجہول) ایک سیاہی مائل اودے رنگ کا نام۔ اردو، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ یہ رنگ ماہیں، کپڑے، پتنگ اور کاغذ یا اسپال پر بنایا جاتا ہے۔

کاکڑا سینگی ؛ (بہائے معروف و نون غنہ) ایک قسم کی پھلی کا نام جو بل کھائی ہوئی ہوتی ہے۔ اردو، مونث، رائج۔

قول فیصل۔ کاکڑا ہرن کی قسم کا ایک جانور ہے جس کے سینگ بل کھائے ہوئے ہوتے ہیں۔

کاکل ؛ (بضم سوم) سر کے بیچ سے بڑے ہوئے لٹکے ہوئے بال، لٹ، زلف، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

کاکل جو اس کے شعلہ رخ سے سرک گئی
کالی گھٹا میں صاف یہ بجلی چمک گئی — نذیر

کچھ بل کی بات ہے نہیں سیدھی جو بات ہو
کاکل سنی ہے دیکھی نہیں پیچدار زلف — جان صاحب

قول فیصل۔ لکھنؤ میں عام طور سے تانیث کے ساتھ استعمال کرتے ہیں مگر رند لکھنوی نے خلاف جمہور مذکر نظم کیا ہے۔

دلی اللّٰہ راں رہیو نگہباں اپنے بندوں کا
بلا نازل ہوئی شانے پہ کاکل اس نے چھوڑا ہے — رند

رند نے تانیث کے ساتھ استعمال کیا ہے۔

خوش آتی ہے انھیں اب وضع بانکی
کمر پر رہتی ہے کاکل میاں کی — رند

دلی میں عام طور سے مذکر ہے۔

سبزۂ خط سے ترا کاکل مشکیں نہ دبا
یہ زمرد بھی حریف دم افعی نہ ہوا — غالب

خط بڑھا زلفیں بڑھیں کاکل بڑھے گیسو بڑھے
حسن کی سرکار میں جتنے بڑھے ہندو بڑھے — ذوق

فارسی میں کاکل کے لغوی معنی ہیں سر کے اوپر کے بال اور شعر بالا ذوق کے شعر میں یہی معنی لئے گئے ہیں۔

کاکُلِ اَفشانی :- (بسکون چہارم) خوبصورتی ظاہر کرنے کے لیے زلف بکھرانا، فارسی ترکیب مونث قلیل الاستعمال۔

کاکُلِ پیچاں :- سر کے اوپر کے بال جو پیچیدہ ہوں۔ فارسی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں عام طور سے خمدار زلف کے معنی میں استعمال کرتے ہیں

باندھے ہیں کاکل پیچاں کے جو اکثر مضموں
سب یہ کہتے ہیں معنی مرے اشعار کے پیچ — ناسخ

پیچاں :- خمدار (یعنی فارسی) فصیح، راجح۔

[illegible] کاکل پیچاں سے [illegible] بل کرتا تھا

یہ سیہ بخت گیا اپنے ہی بل میں مارا — سودا

کاکُلِ شبگوں :- (بکسر چہارم و فتح پنجم و واو معروف) اندھیری رات کی طرح سیاہ زلف، بہت کالی زلف، فارسی ترکیب، مونث، فصیح، راجح۔

قامت جاناں ہے میل منزل اول مجھے
کاکل شبگوں ہے جادہ وادی آفات کا — بحر

کاکُلِ شمع :- (بکسر چہارم کنایۃً) شمع کا دھواں فارسی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

کاکُل رکھوانا :- لمبے بال اس طور پر دونوں جانب رکھوانا کہ سینہ پر آ داخل ہوں۔

تو نے رکھوائی جو کاکل اے بت بالا بلند
طرۂ شمشاد باغ حسن سنبل ہو گیا — آتش (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب رکھوانا کی جگہ رکھنا (کاکل رکھنا) مستعمل ہے۔

کاکُل گوندھنا :- زلفوں کو چوٹی کی شکل دینا اردو مصدر، غیر فصیح، راجح۔

کہو گوندھنے کاکل آئیں تمھاری
نہ بگڑو تو زلفیں بنائیں تمھاری — شاد لکھنوی

کاکُلِ مشکیں :- (بکسر سوم) مشک کی طرح سیاہ اور خوشبودار زلف، زلف محبوب سے مراد ہوتی ہے۔ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، راجح۔

کب تلک ان کی رسائی ہو کمر تک دیکھئے
کاکل مشکیں ترے آنے لگے ہیں تا بدوش — رند

قول فیصل۔ شعر بالا میں رند نے تذکیر کے ساتھ نظم کیا ہے جو خلاف جمہور ہے۔

کاکلو :- محبت فرط، الفت کا تقاضا، ہندی مونث عورتوں کی زبان، متروک۔

ہر چند میں زناخی سے بیزار ہوں جیا
پر کاکلو دوا ہی سے ناچار ہوں جیا — رنگین

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ماتا، محبت، الفت کے معنی میں کاکلوتی اور کاکلودی بھی لکھا ہے۔

کاکلیں چھوڑنا :- زلفیں چھوڑنا، لٹیں لٹکانا اردو مصدر، فصیح، راجح۔

کاکُن :- (بضم سوم) ایک مشہور غلے کا نام جس کے دانے مہین ہوتے ہیں۔ اردو مونث، راجح۔

قول فیصل۔ دیہاتوں میں اس غلے کو کوٹ کے چاول نکالتے ہیں۔ اور پکا کے کھاتے ہیں۔ یہ غلہ زیادہ تر بٹیروں اور لالوں وغیرہ کو دیا جاتا ہے۔

کاکی :۱ لقب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار چشتی کا جو خواجہ معین الدین حسن سنجری کے جانشین اور دہلی کے قطب تھے چونکہ گرم گرم کاک اپنی بغل سے نکال کر سائلوں کو دیتے تھے، کاکی مشہور ہوئے۔ (نور اللغات)

کاکی :۲ کاک سے رغبت رکھنے والا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کاکی :۳ چچی، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے اہل ہنود حضرات "چاچی" کہتے ہیں، کاکی، دیہات کے رہنے والے ہندوؤں کی زبان ہے

کاگ :۱ شیشیوں اور بوتلوں کی ڈاٹ، اردو مذکر، فصیح، راجح۔

خبر فرشتوں کی لیتے ہیں کاگ بوتل کے
یہ آسماں سے بھی اونچے اچھل کے جاتے ہیں — ریاض

قول فیصل۔ کاگ انگریزی زبان کے لفظ کارک (بسکون سوم) سے بگڑ کے بنا ہے۔ کارک انگریزی میں اس درخت کا نام ہے۔ جس کے پوست سے کاگ بناتے ہیں۔

کاگ کا صرف اڑنا، اڑانا، کھلنا اور کھولنا وغیرہ کے ساتھ ہو اس لفظ کو زیادہ تر شعرا استعمال کرتے ہیں عام بول چال میں "ڈاٹ" ہی زبانوں پر ہے۔

کاگ :- ۲ حلق کا وہ گوشت جو تالو سے اندر کے رخ پر لٹکتا ہے۔ ہندی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اسے "کوا" کہتے ہیں، کاگ کوئی نہیں بولتا۔

کاگ :- کوا، زاغ۔ ہندی، مذکر، متروک۔

الہی مجاہد میں نہ لے جا دے خدا سودا کو
طوطی کے آگے جہاں بولنے پر کاگ لگے — سودا

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ حضرات اب بھی بولتے ہیں اور اسی کو کاگا بھی کہتے ہیں۔

کاگا سب تن کھائیو چن چن کھائیو ماس
ای دو نیناں چھوڑ دیجو کہ پیا ملن کی آس — تلسی داس

کاگاباسی :- وہ بھنگ جو مہترا کے چوبے علی الصبح پیتے ہیں۔ صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کاگاباسی موتی :- ایک قسم کا سیاہ موتی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

کاگ اٹھانا :- حلق کے کوے کو اوپر سے دبانا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر "کوا اٹھانا" بولتے ہیں۔

کاگارول :- کوؤں کی کائیں کائیں، نہایت شور و غل، غوغا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ مؤلف مخزن المحاورات (دہلی) نے کاگ کی سی رول بھی لکھا ہے۔ مگر ان دونوں کا تعلق دہلی سے ہے۔ اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔

کاگ اڑانا :- بوتل یا شیشے وغیرہ میں بھری نیز ڈبہ شراب کی گرمی اور گیس کی وجہ سے ڈاٹ کا بھق سے الگ ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نہ کس نے ہوش ربا پی شراب تند کی
کہ بوتلوں سے اڑاتے رہے کاگ بے رکی — شاد لکھنوی

قول فیصل۔ شعر بالا میں شاد لکھنوی نے کاگ کو تانیث کے ساتھ استعمال کیا ہے جو خلاف جمہور ہے۔

کاگ اڑانا کی تکمیلی صورت "کاگ اڑا دینا" بھی فصیح، و رائج ہے۔

ہوا پہ تخت ہے پریوں کا جو لگا ہے بادل کا
اٹھا اے ساقی مرے تو بھی اڑا دے کاگ بوتل کا — نواب

کاگ اڑنا :- شراب کی تیزی سے بوتل وغیرہ کی ڈاٹ کا بوتل سے الگ ہو جانا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

وہ ٹوٹی توبہ وہ دن سے اڑا کاگ
غضب گولی لشانے پر پڑی ہے — ریاض خیر آبادی

قول فیصل۔ اس کا مصدر ترکیبی کاگ اڑجانا بھی زبانوں پر ہے۔

سیکڑے ہیں بوتلوں کے منہ سے اڑ جاتے ہیں کاگ
ہوش مستوں کے اڑاتی ہے ہوا برسات کی — امیر

کاگ بھشنڈ :- (کاگ + بھسنڈ) ہندوؤں کے اعتقاد کے موافق ایک رشی یا کوؤں کے دیوتا کا نام جو رام چندر کے جھوٹے کھانے کو کوا بن کر کھا جایا کرتا تھا۔

۲ کالا موٹا اور بھدا آدمی نہایت بدشکل، بعیور، حبشی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاگ کھولنا :- ڈاٹ کھولنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بوتل کا کاگ کھول اٹھا کیف بار دوش

لا بادۂ سرمیز و پیمانہ نجف — جوش ملیح آبادی

کال :- ۱ موت

۲ ملک الموت، موت کا فرشتہ عزرائیل۔ جمراج جیسے کال کے ہاتھ کمان، بوڑھا بچے نوجوان (۳) وقت، سماں، زمانہ، موسم (۴) سانپ، ناگ، مار (عام بول چال میں نہیں) ۵ برج بھاکا میں (کل۔ دی۔ زبدا) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

کال :- ۱ غلہ کی نایابی۔ اردو، مذکر، فصیح رائج۔

غلہ ارزاں ہے ان دنوں کو گماں
کال ہے شہر میں پڑا کہ سماں — ملک

قول فیصل۔ غلے کے علاوہ بھی دوسری چیزوں کی نایابی کو کال کہتے ہیں اور جس چیز کی نایابی ہوتی ہے اس کا نام کے ساتھ بولتے ہیں۔

حسن کا عشق کے بازار میں بھی کال ہے آج
بند دوکانیں ہیں معشوقوں کی ہر نالہ دو آج — (حسن)

کس قدر ہے داغ مہر و لطف کا دنیا میں کال
مر گئے عشاق تو اس قحط عالمگیر سے — داغ (مہر لطف)

زخم دل پر کیوں مرے مرہم کا استعمال ہے
گر مہنگا ہے تو کیا نون کا بھی کال ہے — ذوق (نون کا)

زمانہ عاشق و معشوق سے نہیں خالی
گلوں کا قحط نہیں بلبلوں کا کال نہیں — آتش (بلبل)

بہ یک وقت ہر چیز کی نایابی کو بھی کال کہتے ہیں۔

مرے بوتل فنگ سے بہرہ ور ہوئے کل جہان کے کروبر
نہ برستی ابر جو یہ چشم تر تو خدانخواستہ کال تھا — جرأت

موجودہ دور میں اس لفظ کو زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔

کال :- ۳ کالا کا مخفف ۴ بڑا، بھاری، ناہموار جیسے کال جواری ۵ کہنہ، پرانی جیسے کال بھو

ہندوستان کی بغیر زبیں ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کالا ہے سیاہ ، سیاہ فام ، کالے رنگ کا آدمی ،

اردو صفت ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

یہ تیرہ بختی سے اپنی خوش ہوں کہ یہ شب زلف وخال بھی ہے
خدا کے گھر کا غلاف کالا ، سیاہ رنگ بلال بھی ہے

(امیر مینائی)

ع کس طرح سینے میں میرے داغ یہ کالا پڑا ۔ نظیر اکبر آبادی

کالا ہے چالاک ، بہت بڑا ہوشیار ، نہایت تجربہ کار

موذی ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل اہل لکھنؤ نے محل پر صرف کالا چور کی ترکیب سے بولتے ہیں ۔ اس کے علاوہ وہ کسی صورت سے نہیں بولتے ۔

کالا ہے ہندوستانی سپاہی ، وہ سپاہی جو غدر میں انگریزوں سے پھر گئے تھے ۔ اردو ، متروک

ظلم گوروں نے کیا اور نہ ستم کالوں نے
ہم کو برباد کیا اپنے ہی اعمالوں نے ۔ لا اعلم

کالا ہے کالا ہرن ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

کالا ہے سیاہ سانپ ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

زلف سیہ دکھا کے وہ پیچھے جو ہٹ گیا
سمجھے یہ ہم کہ کاٹ کے کالا الٹ گیا ۔ اسیر

کالا ہے پونجی ، اسباب ، فارسی مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ، قلیل الاستعمال ۔

مول بیمول گیے دے کے کیا اہل خطا اہل سخن
شک بیجا نہ مرا کالائے گیسو ہو گیا ۔ رشک

کالا آدمی ہے ۔ حقارت سے ہندوستانی آدمی حبشی ، فیدی ، افریقہ کا آدمی ۔ اردو ، انگریزوں کی اصطلاح ۔

تھے ۔ اول جماعت کے ساتھ یورپین ہندوستان کے باشندوں کو اس نام سے پکارتے تھے اور باہم لکھتے پڑھتے تھے ۔

کالا بال ہے مونث ذرا ۔ جھانٹ کا بال ، ہیچ ، ادنیٰ ، حقیر ، ناچیز ۔ (نور اللغات ، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ "اس معنی میں ہمیشہ بصیغہ جمع کالے بال بولتے ہیں درانحالیکہ موجودہ دور میں کوئی نہیں بولتا ۔

کالا بال ہے (کنایتہً) بے حقیقت شے ۔ اردو متروک ۔

جو رکب اس کا زرمانے ہے
کالا بال اس کو اپنا جانے ہے ۔ سودا

کالا بھبٹ ہے ۔ بہت سیاہ ، بہت زیادہ کالا ۔ اردو صفت ، دہلی کی زبان ۔

محل نثر ۔ کیا تم کو کالا بھبٹ ، لنگڑا ، کوڑھی بنا دینا اس کچھ مشکل تھا ۔ (توبۃ النصوح)

کالا بھجنگ ہے ۔ نہایت کالا ، اردو صفت ، عوام کی زبان ۔

محل نثر ۔ رات کو ایک شادی میں گئے دولہا ایسا کالا بھجنگ تھا کہ روشنی سے رنگ میں چمک پیدا ہو رہی تھی ۔

قول فیصل ۔ اسی محل پر کالا بھجنگا بھی بولتے ہیں ۔

کالا بھجنگا بھی صدقے کو ہے ۔ لکھنؤ کے چڑی ماروں کی صدا ۔ اردو صرف ، رائج ۔

قول فیصل ۔ بھٹکی میں بھجنگے اور کوے وغیرہ لے کے نکلتے ہیں اور یہ آواز لگاتے ہیں ۔ کالا بھجنگا بھی صدقے کو لوگ جن کو صدقہ اتارنا ہوتا ہے بھجنگا خریدتے ہیں اور صدقہ اتار کے چھوڑ دیتے ہیں اور قیمت ادا کر دیتے ہیں یہی حرکہ یا دول بھی روزی کا ذریعہ ہے ۔

کالا بھم ہے ۔ نہایت کالا ، بہت زیادہ کالا اور موٹا

اردو صفت ۔ عوام کی زبان ۔

کالا پانی ہے ۔ ہندوستان کا جزیرہ انڈمان جہاں عمر قید کے قیدی بھیجے جاتے ہیں ۔ اردو ، رائج

قول فیصل ۔ اسی کو دریائے شور بھی کہتے ہیں ۔ صاحب مخزن المحاورات لکھتے ہیں "چونکہ دریائے شور جس کا پانی رنگت میں کچھ کالا ہے اور جس میں جزیرہ انڈمان واقع ہے جہاں ہندوستان کے عمر قیدی بھیجے جاتے ہیں ۔

کالا پانی ہے عمر قید ، حبس دوام ، عبور دریائے شور اردو ، رائج ۔

جب لخت جگر کھانے لگی پیاس منیر
کالا پانی سفید پوشوں کو ملا ۔ منیر

قول فیصل ۔ کالے پانی کی سزا کی مدت انگریزوں نے بیس سال قرار دی تھی ۔ اگر قیدی بیس سال سے پہلے ہی مرگیا تو مرگیا ۔ ورنہ بیس سال کے بعد رہائی دیدی جاتی تھی ۔ ہندوستان کی آزادی کے بعد یہ سزا ختم ہوگئی ۔

کالا پانی ہے ۔ شراب ، آب سیاہ ، معمولی قسم کی شراب ، اردو مذکر عورتوں کی زبان

اس دور کا سفید وسیہ سب زبانی ہے
بدلے شراب ناب کے اب کالا پانی ہے

کالا پانی ہو ہے ۔ کالے پانی کی سزا ہو ، ایک قسم کی بددعا ۔ اردو صرف ، عورتوں کی زبان ، قلیل الاستعمال ۔

ہم غریبوں کی شب ہجر کا کوسا نہ سٹے
کالا پانی ہو تجھے چرخ کہن آج کی رات ۔ راسخ

کالا پن ہے ۔ بفتح سوم سیاہی ۔ اردو صفت عوام کی زبان ۔

محل نثر ۔ تم اپنے ملازم کے کالے پن پر نہ جاؤ ۔ یہ دیکھو کہ وہ وفاداری کی کس آخری منزل پر پہنچا ہوا ہے ۔

کالا پہاڑ ہے کوہ سیاہ وہ پہاڑ جو سیاہ رنگ

کالا ہو۔ اردو، مذکر، رائج۔

چوٹی کسی پری کی جو چڑھ جائے دھیان میں
مضمون شعر میں اسے کالا پہاڑ باندھ — انشا

کالا پہاڑ:۔ ۲ (مجازاً) ہاتھی، انسان کا سر۔ مذکر۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کالا پہاڑ:۔ ۳ ایک قسم کے آم کا نام۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کالا پہاڑ:۔ ۴ (کنایۃً) مصیبت، آفت، ناگوار طبع، اردو صرف متروک۔

ہے شب مہتاب فرقت بھی کوئی کالا پہاڑ
چاند چلتا ہے فلک پر سر کے بل فرقت کی رات — راسخ

کالا تل:۔ ۱ کنجد سیاہ۔ اردو، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ جمع کے ساتھ اس کا صرف زبانوں پر زیادہ ہے جیسے "اگر کسی کو پیشاب زیادہ آتا ہو تو کالے تل کے لڈو کھلانے سے شکایت دور ہو جاتی ہے۔"

کالا تل:۔ (بکسر پنجم) خال سیاہ، سیاہ تل، اردو، رائج۔

کالا جیل خانہ:۔ ایک قسم کا جیل خانہ جس میں قیدی عمر بھر رہتا تھا۔ اردو، مذکر۔

دل سودا زدہ میرا نہ چھوٹے گا نہ چھوٹے گا
ہر اک حلقہ ہے کالا جیل نہ زلف شبگوں کا — صبا

کالا چور:۔ ۱ کامل چور، نامی چور، شاطر چور، اردو، مذکر، عوام کی زبان

نہ کالا چور ہے خال ذرح یار تو کہ سو پردوں میں دل ہو تو چرائے میر

کالا چور:۔ ۲ فرضی آدمی، اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

چرالے کوئی کالا چور دل کو چرا تو، پوچھے
کیوں منہ پر کہ تیرے رخ کا کافر تل چراتا ہے — ظفر شاہ

قول فیصل۔ عام طور سے عورتیں اس طرح بولتی ہیں کہ

گھڑی گھڑی نام پوچھنے سے کیا فائدہ ہم سے کالے چور نے بتایا اور تمہارا ہی نام لیا

کالا دانہ:۔ اسپند، نیل کے بیج۔

نیل کے بیج جو دوسرے درجہ میں گرم و خشک ہیں اور مستورات میں نظر گزر کے دفع کرنے کے واسطے ان کا جلانا اور اتارنا مخصوص خیال کیا گیا ہے یہ بیج بہت دور ہوتے ہیں۔ اردو فصیح، رائج۔

کالا دانہ ذرا اتر والو
رائی لون اس بچہ پہ کر ڈالو — شوق

قول فیصل۔ عام طور سے عورتیں اور عوام نظر بد کے دفعیہ اور دفع بلا کے لیے صدقے کے طور سے جلایا کرتے ہیں۔

کالا دھتورا:۔ دھتورے کی ایک قسم جس کے درخت اور پھل اور بیج سیاہ ہوتے ہیں اور پھول سبز ہوتے ہیں۔ اردو، رائج۔

قول فیصل۔ اس قسم کا دھتورا زیادہ زہریلا ہوتا ہے اور جوگی اس سے بہت شوق رکھتے ہیں۔

کالا دھن:۔ وہ روپیہ جو انکم ٹیکس سے بچنے کے لیے حکومت سے چھپا کے جمع کیا جائے اردو صرف، عوام کی زبان

قول فیصل۔ اس لفظ کا استعمال بمبئی اور اس کے اطراف میں کثرت سے ہے۔

کالا دیو:۔ (کنایۃً) نہایت کالا، قوی ہیکل آدمی، کریہہ منظر، اردو عوام اور عورتوں کی زبان

محل صرف۔ باجی وہ خلعت پہنے ہوئے تھا تم اچھی طرح دیکھ نہ سکیں جب اس نے سر اٹھایا تو میں نے دیکھا آدمی ہے یا کالا دیو۔

کالا رنگ:۔ سیاہ رنگ۔ اردو، رائج۔

محل صرف۔ تم بیکار کوشش کر رہی ہو کہ سفید ہو جائے کیا تم نے نہیں سنا کہ کالے رنگ پر کوئی رنگ نہیں

پڑھتا۔

کالا زیرہ:۔ (بکسر حرف پنجم و فتح ششم و بیائے معروف) زیرہ سیاہ، ایک قسم کا عمدہ خوشبودار زیرہ، اردو، رائج

کالا سنڈا:۔ موٹا، بھدا، سیاہ فام آدمی۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ عورتیں اس محل پر کالا سنڈا بولتی ہیں۔

کالا سور:۔ ایک قسم کی گالی۔ اردو، قلیل الاستعمال

اب تو القاب عجب تم نے کیے ہیں از بر
خوک کہتے ہو کبھی اور کبھی کالا سور — (اردو دھ پنچ)

کالا کافر:۔ سیاہ فام منکر خدا و رسول، اردو، رائج۔

قول فیصل۔ ... مشہور ہے ان نے علی سے لیا تھا قیامت تک کی زندگی کی دعا کر کے ہم ایمان آدمی ... ایمان نہ لایا۔ آپ نے ایک تلوار ران پر ماری ... سال بھر میں زخم بھر جاتا ہے جب وہی دن آتا ہے زخم پھٹ جاتا ہے۔

کالا کبوتر:۔ سیاہ رنگ کا کبوتر، سنیا زاغ، اردو، رائج۔

گھر مرا ایک اسیا ہے دیکھ کر خط یار
چاند نا آیا سو وہ کالا کبوتر ہو گیا — ناسخ

کالا کرنا:۔ ۱ سیاہ کرنا، کثرت سے لکھنا، اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ خوشخطی سیکھنا ہے تو کسی خوشنویس سے اصلاح لیا کرو خالی صفحے کے صفحے کالے کرنے سے کیا فائدہ۔

کالا کرنا:۔ ۲ سیاہ کرنا داغ لگانا، داغی کرنا رسوا کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ، بدکاری کرنے اور کسب چلے جانے کو منہ کالا کرنا کہتے ہیں۔

کالا کلوٹا:۔ نہایت کالا، بہت کالا، اردو صفت مذکر، عورتوں اور بچوں کی زبان۔

چشم تر چاہیے تو دے تجھ کو ہوا ابر سیاہ
رونے والی ہے وہ اے کالی کلوٹی اپنی آنکھ — جرأت

کالا کلوٹا بینگن لوٹا: سیاہ فام بچے کو چڑھانے کے لیے عورتیں بچے کہتے ہیں۔ اردو، عورتوں اور بچوں کی زبان۔

قول فیصل۔ دوسرے ساتھ عورتیں ایک جملہ اور دیتی ہیں کالی بازار میں چھم چھم کرتا۔ تانیث کے محل پر کالی کلوٹی بینگن لوٹی زبانوں پر ہے۔

کالا کوا: پہاڑی کوا کرا کوا جو اکثر پہاڑ، جنگل اور جنگلوں میں پایا جاتا ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

کالا کوا بھی صدقے کرو: جب بیمار جب منگل اتوار وغیرہ کو کوے یا بھنگی وغیرہ صدقے کے لیے بھیجے لاتے ہیں تو یہی صدا لگاتے ہیں۔ اردو حلال خور کے جمعداروں کی زبان۔

کالا کوا کھایا ہے: اس شخص کی نسبت کہتے ہیں جس کے بال بڑھاپے میں بھی سیاہ ہوں۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ عام طور سے یہ خیال ہے کہ جو کالا کوا کھا لیتا ہے اس کے بال بڑھاپے میں بھی سفید نہیں ہوتے اس لیے کہتے ہیں۔

کالا کولا: (بضم حرف پنجم و بواو مجہول) نہایت سیاہ، بہت زیادہ کالا۔ اردو صفت۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل ومثال۔ میں نے کہا تھا کہ مسالے کو ہلکی آنچ پر چھینٹے دے کے بھون لو، صاحبزادی نے تیز آنچ میں بھون کے بالکل کالا کولا اور خاک سیاہ کر دیا۔

کالا کھیلنا: منتر کے اثر سے سانپ کا کھیلنا

کھیلتا ہاتھوں پہ کالا گیسوئے خم دار کا
یاد ہوتا ہے منتر پڑھ گیا تھا کچھ نہ تھا — شاد
(نور اللغات)

قول فیصل۔ کالے کا ہاتھوں پر کھیلنا، قائم کرنا چاہیے تھا۔

کالائے بد بریش خاوند: بری چیز مالک کے منہ پر یعنی اچھی چیز کے سب خریدار ہوتے ہیں بری چیز جس کی ہوتی ہے اسی کے منہ پر مار دی جاتی ہے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

کالا منہ: (پ) وہ چہرہ جو بالکل سیاہ ہو، سیاہ رو، اردو صرف، فصیح، رائج۔

اے فلک جب اپنی نورانی دکھا صورت ہمیں
کب سے کالا منہ دکھاتی ہے شب فرقت ہمیں — ناسخ

کالا منہ: (پ) وہ منہ، اظہار نفرت و بیزاری کے محل پر بولتی ہیں۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

چل پرے ہٹ مجھے نہ دکھلا منہ
اے شب ہجر تیرا کالا منہ — مومن

کالا منہ کر جاگ دکھلاوے تب لالن کی لالی پاوے: پہلے آدمی بدنام ہولے مشقت اٹھائے جب جا کر نام روشن ہوتا ہے۔ مثل،
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

کالا منہ کرنا: (پ) چھوڑ دینا۔ ترک کرنا۔ تمام تعلقات ترک کرنا (دنیوی) جھگڑوں کو چھوڑنا نکال دینا۔ شہر بدر کرنا دیس نکالا دینا۔

(فقرہ) نہیں مانتا تو اس کا کالا منہ کرو۔
(نور اللغات و مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ اب اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

کالا منہ کرنا: (پ) (کنایۃً) زنا کرنا۔ ناجائز طریقے پر کسی عورت کو استعمال کرنا۔ برا کام کرنا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

باقی ہے شیخ کو ابھی حسرت گناہ کی
کالا کرے گا منہ کو جو داڑھی سیاہ کی — ذوق

قول فیصل۔ عورت کے لیے بھی اس کا استعمال ہے۔

فکر میں تھی نہ وقت گھر پاتی
کالا منہ کرتی اور نکل جاتی — عروج الفت

عام طور سے وہ منہ کالا کرنا زبانوں پر ہے۔

کالا منہ کرنا: دور ہونا، دفع ہونا، سامنے سے ہٹ جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مِسّی مل کر تم نے ترشہ یہ کالا منہ کرو
دو سنیں گر ماتے ہو جاؤ کالا منہ کرو — ذوق

کالا منہ کرنا: (پ) بدنام کرنا، رسوا کرنا، بے عزتی کرنا۔ داغ لگانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کالا منہ کریل کے دانت: سب باتیں بگڑی ہوئی۔ مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کالا منہ نیلے ہاتھ پاؤں: کلمۂ نفرین۔ ایک قسم کا کوسنا، اردو حلالہ عورتوں کی زبان۔

محل ومثال۔ کمبخت سے ہزار بار کہا کہ جوا نہ کھیلا کر آج تو نے کمر ڈیڑھ ایک چالیاں سے چلا جا کالا منہ نیلے ہاتھ پاؤں۔

قول فیصل۔ بیشتر ہندوستان میں دستور تھا کہ جب حاکم کسی سے ناراض ہو جاتا تھا تو اس کا منہ کالا ہاتھ پاؤں نیلے کر کے گدھے پر چڑھا کر تشہیر کیا کرتا اور پھر شہر سے نکلوا دیتا تھا جس سے بہت رسوائی اور بدنامی ہوتی تھی اسی وجہ سے تنفر کی حالت میں یہ کلمہ بولنے لگے

کالا منہ ہو: رسوا ہو۔ بدنام ہو۔ ایک قسم کا کوسنا، اردو، عورتوں کی زبان۔

فلک نے تاک کر سنگ حوادث مجھ پہ برسائے
الٰہی ہوئے کالا منہ شب تنہا ہجر کا — الٰہی

کالامنہ ہونا: بدنام ہونا، رسوا ہونا، بے عزت ہونا
اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

داغ رسوائی عذار یار سے لالہ ہوا
اس دہن کے سامنے پھنگی کا منہ کالا ہوا — تجر

کالامنہ ہونا: دور کیا جانا، نکالا جانا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

کالا ناگ: ایک قسم کا بڑا سانپ جو سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

جب تمہاری زلف کالا ناگ سی لہرا گئی
کینچلی کا شبہ گذرا نقرئی زنجیر پر — تجر

کالانعام: چوپایوں کے مثل، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ اردو میں تنہا نہیں بولتے اَلعوام کالانعام کی ترکیب سے عربی تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

کالا نمک: ایک قسم کے نمک کا نام جو سیاہی مائل بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔ اردو، رائج۔

کالا ہرن مت مارسانڈ اکوتر سے ہو جائے گی رانڈ: جس کی ذات سے فیض عام جاری ہو اس کی مخالفت، مقدم ہے۔ ہندی کہاوت، قلیل الاستعمال

کالا ہونا: سیاہ رنگ کا ہونا۔ اردو صرف، فصیح رائج

پھر لہو سرخ ہوا جسم میں کالا ہو کر
رہ گیا آب کی بو، پھر مجھے سودا ہو کر — رند

کالائے بد بریش خاوند: بری چیز مالک کے منہ پر یعنی اچھی چیز کے سب خریدار ہوتے ہیں۔ بری چیز جس کی ہوتی ہے۔ اسی کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کال آنا: موت آنا، وقت آنا۔ (اہل ہنود کی زبان) — (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کال آنا: ٹرنک کال آنا کسی دوسرے شہر یا ملک سے ٹیلی فون آنا۔ اردو صرف، انگریزی داں طبقے کی زبان۔

محل فقرہ۔ آپ سو رہے تھے دو بجے بمبئی سے کال آیا تھا میں نے آپ کو بہت جگایا کسی طرح نہ جاگے۔

کالبد: (بفتح لام و ضم چہارم) جسم پیکر، بدن، فارسی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عزیزو دو دم کے دم تک ہے کالبد گل کا
خراب حال ہے بے مغز جب ہوا چھلکا، — آتش

قول فیصل۔ اس کا صرف بنانا اور بننا وغیرہ کے ساتھ ہے۔

شگفتہ مثل گل ہر فصل گل میں داغ ہوتے ہیں
بنا ہے کیا ہمارا کالبد خاک گلستاں کا — ناسخ

جسم حیوانی و انسانی کے علاوہ شعرا استعارے کے طور پر دوسری چیزوں کے لیے بھی کہتے ہیں۔ جیسے یہاں تک کہ کالبد ظلمت سے نور سحر ساطع ہوا۔ (طلسم ہوشربا)

جب بزم میں تو ناز سے گفتار میں آوے
جاں کالبد صورت دیوار میں آوے — غالب

کالبد: (بسکون سوم و ضم چہارم) قالب، سانچہ وہ سانچہ جس میں کوئی چیز ڈھالیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں اردو میں نہیں بولتے۔

کالبد: وہ لکڑی جس کو بوتے میں اس غرض سے پھنسا دیتے ہیں کہ وہ کچھ ابھر جائے۔ اردو (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کال بنجر: بہت دنوں کی پڑی ہوئی بنجر زمین ہندی مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کالبوت: ڈھلنے کا اوزار، جوتے کے اندر پھنسا کر اسے ابھارنے والی لکڑی۔ اردو (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کال بٹن: کالیا۔ صفت، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

کال پڑنا: قحط ہونا۔ خشک سالی ہونا۔ اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

اب کی برس ترکانہ برسا جس سال
خاک کھیتوں میں اڑی قحط ہوا کال پڑا — اکبر

کال پڑنا: توڑا ہونا، کمی ہونا۔ کسی چیز کی نایابی ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قاتل کا بھی زمانے میں اب کال پڑ گیا
پھرتا ہوں کب سے ہاتھ کو سر پہ دھرے ہوئے — رند

قول فیصل۔ جس چیز کی نایابی یا کمیابی ہوتی ہے۔ اس کے نام کے ساتھ بولتے ہیں۔

نہ بہت خوش ہونے لگے دوست کے مر جانے سے
غم کا یہ کال پڑا ہے مرے غم کھانے سے — داغ

کالج: (بکسر سوم) (college) بڑا مدرسہ، انٹرنس سے اوپر کی درس گاہ۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی — اکبر الہ آبادی

کال جواری: نامی قمار باز، ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کال بیوڑی: سانپ، ہندی، اسم مذکر۔ (مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

کالر: (بفتح اول و سوم) ایک چوڑی سلی ہوئی پٹی جو گلے میں باندھتے ہیں گریبان سے اوپر کا زائد حصہ جو خوبصورتی کے لیے یا گلا چھپانے کے لیے ساتھ ہی

سی دیتے ہیں۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

کالر:- کتے یا دوسرے جانور کا پٹا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کالرا:- (بسکون سوم) ہیضہ، انگریزی، مذکر، رائج۔

کالعدم:- (بفتح اول وچہارم وپنجم تلفظ کلعدم) نہ ہونے کے برابر، نیست ونابود، ناپید، عربی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

ریاست امی کو مٹا کے دنیا سے
یزید یہ کر گیا کالعدم حسین وہ تھے — ناظم

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے

مجھ میرے دل کو بھی نفرت سی ہو گئی
نقش وفا جہاں سے اب کالعدم ہوا — داغ

عربی میں کَ کے معنی مثل ومانند کے ہیں۔

کالعدم جاننا:- بے وقعت جاننا، ہیچ جاننا (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس کا مفہوم ہے "بے ثبات جاننا، نابائدار جاننا"۔

کالک:- ۱ (بفتح سوم) کاجل، ہندی، اہل ہنود عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے اہل ہنود انجن یا کاجل بولتے ہیں

کالک:- ۲ سیاہی، تاریکی۔ اردو، مونث، غیر فصیح، رائج۔

شب فراق کی کالک سے دم نکلتا ہے
الٰہی رات ہوئی یا کوئی بلا آئی — رند

قول فیصل۔ لگانا اور ملنا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے جو رائج ہے

چاندنی کالک ملے تھی منہ کے بیچ
خاک اوپر لوٹتی تھی چاندنی — سودا

کالک:- (کنایۃً) کلنک کا ٹیکا، رسوائی۔ اردو مونث، قلیل الاستعمال۔

کالکا:- اہل ہنود حضرات کے عقیدے کی رو سے ایک دیوی کا نام، ہندی، مونث، رائج۔

واہ کیا تم نے کیا ہے کفر واسلام ایک ہم
چہرہ قرآں، کعبہ ابرو، زلف شبگوں کالکا — اسیر

کال کاٹنا:- گرانی بسر کرنا، قحط کے دن گزارنا جیسے۔ کال کاٹنے یہاں چلے آتے ہیں یعنی بصورت لازم کال کٹنا بھی بولتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کال کا مارا:- قحط زدہ بھوکا، کنگال۔ اردو صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

مجھ کو دے لا کر جو کچھ کیا منہ ہے اس کنگال کا
آج تک نپٹا نہیں مارا ہوا ہے کال کا — جان صاحب

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے ساتھ ہی ساتھ، کال کا کوٹا بھی لکھا ہے اور درج بالا معنی کے علاوہ حسب ذیل معنی درج کئے ہیں بدنیدہ، نظر بایا اہل لکھنؤ کال کا کوٹا ہرگز نہیں بولتے۔ ندیدہ اور نظر بایا کے معنی میں کال کا مارا بھی نہیں بولتے

کال کا مارا سب جگ ہارا:- بھوک کا مارا نہیں بچتا، موت کا مارا کوئی نہیں بچتا۔ اردو، مثل، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کال کر جانا:- مرجانا، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بنسبت مخزن المحاورات یہ دہلی کی زبان ہے مؤلف مخزن المحاورات نے اس کی مثال یہ دی ہے۔ "فلانے کی بہو کال کر گئی ہے جی دنائی ہر برادری کے ہاں پکار کر یہ فقرہ کہتا ہے" (مخزن المحاورات)

کالک کا ٹیکا:- بدنامی، رسوائی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس کے بجائے کلنک کا ٹیکا بولتے ہیں جو عوام کی زبان ہے۔

کالک کا ٹیکا لگانا:- بدنام کرنا، رسوا کرنا، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کالک کا ٹیکا لگنا:- بدنام ہونا، ذلت نصیب ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا

کال کرنا:- انگریزی میں کال کرنا کسی دوسرے شہر یا ملک میں کسی کو فون کرنا۔ اردو صرف انگریزی دانوں کی زبان۔

کالک کے ہاتھ لگانا:- سیاہی کے بھرے ہوئے ہاتھ کسی کے منہ پر لگانا۔ مجازاً کسی کو بدنام کرنا، رسوا کرنا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کالک لگانا:- ۱ سیاہی کا دھبا لگانا۔ اردو مونث، غیر فصیح، رائج۔

سنتی ہوں مل کے چاند خال سے رات
منھ میں کالک لگائی کلّو نے — جان صاحب

کالک لگانا:- (کنایۃً) رسوا کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل یہ پورا محاورہ منہ میں کالک لگانا ہے جو عورتیں بولتی ہیں۔

سنتی ہوں لی کے چاند خاں سے رات
منہ میں کالک لگائی کلّو نے — جان صاحب

بصیغۂ لازم بھی زبانوں پر ہے۔

عزیز عشق کو دھبا لگے تو داغ ہو وہ
حسین منہ کو جو کالک لگے تو خال بنے — شوق قدوائی

کالک منہ کو ملنا:- منہ کالا کرنا، خجل ہونا، شرمندہ ہونا۔ اردو مصدر، فعل متعدی، قلیل الاستعمال۔

یہ آئین دگر آئینہ ہے کر اپنے دانتوں میں
مسی جب شب کو معشوقان رنگین حور لیتے ہیں　نظم
تو منہ کو دست موج دود سے ناصح دم کا لک　نصیر
خجل ہو کر چراغان شب دیجور ملتے ہیں　دہلوی

کال کوٹھری:- بہت اندھیری کوٹھری، اردو، مونث، عوام اور عورتوں کی زبان - قلیل الاستعمال۔

قول فیصل - بہت تنگ و تار یک مکان کو بھی کہہ دیتے

کال کوٹھری:- قید تنہائی - اردو مونث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل - مولف (مخزن المحاورات دہلی) نے اس کے ایک معنی کانجی ہاؤس (مویشی خانہ) کے بھی لکھے ہیں جو لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

کال کے ہاتھ کمان نہ بوڑھا بچے نہ جوان:- ظالم آدمی یا موت کے ہاتھ سے کسی کو پناہ نہیں۔　(گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل - لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

کال گنڈیت:- ایک قسم کا نہایت زہریلا سانپ جس کے جسم پر کالے گنڈے اور چتیاں ہوتی ہیں۔　(نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے نہیں بولتے۔

کالم:- (بفتح سوم) صفحے کا حصہ، انگریزی مذکر رائج!

خوب یہ مضمون ہو دیکھیں آپ اسے
تین کالم بھر گئے اخبار کے　نظر (ترانۂ مسکین)

کالم:- روزنامچے کا دستہ -　(نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے - صرف نقشہ کالم کی صورت سے بولتے ہیں۔

کالم کے کالم سیاہ کرنا:- بہت لکھنا - زیادہ سے زیادہ لکھنا - اردو مصرف، غیر فصیح، رائج -

کال نہ چھوڑے کوئے گدا ہو یا راجہ ہوئے:- موت سب کے لیے ہے - امیر ہو کہ غریب -　(محاورات و مصطلحات نیر)

قول فیصل - اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

کالنقش فی الحجر:- پتھر کی لکیر کی طرح پائیدار نہ مٹنے والا نقش، عربی جملہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

قول فیصل - اسی محل پر کالنقش علی الحجر بھی بولتے ہیں

کالنگڑا:- ایک راگنی کا نام - اردو، مذکر، موسیقی دانوں کی اصطلاح -

کال ہونا:- قحط ہونا، گرانی ہونا، خشک سالی ہونا - اردو مصرف، غیر فصیح، رائج -

ابر میری مژہ تر کا نہ برسا جس سال
خاک کھیتوں میں اڑی قحط پڑا کال ہوا　اسیر

قول فیصل - کسی چیز کی نایابی کے محل پر بھی بولتے ہیں

پوچھا آخر حاصل علم و ہنر
بولا اس کا تو ہے ان لوگوں میں کال　نظم طباطبائی

کالے:- گورے کا مقابل، ہندوستان کے لوگ - اردو، ترکیب بہ ترک -

کالی:- ایک دیوی کا نام جس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ اردو مونث، رائج -

طرۂ حسن اس صنم کے سر پہ زیبا ہو گیا
زلف کالی بن گئی جوڑا کنھیا ہو گیا　بحر

کالی:- سیاہ، اسود، کالے رنگ کی، سیاہ فام، اردو، مونث، رائج -

مجلس آرا جب آئی لو لوے شب
کالی جمیاں کی سی بنا لی چھپ　ہشت گلزار

کالی:- ایک سانپ کا نام جس کو کرشن جی نے جمنا کے بھنور سے نکالا تھا۔　(نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کالیا:- (طنزاً) جس کا رنگ بہت کالا ہو، سیاہ فام - اردو صفت، عوام کی زبان

محل استعمال - کل شادی میں سب تو خاموش بیٹھے رہے لیکن وہ کالیا کتنا چہک رہا تھا -

کالے آدمی صابن سے گورے نہیں ہوتے:- بری اصلی بات کبھی نہیں جاتی -　(نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کالی آندھی:- (بنون غنہ) سیاہ رنگ کی آندھی وہ آندھی جس کی وجہ سے اندھیرا ہو جائے - اردو مونث، رائج -

زلف محبوب کے جھونکوں نے ڈرا رکھا ہے
کالی آندھی سے زیادہ ہے مجھے ہیبت شب　بحر

قول فیصل - اس کا صرف آنا اور (اٹھنا) وغیرہ کے ساتھ ہے

عشق زلف خانہ برباد آیا کھینچ لے آنا گرم
کالی آندھی آ گئی جلدی کر نہ روشن چراغ (آنا)　وزیر

کالی آندھی خط نوخیز کی اٹھی ایسی
روز عارض نظر آیا شب تار عارض (اٹھنا)　بحر

لطافت نے کالی آندھیاں لانا بھی کہا ہے -

بال کھلانے نہ جاؤ بام پہ اے جان جہاں
آندھیاں لائیں کہیں کالی نہ یہ گیسو سیاہ　لطافت

کالی آنکھ:- معشوق کی چشم سیاہ، سیاہ پتلی اردو، صفت، رائج۔

یہی اشارہ ہے ان کالی کالی آنکھوں کا
شکار شیر نہ کھیلیں تو ہم غزال نہیں　آتش

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ آتش کے شعر ہی سے واضح ہے کہ صفت چشم معشوقاں کالی آنکھ نہیں بلکہ کالی کالی آنکھیں ہیں - کالی بہ تکرار

صرف تکرار کے ساتھ ہی نہیں تنہا بھی بولا جاسکتا ہے۔

کالے بال:- موئے زہار۔ مذکر۔ ([illegible]) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس معنی میں کوئی نہیں بولتا۔

کالے بادل ڈراؤنے دھوئیں پر سنسار:- زبانی جمع خرچ کرنے والے اور دعویٰ کرنے والے لوگ کام کے نہیں ہوتے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ اس مثل کو عمومیت حاصل نہیں۔

کالی بلا:- نہایت کالی عورت، نہایت بدصورت، جس کو دیکھ کے ڈر معلوم ہو۔ اردو مونث۔

کالی بلا بیٹھنا:- خوفناک مصیبت، بڑی آفت، اردو، صرف قلیل الاستعمال۔

بے سبب ختی کہ دل زلف دوتا میں پھنس گیا
اب رہائی ہوچکی کالی بلا میں پھنس گیا (ظفر دہلوی)

کالی بھلی نہ سیت (سفید) دونوں مارو ایک ہی بھیت:- دونوں کو ایک ہی سا سمجھو۔ سگ زرد، برادر شغال، موذی موذی سب برابر۔ اردو کہاوت۔

اس کا قصہ یوں مشہور ہے کہ کسی شخص کی دو بیویاں تھیں جن میں نہایت دشمنی اور عناد تھا۔ ایک دوسری کو نہیں دیکھ سکتی تھی چونکہ دونوں ساحرہ تھیں اس سبب سے ایک نے اپنے کو کالی چیل بنایا اور دوسری نے اپنے کو سفید چیل کے روپ میں دکھایا۔ اس حرکت سے خاوند دہشت میں آیا اور اس نے ان کو جادوگرنیاں یقین کرکے بدیں خیال کہ مجھے کچھ گزند نہ پہنچائیں فقرہ مذکور زبان پر لایا اور دونوں کو ایک ساتھ قتل کر ڈالا جب سے یہ مثل مشہور ہوئی۔

گئی (سفید اور جھگڑا) آدمیوں کے حق میں یہ بولتے ہیں (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کالی بھونرالی نمکین ہے:- جامن بیچنے والیوں کی آواز۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں، ہاں چلبلے پن کی صفت میں کالے بھونرالے بولتے ہیں۔

کالی بی:- لڑکوں کے ڈرانے کا ایک فرضی نام (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کالے پانی بھیجنا:- عمر قید کی سزا ہونا، سمندر پار اتار دینا۔ عبور دریائے شور کرنا۔ جزیرہ انڈمان میں بھیجنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

کیا پھنسیں ہم گیسوئے بیکار میں ہم
کالے پانی بھیجے جائیں وہ گنہگار ہیں ہم (رشک لکھنوی)

کالے پہاڑ پہ ڈالا جائے:- پہلی صبح کی بوجھ دستراہے۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

کالی پیلی آنکھیں کرنا:- کمال غصے ہونا۔ فصحا اس جگہ نیلی پیلی آنکھیں کرنا کہتے ہیں۔ عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کالی پیلی آنکھیں کرنا اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کالے تل چابنا:- نہایت برا کام کرنا، بڑے عمل کی سزا پانا۔ احسان اٹھانا۔ اہل ہنود عورتوں کی زبان۔
(فقرہ) کیا میں نے کالے تل چابے ہیں جو آنکھ نیچی کروں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی زبانوں پر یہ صرف ہے۔

کالے تل چھوانا:- (دائی لڑکا ہے اس کی ہتھیلی پر کالے تل اور کھانڈ رکھ کر صدقہ سے کہتے ہیں اس کو یہاں سے اٹھا کر جاؤ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو عورتوں کے اعتقاد کے بموجب نہایت مطیع فرمانبردار جورو کا غلام بنا رہتا ہے) مطیع بنالینا، احسان مند بنالینا۔

دیکھ کے بوسے خال کے اس نے لیا ہے مجھ کو مول مفت
اب کہاں جاؤں کہ چھوائے ہیں کالے تل مجھے (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں یہ رسم ہے تو عام طور سے زبانوں پر ہے۔

کالے تل چھوانا:- ۲۔ غلامی کا کام لینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کالے تل چھوانا:- ۳۔ دھمکانا۔

لینے بوسۂ خال لب جو پاس ہم انکے آتے ہیں
بوسے تو وہ دیتے نہیں پر کالے تل چھواتے ہیں (ظفر دہلوی) (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کالی جمعرات:- رمضان کی آخری جمعرات یا شب جس کا ذکر ... کی رات ... ہند کے دستے وعید کرنے کی نسبت ... بولتے ہیں۔ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے۔

کالے دن دکھانا:- مصیبت میں مبتلا کرنا۔ اردو مصدر، متعدی۔

تمہاری زلف نے کالوں کو کالے دن دکھائے ہیں
درو دزداں سے آنکھیں ملائے تھکے نکلتے ہیں

قول فیصل۔ اب اس محل پر تعلیم یافتہ طبقہ روز سیاہ بولتا ہے۔

کالی دیبی:- کالکا۔ مونث، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

کالی دیبی:- ۲۔ دکھنا (چیچک) ایسون۔ نیم۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے اکثر اس محل پر چیچک بیگم بولتی ہیں۔

کالی رات:- سیاہ رات، ڈراونی رات۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

جب اس نے منہ سے الٹی دی نقاب دل نکلا
جو زلف کردی پریشاں آئی کالی رات — رشک

کالی زبان:- زبان سیاہ جس کی نسبت عوام کا اعتقاد ہے کہ اس کی دعا جلد اثر کرتی ہے۔ مونث۔

جتنے ہیں اہل سخن کہتے ہیں ڈر کر الحفیظ
میرے کلک دو زباں کی ہے کہ کالی زبان — معروف

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر "کلجبی" (نوراللغات) اور ذکر کے لیے "کلجبا" بولتی ہیں۔

کالی زیری:- دیکھو زیرہ (یائے معروف) ایک قسم کا سیاہ زیرہ۔ مونث۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ یہ سیاہ زیرہ سے بالکل مختلف دانا ہے۔ مصرفاً بھی جدا ہے؟ مولف۔ صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

کالے سر کا:- (کنایۃً) انسان، نوجوان رعنا، اردو صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

کالے سر کا ایک نہ چھوڑا:- وہ عورت جو بہت بدکاری کرتی ہو اور مردوں کو گھیرتی ہو، چھنال عورت کی نسبت کہتی ہیں۔ اردو صفت عورتوں اور عوام کی زبان۔

محل صرف۔ باجی وہ بہت بدکار ہے۔ زندگی بھر بدکاری کی۔ اس نے کالے سر کا ایک نہ چھوڑا۔

کالی سیتلا:- ایک قسم کی چیچک جس کے دانے سیاہ ہوتے ہیں۔ مونث، اہل ہنود کی زبان (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ چیچک کے معنوں میں صرف سیتلا بولتے ہیں۔ صاحب نوراللغات نے "کالی ماتا" کے معنی بھی چیچک کے دانے لکھے ہیں مگر اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔

کالے کا جوڑا:- کالے سانپ کا جوڑا، کالے ناگ کا جوڑا۔ اردو، رائج۔

زلفیں رہے یا دپہ وہ لہراتی نہیں
کچھ نہ کچھ زہر اگلے یہ کالے کا جوڑا چاہیے — آتش

کالے کا کاٹا پانی نہیں مانگتا:- یعنی زہریلی اور حیلہ گر کی دغا سے بچنا محال ہے۔ اردو مثل، عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ صاحب نوراللغات نے اسی معنی میں کالے کے کاٹے کا جنتر نہ منتر بھی لکھا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ کالے کا کاٹے کا منتر نہیں بھی لکھا ہے جو کسی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

گیسوئے مشکیں جو سونگھے اس کا بچنا ہے محال
یہ وہ کالا ہے کہ جس کے کاٹے کا منتر نہیں — شاد لکھنوی

کالے کا کاٹنا:- سیاہ سانپ کا کاٹنا۔ کالے ناگ کا ڈسنا۔ اردو صرف، رائج۔

تریاق کا ہے جوہر اس جسم مثت جاں میں
کالا بھی کاٹتا تو مجھ کو اثر نہ کرتا — آتش

کالے کا منتر:- وہ منتر جس سے کالا سانپ قابو میں آجائے اور نقصان نہ پہونچا سکے۔ اردو صرف، رائج۔

چھپ نہیں سکتے ہیں گیسو کیونکہ [illegible] ہیں سانپ
کہتے ہیں بازی گر اس کالے کا منتر اور ہے — سحر

کالی کلکتے والی:- کالی دیوی جی۔ اردو مونث، رائج۔

محل صرف۔ سر دل پہ پھول جب چڑھتے یا کالی کلکتے والی کے مندر پہ پجاری جمع تھے پھول مالا ملتا کے چڑھتے تھے (طلسم ہوشربا)

کالی کلوٹی:- نہایت سیاہ، بہت کالی عورت۔ اردو صفت، مونث، عورتوں کی زبان۔

کالے کلوٹے بینگن لوٹے:- بہت سیاہ فام بہت کالے۔ اردو، عوام اور بچوں کی زبان۔

محل صرف۔ اتن خاں کا بس کالے کلوٹے بینگن لوٹے حبشیوں سے نہیں چلتا۔ (اودھ پنچ)

کالے کوس:- بڑے دور دراز فاصلہ، بہت دور لمبا سفر۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

دیکھیے کب خدا ملائے گا
اب وہ رنگین گئے ہیں کالے کوس — رنگین دہلوی

ایسا گیا کالے کوس تھا وہ دیار
توبہ صاحب یہ لوگ ہیں مکار — ظفر لکھنوی

قول فیصل۔ موجودہ دور میں عورتوں کی زبان پر جمع کے ساتھ کالے کوسوں ہے۔

کالے کوس:- بڑے بڑے کوس، لمبے لمبے میل

(رباعی) دیکھی نہ کسی نے رہ غربت افسوس
کانٹے کرتے ہیں ہر قدم پہ پابوس
اس روز سیاہ پر یہ اے بخت سیاہ
چلنے پڑے کالی رات میں کالے کوس — ناسخ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اب اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کالے کوسوں:- (بہ ہر دو واو مجہول) بہت دور دور دراز کی راہ، ہزاروں کوس۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

کالے کوسوں نظر آتی ہیں گھٹائیں کالی
ہند کیا ساری خدائی میں بتوں کا ہے عمل — محسن کاکوروی

محل صرف۔ ہے ہے باجی۔ کہاں کالے کوسوں بھیجتی ہو۔ (فسانہ آزاد)

کالے کوسوں پھرنا:- بہت بڑی مسافت طے کرنا، دور دراز جانا۔ اردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔

ہم کالے کوسوں جن کی طلب میں پھرا کیے

وہ شمع بھی جلا کے نہ لا لے مزار پر   امیر

کالے کوسوں جانا:۔ بہت دور جانا، دور دراز کی راہ جانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

کوچۂ گیسو نہ ہاتھ آیا مجھے
کالے کوسوں سیکڑوں منزل گیا   امیر مینائی

کالے کوسوں ہونا:۔ بہت دور ہونا، بہت فاصلہ پر ہونا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

دیکھیے کب ہاتھ آتی ہے وہ زلف
کالے کوسوں پردۂ ظلمات ہے   امیر

کالے کوے کھائے ہیں:۔ جب کسی آدمی کے پیرانہ سالی میں بھی بال سفید نہیں ہوتے تو اس کی نسبت کہتے ہیں۔

عوام کا اعتقاد ہے کہ کوے کی عمر سو برس کی ہوتی ہے۔ چونکہ یہ آخر وقت تک کالا ہی رہتا ہے پس جو کالے کوے کا گوشت کھاتا ہے اس کی بھی عمر بڑی اور بال بھی سیاہ رہتے ہیں۔ (لغات النساء)

قول فیصل۔ عام طور سے بطور محاورہ اس کا استعمال ہے جیسے فلاں نے کالا کوا کھایا ہے۔ اہل لکھنؤ جمع کے ساتھ نہیں بولتے۔

کالے کوے کی جورو:۔ جب کوئل بولتی ہے تو بچے بلند آواز سے یہ فقرہ کہتے ہیں۔ اردو، عوام اور بچوں کی زبان۔

محل نظم: بہار نے کالے کوے کی جورو کہا اس نے جواب دیا۔ تو ہی ہے۔ تو ہی ہے۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل۔ جب کوئل مست ہو کے کو، کو، کرتی ہے تو بچے اس کے جواب میں کہتے ہیں۔ کالے کوے کی جورو ہے تو کوئل اس کے جواب میں کہتی ہے۔ تو ہی تو ہی

کالی کھانسی:۔ ایک قسم کی کھانسی جو بچوں کو آتی ہے۔ اردو، مونث، رائج۔

محل نثر۔ تمھارے بچے کو کالی کھانسی آتی ہے اور تم علاج نہیں کرتے دیکھو غریب کا کھانستے کھانستے کیسا بےحال ہوا جا رہا ہے۔

کالے کے آگے چراغ نہیں جلتا:۔ زبردست سے قابو نہیں چلتا۔ بڑے آدمی کے سامنے چھوٹے آدمی کی نہیں چلتی۔ اردو مستقل غیر فصیح، رائج

سچ کہا ہے آگے کالے کے نہیں جلتا چراغ
چھپ گیا مہ، رخ پہ تیرے زلف شبگوں دیکھ کر   ذوق

داغ دل کیوں نہ مٹے جب وہ دکھائے گیسو
سامنے کالے کے جلتا نہیں زنہار چراغ   اسیر

قول فیصل۔ "کالے کے آگے چراغ نہیں روشن رہتا" بھی کہا ہے جو شاعرانہ تصرف ہے۔

ہو یقیں گل ہو جو دیکھے گیسوئے دلبر چراغ
آگے کالے کے بھلا روشن رہے کیونکر چراغ   ماتم

کالے کی سی لہر آنا:۔ کبھی کبھی جنون کا آ جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

اس ظالم کے سر چڑھتا ہے ہر دم جھٹکا کھانے کو
کالے کی سی لہر آتی ہے گیسو کے دیوانے کو   قدر دانی؟ / شوق

کالے کے کاٹے کی لہر آنا:۔ کالے سانپ کے کاٹنے سے ایک خاص کیفیت پیدا ہونا۔ اردو صرف، رائج

کالے کے کاٹے کی لہر آنے لگی بے اختیار
سونگھنا اس گیسوئے مشکیں کا مجھ کو سم ہوا   آتش

کالے کے منہ میں انگلی دینا:۔ ایسا کام کرنا جس میں جان کا خطرہ ہو۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ شعرا نے تصرف شاعرانہ کے ساتھ "منہ میں انگلی دینا" کی جگہ "دہن میں انگشت دینا" بھی کہا ہے۔

شانہ اس زلف میں ڈالے ہے شکن میں انگشت
کون یوں دیتا ہے کالے کے دہن میں انگشت   ذوق

انگلی دینا کی جگہ ہاتھ دینا بھی ہے۔ مگر یہ بھی قلیل الاستعمال ہے۔

ہاتھ منہ میں نہیں دیتا ہے کوئی کالے کے
جان کو زلف پہ دل ہوتا ہے مائل افسوس   قدر

کالی گھٹا:۔ سیاہ بادل، کالے رنگ کا ابر۔ اردو صرف، مونث، فصیح، رائج۔

جھوم کے آتی ہے متوالی گھٹا
ہے سیہ مست آج کی کالی گھٹا   ناسخ

کالی مائی:۔ بچے نہایت بدصورت عورت کو کہتے ہیں۔ اردو، رائج۔

قول فیصل۔ بچے جب کسی کالی اور بدصورت عورت کو دیکھتے ہیں تو یہ جملہ استعمال کرتے ہیں "کالی مائی دیا سلائی بھاگو بچو آفت آئی" یہ جملہ کہتے جاتے ہیں اور اس بدصورت عورت کے پیچھے تالیاں بجاتے ہیں۔

کالی مٹی:۔ تالاب کی چکنی مٹی جو اکثر لیپنے پوتنے کے کام آتی ہے۔ مونث۔

کالی مرچ:۱۔ فلفل سیاہ، گول مرچ، سیاہ مرچ اردو مونث، رائج۔

محل صرف۔ سودے کے ساتھ تم زیرہ اور کالی مرچ بھی لیتے آنا۔

قول فیصل۔ زبانوں پر بصورت جمع کالی مرچیں زیادہ ہے۔

کالی مرچ:۲۔ (کنایۃً) مکھی۔ اردو، مونث، قلیل الاستعمال۔

کوئی پکارتا ہے کیوں خیر تو ہے بھائی
ایسے جو کھانستے ہو کیا کالی مرچ کھائی   نظیر

کالے منہ اندھیرے:۔ نہایت سویرے علی الصباح۔ اہل ہنود کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں عام طور سے "اندھیرے منہ" یا

منہ اندھیرے بولتے ہیں۔

کالے منہ والا: چور، دزد۔ اردو، عورتوں کی زبان، قریب بمتروک۔

محلِ صرف۔ کالے منہ والا رات کو آیا تھا پاندان لے گیا۔ (طلسم ہوش ربا)

کالی مینا پہاڑی ٹیلو: بچوں کا ایک کھیل۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

کالی ہانڈی سر پہ دھرنا: بدنام یا رسوا ہونا، بدنامی لینا۔ (مخزن المحاورات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

کالی ہڑ: چھوٹی ہڑ۔ اردو، مونث، رائج۔

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر کے نزدیک کالی ہڑ لکھنؤ میں نہیں بولتے لکھتے ہیں لکھنؤ میں اسے جواہڑ کہتے ہیں درانحالیکہ لکھنؤ میں دونوں صورتوں سے مستعمل ہے۔

کام ۱: مراد، غرض، مقصود، مطلب۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

زاہد نہ پوچھ رند سے آشام سے غرض
شیشے سے کام خم سے غرض جام سے غرض — راسخ

ملنے سے کام ایک ہے میخانہ و بہشت
نزدیک سے ہٹے کہ مجھے دور سے شراب — اسیر لکھنوی

قولِ فیصل۔ ان معنی میں اگرچہ فارسی ہے مگر اردو والے فارسی ترکیب کے ساتھ نہیں استعمال کرتے۔

کام ۲: فعل، عمل۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

مفلسی منعم کی سجا ہے منعمی
مصلحت سے کب کوئی خالی ہے کام اللہ کا — اسیر

کام ۳: مزدوری، محنت، مشقت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ محنت، مشقت کے معنی میں کسی حد تک زبانوں پر ہے مگر مزدوری کے معنی میں بالکل نہیں بولتے۔

کام ۴: تالو، منہ کے اندر کا بالائی حصہ۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نیش کی جا نوش ہو دنبالۂ زنبور میں
کام میں انکی کے ہو مہرہ بجائے آبلہ — ذوق

قولِ فیصل۔ تنہا اس کا استعمال بہت کم ہے کام و دہن یا کام و زبان، کی ترکیب سے استعمال کرتے ہیں متقدمین اس کا استعمال کثرت سے کرتے تھے موجودہ دور میں پڑھے لکھے طبقے تک مخصوص ہے۔

کام ۵: دھندا، کاروبار، روزگار۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

گرم بازار ہے وفائی ہے
غیر کا کام خوب چلتا ہے — رند

کام ۶: پیشہ، صنعت، حرفت۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ میرا خیال ہے کہ تم اپنے لڑکے کو بڑھئی کے کام پر بٹھاؤ آج کل ۱۲ روپئے کی لغری ہے۔

کام ۷: بیوپار، لین دین۔

(فقرہ) اس کا کام چند ہی روز میں چمک گیا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔ فقرۂ بالا میں بھی کام کے یہ معنی نہیں نکلتے بلکہ دھندا کاروبار معنی نکلتے ہیں۔

کام ۸: تعلق، واسطہ، سروکار۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ آپس کی لڑائی ہے تمھیں اس قصے سے کیا کام تم دخل کیوں دو۔

کام ۹: (ضمیر کے ساتھ) کار مخصوص، جماع۔ اردو، مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

خفا جو ہوتے ہو صاحب تو خوش رہو صاحب
وہ کام تجھ سے نہیں بار بار ہوتا ہے — جان صاحب

کام ۱۰: نوکری، خدمت۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ میں آج کل نواب صاحب کا ملازم ہوں میرا کام صرف حقہ بھر کے پلانا ہے۔

کام ۱۱: زردوزی، گلکاری، کشیدہ کاری، نقاشی وغیرہ۔ دستکاری کی جملہ قسموں میں سے ہر قسم۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ پرانے زمانے میں رئیس عورتیں زردوزی کے بھاری کام کے پیجامے بہت پہنتی تھیں۔

گورے منہ کی تری یاد آئی سنہری افشاں
لوحِ سیمیں پہ اگر کام طلا کا دیکھا — آتش

کام ۱۲: ہوشیاری، دانائی، عقلمندی، اہم بات۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ تمام ماتحت عدالتوں سے پھانسی کا حکم ہو چکا تھا۔ پنڈت جگت نرائن ہی کا کام تھا ملزم کو ہائی کورٹ سے صاف بری کرا دیا۔

کام ۱۳: فرض، ذمہ داری، ڈیوٹی۔ اردو، مذکر، رائج۔

محلِ صرف۔ ہم آپ کے یہاں کے پرانے نمک خوار ہیں۔ آپ ایسی کھیلنا چھوڑ دیجئے۔ ہمارا کام سمجھانا ہے۔ آپ مانیں نہ مانیں۔

کام ۱۴: کارگزاری۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ تم نے اضافۂ لگان کے سلسلے میں جو کام کیا ہے وہ مجھے بہت پسند آیا ہم تمھیں انعام دیتے ہیں۔

کام ۱۵: حوصلہ اور ہمت کی جگہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

جلاتے ہیں تجھے اے دل یہ شمع رو کیا کیا
ترا ہی کام ہے کرتا ہے ضبط تو کیا کیا — شرف

کام ۱۶: نمایاں کام، بڑا کام، کارِ اہم۔ اردو، مذکر، فصیح۔

اس کے دل میں کام کرنا کام ہے
یوں فلک پر کیوں نہ جاوے آہ تو — میر

کام ۱۷: پیشہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

یہی ہے تیشۂ فرہاد کا کام ؛ ترا شے سنگ جوئے شیر کاٹے — مصحفی

کام :- اصلاح ، ضرورت ، حاجت ، اردو مذکر فصیح ، رائج -

ٹکڑے ہو جائیں گے گر آئے گی منجدھار میں
کام توبہ کا نہیں ایسے گنہگاروں میں — ناسخ

کام :- فائدہ ، نفع ، - اردو مذکر ، فصیح ، رائج -
محل صرف - فضول کی باتوں سے کیا فائدہ کوئی کام کی بات کرو -

کاما :- (comma) انگریزی کے علامات ، اوقاف میں سے ایک وقفت کا نام جس کی علامت یہ ہے " ، " یعنی الٹے واؤ کی شکل ، انگریزی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

ہے کاما ہی کا ما جو پڑھے دہر کا نامہ
جز موت کہیں اس میں فل اسٹاپ نہیں ہے — اکبر الہ آبادی

کام ابتر کرنا :- کام بگاڑنا ، نظام درہم برہم کرنا اردو صرف ، قلیل الاستعمال -

کام اتارنا :- کام بنا کر تیار کرنا - اردو صرف ، دستکاری کی اصطلاح -
محل صرف - تین دن سے یہ ساری ٹنگی ہوئی ہے - بہت جلدی کی ہے - اس کا کام جلد سے جلد اتارنا ہے ، ورنہ ساری ٹکلے پڑ جائے گی -

کام اٹکا رہنا :- کسی کام کا رکا رہنا - اردو صرف عوام کی زبان
محل صرف - صاحبزادے بڑے مطلبی ہیں ان کا جب تک کام اٹکا رہتا ہے دکھائی دیتے ہیں - جب کام نکل جاتا ہے تو ہفتوں صورت نہیں دکھلاتے -

کام اٹکانا :- کام کو التجا دے میں ڈالے رکھنا کام لٹکا رکھنا - کام کے انجام دینے میں سست روی سے کام لینا - اردو صرف ، عوام کی زبان -
محل صرف - کسی کا کام اٹکائے رہنے سے کیا فائدہ

جب ایک کام کرنا ہی ہے تو جلدی سے نپٹا دو -
قول فیصل - بصیغۂ لازم "کام اٹکنا" بھی عوام کی زبان ہے

کام اٹھانا :- کام کی ابتدا کرنا - کام کو شروع کرنا ، کام اختیار کرنا - اردو صرف ، غیر فصیح ، رائج -

ایسی حالت میں کہ جب قائم نہ ہو کوئی نظام
بے محل ہے چھیڑنا اک وقت میں چار کام
کام اٹھاؤ ایک اور اس کو نہ چھوڑو نا تمام — مصحفی

کام اٹھا رکھنا :- کام باقی رکھنا کام کو آئندہ پر ملتوی کرنا - اردو صرف ، فصیح ، رائج -
محل صرف - تم ہمیشہ تساہلی سے کام لیتے ہو آج کا کام کل پر اٹھا رکھنا اچھا نہیں -

کام اٹھا لینا :- کام انجام دینا -
(فقرہ) اکیلی جان نے سارے گھر کا کام اٹھا لیا - (نور اللغات)
قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -

کام ادا ہو جانا :- کام تمام ہو جانا اردو صرف ، متروک -

ہو گیا کام ادا ایسی بھلا کیا ہے ادا
قتل کرتے ہو یہ کچھ ناز کے انداز نہیں — ناسخ

کام ادھورا رکھنا :- کام کو نا تمام رکھنا اردو صرف ، فصیح ، رائج -

ہر کسی کا کام رکھتا ہے ادھورا آسماں
گر ہم پہونچا سر شوریدہ تو پتھر نہیں — ناسخ

کام اڑنا :- غرض اٹکنا ، اردو صرف ، غیر فصیح رائج -

کام اس سے آ پڑا ہے کہ جس سے جہان میں
لیوے نہ کوئی نام ستم گر کہے بغیر — غالب
ہمیں بھی آ پڑا ہے دوستوں سے کام کچھ یعنی
ہمارے دوستوں کے بے وفا ہونے کا وقت آیا — رشید لکھنوی

کام آ جانا :- کارآمد ثابت ہو جانا - مطلب برآری کر دینا - اردو صرف ، فصیح ، رائج -

چلو اچھا ہوا کام آ گئی دیوانگی اپنی
وگرنہ ہم زمانے بھر کو سمجھانے کہاں جاتے — قتیل شفائی

قول فیصل - اس کا ایک مفہوم ہے کوئی کام سیکھ جانا

کام آخر کرنا :- ارڈ النا ، مرنے کے قریب کر دینا اردو صرف ، فصیح ، رائج -

آخر غم دوراں نے کیا کام ہمارا
ہے دھیان تمہیں میں سحر و شام ہمارا — عشق

قول فیصل - کام آخر کر دینا اور کام آخر کر جانا اس کی تکمیلی صورتیں بھی رائج ہیں -

پیر زن نے کوہ کن کا کام آخر کر دیا
زور کا کچھ بس نہیں چلتا ہے ہرگز زور سے — ناسخ
قتل کا مژدہ بھی میرا کام آخر کر گیا
یہ خبر سنتے ہی میں مارے خوشی کے مر گیا — امیر

کام آخر ہونا :- مر جانا ، جان سے جانا - اردو صرف ، فصیح ، رائج -

پردے میں کام یاں ہوا آخر
واں سدا چہرے پر نقاب رہا — میر

قول فیصل - اس کی تکمیلی صورت "کام آخر ہو جانا" بھی رائج ہے -

یارب گراں دل شب سے یہی شدت رہی
کام میرا آخر اے درد جگر ہو جائے گا — رند
ترے آتے ہی آتے کام آخر ہو گیا میرا
رہی حسرت کہ دم میرا نہ تیرے روبرو نکلا — ذوق

کام آسان ہونا :- مشکل حل ہونا ، دشوار کام کا سہل ہونا - اردو صرف ، فصیح ، رائج -

کیا داغ گو اس نے جھوٹا ہی وعدہ
ترا کام آسان ہونا تھا سب سے — داغ

کام آنا :- ۱ مفید ہونا، کارآمد ہونا، فائدہ مند ثابت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- یہ کتاب اب تم اپنے پاس رکھو تمہارے کام آئے گی میری نظر بہت کمزور ہو چکی ہے اس لیے میرے واسطے بیکار ہے۔

کام آئی کچھ نہ پردہ نشینی حضور کی
دیکھے آئی جا کے باد صبا سر سے پاؤں تک — امیر

کام آنا :- ۲ آڑے آنا، مدد کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کام آئیں گے محشر میں امیر اشک غم شاہ
قیمت میں یہ قطرے دُر و گوہر سے بڑھیں گے — امیر

وہی کام آتے ہیں محسن کے جو ہوتے ہیں نجیب — انیس

کام آنا :- ۳ لڑائی میں مارا جانا۔

(فقرہ) یورپ کی لڑائی میں کئی لاکھ سپاہی کام آئے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- تنہا کام آنا، کے یہ معنی نہیں ہوں گے۔ جنگ وغیرہ کا ذکر ضروری ہے۔ جیسا کہ خود مؤلف نور اللغات نے اپنے پیش کردہ فقرے میں لکھا ہے یعنی لڑائی میں سپاہی کام آئے۔

اس کا ایک مفہوم ہے کسی کام میں کوشش کرتے کرتے مر جانا بھی لیا گیا ہے جو موجودہ دور میں شاید کوئی نہیں بولتا ہو۔

بیٹھ سے پاؤں نکالے تو چلے عشق کی راہ
کام اول ہی میں ہم منزل اول آئے — ہجر

اس کا ایک مفہوم پیٹ بھرنا بھی ہے۔

آ رہے گا دشت میں سیلی ترے ناقے کے کام
ہو گیا مجنوں جو کانٹا سوکھ کر اچھا ہوا — ذوق

ایک مفہوم ہے استعمال میں آنا۔ جیسے "کلکتے سے ملنا تو دو درجن پیلیٹیں لیتے آنا شب قدر میں کام آئیں گی۔"

کام باقی ہونا :- کام کا نامکمل ہونا۔ کام کا ادھورا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کچھ ایسے کام تھے باقی کہ ساتھ جا نہ سکے
معاف کیجیو اہل عدم ہم آ نہ سکے — رشید لکھنوی

کام بتانا :- ۱ کسی ہنر کی تعلیم دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- لڑکا تین سال سے برابر جوتے کے کام پر جاتا ہے مگر استاد کام نہیں بتاتے۔ بس سودا سلف کے لیے دوڑایا کرتے ہیں۔

کام بتانا :- ۲ کوئی شغل بتانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اپنی زباں سے کہدے کہ پیاسا سبیل ہے
اے تیغ یار! کام بتا دوں ثواب کا — راسخ

کام بتانا :- ۳ کاروبار بتانا۔ پیسہ کمانے کے لیے مفید مشورہ دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- آپ ... بھی ہے بڑے تجربہ کار ہیں۔ ہم کو بھی کوئی ایسا کام بتائیے کہ روزی سے لگ جائیں۔

کام بٹا لینا (دیا)، کام بٹانا :- کام میں شریک ہو جانا۔ مددگار ہو جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اس محل پر زیادہ تر، ہاتھ بٹانا بولتے ہیں۔

کام بر آنا :- مراد پوری ہونا۔ مقصد بر آنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

کسی سے بر آوے نہ کچھ کام جاں
جو وہ مہرباں ہے تو کل مہرباں — میر حسن

ہو گئے سنتے ہی ہم وصل کا پیغام تمام
کام دل کچھ نہ بر آیا کہ ہوا کام تمام — جرأت

کام بڑھانا :- ۱ (متعدی) کام بند کرنا، کام ختم کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- آج تم نے بہت کام کیا ہے تھک گئے ہو بس اب کام بڑھا دو۔

کام بڑھانا :- ۲ (لازم) محنت زیادہ کرنا۔ کام کو طول دینا کام کو ایسا طول دینا کہ مقررہ وقت میں نہ ہو سکے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- میاں رام اگر یہ اب ایک بوری سیمنٹ کافی نہیں ہو گی۔ تم نے پرانے مضبوط پلاسٹر کو کھود کے بلا وجہ کام بڑھا دیا۔

کام بڑھانا :- ۳ (لازم) محنت زیادہ کرنا، بیوپار کو ترقی دینا (نور اللغات)

قول فیصل :- عام طور سے رائج نہیں۔

کام بڑھنا :- کام بند ہونا، کام ختم ہونا۔ اردو صرف، پیشہ وروں کی اصطلاح

محل صرف :- کارخانہ دار کے یہاں غمی ہو جانے سے آج کام دوپہر سے بڑھ گیا۔

کام بڑھنا :- کام کا مقررہ مقدار سے زیادہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

محل صرف :- چھت کی داغ دوزی کرا دو گھر والوں کی ضرورت نہیں اگر چھت گر گئی تو کام بہت بڑھ جائے گا۔

کام بڑھنی :- بڑھئیوں کی آواز جو وہ گلی کوچوں میں اسلئے لگاتے ہیں کہ جسے کام بنوانا ہو وہ بنوالے۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

کام بگاڑنا :- ۱ (متعدی) کام خراب کرنا، کام میں خلل انداز ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

محل صرف :- میں نے خوشامد سے سب معاملات طے کر لیے تھے تم نے رشوت کا ذکر کر کے کام بگاڑ دیا۔

کام بگاڑنا :- ۲ ساکھ کھو دینا۔ بے عزتی کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کام بگڑنا :- (لازم) کام خراب ہونا اردو صرف، فصیح، رائج۔

تدبیر وصل پڑتی ہے تقدیر کے خلاف،
خفا نہیں ہے کام بگڑتی ہے ہجر میں صبا

کام بگڑنا: ۲ معاملہ خراب ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کام بگڑے ہوئے تھے سب اپنے
بارے اب کچھ سنورتے جاتے ہیں داغ

کام بگڑنا: ۳ دیوالہ نکل جانا، کاروبار میں فرق آجانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر زیادہ تر کھیل بگڑنا بولتے ہیں۔

کام بگڑنا: ۴ نوکری چھوٹ جانا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کام بنا رہنا: ۔ اقبال کا یاور رہنا، دور دورہ رہنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کہاں وہ گرمیِ دنیا وہ حال بلبلِ رعنا
کسی کا کام ہمیشہ بنا نہیں رہتا احسان

کام بنا لینا: ۔ مطلب حاصل کر لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم نے حکام سے مل ملا کے اپنا کام تو بنا لیا لیکن ہمارے لیے کوئی صورت نہ نکالی۔

کام بنانا: ۱ مراد پوری کرنا، مقصد برآری کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ ستارے کی ہے گردش اسے ظفر کچھ نہیں
دیکھنا تیرے بناتا کام ہے اللہ کیا ظفر

کام بنانا: ۔ کام تیار کرنا، کام پورا کرنا۔ اردو صرف، پیشہ وروں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ کارخانہ دار صاحب نے جتنا کام دیا وہ سب ہم نے بنا لیا۔ اب اور کام لانا ہے

کام بن آنا: ۔ کام سنورنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ع بگڑی لڑائیوں میں بن آئے انکھیوں سے کام رقیب

کام بن پڑنا: ۔ کام انجام پا جانا۔ کوشش میں کامیاب ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ایک ہم میں تمہاری خواص کی ایسی صورت بنے گا اور تمہارے ساتھ چل کر حنظل کا کام تمام کرے گا تا کہ شہزادی انکھوٹے اور سب کام بن پڑے۔ (طلسم ہوشربا)

کام بن جانا: ۔ مطلب پورا ہونا، کام سنور جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ چالیس دن کا چلہ کھینچ کے میں درگاہ گیا خدا کے فضل و کرم سے مرا سب کام بن گیا۔

کام بند رکھنا: ۔ کام کو رکا رکھنا، ہرج کرنا، خلل ڈالنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گو ان کے گھر سے ہو گئے پیرِ نو کریم بند
رکتا نہیں ہے کام کسی کا کریم بند داغ

کام بند رہنا: ۱ کام رکا رہنا، کام میں تعطل رہنا، کام ملتوی رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اس کی آمد میں ہوں میں بیا ہیں رہیں کیونکہ کام بند
واسطے جس شے کے غالب گنبد بے در کھلا۔ غالب

روز وصل آئے گا آخر شب ہجراں ہو گی
کام رہتے کا نہیں عالم اسباب میں بند آتش

کام بند رہنا: ۲ کارخانہ بند رہنا۔ اردو صرف، کاریگروں اور پیشہ وروں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ کارخانہ دار صاحب نے کہا ہے زردوزی کے کارخانوں پر چھاپے پڑ رہے ہیں جاپانی ساڑیاں بکری جا رہی ہیں اس وجہ سے کام کچھ روز تک بند رہے گا۔

کام بند کرنا: ۔ (متعدی) کام روک دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میاں کاریگر تین بجے گھن پڑے گا تم بجائے چار بجے کے تین ہی بجے کام بند کر دینا۔

کام بند ہونا: ۔ کام موقوف ہونا، کام رک جانا، کام میں تعطل ہونا۔

کھل کھیلیں کیا کہ بند زمانے کا کام ہے
نے صبح کا مزہ ہے نہ اب لطف شام ہے مشیر

کام بننا: ۱ کام درست ہونا، کام کا پورا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اک کام کو ہم برسر آیا ہم ہے دریش
بنتا نظر آتا نہیں جو کام ہے دریش حالی

کام بننا: ۲ کام تیار ہونا، ہاتھ پر لگے ہوئے کام کا مکمل ہونا۔ اردو صرف، پیشہ وروں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ آپ بے کار غصہ نہ کریں آپ خود دیر میں آئے آپ کا کام کل ہی بن گیا تھا۔

کام بننا: ۳ مطلب پورا ہونا، مراد بر آنا، کامیابی حاصل ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

(معنی) کام دور چرخ میں بگڑے ہوئے اگر بنے
تجھ سے بنا کر جو بگڑ جائے وہ پھر کیونکر بنے داغ

(معنی جاتا) ہے نزاکت مانع جنبش لب جاں بخش کو
کام تیرا خوب جنبش سامری کا فن بن گیا داغ

کام بھگتانا: ۔ (متعدی) کام پورا کرنا، کام کو انجام دینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ وہ سمجھتے تھے کہ چھ گھنٹے کا کام ہے میں نے دو ہی گھنٹے میں بھگتا کے پیسے لے لئے

کام بھگتنا: ۔ (لازم) کام پورا ہونا، کام انجام پانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

کام پار کرنا: ۔ بیڑا پار کرنا۔ اردو صرف، متروک

جس پہ اس موج نے شمشیر کا اک وار کیا
کام اس شوخ نے دو بیلے ہوئے کا پار کیا — بحر

کام پر بیٹھنا — مصدر لازم۔ کاریگر کا اپنی مقررہ جگہ پر کام تیار کرنے کے لیے بیٹھنا۔ اردو صرف پیشہ وروں کی اصطلاح۔

عمل صرف — ہم نو بجے کام پر بیٹھتے ہیں آپ اسی وقت دوکان پر آجائیے گا ہم آپ کے روپے دے دیں گے۔

قول فیصل — کسی لڑکے کا کام سیکھنے کے لیے کسی کاریگر کے پاس بیٹھنا بھی اس کا ایک مفہوم ہے۔

کام پر جانا — کسی پیشہ ور کا حسب معمول روزی کمانے کے لیے جانا۔ اردو صرف پیشہ وروں کی اصطلاح۔

عمل صرف — تم بڑے کاہل ہو اگر روزانہ کام پر جایا کرو تو فاقوں کی نوبت کیوں آئے۔

کام پر دیدہ لگنا — کام میں جی لگنا۔ بیشتر سلب ہی کے ساتھ مستعمل ہے

کچھ نہیں نرگس کو مرزا تن دہی کا اپنے ہوش
کام پر دیدہ لگے کیا دل لگا ہے یار پر — جان صاحب
(نور اللغات)

قول فیصل — یہ صرف عورتوں کی زبان ہے۔ مؤلف نور اللغات نے لکھا ہے "بیشتر سلب ہی کے ساتھ مستعمل ہے" جس کا مطلب یہ ہوا کہ کبھی کبھی اثبات کی صورت میں بھی بول دیتے ہیں۔ درانحالیکہ یہ محاورہ صرف منفی صورت یا استفہام انکاری کے محل ہی پر بولتے ہیں۔

کام پر لگانا — (متعدی) کسی خدمت پر مامور کرنا، کام سیکھنے میں مصروف کرنا، دھندے سے لگانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

عمل صرف — خدا بھلا کرے نواب صاحب کو انہیں نے سفارش کر کے تمہیں کام پر لگا دیا ورنہ ٹھوکریں کھاتے پھرتے۔

قول فیصل — اس کا لازم کام پر لگنا بھی بولتے ہیں۔

کام پڑا رہنا — کام کا ناتمام رہ جانا۔ کام ادھورا رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عمل صرف — تم بلا وجہ دہلی چلے گئے یہاں سب کام پڑا رہ گیا، ہمارا نقصان ہو گیا۔

کام پڑنا — کسی نئے کام کو کرنے کا اتفاق ہونا۔ اردو صرف، نثر، فصیح، رائج۔

عمل صرف — میں آپ کے یہاں ٹھیک وقت سے پہنچ جاتا مگر کیا کروں راستے میں ایک ایسا کام پڑ گیا کہ مجھے دیر ہو گئی۔

قول فیصل — ذیل کے شعر میں شاعر نے جس محل پر کہا ہے ایسے محل پر اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

عاشقی سخت تر مصیبت ہے
ہم کو یہ کام عمر بھر میں پڑا — داغ دہلوی

کام پڑنا — مصدر لازم (کسی کے ساتھ) غرض ہونا، سروکار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہے رقص جسے عاشق بسمل کا تڑپنا
اس قاتل عالم سے مجھے کام پڑا ہے — کیف لکھنوی

کام پورا کرنا — مقصد پورا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عمل صرف — میر صاحب نے حسین آباد میں ماہ صیام کے کھانے کی چٹھیوں کی جو درخواست دی تھی آپ نے ان کا کام پورا کر دیا وہ دعائیں دے رہے ہیں۔

کام پورا ہونا — اصل مقصد حاصل ہونا۔ غرض حاصل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قصد بتخانہ کیا ہے جو خدا پہونچا دے
جو کیا کام ہوا خیر سے اکثر پورا — داغ

کام پہنچنا — (تک کے ساتھ) نوبت پہنچنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دے وہ شراب ساقی کہ تا روز رستخیز
جس کے نشے کا کام نہ پہونچے خمار تک — درد

کام پیارا ہے چام (چمڑا) پیارا نہیں — انسان کی قدر کام سے ہے اس کی نسبت بولتے ہیں جو کچھ کام نہ کر سکے اور بیٹھا روٹیاں توڑا کرے۔ مثل (نور اللغات)

قول فیصل — اہل لکھنؤ ایسے محل پر یوں بولتے ہیں۔ آدمی پیارا نہیں ہوتا۔ اس کا کام پیارا ہوتا ہے۔

کام تقدیر پر چھوڑ دینا — معاملے کو تقدیر پر چھوڑ دینا۔ تن بہ تقدیر ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کام اپنا چھوڑ دے تقدیر پر
عقل آرائی نہ اے نادان کر — صبا

کام تمام کرنا — (متعدی) کام کو انجام دینا کام کو پورا کر کے چھوڑنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عمل صرف — بار بار اٹھنے سے کیا فائدہ کام تمام کر کے اٹھنا تاکہ نواب صاحب خفا نہ ہوں۔

کام تمام کرنا — ہلاک کرنا۔ مار ڈالنا، موت کے گھاٹ اتارنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آپ کی جنبش لب نے تو کیا کام تمام
یہی اعجاز پہ کہتے تھے مسیحا ہوں میں — داغ

کام تمام ہونا — (لازم) کام پورا ہونا۔
(نور اللغات)

قول فیصل — ان معنی میں اہل لکھنؤ "کام ختم ہونا" بولتے ہیں۔ جو رائج ہے۔

کام تمام ہونا — مرنا جان سے جانا، ہلاک ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تیرے جو تصور میں ہو کام تمام اپنا
دے موت کی تلخی بھی اک ذائقہ شربت کا — کیف لکھنوی

قول فیصل — کام تمام ہو جانا اور کام تمام ہو چکنا اس کی تکمیلی صورتیں ہیں۔

نتیجہ کشش یار خوب ہی نکلا
تمام ہو ہی گیا جذب ناتمام سے کام — ناسخ

اب دوا کو دو دِش ہے بے ہنگام
اس کا تو ہو چکا ہی کام تمام — شوق

محل کے اعتبار سے "کام تمام ہے" بھی برابر بولتے ہیں جس کا مفہوم ہے "مرنے میں دیر نہیں"۔

تیغ ابرو کے اشارے پہ ہے کام اپنا تمام
تیز کرتا ہے چھری بیری پہ قاتل عبث — رند

یوں بھی بولتے ہیں۔ "بس کام تمام ہے"۔

اجل آجائے تو ہے روک، نہ تھام
ایک کروٹ میں ہے بس کام تمام — حالی

کام ٹھپ ہونا:۔ کام کا چلتے چلتے رک جانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ برسات کی وجہ سے محکما ہو ہی جاتا ہے۔ آج کل تمام کارخانے بند ہیں۔ کام ٹھپ ہے۔

کام جاری رہنا:۔ کام کا لگاتار متواتر ہونا، کام بند نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کام اندوں کے جاری رہیا نا کام رہیں ہم
اب آپ کی سرکار میں کیا کام ہمارا — ناسخ

کام جاری ہونا:۔ لازم، کام چلنا، کام کا سلسلہ نہ ٹوٹنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہو کسی کا کام جاری ہے بہر صورت یہاں
ہاتھ چلتا ہے غنی کا پاؤں بے مقدور کا — تجر

کامِ جاں:۔ (بکسر سوم) دلی تمنا۔ فارسی ترکیب دہلی کی زبان۔

کسی سے بر آوے نہ کچھ کام جان
جو وہ مہرباں ہے تو کل مہربان — میر حسن

کام چالو ہونا:۔ کاروبار کے قیام کی امید ہونا (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ مفہوم درست نہیں۔ عوام کام کا سلسلہ جاری ہونا کے معنی میں بولتے ہیں۔

کام چڑھانا:۔ کام کو تیار کرنے کے لیے کسی اڈے یا کل یا مشین وغیرہ پر لگانا۔ اردو صرف، پیشہ وروں کی اصطلاح۔

کام چلانا:۔ ۱ کارروائی کرنا، بندوبست کرنا، انتظام کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کام چلانا:۔ ۲ کسی نہ کسی صورت سے کوئی کام کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ سر دست دس روپیہ دے رہا ہوں اسی سے اپنا کام چلاؤ۔ پرسوں تمہارا حساب بیباق کر دوں گا۔

کام چلانا:۔ ۳ مطلب برآری کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کام چلاؤ:۔ کوئی ایسی ناقص چیز جس سے وقتی طور پر کام لیا جا سکے۔ اردو صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ یہ لوہے کی کفگیر جو تم لائے ہو کام چلاؤ ہے بہت جلدی ٹوٹ جاوے گی۔

کام چلنا:۔ ۱ مطلب نکلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ایک وہ جس کا نجا کات ہے نام
جس سے چلتا ہے مورخ کا کام — مرزا رسوا

بے سیاہی نہ چلا کام قلم کا اے ذوق
اور سیاہی سروساماں ہے سیہ کاروں کا — ذوق

اس طرح چلتے نہیں دنیا کے کام
زر خالص سیم سادہ چاہیئے — نظم طباطبائی

کام جاننا:۔ کسی ہنر سے واقف ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ چوتھے درجے سے مدرسہ چھوڑا اور اپرنٹس ہوئے۔ کام خاک نہیں جانتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

کام چلنا:۔ ۲ کام کا ترقی پر ہونا، کاروبار زوروں پر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کارخانہ میں دن بھر دیڈیو لگائے رہتے ہیں جاڑے کا سیزن ہے آجکل خوب کام چل رہا ہے۔

کام چلنا:۔ ۳ گزر بسر ہونا، زندگی کے دن کٹنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ترے بیمار کا کام اب بڑی مشکل سے چلتا ہے
کہ درد اٹھ کر بدلواتا ہے تب کروٹ بدلتا ہے — امیر

قول فیصل۔ سلبی معنی میں بکثرت بولتے ہیں۔

بہتر تو ہے یہی کہ نہ دنیا سے دل لگے
پر کیا کریں جو کام نہ بے دل لگی چلے — ذوق

کام چوپٹ ہونا:۔ کام خراب ہونا، کام بگڑنا، کام میں انتشار ہونا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ اگر مردوں کے ساتھ زندے بھی دفن ہو جاتے تو دنیا کے سب کام چوپٹ ہو جاتے۔

کام چور:۔ کام سے جان چرانے والا۔ کام میں حیلے حوالے کرنے والا۔ کام سے بھاگنے والا۔ سست۔ اردو صفت عوام کی زبان۔

دل عبادت سے چراتا اور جنت کی طلب
کام چور اس کام پر کس منہ سے اجرت کی طلب — ذوق

کام چور نوالے حاضر:۔ وہ شخص جو کام کے وقت ٹال جائے چپکے سے یا کسی بہانے سے کھانے پینے میں سب سے آگے ہو۔ وہ خود غرض آدمی جو کام نہ کرے مگر فائدہ حاصل کرنے میں پیش پیش ہو۔ اردو مثل، عورتوں اور عوام کی زبان۔

محل صرف۔ یہ نیا لڑکا جو تم نے نوکر رکھا ہے دن بھر گھوما کرتا ہے۔ کھانے کا وقت آیا اور یہ موجود کمبخت بڑا کام چور نوالے حاضر ہے۔

کام چھیڑنا:۔ کوئی کام جاری کرنا، کام کی

دستبردار کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ایسی حالت میں کہ جب تک قائم نہ ہو کوئی نظام
بے محل ہے چھیڑنا اک دقت میں دو چار کام صفی

کام ختم ہونا:۔ کام پورا ہونا، کام مکمل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ایک مہینے مسلسل مدد لگی رہی خدا نے چاہا تو کل کام ختم ہو جائے گا۔

کام خراب کرنا:۔ کام میں خرابی ڈالنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ دونوں کے خیالات کا اختلاف بیچ میں خاک ڈال کر کام خراب کر دیتا تھا۔ (دربار اکبری)

کامدار:۔ (بسکون سوم) کارکن، مہتمم، منتظم، گماشتہ، اردو، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کامدار:۔ وہ مہینہ یا رئیس کا ملازم جس کے سپرد خرید و فروخت کی خدمت ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کامدار:۔ وہ کپڑا یا جوتا جس پر زردوزی کا کام بنا ہوا ہو۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ قدیم زمانے میں امیروں کی عورتیں کامدار انگیاں اور سلیپریں بہت پہنتی تھیں اب یہ رواج ختم ہو گیا ہے۔

کامدار:۔ وہ شخص جس کو امیر یا بادشاہ کوئی عہدہ اور خدمت دے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

کامدانی:۔ (بسکون سوم) وہ کام جو کسی کپڑے پر چاندی یا سونے کے تاروں سے بنایا جاتا ہے۔ بادلے کا کام۔ اردو مونث، رائج۔

محل صرف۔ کل میں نے ایک ساری بازار میں دیکھی جس پر بہترین کامدانی کا ایسا عمدہ کام بنا ہوا تھا کہ بیساختہ خرید لینے کو دل چاہتا تھا۔

کامدانی:۔ (بسکون سوم) وہ کپڑا جس پر سونے چاندی کے تاروں سے بیل بوٹے بنے ہوتے ہیں۔ اردو مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ جس کپڑے پر کامدانی بنی ہوتی ہے وہ کپڑا اس لفظ سے منسوب کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً کامدانی کا خلعت، کامدانی کی ٹوپی، کامدانی کا کرتہ، کامدانی کا دوپٹا وغیرہ۔

ملی ہے ریگ صحرا جسم پر ذرے چمکتے ہیں
لا سرکار وحشت سے یہ خلعت کامدانی کا لطافت

دمکتا ہے جو کندن سا بدن ہر ایک حلقے سے
مرے جالی کے کرتے میں ہے عالم کامدانی کا ناسخ

نظر آتی ہے جب سقف فلک پر کثرت انجم
کسی کا یاد آتا ہے دوپٹہ کامدانی کا منشی ہنس لکھنوی

کامدانی والا:۔ کامدانی بنانے کا پیشہ کرنے والا، بادلے والا۔ اردو، رائج۔

کام دل:۔ (بکسر سوم) دل کا نظام۔ فارسی، ترکیب، دلی کی زبان۔

زلفیں کھولیں تو تو ٹک آیا نظر
عمر بھر یاں کام دل برہم رہا میر

قول فیصل۔ اس کا صرف رہنا اور ہونا کے ساتھ ہے۔

کسو کے دل برہم دیکھتے میر
ہوا ہے کام دل برہم ہمارا میر

کام دولھا دولھن سے پڑتا ہے:۔
آپس کا معاملہ آپس ہی میں طے ہوتا ہے مثل (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں یہ مثل نہیں بولتے۔

کام دھندا:۔ کاروبار، اردو، مذکر، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ ان نوکروں کا مطلب یہ تھا کہ حسن آرا کے حیلے سے گھر کے کام دھندے سے بچیں۔ (بنات النعش)

کام دیکھنا:۔ (متعدی) کام کی کارگزاری کا معائنہ کرنا، کام کی نگرانی کرنا، کام کی جانچ کرنا، پڑتال کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میاں صاحبزادے! کہا مانو، اپنے گھر جاؤ اپنا کام دیکھو۔ اس پھیر میں نہ پڑو۔ (فسانہ آزاد)

کام دینا:۔ (لازم) مدد دینا، ساتھ دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آنکھیں کا چاند اور یہاں ضعیفی کا عالم نظر کام نہیں دیتی کیا کروں۔ دیا یہ کشتہ تمھیں دے رہا ہوں۔ حفاظت سے رکھ لینا کسی وقت کام دے جائے گا۔

کام دینا:۔ (متعدی) پیشہ ور کو اس کے کرنے کا کوئی کام تیار کرنے کے لیے دینا۔ اردو صرف، پیشہ وروں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ استاد! پہلی کام آپ نے دوسرے کاریگروں کو دیا اور مشکل کام ہمیں دیا۔ یہ کہاں کا انصاف ہے۔

کام دینا:۔ (متعدی) منصب دینا، خدمت سپرد کرنا، کسی عہدے پر فائز کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ مجھ سے نقل نویسی کا کام نکال کر سررشتہ داری کا کام دیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ایسے محل پر عہدہ دینا زبانوں پر زیادہ ہے۔

کام دیو:۔ خواہش نفسانی کا دیوتا، کنایۃً خواہش جماع۔ قوت باہ، پیار محبت کا دیوتا۔ قیوپڈ۔ شیطان۔ (نور اللغات و مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ اردو میں رائج نہیں۔

کام ڈالنا:۔ پالا ڈالنا۔ (فقرہ) خدا ایسی عورت سے کام نہ ڈالے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کامراں :۔ (بسکونِ سوم) جس کا مقصد پورا ہوگیا ہو فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

محلِ صرف ۔ دنیا میں محنت و ریاضت بڑی چیز ہے وہی کامراں ہوسکتا ہے جو دن کو دن اور رات کو رات نہ سمجھے ۔

کامرانی :۔ (بسکونِ سوم) ۔

حسبِ دلخواہ مقصد بر آری

نا ... ش

راد دل سے اپنی رہا کامیاب — تسلیم
دکھاتی رہی کامرانی شباب — (صبحِ خنداں)

کامرس :۔ (commerce) علوم مروجہ میں سے ایک علم کا نام جس کا تعلق حساب و کتاب تجارت اور بینک وغیرہ سے ہے ۔ انگریزی، مونث، رائج ۔

کام رک جانا :۔ کام ہوتے ہوتے یکبارگی بند ہو جانا ۔ اردو، صرف، فصیح، رائج ۔

زخم گر دب گیا لہو نہ تھما
کام گر رک گیا روانہ ہوا — غالب

کام رکھنا :۔ مطلب رکھنا، غرض رکھنا، واسطہ رکھنا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج ۔

دن رات ہے یہ سفر خشکی و تری
دکھتا ہوں کام شعر کے بحر ذمیں میں — ناسخ

سدا ... کا ... کام رکھے
جو تجھ کام کوئی نام رکھے — مثنوی شام غریباں

کام رَوا :۔ (بسکونِ سوم) جس کا مقصود حاصل ہو جائے، فارسی صفت ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں ۔

کام روا ہونا :۔ کامیابی ہونا ۔

... گر رک گیا روانہ ہوا — غالب (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ کام رو ... ہونا کا مفہوم درست نہیں ۔ غالب نے منفی معنی میں مناسب نہ ہونا، بہتر نہ ہونا کے معنی میں کہا ہے ۔ شعر کا مصرع اول یہ ہے ۔

زخم گر دب گیا لہو نہ تھما

اہلِ لکھنؤ ان معنی میں کم بولتے ہیں ۔

کام روائی :۔ (بسکونِ سوم و فتحِ چہارم) مقصود حاصل ہونا ۔ فارسی مونث، عام اور عورتوں کی زبان ۔

رو ... نے سے میرے کام روائی ہوئی محال
تر ہو کے سخت ہوگئے عقدے سوال کے — منیر

کام رہ جانا :۔ کام ناتمام رہ جانا، کام مکمل نہ ہونا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج ۔

محلِ صرف ۔ میں نے بڑی محنت سے نعمت خانہ تیار کیا ۔ اب تھوڑا سا کام رہ گیا ہے اس کو کل پورا کر دوں گا

کام رہنا :۔ (سے کے ساتھ) سروکار رہنا، سابقہ رہنا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج ۔

زیست بھر مجھ کو رہا خونریز محبوبوں سے کام
روز مولد نال کٹوائی تھی کیا جلاد سے — ناسخ

کام سپرد کرنا :۔ کام حوالے کرنا ۔ کام سونپنا ۔ اردو صرف ۔ فصیح، رائج ۔

محلِ صرف ۔ تم عجیب انسان ہو جو کام تمھیں سپرد کیا جاتا ہے تم اسے ادھورا چھوڑ دیتے ہو ۔

کام سکھانا :۔ (متعدی) دستکاری یا ہنر یا دفتر وغیرہ کا کام بتانا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج ۔

محلِ صرف ۔ میں روز کارخانے لڑکے کو پہنچا دیا کروں گا اب کام سکھانا آپ کا کام ہے ۔

قولِ فیصل ۔ اس کا لازم ''کام سکھنا'' بھی زبانوں پر ہے ۔ جیسے تم پڑھنے کے بجائے یہ دن تفریح کیا کرتے ہو پڑھنے میں دل لگاؤ ورنہ تمھیں کوئی دوسرا کام سیکھنا ہوگا ۔

کام سمٹنا :۔ کام قابو میں آنا، کام اکٹھا اور اک جا ہونا ۔

دامان و جیب ٹکڑے ہوئے دونوں ایک جا
اب کی یہ کام ہاتھ سے میرے سمٹ گیا — میر (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ صاحب نور اللغات کا لکھا ہوا یہ مفہوم درست نہیں ۔ کام سمٹنے کا مفہوم ہے ۔ کام پورے طور سے انجام پا جانا ۔ شعر سے بھی یہی مفہوم نکلتا ہے ۔

کام سنوارنا :۔ (متعدی) کام درست کرنا، کام بنانا، بگڑے کام کو سلیقے کے ساتھ درست کرنا ۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

وہ برہم ہی گئے زلفِ پریشاں کی طرح
کام بگڑے ہوئے ہر چند سنوارے ہم نے — داغ

کام سنورنا :۔ (لازم) کام کا درست ہونا ۔ بگڑے ہوئے کام کا بننا ۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال ۔

کام بگڑے ہوئے تھے سب اپنے
بارے اب کچھ سنورتے جاتے ہیں — داغ

قولِ فیصل ۔ سلبی معنی میں بھی بولتے ہیں ۔

صبا بیٹھو وہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر
کوئی کام تجھ سے سنورتا نہیں ہے — صبا

کام سونپنا :۔ کام حوالے کرنا، کام سپرد کرنا ۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج ۔

شرار و برق کیسی ہے نہ تھی یاں فرصت اتنی
فلک نے ہم کو دنیا کام جو کچھ تھا شتابی کا — درد

کام سے جانا :۔ (شخص کے لیے) بیکار ہو جانا ۔ کام کا نہ رہنا ۔ اردو صرف، عوام کی زبان

دل کا آنا ہے کام سے جانا
جائے گا کام سے تو آ ... لے گا — داغ

قولِ فیصل ۔ اسی محل پر کام سے جاتا رہنا، بھی بولتے ہیں
تم کو فرصت نہ ہوئی سونے سے یاں غفلت کی

تم رہے کام میں ہم کام سے جاتے ہی رہے (رند)

دونوں صورتوں سے چیز کیلیے بھی بولتے ہیں جیسے
دو الماری کے ظرف میں سوراخ ہوجائے تو سمجھو کام سے
گیا :

کام سے جانا (یا) کام سے جاتا رہنا ۔ نامرد ہوجانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ بالعموم رائج نہیں۔

کام سے جانا (یا) کام سے جاتا رہنا ۔ موقوف ہوجانا۔ برخاست ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے نہیں بولتے۔

کام سے فرصت پانا ۔ کام سے فارغ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج ۔

محل استعمال ۔ دیکھو ہم وعدہ نہیں کرتے جب کام سے فرصت پائیں گے جبھی آئیں گے۔

قول فیصل ۔ اس کا استعمال بصیغۂ جمع (کاموں سے فرصت پانا) زیادہ ہے۔

جو فرصت اور سب کاموں سے پائی
وہ ساعت قصہ خوانی کی پھر آئی (لطائف لیلیٰ و مجنوں)

کام سے فراغت ہونا کے معنی میں کام سے فرصت ہونا بھی فصیح، رائج ہے۔ جیسے "جب کام سے فرصت ہو گی تو آؤں گا"۔

بصیغۂ جمع (کاموں سے فرصت ہونا) زیادہ ہے۔

دفن کر آئے دل ناشاد کو
آج سب کاموں سے فرصت ہو گئی (تعشق)

کام سے کام رکھنا ۔ اپنے کام سے مطلب رکھنا اور دوسرے کے کام میں دخل نہ دینا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل ۔ اس محاورہ کے قبل "اپنے" کی لفظ کا اضافہ کرکے بولتے ہیں۔ "اپنے کام سے کام رکھنا" بغیر اپنے کے نہیں بولتے۔

کام سے کام ہونا ۔ اپنے [illegible] سے واسطہ اور کسی بات سے نہ تعلق ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہی ہے دل میں کہ بیچئے کب دلدار سے کام
کام سے کام ہے ہم کو نہیں تکرار سے کام (معروف)

ستم سے یار کے مطلب نہ کچھ جفا سے غرض
ہمیں تو کام سے ہے کام مدعا سے غرض (رند)

کام سے لگنا ۔ کام میں مصروف ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ "سے" کی جگہ "میں" بولتے ہیں۔ کام میں لگنا۔

کام سے لگنا ۔ روزگار سے لگنا کسی خدمت پر مامور ہونا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل استعمال ۔ دو برس سے بیکار تھے بڑی کوشش سے دفتر میں اب جگہ مل گئی۔ خدا کا شکر ہے کہ کام سے لگ گئے۔

کام فرمانا ۔ عمل میں لانا۔ اردو صرف، متروک۔

آج وعدے پہ ضرور آئیے گا
سہو کو کام نہ فرمائیے گا (صبا)

کام کا ۔ کارآمد، حسب مطلب، اردو صفت، فصیح رائج۔

لطف آرام کا نہیں ملتا
آدمی کام کا نہیں ملتا (داغ)

محل استعمال ۔ یہ بڑا پرانا نسخہ جو کتاب میں رکھا ہوا ملا ہے اسے حفاظت سے رکھو یہ کام کا ہے۔

قول فیصل ۔ تانیث کے لیے "کام کی" بولتے ہیں جیسے یہ مگدر کی جوڑی بہت بھاری ہے کسی پہلوان کے کام کی ہے۔ ہمارے لیے بیکار ہے۔

کام کا آدمی ۔ کارآمد آدمی، ہوشیار، تجربہ کار، اردو صرف، فصیح، رائج۔

عشق نے غالب نکما کر دیا
ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے (غالب)

قول فیصل ۔ ہونا اور ملنا وغیرہ کے ساتھ صرف کرتے ہیں۔

لطف آرام کا نہیں ملتا
آدمی کام کا نہیں ملتا (داغ)

آدمی کی جگہ لفظ شخص اور انسان بھی کہتے ہیں۔

کام کاج ۔ تقریب شادی کی۔ عورتوں کی زبان۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ ہر کام کے لیے کہتے ہیں۔ شادی کی خصوصیت نہیں ہے۔

کام کاج ۔ گھر کا ہر قسم کا کام، گھریلو کام، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل ۔ مطلق کام کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔

سینہ کوبی دل خراشی چاہیے
ہو سکے جو کام کاج اچھا تو ہے (داغ)

کام کاج ۔ داد و ستد، لین دین۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

کام کاج دیکھنا ۔ گھر کا کام کرنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل استعمال ۔ لڑکوں کو اجازت دیجیے کہ گھر کا کام کاج دیکھیں۔ (بنات النعش)

قول فیصل ۔ انھیں معنی میں بصیغۂ متعدی "کام کاج کرنا" بھی بولتے ہیں۔ جیسے یہ ضروری نہیں کہ ماما اصیل نوکر رکھی جائے۔ شریف لڑکیاں گھر کا کام کاج خود کرتی ہیں۔ بصیغۂ لازم "کام کاج ہونا" بھی بولتے ہیں۔

سینہ کوبی دل خراشی چاہیے
ہو سکے جو کام کاج اچھا تو ہے (داغ)

کام کاجی ۔ ہر کام کو دلچسپی اور مستعدی سے کرنے والا۔ اردو [illegible]، عورتوں اور عوام کی زبان۔

تیرے دامن میں جو آیا لطف دامن ہو گیا۔

تیری صحبت میں جو بیٹھا کام کاجی ہو گیا　　صفی لکھنوی

قول فیصل - عام عورتیں کاجی کی جگہ کاجو (کام کاجو) بھی بولتی ہیں -

کام کا نہ رکھنا - بیکار کر دینا - اردو صرف، فصیح، رائج -

دونوں جہاں کے کام کا رکھا نہ عشق نے
دنیا و آخرت سے کیا بے خبر مجھے　　آتش

کام کا نہ کاج کا، دشمن اناج کا - سست کاہل، او جود آدمی کے لیے مستعمل ہے - اردو، مثل، عورتوں کی زبان -

قول فیصل - صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے "میں نے یہ مثل اسی طرح سنی ہے "کام کا نہ کاج کا، سیر بھر اناج کا" (کام چور نوالے حاضر) صاحب فرہنگ اثر اثر کا یہ قول درست ہے - لکھنؤ کی عورتیں، دشمن اناج کا اور ڈھائی سیر اناج کا بھی کہتی ہیں، جیسے کمبخت جاہل لٹھ خوب کھاتا ہے، اور ٹانگ کے پانو سے دُڑا کرتا ہے "وہی مثل ہے کام کا نہ کاج کا ڈھائی سیر اناج کا" تانیث کے لئے "کام کی نہ کاج کی [illegible]" بولتی ہیں -

کام کر جانا - اثر دکھانا، کارگر ہونا، کامیاب ہو جانا - اردو صرف، فصیح، رائج -

حسن اس کا کام اپنا کر گیا
دیکھتے ہی رہ گئے حسرت سے ہم　　نواب

قول فیصل - اس کا استعمال اپنا کی لفظ کے ساتھ زیادہ ہے

دل کو لے [illegible] اک پر ثابت نہ ہو
کام کر جائے ہزار دل میں تری عیار آنکھ　　رند

کام کر جانا - مار ڈالنا - جان لے لینا، ہلاک کر دینا - اردو صرف، فصیح، رائج -

شب فرقت تو میرا کام ہی کر جائے گی
وصل کی رات نہیں ہے جو گزر جائے گی　　امیر

کام کر چکنا - (۱) اثر کر چکنا، کامیاب ہو جانا - اردو صرف، فصیح، رائج -

اب چارہ گر علاج کی تدبیر کیا کریں
تیر نظر حضور کا جب کام کر چکا　　ادب

کام کر چکنا - (۲) کام تمام کر دینا - اردو صرف، فصیح، رائج -

تریاق کیا کرے کہ یہاں زہر چڑھ چکا
کام اپنا کر چکے تری زلف دوتا کے سانپ　　نسیم دہلوی

کام کرنا - (۱) کسی شغل میں مصروف ہونا - اردو صرف، فصیح، رائج -

نہ ہو جب شوق تو کوشش ہی نہ ہو
کیوں کریں کام جو خواہش ہی نہ ہو　　مرزا رسوا

یہ دامن ہے یہ ہے گریباں آ کوئی کام کریں
ہم کا منہ تکتے رہنا کام نہیں دیوانوں کا　　حفیظ جالندھری

کام کرنا - (۲) کوئی ہنر یا پیشہ اختیار کرنا - اردو صرف، فصیح، رائج -

(فقرہ) وہ دوکان پر سلائی کا کام کرتا ہے - محمل پر سلائی کے کام میں کچھ نہیں رکھا ہے ترپئی کا کام کرو اس میں زیادہ اجرت ملتی ہے -

کام کرنا - (۳) سرایت کرنا، اثر کرنا، کارگر ہونا - اردو صرف، فصیح، رائج -

نادان میں مرے رات کے غافل نہ رہا کر
اک روز یہی دل میں ترے کام کریں گے　　میر

کام کرنا - (۴) فائدہ کرنا، مفید ہونا - اردو صرف، فصیح، رائج -

راہ سفر میں کرتی ہے جب تک نگاہ کام
ہم ہر قدم پہ سمت وطن دیکھ لیتے ہیں　　شعور

کام کرنا - (۵) مقصد حاصل کرنا، مطلب نکالنا -

وہ سوتے بے حجابانہ رہے رات
نگاہ شوخ کام اپنا کیا کی　　مومن

قول فیصل - اس کا مفہوم دوسرے کا مقصد پورا کرنا بھی ہے جیسے "دلی عزلت کا کام ایسی ہی کوشش سے کرتے تھے گویا اسی واسطے نوکر ہوئے ہیں - (دربار اکبری)

کام کرنا - (۶) نمایاں کرنا، اہم یا دشوار کام میں کامیابی حاصل کرنا، کوئی بڑا کام کرنا - اردو صرف، فصیح، رائج -

نگہ شرم کو بیتاب کیا کام کیا
رنگ لایا تری آنکھوں میں سمانا دل کا　　داغ

کام دل میں مرا تمام کیا ؛ غرض اس شوخ نے بھی کام کیا　　میر

کام کرنا - (۷) کام تمام کرنا، ہلاک کرنا، مار ڈالنا - اردو صرف، متروک -

زہر غم کر چکا تھا میرا کام
تجھ کو کس نے کہا کہ ہو بدنام　　غالب

قول فیصل - میرا اپنا کے ساتھ بولتے ہیں -

ع ہم تو رہے مشغول ادھر یاں عشق نے اپنا کام کیا　　نظیر

کام کرنا - (۸) انوکھا کام کرنا، کوئی عجیب کام کرنا - اردو صرف، فصیح، رائج -

جفا پہ جان دیتے ہیں ستم پر تیرے مرتے ہیں
یہ نا کام محبت سچ تو یہ ہے کام کرتے ہیں　　داغ

کام کرنا - (۹) کام دینا - اردو صرف، فصیح، رائج -

یوں اٹھائیں وہ مجھے جان سے افتادہ خاک
ناتوانی نے کیا کام [illegible]　　سالک دہلوی

کام کرنا - (۱۰) کار بر آری کرنا، کار گزاری دکھانا - اردو صرف، فصیح، رائج -

دیکھئے کیا کام کرتی ہے نزاکت وقت قتل
آج ان کا بھی ہے گویا امتحاں میری طرح　　جلیل

کام کرنا :- عورت کے ساتھ ہم بستری کرنا، ہم صحبت ہونا (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔ لکھنؤ کے بازاری عوام ایسے محل پر "متمتع کرنا" بولتے ہیں۔

کام کرنا :- عورت کے ساتھ رہنا۔ پڑنا۔ اردو دہلی کی زبان۔ (مخزن المحاورات)

کام کروانا :- کسی عورت کا کسی مرد سے جماع کروانا خواہش نفسانی مٹانا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ لکھنؤ کے بازاری عوام اس جگہ متمتع کروانا بولتے ہیں۔ اہل لکھنؤ کام کروانا کو کام لینا کے معنی میں بولتے ہیں جو غیر فصیح ہے۔

کام کرے سپاہی نام ہو سردار کا :- کام کوئی کرے نام کسی کا ہو۔ اردو، مثل، رائج۔

ہو گیا ابرو کی صفائی سے شہرہ یار کا
کام کر جائے سپاہی نام ہو سردار کا

کام کو اول ہول، کھانے کو ہول ہول :- کام چور نوالے حاضر۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتے

کام کو کام سکھاتا ہے :- جہاں کام کرنا شروع کیا۔ آہستہ آہستہ آپ آتا چلا آتا ہے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ ایسا کوئی نہیں بولتا۔

کام کھلنا :- کاروبار جاری ہونا، کام چلنا (فرہنگ اثر)

کام کھینچنا :- جان سے جانا، مرنا۔ اردو، مصرف متروک۔

شاید کہ کام صبح تک اپنا کھنچے گا میر
احوال آج شام سے درہم بہت ہیں یاں — میر

کام کی بات :- مطلب کی بات، کارآمد بات، اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

نوبت گفت و شنفت آئی کبھی مجھ سے جو کبھی
کام کی بات نہ منہ سے ترے اصلا نکلی — شعور

کام کے سر ہونا :- کسی کام میں ہمہ تن مصروف ہونا۔ (فرہنگ اثر)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

کام کے قابل نہ رکھنا :- استعمال کے لائق نہ رکھنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔
جملہ صحیح۔ اچھی خاصی دھنی میں تم نے سوراخ کرا کے کسی کام کے قابل نہ رکھا۔

کامگار :- (بسکون سوم) خوش نصیب، کامراں اقبال مند۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

فتنہ گر نے اسپ سے اٹھ کر نظر کی چار سو
دور کہ سوں جا جھکے تھے بادشاہ کامگار — نظم طباطبائی

کامل :- (بکسر سوم) جس کے صفات پورے ہوں۔ عربی، صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

کامل الایمان تھا شبیر کا ہر جانثار
تھا کوئی فخر ابوذر کوئی سلمانِ وفا — لا اعلم

کامل :- پورا تمام، عربی صفت، مذکر۔

ماہ کامل سے تو دونوں حسیں ہیں لیکن
اک ذرا سن جو ہے کم اس سے ہلال اچھا ہے — امیر

کامل :- ماہر فن کا استاد، عربی صفت، فصیح، رائج۔

امیر اب کہاں شعر گوئی میں کامل
رہی ہے تو اک بحر کامل رہی ہے — امیر

قول فیصل۔ زیادہ تر فن کامل یا فن میں کامل بولتے ہیں۔ جو رائج ہے۔

امیر آتی ہے مجھ کو شرم اس محفل میں کچھ پڑھتے
کہ میں ناقص ہوں اور کامل یہاں ہر فن کے بیٹھے ہیں — امیر

سنا ہے جس کو وہ کامل ہے فن میں
کہاں حاضر رہے اس انجمن میں — (الف لیلہ نو منظوم)

اس کی عربی جمع کاملین بھی رائج ہے جو تعلیم یافتہ حضرات کی زبان ہے۔ جیسے لکھنؤ کے لیے یہ امر باعث فخر ہے کہ باوجود اسباب تنزل پیدا ہو جانے کے۔ یہ سرزمین کاملین کو پیدا کرتی ہے۔ (حیات رشید)

کامل :- پکا، مضبوط، عربی صفت، فصیح، رائج۔

جذب کامل کی بدولت اٹھ گیا زرق دوئی
اب بجائے شمع لو دیتی ہے پروانے کی خاک — آرزو لکھنوی

کامل :- عارف، خدارسیدہ، بڑا عالم۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ فارسی ترکیب اضافی کے ساتھ عارفِ کامل وغیرہ کی ترکیب سے زبانوں پر آتی ہے۔ تنہا بغیر اضافت کے عام طور سے رائج نہیں۔

کامل :- عروض کی ایک بحر کا نام۔ عربی مونث عروضیوں کی اصطلاح۔

امیر اب کہاں شعر گوئی میں کامل
رہی ہے تو اک بحر کامل رہی ہے — امیر مینائی

قول فیصل۔ زیادہ تر زبانوں پر، بحر کامل ہے۔ اس کا سالم وزن مع مثال حسب ذیل ہے۔

مُتفاعلن مُتفاعلن متفاعلن متفاعلن

مرے دل کو شوق فغاں نہیں مرے لب تک آتی دعا نہیں
وہ دہن ہوں جس میں زباں نہیں، وہ جرس ہوں جس میں صدا نہیں — آتش

کامل :- آپ کا نام سید نجم الدین علی الحسینی تھا آپ نجیب الطرفین تھے۔ حضرت سید الساجدین امام زین العابدین کے ایک صاحبزادے حسین اعرج یا بقول عبد اللہ اعرج کی اولاد میں تھے۔ آپ کے والد کا نام مولانا سید احمد علی صاحب تھا جو لکھنؤ کے مشہور عالم و مجتہد جناب

غفراں مآب رحمۃ اللہ کے فاضل ترین شاگردوں میں تھے آپ کی ولادت بروز عید غدیر ۱۲۵۱ھ میں فیض آباد میں ہوئی۔

باپ کی تربیت کے اثر سے کامل مرحوم بھی ایک جید عالم تھے دیگر شعبہائے علم میں بھی مہارت تامہ حاصل تھی آپ طبیب کامل و حاذق بھی تھے۔ شعر و سخن عمر بھر شغل تفریح رہا یا نظم کی ہر صنف پر قدرت تھی لیکن مرثیہ پر خاص طور سے رجحان تھا۔ کبھی منبر پر جا کے مرثیہ نہیں پڑھا زیادہ تر شاگردوں یا قدر دان دوستوں کے لیے کہا کرتے تھے مرثیہ میں ایک خاص انداز کے مالک تھے نہایت خوشگو اور زود گو تھے آپ کا ایک غزلیات کا دیوان جو ضخیم شکل میں ہے اور قلمی ہے مولف لغت کے پاس محفوظ ہے جو کسی وقت ممکن ہے کہ منظر عام پر آ جائے۔ غزل میں بھی آپ ایک خاص رنگ کے مالک تھے انکی شادی ایک دولتمند خاندان کی صاحبزادی سے ہوئی تھی جن کا نام مرتضیٰ بیگم عرف اگن صاحبہ تھا یہ ۲ گاؤں کی مالکہ تھیں سب دولت شوہر پر نچھاور کر دی۔ یہ بڑے سخی تھے ان کا کتب خانہ لاجواب تھا جس کی ایک کتاب حیدرآباد دکن میں ۳۰ ہزار روپیہ کو فروخت ہوئی آخر دور میں مالی پریشانیوں کی بنا پر دولتمند شاگردوں سے مالی معاونت لینے لگے۔ ۱۳۲۲ھ میں انتقال فرمایا۔ امام باڑہ غفراں مآب میں دفن ہوئے۔

کامل العیار :- (بکسر عین) جانچا ہوا۔ پرکھا ہوا، کھرا، معیار پر پورا اترے۔ عربی ترکیب صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نظم - خدانے اصحاب پیغمبرؐ کو ہر طرح سے جانچا ہر طرح سے آزمایا ان کو کامل العیار پایا۔ (دایاں)

کامل الفن :- فن کا ماہر استاد، کامل، عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان - قلیل الاستعمال۔

محل نثر - بریانی کا نوالہ منہ میں رکھا تو منہ گھی سے بھر گیا معلوم ہوتا تھا کہ کامل الفن باورچی نے ایک چاول کا پیٹ گھی سے بھر دیا ہے۔ (دربار دُربار)

قول فیصل - عام طور سے فارسی ترکیب کے ساتھ، کاملِ فن زبانوں پر زیادہ ہے۔

کام لگانا :- کام شروع کرنا، اجرت پر کسی کارخانے میں یا عمارت وغیرہ بنانے کا کام شروع کرنا - اردو مرف، عوام کی زبان۔

محل نثر - برسات کی وجہ سے آج سات دن کے بعد میں نے کارخانے میں کام لگایا ہے۔

کام لگ جانا :- کام میں مصروف ہو جانا (نور اللغات)

قول فیصل - لکھنؤ میں اس کا مفہوم ہے کسی کارخانے میں مزدوری پہ کام شروع کر دینا یا عمارت وغیرہ کے کام کی ابتدا ہونا۔ جیسے کوٹھی کی تعمیر رکی ہوئی تھی آج کام لگ گیا ہے کل سے تم بھی آ کے کام کرنے لگو۔

کام لگنا :- سروکار ہونا، غرض اٹکنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ کارخانے میں کام لگنا یا عمارت کا کام بنانے کی ابتدا ہونا کے معنی میں بولتے ہیں۔ نور اللغات کے لکھے ہوئے معنی میں کوئی نہیں بولتا۔

کاملہ :- کامل کی تانیث۔ عربی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل - صاحب نور اللغات نے کاملہ لغت قائم کیا ہے جو ہمیشہ صفت کی صورت سے مستعمل ہوتا ہے جیسے خدا کی قدرت کاملہ وغیرہ۔

کامل ہونا :- مکمل ہونا - پورا ہونا - اردو مرف، فصیح، رائج۔

حسن وہ خواب نہیں ہے جو مکمل ہو کبھی
عشق وہ کیف نہیں ہے کہ جو کامل ہو جائے — روش صدیقی

کامل ہونا :- فن میں ماہر ہونا - اردو مرف، فصیح، رائج۔

محل نثر - مولوی لڈن صاحب خورشید عروض کی دنیا کے کامل استاد مانے گئے ہیں۔

کام لیٹ :- (Cam Lets) ایک کپڑے کا نام، انگریزی، مونث، قریب بہ متروک۔

اوں گی نہ لنکلاٹ کبھی اور نہ کام لیٹ
بڑھیا ہوئی میں دل مرا گھر در کا لال ہے — جان صاحب

کام لینا :- خدمت لینا، کسی کام میں مدد لینا، اردو مرف، فصیح، رائج۔

اللہ کرے امید کو جنت نصیب ہے
اس سے ہزار دل کا کام لیے ہیں انھیں سب میں — رائج

کام لینا :- (کنایتہً) ٹھیکہ لینا - جیسے انھوں نے نہر کا کام لیا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کام لینا :- ذریعہ قرار دینا۔ وسیلہ ٹھہرانا۔ اردو مرف، فصیح، رائج۔

جمال دوست کی رنگینیاں ادا نہ ہوئیں
ہزار کام لیا ہم نے خوش بیانی سے — حسرت موہانی

کام لینا :- چارج لینا، دفتر کا کام سنبھالنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کام لینا :- (تدبیر) کے ساتھ کرنا، اختیار کرنا، کی مدد لینا - اردو مرف، فصیح، رائج۔

یہ شکوہ مجھ سے ہے فریاد پر شوق ان کو محشر میں
تحمل سے جو دل نے بھر کا کام لیتے تم کو کیا ہوتا — شوق قدوائی

کام مٹی ہونا:- کام خراب ہونا۔ اردو صرف عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

سب یہ مٹی کا کام مٹی ہو
اینٹ کا گھر تمام مٹی ہو — قدر

کام ملنا:- عہدہ ملنا، خدمت سپرد ہونا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

زمیں کے پیٹ میں سب کی سمائی ہوتی جاتی ہو
ملا ہے کام مجھ کو بندِ مرم باندھ دینے کا — راسخ

کام ملنا:- کسی قسم کا کام حاصل ہونا، اردو صرف پیشہ وروں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ آج دو مہینے کے بعد کارخانہ سے دو تین روز کا کام مل گیا ہے آئندہ خدا مالک ہے۔

کام میں:- استعمال میں، مصرف میں۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ پتیل کا ہاون دستہ تم لیے جاؤ اپنے کام میں رکھو جب ضرورت ہو گی۔ ہم منگوا لیں گے۔

کام میں آنا:- (لازم) استعمال میں آنا، صرف ہونا، خرچ ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بغیر میں کے (کام آنا) بولتے ہیں۔

کام میں دھام دہی میں موسل:- کسی کام میں بے موقع دخل دینا۔ اردو مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کام میں فتور آنا:- خلل واقع ہونا، خرابی پیدا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پیا سے شب وعدہ وہ بگڑ بیٹھے
بنے بنائے ہوئے کام میں فتور آیا — داغ

قول فیصل۔ آنا کی جگہ پڑنا (کام میں فتور پڑنا) بھی زبانوں پر ہے۔

کام میں کام نکالنا:- ایک کام کے ساتھ دوسرا کام نکالنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں دو گھنٹے سے معجون تیار کر رہا تھا کہ تم نے کہا عرق کھینچ بلا وجہ کام میں کام نکالا نہ یہ ہو سکے گا نہ وہ ہو سکے گا۔

کام میں گتھی پڑنا:- کام میں الجھاؤ پڑنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

گر یہ خواہش ہو نہ تیرے کام میں گتھی پڑے
ہے یہ لازم بل نہ پڑنے پائے تیوری پر ذرا — نظم طباطبائی

کام میں لانا:- استعمال میں لانا، صرف کرنا، خرچ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اب استقلال کو کام میں لاؤ واسطے خدا کے اس قدر نہ گھبراؤ۔ (فسانۂ آزاد)

کام میں لگانا:- کسی کام میں مصروف کرنا، کوئی کام سپرد کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

کام دن رات ہے عاشق کا ترے ناکامی
کر دیا تو نے لگا اس کو اسی کام میں خاص — ذوق

قول فیصل۔ اس کا لازم (کام میں لگنا) یا کام میں لگا ہونا بھی زبانوں پر ہے۔

کام میں ہاتھ ڈالنا:- کسی معاملے میں دخل دینا، کوئی کام شروع کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ہمارا تو قاعدہ ہے کہ جس کام میں ہاتھ ڈالتے ہیں اسے پورا کر کے چھوڑتے ہیں۔ ورنہ کام ہی نہیں کرتے۔

کام میں ہونا:- استعمال میں ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

نام کا میرے ہے جو دکھ کہ کسی کو نہ ملا
کام میں میرے ہے جو فتنہ کہ برپا نہ ہوا — غالب

کام میں ہونا:- مصروف ہونا، کسی کام میں لگا ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آپ بیکار راستہ دیکھ رہے ہیں نواب صاحب کام میں ہیں شام تک ابھی باہر نہیں نکل سکیں گے۔

کام نکالنا:- مطلب پورا کرنا، مقصد حاصل کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نکالا چاہتا ہے کام کیا طعنوں سے تو غالب
ترے بے مہر کہنے سے وہ تجھ پر مہرباں کیوں ہو — غالب

کام نکالنا:- حاجت براری کرنا، مقصد پورا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کام لے چرخ ہزاروں کے نکالے تو نے
ایک حسرت دل عاشق کی نکالی نہ گئی — داغ

کام نکالنا:- کسی کے واسطے کوئی کام تجویز کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آپ نے وعدہ کیا تھا اگر میرے لیے کوئی کام نکالا ہو تو بتا دیجیے روزی سے لگ جاؤں۔

کام نکالنا:- عہدے یا خدمت کا موقوف کر دینا۔ اس معنی میں کام نکال لینا ہی مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں عام طور سے نہیں بولتے ہیں۔

کام نکلنا:- مقصد حاصل ہونا، کار براری ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیوں کام طلب ہو مرے آزار سے گر دل
ناکام سے دیکھا ہے کبھی کام نکلتے — مومن

قول فیصل۔ مومن نے کام نکلنا کہا ہے۔ یہ صورت لکھنؤ میں رائج نہیں۔ ایسے محل پر کام نکلتے بولتے ہیں۔ اثباتی اور منفی دونوں صورتوں سے رائج ہے۔

دل حسرت زدہ ہو مائدہ لذت درد
کام یاروں کا بقدر لب و دنداں نکلا — غالب

بورکیسا گالی دینے لگے بھی ان کو نحل ہے —

ان لبوں سے کام اپنا کچھ نکلتا ہی نہیں — اکبر الہ آبادی

بعض معنی میں کام ہاتھوں نکلنا بھی فصیح ہے

نکلا میرے ہاتھوں نہ کبھی کام کسی کا

پہونچا یا نہ تابوت بھی دو گام کسی کا — تجر

کام نکلنا: ۲ عہدے یا خدمت کا لے لیا جانا۔ (جانا کے ساتھ) (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کام نکلنا: ۳ کام درپیش ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔ تیں کہہ چکا تھا کہ جتنے کام ہیں وہ تمھارے سپرد کر رہا ہوں لیجیے آج ایک اور کام نکلا، جان چھوٹنا مشکل ہے۔

قول فیصل۔ نکلنا، کی جگہ "نکل آنا" نسبتہً زیادہ بولتے ہیں۔

کام نکلنا: ۴ کسی کام کی ضرورت پیش آنا۔ (مستفسرہ) آج کل وہاں مشینوں کے کام بہت نکل رہے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر عام طور سے "جگہ نکلنا" بولتے ہیں۔

کام نہ بن پڑنا: کام سلیقے سے نہ ہو سکنا، کام پورا نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عمر دو روزہ میں نہ کوئی کام بن پڑا

رہ رہ کے آسماں نے لٹایا غضب کیا — صبا

کام نہ رکھنا: واسطہ نہ رکھنا، مطلب نہ رکھنا غرض نہ رکھنا۔ تعلق نہ رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شریک بزم جہاں ہیں مثال بے گانہ

نہ کام غیر سے رکھیں نہ آشنا سے غرض — رند

کام نہ کرنا: اثر نہ کرنا، کارگر نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا — میر

کام نہیں: غرض نہیں، تعلق نہیں، یہ واسطہ نہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شوا گر ہیں کسی سے کام نہیں

پر کوئی شا کی کلام نہیں — داغ

کامنی: ۱ نہایت خوبصورت عورت۔ نازک بدن عورت، ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں رائج نہیں۔

کامنی: ۲ ایک خوشبودار پھول اور اسکے درخت کا نام۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کامنی، اور اس کے پھول کو کامنی کا پھول کہتے ہیں۔ تنہا کامنی کے پھول کے معنی میں نہیں بولتے۔

کاموُد: (واو مجہول) مالکوس راگ کی ایک قسم، ہندی مذکر، موسیقاروں کی اصطلاح۔

کامونی، کمونی: (کمون زیرہ) ایک قسم کی معجون یا چٹنی جس میں زیرہ ملایا جاتا ہو۔ یونانی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں کامونی کوئی نہیں بولتا، البتہ کمونی بولتے ہیں۔

کام ہاتھ سے سمٹنا: کام انجام پانا، اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

داماں و جیب دونوں ہوئے ٹکڑے ایک جا

اک جا یہ کام ہاتھ سے میرے سمٹ گیا — میر

کام ہاتھ میں رہنا: کسی ہنر سے واقف ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال۔

لازم ہے آدمی کے لیے اک نہ اک ہنر

کیا عیب ہو رہے جو کوئی کام ہاتھ میں — رند

قول فیصل۔ زیادہ تر ہنر کا ہاتھ میں رہنا، زبان پر ہے۔

کام ہاتھ میں ہونا: پیشہ یا ہنر حاصل ہونا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ زیادہ تر ہاتھ میں ہونا بولتے ہیں۔

کام ہو جانا: ۱ مقصد حاصل ہو جانا، مراد بر آنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

کب ہیں حریص ہجر تو کل کے آشنا

موتی کا ایک قطرے ہی میں کام ہو گیا — وزیر

کام ہو جانا: ۲ ہلاک ہو جانا، برا حال ہو جانا، مر جانا، کام تمام ہو جانا۔ اردو صرف، متروک۔

سنتا ہوں غیر کا بت خود کام ہو گیا

یہ بات سچ ہوئی تو مرا کام ہو گیا — داغ

آخر کیا اس آپ کی تاخیر نے ہمیں

کس کام میں رہے کہ یہاں کام ہو گیا — جلال

کام ہو جانا: ۳ کوئی ضرورت پیش آ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شب تم کہیں رہے تمھیں کچھ کام ہو گیا

لو ہاتھ لاؤ کیوں ہمیں الہام ہو گیا — راسخ

کام ہو جانا: ۴ کوئی خدمت مل جانا، عہدہ یا منصب مل جانا، برسر روزگار ہو جانا۔ روزگار لگ جانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان (مخزن المحاورات)

کام ہونا: ۱ ضرورت پڑنا۔

کبھی جو جذب محبت سے کام ہوتا ہے

نقاب الٹتا ہے دیدار عام ہوتا ہے — آتش (نور اللغات)

قول فیصل۔ آتش کے شعر میں کام ہونا کا مفہوم ہے کام لیا جانا۔ ضرورت پڑنا کے معنی میں نہیں ہے۔

کام ہونا: ۲ مطلب حاصل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جو مناسب وقت پہ ہوتا نہیں
کام وہ پھر عمر بھر ہوتا نہیں — نظم طباطبائی

کام ہونا: ہمِ۳ کام تمام ہونا، جان سے جانا۔ اردو مصدر، متروک۔

تیغ ناکاموں پہ نہ ہر دم کھینچ
اک کرشمہ میں کام ہوتا ہے — میر

کام ہونا: ہمِ۴ منصب ملنا۔ اردو مصدر، متروک

کوہکن ہو تو میں کاٹ رہا ہوں خسبہ بجر
بھاری بھاری ہوئے ہیں عشق کی سرکار سے کام — اسیر

کامی: بہت کام کرنے والا۔ کام آنے والا (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب قلیل الاستعمال ہے۔

کامیاب: بمعنی فتحیاب، جس کا مطلب پورا ہو گیا ہو۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

دنیا سے کامیاب ہزاروں گزر گئے
آئی مراد وقت جو ہم مر گئے — ادب

کامیاب ہونا: ہمِ۱ اپنی مراد کو پہنچنا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

خضر کے پاؤں سے کانٹے نکالنے والے
یہ ہوش ہے تو جنوں کامیاب کیا ہوگا — راز یزدانی

ہوئی جو چشم ہوس کامیاب نظارہ
کرم ہے یہ بھی مرے ذوق خودنمائی کا — وحشت

کامیاب ہونا: ہمِ۲ امتحان میں پاس ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ اگر تم امتحان میں اچھے نمبروں سے کامیاب ہو گئے تو تمھیں ایک گھڑی انعام میں دوں گا۔

کامیابی: مطلب پورا ہونا۔ فارسی، مؤنث فصیح، رائج۔

ناکامیابی یا کامیابی
دونوں کا حاصل خانہ خرابی — حفیظ جالندھری

قول فیصل۔ فتحمندی کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔

کان: ہمِ۱ وہ جگہ جہاں سے کھود کر دھات یا جواہرات وغیرہ نکالتے ہیں۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

کیا چمکتے ہیں پری رو تیرے گوہر کان میں
ہے یقیں ایسا نہ ہوگا کوئی جوہر کان میں — ناسخ

قول فیصل۔ شعرا استعارے کے طور پر جب کو بھی کسی صفت کی کان کہتے ہیں جیسے کان نمک، کان ملاحت وغیرہ

بیاں کس سے ہو تعریف شکل و صورت کی
وہ جان حسن کی ہے کان ہو ملاحت کی — حریر

کان: ہمِ۲ منبع، چشمہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کان: ہمِ۳ سننے کا عضو، گوش۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج

کان میں موتی جو تم پہنو بڑھے بہ آبرو
بحر سے قطرہ کہے میں اور ہوں تو ادر ہے — امیر

شیوہ نہیں اپنا تو عبث ہرزہ بہ بکنا
کچھ بات کہیں گے جو کوئی کان لگے گا — درد

کان: ہمِ۴ باندوں کے اینٹھ جانے کی وجہ سے پلنگ یا چارپائی کے ایک پایہ کا زمین پر نہ ٹکنا۔ اردو، مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان

کیا باتیں کیجئے شب وصل ان سے راز کی
ڈر ہے ہمیں کہ کان نہ سن لے پلنگ کا — عارف

کان: ہمِ۵ کلپ کی وجہ سے کپڑے کے ایک کونے کا بڑا اور ایک چھوٹا ہو جانا۔ اردو، مذکر، رائج۔

کان: ہمِ۶ (مجازاً) توجہ، دھیان۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس کا استعمال بصیغہ جمع ہی ہوتا ہے جیسے ان کو کان نہ ہوتے یا تمھیں کان نہ ہوتے۔

کان: مؤنث عورتوں کے کانوں کے ایک زیور کا نام جسے دہلی میں کرن پھول کہتے ہیں۔ اہل لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں بھی سب کرن پھول ہی کہتے ہیں دہلی کی کوئی خصوصیت نہیں ہے کان کوئی بھی نہیں بولتا۔

کان: ہمِ ستار اور طنبور وغیرہ کی کھونٹی۔ اردو مذکر، ساز نوازوں کی اصطلاح۔

پاتا ہے جو گوشمال کوئی — (دیا) انسان
ہو جاتی ہے بند شرم سے اس کی زبان
آگے سے کبھی آواز ہوئی اس کی زیاد
طنبور کی طرح کیا اینٹھے گئے کان

کان: ہمِ۷ قوت سامعہ، سننے کی قوت — ناسخ — سننے کی صلاحیت۔ اردو، فصیح، رائج۔

پاس ضبط راز الفت چاہیے
در کو بھی دیوار کو بھی کان ہے — رشک

قول فیصل۔ جس صورت سے شعر میں استعمال کیا گیا ہے اب یوں نہیں بولتے۔ اب کہتے ہیں "دیوار کے بھی کان ہوتے ہیں"۔

کانا: ہمِ۱ ایک آنکھ کا، واحد العین، یک چشم۔ اردو صفت، مذکر، عوام کی زبان۔

کانا دیکھے نہ ٹینٹ اپنا واد
پہلے اوروں کی دیکھتا پھرے راہ — رخت گلزار

چشم پوشوں سے رہوں شاد میں کیا آئینہ وار
منھ پہ کانا نہیں کہتا ہے کوئی کانے کو — شاد

قول فیصل۔ بصیغہ لازم کانا ہو جانا بھی رائج ہے۔

شہزادے۔ چار نکاح جائز ہیں یا ناجائز۔
میر صاحب۔ ہاں شرعاً تو جائز ہیں مگر جب چاروں کو ایک نظر سے دیکھے۔
شہزادے۔ یعنی کانا ہو جائے ایک آنکھ پھوانی کی بھینچ

کردیے۔ (فسانۂ آزاد)

تیر نگاہ ناز چلے آئیں بائیں سائیں
اندھا ہوا کوئی تو کوئی کانا ہوگیا — ظریف لکھنوی

کانا: ۲۔ داغی پھل، وہ پھل جو کرم خوردہ ہو۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم سے کہا تھا کہ زعفرانی بیر لانا تم نہ جانے کون سے بیر اٹھالائے جس میں آدھے سے زیادہ کانے نکل گئے۔" ترئی اور بیگن وغیرہ کے لئے بھی کہتے ہیں۔ تانیث کے لئے کانی بولتے ہیں۔ جیسے کانی ترئی۔

کانا: ۳۔ ٹیڑھا، ترچھا (فقرہ) ہم نے بے ڈھنگا کتر کر کپڑا کانا کردیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر "کپڑے میں کان کردیا" بولیں گے۔

کانا: ۴۔ پانسہ کا ایک نقطہ۔ اردو، مذکر چوسر بازوں کی اصطلاح۔

کانا: ۵۔ کرشن جی کی طرف اشارہ جو اکثر گیتوں میں آتا ہے اور کنہیا کا مصغر مفہوم ہوتا ہے جیسے "کانا نے بنسری بجائی موری سدھ بسرائی"۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کانا باتی: لفظی معنی کان میں باتیں کرنا، کسی بچے کو جب خوش کرنا یا ہنسانا منظور ہوتا ہے تو اس کے کان سے منھ لگا کر "کانا باتی کرو" کہتی اور کرو پہ زیادہ زور دیتی ہیں جس سے لڑکا ہنس پڑتا ہے۔ عورتوں کی زبان۔

کھیل ہیں قاتل لڑکپن کے ترے سب دھیان میں
کانا باتی کرو کہا کرتا تھا میرے کان میں — نکہت (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

کانا بندوقچی کھبا تیر انداز: دونوں نشانہ خوب لگاتے ہیں۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

کانا پردہ: ناقص پردہ، گہرے پردے کی ضد۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

اک آنکھ سے منہ چھپا کے دیکھا تو کھلا
کرتا ہے وہ شوخ چشم کانا پردہ — شاد لکھنوی

کانا پھوسی: چپکے چپکے کان میں باتیں کرنا خفیہ مشورہ۔ اردو، مونث، عورتوں اور عوام کی زبان۔

بزم میں تیرے انھیں لوگوں کا ہوتا ہے گزر
جن کو آتی چاپلوسی اور کانا پھوسی ہے — ظفر

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے۔

کانا پھوسی لگی بہم ہونے
ایک کے آگے دوسری رونے (بہشت گلزار)

کانا ٹٹو، بدھو لفر: نہایت مفلس جس کے پاس کوئی سامان درست نہ ہو۔ اردو مثل (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کانا اپنا ٹینٹ نہ دیکھے اور ان کی پھلی نہارے: اپنا عیب ہر شخص کو نظر نہیں آتا دوسرے پر نکتہ چینی کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ اسی موقعہ پر لوگ یہ مثل بھی کہتے ہیں "اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں نظر آتا دوسرے کی آنکھ کا تنکا نظر آجاتا ہے"۔

کان اُڑانا: شور غل سے پریشان کردینا۔

نالوں سے گوش گل نہ اڑا آکے بار بار
بلبل سے کہہ چکا ہوں چمن میں ہزار بار — رشک (نور اللغات)

قول فیصل۔ مثال درست نہیں شاعر نے گوش اڑانا کہا ہے۔ کان اڑانا کی مثال یہ کیونکر ہو سکتی ہے۔

کان اڑنا: شور غل کی وجہ سے کانوں کو تکلیف پہنچنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

کہاں تک سنوں کان تو اڑ گئے
تری سنتے سنتے حکایات روز — رنگین

کان اڑے جاتے ہیں: ایسا شور غل ہو جو سماعت پر بار ہوتا ہے۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان کو کہتے ہیں۔

مور شن پڑتا نہیں
کان اڑے جاتے ہیں پھولوں کے مگر — قدر

قول فیصل۔ مولف نور اللغات نے انھیں معنی میں "کان پھٹے جاتے ہیں" اور "کان پھوٹے جاتے ہیں" بھی لکھا ہے۔ اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے ایسے محل پر "کان اڑے جاتے ہیں" یا "کانوں کے پردے پھٹے جاتے ہیں"۔

کان اکھاڑنا، کان اینٹھنا، کان کھینچنا، کان مروڑنا: متعدی (کنایتہً) گوشمالی کرنا، دھمکانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ گوشمالی کے معنی میں بولتے ہیں۔ مگر دھمکانا کے معنی میں زبانوں پر نہیں۔

کانا کھترا: ایک آنکھ کا چیچک منہ داغ آدمی۔ اردو، مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ تانیث کے لئے "کانی کھتری" کہتے ہیں۔

کانا کھدرا: ناقص چیز یا ایسے پھل کے واسطے مستعمل ہے جس میں سوراخ ہوگئے ہوں۔ اردو صفت، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ چوتھی کے لئے تمھیں اچھے بے داغ سیب لانا چاہیئے تھے تم کانے کھدرے اٹھالائے۔

کانا گوشی: گوشمالی۔ مونث، عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ "کان گوشی" بولتے ہیں۔

کانا مجھے بہائے نہیں کانے بن سہائے نہیں: نفرت بھی محبت بھی، اس کے بغیر چین بھی نہیں اور ہر وقت کی لے دے بھی - اردو، عورتوں کی زبان۔

کان اینٹھنا۱ (متعدی) گوشمالی کرنا، دھمکانا (نور اللغات)

قول فیصل - اس کے معنی صرف گوشمالی کرنا ہیں، دھمکانا نہیں - یہ کہہ کے کہ "کان اینٹھوں گا" دھمکاتے ہیں۔

کان اینٹھنا۲ (لازم) باز آنا، کسی کام کے نہ کرنے کا عہد کرنا، توبہ کرنا - اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف - شہر میں سمدھیانا کر کے وہ آفتیں اٹھائیں کہ میں نے آگے کو توبہ کی اور کان اینٹھا۔ (بنات النعش)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں جمع کے ساتھ کان اینٹھے بولتی ہیں۔

ع۔ بی بی اینٹھے کان کبھی اب آؤں گی ظریف

عورتیں جب 'کان اینٹھے' کہتی ہیں تو زیادہ تر کانوں کو اینٹھ بھی دیتی ہیں۔

کان اینٹھنا۳ (متعدی) ستار، طنبور وغیرہ کی کھونٹی مروڑنا - اردو صرف، ساز نوازوں کی اصطلاح۔

پاتا ہے جو گوشمالی کوئی انساں
ہو جاتی ہے بند شرم سے اس کی زباں عجب دہلوی
آگے سے بھی آواز ہوئی اور زیاد
طنبور کی طرح گو اینٹھے گئے کان ناسخ

قول فیصل - لکھنؤ میں جمع کے ساتھ بولتے ہیں

کان اونچے کرنا: کان کھڑے کرنا، چوکنا ہونا - اردو صرف، دہلی کی زبان۔

جو کہے تو نے کلام اے بدزباں اونچے کئے
ہم نے سخن سے کیا کہا جو سب نے کان اونچے کئے ظفر شاہ

کان اینٹھنا: گوشمالی کرنا - دہلی کی زبان

کان آشنا ہونا: کسی بات کا سنا ہوا ہونا، وہ بات جو پہلے سے کان میں پڑی ہوئی ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سنی نہیں کبھی گالی کہ آشنا ہوں کان
ذرا پکار کے پھر کہئیے مہرباں کیا کیا سحر

کان بال: ہندوؤں کی ایک رسم جس میں بچے کے بال منڈواتے اور کان چھدواتے ہیں۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل - لکھنؤ کے اہل ہنود مونڈن بولتے ہیں جو اردو بھی ہے۔

کان بجنا: کان میں آواز آنا درآنحالیکہ کسی نے کوئی بات نہ کہی ہو اور نہ کسی نے آواز دی ہو۔ خواہ مخواہ کسی بات کا سنائی دینا جس کی کوئی اصلیت نہ ہو - اردو محاورہ، عورتوں کی زبان

کہاں ہے ناقہ ترے کان بجتے ہیں مجنوں
قسم ہے مجھ کو صدائے درا کے آنے کی مومن
وصل کی شب کچھ ابھی ہے یا سحر کا وقت ہے
کان بجتے ہیں الہی یا گجر کا وقت ہے امیر

قول فیصل۔ جب کوئی شخص بغیر پکارے یا بلائے بول اٹھے تو کہتے ہیں کیا تمہارے کان بجتے ہیں۔ استفہامی انداز میں یوں بھی کہتے ہیں۔ تمہارے کان تو نہیں بجتے۔

دشمنوں کے کان تو بجتے نہیں
آتی ہے بانگ درا معلوم ہے طباطبائی نظم

ذیل کے شعروں میں صرف رعایت لفظی ہے اصل محل وہی ہیں جو اوپر درج ہیں۔

کھنک جاتے ہیں جب ساغر تو پہروں کان بجتے ہیں
ارے توبہ بڑی توبہ شکن آواز ہوتی ہے ریاض
خیال صبح کے ہونے کا ہے بہت شب وصل
ہمارے کان نہ بجنے لگیں گجر کی طرح لا اعلم
بولتا مرغ سحر ہے نہ مؤذن شب ہجر
کان بجتے ہیں نہ نوبت نہ گجر کچھ بھی نہیں شاد لکھنوی

کان بچیانا: گھوڑے کا اپنے کانوں کو حرکت دینا، شرارت کرنے کے لئے (نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر نے اس کا بدل کان گچیانا، لکھا ہے لیکن لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا ایسے محل پر کان کھڑے کرنا یا کنوتیاں بدلنا زبانوں پر ہے۔

کان بدمزہ ہونا: سننا ناگوار ہونا کی جگہ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

محل صرف - نواب صاحب نے چپکے سے کہا۔ کان بدمزہ ہو گئے کوئی شعر اپنا سناتے جاؤ۔ (آزاد)

کان بند کرنا: کان میں روئی رکھ لینا یا انگلی دے لینا - اردو صرف، فصیح، رائج۔

درباں غریب خاک کرے عرض بار یاب
کانوں کو بند کرتے ہیں میری خبر سے آپ آتش

کان بندھنا: کان چھدنا - اردو صرف دہلی کی زبان۔

قول فیصل - لکھنؤ میں کان چھدنا کہتے ہیں۔

کان بند ہونا: کان کا سوراخ بند ہو جانا سماعت میں فرق آنا - اردو صرف، فصیح، رائج

کان بندھوانا: کان چھدوانا - اردو صرف، دہلی کی زبان۔

قول فیصل، کان چھدوانا، کہتے ہیں۔

کان برا کرنا، گونگا کرنا: ایک کے ساتھ

بولتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں ایک کان بہرا کرنا ایک گونگا کرنا بولتے ہیں۔ کان بہرا کرنا دیا) گونگا کرنا مہمل فقرہ ہے۔

کان بھر جانا:۔ کانوں کا آواز یا باتوں سے پر ہو جانا، باتیں سنتے سنتے جی اکتا جانا۔ اردو صرف، رائج۔

وعظ سنتے سنتے واعظ کان اپنے بھر گئے
کیا عبادت کو ہمیں ہیں سب فرشتے مر گئے — داغ

کل جو آتی ہو بلا آج ہی آئے واعظ
بھر گئے کان سنیں شور قیامت کب تک — اسیر

قول فیصل۔ موجودہ دور میں عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

کان بھر دینا:۔ کسی کی طرف سے کسی کے کانوں میں برائی ڈال دینا۔ اردو صرف، رائج۔

کیا کان بھر دیے ہیں خدا جانے غیر نے
غصہ میں جو بھرے گا وہ کافر بھرا ہوا — ظفر شاہ

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اب صرف عورتیں ہی بولتی ہیں۔

بھر دیے کان اس سراپا ناز کے
خاک منہ میں تفرقہ انداز کے — مومن

ذیل کے شعر میں رعایت لفظی کے ساتھ استعمال کیا ہے۔

سورۂ یوسف سنوں کیا کان دھر کے واعظو
کان اس نے بھر دیے ہیں لذت تقریر سے — داغ

کان بھر لینا:۔ کانوں میں بسا لینا۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔

ڈر ہے تاثیر نہ کر جائے کسی کی فریاد
کان بھر لیجئے پہلے مرے افسانے سے — داغ

کان بھرنا: ۱ (کنایۃً) بدگوئی کرنا، لگائی بجھائی کرنا، بدگوئی کر کے کسی کے دل میں کسی کی طرف سے برائی ڈالنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

محل صرف۔ مخدوم الملک ملا عبد اللہ سلطان پوری نے کان بھرنا شروع کیے کہ یہ شخص صاحب عزم ہے اگر بغاوت کر بیٹھا تو تدارک مشکل ہوگا (دربار اکبری)

کان بہرے ہونا: ۱ سننے کی قوت جاتی رہنا۔

سنبل کے کان بہرے ہو گئے تکبیر کے غل سے
جو دیکھا نور، تیلی دیدۂ عزیٰ کی پتھرائی — نظم طباطبائی

کان بہرے ہونا: ۲ غل شور یا بک بک ناگوار ہونا کی جگہ۔

(فقرہ) سنتے سنتے کان بہرے ہو گئے (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کان بہنا:۔ کان میں سے رقیق مادہ نکلنا کان سے پیپ جاری ہونا۔ اردو صرف، رائج۔

کان بیندھنا:۔ کان چھیدنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کان چھیدنا بولتے ہیں۔

کانپ: ۱ (بنون غنہ) پتنگ یا کنکل کی خمدار تیلی، چاقو سے سڈول کی ہوئی کھپچی۔ جو کمان کی صورت کی لگائی جاتی ہے۔ ہندی اردو مونث رائج۔

کیوں نہ رہ جائے مرا دل کانپ کانپ
مس ہوا اس ہاتھ سے کنکوے کی کانپ — قدر

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ شاعر لچکدار کمر کو بھی اس سے تشبیہ دیتے ہیں مگر اہل لکھنؤ کمر کو کانپ سے تشبیہ نہیں دیتے۔

کانٹ: ۲ سور کا اگلا دانت ہاتھی کا اگلا دانت گنواروں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے گنوار یا دیہاتی نہیں بولتے۔

کانپ: ۳ چونے کو بجھا کے خاص طریقے سے عمارت کے کام کے لیے بناتے ہیں۔ اردو، مذکر قلیل الاستعمال

کانپ اٹھنا:۔ لرز جانا، خوف سے تھرا جانا، بدن کپکپا جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آیا تو وہ منتظر تھی خونخوار
اندیشے سے کانپ اٹھا گنہ گار — (گلزار نسیم)

قول فیصل۔ زور دینے کے محل پر بھی تکرار کے ساتھ (کانپ کانپ اٹھنا) کبھی رائج و فصیح ہے۔

مرے بیان کو سن سن کے کانپ کانپ اٹھے
غضب یہ ہے کہ سمجھتا نہیں زبان صیاد — رند

کانپ جانا:۔ لرز جانا، تھرا جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سامنے فوج کے پہنچا جو علی کا ضرغام
دیکھ کے ہیبت رخ کانپ گیا لشکر شام — ادیب

کان پر جوں نہیں پھرتی:۔ غافل اور بے پروا ہونے کی جگہ۔ اردو مثل، متروک۔

آنکھ کچھ بھی کبھو نہیں پھرتی
کان پر تیرے جوں نہیں پھرتی — شوق قدوائی

کان پر جوں نہیں چلتی:۔ غافل اور بے پروا ہونے کی جگہ۔ اردو مثل، دہلی کی زبان۔

دور کر بالوں کو سینے پہ سے کہتی ہے لیلیٰ
پر نہیں کان پہ مجنوں کے ذرا جوں چلتی — ذوق

کان پر جوں نہیں رینگی:۔ غافل اور بے پروا کی نسبت کہتے ہیں۔ اردو مثل، عوام اور عورتوں کی زبان۔

فریاد میں کہتی ہے سارباں ضعیف
جوں رینگتی نہیں کبھی لیلیٰ کے کان پر — امیر

قول فیصل۔ محل کے اعتبار سے کان پر جوں نہ رینگی کبھی مستعمل ہے جیسے برعکس یہ سانحہ ہے کہ آقا کے

ننگ و ناموس کو یہ ذلت ہوئی کسی خانہ زاد کے
کان پہ جوں نہ رینگی۔ (فسانۂ عبرت)

خود سجود محشر میں چونکے خفتگان نالہ کش
کان پر جوں بھی نہ رینگی سن کے نالہ صور کا بحر

نہ رینگی کی جگہ نہیں رینگی بھی ہے۔ جیسے "ارے ظالم تیرے کان پر جوں نہیں رینگی کیا جاگتی جوت کا خداوند ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

صاحب فرہنگ آصفیہ نے کان پر جوں سیلنا بھی لکھا ہے جو دہلی تک محدود ہے۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ اس کے قبل کوئی اسم یا ضمیر لاکے بولتے ہیں مثلاً ان کے، تیرے، مجنوں کے وغیرہ وغیرہ۔

کان پر سے گولی نکل جانا:۔ کسی صدمے یا آفت سے بال بال بچ جانا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ 'کان پر سے' کی جگہ کان کے پاس سے بھی زبانوں پر ہے۔

کان پر ہاتھ رکھنا:۔ (کنایۃً) صاف صاف مکر جانا۔ لاعلمی ظاہر کرنا، بیشتر جمع کے ساتھ مستعمل ہے۔

صرف آنکھوں کی قسم کھا گئی رکھ کان پہ ہاتھ
رشک سے گوہر شہوار نہ دیکھا نہ سنا (نور اللغات)
معروف

قول فیصل۔ اس جگہ کانوں پہ ہاتھ دھرنا بھی بولتے ہیں۔

گھر کیا تھا دل میں الشا کے جنوں نے واہ واہ
دھر گئے وہ آج دونوں ہاتھ اپنے کان پہ الشا

اب کانوں پہ ہاتھ رکھنا بھی بولتے ہیں۔

کان پڑنا:۔ سننے میں آنا، سنائی دینا، سن لینا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

جب یہ نوشیرواں کے کان پڑی
جان میں اس کے تازہ جان پڑی قدر

کان پڑی آواز نہیں سنائی دیتی:۔ شور و غل کی وجہ سے کچھ نہیں سنائی دیتا، اتنا ہنگامہ اور چیخ پکار ہے کہ کچھ سنائی نہیں دیتا۔ اردو مثل عوام اور عورتوں کی زبان

گاہ تھی خلق اس در پہ حیران پڑی آواز نہ تھی
گاہ یہ غل کہ سنائی دیتی کان پڑی آواز نہ تھی
ذوق دہلوی

قول فیصل۔ نہیں سنائی دیتی کی جگہ، نہ سنائی پڑتی بھی بولتے تھے جو اب مستعمل نہیں۔ جیسے بیروں کے غل سے کان پڑے آواز نہیں پڑتی تھی۔ (طلسم ہوش ربا)

مؤلف نور اللغات نے 'کان پڑی بات نہیں سنائی دیتی'، بھی لکھا ہے جو لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

کان پڑی بات:۔ سنی ہوئی بات۔ اردو محاورہ، عوام اور عورتوں کی زبان۔ حمل صرف۔ انگریزوں کے کان پڑی ہوئی بات پھر اپنے قابو کی نہیں رہتی (محصنات)

کانپ کانپ اٹھنا:۔ سہم اٹھنا لرز جانا، خوف زدہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

رہ چکے ہیں جو کبھی فصل بہاری میں اسیر
کانپ کانپ اٹھتے ہیں جب دیکھتے ہیں دام کو ہم اکبر

قول فیصل۔ انسان کے علاوہ دوسری چیزوں کے لئے بھی کہتے ہیں۔

مہندی مل کے پاؤں میں اس ٹھاٹھ سے پھرا نہ تھا
کانپ کانپ اٹھے شہیدوں کے مزار اب کی برس
صبا

کان پکڑ کے اٹھا دینا:۔ کان پکڑ کے نکال دینا، کسی کو زبردستی اٹھا دینا یا نکال دینا ذلت کے ساتھ جبراً نکال دینا۔ اردو محاورہ عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ اٹھا دینا کی جگہ نکال دینا بھی ہے

ترے پلنگ پہ رکھے قدم جو غیر اسے گل
پکڑ کے کان ابھی ہم نکال دیتے ہیں شعور

کان پکڑ کے اٹھانا بٹھانا:۔[1] مکتب کے شاگردوں کی ایک سزا ہے جس میں دو کان پکڑ کے اٹھتے بیٹھتے رہتے ہیں (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اسے عام طور سے اٹھا بیٹھی کہتے ہیں۔

کان پکڑ کے اٹھانا بٹھانا:۔[2] (کنایۃً) نہایت ہی مطیع فرماں بردار بنانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس طرح کوئی نہیں بولتا

کان پکڑ کے اٹھنا بیٹھنا:۔ شاگردوں کی طرح مطیع و فرماں بردار ہونا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

ہول وہ عاشق زندہ گر ہوتے پکڑ کر اپنے کان
میرے آگے دامن دفر ہا اٹھتے بیٹھتے
میر دوست علی خلیل

قول فیصل۔ اس جگہ زیادہ تر اٹھا بیٹھی کرنا بولتے ہیں

کان پکڑنا:۔[1] تنبیہ کرنا، کان مروڑنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

جتاتا اپنی نزاکت تمھیں ہے گلشن میں
تم اس خطا پہ ذرا گل کے کان تو پکڑو ظفر شاہ

کان پکڑنا:۔[2] کسی کے کمال یا حسن و جمال کا قائل ہونا، بڑا ماننا۔ اردو صرف، غیر فصیح رائج۔

بھوں آگے ترے پکڑتے ہیں کان :: نرگس آنکھیں اگر چراتی ہے رشک

قول فیصل۔ "اے حضور یہ گلباز ہو دور دور کے چور اس کا نام سنیں تو کان پکڑیں۔" (فسانۂ آزاد)

جو قاتل اظلم ہیں آگے مرے قاتل کے
سب کان پکڑتے ہیں جلاد اسے کہتے ہیں — شاد لکھنوی

کان پکڑنا: ۲ (کنایۃً) عاجزی کرنا، کسی کی اطاعت کرنا، قائل ہونا۔ اردو محاورہ، غیر فصیح، رائج۔

ہر اک سخن پہ نہ میری زبان تو پکڑو
رقیبو آگے مرے آکے کان تو پکڑو — ظفر شاہ

کان پکڑنا: ۳ توبہ کرنا، باز رہنا، ترک کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

کان پکڑے گا زمانہ ترے نکتوروں سے
دے گی خفت تجھے یہ تیری جفا میرے بعد — بحر

نالے ہیں صاحب تاثیر بیان الفت میں
کان پکڑے گا مرے سامنے آکر واعظ — اسیر

کان پکڑنا: ۴ سزا، جس میں شاگرد اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں ٹانگوں کے پیچھے سے نکال کر گردن جھکا کے کانوں کو پکڑے رہتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں مندرجہ معنوں میں کان پکڑنا نہیں ہے بلکہ اس صورت کی سزا کو مرغا بنا کہتے ہیں۔ یہ ضرور ہے کہ اس سزا میں کان پکڑنا بھی شامل ہے۔

کان پکڑی باندی: مطیع و فرمانبردار لونڈی، نہایت مطیع و فرمانبردار کنیز، زرخرید باندی جیسے "ایسی کیا میں تمھاری کان پکڑی باندی ہوں (سگھڑ سہیلی) مونث، بیگمات قلعہ کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

کانپنا: ۱ لرزنا، تھرتھرانا، خوف کے مارے تھرانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نہیں یہ شیشے میں موج شراب کانپے ہے
پری بھی تجھ سے تو خانہ خراب کانپے ہے — نظیر

کانپنا: ۲ (کنایۃً) خوف کھانا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

نہیں یہ شیشے میں موج شراب کانپے ہے
پری بھی تجھ سے تو خانہ خراب کانپے ہے — نظیر

کان پھاڑنا: اتنا چیخ کر بولنا کہ ناگوار ہو۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

کان پھٹ جانا: غل شور کا کانوں کو ناگوار ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

وہ ناشتوں کی لپٹ جھپٹ کہ پھٹ جائیں کان
وہ جھانجھوں کی جھن جھن کہ جھنائیں کان — صبا

قول فیصل۔ زیادہ تر کان کے پردے پھٹ جانا زبانوں پر ہے۔

کان پھڑپھڑانا: ۱ کتے کا دونوں کانوں کو ہلانا اس کو ہندو سفر کے حق میں شگون بد سمجھتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کان پھٹپھٹانا کہتے ہیں۔

کان پھڑپھڑانا: ۲ (کنایۃً) مستعد ہونا، چیتنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

کان پھوٹ جانا، کان پھوٹے جانا: شور و غل کے باعث کانوں کا پریشان ہو جانا۔ شور و غل کی کثرت سے کچھ نہ سنائی دینا، بہرا ہو جانا۔

اس شور سے اے دل نہ تو فریاد کیا کر
نالوں سے ترے پھوٹ گئے کان ہمارے — مصحفی

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب لکھنؤ میں کان پھوٹ جانا بہرا ہو جانا یا بہرا بننا ہے (فرہنگ اثر)

کان پھوٹنا: بہرا ہو جانا، اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

پھوٹیں یہ کان گر تم عیسیٰ کی ہو ہوس
مرتے ہیں جب یہ ہم وہ مسیحا ہی اور ہے — داغ

کان پھوڑنا: کانوں کو غل سے پریشان کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کان پھونکنا: ۱ کان بھرنا، اکسانا، ابھارنا۔ ۲ منتر دینا، سکھانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کان میں پھونکنا کہتے ہیں۔

کان پیارے تو بالیاں، جورو پیاری تو سالیاں: ایک چیز کے ساتھ محبت ہونے کی وجہ سے اس کے متعلقات کے ساتھ محبت ہونے کے موقع پر بولتی ہیں۔ مثل، عورتوں کی زبان۔

کان تڑوانا: پہلوان کا جان کے اپنے کانوں پر گھسّے دلوانا تاکہ پھول کے پہلوان ہونے کی علامت بن جائیں۔ اردو صرف، کشتی گیروں کی اصطلاح۔

کان تک آنا: سننے میں آنا، سنا جانا، خبر معلوم ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کان تک پہنچنا: سننے میں آنا، سنا جانا، آواز کا سنا جانا، خبر کا سنا جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کان تک ان کے جو پہنچے ہیں مرے شعر جلیل
سب کے سب گوہر شہوار ہوئے جاتے ہیں — جلیل

کان تک جانا: سننے میں آنا، خبر معلوم ہونا

اردو عرف، فصیح، رائج۔

سنتے ہوں گل سے دشمنوں کو سدگوشہ کے
شاید کسی کا شور فغاں کان تک گیا — بحر

کان تک خبر جانا۔ کوئی خبر معلوم ہونا۔ اردو عرف، فصیح، رائج۔

گئی کان تک اس کے جب یہ خبر
ہوئی سخت غمگیں وہ رشک قمر — (شاہ دہلوی) مثنوی

کان تک نہ ہلانا۔ عذر نہ کرنا، مان لینا۔ بالکل چوں و چرا نہ کرنا۔ اردو عرف، قلیل الاستعمال۔

مثل ہے۔ خدا جانے صاحب کی کیا مروت تھی کہ کسی نے کان تک نہیں ہلائے۔ (ارمغان قیمت)

کان تلے کی چھوڑنا۔ لگی بات کہہ جانا۔ ہلکی بات کہنا۔ ناگوار بات کہنا۔ اردو عرف، دلی کی زبان۔ (مخزن المحاورات)

کان توڑنا۔ کسی پہلوان کا کسی پہلوان کے کانوں پر گھسے دینا تاکہ پہلوان کی نخوت کی علامت ہو جائے۔ اردو عرف، پہلوانوں کی اصطلاح۔

کانٹا ہ۔ ذرہ۔ خفی خار۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

خزاں میں اب دہی ہلکی چکیں اس کی برخت دل
پھولوں میں نشانہ ہر کانٹا تو گذار کا — جلیل

قول فیصل۔ اس کی جمع کانٹے اور کانٹوں ہے۔

گلشن پرست ہوں مجھے گل ہی نہیں عزیز
کانٹوں سے بھی نباہ کئے جا رہا ہوں میں — جگر مرادآبادی

کانٹوں کا بھی کچھ حق ہے آخر
کون چھڑائے اپنا دامن — جگر مرادآبادی

کانٹا ہ۔ چھوٹی قسم کی ترازو جس میں زر و جواہر یا مسالے تولتے ہیں۔ اس کے پلے چھوٹے گول ہوتے ہیں۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

آنکھ رکھتے تھے پھول کے کانٹے۔
دل میں سب بانٹ تھے جواہر کے — (گلشن عشق)

وہ کہتے ہیں کہ ہم آنکھوں میں سب کو تاڑ لیتے ہیں
محبت ساری دنیا کی دسی کانٹے میں تولی ہے — تیر

کانٹا ہ۔ ترازو کے دستے کی سوئی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر یہی ہے۔

کانٹا ہ۔ مچھلی پکڑنے کا ٹیڑھا نوکدار کانٹا جس میں چارہ لگا کر مچھلی پکڑتے ہیں۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

مچھلی نے ڈھیل پائی ہے لقمے پہ شاد ہے
صیاد مطمئن ہے کہ کانٹا نگل گئی — اکبر

کانٹا ہ۔ کنویں سے گرے ہوئے ڈول وغیرہ کو نکالنے کا اوزار۔ اردو، مذکر، رائج۔

ڈوبے ہم چاہ زنخداں میں ان آنکھوں کے حضور
نہ غمزہ نے رسن زلف میں کانٹا باندھا — حجم

قول فیصل۔ اس کا صرف ڈالنا اور باندھنا کے ساتھ ہے۔

کانٹا ہ۔ پنجے کی شکل کی ایک آہنی یا برنجی چیز جس سے انگریز گوشت اور آلو وغیرہ اٹھا کر کھاتے ہیں۔ اور ہے یا اچار کے پھلوں کو اس سے گودتے ہیں تاکہ شیرہ اور نمک اندر تک سرایت کر جائے۔ اردو، مذکر، رائج۔

مثل ہے۔ ۱۹۴۷ء میں انگریز تو چلے گئے مگر ہمارے بے چھری کانٹے سے کھانا کھانے کی عادت چھوڑ گئے۔

کانٹا ہ۔ ہیر جس سے گھوڑے کو ایڑ لگاتے ہیں۔ اردو، مذکر، سلوتریوں کی زبان۔

کانٹا ہ۔ مچھلی کے گوشت کی باریک ہڈی۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

کانٹا ہ۔ ساہی کا کانٹا۔ اردو، مذکر، رائج۔

مثل ہے۔ تمہارے اور تمہارے بھائی کے درمیان یہ جو لڑائی ہو گئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم دونوں کے درمیان کسی نے ساہی کا کانٹا ڈال دیا ہے۔

کانٹا ہ۔ پنجرہ لٹکانے کا دہری کنڈی والا حلقہ۔ اردو، مذکر، رائج۔

اسیر قفس اڑ چلے تھے چمن میں
پر اٹھتے ہی پنجرا اگرا کھل کے کانٹا — ظفر

اک الجھاؤ کا پیچ ہے راہداری
کہ ہے وہ سطح تختہ پل کے کانٹا — ظفر

کانٹا ہ۔ اس حلقہ کو بھی کہتے ہیں جس میں لوہے کی سلاخ لٹکا کر جھاڑ فانوس، ہانڈیاں لٹکاتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اسے آنکڑا کہتے ہیں۔

کانٹا ہ۔ پل کے تختے اٹکانے کا آنکڑا۔ اردو، مذکر، دلی کی زبان۔

اک الجھاؤ کا پیچ ہے راہداری
کہ ہے واسطے تختہ پل کے کانٹا — ظفر

کانٹا ہ۔ پھل وغیرہ توڑنے کا آنکڑا۔ اردو، قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اسے آنکڑا ہی کہتے ہیں۔

کانٹا ہ۔ وہ کل جس کے دبانے سے ریل گاڑی ایک پٹری سے دوسری پٹری پر ہو جاتی ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

کانٹا ہ۔ ہک، کیل، کانٹا۔ وہ جس میں عورتیں ٹوکریاں لٹکاتی ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر یہی ہے۔

کانٹا ہ۔ مرغ، تیتر، چکور، وغیرہ کے پاؤں کا خار جو نر کے جوان ہونے پر نکلتا ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

ایک ادنیٰ سی یہ کاوش ہے کہ جس نے دیکھا
یار کے رخ نے اسے کانٹا مارا برق

قول فیصل۔ اس کا صرف نکلنا اور ... کے ساتھ ہے۔

کانٹا ہے گوشت کا ٹکڑا جو ... کی دم پر ہوتا ہے ... مذکر، رائج۔

کانٹا ہے پرندوں کے ایک سخت مرض کا ... جو ... میں ہوتا ہے اور جس سے وہ دبلے ہو کر ... جاتے ہیں۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

... ہے ... اسیران قفس کہتے ہیں
... سے ہمیں کانٹا کہ جو یاد آیا تجمر

... فیصل۔ بیماری میں ... کے جب کانٹا پڑتا ہے تو ... کی ... جاتی ہے۔ اور شعرا ... سے ... آئی ہے۔

کانٹا ہے (کنایۃً) خلش، کھٹکا۔ اردو مذکر ... رائج۔

... سے جلدی نکالو
... کا ... کے کانٹا ظفر

کانٹا ہے (کنایۃً) لاغر، نہایت دبلا، سوکھا ... قلیل الاستعمال۔

... ہے مجھے جامہ دری کا سودا
... سے الجھا ہوں میں کانٹا ہو کر صبا

... معنی میں بیشتر سوکھ کے کانٹا ہو جانا ... ہے۔

... سوکھ کر کانٹا ہوا نذیر
... سکھا کر کانٹا کر ڈالا کہا ہے جو

کانٹا ہے (کنایۃً) ناگوار خاطر، وہ چیز یا شخص ... اردو صفت، فصیح، رائج۔

... کو مبارک ہو سیر گل

کانٹا تھا ایک میں جو چمن سے نکل گیا امیر

کانٹا ہے وہ پنجہ جس کے ذریعے سے گوشت ... مچھلی وغیرہ اٹھاتے ہیں۔ اور اسے جیلی یا ہسپا کبھی کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کانٹا ہے وہ مرض جو شراب نوشی کی کثرت سے حلق میں پیدا ہو جاتا ہے اور آدمی کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

عام ... میں شیشے کے ہے اضطراب کا
نکلا نہیں لگا ہے یہ کانٹا شراب کا معروف

کانٹا ہے گھنٹے یا گھڑی کی سوئی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب لکھنؤ اسے گھڑی کی سوئی کہتے ہیں۔

کانٹا ہے زبان کی خشکی جو حرارت یا پیاس کے باعث ہو جاتی ہے۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

تاریک تھا جہان نگاہ امام میں
کانٹے پڑے تھے حلق تشنہ کام میں ذوب

قول فیصل۔ اس کا استعمال جمع ہی کے ساتھ (کانٹے پڑنا) ہے۔ زبان میں بھی کانٹے پڑتے ہیں۔

کانٹا ہے علم حساب میں جمع، تقسیم، ضرب، تفریق کی صحت اور حساب دانوں کی اصطلاح۔
مثال۔ کانٹا کرو صحیح غلط معلوم ہو جائے گا۔

کانٹا ہے ترازو کا تار۔
(فقرہ) چاشنی کا کانٹا دیکھو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کانٹا ہے (کنایۃً) روکنا، الجھاؤ۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

ظفر حرص کا راستہ کیوں کر نہ کھٹکے
کہ رستے میں ہے یہ توکل کے کانٹا ظفر

قول فیصل۔ راہ کا کانٹا، راستے کا کانٹا وغیرہ مرکبات سے رائج ہے۔

کانٹا ہے (کنایۃً) دکھ پہنچانے والا، فتنہ پرداز۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

جا کے قاصد بھی وہاں غیروں میں شامل ہو گیا
اور اک کانٹا نکل آیا مری تقدیر کا شاد

کانٹا ہے تھا یعنی کبوتر کا گردن کو پشت کی طرف کھینچنا جو اس کی فطرت میں داخل ہے۔ اردو مذکر، کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

گھر میں مرے تھا جو کبوتر حشمی
قادر ہے اس نے بھی کانٹا کیا شاد

قول فیصل۔ کرنا کے ساتھ صرف کرتے ہیں۔

کانٹا الجھنا۔ کانٹے کا کپڑے وغیرہ میں الجھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کبھی کانٹے جو الجھتے ہیں کسی جنگل میں
پلکیں یاد آتی ہیں اسے غیرت آہو ہم کو رشک

کانٹا ہے کریل کا اور بدری کا گھام
سوگن ہے بری چون کی اور ساجھے کا کام

کریل کا کانٹا اور بدلی کی دھوپ بڑے ظالم اور سوت ساجھے کا کام یہ سب برے ہوتے ہیں۔ ہندی عوام کی زبان۔

کانٹا پڑ جانا۔ پیاس کی وجہ سے زبان اور حلق میں باعث خشکی پیدا ہو جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کانٹے پڑے ہیں ... جاتا ہوں ... تو اد
... کی ... کباب جان صاحب

کانٹا چور۔ ایسے دو پہلوانوں کی کشتی جن میں ایک کو ایک پر ترجیح دینا مشکل ہو برابر کی جوڑ۔
(فقرہ) ... صلیبی

قول فیصل۔ یہ پہلوانوں کی اصطلاح ہے اور قلیل الاستعمال۔

کانٹا چبھا رہنا۔ تکلیف یا صدمہ باقی رہنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

دیں واقعہ کا ماتم برسوں بپا رہے گا
کانٹا ہر ایک دل میں غم کا چبھا رہے گا — ظفر علی خاں

کانٹا چبھنا۔ کانٹا لگنا، پھانس لگنا، کانٹا کھٹکنا۔ صدمہ ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

بہت آنکھیں بچھیں ہم نے راہ چلنا پیکر ظالم
کف نازک میں کانٹا چبھ نہ جائے کہیں فرنگکا — داغ

قدما مستعمل۔ اشارہ صفی جس میں سے ہیں جو لگا ہو۔

اب ملا کبھی نہیں جاتا افسوس
چبھ گیا پاؤں میں کانٹا افسوس — مرزا رسوا

کانٹا چبھونا۔ کنایۃً خلش دینا۔ تکلیف پہنچانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

چبھتی ہے کافر ہر انگشت شانہ
جگر میں گرفتار کاکل کے کانٹا — ظفر

کانٹا داغنا۔ گرم کرکے گوشت کے دو کو جلانا جو طیور کے ہو جاتا ہے۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

کانٹا ڈالنا۔ کسی چیز کے نکالنے کے واسطے کنویں میں کانٹا ڈالنا۔ اردو مصرف، رائج۔

کانٹا سا۔ مجازاً، مانند، کانٹے کی طرح۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

فرقت سے تری تار نفس سینے میں میرے
کانٹا سا کھٹکتا ہے نکل جائے تو اچھا — ذوق

کانٹا سا کھٹکنا۔ ناگوار خاطر ہونا۔ برا لگنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

فرقت سے تری تار نفس سینے میں میرے
کانٹا سا کھٹکتا ہے نکل جائے تو اچھا — ذوق

قدما مستعمل۔ اس جگہ کانٹا سا آنکھوں میں کھٹکنا بھی مستعمل ہے۔

تڑپتی ہیں اس پر نگاہیں غضب کی
کھٹکتا ہو آنکھوں میں کانٹا سا سب کی — حالی

کانٹا سا نکل جانا۔ بآسانی کسی تکلیف سے رہائی پانا، درد جگر کا دور ہو جانا، سکون ہو جانا۔ آرام آ جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ور ہے جو بہ تعیین تو سارا خلل یہ جاتا
نکلا ہی نہ دم ورنہ کانٹا سا نکل جاتا — میر

ایک کانٹا سا نکل جائے ہمارے دل سے
سینوں سے کوئی کھینچے جو زبان واعظ — صبا

کانٹا سا ہونا۔ نہایت لاغر اور دبلا ہونا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

میں تول لیا کرتی ہوں نظروں میں ہر اک کو
کانٹا سی ہوں آنکھیں مری ترازو سے زیادہ — جان صاحب

کانٹا سا سمجھنا۔ خلل انداز سمجھنا یا باعث آزار سمجھنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ہے سر بزم تعلق ان کے نہ عیش و عشرت کا
نکل جاؤں گا میں مجھ کو اگر کانٹا سمجھے ہو — اکبر

کانٹا کشتی۔ ایسی کشتی جس میں پہلوانوں کے درمیان سازش نہ ہو وہ کشتی جو جعلی ہوتی نہ ہو۔ اردو صفت۔ پہلوانوں کی اصطلاح۔

قدما مستعمل۔ بعض پہلوان آپس میں سازش کا سمجھوتا کرکے اس طرح الجھتے ہیں کہ جوڑ برابر چھوٹتی ہے۔ کوئی بڑھا ہوا نہیں ہوتی اور مقررہ انعام بانٹ لیتے ہیں۔ ایسی کشتی کو نورا کشتی کہتے ہیں۔

کانٹا کھانا۔ کانٹے میں پھنس کے مچھلی کا شکار ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ہوئے نہیں جب کانٹے کے بالے کسی طرح
مچھلی نہ ہوس کی کی لے گی کانٹا کسی طرح — شوق

کانٹا کھٹکنا۔ ۱۔ کانٹے کا چبھی ہوئی حالت میں تکلیف دینا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

جب پتخل برگ گل پہ مری صحرا میں وحشی
کسی دن ایک بھی کانٹا نہ تلوے میں کھٹکا — ظفر

کانٹا کھٹکنا۔ ۲۔ ناگوار ہونا، بار خاطر ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

کانٹا کھٹکنا۔ تکلیف ہونا۔ خلش ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

سحر تک دل میں کا شکار رہا
کہ پہلو میں کانٹا کھٹکتا رہا — شوق

کانٹا گڑنا۔ کانٹا چبھنا۔ اردو مصرف، حضرت کی ...

باہر کیا وہ سوزن مژگاں سے قیس نے
کانٹا جو پائے ناقہ لیلیٰ میں گڑ گیا — قیصر

مثل فقرہ۔ شہزادے نے جو اس جگہ میں چاروں سے زبان سنکر باہر ہے۔ آپ کے پاؤں میں پھپھولے پڑے ہیں کانٹے گڑ گئے ہیں (طلسم ہوشربا)

کانٹا لگنا۔ ۱۔ کانٹا چبھنا۔ اردو مصرف فصیح۔

کانٹا لگنا۔ ۲۔ پرندوں کو کانٹے کا مرض لاحق ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

کانٹا لگا ہے جیسے کس مرغ کو چمن میں
بیٹھا ہے یوں سمٹ کے گل اپنے پیرہن میں

کانٹا لگنا۔ ۳۔ خواہش بے خودی کی کثرت سے ایسی حالت ہونا جو ہلاک کر دے۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ساقی وہی جو نہ بگڑا اور رہ گیا
کانٹا لگا نہ جس کا یہ حال رہ گیا — جگر

عالم جگہ میں پھینکے اضطراب کا
جتنا نہیں لگا ہے یہ کانٹا شراب کا — ذکی

کانٹا مارنا۔ سوئی پھونکا ... کا ...

تیغ نکلے ہوئے کانٹے سے اذیت پہونچانا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

تفصیل۔ سپاہی بھی کانٹا مارتی ہے۔

کانٹا مارنا۔ مرغوں کا باہم لڑتے وقت ایک دوسرے کو پاؤں کا کانٹا مارنا۔ بیھودہ مارنا ہے۔ مرغ بازوں کی اصطلاح

سب اور کسی یہ کا دم ہے کہ جس نے دیکھا
کے مرغ نظرنے سے کانٹا مارا — برق

کانٹا مارنا۔ کم وزن تولنا جواہر و زر و سیم کا۔ (نور اللغات)

تفصیل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کانٹا نکالنا۔ چبھے ہوئے کانٹے کو سوئی وغیرہ سے نکالنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کانٹا نکالنا۔ تکلیف دور کرنا، خلش مٹانا، ختم ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کانٹا نکلنا۔ رنج سے نجات ہونا۔ غم دور ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

دل سوخ بھالے سے نکلا
دل کا کانٹا تو یار سے نکلا — ناسخ

کانٹا نکلنا۔ خلش دور ہونا۔ کھٹکا مٹنا، تکلیف رفع ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رہی سوت گر غم نہیں بھولا مجھ کو
جانصاحب نہ کبھی دل سے یہ کانٹا نکلا — جانصاحب

کانٹا نکلنا۔ پرندوں کو کانٹے کا مرض لاحق ہونا۔ مرغوں میں ایک مرض پیدا ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

یا رب اس گل کی محبت میں دم اپنا نکلے
جان پر لے جو نچ جائے تو کانٹا نکلے — تجر

کانٹا ہو جانا۔ سوکھ کے لاغر ہو جانا، بہت دبلا ہونا۔ (نور اللغات)

تفصیل۔ ایسے محل پر سوکھ کے کانٹا ہو جانا، بولتے ہیں۔

ضعف پیری میں امید عزّ و عشرت کہاں
سوکھ کر کانٹا نہال زندگانی ہو گیا — امیر

ہاتھ سہرا اسے کبھی تر سوکھ کر کانٹا ہوا
ہوئے دامن کے چھٹ جانے سے خار آستین — ذوق

کانٹوں بھرا۔ وہ چیز جس میں بہت سے کانٹے ہوں۔ صفت مذکر غیر فصیح، رائج۔

نکالوں کس طرح خار تمنا سخت مشکل ہے
وہ اس ڈر سے نہیں چھوتے کہ یہ کانٹوں بھرا دل ہے — داغ

تفصیل۔ تانیث کے لیے کانٹوں بھری، کہتے ہیں۔

کانٹوں پہ بسر کرنا۔ (کنایتہً) بے حد ایذا اٹھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شب کو اس شوخ شکی رشک کے کانٹوں پہ بسر — ذوق
کبھی شبنم کے عوض گل کا جو بستر نہ ہوا

کانٹوں پہ بسر ہونا۔ لازم، تکلیف سے گزرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خلش وہ دم تنگوں کی رہی رات بھر
ہوں رات کو کانٹوں کے اوپر بسر — شوق قدوائی

کانٹوں پر کھینچنا۔ جیسی باریک کپڑے کو کانٹوں پر ڈال کے اس طرح کھینچنا کہ وہ کپڑا تار تار ہو جائے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خانک سے تن سے جان کھینچتے ہیں
کہ کانٹوں پہ آپ رو دل کھینچتے ہیں — رنگین

کانٹوں پر کھینچنا۔ تکلیف دینا، صدمہ پہنچانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

وحشت نے لگاؤ دل کی سے
کانٹوں پر اسے کھینچا ہوں — ناسخ

کانٹوں پر گھسیٹنا، کانٹوں میں گھسیٹنا۔ (کنایتہً) گنہگار بنانا، شرمندہ کرنا۔ جب کوئی شخص کسی کی حد سے زیادہ تعریف یا خاطر مدارات کرتا ہے تو وہ انکسار سے جواب میں کہتا ہے کہ آپ مجھے کیوں کانٹوں پر گھسیٹتے ہیں۔ (نور اللغات)

تفصیل۔ بہت شرمندہ کرنے کے معنی میں کسی کے ساتھ کانٹوں میں گھسیٹنا بولتے ہیں۔ کانٹوں پر گھسیٹنا اب کوئی نہیں بولتا۔

کانٹوں پر گھسیٹنا، کانٹوں میں گھسیٹنا۔ کمال تکلیف دینا، ناقابل برداشت تکلیف دینا

حسن روز افزوں نے کانٹوں پر گھسیٹا یار کو
سبزہ عارض نہ چھا ایسا کہ جنگل ہو گیا — واقف

لیجاتا ہے بیابانوں میں خار جاناں کا
گھسیٹے گا مجھے کانٹوں میں سبزہ اس گلستاں کا — کانپوری

کھنڈر میں کانٹوں پر گھسیٹنا، کانٹوں میں گھسیٹنا، دہلی میں کانٹوں پر گھسیٹنا مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

تفصیل۔ اب کانٹوں پر گھسیٹنا بجائے کانٹوں میں گھسیٹنا بولتے ہیں۔

کانٹوں پر لٹانا۔ (کنایتہً) تڑپانا، بے چین کرنا، دکھ دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شام سے تا صبح دست و ہاں سے گلگوں کیا
باغ میں بلبل کو کانٹوں پر لٹایا رات بھر — ذکر

کانٹوں پر لوٹنا۔ (کنایتہً) مضطرب رہنا، کمال رنج اور تکلیف اٹھانا، مصیبت اٹھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بے یار فرش گل پر آنکھوں میں خار تھا
لوٹا کیا میں کانٹوں کے اوپر تمام رات — آتش

شب کو اس شوخ نے کی رشک کے کانٹوں پہ بسر
کبھی شبنم کی روش گل کا جو بستر نہ ہوا — ثاقب

کانٹوں پر لوٹنا۔ آتش رشک و حسد

میں جلنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

کبھی شب باغ میں وہ غنچہ لب سویا جو ساتھ اپنے
تو شبنم رشک سے کانٹوں پہ سوئی گل کے بستر پر (نامعلوم)

کانٹوں دار — کانٹے دار، خاردار،
اردو صفت، رائج۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ فقط کانٹے دار بولتے ہیں۔

کانٹوں میں الجھنا — (کنایتاً) جھگڑے میں پھنسنا، تکلیف دہ کاموں میں مصروف ہونا۔
اردو مصرف، فصیح، رائج۔

کانٹوں میں اگر نہ ہو الجھنا
غنچۂ گل کو بہت سمجھنا (گلزار نسیم)

کانٹوں میں تل کے بکنا — بہت مہنگا ہونا، بیش قیمت ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

کانٹوں میں کھینچنا — تکلیف دینا، صدمہ پہنچانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

کھینچتی ہے مجھ کو کانٹوں میں چمن کی آرزو
رفتہ رفتہ مار ڈالے گی وطن کی آرزو (صبا)

کانٹوں میں کھینچنا — شرمندہ کرنا۔
اردو مصرف، فصیح، رائج۔

پھول دو دو گھڑی مری قبر پہ کیوں آتا ہے کیا ملال
اب تو کانٹوں میں مجھے غیرت گلزار نہ کھینچ (عاشق)

قول فیصل۔ جب کوئی شخص کسی کی حد سے زیادہ تعریف یا خاطر تواضع کرتا ہے تو وہ انکساری کے طور پر جواب میں کہتا ہے کہ آپ مجھے ناحق کانٹوں میں کھینچتے ہیں۔

کانٹوں میں گھسنا — مصیبت یا آفت میں پڑنا، وقت میں پڑنا۔ (کنایتاً) مصیبت میں مبتلا ہونا۔ نیم کی ٹہنی پھلانا۔ لشکریوں کی اصطلاح۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کانٹوں میں گرنا — جھگڑے میں مبتلا ہونا۔
اردو مصرف، فصیح، رائج۔

عمل صرف۔ آجکل ہماری قسمت کا ستارہ خرابی پر ہے۔ خاندان والے بلا وجہ دشمن ہیں۔ سمجھو تو کانٹوں میں گر گئے ہیں۔

کانٹوں میں گھسیٹنا — تکلیف دینا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

لیتا ہے بہایت دل کو شمار رخسار جاناں کا
گھسیٹے کا مجھے کانٹوں میں سبزہ اس گلستاں کا (آتش)

کانٹوں میں گھسیٹنا — شرمندہ کرنا۔ جب کوئی حد سے زیادہ تعریف یا خاطر مدارات کرتا ہے تو کہتے ہیں۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

عمل صرف۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں ماہر فن ہوں۔ استغفر اللہ مجھے کچھ نہیں آتا۔ آپ مجھے کانٹوں میں کیوں گھسیٹتے ہیں۔

کانٹی (اسم) (نون غنہ) روئی کا گولا۔ عربی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

کانٹی — وہ لکڑی روئی جو کھیتوں میں نہ اُگے، وقت کے بعد جو بنولوں وغیرہ کا گولا رہ جاتے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔

کانٹی — چھوٹا کانٹا جس میں جواہرات یا سونا چاندی تولتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کانٹی — چھوٹا کانٹا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کانٹا ہی بولتے ہیں۔

کانٹی — سانپ پکڑنے کی لکڑی جس کے سرے پر دو شاخہ یا آنکڑا لگا ہوتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کانٹی — بیڑی جو مجرم کے پاؤں میں ڈالتے ہیں۔ دہلی ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

کانٹی — لنگر جو لڑکے ڈور میں باندھ کر اڑاتے ہیں۔ پنجاب کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کانٹے — کانٹا کی مغیرہ صورت۔ خار۔ اردو، فصیح، رائج۔

کانٹے پر بھی جلوۂ گل دیکھتا ہے تو
ہر جزو میں تجلی کل دیکھتا ہے تو (جوش ملیح آبادی)

کانٹے — کانٹا کی جمع۔ بہت سے خار۔ اردو فصیح، رائج۔

ٹھہرے گا پاؤں سے کانٹے نکالنے والے
یہ ہوش ہو تو جنوں کامیاب کیا ہوگا (راز یزدانی)

کانٹے بچھانا — تکلیف کا سامان مہیا کرنا، کانٹوں کا فرش کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

دل کسی نے پھول جو رکھے ہیں بستر میں
کانٹے بچھا دیئے ہیں ہمارے پلنگ پر (صبا)

کانٹے بونا — دشمنی کسی دوسرے کے حق میں برائی کرنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

عمل صرف۔ گھبا نے صد صاف نہیں کہا کہ یہ سارے کانٹے میرے بوئے ہیں۔۔۔ بلکہ ظاہراً افسوس کیا۔ (کامتی از مشاہر)

قول فیصل۔ اس کا صرف کسی اسم یا ضمیر کے ساتھ ہے۔

بوئے ہیں تیری محبت نے ہزار دل کانٹے
دل چاہے کہ وہ دادی پہ چمن سبجے (داغ)

دشمن ہم تو یہاں حسن خلق میں رہتے ہیں۔۔۔۔۔
بیچارے سو چوں پر جاتا ہوگا۔۔۔۔ یہ سب کانٹے میرے ہی بوئے ہوئے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

اپنے لیے کانٹے بونا بھی کہتے ہیں۔

سبزہ خط کا نہ جلوہ دل ہر گز (آتش)

بے شعور اپنے لیے آپ نہ بو تو کانٹے — آتش

دنیا یا کسی کے حق میں کانٹے بونا بہ نسبت زیادہ ہے۔

عدو نے بیش از بیش کی آپ کہتے ہیں وہ سنتا ہے
کہ جب آتا ہے کانٹے ہمارے حق میں بوجاتا — داغ

فائدہ خلق کے بڑھانے سے کل عارض
ایسے کانٹے حق عشاق میں بویا نہ کرو — اسیر

فارسی محاورہ ہے تخم بدی کاشتن، یہ اسی کا ترجمہ ہے۔

کانٹے بوئے ببول کے تو آم کہاں سے ہوں — برے عمل کر کے اچھے نتیجے کی امید نہیں رکھنا چاہیے۔ مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ اس مثل کو اس طرح لکھتے ہیں۔ "کانٹے بوئے ببول کے تو آم کہاں سے کھائے"۔ بہت کمی کے ساتھ عوام کی زبانوں پر ہے۔

کانٹے جیسے ہونا — کسی چیز کا ایذا رساں ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

کانٹے ہیں ... نظر میں چبھتے نہیں ہے
اتنا تو سمجھے میری خبر سے آپ — بحر

کانٹے پر کی اوس — ناپائدار چیز کی نسبت کہتے ہیں۔ بے کار چیز۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال
دفعتاً شرکاں پہ آ کے کہتے ہیں۔

دنیا ہستی ہے کانٹے پر کی اوس — مصحفی

کانٹے پڑنا — مارے پیاس کے زبان یا حلق کا خشک ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

تشنگی سے حلق میں نہیں کانٹے پڑے
پاؤں کے یاں آن نکلے خار بیاباں اللہ رے — امیر

آئی بہار تشنہ ہے بلبل بلا دے پھول
زباں سے شوق سے پڑ گئے کانٹے زباں پر — داغ

قول فیصل۔ زبان میں کانٹے پڑنا کی جگہ زبان پر ... بھی بولتے تھے۔

تپ محبت میں سخت جانی کا یہ اثر ہے دل تپاں پر
کہ مشکل سوہان چبھ گئے ہیں ہزاروں کانٹے مری زباں پر — سودا

جرأت نے منہ میں کانٹے پڑنا بھی کہا ہے۔ جو اب متروک ہے۔

پڑ گئے منہ میں جو ہم سوختہ تن کے کانٹے
تھے یہ ٹوٹے ہوئے اس غنچہ دہن کے کانٹے — جرأت

کانٹی کھانا، کانٹی چھانا — قید بھگتنا، جیل خانے میں رہنا۔ دلی کے عوام کی زبان۔ (نور اللغات و مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ دلی لکھنؤ نہیں بولتے۔

کانٹے کھڑے ہونا — کھیت کی حفاظت کے لیے چاروں طرف کانٹے کھڑے کر دیتے ہیں

دل میں ہزاروں تیر، جگر میں ہزاروں زخم
کانٹے کھڑے ہوئے ہیں ہمارے چمن کے پاس — مسرح نظام (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ کوئی خاص محاورہ نہیں ہے۔

کانٹے کی تول — بہت ٹھیک کم نہ زیادہ تاکم تول برابر کی تول۔ اردو صرف، عوام کی زبان
علاوہ ... پھر جو کہتے تھے تو ایسی کانٹے کی تول کہتے تھے کہ دل پر نقش ہو جاتا تھا۔ (فسانۂ آزاد)

کانٹے کی طرح سکھانا — (مخزن) بہت لاغر کر دینا، دبلا کر کے مثل کانٹے کے کر دینا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

اس گل کے فرقت نے مار ڈالا
کانٹے کی طرح سکھا سکھا کر — صبا

کانٹے کی طرح سوکھنا — کمال لاغر ہونا۔ بہت دبلا ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کانٹے کی طرح نظر میں کھٹکنا — بہت ناگوار ہونا۔ ایسی چیز جس کو دیکھنا ناگوار ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کان کھیلتے ہیں — کان ہلاتی ہیں۔ استادی تسلیم کرتی ہیں۔ کمال یا جوہر کی معترف ہیں۔ (لغات النساء)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

کانٹے میں تلنا — بیش قیمت ہونا۔ گراں بہا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہو ... پارۂ دل مژگاں پہ کیوں رہتے ہیں
بولی گراں بہا ہیں کانٹے میں تل رہے ہیں — شاد

کانٹے میں تلنا — بہ مقدار معین کسی چیز کے دینے کے لیے مستعمل ہے۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

دیکھ ... آنکھوں میں بھر کے ...
بیچی ... کانٹے میں تل کر — ناسخ

کانٹے نکالنا — خار الگ کرنا، چبھے ہوئے کانٹوں کا نکالنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ٹھہر کے پاؤں سے کانٹے نکالنے والے
یہ ہوش ہے تو جنوں کامیاب کیا ہوگا — نیر دہلوی

کان چھانا — دبالغہ کے طور پر کانوں کا باقی نہ رہنا۔ کانوں کا قریب ختم ہو جانے کے ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

چھد گئی گوش جو بالی کی بگڑ کر بولے
ہاتھ تو ٹوٹیں ترے مشاطہ رے کان چھدگے — امیر

کان چھبکانا — بات سننے کو متوجہ ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کان چھبنانا — شور و غل سے کانوں میں ایک خاص کیفیت پیدا ہونا جو تکلیف دہ ہو۔ اردو صرف، شعرائے لکھنؤ اور عوام کی زبان۔

وہ نامحرم کی آہٹ پہ چٹ جا لگیں کان
وہ جھانجھن کی جھن جھن کہ جھنا لگیں کان — صبا

کانجی ہ۔ (نون غنہ) ایک قسم کا کھٹا پانی جس میں رائی، زیرہ، نمک وغیرہ اچار کی طرح ڈال کر اس میں بڑے یا پکوڑے چھوڑ دیتے ہیں۔ ہندو لوگ اسے ترکاری کے بجائے روٹی کے ساتھ کھاتے ہیں۔ پورب میں کھٹا مانڈ، تراتی وغیرہ کہتے ہیں۔ فارسی میں اسے آب کامہ، عربی میں مری کہتے ہیں۔ مزاجاً دوم درجہ میں خشک و گرم اور ہاضم طعام ہے۔ ۲۔ پیچ مانڈ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کانجی ہ۔ کاجوروں کے اچار کا پانی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کانجی ہ۔ چاولوں کی پیچ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

کانجی ہوس ہ۔ (کیچنگ ہاؤس Catching House کا بگڑا ہوا) مویشی کے بند کرنے کا احاطہ سرکاری باڑا۔ وہ سرکاری مکان جہاں لاوارث مویشی بھیجے جاتے ہیں۔ انگریزی مونث۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ یہ انگریزی کنفائننگ ہوس confining house کا بگڑا ہوا ہے۔ (قید خانہ کا مکان، وہ تنگ کوٹھری جس میں قیدی کو تکلیف دینے کے واسطے علیحدہ بند کرتے ہیں۔ ۲۔ حوالات، حراست، نگرانی۔

صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں "میرے خیال میں یہ کائن ہاؤس کی بگڑی ہوئی شکل ہے (Kine house) گائے کی جمع، ہاؤس مکان، فیلن اور پلیٹس نے (Pound) کے علاوہ Angohouse بھی لکھا ہے۔ اس کا ماخذ تحقیق نہ ہو سکا۔ عوام کی زبانوں پر کانجی ہوس

کانچ ہ۔ (نون غنہ) ایک قسم کا چمکدار مادہ جو آگ کے ذریعہ سے بنایا جاتا ہے۔ بغیر صاف کیا ہوا شیشہ۔ اردو مونث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

کانچ ہ۔ ایک بیماری کا نام جب پاخانہ پھرتے وقت سال مستقیم کا وہ حصہ جو مقعد سے متصل ہے باہر آجاتا ہے۔ اردو عوام کی زبان۔

سر کو آیا وہ جب گلزار کی
نکلے گئی کانچ نکلی یار کی — چرکین

کانچ ہ۔ دھوتی کا وہ حصہ جسے لپیٹ کر پیچھے اڑستے ہیں (نادرات و اصطلاحات نثر)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے۔

کانچ نکال دینا ہ۔ (کنایۃً) بہت مارنا کسی کو نقصان پہنچانا، کسی سے بہت محنت لینا، حد سے زیادہ پریشان کرنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

مثال مصنف۔ آج صبح ۸ بجے سے شام کے چھ بجے تک میں نے مزدور سے اتنی مٹی کی ٹوکریاں پھنکوائیں کہ اس کی کانچ نکال دی۔

کانچ نکل جانا ہ۔ بہت محنت کرنا، بہت نقصان پہنچنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

مثال مصنف۔ صبح سے ایک بجے دن تک جو میں نے دھوپ میں پھر دھوپ پایا تو میری کانچ نکل گئی۔

کانچ نکلنا ہ۔ لاغری سے پاخانہ پھرتے وقت سال مستقیم کا وہ حصہ جو مقعد سے متصل ہوتا ہے کا باہر آجانا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

ولایت سے آئے تھے پر پانچ نکلے
الٰہی فتح خاں کی کانچ نکلے — جعفر زٹلی

کانچ نکلنا ہ۔ (کنایۃً) خسارہ اٹھانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ خسارہ اٹھانے کے معنی نہیں ہیں بلکہ جب خسارہ اٹھاتے ہیں تو اس کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ جیسے آج جوئے میں سو روپے ہار گئے قریب تھا کہ میری کانچ نکلے میں اللہ کا شکر ادا۔

کانچ نکلنا ہ۔ برداشت نہ ہو سکنا، گو نکل جانا۔ نہایت صدمہ گزرنا، دوالہ نکل جانا۔ اخراجات سے گھبرا جانا۔ عاجز ہونا۔ صدمہ برداشت کرنا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ معنی نہیں ہیں۔ بلکہ یہ چیزیں پیش آتی ہیں تو بولتے ہیں۔

کانچو ہ۔ (نون غنہ) وہ شخص جس کو کانچ نکلنے کا مرض لاحق ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں

کانچو ہ۔ (اضافی) دہلی۔ سنبھی مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کانچو ہ۔ بودا، بزدل، ڈرپوک۔ اردو عوام کی زبان۔

مثال مصنف۔ تم اپنے اس نوکر کو پھر اور چور کے ڈر سے یہ بھاگ گیا اسے پکڑا نہیں۔ بڑا کانچو ہے۔

کان چھدانا ہ۔ کان کی لو اور اوپر کے حصے میں سوئی سے سوراخ کروا کے ڈورا بندھوانا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

چھدا لئے کان جب سے بالیاں پہنی پہنتے ہیں
جنہیں بالے بہت کے ان کے اب تک نالے چھنتے ہیں — واہ

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر کان چھدوانا ہے

کان چھدنا ہ۔ کان کی لو یا اس کے اوپر کے حصے میں سوئی سے سوراخ کر کے ڈورا باندھا جانا۔ صرف عوام عورتوں کی زبان۔

کان چھدوانا ہ۔ (کان چھدنا کا متعدی)

اردو مصرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

بالیاں بجلیاں اپنی ہی پنہا اور اس کو
باہے پن میں ابھی چھوڑ دانے تھے یہ کان عبث — جان صاحب

کان چھوڑنا۔ بے شرمی اختیار کرنا۔ بے شرم اور بے حیا بننا، گستاخ ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کان چھد جانا۔ کان کے بیچ کا بڑا ہو جانا (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کان چھیدنا۔ کان کی لو یا اس کے اوپر کے حصے میں سوئی سے سوراخ کر کے ڈورا باندھنا۔ اردو مصرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تم یہ ہمت نہ کرو نتی دائی کو بلوا لو وہ کان چھیدنے میں بڑی مشاق ہے۔

کانجی۔ (بر وزن راجی) ایک قسم کی کھانے کی چیز، اردو مصرف، قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ آٹے کو گھی میں بھون کے شکر ملا کے کھاتے ہیں۔

کان دبا کر چلا جانا۔ (کنایتہً) دُریا لفظ سے چپ چاپ چلا جانا۔ سیدھا اور خاموش چلا جانا۔ اردو مصرف، عوام کی زبان

محل صرف۔ ہم سمجھے تھے کہ بڑے ہوش ہوتے ہیں مگر ان میں سے کوئی نہ نکلا سب ہی کان دبائے چلے گئے۔

کان دبا لینا۔ کسی کی خراب بات سن کر جواب نہ دینا۔ خاموش ہو رہنا۔ غریب بن جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کان دبانا۔ ہتھیلیوں سے دونوں کانوں کو کوئی آواز نہ سننے کے لیے دبانا۔ اردو مصرف، رائج۔

وہ کان دبلتے تھیا میں نزاکت کے سبب سے
نزدیک کی آواز ہو یا دور کی آواز — نظیر

کان دبانا۔ دبنا، خوف کرنا۔ اردو مصرف دلی کی زبان۔

اگر دباؤ کسی کا تمہارے دل پہ نہیں
تو ہم کو دیکھ کے تم کان کیوں دبلتے ہو — ذوق

کان دبائے ہوئے۔ چپ چاپ۔ (نقشہ) وہ ایک فقرہ چھوڑ کے کان دبائے ہوئے ان کے ساتھ رہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عوام لکھنؤ کی زبان ہے۔

کان دکھانا۔ کان بیٹھے سے کان صاف کرانا (نور اللغات)

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ کان بیٹھے سے کان صاف کرانا ہی بولتے ہیں۔ کان دکھانا نہیں بولتے۔

کاندھا۔ (بضمون غنہ) کندھا، شانہ، دوش، اردو، لکھنؤ، اہل لکھنؤ کی زبان

ہوا جب دعلی کے لکھنے بیٹھے
کہ ٹھا ہو اک ایک کاندھا ہمارا — رشک

کاندھا۔ کوندھا۔ اہل ہنود کی زبان۔

دین اسلام تری تیغ دو دم سے چمکا
یا اٹھا قبلہ سے دیتا ہوا کاندھا بادل — محسن کاکوروی

ہم ادھر بیتاب ادھر وہ برق وش بیتاب ہے
کوندھی بجلی بھی جانب لپکتا کاندھا ہے — رشک (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے کاندھا، اور کاندھا بہ اعتراض کرتے ہیں اور لکھا ہے کہ حضرت مؤلف سے لفظ پر شبہ ہوا ہے۔ کاندھا، شانہ اور کوندھا یا کوندنا بجلی کو ایک سمجھے اور محسن اور رشک کے اشعار سجائے کوندا یا کوندا کاندھا پڑھا۔ کوندھا اور یہ کوندھے۔ ایسی بجلی جس میں چمک کے ساتھ گرج نہ ہو۔ بادل میں کوندا یا کوندھا ہوتا ہے کہ کاندھا جو بمعنی شانہ ہے اسی طرح کوندا لپکتا ہے کہ کاندھا بجائے کاندھا اور کندھا کی بحث ہے ایک کو لکھنؤ سے اور دوسرے کو دلی سے منسوب کرنا غلط ہے دونوں الفاظ دونوں جگہ بولے جاتے ہیں۔ جلالی نے بھی کندھا اور کاندھا ایک ساتھ لکھے ہیں۔ کہا ر ڈولی یا پنیس لے کر جب کندھا بدلتے ہیں تو کاندھا بدل کاندھا ڈال دیا ہے لکھ کندھا۔ کندھے دیکھنے لگتے ہیں تو کاندھے کو میت کو کاندھا دیا جاتا ہے تو کندھا اسی طرح دلی میں دونوں لفظ مستعمل ہیں اور مستعمل تھے۔

مجھ سیہ بخت کا گور کو کاندھا دیا تھا
تم نہ سے دل سے قبول کر گئے بھائی — امیر

ہنس ہنس کے کو کو لے جو وہ میری لگی ہے
کندھا بھی کہاروں کو بدلنے نہیں دیتے — مرزا شوق

ہر ٹکسالی کے ایک کاندھا فصیح ہے اور کندھا غیر فصیح۔

کاندھا پلٹنا۔ کہاروں کا ایک کاندھے سے دوسرے کاندھے پر ڈولی، پنیس، پالکی، جنازہ، ڈولا، ڈولی تابوت وغیرہ رکھنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

کاندھا بدلنا۔ جنازے کو ایک کاندھے سے دوسرے کاندھے پر اٹھانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ہو گھر کو بھی دنیا کی میت کو
اٹھا لے چلیں کاندھا بدلتے چلے — قدرت

کاندھا دینا۔ جنازے کو دوش پر اٹھانا۔ اردو مصرف فصیح، رائج۔

کاندھا مرے جنازے کو کیا دے وہ نازنیں
بھاری ہو جس کو زلف سیہ فام دوش پر — آتش

کاندھا دینا۔ سہارا دینا، مدد دینا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال

ڈر تھا ملک سے گرنے کا سارے جہان کو

کاندھا دیئے ہوئے تھی زمیں آسمان کو — تعشق لکھنوی

کاندھا ڈال دینا: کسی کام کو سرانجام دینے سے عاجز ہو جانا، ہمت ہار بیٹھنا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ بہت کم لوگوں کی زبانوں پر ہے اور عوام کی زبان ہے۔

کاندھا رگڑ کے چلنا: کاندھے سے کاندھا ملا کے چلنا۔ اردو صرف، متروک۔

تہذیب سے چلا ہے مست رگڑ کر کاندھا
مغبچہ آیا علا قاضی کے آگے بے دھڑک — سودا

کان دھرنا: کان لگا کے سننا، متوجہ ہونا، توجہ کے ساتھ سننا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

میرے بھی شکوہ پہ اپنے کان دھر نہ
منہ ادھر پھیر کے تم بات کرو — عالم

قول فیصل۔ اسی محل پر کان دھر کے سننا بھی بولتے ہیں

سودا کو دیر سے سنوں کیا کان دھر کے واعظ
کان اس نے بھر دیئے ہیں لذت تقریر سے — داغ

صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے "سودا نے کان دھر سننا بھی باندھا ہے مگر اب متروک ہے۔

تم کان دھر سنو نہ سنو اس کے حرف کو
سودا کو ہے گی اپنی ہی گفتار سے غرض — سودا

بصورت نفی کان دھر کے نہ سننا بھی رائج ہے۔

نالہ میرا ہے کہ حال شب ہجر
کان دھر کر نہیں سنتا کوئی — نگہت

کاندھوں پر ڈالنا: سپرد کرنا، پورے طور سے کسی پر کوئی کام چھوڑ دینا۔ مطلقاً کسی شے کا ذمہ دار بنا دینا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل استعمال۔ آپ نے اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کی ساری ذمہ داری میرے کاندھوں پر ڈال دی ہے لیکن میرے پاس اتنا وقت کہاں ہے۔

کاندھوں کے فرشتے: وہ فرشتے جو نیکی اور بدی لکھتے ہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

فرشتے کاندھوں کے جا پہنچے کہ ہم بھی جوگی ہوں
چلیں جو بھاؤ میں جوگن کے ڈھنگ سے مرن نیر

کاندھے پر ڈال کر: مونڈھے پر یا کے شانے پر رکھ کے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ کچھ کپڑے اجلے، کچھ میلے بطور لادی کے کاندھے پر ڈال کر اٹھاتا ہلاتا اور کرشمہ دکھاتا ہوا، سپلا۔ (طلسم ہوش ربا)

کاندھے پر سوار ہونا: چھوٹے بچوں کا بزرگوں کے شانے پر بیٹھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ تم نے برابر ذاکرین سے سنا ہو گا کہ رسول مقبول کے نواسے حسنؑ و حسینؑ اپنے نانا کے کاندھوں پر سوار ہوتے تھے۔

قول فیصل۔ میت کے کاندھوں پر اٹھائے جانے کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔

گو دکانہ ہوتے ہیں مردے بھی کاندھوں پر سوار
جانتے ہیں ایک ہم آغاز اور انجام کو — ناسخ

مرزا دبیر نے کاندھے پر سوار آنا بھی نظم کیا ہے۔

چلنے نہ دیا بار گنہ نے پیدل
تابوت میں کاندھے پہ سوار آیا ہوں — دبیر

کاندھی دے جانا: ٹال جانا، بہانہ کرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

وعدہ کرنے میں ہیں گاندھی
وقت پہ دے جاتے ہیں کاندھی — صفی لکھنوی

قول فیصل۔ اس معنی میں بصورت جمع "کاندھیاں دینا" بھی استعمال ہوتا ہے جو متروک ہے۔

قبر میں رکھ کے گئے لاش اٹھانے والے
کاندھیاں دے گئے تابوت اٹھانے والے — شاد لکھنوی

اس معنی میں "کاندھا دینا" بھی استعمال ہوا ہے۔ یہ بھی متروک ہے۔

جیتے جی کیا ہو گئے یہ بھی دباؤ روش ہے
جو مری میت اٹھاتا ہے وہ دیتا کاندھا ہے — شاد

کاندھی دے جانا، کاندھیاں دینا: گھوڑے کا ایک عیب ہے کہ وہ گردن کو آگے کی طرف جھکا کر جھٹکا مارتا ہے اور پشت سے جھٹکا دیتا ہے تاکہ سوار گر پڑے۔ اس عیب کو کاندھی دینا کہتے ہیں۔

کاندھیاں دیں خوب اس کے توسن بیباک نے
دور سے تاڑ لیا جب سر بہ نشتر ایک نے — [illegible]

قول فیصل۔ یہ سلوتریوں کی اصطلاح ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔

کاندھے سے جوا اتارنا: کسی کی محکومی سے آزاد ہونا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ فصحا اس کے استعمال سے پرہیز کرتے ہیں۔

کان دے کے سننا: کان دھر کے سننا، توجہ سے سننا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر کان لگا کے سننا بولتے ہیں۔

کان دینا: توجہ سے سننا۔ اردو صرف، متروک۔

نالہ ہمارا ہر شب گزرے ہے آسماں سے
فریاد دردِ ہماری کس شب کو کان دے گا — [illegible]

کانڈا: (بفتح نون و سکون نون) ایک قسم کی جڑ جو پیاز سے مشابہ ہوتی ہے۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں اسے پیاز کا ساگا کہتے ہیں۔ یہ بالکل نہیں ہوتی بلکہ بو اور ذائقہ میں پیاز کے مشابہ ہوتا ہے۔ ساگا پیاز کے اس حصے کو کہتے ہیں جو ہرا اور شاخ کی صورت ہوتا ہے۔

کانڈل:- (بنون غنہ) سرسوں کا راگ۔ اردو، مذکر، رائج۔

کانڈلی:- تُرفہ، ہندی، مونث۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ سے عام طور سے تُرفہ ہی کہتے ہیں جو فصیح ہے۔

کانرا کی خبر شد خبرش باز نیامد:- جب کو خبر ہوئی اس کی خبر پھر نہ آئی۔ یعنی جب کو خدا کی معرفت حاصل ہو جاتی ہے وہ خود گم ہو جاتا ہے۔ یعنی اسے دنیا سے کوئی مطلب نہیں رہ جاتا۔ (فرہنگ امثال)

قول فیصل۔ یہ مصرع تعلیم یافتہ طبقے کی زبانوں پر آتا ہے۔

کان رکھ کے سننا:- توجہ سے سننا، کان لگا کر سننا۔ اردو مصدر، متروک۔

کیوں نہ کرتے ہجر میں ہم دل سے باتیں صبح تک
کان رکھ کے کوئی سنتا یہ وہ افسانہ نہ تھا — داغ

گل ہیں جتنے چمن میں سنتے رہیں
کان رکھ کر حضور کی باتیں — اسیر لکھنوی

قول فیصل۔ بصورت نثر بھی مستعمل ہے۔

کان رکھ کے نہ سنوں کیوں کہ بھلا بات نہ نجیب
ہے برے کام کی اس شخص دہن والے کی بات — نجیب

میر نے کان رکھ رکھ کے سننا بھی نظم کیا ہے۔

کان رکھ رکھ کے بہت درد دل میر کو تم
سنتے تو ہو یہ کہیں درد نہ ہو کان کے بیچ — میر

کان رکھنا:- (۱) متوجہ رہنا، سننے کے لئے توجہ رہنا، کان لگانا۔ اردو مصدر، قریب بہ متروک۔

ہرگز نہ ادھر کو کان رکھیں
گانے میں پاد دھیان رکھیں — مومن

کان رکھنا:- (۲) دھیان رکھنا، خبر رکھنا، خیال رکھنا۔ اردو مصدر، قریب بہ متروک۔

ناک میں دم ہے گل اندامون کی بیداری سے
کان رکھتے نہیں عشاقوں کی فریاد دل پہ — امانت

غیروں کی بات پر نہ کبھوں کان مت رکھو
لیکن کبھی تو میری بھی فریاد کی طرف — سودا

کان رکھنا:- (۳) سننے کی صلاحیت، واسطہ رکھنا۔ اردو مصدر، متعدی، رائج۔

راز دل ہم نہ کسی کو دیں گے اے شاد
در و دیوار کان رکھتے ہیں — شاد لکھنوی

کانڑا:- (۱) (بنون غنہ) کانا۔ ہندی صفت، مذکر۔ دہلی کی زبان۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ دہلی لکھنؤ اس محل پر "کانا" ہی کہتے ہیں۔

کانڑا:- (۲) (بنون غنہ) ایک راگنی کا نام۔ مذکر۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ یہ گانے والوں کی اصطلاح ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔

کانڑا:- (۳) (بنون غنہ) ایک قسم کا پتنگ۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کانڑا ٹھوبد تھو لفرہ:- نہایت مفلس جس کے پاس کوئی سامان درست نہ ہو۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ کی بھی یہ زبان نہیں ہے۔

کانڑا بھی سہائے نہیں کانڑے بن سہائے نہیں:- ایک نفر سے نفرت بھی کرنا اور پھر بغیر اس کے صبر بھی نہ کرنا، یا جس کا شکوہ اور شکایت ہو اس کے بدون آرام و چین بھی نہ ہو۔ مثل۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اور عوام اس محل پر کانا بھی بھائے نہیں۔ کانے بن رہا جائے نہیں۔ بولتے ہیں۔

کانڑی:- (بنون غنہ) کانی۔ ہندی صفت، مونث۔ دہلی کی زبان۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کانی ہی کہتے ہیں۔

کانڑی اپنا ٹینٹ نہ نہارے اور کی پھلی دیکھ دکھانے:- اپنا عیب کیسا ہی بڑا ہو عیب نہیں معلوم ہوتا دوسرے کا چھوٹا سا عیب بھی بڑا معلوم ہوتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کانڑی کوڑی:- پھوٹی کوڑی، انگھی کوڑی۔ اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر کانی کوڑی بولتے ہیں۔

کانڑی کو کون سراہے کانڑی کا باؤلا:- اپنے کو اپنی بھدی چیز بھی اچھی معلوم ہوتی ہے اور غیر کو دوسرے کی اچھی چیز میں بھی کلام ہوتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کانڑے کی ایک رگ سوا ہوتی ہے:- کانے میں شرارت زیادہ ہوتی ہے۔ مثل۔ (دہلی کی زبان) (نوراللغات)

کانڑے کے بیاہ کے سو سو جوکھوں:- عیب دار شے کے لیے ہر جگہ اڑچنیں آ جاتی ہیں۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کانس:- (۱) (بفتح سوم) دیوار کی کگر، دیوار کا وہ حصہ جو دھنیوں کے نیچے کردل، محرابوں وغیرہ میں نکال دیتے ہیں کو کھڑکی، چھجہ وغیرہ نکلا ہوا حصہ۔ اردو، مونث، رائج۔

نارسائی دیکھنا اڑتا ہے جیسا میرا انتظار
یار کے گھر کے کی کانس سے پڑتا ہے گر

قول فیصل۔ بصورت جمع کانسیں (بیاہ کے جھولے) اور کانسوں (بیاہ کے جھولے) کبھی زبانوں پر ہے جیسے جن کانوں میں وہ معشوق، بغیرت سے لئے رنگ تشریف

سبان عقد پر دیں، باہم غمزہ، و ناز کریں۔ ان کی کانسوں پر کوٹے مشدتر اپنی کریں۔ (فسانہ عبرت)

صاحب نور اللغات نے کانس (بکسر سوم) لکھا ہے اور معنی لب بام پر چھتی اور چھجا لکھے ہیں۔ دراں حالیکہ، کانس اور پر چھتی سے کوئی ربط ہی نہیں۔ پرچھتی پھونس کی ہوتی ہے۔

کانس ہے۔ (بنون غنہ) ایک قسم کی لمبی گھانس جو اکثر غیر مزروعہ زمین میں پیدا ہوتی ہے اور آدمی کے جسم کو اپنی تیزی کے سبب کاٹ دیتی ہے (نور اللغات)

قول فیصل۔ دہلی لکھنؤ اس کو تیا ورکہتے ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی جھگڑا ٹنٹا، تضیہ اور بکھیڑا اور تابش بھی لکھے ہیں۔ مگر اہل لکھنؤ ان معنوں میں بالکل نہیں بولتے۔

کانس ہے۔ ایک قسم کا پتیل جس سے ظروف بناتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کانسا ہے۔ (بنون غنہ) ایک دھات جو پیتل اور تانبے سے مرکب ہے اس کو کانسی بھی کہتے ہیں۔

ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کانسا ہے۔ راجہ کا کھانا، طعام خاصہ۔ خاصہ کی کانسی، پورب کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کانسٹبل ہے۔ (بکسر سوم و پنجم) پولیس کا سپاہی سپاہی۔ برق انداز۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

پل تختہ لا کے رکھ دیا پانی میں تر بتر
کانسٹبل کھڑا تھا جہاں سے تھی رہ گزر — ظریف لکھنوی

قول فیصل۔ انگریزی میں اس کا صحیح تلفظ کانسٹبل (بسکون حرف سوم و چہارم) ہے۔

کانسٹیٹیوشن ہے۔ (Constitution) ملکی آئین، ملکی دستور، انگریزی داں طبقے کی زبان انگریزی مذکر۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اس کے معنی وجود، بناوٹ ساخت، طبیعت، خصلت بھی لکھے ہیں مگر ان معنی میں زبانوں پر نہیں ہے۔

کانس میں پڑنا، کانس میں پھنسنا:۔ (بنون غنہ) دھوکے میں آنا، دقت میں پھنسنا۔ مشکل میں پڑنا، سوچ میں گرفتار ہونا۔ (دہلی کی زبان)۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ چونکہ کانس میں پھنس کر آدمی زخمی ہوئے بغیر نہیں رہتا اس وجہ سے یہ محاورہ ہوگیا۔ بہرحال لکھنؤ سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کانس میں تیرنا ہے۔ (بنون غنہ) دھوکا کھانا، دھوکے میں آنا دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

کانس میں تیرنا ہے۔ (بنون غنہ) غور و فکر میں محو رہنا۔ خیالات میں غلطاں و پیچاں رہنا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کانس میں تیرنا ہے۔ جان جوکھوں میں رہنا عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتی۔

کانسہ:۔ صحیح فارسی کاسہ، پیالہ، بھیک کا ٹھیکرا۔ اردو جیسے ہاتھ میں لے کا نسہ تو بھیک کا کیا ساتھ:۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے عوام کانسہ (بنون غنہ اور خواص کاسہ بولتے ہیں

کانسی:۔ ایک قسم کی دھات جو تانبے اور رانگ کی آمیزش سے تیار ہوتی ہے اس میں انتیس ۲۹ سیر تانبے کو گیارہ سیر رانگ دیا جاتا ہے مگر عوام میں مشہور ہے کہ اس میں پیتل اور دوسرے فلزات ملا کے بناتے ہیں۔ شاید کھوٹ دھات سے ان لوگوں کو یہ مغالطہ ہوا ہے (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کان سے سننا:۔ توجہ سے سننا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کان سے لگانا:۔ (متعدی) سننے کے واسطے کسی چیز کو کان کے قریب کر لینا۔ اردو صرف، فصیح رائج۔

کیا ہوا گر بجلیاں گر ہو گئیں
میری آہ دل کو لگا تو کان سے — راسخ عظیم آبادی

کان سے لگنا:۔ سرگوشی کرنا، کانا پھوسی کرنا۔ اردو صرف متروک۔

تاثیر کیا کرے سخن تیر یار میں
جب دیکھو لگ رہا ہے کسی کے کان سے — تیر

کان سے نکلنا:۔ (کنایتاً) سنی ہوئی بات بھول جانا۔

نکل گیا جو زبان سے تیری ستمگر
پھر نہ وہ اپنے کان سے نکلا — داغ (نور اللغات)

قول فیصل۔ دہلی لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

کانشنس:۔ (Conscience) (بسکون حرف سوم و کسر چہارم و سکون پنجم) وجدان سلیم وہ قوت جو انسان کو بھلائی کی طرف متوجہ کرتی ہے ضمیر، انگریزی مذکر، قلیل الاستعمال

عمل قصہ:۔ آخر خیال ہوا کہ مذہب شیعہ و سنی کے بارے میں مجھ سے جس قدر بحثیں ہوئی ہیں ان کو ضبط تحریر میں لا کر محض اپنے کانشنس و علم و عقل سے دیکھوں کہ میں اپنے مذہب کی حقیقت ثابت کر سکتا ہوں

یا ہنس — (نورایمان صاحب)

کان غنگ ہونا :- کان گنگ ہو جانا۔ اہل لکھنؤ کی زبان۔

(رفقہ کی) لوگوں کی آوازوں سے آسمان گونج گیا
پختہ پختہ مکانات بولنے لگے کان غنگ ہو گئے (نوراللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "یہ نہ معلوم کس لکھنؤ کی زبان ہے ہم بھی کان گنگ ہونا بولتے ہیں جیسے آگے چل کر دہلی سے مخصوص کر دیا گیا ہے کاش کسی لکھنؤ والے کی کتاب سے کوئی مثال پیش کر دی ہوتی خود ساختہ فقروں سے کام نہیں چلتا (فرہنگ اثر) مؤلف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔ واقعاً اہل لکھنؤ نہ کبھی بولتے تھے نہ بولتے ہیں۔

کانفرنس :- (بسکون حرف سوم وکسر چہارم و فتح پنجم وسکون ششم) مشورے کی مجلس، مجلس شوریٰ، صلاح مشورے کی کمیٹی۔ اردو مونث، رائج۔

محل نثر ۔ سنا ہے کہ لکھنؤ میں نومبر ۱۹۷۳ء میں اردو اخبارات کے ایڈیٹروں کی کانفرنس ہے جس کا افتتاح اندرا گاندھی وزیر اعظم ہند فرمائیں گی۔

قول فیصل ۔ انگریزی زبان میں اس کا صحیح تلفظ (بسکون حرف سوم وکسر چہارم و پنجم) کانفرنس ہے۔ صاحب نوراللغات نے اس کے معنی مکالمہ، مذاکرہ، سوال و جواب، مباحثہ بھی لکھے ہیں مگر اردو میں عام طور سے یہ معنی رائج نہیں ہیں۔

کانفیڈنشل :- بسکون سوم وکسر چہارم وششم وسکون ہفتم وفتح ہشتم، بھید کی بات، راز داری۔ انگریزی صفت، انگریزی داں طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

کان کا بُندا :- کان کا ایک زیور، اردو، رائج۔

عشرت کے بوستان کا بوٹا ہو شگفتہ یار
تنہا ہلا جو کان کا آکر اسی بہار — محسن

کان کا پردہ :- کان کے اندر کی سوراخ دار جھلی جو نہایت باریک اور نازک ہوتی ہے جس کے سبب سے انسان سب کچھ سنتا ہے۔ اردو، فصیح، رائج۔

کان کا پردہ پھٹ جانا :- شور و غل کے باعث کانوں کو اس قدر صدمہ پہنچنا کہ سماعت میں فرق آ جائے۔

بس اب ضبط کر اپنے نالے کو بلبل
نہیں کان کا گل کے پردہ پھٹے ہے — معروف دہلوی (نوراللغات)

قول فیصل ۔ جہاں کہیں واقعاً کان کے پردے کو نقصان پہنچے گا تو بطور واحد کان کا پردہ پھٹ جانا کہیں گے لیکن جہاں شور اور غوغے کے سبب کانوں کو تکلیف پہنچتی ہے تو عموماً زیادہ تر بطور جمع کان کے پردے پھٹ جانا بولتے ہیں۔

پھٹتے ہیں کان کے پردے دم آیا ہے ہونٹوں پہ
وہاں گوش ہے نالہ، بلائے جان فریاد — ذکی

کانوں کے پردے پھٹ جانا بھی مستعمل ہے۔

غل مچایا ہے جنوں کیا مری زنجیر نے آج
پھٹ گئے پردے گریباں کی طرح کانوں کے — ناسخ

کان کا تِنکا :- وہ تنکا جو عورتیں کان چھدنے کے بعد اس غرض سے کان میں ڈال لیتی ہیں کہ بیہہ بند نہ ہو جائے۔ اردو، رائج۔

کان میں نیم کا فقط تنکا — شوق

کان کاٹنا :- برائی کے محل پر (کنایۃً) کسی کسی سے کسی امر میں سبقت لے جانا۔ چالاکی عیاری میں سبقت لے جانا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

لے گئے اس طرح بالی، کان کاٹے چور کے
پاؤں چوموں کون سا ہے آپ کا رہنا قدم — عاشقانہ

قول فیصل ۔ اچھی بات کے لئے عام طور سے زبانوں پر ہے جیسے توبہ خدا کی پناہ میں اب تک سمجھتا تھا کہ میں ہی بڑا مقرر ہوں مگر اس عورت نے میرے بھی کان کاٹے۔ (فسانہ آزاد)

عشق و عاشقی میں بھی سبقت لے جانا کے معنوں میں بھی اس کا استعمال ہوا ہے۔

میرے تو دیکھ کر گئے اوسان؛ لیلیٰ مجنوں کے تم نے کاٹے کان — (شعلۂ زہر عشق)

زیادہ تر اس کا استعمال برائی ہی کے لئے ہوتا ہے۔

کان کا کچا :- وہ شخص جو اپنی رائے کچھ نہ رکھتا ہو جو کچھ کوئی بھی شخص کہہ دے اس کو یقین کر لے۔ اردو صفت، عوام کی زبان۔

عجیب کیا کان کے ہو دنیا پہ بسر و آگے آ دیکھے
کہ جب تک سبز ہوتے ہیں تو ہوتے ہیں مگر کچے — دہلوی

قول فیصل ۔ اس کا استعمال جمع کے ساتھ بھی ہے۔

دل کا تو پا چکے تھے ہم لاکھ بار کچا
برسن کے ہو گئے اب کانوں کا یاد سچا — معروف دہلوی

کان کا میل :- وہ میل جو کان کے اندر جمع ہو جاتا ہے۔ وہ کثافت اور گرد و غبار جو کان کے اندر جمع ہو جاتا ہے۔ اردو مذکر، رائج۔

کان کا میل نکلوانا :- (کنایۃً) سماعت بحال کرانا۔

قول فیصل ۔ عوام "کی" کے ساتھ بول دیتے ہیں۔

کان کترنا :- (بفتح کاف دوم) کان کاٹنا (کنایۃً) کسی کام میں استاد کامل ہونا کی جگہ۔

اللہ رے تمہاری یہ تیزی طبیعت
تو نے تو اے ظفر کان اہل سخن کے کترے — جلال صاحب دہلوی (نوراللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ لکھنؤ میں یہ مفہوم کان کاٹنا سے ادا کرتے ہیں جو مطلب بیان کرنے میں صرف کر دیا گیا لکھنؤ کی حد تک بھی کان کترنا بولتے ہیں۔

کان کترنا :- (نیا) ہوشیار اور عیار ہونا جو دوسروں کو عاجز اور پریشان کر دے۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

کان کٹے پڑنا :- کانوں کا کسی بوجھ کو برداشت نہ کرنا کی جگہ ۔

محل فصیح ۔ اور زیور کے بوجھ سے تمھارے کان کٹے پڑتے ہیں (توجہ اضنوح) (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں سُن پھٹا پڑتا ہے (عورتوں کی زبان ہے ۔ کانوں کا زیور بھاری ہونے کے موقع پر بولتے ہیں) لیکن اب یہ بھی کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے ۔

کان کرنا :- غور سے سننا، توجہ سے سننا ۔

گوش کر فریاد عاشق جان کر شاد
اے بلبل یہ اے گل کان کر (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ وہی شعر سے نادرہ گرد ہے شعر میں کان کر فارسی کا گوش کن کا لفظی ترجمہ ہے اور بس اردو کا محاورہ کان دے کر یا کان کھول کر سننا ہے (فرہنگ اثر)

کانکریزی :- سیاہی مائل اودے رنگ کا نام ۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال

محل صرف ۔ دیکھا تو ساٹن پر کانکریزی جھول جھلک رہا تھی ۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل ۔ عام طور سے بغیر نون غنہ کاکریزی زبانوں پر ہے

کانکرا :- (نون غنہ) گلدم، ابلق بنفشی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ عام طور سے گلدم ہی کہتے ہیں کبھی کبھی عوام اور جہلا کانکرا بھی بولا کرتے ہیں

کان کن :- کان کھودنے والا ۔ فارسی صفت (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

کان کنی :- کان کھودنا ۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال ۔

کانکھ :- بغل، کنارہ، مؤنث، ہندی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کان کھا لینا :- شور و غل کرنا، باتوں سے دماغ پریشان کرنا، بک بک کرنا ۔ اردو صرف عورتوں کی زبان ۔

(فقرہ) آج صبح سے تم نے تو بک بک کر کے کان کھا لئے ۔

قول فیصل ۔ اسی محل پر کان کھانا بھی بولتے ہیں

ہم نے پھٹکار دیا ناصح کو
کان کھانے کے لئے آیا تھا — داغ

کان کھڑے رکھنا :- ہوشیار رہنا (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ اس صورت سے نہیں بولتے ۔

کان کھڑے کرنا :- چوکنا ہونا، ہوشیار ہو جانا اردو صرف، غیر فصیح، رائج ۔

کیا کیا گلوں نے کان نہ اپنے کھڑے کئے
آمد کو سن کے یار کی فصل بہار میں — آتش

قول فیصل ۔ صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ "یہ محاورہ ان حیوانوں سے لیا گیا ہے جو حالت خوف میں کان کھڑے کرتے ہیں جیسا کہ میر انیس فرماتے ہیں ۔

سب کوہ کے دامن میں درندے ہوئے روپوش
تھرانے لگے کان کھڑے کر کے سبھی گوش — انیس

کان کھڑے ہونا :- (۱) غور سے سننا، حیرت میں پڑنا ۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال ۔

محل فصیح ۔ اعتماد خاں کو باہم بھیجا کہ ہم بے سامان ہیں شہاب کے ساتھ نہیں جا سکتے جو انھوں نے جاگیر دی تھی وہ بحال رکھیے تو خدمت کو حاضر ہیں ورنہ فقط ضد ایک خدا ہم رخصت ۔ اعتماد خاں کے کان کھڑے ہوئے ۔ (دربار اکبری ص ۵۸۱)

کان کھڑے ہونا :- (۲) کوئی بات سن کر متنبہ ہو جانا ۔ متوحش ہو جانا، ڈر جانا، چوکنا ہونا، خبردار ہونا ۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال ۔

محل صرف ۔ میاں آزاد عرف نباد ہر مزجی بھائی کی کوٹھی میں با آرام تمام بیٹھے ناول پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے دفعتہً غل مچا کر کہا (زادگیدی نہ ہوئی قردلی) آزاد کے کان کھڑے ہوئے کہ یہ کس کی آواز آئی ۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل ۔ اسی محل پر کان کھڑے ہو جانا بھی کمی کے ساتھ مستعمل ہے ۔

حیدر کے کان کھڑے ہو گئے مانند پلنگ
اس کی بیٹی کے قریں سب کو جو پایا مجھ کو — امانت

کانکھ کونکھ کے (حسنت اور کنجوسی کے محل پر) جبر کے ساتھ ۔ بڑی دقت سے ۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج ۔

محل صرف ۔ نواب صاحب کے پاس لاکھوں روپیے ہیں مگر دیکھو آدمی مسجد کے لئے چندہ مانگنے آیا تو بڑی دقت سے کانکھ کونکھ کر دو روپے دیئے لو کہا کہ آئندہ زحمت نہ دیجئے گا ۔

کان کھل جانا :- چوکنا ہو جانا، عبرت ہونا (اپنی غلطی پر آگاہ ہو جانا) اردو صرف، دہلی کی زبان ۔

جو کسی کے شعر نخوت سے نہ سنتے تھے ظفر
کان ان لوگوں کے سن کر یہ غزل کھل جائے — ظفر دہلوی

کان کھلنا :- متنبہ ہونا، ہوشیار ہونا اردو صرف، قریب بہ متروک ۔

فسانہ لعمد تھی کا سن کے کان کھلے
نہ تھے کرشمۂ حسن دجال سے واقف — آتش

قول فیصل ۔ بصورت نفی کان نہ رکھنا بولتے ہیں

نا شرہ برشور کہ گھٹا نہ کان جلائے میں کچھ تو بلبل جلاوں اثر ہی شرط — مشفق

کان کھلے رکھنا :- ہوشیار رہنا، چوکنا ہونا ۔

محل فصیح ۔ محمود (یعنی) بادشاہ کا تصور تھا ان کو

کان ایسے کھلے رکھنا چاہیے تھا کہ منزلوں سے
نالش فریاد کی بھنک سنتے۔ (نور اللغات)
(بنات النعش)

رائے مصنف۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔

کانکھنا: ۱؎ (بنون غنہ) پیخانہ پھرنے کے وقت یا کسی بوجھ اٹھانے کے وقت، ایک آواز کا منہ سے نکالنا
اردو غیر فصیح، رائج۔

کانکھنا: ۲؎ کراہنا، آہیں بھرنا۔ اردو فعل لازم غیر فصیح، رائج۔

محل نثر۔ چراغ روشن کیا پانی کا گھڑا بھر کر رکھا چارپائی بچھائی، بڑھیا کانکھ کر بیٹھی۔ (طلسم ہوشربا)

کان کھول دینا: متنبہ کر دینا جتا دینا، آگاہ کر دینا۔ اردو مصرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

دوست بن بن کے تو یہ کرتے ہیں باتیں دل کی
کھول دیتے ہیں یہی دشمنوں کے کان عزیز — حبیب

کان کھول کے: غفلت دور کر کے ہوشیار ہو کے۔ (نستعلیق) باپ کی نصیحت کان کھول کے سنو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے ہمیشہ سننا کے ساتھ ملا کے بولتے ہیں یعنی کان کھول کے سننا جیسا کہ نور اللغات کے دیئے ہوئے فقرہ میں استعمال ہوا ہے۔

کان کھولنا: کسی کو کسی امر سے خبردار کرنا۔ آگاہ کرنا ۲؎ کسی بات کے سننے کے واسطے کانوں کو متوجہ کرنا کسی بات کی سماعت کیلئے کانوں کو متوجہ کرنا۔

پردے پردے میں خزاں کھول گئی کان اگر
بلبلوں سے گلوں کی نا شنوائی ہے وہی — رشک

بلبلو سے برہی چھوٹے رنگ بے جہاں ہیں
کھول دینا چاہیئے بلبل گلوں کے کان کو — شاد

کان کھولے ہوئے گل گوش بر آواز ہے آج
درد دل جو تجھے کہنا ہو سنا لے بلبل — زند

کان گو کھولے نسیم سحری نے ناسخ
تو بھی گل سامع فریاد عنادل نہ ہوا — ناسخ

کان کھولنا: کسی کو کسی امر سے آگاہ کرنا۔ خبردار کرنا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

کان گو کھولے نسیم سحری نے ناسخ
تو بھی گل سامع فریاد عنادل نہ ہوا — ناسخ

کان کھولنا: کسی بات کے سننے کے لیے متوجہ ہونا کسی بات کی سماعت کے لیے کانوں کی حائل چیزوں کو دور کرنا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

کان کھولے ہوئے گل گوش بر آواز ہے آج
درد دل جو تجھے کہنا ہو سنا لے بلبل — زند

کان کھولے ہونا: ہوشیار ہونا، خبردار ہونا چوکنا ہونا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال

آمد آمد کا خزاں کی جو کو اندیشہ رکھیں
کان کھولے روز و شب گلشن میں ہیں ہشیار گل — زند

کان کے بیچ: کان میں۔ اردو مصرف، متروک

وہ پرکالہ آتش کا ہے جس نے لگی بجھی کا بھی نہ تھا
کیا جانو کیا پھونک دیا لوگوں نے اس کے کان کے بیچ — میر

کان کے پتے: ایک قسم کا زیور جو عورتیں کان میں پہنتی ہیں۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

اے سہی سرو ترے کانوں کے پتے کی طرح
برگہائے شجر طور میں تنویر نہیں — ناسخ

کان کے پردے اڑا دینا: (کنایۃً) کرخت آواز سے کانوں کو تکلیف پہونچانا۔ اردو مصرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

شور و فغاں نے کان کے پردے اڑا دیئے
نالہ کشی سے صورت نے دم ہو ناک میں — شاد

کان کے پردے پھاڑنا: (کنایۃً) شور و غل کر کے سماعت کو ایسی تکلیف پہونچانا کہ جس سے گویا کان کے پردے پھٹ جائیں۔ اردو مصرف، عورتوں اور عوام کی زبان۔

کان کے پردے پھٹ جانا: شور و غل کے باعث کانوں کو اس قدر صدمہ پہونچنا جس سے سماعت میں فرق آ جائے۔ اردو مصرف، عورتوں اور عوام کی زبان۔

غل مچایا ہے جنوں کیا مری زنجیر نے آج
پھٹ گئے پردے گریباں کی طرح کانوں کے — ناسخ

قول فیصل۔ کنایۃً کسی آواز کے سماعت پر بار ہونے کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔

جہاں میں شور ہے پھٹتے ہیں کان کے پردے
ابھی تو آ گئی ہے منہ تک زباں تک فریاد — فدیہ

کان کے پردے پھوٹ جانا: شور و غل سے سماعت میں فرق آنا کی جگہ۔

میرے نالے سنے تو وہ بولے
کان کے پردے پھوٹے جاتے ہیں — داغ
(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں کہتے ہیں کہ کان کے پردے پھٹے جاتے ہیں۔ مؤلف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔ یہ زبان عوام و عورتوں کی ہے۔

کان کی ٹھینٹھیاں نکلوانا: کان کا میل صاف کرانا۔ کان کا میل نکلوانا۔ جو چیز سماعت میں حائل ہو اس کو دور کرنا۔ اردو مصرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

کان کے رستے سے: باتیں سنا کر، باتوں باتوں میں۔ کان کے ذریعہ سے۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

محل نثر۔ گویا ایک شربت کا گھونٹ تھا کہ کانوں کے

رستے سے بِلا دیا۔ (محمد حسین آزاد)

کان کے کیڑے کھانا: کنایہ ہے بکواس سے۔

(فقرہ) بیوی تم کہو گی تو بس کہ استانی اچھی کمبخت آئی کہ کان کے کیڑے کھائے جاتی ہے۔ مگر کیا کروں منہ پہ آئی رکتی نہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر دماغ کے کیڑے جھڑ گئے بولتی ہیں نا کہ کان کے کیڑے جھڑ گئے۔

کان کی لو: نرم گوشت وہ نرم گوشت جو کان کا حصہ ہے اور جس میں کری یا ہڈی نہیں ہوتی اردو مونث، فصیح، رائج۔

جز چکا سا ترے بدن میں ہو وہ زیور میں نہیں
جو صفائی کان کی لو میں ہے گوہر میں نہیں (ناسخ)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اس کے ایک معنی کچا بھی لکھے ہے جو کوئی نہیں بولتا۔

کان کی مچھلی: کان کے ایک زیور کا نام جو مچھلی سے مشابہ ہوتا ہے۔ (اردو، قلیل الاستعمال۔

چھوٹے گی کان کی مچھلی نہ زلف جاناں سے
یہ ہے محال کہ جی چھوڑ دے مار مچھلی کا (ناسخ)

کانگریس: مجمع، مجلس، اجتماع، اہل ملک کی مجلس کا جمع ہونا۔ کونسل یا دربار جس میں چند اشخاص جمع ہو کر کسی قانون یا ملکی امر کی نسبت بحث کریں۔ انگریزی مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کانگریس: دیکھو انجمن، جماعت، کمیٹی، گروہ انجمن۔ انگریزی، رائج۔

قول فیصل۔ اس کی ابتدا ۱۸۸۵ء میں ایک انگریز نے کی جس کا نام ہیوم تھا۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ انگریزوں اور ہندوستانیوں میں باہمی طور پر تمدنی حیثیت سے میل جول پیدا ہو جائے۔ عرصہ تک اس کی تحریک چلی مگر کچھ زمانہ کے بعد تلک مہاراج نے اس کا رخ بدل دیا کہ انگریزوں سے ہندوستانیوں کو نفرت پیدا ہو جائے اور ملک کی آزادی کی تحریک شروع کر دی اور انگریزوں سے نفرت اور بائیکاٹ کیا جانے لگا۔ کچھ عرصہ کے بعد مہاتما گاندھی نے اس تحریک پر زور دیا اور کھلم کھلا انگریزوں کے خلاف نعرے بلند کرنے لگے "ہمارے ملک کو آزاد کر دو"

گاندھی جی نے اس تحریک کا سبق افریقہ جا کر حاصل کیا واپس آ کر انھوں نے یہ بیل منڈھے چڑھائی۔ ۱۹۴۷ء میں ملک آزاد ہو گیا۔ یوں تو گاندھی جی کے ہم خیال بہت سے اشخاص افراد تھے بالخصوص پنڈت موتی لال نہرو۔ پنڈت جواہر لال نہرو آنجہانی وزیر اعظم ہند سید حیدر مہدی جسٹس الہ آبادی، مولانا آزاد، گوبند بلبھ پنت، حافظ ابراہیم، وزیر حسن چیف جسٹس اودھ سید علی ظہیر سابق وزیر قانون، سمپورنانند، رفیع احمد قدوائی وغیرہ تھے۔

کانگڑی: (بنون غنہ و سکون چہارم و کسر پنجم) مٹی کی انگیٹھی جسے اکثر کشمیری گلے میں لٹکائے رہتے ہیں۔ مونث، اہل کشمیر کی زبان۔

ان دلوں ترے رخ پر نہیں ہے مہر
گود میں کانگڑی رکھے ہے سپہر (سودا)

کان گنگ ہونا: کان میں ایسی کیفیت پیدا ہونا جس میں ہر وقت بھن بھن کی آواز معلوم ہو۔ دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔ اہل لکھنؤ بھی کہتے ہیں کہ ساتھ بول دیتے ہیں۔

کان گنہگار ہیں: سننے والا کوئی بات سن کے کہتا ہے۔ میں نے سنا ہے صحیح غلط کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اردو مونث، عوام کی زبان

آپ کا حال جو غیروں نے کہا ہے مجھ سے
ہیں مرے کان گنہگار کہوں یا نہ کہوں (داغ)

کان گوشی: کان اینٹھنا۔ گوشمالی، اردو مونث عورتوں اور عوام کی زبان۔

مثال نثر۔ تم نے سبق یاد نہیں کیا کل جب مولوی صاحب کان گوشی کریں گے تو سبق یاد آ جائے گا۔

کان گونج جانا: کان میں کسی آواز کا بھر جانا۔

(فقرہ) گھنگروؤں کی جھنکار سے کان گونج گئے (نور اللغات)

قول فیصل۔ کان نہیں گونجتے۔ کانوں میں صدا گونجتی ہے۔

کان گنگے ہونا: کان بہرے ہونا (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ مجھے شبہ ہے کہ دہلی میں کان بہرے ہونے کے بجائے کان گونگے ہونا بولا جاتا ہے۔ فیلن یا فرہنگ آصفیہ میں درج نہیں۔ کان گنگ تو ہو سکتے ہیں۔ مگر گنگ کے ترجمے کی بنا پر گونگے نہیں۔ بلکہ بہرے کہے جائیں گے۔" مولف تائید کرتا ہے۔

کان گئے: کان باقی نہ رہے۔ کان ختم ہو گئے اردو مونث، عورتوں کی زبان۔

چھد گئی گونج جو بلبلے کی بگڑ کر بولے
ہاتھ ٹوٹے ترے مشاطہ مرے کان گئے (امیر)

قول فیصل۔ بہرا ہو جانے کے معنوں میں بھی مستعمل ہو۔ آہ کی نالۂ بلبل میں بھی تاثیر نہیں

کیا عجب گل یہ پکارے کہ مرے کان گئے داغ

کان لگا کر سننا:- متوجہ ہو کر سننا۔ غور سے سننا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

لگائے کان سنے کون التجا میری
در قبول کے قابل نہیں دعا میری رشید لکھنوی

قولِ فیصل۔ دہلی میں عام طور سے اس کا استعمال ہے۔

ہر اِک اور ان کی سنتے ہو ایک میری بھی
لگا کے کان ذرا تم سنو خدا کے لیے ظفر

کان لگانا:-[1] توجہ سے سننا۔ سننے کے لیے متوجہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

وہ بات کرتے ہیں محفل میں جب رقیبوں سے
یہ بندہ کان لگائے ضرور ہوتا ہے داغ

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ بھی اسی طرح بولتے ہیں جیسے
کان نے اس آوازِ غمگیں پر کان لگائے تو یہ معلوم ہوا
کہ کوئی کہتا ہے۔

نہیں کچھ چرخ کا اے عرش سنبھل جا
مرے اشک کا دریا ابھی کچھ اور (طلسم ہوشربا)

پوشیدہ سننا اور چھپ کے سننا، کن سوئیاں لینا کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔

کہہ دو بات مرے گر جو ہو تم آئے ہوئے
دروازے سے ہیں کان آشنا لگائے ہوئے امیر

کان لگنا:-[1] کان کا پک جانا۔ کان کے پیچھے زخم ہو جانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ شاید ہی لکھنؤ میں کوئی بولتا ہو۔

کان لگنا:-[2] منہ چڑھنا، بیباک ہونا۔ اردو مصدر، دہلی کی زبان۔

ہے کان تیرے زلفِ معنبر لگی ہوئی
دکھے گی یہ نہ بالی برابر لگی ہوئی ذوق

کان لگنا:-[3] کانا پھوسی کرنا، سرگوشی کرنا، غیبت کرنا، چغلی کرنا۔

سخت وہ کان کا کچا ہے خدا خیر کرے
غیر ہر اس کے سدا کان لگا کرتا ہے معروف دہلوی

(نور اللغات و مخزن المحاورات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔

کان لگنا:-[4] متوجہ ہونا، مائل ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ ایک مولوی پڑھا لکھا آدمی کسی دربار یا جلسے میں اس طرح بات کہتا ہے کہ بے علم نوکروں تک کے کان بھی ادھر ہی لگ جاتے ہیں۔ (دربارِ اکبری)

قولِ فیصل۔ اس محل پر "کان لگے ہونا" زبانوں پر ہے۔

کان لگے رہنا:- سننے کے لئے متوجہ ہونا۔ سننے کی کوشش کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ جب سے مرزا ان دولہا بھائی گئے ہیں میرے کان ڈاکیے کی آواز پر لگے رہتے ہیں۔

کان لگے ہونا:- توجہ ہونا، متوجہ ہونا، دھیان لگنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ آپ اپنی تقریر جاری رکھیں میں دیکھ رہا ہوں دوسری طرف لیکن کان آپ ہی کی طرف لگے ہیں۔

کان لینا:- گوشمالی کرنا۔

بجلیوں کی خبر نہیں یہ کیسا
میر ہی نالے کان لیتے ہیں راسخ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اب یہ صرف متروک ہے۔

کان مانوس ہونا:- کان آشنا ہونا، کانوں کو موانست ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ساقیا مانوس ہیں عقل سے یہ کان
نغمۂ ہو حشر کہ رحیا ہیے راسخ

کان مروڑنا:-[1] (بفتح چہارم و ضمہ پنجم و واؤ مجہول) گوشمالی کرنا، کان اینٹھنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

مروڑ دوں کانوں کو مجنوں کے مثلِ طفلِ شریر
عجب نہیں یہ جنوں کی بزرگواری سے آتش

کان مروڑنا:-[2] ستار یا سارنگی کی کھونٹی کسنا۔ اردو مصدر، گانے والوں کی اصطلاح۔

کان مروڑنا:-[3] (کنایۃً) عاجز ہونے اور قائل ہونے کا اعتراف کرنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

آگے اس بینی کے خود بینی تری ہے بیکار
دیکھ کر ناک کو تو کان مروڑے ہر بار راقت

کان ملاحت:- سانولے رنگ کا خوبصورت نمکین۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کہیں کچھ ذکر ہوتا ہے جو اس کانِ ملاحت کا
تو دل سینے سے سننے کے لئے تا گوش آتا ہے صبا

کان ملنا:- گوشمالی کرنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

کان میلیا:- کان کا میل صاف کرنے والا۔ اردو مذکر، عوام کی زبان۔

کان میں انگلی دینا:- عمداً نہ سننا، جان کے کسی کی بات نہ سننا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ اسی محل پر کان میں انگلی رکھنا بھی ہے۔

اپنی کہتا ہے موذن اور کی سنتا نہیں
رکھتے ہنگامِ اذاں کیونکر نہ انگلی کان میں ناسخ

کان میں انگلیاں دینا:- عمداً کسی کی بات نہ سننے کے لیے کان میں انگلیاں دینا، جان کے کسی کی بات نہ سننا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ آفات شہنا بجاتا ہوا بیٹھا۔ افراسیاب کانوں میں انگلیاں دے کر بیٹھا۔ (طلسم ہوشربا)

کان میں آواز آنا:- کان میں کسی صدا کا آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

خانۂ تاریک قالب میں وہ میں دو آنکھ میں
آئی جب روز ازل آواز و لبر کان میں (ناظم)

کان میں بات ڈالنا۔ کوئی خاص بات کہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کہا کرے جو کبھی تم سے دوستی کی کبھی
تم اپنے کان میں وہ بات ڈالتے کیا ہو (داغ)

کان میں بات ڈال دینا۔ آگاہ کر دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ اسے سمجھیں نہ سمجھیں دیکھئے
ڈال دی ہے بات ان کے کان میں (داغ)

کان میں بات کہنا۔ کوئی بات خفیہ طور پر کہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیوں نہ بیٹھے کان پر رکھ لیجئے ہاتھ
بات کہنی ہے تمہارے کان میں (راسخ)

کان میں باتیں کرنا۔ سرگوشی کرنا۔ کان میں منہ لگا کر کچھ کہنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

بنگیا ہے برگ گل پردہ ہمارے کان کا
آج باتیں کر گیا ہے وہ گل تر کان میں (ناسخ)

کان میں باتیں ہونا۔ (لازم) دوست کی سنی ہوئی بات یاد ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

فرشتوں کی آگہی کیا سوئیں قبر کے اندر
کہ میرے کان میں اب تک خدا ادو کی باتیں ہیں (داغ)

کان میں بول مارنا۔ سنی ان سنی کرنا۔ اغماض کرنا۔ اردو صرف، مخ رانت دہلی کی زبان۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے۔ اسی جگہ کان میں بات مارنا بولتے ہیں۔

کان میں بھنک پڑنا۔ افواہ سنائی دینا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

عمل مثال۔ اگر دشمنی تو پہ بھی دفعتی کر اپیلین کے کان میں بھنک نہ پڑتی۔ لیکن یہ آواز وہ تھی جس نے اپیلین کے زخم جگر پر نمک کا کام کیا۔ (فسانۂ آزاد)

کان میں پارہ بھرنا۔ گونگا بہرا کر دینا بستر کانوں میں پارہ بھر کر سوا دیتے تھے۔

کرے فریاد کیا بلبل کہ ہے منظور شبنم کو
ترے اب کان میں بھرنا گل شاداب پارے کا (ظفر)
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب متروک ہے۔

کان میں پڑا رہنا۔ یاد رہنا۔ کسی امر کی آگاہی رہنا۔ معلوم رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کام آئے گی فغان عنادل کو گوش کر
اچھی ہے بات کان میں اے گل پڑی رہے (شاد)

قول فیصل۔ ان معنوں میں اس کا صرف بات کے ساتھ ہے۔ بات کی جگہ سخن بھی کہا ہے جو شاعرانہ جسارت ہے۔

تمہارے حلقۂ بگوشوں میں ایک ہم بھی ہیں
پڑا رہے یہ سخن کان میں گہر کی طرح (انیس)

قول فیصل۔ ایک معنی ہیں کان میں کسی زیور وغیرہ کا رہنا۔

ہو گیا ہوگی وہ قاتل پہ جو خونریزی میں
بدلے مندرے کے پڑا رہتا ہے گوہر کان میں (تسلیم)

کان میں پڑنا۔ سننے میں آنا آگاہی ہونا اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

بڑھ گیا حسن سماعت سے مرے شعر کا حسن
کان میں ان کے پڑا کان کا بالا ہو کر (جلیل)

قول فیصل۔ شعر، حرف، ذکر وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

(حرف) پڑ گیا جو زباں سے تیری حرف
پھر نہ وہ اپنے کان سے نکلا (داغ)

(ذکر) پڑا جب کان میں ذکر پیمبر (معراج المضامین)

کان میں پہننا۔ زیب گوش کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جب کبھی پہنا جڑاؤ اس نے فدیر کان میں
نازکی بولی کہ کیوں لٹکائے گوہر کان میں (ناسخ)

کان میں پہنچنا۔ سنائی پڑنا، کان تک پہنچنا اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

چرخ سے بالا ہوئے نالے مرے
کیوں نہیں پہنچے تمہارے کان میں (راسخ)

کان میں پھونکنا۔ (کنایۃً) کوئی گمراہ کن بات کسی کے کان میں کہنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

الٰہی کان میں کیا اس صنم نے پھونک دیا
کہ ہاتھ دھر کے کانوں پہ سب اذاں کے لئے (ذوق)

فرشتے نے نہیں پھونکا ہے کان میں کس کے
وہ سر ہے کون سا جس پر کج کلاہ نہیں (آتش)

کان میں پھونکنا۔ کسی کی برائی کرنا، اس طرح برائی کرنا کہ سننے والے کے دل میں بیٹھ جائے۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

مبادا پھونک دے کچھ کان میں گلوں کے یہ
چمن میں دیکھو تم اے بلبلو صبا سے ڈرو (ظفر)

کان میں پھونکنا۔ تعریف کر کے مغرور بنانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

کیوں کرے اے صبا ہر اک کو سر غرور
پھونکا نہیں ہے کس کے فرشتے نے کان میں (صبا)

کان میں تیل ڈال کر سو رہنا۔ کان میں تیل ڈال کر ہو بیٹھنا۔ محض بے خبر اور بے پروا بن جانا، اپنے کو بہرہ گونگا بنا کر بیٹھنا۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں یوں بولتی ہیں۔

کان میں تیل ڈال کے بیٹھنا۔ جیسے "پہلے تو کچھ دن کان میں تیل ہی ڈال کے بیٹھے تھے۔ نینی تال کے سفر کا عزم فسخ کر لیا تھا۔ مگر اب کی گرمی میں ٹھان لی کہ چاہے جو ہو۔ ضرور میں نینی تال جاؤں گا۔ (میر کہسار)

کان میں تیل ڈال لینا: اپنے آپ کو بے خبر کر لینا، کچھ نہ سننا۔

بلبل کا ایک نالہ سوزاں نہیں سنا
کیا ان گلوں نے ڈال لیا تیل کان میں (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں کان میں تیل ڈال کے بیٹھ رہنا، بولتی ہیں۔

کان (کانوں) میں تیل ڈال کے بیٹھے ہیں: بالکل بے خبر اور غافل آدمی کی نسبت کہتے ہیں

فریاد پہ بھی تم نے تغافل نہ کم کیا — شوق قدوائی
کانوں میں تیل ڈال کے تم نے ستم کیا — (نور اللغات)

قول فیصل۔ شعر میں ہے کانوں میں تیل ڈالنا، مگر اس صورت سے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ کان یا کانوں میں تیل ڈال کے بیٹھنا بولتے ہیں جو عورتوں کی زبان ہے۔

کان میں ٹھیٹھیاں ہونا: کان میں بہت میل جمع ہونا کہ سماعت میں فرق آجائے۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

کان میں جانا: سنائی دینا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ استاد کا وہ عالم اب تک آنکھوں کے سامنے ہے۔ خاموش اپنے شغل میں مصروف ہیں۔ کوئی بات اس کی بھی کان میں جاتی تو مسکرا دیتے ہیں۔ کبھی خوش ہوئے تو ایک دو گالیاں بھی دے دیا کرتے تھے۔

(دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس جگہ کان میں پہنچنا، کہتے ہیں۔

کان میں جھنجھی کوڑی ڈالنا: غلام ہونے کی نشانی کان میں ڈالنا۔ غلام بنانا۔ اردو صرف قریب بہ متروک۔

کان میں ڈالنا: سنا دینا، آگاہ کر دینا اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

بتائیں لفظ تمنا کے تم کو کیا معنی
تمہارے کان میں اک حرف ہم نے ڈال دیا — داغ

کان میں ڈھول بجانا: (کنایۃً) شور و غل کرنا، کان کے پاس چلانا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال

محل صرف۔ ماما کیا تمہارے کان میں جا کر ڈھول بجاتی۔ (رویائے صادقہ)

کان میں رچ جانا: کان کو پسند آجانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

رچ رہی ہے جو کان میں یاں لے دہی
ارغنوں نے کئی بدلے ہیں ٹھاٹ — حالی

کان میں رکھنا: یاد رکھنا۔ خیال رکھنا اردو صرف، دہلی کی زبان۔

اک بات میں کہتا ہوں اسے کان میں رکھنا
وہ بات یہ ہے مجھ کو ذرا دھیان میں رکھنا — معروف

کان میں روئی دے کے یا تیل ڈال کے ہو بیٹھنا: (دیکھو کان میں تیل دے کے ہو بیٹھنا) (چونکہ کانوں میں تیل ڈال لینے سے سننے میں فرق آجاتا ہے اسی سبب سے) (۱) کسی کی بات نہ سننا۔ بہرا بن جانا۔ (۲) بے فکر ہو جانا۔

بلبل کا ایک نالہ سوزاں نہیں سنا
کیا ان گلوں نے ڈال دیا تیل کان میں (مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کان میں روئی دینا: (کنایۃً) کسی کی بات نہ سننا۔ بے فکر ہو جانا۔ غافل ہو جانا۔ اردو، (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کان میں روئی رکھنا: کان میں اس طرح روئی رکھنا کہ کچھ نہ سنائی دے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

میرے نالے سن کے آیا تھا کبھی دل میں جو رحم
روئی وہ رکھنے لگا ہے اب ستم گر کان میں — ناسخ

قول فیصل۔ عطر کی روئی بھی کان کی گرد میں رکھ لیتے ہیں تاکہ معطر رہے۔

کان میں صدا آنا: کان میں آواز آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پوچھا جو میں نے کان میں آتی ہے کیا صدا
بولا اجل اجل کی جہاں میں پکار ہے — نظم طباطبائی

کان میں قلم رکھنا: کان کے اوپر بالوں کے نیچے کنپٹی سے ملا ہوا قلم کو رکھنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات کے اس اندراج پر اعتراض کرتے ہوئے صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں یہ کان پر قلم رکھنا ہے نہ کہ کان میں قلم رکھنا۔

(فرہنگ اثر)

مگر لکھوائے کوئی ان کو خط تو ہم سے لکھوائے
ہوئی صبح اور گھر سے کان پر رکھ کر قلم نکلے — غالب

دراصل بلکہ اہل لکھنؤ کان میں قلم رکھنا ہی بولتے ہیں میں کی جگہ پر دہلی کی زبان ہے اسی محل پر اہل لکھنؤ کان میں قلم لگانا بھی بولتے ہیں۔

کان میں قوؔ کرنا: کھیل کے طور لڑکے ایک دوسرے کے کان میں قوؔ کرتے ہیں۔

برسوں بچّی کو نہیں پیار کبھو کرتے ہیں
پیار کبھی کرتے ہیں تو کان میں قو کرتے ہیں — جان صاحب

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں — "عام فقرہ کانا باتی کو ہے نہ کہ قو (قاف سے) جان صاحب کے دیوان میں کوؔ کو قو پڑھا اور محاورے سے الگ ایک دوسرا محاورہ پیدا اور لطف یہ کہ دوسری جگہ خود بھی کانا باتی کر لکھا ہے بچوں کو بہلانے کے لئے ان کے کان میں کہتے ہیں خیر کانا باتی کو ہو یا کانا باتی کر قو کبھی نہیں بولتے" (فرہنگ اثر) درانحالیکہ اہل لکھنؤ 'کو' بھی کہتے ہیں اور 'قو' بھی۔

کان میں کچھ کہہ دینا: ۔ کوئی اشتعال کی بات خفیہ طور پر کہہ دینا۔

ہے غضب چڑھتی جوانی کا ابھار
یہ نہ کچھ کہہ دے تمہارے کان میں — راسخ

کان میں کوڑی پہننا: ۔ (کنایۃً) حلقہ بگوش ہونا، مطیع ہونا۔

حباب اس کو سرگرداب مت سمجھو کہ بیٹھے ہے
مرے گریہ سے قائل ہو کے کوڑی گوش میں دریا — ظفر

کان میں کوڑی ڈالنا: ۔ کنایہ ہے اطاعت و فرمانبرداری سے۔

بالیوں کے واسطے موتی نہ لو
غیر کی کوڑی نہ ڈالو کان میں — ناسخ

کان میں کھٹکنا: ۔ کانوں کو ناگوار معلوم ہونا۔

کان میں کہنا: ۔ چپکے سے کہنا۔

اس سے پوچھو تم مری آشفتگی
زلف کہہ دے گی تمہارے کان میں — داغ

قول فیصل۔ کان میں کہہ دینا یا کہہ جانا اس کی تکمیلی صورتیں ہیں۔

کیا اڑا ہزار جا سے گریبان صبر میر
کیا کہہ گئی نسیم سحر گل کے کان میں — میر

کان نا آشنا ہونا: ۔ کسی بات کا کانوں کو کبھی نہ سننا۔

کان نمک: ۔ وہ جگہ جہاں سے کھود کے نمک نکالتے ہیں۔ فارسی ترکیب ہے، فصیح، رائج

ہوتے جاتے ہیں زخم کان نمک
منہ بھرائی زیادہ ہوتی ہے — راسخ عظیم آبادی

کان نہ پھڑپھڑانا: ۔ ذرا چون وچرا نہ کرنا، کان نہ ہلانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

کان نہ دھرنا یا رکھنا: ۔ متوجہ ہو کر نہ سننا دھیان نہ دینا، غور نہ کرنا۔ اردو صرف متروک

آغشتہ خون دل سے سخن تھے زبان پہ
رکھے نہ تم نے کان ٹک اس داستان پہ — میر

درد دل کس کو سناؤں یارب
کان ادھر کو نہیں دھرتا کوئی — معروف

کان نہ کھڑکھڑانا: ۔ چپ ہو جانا، چوں نہ کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کان نہ ہلانا: ۔ کچھ عذر نہ کرنا، چوں نہ کرنا خاموش ہو جانا، چپ رہنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان

مجھ سے مانگے اگر وہ جاناں جان
بندہ اس میں نہیں ہلائے کان — لا اسلم

کان نہ ہلانا: ۔ چوپایہ کا نہایت غریب ہو جانا جانور کا مانوس ہو جانا، ہل جانا، رام ہو جانا

اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کانوارتھی: ۔ گنگا جلی سے بھرے ہوئے شیشے بہنگیوں میں رکھ کے سفر کرنے والا۔ ہندی۔ اہل ہنود کی زبان۔

ہنودوں کے دیدہ پرنم کو کیا کہوں یا دل
کہ شیشیوں میں ہے کانورتھی کی گنگا جل — شاد لکھنوی

کانور: ۔ (نون غنہ و واؤ مفتوح) ایک قسم کا مرض جو جگر کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے۔ اس مرض میں آنکھیں زرد ہوتی ہیں اور پیشاب بھی زرد آتا ہے۔ یرقان۔ اردو، مذکر، رائج

دیکھ کر زردی دوپٹہ کی ترے
ہو گیا عاشق کو کانور کا مرض — عاشق

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے باعتبار لکھنؤ یہ غلط لکھا کہ "اس معنی میں فعل جمع میں آتا ہے۔ اہل لکھنؤ فعل واحد میں بولتے ہیں جیسے "ان کو کانور ہو گیا ہے"

کانور: ۔ ایک لکڑی میں دونوں طرف ٹوکریاں رکھ کر ان میں گنگا جلی کے شیشے رکھتے ہیں۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

اس صنم کے نہیں ابرو کے تلے مردم چشم
کانوریں دوش پہ رکھے ہیں یہ کانور والے — شاد لکھنوی

قول فیصل۔ اہل ہنود زیادہ بولتے ہیں۔

کانور کر دینا: ۔ دق کرنا، ناک میں دم کرنا ستانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوزانا یا کوزا دینا کہتے ہیں (نون غنہ) یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

کانور سمند: ۔ گھوڑے کا ایک رنگ۔ اردو، مذکر، سلوتری اصطلاح

کانورو: ۔ (بنون غنہ) بنگال کے ایک مقام کا نام جہاں کا سحر مشہور ہے۔ (اردو، مذکر، رائج)۔

کیا غضب ہے ایک ہی انچھر میں مامِ قند کو
سیکھ آئی کان زردے اسے پری جادو نگاہ　　قلق

کانوں :- انگیٹھی، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کانوں پہ ہاتھ دھرنا :- انکار کر جانا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ دھرنا کی جگہ رکھنا فصیح ہے۔ جیسے "شہر کے چور طلب ہوئے وہ کانوں پر ہاتھ رکھتے ہیں۔ یہ ہمارا کام نہیں۔"　　(امراؤ جان ادا)

کانوں پہ ہاتھ دھرنا :- لاعلمی کا اظہار کرنا۔ انجان بننا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

لوگ کانوں پہ ہاتھ دھرتے تھے
جانتے تھے مگر کرتے تھے　　قلق

قولِ فیصل۔ دھرنا کی جگہ رکھنا فصیح ہے۔

کانوں پہ ہاتھ دھرنا :- کسی سے بیزاری ظاہر کرنے کے محل پر۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

مرحبا اور دل عدو دیکھ کے رکھنے والے
ہاتھ کانوں پہ مرے نام سے دھرنے والے　　داغ

قولِ فیصل۔ دھرنا کی جگہ رکھنا فصیح ہے۔ بناہ مانگنے کے محل پر بھی بولتے ہیں۔ جیسے "میاں اگر بیوی کی سی کہیں تو ماں کی گھڑکیاں سہیں۔ اگر ماں کا جی کریں تو بیوی کی باتیں سنیں .... وہ ان کے اور یہ ان کے نام سے کانوں پر ہاتھ رکھتے ہیں۔"　　(فسانۂ آزاد)

تعجب کے محل پر بھی بولتے ہیں۔

کانوں پہ ہاتھ دھرنا دیا، کانوں پر ہاتھ رکھنا :- خاندانِ مغلیہ کے شاہی دربار کا سلام کانوں پہ ہاتھ رکھ کے ہوتا تھا۔

گویا ایک بادشاہ کے سب خانہ زاد ہیں
دربار دار لوگ بہم آشنا نہیں　　قطعہ
کانوں پہ ہاتھ رکھتے ہیں کرتے ہوئے سلام
اس سے یہ ہے مراد کہ ہم جانتے نہیں　　غالب (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اب ان معنی میں نہیں بولتے۔

کانوں پہ ہاتھ دھرنا دیا، کانوں پہ ہاتھ رکھنا :- نماز کی تکبیر کے ساتھ اور اذان دیتے وقت بھی کانوں پہ ہاتھ رکھتے ہیں۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

کانوں پڑی بات :- وہ بات جو کبھی سنی ہو اور یاد ہو۔ اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

بندے مضمون پہ کھو دو نہ بحسر
مزا دیتی نہیں کانوں پڑی بات　　بحر

کانوں تک جانا :- سن پڑنا۔ کوئی بات سنائی دینا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

سرد مہری کی شکایت جو گئی کانوں تک
بجلیاں کانپ اٹھیں گی مرے افسانوں سے　　ماتم

کانوں تک رہنا :- بات سن کے کسی سے نہ کہنا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

کہتا ہوں رازِ عشق مگر ساتھ شرط کے
کانوں ہی تک رہے نہ زباں کو خبر لگے　　آتش

کانوں سے سننا :- خود سننا، بجوبی سننا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

گر کہ میں غش میں تھی پر صاف یہ کانوں سے سنا　　دبیر

کانوں کان خبر نہ ہونا :- بالکل واقف نہ ہونا۔ اردو مصرف، متروک۔

ہزار پردہ ناقوس میں بھی گئے نالے

خبر نہ اک بت بے رحم کا نوں کان ہوا　　شاد لکھنوی

ہوا نہ اس سے کوئی اور کانوں کان خبر
الگ الگ ہی کیا سب معاملہ دل کا　　فارغ

کانوں کان خبر نہ ہونا :- بالکل علم نہ ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

کچھ کسی بات کا نہیں ہے ڈر
کانوں کان ایک کو ہوئی نہ خبر　　تعشق

جان اس کے ڈر سے داخلِ نار سقر ہوئی
دن میں نہ کانوں کان کسی کو خبر ہوئی　　عشق

قولِ فیصل۔ صاحبِ مخزن المحاورات نے کانوں کان خبر نہ ہونا بھی ان معنی میں لکھا ہے

آنکھوں آنکھوں میں لے گئے وہ دل
کانوں کانوں نہیں خبر نہ ہوئی　　(مخزن المحاورات)

اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

کانوں کان خبر نہ جانا :- بالکل واقف نہ ہونا۔ اردو مصرف، دہلی کی زبان

یوں تو جانا کسی نے بھی نہیں کانوں کان
مجھ کو دیکھا تو لگا بولنے کچھ ناک چڑھا　　میر حسن

کانوں کان واقف نہ ہونا :- بالکل علم نہ ہونا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

اس طرح رو شمع ساں پر نم نہ چشم اک آن ہو
نالہ کش یوں ہوں کوئی واقف نہ کانوں کان ہو　　شاد

کانوں کو خبر نہ ہونا :- سننے میں نہ آنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

نعلِ فیض۔ شاعر کا ادبی کرشمہ یہ ہے کہ لفظوں میں الٹ پھیر کر کے ذرا سی بات کو حیرت انگیز بنا دیتا ہے
اس کا خوف ہے صورت ہو دل میں اترتا ہے اور کانوں کو خبر نہیں ہوتی۔　　(نظم طباطبائی)

کانوں کو مزا پڑنا :- کانوں کو اچھا معلوم ہونا۔

اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہم آپ چھیڑ چھیڑ کے کہا تے ہیں گالیاں
کانوں کو پڑ گیا ہے مزہ کوئی کچھ کہے — قلق

کانوں کے پردے پھٹ جانا: بہت شور و غل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

غل مچایا ہے جنوں کیا مری زنجیر نے آج
پھٹ گئے پردے گریباں کی طرح کانوں کے — آتش

کانوں میں ٹھیٹیاں دینا: (کنایۃً) کچھ نہ سننا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

کانوں میں ٹھیٹ ہونا: کچھ نہ سننا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کانوں میں پنبہ دینا: نہ سننے کے لیے کانوں میں روئی ٹھونس لینا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

دیکھے ہیں پنبہ در خورشید وہ کانوں میں
ستم زدوں کی سنے خاک آسماں فریاد — رند

کانوں میں رس پڑنا: کسی بات کے سننے کا چسکا پڑنا۔ کانوں کو سریلی یا رسیلی آواز سے حظ حاصل ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کانوں میں روئی ٹھونس لینا: قصداً کسی بات کا نہ سننا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ اگر انسان کانوں میں روئی نہ ٹھونسے جان بوجھ کر گرانہ بنے تو اس کو دیوانہ کرنے کے لیے آندھی کافی ہے۔ (ابن الوقت)

کانوں میں سر کر دوں گا: بچوں کو دھمکانے کے واسطے یہ فقرہ کہتے ہیں۔

محل صرف۔ بہت کہا دودن کے بھروسے نہ رہنا نہیں کان کے بیچ میں سر کر دوں گا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اب اس محل پر عوام "دونوں کانوں کے بیچ میں سر کر دوں گا" بولتے ہیں۔

کانوں میں صدا پہنچنا: کانوں میں آواز پہنچنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

درد آمیز پہنچتی نہیں کانوں میں صدا
بے اثر ہو گئے کیسے ترے نالے بلبل — رند

کانوں میں گونجنا: کسی سنی ہوئی آواز یا بات کا کانوں میں بھر جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مسٹر ولیم کے ڈنر میں جو انہوں نے ہیلی اسپیچ دی تھی آج تک میرے کانوں میں گونج رہی ہے۔ (ابن الوقت)

قول فیصل۔ نغمہ صدا آواز بات وغیرہ کے ساتھ بولتے ہیں۔

کبھی تم سے جو محبت کے سخن سنتے تھے
آج تک گونج رہے ہیں وہ مرے کانوں میں — اعظم

کانوں نہیں سنا: ایسا کبھی نہیں سنا۔ اردو صرف، متروک۔

کچھ اور وجہ تسمیہ کانوں نہیں سنی — رشک

کان ہونا: (ا) کسی چوکھٹی چیز کا کوئی گوشہ بڑھا دینا چارپائی یا کپڑے وغیرہ میں۔ ترچھا پن ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کان ہونا: (۲) نصیحت حاصل ہونا، عبرت ہونا۔ اردو صرف، عورتوں اور عوام کی زبان۔

ہماری بیڑیوں کے غل سے ڈر گئی وحشت
ہرن کو کان ہوئے شیر کو ڈکار آئی — اسیر

کان ہونا: (۳) تجربے کے بعد متنبہ ہونا۔ اردو صرف، عورتوں اور عوام کی زبان۔

کان ہونا: (۴) اطلاع ہونا۔ واقفیت ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

گوش دیوار تک تو جا نالے
اس میں گل کو بھی کان ہوتے ہیں — میر

کان ہونا: (۵) دھیان ہونا، خیال ہونا، سمجھنا جیسے ذرا وقت سے بے وقت آیا اور خوب سا کھڑکھڑایا۔ آخر اس کو کان ہوئے کہ چھٹی ملتے ہی گھر کو چلو۔ (سگھڑ سہیلی)

قول فیصل۔ اس طرح اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کانی: معدن کا۔ فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں تعلیم یافتہ طبقے بیان پر معدنی بولتا ہے۔

کانی: (۲) کانا کی تانیث۔ اردو، مونث، رائج۔

محل صرف۔ آج جیسے ہی گھر سے نکلا کانی عورت سامنے آگئی پورا دن تباہی میں گزرا کوئی کام نہ بن سکا۔

کانی ٹکو: کانی بد قطع عورت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کانی چڑیا نہیں: کوئی نہیں۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ جاکے جو دیکھتی ہوں گھر میں کانی چڑیا نہیں اکیلا گھر پڑا ہے۔ (امراؤ جان ادا)

کانے چوٹ کھونڈے بھینٹ: جب بات کا ڈر ہو وہ پیش آجاتی ہے جس شخص سے ملاقات کرنا منظور نہ ہو اس سے پہلے ملاقات ہو جائے۔ یہ بھی بولتے ہیں۔ مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کانی کوڑی: وہ کوڑی جس کے اوپر کا پشت ٹوٹا ہو وہ کوڑی جس میں چھید ہو گئے ہوں۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

کانی کوڑی: (۲) (کنایۃً) ناقص مال بیکار چیز، (نفس نقصھا) فضول خرچی کانی کوڑی نہ چھوڑا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عورتیں بہت کمی کے ساتھ بولتی ہیں۔

کانی کوڑی پاس نہیں: ایک پیسہ پاس

نہیں، بالکل مفرع، تلاش ہو، اردو صرف عورتوں کی زبان۔

کانے کو منہ پر کانا نہیں کہتے: عیب والے کا عیب منہ پر نہیں کہتے۔ اردو مثل، عوام اور عورتوں کی زبان۔

چشم پوشوں سے رہوں شاد میں کیا آئینہ دار
منہ پہ کانا نہیں کہتا ہے کوئی کانے کو شجاع

کانے کے ایک رگ سوا ہوتی ہے: — کانا عیبی ہوتا ہے۔ (فرہنگ، تر)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے۔

کاوا ۔ گھوڑے کو اس طرح چکر دینے کا فعل جس سے اس کے قدموں کے نشانوں سے زمین پر ایک ٹیڑھا دائرہ پیدا ہوتا ہے۔ اردو مذکر فصیح، رائج۔

عجب سمند ہے تیلی یہ جو پھیرے کاوا
عجب سمند ہے نقطہ یہ جو بنے پرکار قدر

نے جست نظر آئی نہ کاوا نظر آیا
پھرتا ہوا لشکر میں چھلاوا نظر آیا میر انیس

کاوا: (کنایۃً) چکر۔

(فقرہ) لڑکا مارا مارا پھرتا ہے پیچھے پیچھے ماں کاوا کر رہی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاوا دینا: حلقے کی شکل میں گھوڑے کو چکر دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اس شہسوار کو ہے کیا خوف روز محشر
توسن کو کاوا دے کر جس نے حصار کھینچا نصیر

کاواک: ٹیڑھا۔ بے ڈول۔ فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

لکھے ہیں نام ان تیروں پہ کو کاواک حرفوں میں
مگر بھولے ہوئے کو ٹھیک رستے پر لگاتے ہیں نظم طباطبائی

تمھارے قد سے کچھ کم سرو ٹھہرا
صنوبر تو بہت کاواک نکلا صبا

کاواک: آسمان کی صفت میں بھی مستعمل ہے۔ اردو قلیل الاستعمال

دیوار کہنہ ہے یہ مت بیٹھ اس کے سایے
اٹھ چل کہ آسماں تو کاواک ہو گیا ہے میر

کاوا کھانا: ۔ ایک مرغ سے دوسرے لڑائی کے مرغ کو ضرب شدید پہنچنا۔ اردو صرف، مرغبازوں کی اصطلاح، قلیل الاستعمال

کاوے کھائے ہے گر اٹھا لیوے
حد سے پانی کے اور لگا دیوے انشا

کاوا لگانا: — گرد پھرنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

کاوے لگایا کرتا ہے وہ نیے سوار روز
بنتا ہے گرد باد ہمارا غبار روز صبا

کاوش: (بکسر سوم) کھوج لگانا، گہری تلاش (کرنا کے ساتھ) فارسی، مونث، فصیح، رائج

کاوش کا دل کرے ہے تقاضا کہ ہے ہنوز
ناخن پہ قرض اس گرہ نیم باز کا غالب

ادھر بھی آ کوئی نیشے کی اے ستمگر چوٹ
یہیں بھی کاوش فرہاد کی ہے سر چوٹ کنڈی شاد

کاوش: خلش، کھٹک۔ اردو مونث قدیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کبھی کم کم کاوش جگر ہو گی
یا بسر یوں ہی عمر بھر ہو گی تسلیم

کاوش: دشمنی، رنج، کد۔ اردو مونث عورتوں اور عوام کی زبان

کاوش مژگان جاناں دیکھیے
رکھ دیا دم میں کلیجا چھان کر ذبح خدا تسلیم

کاوش کرنا: دشمنی کرنا، عداوت نکالنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

نگہ وابرو مژگاں نے تری کاوش کی
تیر نے، برچھی نے، تلوار نے سونے نہ دیا گویا

کاوش کرنا: بہت تلاش کرنا، بڑی کوشش اور دوڑ دھوپ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کاوش مژہ نے کی رخ دلبر کی یاد میں
پائے نگاہ سے بھی خلش خار نے کیا آتش

کاوے پر لگانا: گھوڑے کو حلقے کی شکل میں چکر دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دیکھ توسن کو نہ صحرا میں لگا کاوے پر
کھاوے پیچ پہ تا حلقۂ فتراک میں چرخ ظفر

کاہ: کٹی ہوئی گھاس۔ فارسی مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ کوہ ہوں میں پر کاہ ہے گراں جس کو
وہ کاہ ہوں کہ کوہ پہ جو بار ہو آتش

کاہ ربا: (بسکون سوم و ضم چہارم) ایک قسم کا زرد گوند جس کی خاصیت یہ ہے کہ اگر اسے چمڑے یا کپڑے پر رگڑ کے گھاس کے تنکے کے مقابل کریں تو مقناطیس کی طرح اس کو اٹھا لیتا ہے۔ فارسی، مذکر قلیل الاستعمال۔

میں دکھاتا ہوں جہاں جذبۂ معشوق قریب
کاہ سے دوڑ کے خود کاہ ربا ملتا ہے ناسخ

قول فیصل۔ اس کے لغوی معنی ہیں سوکھی گھاس کو کھینچنے والا۔

کاہ ربائی: کاہ ربا سے منسوب، کشش فارسی ترکیب، مونث قلیل الاستعمال

جو آئینہ دل ہے وہ عاشق کی بغل میں
گویا کہ ہے سینا ہے کاہ ربائی ذوق

کاہش :- (بکسر سوم) زوال، کمی، تنزل، گھٹنا، کاہیدن کا حاصل مصدر - فارسی، مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غیر کو اس بزم میں تو فیر پھیر پیدا ہوئی
دل کو میرے کاہش اے تقدیر پھیر پیدا ہوئی — داغ

کاہش اٹھانا :- تکلیف برداشت کرنا - اردو مصرف قلیل الاستعمال۔

محل صحیح - اگرچہ بڑی بڑی کاہشیں اٹھانی پڑیں لیکن ان کی غزل بنانے میں ہم آپ بن گئے۔ (آب حیات)

کاہش جاں :- وہ صدمہ جو جان پر ہو - فارسی مونث، فصیح، رائج -

تم کو یہ رنج ہے اندوہ ہے یہ کاہش جاں
اس کو کچھ دھیان نہیں جس پہ ہر روز وہاں — صبر

کاہ کشاں :- (بسکون سوم وفتح چہارم) وہ لمبی راہ جو آسمان پر رات کو نظر آتی ہے چونکہ وہ اس طرح معلوم ہوتی ہے کہ گویا کوئی اس راہ سے گھاس گھسیٹتا ہوا چلا گیا ہے اور نشان پڑ گئے ہیں اس واسطے یہ نام ہوا - حقیقت میں وہ چھوٹے چھوٹے ستارے ہیں جو بہت دوری کے سبب اس طرح نظر آتے ہیں - فارسی مونث، فصیح، رائج۔

شیشیوں میں ہے روح کاہ کشاں ناچتی ہوئی
سینوں میں برق رطل گراں ناچتی ہوئی — جوش ملیح آبادی

کاہل :- (بکسر سوم) سست، مجہول، آرام طلب - عربی، صفت، فصیح، رائج۔

اٹھا سکتے ہیں وہ رنج و مصیبت کب محبت میں
جو کاہل ہیں دم اپنا راحت و آرام پر دیتے — ظفر

کاہلا :- سست، تھکا ہوا - ہندی، صفت (دفعتۃً) ہرن دھوپ سے کاہلے ہو جاتے ہیں (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کاہل وجود :- سست آدمی، مجہول آدمی - اسم مذکر۔

جو کہ کاہل وجود ہو ایسا
نوکری اس سے ہو سکے گی کیا — منیر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - عام طور سے پڑھا لکھا طبقہ کاہل الوجود بولتا ہے۔

کاہلی :- سستی، مجہول پن، آرام طلبی - فارسی مونث، فصیح، رائج۔

محل صحیح - میرے ہاں آتا ہے ایک تھپڑ مارتا طبیعت ذرا کاہلی کو چھوڑتی - (دربار اکبری)

ٹلتا تھا میرے پاس سے اے کاہلی تجھے
کم بخت تو تو آکے یہیں ڈھیر ہو گئی — مرزا سجاد

کاہن :- (بکسر سوم) فال کھولنے والا، جادوگر، شگون لینے والا، جانوروں کی آواز سے غیب کی باتیں بتانے والا - عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کاہو :- ایک دوا کا نام فارسی، مذکر، رائج۔

قول فیصل - اس کی تانیث کاہنہ ہے۔

کاہی :- اتنا گہرا سبز رنگ جس میں ہلکی سیاہی جھلکنے لگے۔ اردو، مذکر، رائج۔

تھا ماہ کفن پوش، زرہ پوش تھی ماہی
سبزے کا اڑا رنگ ہوا ہو گئی کاہی — تعشق

قول فیصل - یہ رنگ نیل، ہلدی اور پھٹکری سے تیار ہوتا ہے۔

کاہے :- استفہام کا کلمہ - کیوں - کس لیے ہندی - عوام کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل - عوام لکھنؤ "کاہے کو" بولتے ہیں تنہا کاہے، دیہاتی زبان ہے۔

عقب ہو دل کا حال شوق ان سے بے محل کہنا
مگر کاہے کو مانے گا یہ پابند اجل کہنا — حسرت موہانی

کاہیدگی :- (ہر دو یائے معروف) دبلا ہونا، کاہیدن کا حاصل مصدر - لاغری - فارسی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کیا کنویں جھک کو جھجکائے گی مری کاہیدگی
ہے کہ وہ چلتے ہوئے میں ہاتھ مل کر رہ گیا — تعشق

کاہیدہ :- (یائے معروف) گھٹا ہوا، دبلا - فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

مرنے کی ہو رہی ہے تیاری، جسم کاہیدہ ہے غذا کے فراق
(مرزا حاتم علی مہر شاگرد ناسخ)

تعویذ چلے آئے کلائی پہ اتر کر
بازو ہوئے یکدم سے یہ کاہیدہ و لاغر — تعشق

کاہیدہ :- (کنایتہً) عاشق - فارسی قلیل الاستعمال۔

ع تیرے کاہیدوں کو پہناتے ہیں بجا پیرہاں — رشک

کاہے سے :- کس وجہ سے، کس چیز سے اردو مصرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

ع گر کچھ نہ تھا تو کاہے سے سارا جہاں بنا — نسیم

قول فیصل - فصحا "کس سے"، اور "کس چیز سے" بولتے ہیں۔

کاہی قند :- ایک قسم کا کپڑا (نور اللغات)

قول فیصل - اب اس قسم کا کپڑا بنتا ہی نہیں - شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

کاہے کا :- کس چیز کا - اردو مصرف عورتوں اور عوام کی زبان۔

بیاہے ہیں تین دن سے امام فلک وقار

کاہے کاہے یہ شور بڑھو ہر کارزار — میرانیس

کاہے کو :- کلمۂ استفہام۔ کیوں۔ کس لیے

اردو عوام اور عورتوں کی زبان۔

اگر نہ کرتی وہ زلف دراز کوتاہی
جنون عشق کا کاہے کو سلسلہ جاتا — زند

کیوں تیج ان کی زلف سیہ کا اٹھائیے
کاہے کو صدمہ تپے سودا اٹھائیے — صبا

کاہے کو :- نہیں یا گویا کی جگہ۔ اردو عوام اور عورتوں کی زبان۔

قابل سیر یہ گلستاں ہے
بلبل کاہے کو یہ پرستاں ہے — عالم

کاہے کی :- کس چیز کی۔ کس واسطے۔ اردو مونث۔ عوام اور عورتوں کی زبان

محل مثال۔ الٰہی یہ کاہے کی لمبی چوڑی تنظیم ہو رہی ہے۔ (ابن الوقت)

کاہے کے واسطے :- کس لیے کس واسطے

اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال

کیوں فائدہ بھی کس لیے کاہے کے واسطے
اے ہمدم سب حصول بھی کچھ مدعا غرض — انشاء اللہ

کاپھل :- ایک دوا کا نام ایک خاردار پودا جس کے پھل اور پتے خوشبودار ہوتے ہیں اردو مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ فصحاء "کائپھل" بولتے ہیں۔

کاٹر :- بزدل، ہندی، مذکر، متروک۔

تدبیر معاش اس جلیے تھا خردمندی
انشاء گنتے ہم اے مصحفی کاٹر کو — مصحفی

کائنات :- دنیا، عالم، خلق اللہ عربی مونث، فصیح، رائج۔

رونا اگر یہی ہے تو طوفان آئے گا۔

انگلوں میں کائنات بھرے گی ہی بھی — زند

قول فیصل۔ قرآن مجید میں خداوند عالم نے فرمایا
اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْن۔

یعنی میری وہ ذات ہے کہ جب وقت میں نے ارادہ کیا اور کائنات سے کہا کہ ہو تو ہو گئی کن صیغۂ امر ہے اس اسم کا فاعل کائن ہے جس کے معنی ہیں ہونے والی شے۔ اس کائن کی جمع کائنات ہے یعنی کل مخلوقات چونکہ یہ جمع ہے۔ اس لیے اصولاً اس کو جمع استعمال ہونا چاہیے۔ لیکن چونکہ فارسی والوں نے اس کی جمع کو بصورت مفرد استعمال کیا ہے۔ جیسے تبرکات احوال وغیرہ اس لیے اردو میں بھی واحد مستعمل ہے

کائنات :- سرمایہ، پونجی، اصل حقیقت بساط۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

ترک دنیا میں سوچ کیا ناسخ
کچھ بڑی ایسی کائنات نہیں — ناسخ

مآل کار ہے دو گز زمیں کفن دو گز
بڑی بساط نہیں کائنات اتنی ہے — دبیر

کائنات عالم :- عالم کی مخلوقات، عالم فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

کاو کاو :- سخت محنت اور تکلیف، کاوش زخم کو ناخن سے چھیلنا۔ اور کھجانا، خلش۔ فارسی، مونث، متروک۔

سب کھا گئی جگر تری پلکوں کی کاو کاو
ہم سینہ خستہ لوگوں سے بس آنکھ مت ملاؤ — میر

کاوس :- ایک بادشاہ کا نام۔ فارسی۔

سجدہ اسی در کا ہے مائل صد کے بر دو بہ
خاک میں گر کر دو بلا ہو کاوس کا — نظم طباطبائی

کاؤں کاؤں :- (دیکھو کاؤں کاؤں)

کوے کی متواتر آواز۔ اردو مونث، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ ہے۔

کاؤں کاؤں :- (کنایتہً) آدمیوں کا شور و غل۔ اردو عورتوں کی زبان

قول فیصل۔ عورتیں اس محل پر "کائیں کائیں" بھی بول دیتی ہیں

کائی :- وہ سبزی جو رکے ہوئے پانی پر آجاتی ہے یا ان جگہوں پر جہاں پانی رک رک کر بہتا ہے اردو مونث، فصیح، رائج۔

گزرگاہ جہاں دیکھو۔ یہ رنگ آسماں دیکھو
مجھے یاد نہیں آتا کہ ہو سیلاب پر کائی — نظم طباطبائی

کائیاں :- دغاباز، چالاک، وہ تجربہ کار جو فریبی ہو۔ خرانٹ۔ اردو صفت، عوام کی زبان۔

عیب کے کرتا ہے دختِ رز سے حرام
شیخ بھی ہے زمانے کا اک کائیاں — جعفری

کائیاں :- مارواڑی قوم کا نام جو بیوپار بڑی ہوشیاری اور کفایت شعاری و بخیلی میں یکتائے روزگار ہے۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کائیاں پن :- چالاکی، دغابازی، ہوشیاری اردو مذکر عوام کی زبان۔

عشق صادق ہے تو وہ آپ ملیں گے ہم سے
کائیاں پن کریں اغیار تو کیا ہوتا ہے — صفدر

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ ہے۔

کائیاں پن :- بخیلی، کنجوسی۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کائی جمنا :- کائی لگنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جمے گی اس قدر کائی کہ سب پتھر ہرے ہوں گے
پہاڑوں پر چڑھے گا ہو گا ایسا جوش پانی میں — قادر بلگرامی

منہ پہ سبزی اور سیاہی جم گئی
جس طرح پانی پہ کائی جم گئی — سودا

کائی کی طرح پھٹ جانا:- مجمع کا منتشر ہونا۔ دفعتہً تتر بتر ہو جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔ مثل فقرہ:- لیڈر چاہ رہے تھے کہ ہم جلوس نکال لے جائیں لیکن پولیس نے چاروں طرف سے گھیر لیا مجمع کائی کی طرح پھٹ گیا اور ایک آدمی بھی سڑک پر نہ رہ سکا۔

قول فیصل۔ کائی سا پھٹ جانا بھی بولتے ہیں۔ تانیث کے لیے دسا کی جگہ دسی ہے۔

نکلا جو دہ تو خوف سے مخلوق ہٹ گئی
دور تھی جتنی بھیڑ وہ کائی سی پھٹ گئی — شوق قدوائی

کائی لگنا:- رکے ہوئے پانی یا اور کسی چیز پر سبزی جم جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

پڑتا ہے سبزہ خط دہن کا عکس حیرت ہے
لگی ہے حوض آئینہ میں کائی چاہ بابل کی — نبیر

پیسے وغیرہ کے لیے بھی بولتے ہیں۔

سوم کے پیسے میں لگ جائے نہ کیوں کر کائی
پال کے آم ہیں پکتے نہیں سڑ جاتے ہیں — جان صاحب

کائیں کائیں:- کوے کی آواز، اردو، رائج۔

قول فیصل۔ شور و غل کے معنی میں بھی ہے۔ کرنا اور مچانا کے ساتھ صرف ہے۔

کائی ہو جانا:- کائی جم جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

پھسلے جاتے ہیں کوچے میں ترے پاؤں دلہا ہو کر
کہ سیل دیدہ گریاں سے کائی ہوتی جاتی ہے — راسخ

کایا:- جسم، صورت، روپ، شکل، ماہیت، اصلیت، ہندی، مونث،

اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں تنہا مستعمل نہیں کایا پلٹنا یا کایا پلٹ کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

کایا بڑی کہ مایا:- جان سے بہتر مال نہیں ہے۔ بخیل کی نسبت بھی بولتے ہیں۔ جو جسم سے زیادہ دولت کو قیمتی جانے۔ اردو مثل عوام کی زبان

کایا پلٹ:- (۱) قلب ماہیت، ایک حالت سے دوسری حالت میں ہو جانا۔ اردو مونث۔ غیر فصیح، رائج۔

ناگہاں ایک مل گیا استاد
علم کایا پلٹ کا تھا اسے یاد — دہشت گلزار

قول فیصل۔ اس دوا کو بھی کہتے ہیں جس کے استعمال سے بوڑھا آدمی جوان ہو جائے۔

کایا پلٹ:- (۲) انقلاب عظیم، اطوار و کردار میں مکمل تغیر، مزاج، نیت، یا طبیعت کا بالکل بدل جانا۔ اردو، مونث، غیر فصیح، رائج۔

جو تھا دوست اپنا عدو ہو گیا
غضب کی یہ کایا پلٹ ہو گئی — تسلیم لکھنوی

قول فیصل۔ بعض شعرا نے مذکر کہا ہے۔

وہ بجا الحمد ہوتے ہی ہم سے ہو گئے نا آشنا
دو ہی دن میں ہائے یہ کایا پلٹ کیا ہو گیا — صفدر

کایا پلٹ:- (۳) تناسخ، بھیس بدلنے والا قالب بدلنے والا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کایا پلٹ جانا:- شکل بدل جانا ایک قالب سے دوسرے قالب میں آ جانا۔ کچھ کا کچھ ہو جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے نہیں بولتے۔

کایا پلٹ ہو جانا:- (۱) تناسخ قبول کرنا۔ ایک قالب سے دوسرے قالب میں جانا (۲) دوروپ بدل جانا۔ کچھ سے کچھ ہو جانا۔ (مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں رائج نہیں

کایا پلٹنا:- (۱) ہیئت بدلنا، ماہیت بدلنا، اردو مصدر فصیح، رائج۔

عسرت جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا
پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا — حالی

آیا نہ تھا کبھی یاں گویا قدم خزاں کا
دو دن میں یوں پلٹ دی کس نے چمن کی کایا — حالی

کایا پلٹنا:- (۲) پہلے کی نسبت جسم کا رونق پکڑنا۔ رنگ روپ نکلنا۔ جوبن پر آنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کایا پلٹنا:- (۳) ہیئت بدلنا، ماہیت بدلنا۔ اردو،

کایا پلٹ ہونا:- طبیعت مزاج اور ہیئت کا بدل جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثل صرف۔ میں نے کہا۔ شکر ہے کایا پلٹ تو ہوئی۔ یا تو بولتی ہی نہیں تھیں۔ … اب بات بات پر قہقہے لگاتی ہو۔ — (فسانۂ آزاد)

کایستھ:- ہندوؤں کی ایک ذات کا نام۔ اردو، رائج۔

قول فیصل۔ یہ بہت مہذب قوم ہے۔ اردو فارسی کے بڑے بڑے عالم اس قوم میں پیدا ہوئے۔

اب تک اس قوم میں پرانی تہذیب کے نقوش ملتے ہیں ان کا ربط ضبط مسلمانوں سے بہت تھا ان کی طرز زندگی بڑی حد تک مسلمانوں سے ملتی ہوئی ہوتی ہے ان میں بڑے بڑے ادیب اور شاعر بھی گذرے ہیں۔ مولف نوراللغات نے کایستھ بھی لکھا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے

کالستھ کی کھوپڑی :۔ (کنایۃً) دغا باز، چالاک آدمی، آدمی جو مرنے پر بھی نہ چوکے اصل میں ایک مشہور قصہ کی طرف تلمیح ہے۔
(فرہنگ آصفیہ)

کُبْ ۱ :۔ (بالضم) انسان کی پیٹھ کی کجی یعنی جو بڑھاپے سے، کوبڑ۔ اردو، مذکر، غیر فصیح رائج۔

محل صرف۔ دیکھو جب سورج خط آپر تھا تو اس کی کرن کا خط خاک تک پر بالکل نہ پہنچ سکتا تھا زمین کے کب یعنی ابھار والے قوس کی وجہ سے مگر زمین توڑ کے جیسا کہ مثال میں دکھایا گیا کب کی پہچان کے لئے۔
(دلور تڑکے کی دعا)

کُبْ ۲ :۔ اونٹ یا سانڈ وغیرہ کے اوپر کا ابھرا ہوا مقام۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کُبْ ۳ :۔ دیوار کا پھول کر ٹیڑھا ہو جانا۔ (نکل آنا، نکلنا کے ساتھ) (نوراللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کَبْ :۔ (بالفتح) ظرف زمان محل استفہام کے محل پر کس وقت، کس زمانے میں۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

عاشق تو تھا ہوس کہو دیوانہ کب ہوا
لو اٹھ گیا حجاب بڑا ہی غضب ہوا ہوس

کب ۲ :۔ کیونکر، کس طرح۔ اردو، فصیح، رائج

ہرگز آتی نہیں ہے سانچ کو آنچ
پلیٹ جائے گی یہ برائی کب زنگین دہلوی

کب ۳ :۔ (نفی یا استفہام انکاری کے لئے) کہاں، کبھا کیوں۔ اردو، فصیح، رائج۔

زاہدہ کب تیرے کہنے سے کروں گا ترک مے
چھوڑ کر جنت کیا ہے کوچۂ دلبر پسند ناسخ

کب ۴ :۔ کہاں کی جگہ۔ اردو، غیر فصیح، رائج
محل صرف۔

قول فیصل۔ اس مقام پر زیادہ تر کہاں، بولتے ہیں۔

کب ۵ :۔ زمانے کا تجدد ظاہر کرنے کے لئے۔ یہ لفظ کھڑ کر بولا جاتا ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم ڈاکٹر صاحب کو لے آئے اور نسخہ بھی لکھوا لیا یہ بتاؤ کہ دوا لینے کب جاؤ گے اور واپسی کب ہوگی۔

کب ۶ :۔ (سے کے ساتھ) بڑی دیر کی جگہ اردو، فصیح، رائج۔

اب تو باہر آ کہ ہم کب سے کھڑے ہیں منتظر
پیکر اپنا تیرے دروازے کا بازو ہو گیا ناسخ

کَباب :۔ (بالفتح) وہ قیمہ جس کو مسالے اور گلاوٹ کے ساتھ آگ پر سیخ میں لگا کے یا ہی توے پر سینکتے ہیں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

اک طرف نانبائی بیچتے تھے
شیرمال اور کباب بیچتے تھے (گلشن عشق)

قول فیصل۔ کباب مختلف قسم کے ہوتے ہیں ٹکیا کے کباب جن میں مسالہ اندر بھر جاتا ہے ان کو شکم پر کباب کہتے ہیں اور چنے کی دال اور قیمے کے ٹکیا کے کباب کو شامی کباب کہتے ہیں۔ چھوٹے گولے کی شکل میں تیل کے قورمے کے مسالے میں جو کباب پکائے جاتے ہیں ان کو پتلی کے کباب یا گولے کے کباب کہتے ہیں گول ٹکیا کی شکل میں بنے ہوئے کبابوں کو ٹکیا کے کباب کہتے ہیں عوام 'کباب' کو 'کواب' بولتے ہیں۔ فصحا بھی سہولت کی غرض سے کواب بول جاتے ہیں۔ عربی میں گوشت کے لمبے ٹکڑے جو بھوننے کی غرض سے کاٹے جاتے ہیں ان کو کباب کہتے ہیں۔ فارسیوں نے بھنے گوشت کے معنی میں استعمال کیا ہے

کباب ۲ :۔ (کنایۃً) سوختہ، جلا ہوا، بریاں، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

کچھ نہ پوچھو کہ آتش غم سے
جگر و دل کباب ہیں دونوں میر

کباب بھوننا :۔ کباب تیار کرنا، سیخ پر کباب لگانا۔ اردو صرف، متروک۔

قول فیصل۔ اس کا لازم 'کباب بھننا' بھی اب متروک ہے۔

آتش غم سے متصل یارو
دل نہیں یہ کباب بھنتا ہے مصحفی

کباب تلنا :۔ کباب کو روغن میں بریاں کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کباب چینی :۔ ایک دوا کا نام جسے قبل چینی حب العروس۔ اردو، مونث، رائج۔

قول فیصل۔ یہ ایک قسم کے گول گول بیج ہیں۔

جو بیاہ مرچ سے بہت مشابہ ہیں۔ تیسرے درجہ میں حار دیابس اور بعض کے نزدیک دوسرے درجہ میں نافع سلسل بول و محلل ریاح و مقوی معدہ ہے۔

کباب حسینی :- ایک قسم کے کباب کا نام فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

کباب دارائی :- ایک قسم کے کباب کا نام فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

کباب سیخ :- وہ کباب جو سیخ پر لگا کے انگاروں پر سینکے ہیں۔ فارسی ترکیب مذکر، فصیح، رائج۔

کباب سیخ ہیں ہم کروٹیں ہر سو بدلتے ہیں
جل اٹھتا ہے جو یہ پہلو تو وہ پہلو بدلتے ہیں — اکبر

کباب شامی :- ایک قسم کے کباب کا نام (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے اسے شامی کباب کہتے ہیں۔

کباب کا آنسو :- وہ پانی جو سیخ کے کباب میں سے سکتے وقت نکلتا ہے۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

دیکھا پگھلنا دل کا رخ آتشیں پہ آج
آئینہ ہو گیا ہے یہ آنسو کباب کا — صبا

قول فیصل۔ اسی کو اشک کباب بھی کہتے ہیں۔

کباب کرنا :- ۱ کباب تیار کرنا۔ کباب بنانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دکھائے رندوں کو نیرنگی شراب گھٹا
بنے گزک کرے طاؤس کو کباب گھٹا — صبا

کباب کرنا :- ۲ جلانا، تکلیف دینا، رنج دینا اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

شراب پینے کا تھا ابر میں مزہ اے چرخ
کباب کرنے کو کیوں آفتاب نکلا ہے — امانت

کباب کرنا :- ۳ (کنایۃً) رشک سے دل جلانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

غیر کے ہاتھوں سے پی تو نے شراب اچھا کیا
رشک سے میرے کیا دل کو کباب اچھا کیا — ظفر

کباب لگانا :- سیخ کے کباب تیار کرنا اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بعضوں نے کباب لگا کر تھیلیوں کے حاضر کئے ہیں۔ یہ مزدور کباب کھا رہی ہے (طلسم خیال سکندری)

قول فیصل۔ اس کا لازم "کباب لگنا" بھی رائج ہے۔

کباب لگانا :- ۲ آتش رشک و حسد میں جلانا اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

مرے نصیب میں جلنا ہے آپ کے لیے عیش
مرے کباب لگائیں پئیں حضور شراب — رشک

کبابن :- کباب بیچنے والی عورت، مؤنث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کبابہ :- ایک دوا کا نام، فارسی مذکر، رائج۔
قول فیصل۔ اسی کو کبابہ خنداں بھی کہتے ہیں

کباب ہونا :- ۱ سوختہ ہونا، بریاں ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گرے ہے شاخوں سے بلبل کباب ہو ہو کر
لگی ہے پھول کھلے یا لگی چمن میں آگ — رند

محل صرف۔ اکثر آشیانوں کے چھوٹے چھوٹے بچے بھی کباب ہو گئے۔ (فسانہ آزاد)

کباب ہونا :- ۲ (دل کے ساتھ) دکھ پانا۔ رنج اٹھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہجر میں کیا پیوں شراب کہ دل
ہو رہا ہے کباب اے قاصد — ناسخ

کباب ہونا :- ۳ حسد یا رشک سے جلنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

غیر دل سے مل چلے تم مست شراب ہو کر
غیرت سے ہو گئے ہیں یکسو کباب ہو کر — میر

اے ترک مست بہر خدا صید گاہ چل
آہو کباب ہوتے ہیں شوق شکار میں — آتش

کباب ہونا :- ۴ نہایت برا لگنا۔ ناگوار گزرنا اردو صرف، متروک۔

مجھ کو مست شراب ہونا تھا
محتسب کو کباب ہونا تھا — سالک دہلوی

کباب ہونا :- ۵ غصہ میں لال ہو جانا۔ آگ بگولہ ہونا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

دیا ہنس کے ملکہ نے اس کو جواب
تو کاہے کو ہوتی ہے دل میں کباب — (لذت عشق)

کبابی :- ۱ کباب بنا کر بیچنے والا۔ فارسی مذکر قلیل الاستعمال۔

تری دعوت کے لیے کرتا ہے بلبل کو کباب
باغباں پر ہے گماں سب کو کبابی ہو گیا — اسیر

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے لکھا ہے۔ "لکھنؤ میں اس جگہ کبابیا" ہے اس پر اعتراض کرتے ہوئے صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں۔ "اللہ اللہ لکھنؤ کی زبان سے یہ بے خبری لکھنؤ میں دونوں لفظ مستعمل ہیں۔ پھیری لگا کر بیچنے والا کبابیا ہے۔ ہم کبابی نان بائی کہتے ہیں۔ نہ کہ کبابیا نان بائی۔ کبابی کی دوکان سے کباب لے آؤ نہ کہ کبابیے کی دوکان سے کباب لے آؤ" (فرہنگ اثر)

مؤلف تہذیب اللغات کے نزدیک

کبابی اور کبابیا دونوں ایک ہی معنی میں مستعمل ہیں لیکن یہ بہت محتاط اور تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے عام طور سے زبانوں پر کوابی اور "کوابیا" ہے۔ صاحب فرہنگ اثر کی یہ تفریق صحیح نہیں کہ پھیری لگا کے بیچنے والے کو "کبابیا" کہتے ہیں۔ عام طور سے پھیری لگا کے بیچنے والے کو "کباب والا" کہتے ہیں۔ کبابی یا نانبائی اب کوئی نہیں بولتا۔

کبابی :- ص کباب کرنے کے لائق مرغ۔ اردو، صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کبابیا :- کبابی۔ اردو، صفت، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس جگہ "کوابیا" زیادہ بولتے ہیں۔

کبادہ :- (بفتح اول و دوم و چہارم) نرم کمان، مشق کرنے کی کمان۔ فارسی مذکر قلیل الاستعمال۔

دکھا کر آگ سیدھی کئیں کمانیں بھی کبادے کی
بھرے ترکش میں ناوک خنجروں پر باڑھ رکھوائی طباطبائی نظم

قول فیصل۔ کمزور کمان کے معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں۔

یہاں ناتوانی زیادہ ہوئی
کماں کھنچتے کھنچتے کبادہ ہوئی (شاہ اودھ) اختر

عربی میں کباد بکسر اول بمعنی رنج سہنا ہے۔ فارسیوں نے کبادہ بفتح اول بمعنی نرم کمان استعمال کیا ہے۔

کبادہ :- ص بیزم۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ "بیزم" ہی بولتے ہیں۔

کِبار :- (بالکسر) کبیر کی جمع۔ بڑے آدمی، بزرگ آدمی۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کبَاڑ :- (بالفتح) مختلف قسم کا ناقص اسباب اردو مذکر، عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ زیادہ کاٹھ کباڑ ایک ساتھ ملا کے بولتے ہیں۔

کباڑخانہ :- وہ جگہ جہاں ٹوٹا پھوٹا بے مصرف اسباب ڈھیر ہو۔ کنایتہً وہ گھر جس میں چیزیں بے ترتیبی سے پڑی ہوں۔ اردو مذکر، عوام کی زبان۔
محل صرف۔ تم نے کمرے کو بالکل کباڑخانہ بنا رکھا ہے کوئی چیز قاعدے سے نہیں رکھی ہے۔

کباڑِی :- پرانا اسباب اور مستعمل چیزیں بیچنے والا۔ نیلام کا لایا ہوا مال فروخت کرنے والا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ "کباڑیا" بولتے ہیں۔

کبائر :- کبیرہ کی جمع، بڑے گناہ۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کبِت :- (بفتح اول وکسر سوم) ہندی کا شعر ہندی مذکر، اہل ہنود کی زبان۔

کب تک :- کس وقت تک، کہاں تک، تا کے، انتہائے زمانہ کے استفہام کے واسطے۔ اردو، فصیح، رائج۔

ہائے کب تک نہ میں گھبراؤں گا اے دست جنوں
اب تو دامن بھی نہیں ہے کہ بہل جاؤں گا تسلیم

قول فیصل۔ اس جگہ "کب تلک" بھی بولتے تھے جو اب متروک ہے۔

خون دل کب تلک پیے کوئی
بے جیا بن کے کیا جیے کوئی (زہر عشق)

کب تھوکتے ہیں :- کبھی متوجہ نہیں ہوتے بالکل خیال نہیں کرتے ہیں۔ اردو صرف غیر فصیح رائج۔

جواں مردوں کو رغبت زال دنیا سے نہیں مطلق
کب اس پر تھوکتے ہیں وہ کہ یہ قحبہ ضعیفہ ہے معروف

کَبِد :- (بفتحتین) کلیجا، جگر، مذکر، اطبا کی اصطلاح

قول فیصل۔ اس کی جمع "اکباد" ہے۔

کبڈّا :- بے ڈول، بے ہنگم، اردو مذکر۔ عوام اور عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال

محل صرف۔ ہاتھی کا ملنا محال ہے اور اونٹ خواجہ صاحب کو پسند نہیں کاواک اور کبڈا جانور ہے (فسانۂ آزاد)

کبَڈّی :- (بفتح اول و دوم و سوم مشدد مکسور) لڑکوں کے ایک کھیل کا نام جس میں دو گروہ بناتے ہیں بیچ میں ایک حد فاصل مقرر کر کے مٹی کا ڈھیر رکھتے ہیں جس کو پالا کہتے ہیں۔ ایک لڑکا ایک گروہ کی طرف سے دوسرے گروہ کی حد میں "کبڈی کبڈی" کہتا ہوا جاتا ہے وہ اگر مخالف کے کسی آدمی کو چھو کر بغیر دم ٹوٹے پالے تک آئے تو یہ اسے مار آیا۔ وہ گروہ میں سے نکل کے علیحدہ جا بیٹھتا ہے اور اگر طرف ثانی کے کسی شخص نے اس کو پکڑ لیا اور پالے تک بولتے ہوئے نہ آنے دیا تو یہ مر گیا۔ اسی طرح کھیلتے کھیلتے کسی گروہ کے سب آدمی مر جاتے ہیں تو وہ گروہ ہار جاتا ہے۔ اردو مونث عوام کی زبان۔

سر مژگاں پہ آ کر دوڑتے ہیں طفل اشک ایسے
کبڈی کھیلتے ہیں جس طرح بیراک ساحل پر ابیر

قول فیصل۔ اس کا صرف کھیلنا کے ساتھ ہے

کبڈتی :- ص کمپا، وہ لکڑی جس میں لاسا لگا کر جانور پکڑتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اسے چھڑ یا کمپا کہتے ہیں۔

کِبر :- (بالکسر) تکبر، غرور، گھمنڈ، اپنے کو بڑا جاننا۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کبر کس کس کے لئے باعث تذلیل ہوا
مورد لعن تکبر سے عزازیل ہوا ناظم رامپوری

قول فیصل - اس کا استعمال مختلف صورتوں سے ہے مثلاً (کبر خاک میں مل جانا)

کبر سب خاک میں مل جائے گا مغروروں کا
اک ذرا گور غریباں میں گزر ہونے دو امیر

(کبر سے خالی رکھنا)

راس مطلب ہے کہ سر کبر سے رکھنا خالی
نہ ہوں سرتاب وہ سودا جہاں بھر دینا رشک

کبر و نخوت ملا کے زیادہ بولتے ہیں - اسی طرح کبر و غرور بھی ملا کے استعمال کرتے ہیں ۔

کَبَرا :- (بالفتح) ابلق، کالے اور سفید رنگ کا - اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج -

قول فیصل - عوام اس شخص کو بھی کبرا کہتے ہیں جسے برص یعنی سفیدی کا عارضہ ہو تا ہیث کے لئے کبری مختص ہے ۔

کِبَرِ سِن :- کہن سال بوڑھا، پیر عمر رسیدہ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ اس جگہ کبیر السن، بولتے ہیں -

کِبَرِ سِنی :- بڑھاپا، عمر کی بڑائی - فارسی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

قول فیصل - زبانوں پر سکون با (کبر سنی) ہے -

کُبْریٰ :- (بالضم - تلفظ = کُبْرا) بہت بڑی بہت بزرگ، اکبر کی تانیث - عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

محل صرف - ماں، باپ، استاد اور بزرگ کی خدمت انسان کے لئے سعادت کبری ہے -

قول فیصل - تنہا مستعمل نہیں عربی فارسی ترکیب کے ساتھ ہی زبانوں پر ہے جیسے خدیجۃ الکبریٰ، مریم کبریٰ زینب کبریٰ، قیامت کبریٰ وغیرہ

کُبْریٰ :- ۲ منطق کی شکل کا دوسرا قضیہ عربی - اصطلاح منطق

محل صرف - یہ استدلال تو ایسا ہے کہ کوئی کسی کو کہے کہ تم نماز جماعت نہیں پڑھتے اور جو نماز جماعت نہ پڑھے وہ رافضی ہے تو تم بھی رافضی ہوا اور ظاہر ہے کہ اس شخص کا کبریٰ مسلّم نہیں (دربار اکبری)

قول فیصل منطق میں صغریٰ اور کبریٰ دو قضیوں سے نتیجے نکالتے ہیں پہلے قضیہ کو صغریٰ اور دوسرے کو کبریٰ کہتے ہیں

اگر پیالہ ہے صغریٰ تو ہے سبو کبریٰ
نتیجہ یہ ہے کہ سرمست ہیں صغیر و کبیر ذوق

کُبْریٰ :- ۳ امام حسینؑ کی بڑی صاحبزادی جن کا پورا نام فاطمہ کبریٰ تھا - امام حسینؑ کے ساتھ زینبؑ و ام کلثومؑ کی طرح آپ بھی واقعات کربلا میں شریک رہیں - بعد شہادت امام اپنے بھائی امام زین العابدینؑ اور اپنی پھوپھیوں اور ماں بہنوں کے ساتھ قید شام کی سختیاں بھی اٹھائیں -

کِبْرِیا :- (بکسر اول و سوم) خدا کا نام - فارسی مذکر، رائج -

بے حد کو حبس خانۂ حد سے چھڑائے گا
تو کبریا کو دام عدد سے چھڑائے گا جوش ملیح آبادی

قول فیصل - یہ عربی لفظ ہے - عربی میں اس کے معنی ہیں بزرگی، بڑائی - فارسی والوں نے خدا کے نام کی جگہ استعمال کیا ہے

کِبْرِیائی :- اونچا درجہ عظمت و بزرگی، برتری، خدا کی صفت - فارسی صفت، مونث، فصیح، رائج -

محل صرف - اگر سارے آدمی شبانہ روز عبادت کریں تو اس کی عظمت و کبریائی میں ذرا بھی نہ افزونی ہوگی (توبۃ النصوح)

کِبْرِیت :- بکسر اول و سوم و یائے معروف) گندھک عربی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کیوں کر اس سے ملائے ہم کو کوئی
سرخ کبریت مل نہیں سکتی (قران السعدین)

قول فیصل - فارسی میں دیا سلائی کو بھی کہتے ہیں -

کبریت احمر :- ۱ لال گندھک جو نہایت کمیاب اور اکسیر کا جزو اعظم ہے - فارسی ترکیب، مونث، قلیل الاستعمال -

کبریت احمر :- ۲ مجازاً - معدوم، کمیاب، عنقا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - ان معنی میں بہت کم زبانوں پر ہے -

کُبْڑا :- (بالضم) جس کی پیٹھ پر کوبڑ نکلا ہو - جس کی پیٹھ جھک گئی ہو - اردو صفت، مذکر، غیر فصیح، رائج -

قول فیصل - مونث کو کبڑی کہتے ہیں -

کُبْڑاپن :- پیٹھ کا خم، کبڑا ہونا - اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج -

کَبَڑَن :- (بالفتح اول و سوم) ترکاری بیچنے والی مسلمان عورت، کبڑیا کی تانیث - اردو مونث، رائج -

اونچی دکان کبڑن کیا سبز رنگ بیٹھی
سویا جو پاس ہوتا جو چاہتی سو لیتی للّا علم

کبڑی :- ٹیڑھی چھڑی - اردو مونث، قلیل الاستعمال

کَبَڑِیا :- (بفتح اول و دوم) ترکاری بیچنے والا مسلمان سبزی فروش - اردو، مذکر، رائج -

کبڑی تو لاکھ چاہے جب کب چلنے بھی دے :- چاؤ بہت کچھ مگر مجبوریاں لاحق - اردو مثل، عورتوں کی زبان -

کبڑیے کی اگاڑی قسائی کی پچھاڑی :- کبڑیے کے یہاں جب سبزی خریدے تو ہوشیاری یہی ہے کہ پہلے خریدے اس لئے کہ کبڑیا پہلے صاف سبزی بیچتا ہے اور آخر میں خراب مال فروخت کرتا ہے اور قسائی کے یہاں جب گوشت خریدے تو آخر میں اس لئے کہ قسائی ابتدا میں خراب مال بیچتا ہے اور آخر میں اچھا مال فروخت کرتا ہے - اردو مقولہ، رائج ۔

کب سے :- ۱ کس وقت سے، کتنے زمانے سے، کتنی مدت سے - اردو صرف، فصیح، رائج ۔

محل صرف - یہ زمین تمہارے قبضے میں کب سے ہے - تمہیں اس کا ثبوت دینا ہوگا -

کب سے :- ۲ دیر سے، عرصے سے، مدت سے ۔

وصہ دراز سے ، مدت سے ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

آواز اب شبیہ پیمبر شتاب دو
کب سے تمھیں پکار رہا ہوں جواب دو　　ادیب لکھنوی

کبک :- (بالفتح) ایک قسم کا خوشنما تیتر ، جس کی چونچ اور پنجے سرخ ہوتے ہیں ۔ فارسی ، مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

دیکھ کر رفتار تیری باغ میں
کبک اپنی چال سے شرما گیا　　رضا لکھنوی

قول فیصل ۔ یہ پرند اپنی دلکش رفتار کے لیے مشہور ہے ۔

چل نہیں سکتا ہے ہرگز تیری اٹکھیلی کی چال
پاؤں میں موچ آئے گی کبک ایسی ٹھوکر کھا نہ ۔　　آتش

گلشن میں دونوں رخش فلک سیر ہو گئے
چال اپنی کبک بھول گئے ہوش کھو گئے　　مہذب

اسے چاند کا عاشق کہا جاتا ہے اس لیے کہ چاندنی رات میں یہ رات بھر اڑا کرتا ہے ۔

مانند کبک وصل کا ارمان رہ گیا
اک شب رہے کبھی نہ کسی مہ لقا کے ساتھ　　بحر

جب زمانے میں برف زیادہ گرتی ہے تو کبک جھاڑیوں میں چھپ جاتے ہیں ۔ شکاری ہکوا کرتے ہیں تو جھاڑیوں سے نکل کر برف کے سوراخوں میں اپنے سر کو چھپا لیتے ہیں اور گویا یہ سمجھتے ہیں کہ ہم چھپ گئے ۔ شکاری انھیں پکڑ پکڑ کر اپنے تھیلوں میں رکھ لیتے ہیں ۔

کب کا :- کس زمانے کا ، کتنی مدت کا ، کتنے دنوں کا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

کیے جو نالے تو نکلا بخار سینے کا
بھرا ہوا تھا مرے دل میں یہ دھواں کب کا　　رند

کب کا :- بہت دیر سے ، عرصے سے مدت ہونے کی جگہ ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

کیا ہے درد جدائی نے نیم جاں کب کا
جواب دے چکی ہے جان ناتواں کب کا　　رند

کب کب :- کس کس وقت کن کن دن ۔ اردو صرف ، غیر فصیح ، رائج ۔

کب کب تری گلی میں ہم بیقرار آئے
سو بار جی نے چاہا تو ایک بار آئے　　رند

کبک دری :- پہاڑی چکور جو قد میں بڑا خوب صورت اور نہایت خوش رفتار ہوتا ہے فارسی ترکیب ، مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

سارا چلن خرام میں کبک دری کا ہے
گھونگھٹ نئی دلہن کا ہے چہرہ پری کا ہے　　میر انیس

قول فیصل ۔ مؤلف نور اللغات و فرہنگ آصفیہ نے اسی کو کبک کہساری یا کوہی بھی لکھا ہے ۔ جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کب کے :- بہت دیر سے ، بہت پہلے کبھی کے ۔ اردو صرف ، غیر فصیح ، رائج ۔

غم دوراں اٹھائے کب کے بیٹھے
کہ سب مل کر کلیجا کھا رہے ہیں　　جلیل

کب کے گئے پہنچے :- بڑی دیر ہوئی ۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل ۔ اس کی کوئی خصوصیت نہیں ۔ کب کے پہنچ گئے ۔ کب کے کھا چکے ہوتے وغیرہ کی صورت ہیں جو اپنے اپنے محل پر بولے جاتے ہیں ۔

کب لگ :- کب تک ۔ اردو صرف ، متروک ۔

اگر تجھ کو چلنا ہے چل میرے ساتھ
یہ کب لگ تو باتیں بناتا رہے گا　　سودا

کبوتر :- (بفتح اول و چہارم و واو معروف) ایک مشہور پرند کا نام ۔ فارسی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

خط بھیجیں ہم اتنے کہ بنے نامہ بری اب
عنقا ہے زمانے میں کبوتر نہیں ملتا　　تسلیم

قول فیصل ۔ عام طور سے دو قسم کے کبوتر ہوتے ہیں ایک دیسی اور ایک جنگلی ۔ دیسی کی بھی دو قسمیں ہیں گورے اور گرہ باز ۔ گورے گھر ہی میں پلتے ہیں ان میں کچھ ٹکڑی کی شکل میں اڑائے جاتے ہیں ۔ اور کچھ نہیں اڑائے جاتے گورے کی بہت سی قسمیں ہیں ۔ شیرازی ، خرقہ بند ، چلپوٹیا ، چپ ، پدنی ، کابرہ ، چتیت ، تیرہ ، سنیھا ، کالا مینا ، زاغ ، جوگیا ، ہونیا وغیرہ وغیرہ ان کی مختلف رنگ کی آنکھیں ہوتی ہیں ، مگر آنکھ زردی آنکھ ، گرہ باز کبوتر بھی پالے جاتے ہیں ۔ مگر ان کو چھتری پر بٹھا کر اڑاتے ہیں ۔ یہ قلا کھیلتے ہیں اور بعض اتنے بلند اڑتے ہیں کہ نظر سے اوجھل ہو جاتے ہیں ۔ جب بالکل نہیں دکھائی دیتے تو کبوتر باز لگن یا اور کسی ظرف میں پانی بھر کے دیکھتے ہیں تو دکھائی دینے لگتے ہیں ۔ یہ بھی مختلف قسم کے ہوتے ہیں ۔ مثلاً ہرے ، سفید ، عنبر سے وغیرہ گرہ بازوں کی آنکھیں ایک ہی قسم کی ہوتی ہیں ۔ ان کی آنکھ کا حلقہ سفید ہوتا ہے ۔ جنگلی جنھیں جنگلی کبوتر بھی کہتے ہیں ۔ یہ ہمیشہ مسجدوں کے گنبدوں اور برجوں امام باڑوں اور پرانی غیر آباد عمارتوں میں اپنا آشیانہ بناتے ہیں ۔ یہ خود جنگل میں جا کے اپنا دانہ مہیا کرتے ہیں ۔ خود بھی کھاتے ہیں اور اپنے بچوں کو جا کے بھراتے ہیں یہ کبوتر نیلے رنگ کے ہوتے ہیں ۔ کبوتر بازوں نے انتہائی کوشش کی کہ یہ کبوتر دیسی کبوتروں کی طرح پالے نہ جا سکے حد ہے کہ اگر کسی کبوتر باز نے جنگلی کبوتروں کے انڈے دیسی کبوتروں میں بٹھا کے بچے نکلوائے تو بچے جوان ہونے پر اڑ کے چلے گئے اور جنگلی کبوتروں

میں مل گئے قدیم زمانے میں کبوتروں کے ذریعہ خط بھی بھیجے جاتے تھے بچے کبوتر یا کسی پرند کے تھپیروں کو جمع کرکے اڑاتے ہیں اور ان کو بھی کبوتر کہتے ہیں۔

کبوتر اٹھانا:۔ (متعدی) ٹکڑی کے کبوتروں کو اڑانا۔ اردو صرف، کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ شہزادے لیتھے کے کا بڑے کی ٹکڑی تقریباً ڈیڑھ سو کبوتروں کی تھی جب چھت سے لائے جاتے تھے اور اڑا کرتے تھے تو ۔۔۔ کون پر سایہ ہوتا تھا۔

قول فیصل۔ اس کا لازم کبوتر اٹھنا بھی زبانوں پر ہے۔

کبوتر اڑانا:۔ (متعدی) ٹکڑی کے کبوتروں کو پرواز میں لانا تاکہ وہ دوسرے کے کبوتروں سے لڑیں۔ اردو صرف، کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

محل نظم۔ کبوتروں کا شوق وہ شوق ہے کہ کبوتر اڑانے کا شوق جسے بھی ہوا اس نے زندگی بھر کبوتر بازی نہیں چھوڑی۔

قول فیصل۔ بچے کبوتر اور کسی پرند کے دسو کے پر اڑاتے ہیں اور انھیں بھی کبوتر اڑانا کہتے ہیں یہ ایک قسم کا کھیل ہے۔

مرغ دل تب سے آپ کا ہے صید
جب کبوتر اڑاتے تھے پر کا ناسخ

ٹکڑی کی شکل میں اڑائے جانے والے کبوتروں کو اڑان کے کبوتر کہتے ہیں

کبوتر اڑنا:۔ (لازم) کبوتر کا فضا میں مصروف پرواز ہونا۔ اردو صرف، کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ کبوتر بازوں نے شکری کبوتر کی یہی تعریف کی ہے کہ وہ جس چھت سے اڑتا ہے اسی چھت پر پلٹ کے بیٹھتا ہے۔

قول فیصل۔ بچے کبوتر اور کسی پرند کے پروں سے کھیلتے ہیں ان کے اڑنے کو کبوتر اڑنا کہتے ہیں

بچ گئے بال و پر بلبل گر اطفال میں
کوئی کہتا تھا کہ اڑتے ہیں کبوتر باغ میں ۔ بحر

کبوتر باز:۔ ٹکڑی کے کبوتروں کو چھت سے اڑا کے دوسری ٹکڑیوں سے لڑانے والا۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

یوں سراسیمہ ہے صحبت میں اسیر دل کے قریب
حال گھر ہے جیسے قابو کے کبوتر باز میں ۔ اسیر

کبوتر بازی کی چھتری:۔ وہ چھتری جو ایک بڑے بانس کی چھڑ پر باندھ کر کبوتر باز اپنے گھر میں نصب کرتے ہیں اور اس پر کبوتر بیٹھتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کبوتر باز جو صرف گرہ باز کبوتر پالتے اور اڑاتے ہیں وہی چھتری سے کام لیتے ہیں۔

کبوتر بازی:۔ کبوتر اڑانے کا مشغلہ۔ فارسی ترکیب مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ قدیم زمانے میں دہلی اور لکھنؤ میں کبوتر بازی کا بڑا زور تھا۔ اب گرانی کی وجہ سے کمی ہوگئی ہے۔

کبوتر با کبوتر باز با باز
کند ہم جنس باہم جنس پرواز

ہر شے اپنی جنس کی طرف رجوع کرتی ہے فارسی مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ فارسی کا شعر ہے جو بطور ضرب المثل زبانوں پر ہے۔ مولف نور اللغات نے لغت کا حجم بڑھانے کے لیے پہلے مصرعے کو دوسرا اور دوسرے کو پہلا کر دیا ہے شعر در اصل اس طرح ہے۔

کند ہم جنس باہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز

کبوتر بند کرنا:۔ کبوتروں کو ڈربوں میں بند کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ڈربے میں مرغیاں بند کی جاتی ہیں۔ کبوتروں کو ڈھابلی یا کسی کوٹھری وغیرہ میں بند کرتے ہیں۔

کبوتر بند ہونا:۔ گرہ باز کبوتر کا اتنا بلند ہو کے اڑنا جو حد نظر سے بھی آگے ہو اردو صرف، کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ سنے خاں رکاب گنج والے کے کبوتروں میں یہ صفت تھی کہ صبح کو چھتری سے اڑ کے بند ہو جاتے تھے اور مغرب سے کچھ پہلے اترتے تھے۔

کبوتر پر:۔ ایک قسم کا کبوتر ہے جس کے پاؤں پر بھی پر ہوتے ہیں وہ اڑنے میں بہت کمزور ہوتا ہے۔ فارسی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں ایسے کبوتر کو پاموز کہتے ہیں۔

صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ:۔ "لکھنؤ میں ایسے کبوتر کو پاموز کہتے ہیں یا شیرازی" (فرہنگ اثر)

مگر یہ ضروری نہیں کہ جو کبوتر شیرازی ہو وہ پاموز بھی ہو۔ کیوں کہ اڑان کے شیرازی عام طور سے پاموز نہیں ہوتے۔

کبوتر حرم:۔ حرم کے کبوتر کا شکار کرنا منع ہے۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ مولف نور اللغات کو کبوتر حرم کے معنی یہ لکھنا چاہیے تھے کہ وہ کبوتر جو خانہ کعبہ

رہتے ہیں۔ احترام کعبہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ان
کا شکار شرعاً ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔

کبوتر خانہ: اِمذ وہ جگہ جہاں کبوتر بند کئے
جاتے ہیں۔ فارسی مذکر، قلیل الاستعمال۔

کبوتر خانہ:۔ وہ جگہ جہاں آمد و رفت لگی
رہے۔ مسافر خانہ۔ سرائے وہ جگہ جہاں پر
ایک آوے اور ایک جاوے۔ (مخزن المحاورات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کبوتر کا تباہ ہونا:۔ کبوتر کا گھر سے اڑ کے
راستہ بھولنا اور چاروں طرف اڑتا پھرنا۔ اردو حرف
کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

محل ورود۔ کل سے مجھے بڑا صدمہ ہے میرے چار پٹھے
جو پاک بھی ہو گئے تھے۔ تباہ ہو گئے۔

کبوتر ٹکڑی کا:۔ وہ کبوتر جو ایک ساتھ
چھت پر اڑائے جاتے ہیں تاکہ دوسرے کی
ٹکڑی سے لڑیں۔ اردو حرف، کبوتر بازوں کی
اصطلاح۔

بے پر د بالی میں شیخ و برہمن سے ہیں جدا
ان کی ٹکڑی کے کبوتر ہیں نہ ان کے غول کے — شاد

کبوتر کا چرنا:۔ کبوتر کا اپنے گھر کے علاوہ کسی
دوسرے مقام پر دانہ کھانے کا عادی ہونا۔ اردو
حرف، کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

کیا ہوئے گے خط کو لے کے مرے راہ میں تباہ
کوچے میں یار کے ہیں کبوتر چرے ہوئے — آتش

قول فیصل۔ ایسے کبوتر جو گھر میں دانہ کھانے
کے بجائے کھیتوں وغیرہ میں جا کے اپنا پیٹ بھر
کے چلے آتے ہیں۔ ان کو چرنیا کے کبوتر کہتے ہیں

کبوتر کا گونجنا:۔ کبوتر کا مست ہو کے
غٹرغوں کی آواز نکالنا۔ اردو حرف، کبوتر
بازوں کی اصطلاح۔

نامہ کیا یار کو پہونچایا کہ معراج ہوئی
عرش پر بیٹھ کے گونجے گا کبوتر اپنا — بحر

کبوتر کھولنا:۔ کبوتروں کو وقت معینہ پر ڈھابلی
وغیرہ سے باہر نکالنا۔ اردو حرف۔ کبوتر بازوں کی
اصطلاح۔

کبوتر کی طرح لوٹنا:۔ نہایت تڑپنا
لوٹن کبوتر کے مانند زمین پر لوٹنا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں لوٹن کبوتر ہو جانا۔
ہر کبوتر زمین پر نہیں لوٹتا۔

کبوتر لڑانا:۔ کبوتروں کی ٹکڑی کو اڑا کے دوسرے
کی ٹکڑی سے لڑانا۔ اردو حرف۔ کبوتر بازوں کی
اصطلاح۔

نہ لڑائیں گے کبوتر نہ لڑائیں گے تکنگ
کوٹھے پر ان کو ہے منظور لڑانا آنکھیں — رشک

کبوتر مارنا: اِمذ صیدی کے کبوتر کو پکڑنا۔ اردو
حرف، کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

الحذر اے طائر دل! دیکھئے ہوتا ہے کیا
جان پر کھیلے ہیں ہم اس کا کبوتر مار کے — مصحفی

کبوتر مارنا: ۲ مذ کبوتر کا شکار کرنا۔ اردو حرف
فصیح، رائج۔

طائر نامہ بر اپنا تو نہ ہوا اے تقدیر
آج سنتا ہوں کوئی اس نے کبوتر مارا — داغ

کبوتری: ۱ مث (بسکون چہارم) کبوتر کی مادہ،
اردو مونث، فصیح، رائج۔

محل ورود۔ افسوس ہمارے شیرازی کا جوڑا بیکار
ہو گیا۔ کبوتری کو بلی لے گئی۔

کبوتری: ۲ مث (کنایۃً) ناچنے والی، دہقانی
عورت، اردو مونث، متروک۔

یہ لونڈا جان کی بلا بازیاں جو کھاتا ہے
کبوتری کا جنا ہے وہ یا کسی نٹنی کا — جان صاحب

کبوتری: ۳ مث (کنایۃً) خوبصورت عورت۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ بالعموم نہیں بولتے۔

کبود: ۱ صفت (بفتح اول و ضم دوم و واؤ معروف) نیلا
نیلگوں، آسمانی۔ فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کبود رنگ ہے مستی کہ میرے ہونٹھ ہیں لال
ملیں جو دونوں تو پیارا نہ کیوں اودھا ہو — ناسخ

کبود: ۲ صفت آسمان کی صفت میں مستعمل ہے۔ فارسی
قلیل الاستعمال

چرخ کبود جس کو سمجھتے ہیں اہل خاک
نالے کئے ہیں ہم نے ہوا ہے دھواں بلند — اثیر

کبود چشم:۔ (بسکون چہارم) وہ شخص جس کی آنکھ
میں سبزی یا نیلاہٹ جھلکتی ہو۔ فارسی صفت،
قلیل الاستعمال۔

کبود ہونا:۔ نیلا ہونا۔ اردو حرف، قلیل الاستعمال۔

مال ہوئے مستی سے لب ان کے کبود
پیٹ کر منہ ہم نے یاں نیلا کیا — رند

کبودی:۔ (واؤ معروف) نیلاہٹ، سیاہی
فارسی مونث، قلیل الاستعمال۔

دانتوں کی کبودی، دہن مار کا چھالا۔ — انیس

کبودی چشم:۔ (باضافت) آنکھ کا نیلا پن
جو علم قیافہ میں بے وفائی کی علامت ہے فارسی
مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کبھو:۔ (واؤ معروف) کبھی، کسی وقت،
اردو، متروک۔

دل سے عشق رخ نکو نہ گیا
جھانکنا تاکنا کبھو نہ گیا — میر

کبھی ہے ۱؎ کسی وقت، کسی گھڑی۔ اردو، فصیح، رائج۔

مارتے ہو نہ جلاتے ہو کبھی عاشق کو
نہ جفا آتی ہے تم کو نہ وفا آتی ہے ‏ ‏امیر مینائی

کبھی ہے ۲؎ شاذ و نادر۔ اتفاقاً۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

امیر ایسے ویسے تو مضموں ہیں لاکھوں
نئی بات کوئی کبھی سوجھتی ہے ‏ ‏امیر

کبھی ہے ۳؎ آئندہ آنے والے زمانے میں۔ اردو، فصیح، رائج۔

جاتے ہوئے شوق میں جب اس چمن سے ذوق
اپنی بلا سے باد صبا اب کبھی چلے

قول فیصل۔ گذرے ہوئے زمانے کے لیے بھی کہتے ہیں

میں نے کہا کبھی تو ہمارے بھی کوئی تھے
بولے کبھی نہیں مرے تم کوئی بھی نہیں ‏ ‏انشا

کبھی ہے ۴؎ استفہام انکاری کے واسطے۔ اردو، فصیح، رائج۔ (نفسی ہ) کبھی تمھارے باوا نے ایسی چیز دیکھی ہے

محل صرف۔ آج جو تم بڑے عہدے پر فائز ہو گئے ہو تو دماغ خراب ہو گیا ہے۔ کبھی تمھارے بزرگوں نے بھی یہ خواب دیکھا ہے۔

کبھی ہے ۵؎ ہرگز، بالکل کی جگہ۔ اردو، فصیح، رائج۔ محل صرف۔ میں کبھی اس بات کو گوارا نہیں کر سکتا کہ آپ تشریف اب آپ کے میرے گھر تشریف لائیں

قول فیصل۔ زور دینے کے محل پر لفظ بھی کے اضافے کے ساتھ (کبھی بھی) بولتے ہیں جیسے میں کبھی بھی یہ گوارا نہیں کر سکتا کہ آپ بمبئی کا ٹکٹ خرید کے مجھ کو دیں۔

کبھی ہے ۶؎ کسی لمحہ، ایک وقت میں۔ اردو، فصیح، رائج۔

نہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں ‏ ‏غالب

قول فیصل۔ ان معنی میں تکرار کے ساتھ بولتے ہیں

کبھی تو ہے۔ (آئندہ زمانے کے لیے) ایک وقت ایسا ضرور آئے گا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

ش لمحہ۔ یہ میری کبھی تو سنو گے آئیں گے ‏ ‏لا اعلم

قول فیصل۔ جب گذشتہ زمانے کے لیے بولیں گے تو مفہوم ہوگا۔ حقیقت میں ایسا کوئی وقت تھا۔

میں نے کہا کبھی تو ہمارے بھی کوئی تھے
بولے کبھی نہیں مرے تم کوئی بھی نہیں ‏ ‏انشا

کبھی تولہ کبھی ماشہ ہے۔ اس شخص کی نسبت کہتے ہیں جس کی حالت بدلتی رہتی ہو غیر مستقل مزاج۔ کبھی کچھ کبھی کچھ۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔

کیا کہوں اپنے مہتمن کا حال، ہم کبھی تولہ اور کبھی ماشہ ‏ ‏میر حسن

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں یوں بولتی ہیں یہ گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشہ۔

کبھی دھونی تلی کا تیل بھی سر میں ڈالا تھا ہے۔ واعیہ بہت کچھ حقیقت کچھ نہیں۔ اردو صرف، متروک

محل صرف۔ عطر بھی لگاتے ہیں! کبھی دھونی تلی کا تیل بھی سر میں ڈالا تھا۔ (رتن ناتھ سرشار)

کبھی رات بڑی کبھی دن بڑا ہے۔ زمانہ ایک حال پر نہیں رہتا۔ اردو مثل۔

(رباعی)
ہر چند ہر اک امیر موتمن ہے بڑا
پر حق تو یہ ہے امیر محسن ہے بڑا
احسان کرو اعتماد امارت پہ نہیں
ہے رات کبھی بڑی کبھی دن ہے بڑا ‏ ‏ناسخ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "ناسخ کی رباعی میں چونکہ پہلے رات پھر دن کا ذکر ہے۔ لہٰذا یہی محاورے کی ترتیب ہو گئی۔ حالانکہ محاورہ ہے۔ کبھی کا دن بڑا کبھی کی رات بڑی"

ناسخ نے کبھی رات بڑی کبھی دن بڑا" نظم کیا ہے موجودہ دور میں متروک ہے۔ اب عام طور سے یوں بولتے ہیں۔ کبھی کے دن بڑے کبھی رات۔ قدما اس محاورے کو یوں بولتے تھے۔ کبھی کا دن بڑا کبھی کی رات بڑی۔

حدیث زلف درازاں کے رخ کی بات بڑی
کبھی کا دن ہے بڑا اور کبھی کی رات بڑی ‏ ‏میر

کبھی زمین پر کبھی آسمان پر ہے۔ بہت زیادہ غصے میں ہونے کی جگہ اردو صرف، عورتوں کی زبان؛ قلیل الاستعمال۔

لہو سے کا بھی سوال غضب کا سوال تھا
تھے وہ کبھی زمیں پہ کبھی آسمان پر ‏ ‏نثار شاہجہاں پوری

کبھی کا ہے ۱؎ کسی زمانے کا، کسی وقت کا، کسی روز کا۔ اردو صرف۔

محل صرف۔ خاں صاحب قتل کے مقدمات صاف بری ہو گئے کبھی کا لیا دیا کام آگیا۔

قول فیصل۔ تانیث کے لیے کبھی کی بولتے ہیں۔ جیسے وہ تو کہو تم نصیب کے اچھے تھے ورنہ بس سے نکلنے میں کیا کسر رہ گئی تھی۔ کبھی کی نیکی کام آگئی۔

کبھی کا ہے ۲؎ مدت کا، عرصے (نقص) وہ تو کبھی کا چلا گیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بقول فرہنگ آصفیہ یہ دہلی کی زبان ہے۔ صاحب نور اللغات نے جس محل پر "کبھی کا" استعمال کیا ہے اہل لکھنؤ ایسے محل پر "کب کا" بولتے ہیں جو عوام کی زبان ہے۔

کبھی کا دن بڑا کبھی کی رات بڑی:۔ (کہاوت) زمانے کے انقلاب اور اس کی دو رنگی سے عبارت ہے یعنی زمانہ کا حال یکساں اور ایک حالت پر نہیں رہتا گاہ ترقی ہے اور گاہ تنزل۔

کبھی اٹھائے ہو گر رخ پہ زلف چھوڑے ہی
لگی ہے اس کے رہ انقلاب ہاتھ بڑی
کہے ہے دیکھ وہ نیرنگ، ساز آئینے کو
کبھی کا دن ہے بڑا اور کبھی کی رات بڑی
نکہت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں عام طور سے یوں بولتے ہیں۔ "کبھی کے دن بڑے کبھی کی رات"۔

کبھی کا دیا کام آیا:۔ کبھی کوئی نیک کام کیا تھا جس کے طفیل مصیبت یا بلا ٹل گئی کبھی کا دیا لیا کام آیا بھی کہتے ہیں۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں عام طور سے دیا کی جگہ "کیا دیا"، زبانوں پر ہے۔

کبھی کبھار:۔ بعض اوقات، اتفاقیہ طور پر، کسی روز، کسی وقت۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل فصیح۔ کبھی کبھار کوچہ و بازار میں آ گیا تو آ گیا۔ (ماہ عجم)

کبھی کبھی:۔ گاہے گاہے، وقتاً فوقتاً۔ اردو، فصیح، رائج۔

آیا کرو ادھر بھی مری جاں کبھی کبھی
نکلیں ہمارے دل کے بھی ارمان کبھی کبھی ۔ الاعلم

کبھی کبھی:۔ ۲۔ بہت کم، شاذ و نادر، (اردو، انگ)

محل فصیح۔ ہم ان کے یہاں روز نہیں جاتے کبھی کبھی چلے جاتے ہیں وہ بھی چند منٹ کے لئے۔

کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے:۔ (تلون اور انقلاب کی نسبت) ایک حال پر قائم نہیں ہے۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

ع نہ پوچھو حال دل ہا ہا کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے ۔ سوز

کبھی کدھار:۔ اتفاقیہ طور پر بعض اوقات۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اس جگہ کبھی کبھار نسبتہً زیادہ بولتے ہیں۔

کبھی کے:۔ کب کے۔ دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

کبھی کی:۔ کسی زمانے کی۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ہاں صاحب! کیوں نہیں کبھی کی صاحب سلامت ہے جب تو اس طرح بلا بھیجا۔ (امراؤ جان ادا)

کبھی کے دن بڑے کبھی کی راتیں یعنی زمانہ ایک حال پر نہیں رہتا۔ مثل (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں عام طور سے "راتیں" کی جگہ "رات" بولتے ہیں جیسے صفت مرحنیف زخمی تھی ... مگر ملکہ کو سمجھانے لگی کہ داری اس شکست کا رنج نہ کیجیے۔ آخر نمک حرام کہاں بچ کر جائیں گے ... جب شہنشاہ کو غصہ آیا پھر یہ دم بھر میں فنا ہوں گے شہنشاہ نے طرح دے کر ان کو یہ قوت دے دی اچھا دیر آید درست آید۔ کبھی کے دن بڑے کبھی کی رات۔ (طلسم ہوش ربا)

کبھی گاڑی ناؤ پر کبھی ناؤ گاڑی پر:۔ کبھی ترقی کبھی تنزل، کبھی عروج کبھی زوال، کبھی خوش حالی کبھی بدحالی اردو، مثل، عوام کی زبان۔

ہم زمانے میں ہوئے بہتر کبھی بدتر کبھی
ناؤ پہ گاڑی کبھی ہے، ناؤ گاڑی پہ کبھی
شوق قدوائی

قول فیصل۔ ایسے شخص کی نسبت کہتے ہیں جو پہلے اچھی حالت میں ہو اور پھر بری حالت میں ہو جائے۔

کبھی گھورے کے بھی دن پھرتے ہیں:۔ بدنصیب بھی کبھی خوش نصیب ہو جاتا ہے۔ بدحالی کی زندگی کبھی خوشحالی سے بھی بدل جاتی ہے۔ اردو مثل، عوام کی زبان۔

جائے میخانہ نہ بنی ہے مسجد
کبھی گھورے کے بھی دن پھرتے ہیں ۔ امیر

یہ مثل اس طرح بھی ہے۔ "بارہ برس بعد گھورے کے بھی دن پھرتے ہیں" بری حالت سے اچھی حالت ہو جاتی ہے۔

کبھی نہ سوئے بوریا اور سپنے آئی کھاٹ:۔ جو شے میسر نہ ہو وہ کبھی ہاتھ لگ جانا اور مزاج میں غرور و نخوت آ جانا، غریب اور مفلس کا امارت کے منصوبے باندھنا۔ (گنجینۂ اقوال و امثال، فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ شاید ہی بولتے ہوں۔

کبھی نہ کبھی ۱ کسی نہ کسی وقت۔ اردو صرف، فصیح، رائج

محل استعمال۔ تمھارے محلے میں ہوں جتنی چاہیے گالیاں دے لو کبھی نہ کبھی اس کا بدلہ لوں گا۔

کبھی نہ کبھی ۲ :- گاہے ماہے، بھولے بسرے (شاذ و نادر) تم ماں باپ کے پاس کبھی نہ کبھی تو ہو آیا کرو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ایسے محل پر زیادہ تر کبھی نہ کبھی کے بجائے، کبھی کبھی، بولتے ہیں۔

کبھی نہیں :- (مطلق انکار کے محل پر) ہرگز نہیں، ایسا ہونا محال ہے کبھی صورت سے ممکن نہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یہ تو کبھی نہیں ہو سکتا کہ تم مجھے گالیاں دو اور میں خاموش رہوں۔

کبیدگی :- (بفتح اول و یائے معروف و فتح دال) رنجیدگی۔ فارسی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ مؤلف نور اللغات نے اس لفظ کو فارسی کا لکھا ہے۔ مگر یہ اردو ہے۔

کبیدہ :- (بفتح اول و یائے معروف) ملول، رنجیدہ، غمگین، آزردہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا کبیدہ نہیں بولتے تعلیم یافتہ طبقہ کبیدہ خاطر (بے اضافت) کی ترکیب سے کبھی کبھی استعمال کرتا ہے۔ فارسی میں کبیدہ کے معنی ہیں۔ دبیدہ، دہرا، صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس لفظ کو اردو لکھا ہے۔

کبیدہ خاطر :- (بے اضافت) آزردہ خاطر، رنجیدہ، اداس۔ فارسی ترکیب، اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ آپ کبیدہ خاطر نہ ہوں میں اس معاملے میں آپ کا پورا پورا ساتھ دوں گا۔

کبیدہ خاطری :- (بے اضافت) رنجیدہ ہونا، غمگین ہونے کی حالت۔ فارسی ترکیب اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم لیا گیا ہے۔ بڑے جوش و خروش کے ساتھ کسی کام کو انجام دینے کے لئے تیار ہونا۔ جیسے کہیں چوٹیں صاف ہوتی تھیں کہیں گھاتیں نہر مصاف ہوتی تھیں۔ تیر دل کو کبیدہ خاطری دشمن کی بہت سکھاتی تھی۔ زبان پیکان زہر اگلنے پر تیار۔ (طلسم ہوش ربا)

اب ان معنوں میں بالکل نہیں بولتے

کبیر ۱ (بفتح اول و یائے معروف) بزرگی والا، بزرگ، کلاں، بڑا، صغیر کی ضد، عربی صفت، مذکر

الف اتا جو کوئی جرم کبیر
جس کے آگے ہو زمیں جسم صغیر (مرزا رسوا)

قول فیصل۔ اس کے ایک معنی ہیں سن میں بڑا مگر ان معنی میں یہ لفظ اپنی ضد صغیر ہی کے ساتھ استعمال میں آتا ہے۔

کیوں ہو نہ ایک حال صغیر و کبیر کا
میں قول کہہ رہی ہوں جناب امیر کا (عشق)

کبیر ۲ اصطلاح عروض میں ایک بحر کا نام (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ بحر اردو میں مستعمل نہیں۔

کبیر ۳ ہندی کے ایک مشہور شاعر کا نام۔

قول فیصل۔ انھیں کو کبیر داس بھی کہتے ہیں صاحب فرہنگ آصفیہ نے ان کے حالات زندگی یوں لکھے ہیں۔

ایک ہندی کے مشہور بڑے پکے موحد خدا پرست توحید گو شاعر کا تخلص جو سکندر شاہ لودھی کے وقت یعنی ۱۴۵۸ء و ۱۵۲۶ء میں موجود تھا یہ شخص قوم کا جولاہہ تھا اس کے یہاں اون کا سوت بنایا جاتا تھا۔ رامانند کے شاگردوں میں یہ بھی ایک بڑے پایہ کا شاگرد اور اس کا مرید با اخلاص تھا پہلے اس کا تخلص گیانی تھا پھر چونکہ اس نے کبیر پنتھ ایک بہت بڑا موحدانہ مذہب ایجاد کر کے پھیلایا اس وجہ سے اس کا نام اور تخلص کبیر پڑ گیا۔ یا یوں کہو کہ وہ سب کو اپنے موحدانہ اعتقاد کے سبب بڑا اور ایک سمجھتا تھا اور ہندی خیال کریں تو کوئی بھی شاعر سے بگڑ کر کبی اور کبی سے کبیر ہو سکتا ہے مگر اس صورت میں رائے مہملہ خلاف قاعدہ کہاں سے آگئی۔ یہ اعتراض ہوگا۔ اس شخص کو ہندو اور مسلمان دونوں مانتے تھے اور اپنے اپنے مذہب کے موافق نباہتے ہیں چنانچہ اس کے مرنے پر بھی دونوں فرقوں میں جھگڑا ہوا تھا کیونکہ ایک دفن کرنا چاہتا تھا دوسرا جلانا۔ اتنے ہی میں کبیر ظاہر ہوا اور اس نے کہا کہ جنازہ کھول کر دیکھو۔ کفن اٹھایا تو پھولوں کا ڈھیر نکلا پس وہ پھول آدھے آدھے تقسیم ہو گئے مہاراجہ بنارس نے پھول لے جا کر اپنے شہر میں جلائے اور ان کی راکھ پر ایک مندر بنا کر کبیر چورا اس کا نام رکھ دیا اور بجلی خاں پٹھان نے جو وہاں کے مسلمانوں کا ایک بڑا سردار تھا اپنے حصے کے پھولوں کا ایک روضہ مقام مگہر میں بنایا گورکھپور کے نزدیک ہے اور جہاں کبیر نے انتقال کیا تھا کبیر پنتھی ان دونوں مقامات کی زیارت کو جاتے ہیں کبیر کی تصانیف تو بہت ہیں مگر اس میں خرابی یہ ہوئی ہے کہ اس کے اکثر شاگردوں نے بہت سی کتابیں آپ بنا کر اس کے نام ہر زمانہ میں کر دی ہیں جس کی زبان میں بڑا تفاوت ہے۔

کبیر ہے ایک نہایت بڑے بڑ کے درخت کا نام جو بھڑونچ سے ۱۲ میل کے فاصلے پر دریائے نربدا کے ایک ٹاپو میں واقع ہے۔ اس درخت کے سائے میں دو ہزار آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔ اس کی نسبت مشہور ہے کہ یہ درخت کبیر جی کی مسواک سے پیدا ہوا اور واقعی ہے بھی بہت پرانا۔ چنانچہ ایک اٹھارھویں صدی کے سیاح نے اپنی سرگزشت میں لکھا ہے کہ اس درخت میں ۳۵۰ تنے اور تین ہزار بھاری شاخیں ہیں۔ چونکہ دریائے نربدا میں ہمیشہ سیلاب آیا کرتا ہے اس وجہ سے نربدا کے ٹاپو اور اس کے ساتھ اس مشہور درخت کو بھی ہمیشہ صدمہ پہنچتا رہا ہے۔ اس درخت کا خاص تنا کچھ دور تک کھوکھلا بھی ہے۔ کچھ پتھر اس طرح چنے ہوئے ہیں کہ ان میں ایک چھوٹی عمارت سی بن گئی ہے۔ برہمن لوگ اس عمارت کو ماتا دیبی کہتے ہیں۔

(فرہنگ آصفیہ)

کبیر کی الٹوانسی ؛ برعکس، خلاف باتیں اردو قلیل الاستعمال۔

جتنے کہ کئے گناہ کبیرہ ملے ثواب
کہتے ہیں الٹوانسی اسی کو کبیر کی (نور اللغات)

کبیر کی الٹی ؛ مجذوبوں کی باتیں۔ کبیر ایک مشہور فقیر تھا جو معکوس باتیں کرتا تھا۔

بیہودہ گفتگو نہیں مرد فقیر کی
سیدھی سمجھئے تو اگر الٹی کبیر کی — آتش

اب بیشتر کبیر کی الٹوانسی مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ موجودہ دور میں، کبیر کی الٹوانسی بہت کم زبانوں پر آتا ہے۔

کبیرہ ؛ (کبیر کی تانیث، بڑی، عربی، صفت فصیح، رائج۔

دل گھنہ کرنے میں خیرہ ہو گیا۔ جو صغیرہ تھا، کبیرہ ہو گیا — اسیر

قول فیصل۔ یہ لفظ اردو میں ہمیشہ لفظ گناہ کے ساتھ بصورت صفت آتا ہے

آدمی کا گنہ صغیرہ ہے
گو ضعیف ہے گنہ کبیرہ ہے — صبا

فارسی ترکیب کے ساتھ گناہ کبیرہ (بڑا گناہ) زیادہ بولتے ہیں۔

کبیسہ ؛ (بفتح و سکون دوم و یائے ساکن) لوند کا مہینہ جو تیسرے قمری سال میں بڑھا لیتے ہیں۔ شمسی سال کا فرق نکالنے کے لئے لوند کے ۱۱ دن بڑھا لیتے ہیں اور تین برس کے بعد ان کے عوض ہندوؤں میں ایک مہینہ بڑھا دیتے ہیں فروری کا انتیسواں دن جو ہر چوتھے شمسی سال کو جوڑتے ہیں (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ بالعموم نہیں بولتے۔

کبیشر ؛ (بفتح اول و یائے معروف و فتح شین) ملک الشعراء، سب شاعروں کا بادشاہ، سب سے بڑا شاعر ہندی اہل ہنود کی زبان۔

قول فیصل۔ یہ لفظ کوی یعنی شاعر اور ایشور یعنی خدا سے مرکب ہے۔

کبیکج ؛ (بفتح اول و یائے معروف و فتح کاف) سریانی زبان میں ایک فرشتے کا نام جس کے ماتحت کل کیڑے ہیں۔ یہ لفظ اکثر قلمی کتابوں پر لکھ دیتے ہیں تاکہ اس کی برکت سے کتاب کو کیڑے نہ کاٹیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کا یہ عمل نہیں ہے۔

کپ ؛ (با لفتح) پیالہ۔ انگریزی مذکر، رائج

رفع خمار کو اب آتے ہیں جا کے کپ
کیا پیش لائے دیکھیں تقلید وضع یورپ — نذیر احمد خاں (ب)

کپ ؛ بالضم، بھس کا ڈھیر جو بشکل برج بنا کر رکھتے ہیں۔ ہندی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ پنجاب میں یہ لفظ بولا جاتا ہے۔

کپّا ؛ (بضم اول و تشدید یائے دوم) فٹ بال کی طرح پھولا ہوا چمڑے کا ایک چھوٹے منہ والا ظرف، جس میں گھی یا تیل رکھتے ہیں۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ تیل کے ایسے ظرف کو تیل کا کپا اور گھی کے ظرف کو گھی کا کپا کہتے ہیں۔

کپّا ؛ موٹا، فربہ، تجسیم شحیم (نفس اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ طنز کے محل پر روٹھ کے منہ پھلا لینے یا بے انتہا خوش ہونے کے معنی میں پھول کے کپا ہو جانا بولتے ہیں۔

کپار ؛ (بفتحتین) کھوپڑی، کپال کا سر، پوربی اسم مذکر۔ پوربئے ہندوؤں کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

کپّا ؛ سوجا ہوا، پھولا ہوا۔ صفت

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی کے ساتھ سوج کے کپا ہونا بولتے ہیں۔

قول فیصل۔ یہ دیہات کے ہندوؤں کی زبان ہے۔ لکھنؤ میں کسی ہندو کے منہ سے نہیں سنا۔

کپالی ؛ شیو جی کا لقب جو اپنے ہاتھوں میں کھوپڑیاں رکھتا اور کھوپڑیوں کا ہار پہنتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کپالہ ؛ گھوڑے کا نہرہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کپاری ؛ (بر وزن پناری) رسی جو گھوڑے کو قابو میں رکھنے کے لیے اس کے منہ پر باندھ دیتے ہیں۔ ہندی مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے رائج نہیں۔

کپاس ؛ (بر وزن حواس) وہ درخت جس سے

روئی نکلتی ہے ۔ اردو مونث ، رائج ۔

ہے جدھر دیکھئے منڈے کے آس پاس
ہر اک جا پہ بوئی ہوئی ہے کپاس — منیر لکھنوی

قول فیصل ۔ اس روئی کو بھی کپاس کہتے ہیں جس کے بیج بنولے نہ نکالے گئے ہوں ۔

کپاس سا ہو جانا :- نہایت موٹا اور فربہ ہو جانا ۔ ہندی فعل لازم ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں اس کے بجائے پھول کے کپا ہو جانا بولتے ہیں ۔ جو عوام کی زبان ہے

کپا سا ہو جانا :- پھول جانا ، سوج جانا ، ورم ہو جانا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ سوج کے کپا ہو جانا بولتے ہیں

کپاس جس جگہ جائے گی اوٹی جائے گی :- مزدور کو ہر جگہ بوجھ اٹھانا پڑتا ہے ۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو ۔

کپاسی :- (بالفتح) بسنتی رنگ جو ٹیسو کے پھول اور ہلدی سے بنایا جاتا ہے ۔ اردو صفت ، رائج

قول فیصل ۔ کپاس کے پھول کا یہی رنگ ہوتا ہے زبانوں پر عام طور سے کپاسی رنگ ہے ۔

کپال :- کھوپڑی ، کاسۂ سر ۔ اسم مونث سنسکرت ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اردو میں مستعمل نہیں ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی اور لکھے ہیں وہ بھی اردو میں نہیں بولتے ۔

۱ شیو جی کا لقب ۔ ۲ ماتھا ، پیشانی ۔ ۳ قسمت نصیب ، بھاگ ۔ ۴ ہندوؤں کی ایک خاص ذات جو بنگالہ میں زیادہ ہے ۔

کپال اٹھنا :- امیر نواب یا بادشاہ کا مر جانا ۔ فعل ، لازم ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ صاحب مخزن المحاورات (دہلی) نے اس کو دہلی کے قلعہ معلی کی زبان لکھا ہے ۔

قول فیصل لکھنؤ کی عورتیں بھٹے بٹھانا بولتی ہیں ۔ جیسے جن گھروں میں گھی کے چراغ جلتے تھے اور آج وہ بھیک بھیک کو محتاج ہیں ۔

کپال کریا کرنا :- کھوپڑی پھوڑنا مردے کی ادھ جلی کھوپڑی کو بانس سے توڑنا ۔ (ہندوؤں میں دستور ہے کہ جس وقت مردے کو جلاتے ہیں تو اس کا بیٹا یا اور کوئی قریبی رشتہ دار کھوپڑی پھوڑتا ہے اور گھی ڈالتا ہے ۔) فعل متعدی ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔ کیوں کہ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں ۔

کپال کھلنا :- قسمت کھلنا ۔ نصیبا جاگنا ترقی چمکنا ۔ زمانہ کا ساز وار دیا جمع ہونا ، فعل متعدی اہل ہنود کی زبان ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اردو میں رائج نہیں ۔

کپا ہو جانا :- پھول جانا ، سوج جانا ماس چڑھ جانا ، نہایت فربہ اور بھپس ہو جانا ۔ منہ پھلا بیٹھنا خفا ہو جانا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ طنز کے محل پر بہت خوش ہونے یا خفا ہو کے منہ پھلا لینے کے معنی میں پھول کے کپا ہو جانا بولتے ہیں جو عوام اور عورتوں کی زبان ہے ۔ ورم ہو جانے کے لیے سوج کے کپا ہو جانا بولتے ہیں

کپا ہو جانا :- نہایت فربہ ہو جانا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ تنہا ، کپا ہو جانا ، بول کے یہ مفہوم نہیں لیتے ۔ بلکہ طنز کے محل پر پھول کے کپا ہو جانا بولتے ہیں جو عوام کی زبان ہے ۔

کپا ہو جانا :- (کنایۃً) غصے سے منہ پھلا لینا ۔ (توبۃ النصوح) اب یہ حال ہے کہ ہر وقت منہ کپے کی طرح پھولا رہتا ہے ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں پھول کے کپا ہو جانا کہتے ہیں مؤلف نور اللغات نے محاورہ کپا ہو جانا لکھا ہے اور مثال بھی دی ہے جس میں ، منہ کپے کی طرح پھولا رہنا استعمال کیا ہے ۔

کپتان :- (captain) (کیپٹن) فوج کا افسر ، لشکر یا جہاز کا افسر ، پولیس کا افسر ، صوبہ دار ، فوج کا رسالدار ۔ اردو ، مذکر ، رائج ۔

لال کرتی کی بٹالین ہو شقائق کا ہجوم
سرو کپتان تو شمشاد بنا ہے کرنل — قدر

قول فیصل ۔ یہ انگریزی لفظ captain (کیپٹن) سے بگڑ کے بنا ہے ۔

کپٹ :- (بفتحتین) کینہ ، بغض ، کدورت دھوکا ، اردو مونث عوام اور عورتوں کی زبان ۔

صاف کب تبسم سے اس کا سینہ ہے — عزیز
کپٹ اس کی ، بستر کا کینہ ہے

(فرمان الحدید)

قول فیصل ۔ عورتیں چھل کپٹ بھی بولتی ہیں جو قلیل الاستعمال ہے ۔

کپٹ رکھنا :- کینہ رکھنا ، بغض رکھنا ۔ دل میں کھوٹ رکھنا ۔ کدورت رکھنا ۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان ۔

دیکھو آئینے کا ردیف پہ کیا ہی صاحب
صاف باطن نہیں رکھتے ہیں کسی سے بھی کپٹ — فیروز

قول فیصل ۔ دل میں کپٹ رکھنا بھی زبانوں پر ہے جیسے "ان کی پرانی عادت ہے ہمیشہ وہ اپنے دل میں ہماری طرف سے کپٹ رکھتے ہیں "

کپٹ ہونا: ۔ کدورت ہونا، بغض ہونا، دل میں کھوٹ ہونا۔ اردو صرف، عورتوں اور عوام کی زبان

مری طرف سے کپٹ جس کو ہو الٰہی کرے
جو شہد وہ پیے تو ہو وے اس کے حق میں سم — رنگین دہلوی

قول فیصل ۔ دل میں کپٹ ہونا، بھی بولتے ہیں۔

ہم مرشدوں کی قبر بھی پامال کر چکے
دل میں کپٹ وہی ہے ابھی تک وہی گھمنڈ — شاد لکھنوی

دل میں ترے کپٹ ہے نہیں جی میں میرے کھوٹ
جس طرح چاہے مجھ کو تو آزما کے تو جان دیکھ — رنگین دہلوی

کپٹی: ۔ (بالفتح) کپٹ رکھنے والا، کینہ ور، کینہ پرور، منافق، حاسد، بیری۔ کدورت رکھنے والا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کپٹی کی پریت مرن کی ریت: ۔ کمینے آدمی کی دوستی میں ہمیشہ خطرہ ہوتا ہے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کپڑ: ۔ (مرکبات میں) کپڑا کا مخفف۔ اردو، رائج۔

فقط خادمن کا کپڑ پھاڑ تھا
کہ لوٹا بھی دال جھاڑ جھنکاڑ تھا — میر

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں صرف (کپڑ چھان) کی ترکیب سے رائج ہے۔ کپڑ پھاڑ جیسا کہ میر نے کہا ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کپڑا: ۔ (بالفتح) سوت، ریشم اور اون وغیرہ کے تانے بانے سے بنی ہوئی مشہور چیز جو اوڑھنے بچھانے اور پہننے وغیرہ کے کام آتی ہے۔ اردو مذکر، فصیح رائج۔

سر وہے باغ جہاں پیادہ صنم نام خدا
ہے بجا اس کو جو آئے جو کپڑا اچھال کا — ناسخ

قول فیصل ۔ یہ سنسکرت کے لفظ کرپٹ کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔ اس کی جمع کپڑے اور اپنے محل پر کپڑوں بولتے ہیں۔

کپڑا لتّا: بمعنی لباس، پوشاک یعنی قمیص، پاجامہ، شیروانی وغیرہ اردو مذکر، رائج۔

محل صرف ۔ آپ اپنے جسم کا پہنا ہوا کوئی کپڑا ہمیں دے دیجئے۔

کپڑا اتارنا: ۔ کپڑا بدن سے جدا کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے بصیغۂ جمع (کپڑے اتارنا) بولتے ہیں۔

کپڑا اوڑھنا: ۔ کپڑے سے اپنے تئیں ڈھانکنا۔ کپڑا اوڑھ لینا۔ دوپٹہ سر پر ڈالنا۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں کپڑا ڈالنا کہتے ہیں۔ جیسے کنگھی تل رہی ہو تو سر پر کپڑا ڈال لو ورنہ تیل زیادہ صرف ہوگا۔ اوڑھنا کا استعمال دوپٹہ اور چادر وغیرہ پر ہوتا ہے۔

کپڑا بُننا: ۔ (بُننا بالضم) تانا بانا کر کے کپڑے کا تیار کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ بُننا (بالضم) کے بجائے اہل لکھنؤ بِننا (بالکسر) بولتے ہیں۔

کپڑا پہننا: ۔ لباس پہننا۔ اردو صرف۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے بصیغۂ جمع (کپڑے پہننا) بولتے ہیں۔

کپڑا پہنئے جگ بھاتا، کھانا کھائیے من بھاتا: ۔ لباس عام پسند اور خوراک اپنی پسند کے موافق کھانے سے آدمی اچھا رہتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

کپڑا اچھل جانا: ۔ کپڑے کا مسک جانا، کپڑے کا پھٹ جانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان

کہا وحشت نے یہ کہ جامۂ پیری میرا
دیکھ کپڑا اہوں پرانا ابھی چل جاؤں گا — ذوق

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ کپڑا مسک جانا، یا نکل جانا بولتے ہیں۔

کپڑا لتّا: ۔ کپڑا۔ اردو، عورتوں کی زبان

محل صرف ۔ جہیز کا جتنا کپڑا لتّا تھا وہ بہو صاحب اپنے میکے میں رکھ آئیں۔

کپڑا لتّا: ۔ کپڑا۔ عورتوں کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل ۔ بصیغۂ جمع (کپڑے لتے) زبانوں پر زیادہ ہے۔

کپڑا لینا: ۔ حیض والی عورت کا لتہ (حیض کی گدی) استعمال کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

کپڑا نکل جانا: ۔ کپڑا پھٹ جانا، کپڑے کا مسک جانا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف ۔ عجب کپڑا ہے سیون کے پاس سے کئی جگہ سے نکل گیا ہے۔

کپڑا نہ لتّہ مسی ملے البتہ: ۔ مفلسی میں زیب و زینت کی ہوس وہ بھی غیر مناسب۔ اردو مثل، عورتوں کی زبان

کپڑا نیا کرنا: ۔ نیا لباس اچھا دن دیکھ کے پہلے پہل پہننا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف ۔ درزی کپڑے دے گیا ہے۔ آج جمعے کا دن بھی ہے نہا دھو کے نیا کر لو۔

کپڑا ہنڈرہ: ۔ کپڑ گنڈ۔ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کپڑ پھول (یا) کپڑ ڈھول: ۔ ایک قسم کا

ریشمی کپڑا۔ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کپڑچھان یا کپڑچھن:۔ کپڑے کا چھنا ہوا خوب باریک چھنا ہوا۔ (کرنا کے ساتھ) مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کپڑچھان کہتے ہیں۔ جس کا صرف کرنا کے ساتھ ہے جیسے "سب دواؤں کو باریک کٹوا کے کپڑچھان کر لیجئے گا۔"

کپڑچھن کرنا:۔ کپڑے میں چھاننا خوب باریک اور مبدہ سا چھاننا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کپڑچھان کرنا کہتے ہیں۔ جیسے سب دواؤں کو باریک کٹوا کے کپڑچھان کر لیجئے گا۔

کپڑکوٹ:۔ ڈیرہ، خیمہ، تنبو، مذکر، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

کپڑگند:۔ (بروزن شکر قند) کپڑا جلنے کی بو (اسم مونث) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کپڑمٹی:۔ مٹی کے لت پت کئے ہوئے کپڑے کو کسی ظرف پر لپیٹنا۔ گل حکمت۔ اردو مونث، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ (کپڑمٹی کرنا) ہے۔

کپڑوں سے ہونا (یا) کپڑوں کا آنا:۔ عورت کا حیض سے ہونا۔

فقرہ:۔ جن عورتوں کو طلاق دے دی گئی ہو وہ اپنے آپ کو تین دفعہ کپڑوں کے آنے تک روکے رکھیں۔ (نور اللغات بحوالہ ترجمۃ القرآن)

قول فیصل۔ کپڑوں کا آنا لکھنؤ کی زبان نہیں۔ عورتیں کپڑوں سے ہونا بولتی ہیں۔

کپڑوں کا پھاڑ کھانا:۔ جسم کا ننگا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

موسم گل میں بدن کو کپڑے پھاڑے کھائیں گے
دھجیاں لینے کے قابل پیرہن ہو جائے گا

کپڑوں میں نہ سمانا:۔ خوشی کے مارے از حد پھول جانا۔ مٹاپے کے باعث پھٹا پڑنا۔ فعل لازم۔ اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ "جامے میں نہ سمانا" بولتے ہیں۔

کپڑھا:۔ (ان پڑھ) ہندی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو کو اس لفظ سے کوئی واسطہ نہیں۔

کپڑے:۔ کپڑا کی مغیرہ صورت جو بطور واحد مستعمل ہے۔ اردو، فصیح، رائج۔

حیف اس چار گرہ کپڑے کی قسمت غالب
جس کی قسمت میں ہو عاشق کا گریباں ہونا — غالب

قول فیصل۔ یہی کپڑا کی جمع بھی ہے۔

کپڑے (مجازاً) حیض، ایام معمولی کے دن۔ اردو۔

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

کپڑے آنا:۔ کپڑوں سے ہونا۔ ایام آنا۔ عورت کا حیض سے ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

کپڑے انو کھے مجھے آئے نہیں
رسم یہ کم ہوتے ہیں سب بے نماز — رنگین دہلوی

دھو کے کس طرح کپڑے دھوبن لائے
دھوئیں گرائے ہے تو کپڑے آئے — جرأت

کپڑے اتار لینا:۔ پوشاک بدل ڈالنا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ "کپڑے بدلنا" ہی بولتے ہیں۔

کپڑے اتار لینا:۔ (کنایۃً) لوٹ لینا۔ کپڑے چھین لینا۔ خوب سر مونڈنا۔ (مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں ایسے محل پر کپڑے اتروا لینا بولتے ہیں۔

کپڑے اتار لینا:۔ ننگا کر دینا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کپڑے اتروا لینا بولتے ہیں۔

کپڑے اتارنا:۔ (۱) پوشاک بدلنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کپڑے اتارنا کا مفہوم ہے پہنے ہوئے کپڑوں کا جسم سے علاحدہ کرنا، پوشاک بدلنا کے معنی میں کپڑے بدلنا بولتے ہیں۔

کپڑے اتارنا:۔ (۲) کپڑے چھیننا، ننگا کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کپڑے اتروا لینا بولتے ہیں۔

کپڑے اتارنا:۔ (۳) بے عزت کرنا، ناک کاٹنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کپڑے اتارنا:۔ (۴) ننگا ہونا، عریاں ہونا۔ اردو صرف، رائج۔

کپڑے بدلنا:۔ لباس تبدیل کرنا میلے کپڑے اتار کر صاف کپڑے پہننا اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تھوڑی دیر کے بعد امراؤ جان صاحبہ ذرا کنگھی چوٹی کر کے کپڑے بدل کے آئیں (امراؤ جان ادا)

کیا ہے پیرہن قالب بیجاں ہے یہ کفن
دم میں ملیں گے خاک میں کپڑے بدل نہیں — نساخ

قول فیصل۔ اس کا لازم: کپڑے بدلوانا، بولتے ہیں۔

کپڑے بسانا:۔ پوشاک میں عطر یا خوشبو لگانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کپڑوں میں عطر لگانے کو کپڑے بسانا نہیں بلکہ کپڑوں میں عطر لگانا کہتے ہیں۔ اہل لکھنؤ کپڑے پھولوں میں بساتے ہیں۔ یہی کپڑے بسانا ہے۔

کپڑے پھاڑ کے نکل جانا:۔ (کنایۃً) دیوانہ ہو کے نکل جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

چھیڑ مت باد بہاری کہ میں جوں نکہت گل
پھاڑ کے کپڑے ابھی گھر سے نکل جاؤں گا — سودا

کپڑے پھاڑنا: ۱ (کنایۃً) جنون کے جوش میں لباس کو چاک کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

سیکڑوں پھاڑ گئے کپڑے گر یہی ہے رقص یار
دے جنوں کا دیکھئے کس کس کو اب الزام رقص — رند

قول فیصل۔ "پر" کے ساتھ بھی ان معنی میں استعمال کیا ہے جو موجودہ دور میں بالکل رائج نہیں۔

جنوں نے کپڑے پھاڑے ہیں قبائے یار پر کیا کیا
حنا بیں لیں گئی ہے دست و پائے یار پر کیا کیا — آتش

کپڑے پھاڑنا: ۲ (کنایۃً) بدحواسی کی حالت ظاہر کرنے کے لئے۔

دھجیاں کچھ اڑ گئیں بیجوبہ گردوں بنا
اپنے کپڑے کس قدر وحشت میں ہم پھاڑے گئے — ناسخ (نوراللغات)

قول فیصل۔ مندرجہ بالا شعر میں کپڑے پھاڑنا کا مفہوم وہی ہے جو کپڑے پھاڑنا ۱ میں لکھا جا چکا ہے۔ یعنی جنون کے جوش میں لباس کو چاک کرنا۔

کپڑے پہنانا:۔ (متعدی) پوشاک پہنانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

برہنہ رہنے دو کپڑے نہ مجھ کو پہناؤ
لگے گی جسم کو کمخواب و گلبدن کی آگ — رند

قول فیصل۔ پہنانا کی جگہ پہنھانا بھی بولتے ہیں۔

کپڑے پہننا:۔ (لازم) پوشاک پہننا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ان کی طبیعت کا یہ حال تھا کہ کسی کو ترقی کرتے دیکھا نہ جاتا تھا۔ جیسے عزت کے کپڑے پہنے دیکھتے تھے جزرو نوچتے تھے۔ (دربار اکبری)

کپڑے چھٹنا:۔ لباس میں جھفتے پڑنا۔

اے بحر کیا یہ حال بنایا ہے عشق میں
مو ہائے سر بڑھے ہوئے کپڑے چھٹے ہوئے — بحر (نوراللغات)

قول فیصل۔ صاحب نوراللغات نے چھٹنا (بالفتح) کو چُھٹنا (بالضم) لکھا ہے۔ جس غزل کا مقطع ہے بحر نے اس میں بٹے، ڈٹے، کھٹے اور کسے وغیرہ کو قافیہ کیا ہے۔ اسی غزل کا ایک شعر ہے۔

مثل سوار آپ ہیں یا در رکاب ہم
بیٹھے ہیں زین اسپ ہوا پر کسے ہوئے — بحر

کپڑے چھٹنا کے معنی لباس میں جھفتے پڑنا نہیں بلکہ کپڑے مسکنا ہیں۔ صاحب فرہنگ اثر نے مولف مذکور کے اس اندراج پر جو اعتراض کیا ہے وہ بالکل درست ہے۔ موصوف لکھتے ہیں:۔

"شعر میں چھٹے بضم اول نہیں بفتح اول ہے۔ یعنی پھٹے ہوئے مسکے ہوئے چھٹے ہوئے کپڑے بضم اول تو چرے ہوئے کپڑے ہوئے جو مہمل و بے معنی فقرہ ہے۔ ٹھیٹھ میں چھٹنا بمعنی پھٹنا بفتح اول درج ہے۔ میر کا شعر بھی اس کی تائید کرتا ہے۔

چلے ہیں مونڈھے پھٹی ہے کہنی چھٹی ہے چولی مسکی ہے مری
قیامت اس کی ہے تنگ پوشی ہمارا جی تو بتنگ آیا — میر (فرہنگ اثر)

کپڑے چکٹ ہونا:۔ کپڑوں کا بہت میلا ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ کمبخت ہفتوں نہاتا نہیں کپڑے تو دیکھو کیسے چکٹ ہو رہے ہیں۔

کپڑے چھڑانا مشکل ہونا:۔ (کنایۃً) پیچھا چھڑانا مشکل ہونا، رہائی پانا مشکل ہونا، دقت میں پھنس جانا، جان بچانا مشکل ہو جانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

قمری و بلبل نے آگھیرا سمجھ کر سرو و گل
باغ میں کپڑے چھڑانا یار کو مشکل ہوا — شہیدی

کپڑے رنگنا:۔ کپڑوں پہ رنگ چڑھانا، کپڑوں کو کسی رنگ سے رنگین کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کپڑے رنگنا: ۲ (کنایۃً) فقیروں کا رنگا ہوا لباس اختیار کرنا، جوگی بننا۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے بسند فرہنگ آصفیہ یہ دہلی کی زبان ہے۔

کپڑے قطع کرنا:۔ (متعدی) کپڑے بیونتنا، جسم کی مناسبت سے کپڑوں کو کاٹنا چھانٹنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کپڑے قطع ہونا:۔ (لازم) جسم کی مناسبت سے کپڑوں کی کاٹ چھانٹ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جب نہایا میں تو آیا غسل میت کا خیال
قطع جب ہونے لگے کپڑے کفن یاد آ گیا — ناسخ

[illegible]
[illegible] دن یہ کپڑے گود کر دیتا ہے (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ موجودہ دور میں [illegible] (بغیر ہائے) بولا جاتا ہے [illegible] کی عورتیں بولتی ہیں۔

[illegible] ان سے [illegible]
[illegible] میں [illegible] کرتے ہیں
([illegible])

کپڑے بیریں لینے کے قابل ہو گئے ۔ بہت گھس گئے تار تار ہو گئے ۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل ۔ اب اس صورت سے اہل لکھنؤ نہیں بولتے اپنے محل پر کپڑوں کی بیریں اڑ گئیں یا کپڑوں کی ایریں اڑا دیں وغیرہ مستعمل ہے جو عورتوں کی زبان ہے ۔

کپکپانا ۔ (بفتح اول و فتح سوم) سردی کے سبب سے جسم کا تھرتھرانا ۔ اردو مصدر غیر فصیح و رائج ہے ۔ محل صرف ۔ چھت سے لگی ہیں ... کی وجہ سے دونوں رات بھر بھیگتے رہے ۔ صبح جب دیکھا تو دونوں سردی کے مارے کپکپا رہے تھے ۔

کپکپاہٹ ۔ (بفتح اول و سوم و ششم) جسم کی وہ تھرتھراہٹ جو سردی کی وجہ سے ہو ۔ کپکپی اردو مونث ۔ عوام اور عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ سردی بہت تیز ہو رہی تھی میں نے چاہا کہ غریب اپنی حالت بیان کر دے مگر جسم کی کپکپاہٹ کی وجہ سے اس کے منہ سے بات نہیں نکل رہی تھی ۔

کپکپی ۔ (بفتح اول و سوم) تھرتھری لرزہ گھبراہٹ (پڑنا ، لگنا ، چڑھنا ، چھوٹنا کے ساتھ) مونث (نور اللغات)

قول فیصل ۔ کپکپی کے معنی تھرتھری اور لرزے کے ہیں مگر گھبراہٹ کے معنی میں بالکل نہیں بولتے اہل لکھنؤ پڑنا کے ساتھ (کپکپی پڑنا) بولتے ہیں ۔ لگنا ، چڑھنا ، اور چھوٹنا کے ساتھ نہیں بولتے ۔ فرہنگ آصفیہ لگنا ، چڑھنا اور چھوٹنا کے ساتھ دہلی کی زبان ہے ۔

کپکپی سردی ، خوف ، جسم کی کمزوری سے ہوتی ہے ۔ جیسے (سردی) تم نے سردی میں جب بچے کو نہلا دیا اس کی وجہ سے اس کے جسم میں کپکپی پڑ گئی اور ہونٹ نیلے ہو گئے ۔ (خوف) رات کو یہ سن کر کہ کوٹھے پر چور آیا ہے ڈر کے مارے جسم میں کپکپی پڑ گئی کہ منہ سے آواز نہ نکلتی تھی ۔ (کمزوری) کسی کو ہجوم یا غم سے چپ لگ گئی تھی کسی بیچارے کے ہاتھ پاؤں میں کپکپی تھی ۔

کپنی لگنا ۔ کانپنا ، جسم کا کانپنے لگنا ہے عوام کی زبان ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس کا اردو زبان سے کوئی تعلق نہیں ۔

کپلا ۔ بھورے رنگ کا ، سنسکرت مذکر ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس کو اردو سے کوئی واسطہ نہیں ہے ۔ فرہنگ اثر کا مصنف یہ اعتراض بالکل درست ہے کہ لغتوں سے آنکھ بند کر کے نقل کر دیا بغیر یہ سوچے ہوئے کہ سنسکرت کا یہ لفظ اردو میں رائج بھی ہے کہ نہیں ۔ (Brown) کالے بھورے کو کہنا غلط ۔ براؤن ہلکا سرخی مائل رنگ ہوتا ہے (فرہنگ اثر)

کپوت ۔ سپوت کی نقیض فرزند ناخلف نافرمان بیٹا ، برا اور بدچلن بیٹا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کپوج جانا ۔ بہت زیادہ بھیگنے یا دیر تک نہانے سے ہاتھ پاؤں میں ایک قسم کی سفیدی مائل جھریاں پڑ جانا ۔ اردو مصدر غیر فصیح و رائج ۔

محل صرف ۔ نازنینان سرخ رو گھنٹوں پانی میں ڈوب گئے ہیں ۔ خدائی ہاتھ نگاران گلبدن کے کپوج گئے ہیں (طلسم ہوشربا)

قول فیصل ۔ پلٹس وغیرہ باندھنے یا زیادہ بھیگنے کے سبب سے زخم و سفیدی مائل ہو جاتا ہے ۔ اسے بھی کپوج جانا کہتے ہیں ۔

کپور ۔ (بفتح اول و واو معروف) کافور ایک خوشبودار چیز کا نام جو آگ پر رکھنے سے جلد اڑ جاتی ہے اور بغیر آگ کے بھی رکھنے سے آہستہ آہستہ اڑ جاتی ہے لیکن اسے اڑنے سے بچانے کے لیے اس کے ساتھ چند دانے لونگ کے رکھ دیے جاتے ہیں ۔ اس کا رنگ سفید ہوتا ہے ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ اسے کپور کے بجائے کافور کہتے ہیں ۔

کپور ۔ اہل ہنود کی ایک ذات کا نام ۔ اس ذات کے ہنود اپنے نام کے آگے یہ لفظ لگا دیتے ہیں ۔ جیسے کنہیا لال کپور

کپورا ۔ (بفتح اول ۔ واو معروف) خصیہ بھیڑ بکری وغیرہ کا ۔ ہندی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل ۔ خصیے بھیڑے اور بکرے وغیرہ کے ہوتے ہیں ۔ بھیڑ اور بکری کے خصیے ہوتے ہی نہیں ۔ اس لفظ کا استعمال بصیغہ جمع ہے ۔ یعنی کپورے کہتے ہیں ۔

کپورتھلہ ۔ (بتشدید لام) ہندوستان کے ایک شہر کا نام ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ زیادہ تر بتخفیف لام کپورتھلا بولتے ہیں ۔ یہ پنجاب کے ایک شہر کا نام ہے ۔

کپور کچری ۔ ایک قسم کی خوشبودار گھاس کی جڑ ، ہندی ، مونث ، (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

کپوری ۔ ایک قسم کا پان ، ہندی ، اسم مونث (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں کپوری پان بولتے ہیں جو عوام اور عورتوں کی زبان ہے ۔

کپی ۔ چمڑے یا ربڑ کا ایک ظرف ۔ جس کے ڈھکنے میں بتی ڈال کے اور مٹی کا تیل بھر کے روشن کرتے ہیں ۔ اردو مونث رائج ۔

دیجے کو شعر خوانی کی آپ کی گر تیا ہے
کپّا ہیں تماں کنکری اس کے تنکے بنائیے — سودا

کپّی :- چمڑے کی ظرف جو شیشیوں کے باہر رہتا ہے اور جس سے مشعل پر تیل ڈالتے ہیں۔ اردو مؤنث، متروک

قول فیصل۔ مشعلوں میں جس مخصوص قسم کے ظرف سے تیل ڈالتے ہیں اسے بھی کپی کہتے ہیں۔

کپّی :- چمڑے کا چھوٹا گول اور چھوٹے منہ کا ظرف جس میں خوشبودار تیل رکھتے ہیں۔ اردو مؤنث، مذکر

کپّی :- تانبے یا پیتل کا ظرف جس میں بارود رکھتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر [illegible] ہے۔

کپّی :- لکڑی پر کشتی کے [illegible] اور اس سے [illegible] بادبان کشتی کھینچتے ہیں۔ [illegible]

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر [illegible]۔

کپے کی وانت :- بہت پست قد، [illegible] آدمی (محاورات [illegible])

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

کپیٹ :- اگیندو میا گنوار) گوشہ [illegible] کہاں [illegible] فقرہ ہندی۔

[illegible] دھوتی اور دھوتی دھر چلی [illegible]
باہ جون کرت دھوں رات اٹھو [illegible]

کتّا :- (بالفتح) ایک قسم کا کوار جو آگے سے چوڑی اور پیچھے کی طرف ہوتی ہے۔ ہندی مذکر [illegible]

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کِتّا :- بکسر اول وتشدید دوم) کس قدر، اردو مذکر عوام اور عورتوں کی زبان

مثل فقرہ۔ بچپن میں نے تعاقب میاں کو کتنا سمجھا کر بلایا پر لڑانا کرو مگر وہ عجب الٹی کھوپڑی کے ہیں۔

کتّا :- (بالفتح وتشدید دوم) مشہور جانور کا نام جو بھونکتا ہے۔ اردو مذکر رائج۔

شہر میں مگر ایسے رہے کتا
ایک دریا کو تیر کر اترا — اسمٰعیل میرٹھی

قول فیصل۔ کتا کی جمع کتے اکثر اپنے محل پر کثرت مستعمل ہے۔

غل مچاتے ہیں جو کتوں کی طرح سے تا صبح
شیر کی طرح بپھر جاتے ہیں دیوانۂ عشق — صبا

کتّا :- صندوق کا کھٹکا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کتّا :- گھڑی کا پرزہ جو چکر کو روکتا ہے۔ (نور اللغات)

کتّا :- سائیکل کا ایک پرزہ۔ فری وھیل کے اندر ایک پرزہ جو کھٹکے کی شکل کا ہوتا ہے۔ اردو رائج۔

کتّا :- رہٹ کی لکڑی جو اس کے چکر کے اوپر لگی رہتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کتّا :- (کنایۃً) ہٹ، ضد، [illegible]، اسے پیچھے لگا [illegible] ہے جو چلے وہ [illegible] (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کتے کی جگہ مردود وغیرہ بولتے ہیں۔

کتّا :- (مجازاً) غلام، بندہ۔ مثلاً وہ اس دفتر کا آدمی بہت کا کتا ہے (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کتّا :- امیروں کے دروازے کا دربان، سرکاری چپراسی، رشوت لینے والا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ حقیر و حقارت کے محل پر [illegible]

بولا جا سکتا ہے۔

کتا :- گیند کا چکر۔ اردو مذکر

غیرت [illegible] کو ذبح کیا نے طاقت ہے نے اداہی
اس سکتے کو کے دلیر کیا صید حرم کو اداہی — بحر

قول فیصل۔ حرام خور اور مفت خور کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔

برق خانم جھونک کر خالی نہ کر اپنا دماغ
بے ادب [illegible] کا کتا بن گیا سسرال کا — جان صاحب

کتا :- انگریزی سوداگر کپڑوں پر کتے کی صورت بنا دیتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کتا :- دولت حاصل کرنے کے دھن میں حرام حلال کا خیال نہ کرنے والا دنیادار۔ اردو مذکر رائج۔

قول فیصل۔ زیادہ تر اسے دنیا کا کتا کہتے ہیں۔

کتا :- نل کا کھٹکا۔ مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کتا :- ایک قسم کی گھاس۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں گرستا کہتے ہیں۔

کتاب :- (بالکسر) مجموعہ منتشرہ کسی خاص موضوع کے ماتحت نظم یا نثر آب لکھے ہوئے کاغذ کے [illegible] کا مجموعہ عربی مؤنث فصیح رائج۔

[illegible] ایک [illegible]
[illegible] علم الکلام کی
[illegible]
لکھا ہوا [illegible] شعر ناصر

کتاب :- [illegible] بیاض یا درخت کی کاپی، رد، [illegible]

ڈاکٹری، [illegible] فصیح، رائج۔

لکھا ہوا ہے پیرمغاں کی کتاب میں
کافروں میں داغ ایک بھلا آدمی ہوا — داغ

کتاب بیٹھنے: وہ کتاب جس میں شب معراج کا ذکر ہو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کتاب بیٹھنے: فال نامہ، تعویذ گنڈے کی کتاب۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں فال نامہ یا تعویذ گنڈے کی کتاب کہتے ہیں۔

کتاب: بہی کھاتا، رجسٹر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں [illegible] بہی کھاتا اور [illegible] کہتے ہیں کتاب نہیں۔

کتاب آسمانی: [illegible] آسمانی کتاب، فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ [illegible] آسمانی کتاب [illegible] کتاب آسمانی زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ آسمانی کتابیں چار ہیں۔ توریت، انجیل، زبور اور قرآن مجید۔ توریت حضرت موسیٰ پر، انجیل حضرت عیسیٰ پر، زبور حضرت داؤد پر اور قرآن مجید حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا۔ الہامی بھی ہیں کتاب خدا بھی کہتے ہیں۔

کتاب پر چڑھانا: رجسٹر پر چڑھانا، بہی پر لکھنا، درج کرنا، لکھ لینا۔ اردو، فعل متعدی۔

قول فیصل۔ کتاب پر چڑھانا نہیں بولتے بلکہ [illegible]

جس چیز پر لکھتے ہیں یا کسی کے نام سے بولتے ہیں۔

کتابت: لکھائی، کاپی نویسی، خوش نویسی، خاص روشنائی سے خوشخط لکھنا جو پتھر پر چھپ سکے۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

تقابل میں کتابت کی [illegible] ماہ [illegible] کا [illegible] وہی ہے اور یہ بھی — مستعمل لکھنؤ

قول فیصل۔ محاورہ اور نقل نویسی کے لئے [illegible] بولتے۔

کتابت: نامہ، خط، فارسی، مؤنث، ترک۔

کیا کیا لکھا ہے [illegible] وہ [illegible] گا
[illegible] کتابت — میر

قول فیصل۔ [illegible] خط کتابت یا خط و کتابت [illegible]

کتاب چلنا: کتاب کا پڑھا جانا۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔ چلنا کا وصف کتاب کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔

کتابچہ: چھوٹی کتاب، اردو، مذکر، غیر فصیح، متروک۔

کتاب خانہ: کتب خانہ، لائبریری۔ فارسی ترکیب، متروک۔

مثنوی جو جو تھیں زمانے میں
یعنی یاں کے کتاب خانے میں — ہشت گلزار

قول فیصل۔ اب اس محل پر کتب خانہ ہی بولتے ہیں۔

کتاب خواں: مجلس میں منبر پر بغیر [illegible] شعر کتاب ہاتھوں میں لیکے ذکر شہدائے کربلا کرنے والا، فارسی، مذکر، متروک۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی تحت اللفظ پڑھنے والا اور نثر میں مرثیہ پڑھنے والا لکھے ہیں۔ مگر ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ بلکہ مرثیہ خواں ہی کہتے ہیں۔

قدیم زمانے میں جس طرح [illegible] لکھنؤ اور دہلی میں کافی تعداد میں تھے اب کوئی نہیں ہے۔

کتاب خوانی: شہدائے کربلا کا حال کتاب دیکھ کے ساز کے ساتھ پڑھنا۔ فارسی، مؤنث، متروک۔

قول فیصل۔ [illegible] جو بادہ خوانی [illegible] مرثیہ خوانی، نوحہ خوانی [illegible] سوز خوانی وغیرہ [illegible] کتاب خوانی بھی تھی۔

کتاب دیکھنا: کتاب کا مطالعہ کرنا۔ کتاب پڑھنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

[illegible] امتحان سر پہ آگیا ہے [illegible] کتاب [illegible] نہیں دیکھی [illegible] کیا ہوگا۔

کتاب رو: [illegible] کتابی چہرے والا۔ صفت۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کتاب فروش: کتابیں بیچنے والا، تاجر کتب۔ اسم، مذکر۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ زیادہ تر کتب فروش ہی کہتے ہیں۔

کتاب کا کیڑا: (کنایۃً) وہ شخص جو ہر وقت کتاب کے مطالعہ میں مصروف رہے۔ [illegible] غیر فصیح، رائج۔

[illegible] اس کے علاوہ جو کتاب کا کیڑا [illegible] حکیم ہمام، حکیم ابوالفتح اور فتح اللہ شیرازی وغیرہ علوم و فنون کے دریا کی مچھلیاں تھیں۔

(دربار اکبری ص ۲۸۱)

قول فیصل ۔ بصورت جمع بھی استعمال ہوا ہے مگر بصورت واحد ہی زیادہ مستعمل ہے ۔

ہر وقت جو کتابوں کے کیڑے بنے رہے
کچھ دنوں ہی میں لائے انھیں چڑھے تاب جسین خاں

کتاب کا کیڑا :۔ وہ کرم جو کتاب کو لگ جاتا ہے جیسے جھینگر وغیرہ ۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ کتاب کا کیڑا ایک خاص قسم کا کیڑا ہوتا ہے جو کتاب کو چاٹ جاتا ہے۔ جھینگر یا دیمک کو نہیں کہتے ۔

کتاب کہنا :۔ کتاب تصنیف کرنا ۔

وعظ میں اک کتاب کہہ چکا
یا بجا اس کا ہو گیا شہرہ قدر

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ کسی وجہ سے لکھ کر پڑھ گئے اور محاورہ تیار کتاب کہنا گویا گر کہنا ہو گیا کتاب لکھی جاتی ہے کہی نہیں جاتی ۔" مؤلف تائید کرتا ہے ۔

کتاب لکھنا :۔ کسی خاص موضوع یا مضمون پر کتاب کی شکل میں لکھنا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

لکھی وصف رخسار میں جو کتاب
وہ ایک آیت حق ہو گی امیر

کتاب مجید ، کتاب مقدس :۔ بزرگ کتاب ، قرآن شریف ۔ فارسی ، مونث (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس محل پر قرآن مجید یا کلام مجید بولتے ہیں اور عام طور سے کتاب مقدس بول کے قرآن مراد نہیں لیتے ۔

کتاب میں لکھا ہونا :۔ کتاب میں درج ہونا اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

فسانۂ غم درد و ملال لکھا تھا
اسی کتاب میں زنجیر کا حال لکھا تھا عشق

قول فیصل ۔ ڈائری یا روزنامچے میں بطور یادداشت لکھا ہونا کے معنوں میں بھی داغ نے کہا ہے جو قلیل الاستعمال ہے ۔

لکھا ہوا ہے پیر مغاں کی کتاب میں
لاکھوں میں داغ ایک ہی پیر مغاں ہوا داغ

کِتابہ :۔ (بکسر اوّل) کتبہ ، وہ عبارت جو پتھر کی لوح پر کندہ کر کے یادگار کے طور پر قبروں ، مقبروں مسجدوں یا امیروں کے دروازے پر لگا دی جاتی ہے ۔ عربی ، مذکر ، مترادف ۔

تمھیں پڑھنا تو آتا ہوگا آؤ پاس سے دیکھو نظم
یہ اس کی قبر ہے اور یہ کتابہ سنگ تربت کا ظفر

قول فیصل ۔ یہ عبارت زیادہ تر سنگ مرمر کی لوح پر کندہ کی جاتی ہے اور اکثر قطعۂ تاریخ کی صورت میں ہوتی ہے جس میں بنا کا سنہ نکلتا ہے کبھی بانی کا نام یا مقدس کتاب کا کوئی فقرہ لکھ دیتے ہیں ۔

مؤلف نور اللغات نے اس لفظ کو اضم اوّل (کُتابہ) لکھا ہے لیکن لغت نویسوں نے بالکسر (کِتابہ) تحریر کیا ہے اس کا صرف لکھنا لکھوانا وغیرہ کے ساتھ تھا ۔

یہ پایا تاک میں ان کو جہاں کی بوفائی نے
کتابہ خط کوئی میں لکھو گرد عزیزاں کا امیر

اس کی اور جمع کتابے اور اس محل پر کتابوں ہی بعض جگہ لکھی جیسے " مرغزار کے درمیان ایک پرانا قبرستان ہے جس میں تین تین سو سال کی قبریں موجود ہیں اور ان کے کتبے اور عہد قدیم کی انگریزی زبان اور انگریزی خط کا پتہ دے رہے ہیں ۔

(رسالہ دلگداز)

موجودہ دور میں تعلیم یافتہ طبقہ کتابہ کے بجائے کتبہ (بالفتح) بولتا ہے ۔

کتابہ :۔ وہ نظم یا نثر جو کسی کی تعریف میں یا بطور تاریخ پیش طاق پر لکھتے ہیں ۔

کیجئے وصف سراپا کے کتابے پائے
کچھ نہیں اور ترے بے سروپا کے گھر میں رشک
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اب اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کتاب نگری :۔ ہدایت کرنے والی کتاب ، کتب قرآن شریف ۔ مونث ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ قرآن مجید کو کہہ سکتے ہیں لیکن عام طور سے ان معنوں میں زبانوں پر نہیں ہے ۔

کتا بھی بیٹھتا ہے تو دم ہلا کر بیٹھتا ہے :۔ جو شخص اپنے مکان کو میلا کچیلا اور گندہ رکھتا ہے اس کی نسبت صفائی کرنے کی تاکید میں بولتے ہیں ۔ مثل ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ مؤلف نور اللغات نے اس مثل کو " بیٹھتا ہے " پر ختم کیا ہے اہل لکھنؤ اس آخری ٹکڑے کو حذف کر کے یوں بولتے ہیں ، کتا بھی بیٹھتا ہے تو دم ہلا کر ، صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس مثل کو یوں لکھا ہے " کتا بھی دم ہلا کر بیٹھتا ہے " مگر اہل لکھنؤ اس صورت سے نہیں بولتے ۔

کتابی :۔ اہل کتاب میں سے وہ شخص جو دین اسلام کا منکر ہو اور دین منسوخ پر جیسے یہودی نصرانی ۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے ایسے محل پر اہل کتاب زبانوں پر ہے ۔

کتابی :۔ لکھی ہوئی ، قابل وثوق ، تحریری منسوب بہ کتاب عربی صفت (نقطہ ۲) بات کتابی ہے (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

کتابی چور: - تصنیف چوٹا، پرانی تصنیف میں تصرف کرکے اپنی تصنیف قرار دے لینے والا جس طرح ہماری لغات کے بہت سے چوٹٹے ہمارے ہی زمانہ میں دہلی اور رام پور وغیرہ میں ہوئے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کتابی چہرہ: - کسی قدر لمبا چہرہ - اردو، فصیح و رائج

کتابی چہرہ کے ملا کر حسن معنی میں
کتاب نغمہ سوا ہے شعور دیکھا ہے سودا

قول فیصل - کتابی رخ اور کتابی رو بھی منظوم ہوا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

کہیں گے ہم تو نہ مصحف رخ کتابی کو
(کتابی رخ) یہ مثل ہے کہ ایمان ہو تو سب کچھ ہے داغ

وہ کتابی رو کہ دروانہ لگا زلف دراز
(کتابی رو) شقشہ آشفتہ حالی مختصر ہونے لگا رشک

اسی مثل پر صاحب مخزن المحاورات نے کتاب رو چہرہ بھی لکھا ہے جو بہت کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

کتابی کافر: - وہ شخص جو اہل کتاب میں سے منکر اسلام ہو۔ مذکر۔

عاشق چہرہ ہوا بندۂ گیسو نہ ہوا
دل تو کافر بھی کتابی تھا ہندو نہ ہوا داغ (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کتا پائے تو سو امن کھائے نہیں تو چاٹ کر رہ جائے: - جب کتے کا یہ حال ہے تو حیف ہے اگر انسان اپنی روزی پر قناعت نہ کرے۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل - اب یہ مثل بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کتا دیکھے گا نہ بھونکے گا: - حریص اور لالچی کو مال کی خبر ہوگی نہ نقصان پہنچے گا یعنی دیکھنے سے انسان کی ہوس بڑھتی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ یہ مثل نہیں بولتے۔

کتارا: - ایک قسم کا چلا گنا - اکھ، اوکھ، جس کے رس سے گڑ کھانڈ وغیرہ بناتے ہیں۔ ہندی۔ مذکر۔

ختم ہے شیریں ادائی اس ستم ایجاد پر
ہاتھ میں نیزہ لیا جس دم کتارا ہو گیا اسیر

(یہ نام شاید اس وجہ سے رکھا گیا کہ اس کی لمبی لمبی پوریاں کتر کتر کر لبوں میں رس نکلنے کے واسطے لقمہ دیتے ہیں) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ ان معنی میں اب نہیں بولتے بلکہ املی کے پھل کے لئے اب خصوصیت سے زبانوں پر ہے۔

کتارا: - کٹار، خنجر - اردو، متروک

محل صرف - قسم خدا کی کتارا کھینچ ماروں گا او گیدی۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل - اب اس محل پر کٹار یا کٹاری بولتے ہیں۔

کتا راج بٹھایا وہ چکی چاٹنے آیا: - کمینہ آدمی عزت و مرتبہ پا کر بھی اپنی خلقی عادتیں نہیں چھوڑتا ہے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

کتا گھاس: - ایک قسم کی گھاس جو اکثر آدمی کے جسم سے، کپڑوں سے چمٹ جاتی ہے اس کی بالی میں خار خار ہوتے ہیں - اردو مونث۔

سگ دنیا پس از مردن بھی دامنگیر دنیا ہے
کہ اس کتے کی مٹی سے بھی کتا گھاس پیدا ہو ذوق (نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے حالانکہ بندریا اس گھاس کی دونگیں دار بھلی کو کہتے ہیں جسے شاعر نے کتا گھاس کہا ہے - کتا گھاس دہلی کی زبان ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کتا موتنا: - کُکُرمُتّا، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل - لکھنؤ میں کتا موتنا، کوئی نہیں بولتا، سب کُکُرمُتّا (بضم اول و فتح سوم) بولتے ہیں - مولف نور اللغات نے معنوں میں ککرمتا کو بضمتین (کُکُرمُتّا) لکھا ہے جو دیہاتیوں کی زبان ہے۔

کتاں: - (بفتح اول و نون غنہ) السی ایک قسم کا تخم جس کے بھگونے سے لعاب پیدا ہوتا ہے - فارسی، مونث، اطبا کی اصطلاح

رد بردے سے نہ جب لٹھا کتاں
زخم دل پھر میرے کیا رہتی کتاں بیر

قول فیصل - اطبا تخم کتاں کی ترکیب سے نسخوں میں لکھتے ہیں - صاحب نور اللغات نے بہ تشدید حرف تا بھی لکھا ہے جو کوئی نہیں بولتا۔

کتاں: - ایک قسم کا مہین کپڑا جس کی نسبت شعرا کا خیال ہے کہ چاند کے سامنے لانے سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے - فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

چاک ہیں عشاق کے سینوں میں دل مثل کتاں
چاند سا مکھڑا اترا اے ماہ تاباں دیکھ کر رند

دل صاف میں نے عالم اسباب میں کیا
بنوائی چاندنی جو میسر کتاں ہوا آتش

قول فیصل - صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "ایک قسم کا باریک کپڑا جو علف یعنی گھاس سے تیار کیا جاتا ہے اس کی طبیعت سرد و خشک ہے اس کا پہنا بدن سے

رطوبت وغیرہ کو دور کرتا ہے کہتے ہیں کہ اگر کوئی فربہ اندام دبلا ہونا چاہے تو جاڑے کے موسم میں کتان کا کورا کپڑا پہنے اور گرمی میں دھلا ہوا - اور اگر لاغر ہونا منظور نہ ہو تو اس کے برعکس کرے۔

صاحب فرہنگ آصفیہ وغیرہ اس کتان کے بارے میں کہ اس کو چاندنی کے سامنے لانے سے وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ لکھتے ہیں - جن لوگوں نے تجربہ کیا ہے وہ بے اصل بیان کرتے ہیں - بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کپڑا السی کے درخت کی چھال سے تیار کیا جاتا ہے اور نور ماہ کے سامنے اسے ٹھہرنے کی تاب نہیں تار تار الگ الگ ہو جاتا ہے۔ مومن نے بتشدید دوم بھی کہا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ایک ہی جلوۂ مہر میں ہوا سو ٹکڑے
جامۂ صبر ہے سمجھتے ہیں کتّاں ہوگا — مومن

کتاں: ۔ (کنایۃً) چاک چاک، ٹکڑے ٹکڑے - فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال

ذرہ بن جائے نمایاں ہو جو خورشید سحر
پردۂ دل ہو کتاں دیدۂ تماشائے قمر — ناظم

کتانا: ۔ (فتح اول) سوت کتوانا - ہندی عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل - تھے نہیں بولتے کتانا کی جگہ زبانوں پر سوت کتوانا ہے۔

کتا نہ دیکھے گا نہ بھونکے گا: ۔ دشمن کے سامنے سے ٹل جانا چاہیے دیکھ کر برسے گا۔ (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کتائی: ۔ (بفتح اول) کاتنا، سوت کرنا اردو، مونث، رائج۔

قول فیصل - اس کا صرف کرنا کے ساتھ ہوتا ہے اسی جگہ پہ کتوائی بھی زبانوں پر ہے۔

کتوائی: ۔ سوت کی اجرت، سوت کی کتائی کی اجرت - اردو، مونث، رائج -

قول فیصل - اسی محل پہ کتوائی بھی بولتے ہیں۔

کُتُب: ۔ (بضم اول و دوم) کتاب کی جمع، بہت سی کتابیں - عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فائدہ کیا جو دیکھے کتب ہر مذہب
فائدہ کیا جو ہوئی آگہی ہر ملت — ذوق

قول فیصل - آزاد دہلوی نے مونث بھی کہا ہے۔

کتب عہد قدیم اس میں صحائف تقدیر ہیں سب
عہد آئندہ کی تصویریں دکھاتی ہیں سب — آزاد

دلی میں عام طور سے عربی جمع کو مونث اور لکھنؤ میں مذکر بولتے ہیں۔

کتبات: ۔ قبروں، مسجدوں وغیرہ کے دروازوں پر لکھی یا کھدی ہوئی عبارتیں۔ کتبہ کی جمع - عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کتب خانہ: ۔ وہ جگہ جہاں کتابیں جمع رہیں - کتابوں کے رکھنے کا مقام، لائبریری - فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف - انھوں نے حسب الحکم کشمیر کی تاریخ لکھی تھی .... دو مہینے میں تیار کر کے گزرانی ..... پسند ہو کر کتب خانے میں داخل ہوئی - (دربار اکبری ۷۵۲)

قول فیصل - صاحب فرہنگ آصفیہ و نور اللغات نے کتاب گھر، بکڈپو، کتابوں کے بکنے کا مقام بھی معنی لکھے ہیں مگر عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کتب فروش: ۔ کتابیں بیچنے والا، تاجر کتب، بک سیلر - عربی فارسی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر فصیح، رائج۔

کتبہ: ۔ قبروں، مسجدوں اور سراؤں وغیرہ کے دروازوں پہ لکھی یا کھدی ہوئی عبارت - عربی، مذکر فصیح، رائج۔

دی جان جس نے اس لب لعلیں کے عشق میں
خون جگر سے قبر پہ کتبہ لکھا گیا — تسلیم

قول فیصل - اس کی اردو جمع کتبوں اور کتبے ہے۔

لاکھ آئے نہیں کتبے مزاروں پہ لکھا کیا ہے
بیوفا پھول چڑھا اور گل ریحاں نہ ہوا کیا — لطافت

کتخدا: ۔ (بفتح اول و ضم سوم) نوشاہ، دولہا - فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

یہ ہی سبب ہم کو کتخدا کر لائے
ہم بھی خوش ہوں شادی کا گھر آ گئی — قلق

قول فیصل - بہت کمی کے ساتھ کدخدا بھی زبانوں پہ ہے۔

کدخدا ہونے کو پھر تیار ہے مضمون نو
پھر عروس فکر نے پہنا ہے جوڑا بیاہ کا — رشک

کتخدائی: ۔ (بفتح اول و ضم سوم) شادی، بیاہ - فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل - صاحب نور اللغات نے لکھا ہے ہندوستان میں فرزند کی شادی کے واسطے کتخدائی اور دختر کی شادی کے واسطے کدخیر مخصوص ہے مگر کدخیر کوئی نہیں بولتا - کتخدائی لڑکا لڑکی دونوں کی شادی کے معنوں میں زبانوں پہ ہے اسی محل پہ کمی کے ساتھ کدخدائی بھی بول دیتے ہیں۔

کتر: ہ‍ کپڑے کے تراشتے میں جو بیکار ٹکڑے کپڑے کے چھوٹے چھوٹے نکلتے ہیں اس کو کتر کہتے ہیں [illegible] بفتح اول و دوم بغیر تشدید ہے۔ ہندی، مونث۔ دہلی میں مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں "کتر کپڑا بیونت کی وضع یا طریقہ ہے۔ کتر بیونت بولتے ہیں بلکہ یہی عام ہے اور کنایۃً بھی مستعمل ہے۔ لیکن تنہا کتر کوئی نہیں بولتا کتر بیونت کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔ کپڑے کے بیکار چھوٹے ٹکڑوں اور تراشے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کو کترن (بفتح اول و سوم) کہتے ہیں مخصوص بندی کے [illegible] عام طور سے زبانوں پر یہی ہے۔

کتر: ہ‍ [illegible] سر [illegible] کا ٹکڑا، چوٹی [illegible] (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل۔ اس کا اردو سے کوئی واسطہ نہیں۔

کترا کے جانا: راستے سے بچ کے جانا، آنکھ بچا کے نکل جانا۔

[illegible]

کترا کے چلنا: بچ کے چلنا، الگ الگ چلنا، آنکھ بچا کے چلنا - اردو مصدر، فصیح، رائج۔

[illegible] کترا کے چلے [illegible]

[illegible] پر اٹھا کے [illegible] داغ

کترا کے نکل جانا: ایک راہ چھوڑ کر دوسری راہ چلا جانا، بچ کے نکل جانا، کسی سے آنکھ بچا کے نکل جانا - اردو مصدر، فصیح، رائج۔

گر [illegible] تو [illegible] کے ساتھ

کہیں کترا کے نکل جائیے گا [illegible] امیر

کترانا: گھوم جانا، کسی کی نظر سے بچ کر نکلنا، ایک راہ چھوڑ کر دوسری راہ سے جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

وہ کترا کر چلے ہیں میکدہ سے حضرت واعظ
[illegible] ہاتھوں [illegible] داغ

کترانا: کنارہ کرنا، بچنا، جدائی اختیار کرنا، علیحدہ رہنا - اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محاورہ۔ تم نے جس دن سے مجھ سے روپیہ لیا ہے اس دن سے مجھ سے کتراتے ہو۔

کترائی دینا: بچ کے نکل جانا، آنکھ بچا کے نکل جانا - اردو مصدر، فصیح، رائج۔

[illegible] بے اختیاری کی
[illegible] دیکھے کترائی [illegible] نظم

کتر بیونت: ہ‍ بفتح اول و دوم و کسر چہارم [illegible] (اسم مونث) قطع برید، تراش خراش، کاٹ چھانٹ۔ اردو مونث، رائج۔

[illegible] کتر [illegible]
کتر بیونت اچھے [illegible] کی [illegible]

قول فیصل۔ کپڑے کے لئے عام طور سے کتر بیونت زبانوں پر ہے [illegible] زبانوں پر نہیں ہے۔

کتر بیونت: ہ‍ سودے سلف یا خرید و فروخت میں سے بچانا، خورد برد، تغلب۔

(محاورہ) ہر روز بازار سے سودا آتا ہے اس میں [illegible] کتر بیونت کرتی ہے (نور اللغات)

قول فیصل۔ [illegible] کے ساتھ عورتوں کی زبانوں پر ہے اور کرنا کے ساتھ صرف ہے۔

کتر بیونت: ہ‍ (کنایۃً) تدبیر، جوڑ توڑ، کاٹ چھانٹ۔

(محاورہ) اس کی کتر بیونت سے گھبراتے ہیں (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے عورتیں کبھی کبھی ساتھ بولتی ہیں۔ کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

کتر بیونت: ہ‍ ادھیڑبن، فکر، سوچ۔

(محاورہ) اس کتر بیونت میں رات بھر نیند نہیں آئی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

کتر بیونت: ہ‍ کمی بیشی - اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ گھر کے خرچ سے کتر بیونت کر کے پورے سو روپے اس کام کے لئے بچا لئے۔

کتر بیونت رہنا: کاٹ چھانٹ رہنا، ادھیڑبن رہنا، کمی بیشی کا خیال رکھنا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ صرف اب کسی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کتر بیونت سے: کفایت شعاری سے۔

(محاورہ) وہ بڑی کتر بیونت سے چلتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

کتر بیونت کرنا: کپڑے وغیرہ کا کاٹنا چھانٹنا، قطع و برید کرنا - اردو مصدر، رائج۔

کترن: ہ‍ تراشا ہوا کاغذ یا کپڑا جو کام میں نہ آسکے، کاغذ یا کپڑے کا چھوٹا ٹکڑا جو کترنے کے بعد بچے۔ اردو، فصیح، رائج۔

محاورہ۔ سلطانیاں ہزار پانچ سو یا ہزاری کی نوکر تھیں، گوٹے ٹھپے، کرن کی کترن اتنی پاتی تھیں کہ سونے چاندی کی انگیٹھیاں گر جاتی تھیں (فسانہ عبرت)

قول فیصل ۔ کپڑے اور کاغذ کی خصوصیت نہیں اس لفظ کا استعمال بہت سی چیزوں کے ساتھ ہے مثلاً گوٹا کناری پان وغیرہ ۔

کُتْرَن :۔ دانتوں سے کتری ہوئی چیز ۔ ہندی ، مونث ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کَتَرْنا :۱ (بفتح اول ودوم) قینچی سے تراشنا قطع کرنا ، کاٹنا چھانٹنا ۔ اردو ، فصیح ، رائج ۔

نظر کے خوف سے کتری گئی ہیں ان کی دالیں بھی
ہری رگ رگ سے بال ٹوٹے ہوئے نشتر نکلتے ہیں — رشید لکھنوی

عجب بیرحم ہیں طفل حسین گلزار ہستی میں
گلوں کو توڑتے ہیں بلبلوں کے پر کترتے ہیں — رشید لکھنوی

قول فیصل ۔ کاٹنا کے معنوں میں بھی بولتے ہیں ۔

کَتَرْنا :۲ سپروتے سے ڈلی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنا ۔ اردو ، فصیح ، رائج ۔

کُتَرْنا :۱ (بضم اول وفتح دوم) دانتوں سے کاٹنا دانتوں یا چونچ سے کسی چیز کے چھوٹے چھوٹے ریزے کرنا ۔ اردو ، رائج ۔

اعمال نامے کو مرے چوہا کتر گیا
اچھا ہوا کہ روز قیامت کا ڈر گیا — ظفر آبرو ہوی

ع کتر اچوہوں نے دامن دشت — (گلزار نسیم)

کُتَرْنا :۲ بغیر اجازت کل رقم میں سے کسی جز رقم کو لے لینا ۔ اردو ، غیر فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ اس کی ہمیشہ کی عادت ہے کہ اس سے جب کبھی سودا منگواؤ یا کوئی رقم دو تو وہ اس میں سے کچھ نہ کچھ کتر لیتا ہے ۔

کَتَرْنی :۱ قینچی ، مقراض ۔ اردو ، قریب المتروک

چل رہی تھی زباں کترنی سی
لے رہی تھی ہر ایک سے بل کی (گلشن عشق)

قول فیصل ۔ عام طور سے کنایۃً زبان کے ساتھ زبانوں پر ہے ۔

کَتَرْنی :۲ ایک قسم کا اوزار جس سے جوتا سیتے ہیں ۔ اردو ، جوتا بنانے والوں کی اصطلاح ۔

کترنی چلنا :۱ مقراض کا کپڑے وغیرہ پر چلنا (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس طرح ان معنوں میں اب متروک ہے ۔

کترنی چلنا :۲ (کنایۃً) بات کرنے میں آدمی کی زبان کا جلد جلد چلنا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ زبان کے اضافے کے ساتھ اس کا استعمال ہے اور اب کترنی کی جگہ قینچی کا استعمال زیادہ ہو یعنی قینچی کی طرح زبان چلنا ۔

کترنی سی زبان چلنا :۔ فر فر زبان چلنا جلدی جلدی باتیں کرنا ، بہت تیزی سے باتیں کرنا ۔ اردو صرف ، قلیل الاستعمال ۔

جب کترنی سی چلے اس کی زباں ہر بات میں
منہ میں مجھ کمبخت کے کبھی پھر زباں کیونکر رہے — مصحفی

قول فیصل ۔ اب اس محل پر عام طور سے قینچی کی طرح زبان چلنا کہتے ہیں ۔

کَتْرَوَاں :۔ ترچھا ، اوریب ، آرا ۔ ہندی صفت ، عورتوں کی زبان ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کَتْرَوَانا :۔ قطع کرانا ، چھنٹوانا ، ترشوانا کپڑے یا بالوں کا قینچی سے ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ کپڑے کے لیے کوئی نہیں بولتا بالوں کے لیے کٹوانا کے معنوں میں زبانوں پر ہے

کترواں چال :۔ ٹیڑھی چال ، خرام ناز ، مونث ، عورتوں کی زبان ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ لکھنؤ کی عورتیں کترواں کو کترواں کہتی ہیں ۔ (کت ۔ رو ۔ واں) اہل لکھنؤ کسی طرح اسے نہیں بولتے

کَتْرَوَائی :۔ قطع کرنے کی اجرت ۔ ہندی مونث ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے بالوں کے لیے بہت کی کے ساتھ زبانوں پر ہے ۔

کَتَف :۔ (بالفتح) شانہ ، مونڈھا ۔ عربی ، مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

کَتَک :۔ سونٹا ، موسل ، موسلی ۔ اردو ، مذکر ، متروک ۔

دودھ میں اس کے ہی یاں تک ہیں مہابت ذلیل
کشمکش سے یہ نت اٹھے گا سدا زیر کتک — سودا

کُتْکا :۔ بھنگ گھوٹنے کا سونٹا ۔ موسلی ۔

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں ختکا کہتے ہیں ۔ فیلن و پلیٹس دونوں میں یہی درج ہے حضرت مولف مہذب دہلوی " خ " کی ردیف میں لکھا ہے " اہل لکھنؤ نہ کتکا بولتے ہیں نہ ختکا ۔ بازاری لوگ عضو مخصوص کے معنوں میں ختکا بولتے ہیں ۔

کَتْھَل :۱ پتھر کا دھار دار ٹکڑا ، ٹھیکر کی کرچ اردو ، مذکر ، متروک

ہنجو دیوھتے ہوگئے تیرے پری
شوق سے کتھل چلے پتھر چلے — رند

کَتَّل :۲ چمڑے کی کترن ، چمڑے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ، جوتا بنانے والوں کی اصطلاح ۔

محل صرف ۔ تم بوٹ کا کام سیکھنے آئے ہو یا نقصان پہنچانے انہیں جا کر دی کہ سب کتلیں پھینک دیں

اس میں بہت سی کتلیں کام کی بھی تھیں۔

کتل :- ۱ مٹی کے برتن کا مدور اور باریک ٹکڑا جس کو لڑکے ہوا میں اچھالتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے بچے اور عوام اسے "کپل" کہتے ہیں۔

کتل :- بھگنا یا کھوری وغیرہ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے، اردو معماروں کی اصطلاح۔

محل فقرہ۔ تم سے کہا تھا کہ کتلیں اٹھالو پلاسٹر ہونے کو ہے مگر تم نے ابھی تک نہیں اٹھائیں سب مصالحہ خراب ہو جائے گا۔

کتلا :- پھانک، ٹکڑا، ہندی، مذکر، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ خواص قتلا کہتے ہیں" لیکن اہل لکھنؤ عام طور سے قتلا ہی کہتے ہیں خواص کی کوئی خصوصیت نہیں۔

کتل کا بگھار :- کڑکڑاتے گھی میں تھوڑے ٹکڑے ڈال کر اس سے دال بگھارتے ہیں تاکہ سوندھی ہو جائے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کتم :- (بالفتح) پردہ، حجاب۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

جوشِ وحشت جب سے ہم جامہ دردوں کی یہ دلیل
برہنہ تیم عدم سے ہر اک انساں نکلا صبا

کتمان :- بالکسر، نہاں ہونا، چھپانا، پوشیدگی عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

عالم ہستی کو تھا مد نظر کتمان راز
ایک شے کو دوسری شے کا سبب کرنا پڑا اکبر الہ آبادی

قول فیصل۔ زیادہ تر کتمانِ راز ہی کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

کتنا :- ۱ کس قدر، کس تعداد میں، کس اندازے سے۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل فقرہ۔ کیا تم نے یہ مثل نہیں سنی کہ میرجی بہے جائیں گدھی پوچھے کتنا پانی۔

قول فیصل۔ عوام اور عورتیں اسی محل پر کِتّا (بکسر اول و تشدید) بولتی ہیں۔

کتنا :- ۲ (کثرت کے لئے) بہت زیادہ۔ اردو فصیح، رائج۔

دل پہ آبلہ کو آہ میں کس کس کو دوں
ایک یہ خوشۂ انگور ہے مہماں کتنے نعیر

کتنا :- ۳ کہاں تک، کس حد تک۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل فقرہ۔ میں تمہارے لڑکے سے عاجز ہو گیا ہوں کتنا سمجھا مگر اس کا دل پڑھنے کی طرف نہیں اٹھتا۔

کتنا :- ۴ چاہے جس قدر، جتنا بھی، جس حد تک ممکن ہو۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

گرم تم کتنا کرو اپنے سمند ناز کو
کب پہنچتا ہے ہمارے ہوش کی پرواز کو ناسخ

قول فیصل۔ اب زیادہ تر "ہی" کے ساتھ ہی اس کا استعمال ہے جو فصیح ہے۔

کتنا :- ۵ (بفتح اول) کاتا جانا۔ اردو، مذکر، رائج

کُتنا :- ۶ (بضم اول) اندازہ کیا جانا، تشخیص ہونا تخمینہ ہونا۔ ہندی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ:- "لکھنؤ کے قرب و جوار میں کوتنا کہتے ہیں (واؤ معروف) عموماً غلے کے تخمینے کے لئے مستعمل ہے۔" فصحا اس کے استعمال سے پرہیز کرتے ہیں۔

کتنا ایک :- کس قدر، کہاں تک، بہت سا۔ کثیر تعداد ظاہر کرنے کے محل پر۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل فقرہ۔ تم بڑے ندیدے ہو کتنا ایک حصہ تو تم کو دیدیا لیکن پھر اور مانگنے جا رہے ہو۔

کتنا بعد کو پہنچتے ہیں :- جس جگہ صاف صاف بیوقوف احمق کا لفظ کہنے سے بچتے ہیں وہاں آپ بھی کتنا بعد کو پہنچتے ہیں یا تم بھی کتنا بعد کو پہنچتے ہو کہہ کر مخاطب کی حماقت اور نادانی کا اظہار کرتے ہیں۔

قول فیصل۔ یہ بعد کو نہیں کتنا بات کو پہنچے ہیں محاورہ ہے (انشا کی دریائے لطافت میں اسی طرح درج ہے) مؤلف فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے لیکن اب بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کتنا ماندہ ہے :- محاورہ۔ نہایت بے آب اور بے رونق ہے، بالکل جگ جاتی رہی ہے۔ عورتوں کی زبان۔ ہندی۔

بنایا ہے کمبخت نے ماند کتنا ہو نہ لے ایسا کوئی خریدار جوتا
ٹکے نسبہ بے ربط ہوتی ہے دانی یہ اس جوتی والے کے سر مار جوتا
(رنگین) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

کتنا ہی :- ہر چند، کسی قدر۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل فقرہ۔ تمھیں اس سے کیا سروکار کتنا ہی بوسیدہ مکان سہی لیکن مجھے پسند ہے۔

کتنوں کا :- بہت سے لوگوں کا، کتنے لوگوں کا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

ہمیں خبر نہیں پر بعض لوگ کہتے ہیں
کہ خون کتنوں کا اس پان امرہی پر ہے مصحفی

کتنی :- وہ ظرف جس میں کاتنے کا سامان رکھا جائے۔ ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

کِتنی :۔ کس قدر، مقدار اور تعداد ظاہر کرنے کے لئے، کس درجہ، بہت ۔ اردو، فصیح، رائج ۔

اس کی وحشت کے لئے کتنی ادائیں ہوئیں صرف
لاکھ برباد سہی آپ کا دیوانہ تو ہے — آل احمد سرور

کتنے :۔ بہت سے، بہتیرے، کس قدر، کس درجہ کثرت ظاہر کرنے کے محل پر ۔ اردو، فصیح، رائج ۔

جس کے دل پر یوں لگے کاوش مژگاں کتنے
قتل کرتے ہو اسے تم بھی ہو نادان کتنے — عافل شاگرد مصحفی

عشق میں آئی نہ دس بیس نہ دو چار کی موت
کتنے اس کھیت میں مارے گئے تلوار کی موت — مصحفی

کتنے ایک کی :۔ کس قدر، کتنی ۔ اردو، صرف دہلی کی زبان ۔

محل استعمال ۔ کیوں حضرت وجہ معیشت یہی کرایہ وغیرہ سے ہوگی ۔ آخر کتنے ایک کی آمدنی ہے (رویائے صادقہ)

کتنے بزرگ ہیں :۔ کتنے بھلے آدمی ہیں ۔ جس جگہ صاف صاف بیوقوف اور احمق کا لفظ کہنے سے بچتے ہیں وہاں آپ بھی بڑے بزرگ ہیں، آپ بھی کتنے بھلے آدمی ہیں کہہ کر مخاطب کی حماقت اور نادانی کا اظہار کرتے ہیں ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لفظ بزرگ کی کوئی خصوصیت نہیں مختلف طریقوں سے اس کا استعمال کمی کے ساتھ کرتے ہیں جیسے آپ بھی کتنے سیدھے ہیں، آپ بھی کتنے بھولے ہیں وغیرہ

کتنے بھونڈے ہو :۔ (بواؤ مجہول و نون غنہ) بدذوق ہو ۔ عوام کی زبان (فرہنگ اثر)

قول فیصل ۔ اب کوئی نہیں بولتا ۔

کتنے پانی ہیں :۔ کس قدر حوصلہ ہے، کس قدر قوت ہے، کتنا ظرف ہے، کہاں تک دستگاہ ہے کہاں تک تہ ہے، کس قدر واقفیت ہے ۔

اشکباری مری مژگاں کی ذرا دیکھیں تو
کتنے پانی میں ہیں فوارے ذرا دیکھیں تو — ذوق

کتنے پانی میں ہیں اب ذرا دیکھو
وہ نہ آئیں گے تم بلا دیکھو — داغ

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ) کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے "کتنے کتنے پانی میں ہو ۔" اس طرح بھی بولتے ہیں ۔ لیکن اب اس صورت سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

کتنی دور ہے :۔ دور نہیں ہے ۔ نزدیک ہے، بالکل قریب ہے ۔ اردو، صرف، فصیح، رائج ۔

عرش کتنی دور ہے یہ آگیا وہ آگیا
اور بڑھ آہ رسا صد آفریں صد آفریں — راسخ

کتنے گرم ہو :۔ بے تکلفی اور خوش اختلاطی میں دوست سے کہتے ہیں ۔ (دریائے لطافت) (فرہنگ اثر)

قول فیصل ۔ اب کوئی نہیں بولتا ۔

کتنے کا مال ہے :۔ کیا دام ہیں، کیا تخمینہ ہے

پوچھوں اسی بہانے سے دکھلا کے جنس دل
کتنے کا مال ہے یہ تمہاری نگاہ میں — فلق

قول فیصل ۔ مال کی قید نہیں مختلف طریقوں سے اس کا استعمال ہے جیسے کتنے کا مکان ہے، کتنے کی چیز ہے کتنے کی جائداد ہے وغیرہ ۔

کتنے ہیں :۔ (وہ ۔ آپ کے ساتھ) کتنا ظرف یا حوصلہ یا حیثیت ہے ۔

سر جھکائے ہیں کھنچے تلوار
ہم بھی دیکھیں کہ آپ کتنے ہیں — شاد (نور اللغات)

قول فیصل ۔ کمی کے ساتھ عورتوں کی زبانوں پر ہے ۔

کُتوال :۔ (بضم اول و سکون دوم) مخفف کوتوال ۔ اردو، مذکر، متروک

کہتا تھا کوئی مجھ سے ہوا تجھ سے کیا گناہ
کتوال نے گدھے پہ تجھے کیوں کیا سوار — سودا

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے دکتوالی، کتوالی چبوترہ بھی لکھا ہے اب یہ بھی متروک ہے ۔

کتوانا :۔ (کاتنا کا متعدی المتعدی) کسی سے سوت کاتنے کا کام لینا ۔ اردو ۔ رائج ۔

کتوانا :۔ (بضم اول و سکون دوم) کسی سے اندازہ کرانا ہندی، متعدی (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

کتوں سے منہ چٹانا :۔ بعض لوگ کتوں سے اپنا منہ چٹواتے ہیں ۔

یا جھوٹے ہاتھ کتے کو مارا نہ تھا کبھی
یا کتوں سے چٹاتے ہیں اب اپنے منہ کو بھی — امیر مینائی

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ امیر نے ایسے شخص سے مراد لی ہے جو حد درجہ خسیس کنجوس مکھی چوس ہے ۔ حضرت مولف نہ معلوم کیا فرماتے ہیں ۔ مولف فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے ۔ لیکن اب شاید ہی کوئی بولتا ہو ۔

کتوں کے پاس جانا :۔ بدفعل کرانا، برے سے برے اور کمینے سے کمینے آدمی سے زنا کرانا ۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قریب بہ متروک ۔

محل استعمال ۔ میں آپ سے کہتی ہوں کہ جب مجھ سے اس سے بہناپا ہوا اور اس کو میں نے اپنے گھر بلایا جب تو میرے آدمی نے اسے دیکھا ۔ اس کو یہ لازم تھا کہ میرا ہی گھر اجاڑے یہ کتوں کے پاس جاتی مگر اس سے بات نہ کرتی ۔ اس نے کہا کتوں کے پاس تو آپ جاتی تیرے ہوتے سوتے جاتے (طلسم ہوش ربا)

کتوں گھیری :۔ (بیائے مجہول) فاحشہ عورت (فرہنگ اثر)

قول فیصل ۔ اسی محل پر عورتیں لونڈوں گھیری، یا لونڈے

گھیری بولتی ہیں۔

کتھا:- ایک پودے کا ست جو پان کے ساتھ کھایا جاتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کتھے کا درخت کہتے ہیں پودے کو صرف کتھا نہیں کہتے۔

کتھا:- ۱ (بفتحتین) ہندوؤں کے مذہبی پیشواؤں کے حالات جو برہمن بیان کرتے ہیں۔ سنسکرت، مونث۔

ع ڈالوں اک بات سے پنڈت کی کتھائیں کھنڈت ذوق

کتھا:- ۲ قصہ کہانی، طولانی بیان، لمبی حکایت یا افسانہ، طویل قصہ۔ اردو، مونث، رائج۔

سن کر وہ مرا فسانہ بولے
ہم نے یہ کتھا بہت سنی ہے دلشاد اودھ (اختر)

قول فیصل۔ اب عورتوں کی زبانوں پر زیادہ ہے۔

کتھا باچنا:- (ہندی) مقدس کتاب کا وعظ کہنا۔ ہندی، اہل ہنود کی زبان (نور اللغات)

کتھا بٹھانا:- ہندو شاستر کا بیان سننے کے واسطے کسی پنڈت کا مقرر کرنا۔ ہندی اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

کتھا بکھاننا:- ۱ وعظ بیان کرنا۔ ہندی (نور اللغات)

کتھا بکھاننا:- ۲ کسی کا طول طویل ذکر چھیڑنا (نور اللغات)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ عام عورتیں بول دیتی ہیں۔

کتھا سمپورن کرنا:- شاستر پڑھ کر یا سنا کر ختم کرنا، مذہبی مقدس کتاب کا خاتمہ کرنا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کتھا سمپورن ہونا:- لازم۔ شاستروں کا بیان پورا ہونا۔ شاستر ختم ہونا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی واسطہ نہیں

کتھا لے بیٹھنا:- کتھا دینے والے طول سے اپنی سرگذشت بیان کرنا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ خاص عورتوں کی زبان ہے۔

کتھری:- بفتح اول سکون دوم و سوم و چہارم کملی کا مترادف، غریبوں کا اوڑھنا بچھونا۔ اردو، مونث عوام اور عورتوں کی زبان

قول فیصل۔ کملی کے ساتھ ملا کے کملی کتھری زبانوں پر ہے۔ تنہا کوئی نہیں برتتا۔

کتھک:- سنسکرت میں کتھک بروزن خالک ہے اردو میں بکسر دوم مستعمل ہے گویوں کے ادنا چنے والوں کا ایک ہندو فرقہ: ناچنے گانے والوں کا لڑکا۔ (کنایتہ) تعریف کرنے والا، مدح خواں مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ فرقہ اور قوم کے معنوں میں تو زبانوں پر ہے اور کسی معنی میں نہیں برتتے۔

کتھک کا لونڈا:- خوبصورت نوجوان جو عورتوں اور زنانوں کی سی باتیں کرے۔ اردو، بازاری زبان

مثال:- آج سڑک پر پڑتی اداؤں کے ساتھ، کتھک کا لونڈا جارہا تھا افسوس کہ تم نہیں تھے دیکھتے تو بہت ہنستے۔

کتھنا:- (۱) بیان کرنا، کہنا (۲) برائی کے ساتھ چرچا کرنا، برا کہنا، لعنت ملامت کرنا، شعر کہنا، نظم بنانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔

کتھئی:- بفتح اول و تشدید دوم مفتوح ایک رنگ کا نام جو کتھے کے رنگ سے مشابہ ہوتا ہے۔ اردو، رائج۔

اک گوشہ کتھئی ہے تو اک گوشہ پستئی
مغرب جو اگری ہے تو مشرق ہے چمپئی جوش ملیح آبادی

کتی:- ۱ سناروں کے ایک اوزار کا نام جس سے سونے چاندی کے پتروں کو کاٹتے ہیں۔ اردو مونث، سناروں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اصل میں یہ لفظ کٹی تھا جس کا مادہ کاٹنا ہے۔

کتی:- ۲ ایک قسم کی تلوار، نیمچہ جس کی نوک کسی قدر ٹیڑھی ہوتی ہے۔ اردو مذکر۔

غلاف سے جو کھینچی ہیرے جسم میں تیری
وہ کہاں رہی تری کتی میان سے باہر رشک

کتی:- جھلکتیا۔ ہندی، مونث، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل دکن بھی اسی معنی میں بولتے ہیں۔

کتی:- ۳ کتنی، کس قدر، کس مقدار میں۔ اردو عوام اور عورتوں کی زبان۔

کتے:- کتا کی جمع۔ بہت سے کتے، کتا کی مغیرہ صورت۔ اردو، رائج۔

کتیا:- مادہ سگ، کتے کی مادہ۔ اردو، مونث، رائج۔

کتیا اک گھر میں دودھ والی تھی
میں بڑی منتوں سے پالی تھی (منتگلز)

کتیا:- ۲ (تحقیر سے) کم قدر ذلیل چیز یا ذلیل فاحشہ عورت۔

نہیں اب تک اصلا خبر ہم کو یہ بھی
کہ ہے کون مردار کتیا ترد دعلی (نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ خاص عورتوں کی زبان ہے حضرت حالی نے نظم فرمایا ہے عورتیں عام طور سے جب کسی لڑکی پر غصہ کرتی ہیں تو جہاں کم بخت مردار کتیا کہتی ہیں وہاں کتیا بھی کہہ دیتی ہیں ۔

کُتیا کا پلاّ :۔ ۱ کتیا کا بچہ ۔ اردو مذکر ، رائج ۔

کُتیا کا پلاّ :۔ ۲ ادنی آدمی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ ادنی آدمی کو کتیا کا پلاّ نہیں کہتے بلکہ جب کوئی بڑا چھوٹے پر غصہ کرتا ہے تو رطور تذلیل کہہ دیتا ہے ۔

کُتیا کا پلاّ :۔ ۳ حرامی ، حرام کا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے ۔

کُتیا کا پلاّ :۔ ۴ کتا بتا ، حرامزادہ ۔ عوام کی زبان

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ کے عوام کتے کا پلاّ کہتے ہیں " مولف تائید کرتا ہے ۔

کُتیا کے چھنائے میں پکڑا جانا :۔ دوسرے کے جرم میں گرفتار ہونا ، مفت میں بدنام ہونا ، رسوا ہونا ۔ عوام کی زبان ۔

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر و خزینۃ الامثال لکھتے ہیں ۔
"مثل میں پکڑا جانا کے بجائے پھنسنا ہے ۔"
مولف تائید کرتا ہے ۔

کُتے تیرا منہ نہیں تیرے سائیں کا منہ ہے :۔ اس محل پر بولتی ہیں جب کسی کمینے کے کمینہ پن سے کسی شریف کی خاطر درگزر کرتی ہیں ۔ مثل عورتوں کی زبان ۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کُتے چھڑوانا :۔ شکار پر کتوں کو دوڑانا تاکہ وہ اس کو جھنجھوڑیں ۔ اردو ، رائج ۔

اس ترک سے چوکی ہیں صحرا میں چاہ آنکھیں
جھنجھلا کے کیا ہی کتے دوڑائے ہیں ہرن پر
آتش

قول فیصل ۔ قدیم زمانے میں ایک قسم کی سزا تھی کہ مجرم کے نصف جسم کو زمین میں گاڑ کے اس پر شکاری کتے چھوڑ دیتے تھے وہ اس کو نوچ کے ختم کر دیتے تھے ۔

کُتے خصی :۔ (بظاہر کتے کسی کا بگاڑا ہوا ہے جو ذلیل لوگوں کا کام ہے) ذلیل کام بے عزتی کا کام ، جھگڑے کا کام ۔
ڈیوٹی ، فرومائیگی ، پاجی پن ، مونث ۔
(۲) پاجی گری ، ادنی درجہ کی ملازمت مصیبت کی نوکری ، بے عزتی کی نوکری ، ذلیل نوکری ۔
(۳) (پنجاب) :۔ ہرزہ گردی ، آوارہ گردی ، کار بے فائدہ بعض لوگ تو اسے کتے کی خدمت کا بگاڑ بیان کرتے ہیں ۔ بعض لوگ کہتے ہیں خصی بمعنی آختہ سے لیا ہے ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ لفظ کتا کسی یعنی کنجر پن سے بگاڑ لیا ہے ہماری رائے میں ظن غالب ہے کہ یہ لفظ یا تو فارسی خس بمعنی خاشاک کوڑا کرکٹ وغیرہ سے یا عربی خس بمعنی فرومایہ ، دون وغیرہ سے بنایا گیا ہے جس کے ترکیبی معنی کتے کی سی خواری و زبونی ہوتے ہیں واللہ اعلم (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ کسی رئیس کی خوشامد میں لگے رہنے اور اس کے ہر کام خوشامد کے ماتحت انجام دینے کے محل پر بولتے ہیں ۔ کرنا کے ساتھ صرف ہے ۔

کتیرا :۔ ایک قسم کا گوند ۔ فارسی ، مذکر ، اطبا کی اصطلاح ۔

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے ۔ مزاجاً بعض کے نزدیک گرم و تر ہے اور بعض کے نزدیک سرد و خشک مغلظ خون و نافع خشونت حلق و سینہ ہے "۔ عام طور سے خیال یہ ہے کہ یہ انتہائی سر درد اور کمزوری باہ کا سبب ہوتا ہے ۔

کُتے کا بھونکنا :۔ کتے کا بھوں بھوں کرنا ، کتے کا چیخنا ۔ اردو صرف ، غیر فصیح ، رائج ۔

کُتے کا بھیجا کھایا ہے (یا) کتے کا مغز کھایا ہے (یا) کتے کا بھیجا ہے :۔ بہت بکواس کرنے والے کی نسبت کہتے ہیں کہ اس نے کتے کا بھیجا کھایا ہے ذرا خاموش نہیں رہتا ۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ ابتدائی دو صورتوں سے زبانوں پر نہیں "صرف کتے کا بھیجا ہے " عورتوں کی زبانوں پر کمی کے ساتھ ہے ۔

کُتے کا رونا :۔ کتے کا ایک خاص انداز سے مسلسل بولنا ۔ اردو صرف ، رائج ۔

قول فیصل ۔ عورتیں اور عوام اس کے رونے کو منحوس خیال کرتی ہیں ۔

کُتے کا کُتا بیری :۔ ابنائے جنس ہی دشمنی کیا کرتے ہیں ۔ مثل (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

کُتے کا کفن :۔ (حقارتاً) نہایت سستا اور خراب کپڑا (مخزن المحاورات) نہایت جھرجھرے موٹے سوت کا ننگا کپڑا ، سستا اور ردی کپڑا ۔ عورتوں کی زبان ۔
(فقرہ) دیکھو تو یہ شبنم کے تھان کھینچے ہیں یا کتے کا کفن تار تار ۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں بہت کمی کے ساتھ بولتی ہیں ۔

کتّے کو گھی نہیں پچتا (یا) کتّے کو کھیر نہیں پچتی :- ناقص کو اچھی صحبت پسند نہیں۔ کم ظرف کو حوصلہ نہیں ہوتا۔ مثل (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ "کتّے کو گھی ہضم نہیں ہوتا" بولتے ہیں۔ اور "کتّے کو کھیر نہیں پچتی" بالکل نہیں بولتے۔

کتّے کو وُں کو گھن آئے :- نجس سے نجس کو گھن معلوم ہو۔ پست سے پست انسان کو بھی برا معلوم ہو۔ اردو مقولہ، عورتوں کی زبان۔

گھن آئے کتّے کوؤں کو جن گالیوں سے بھی
دیں سنائیں سوت وہ جن کر ہمارے پاس جا کے جس

کتّے کی چال جانا، بلّی کی چال آنا :- بہت تیزی سے کام انجام دینے کے محل پر بولتی ہیں۔ اردو، مقولہ، عورتوں کی زبان۔

میری۔ اس سرا میں جا کر دیکھ وہ بوڑھے آدمی ہیں کہ چلے گئے۔

شبراتی۔ اچھا

میری۔ کتّے کی چال جانا، بلّی کی چال آنا

شبراتی۔ ابھی ابھی پہنچا داخل ہوں۔ (فسانہ آزاد)

کتّے کی دُم :- (کنایۃً) کج طبع، کج فہم، جو بہت سمجھائے جانے پر بھی راہ راست پر نہ آئے۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہیں کجی میں مردم کج طبع بھی کتّے کی دم
راست ان کو کیجیے سو بار ہوں سو بار کج (ناسخ)

قول فیصل۔ کتّے کی دم بول کے اس مثل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ کتّے کی دم کو بارہ برس گاڑو تو ٹیڑھی کی ٹیڑھی ہی نکلے گی۔

کتّے کی دم کو بارہ برس نلکی میں رکھا پھر ٹیڑھی کی ٹیڑھی :- طبیعت کی کجی سعی اور تربیت سے درست نہیں ہوتی (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ اس معنی میں "کتّے کی دم مرے پر بھی ٹیڑھی" بھی مستعمل ہے۔ لیکن اہل لکھنؤ اس صورت سے بھی نہیں بولتے۔ عام طور سے زبانوں پر اس طرح ہے۔ کتّے کی دم بارہ برس زمین میں گاڑی پھر ٹیڑھی کی ٹیڑھی نکلی۔ صاحب فسانۂ آزاد نے اس طرح استعمال کیا ہے۔ "کتّے کی دم بارہ برس بعد بھی ٹیڑھی ہی نکلی" جیسے یہ ضعیف الاعتقاد بھلا کسی کا منہ دیکھنے سے کیا ہوتا ہے آپ بھی بڑے چھچھوندر ہی رہے۔ اتنی دیر تک سمجھایا، سر مغزنی کی مگر وا رے کتّے کی دم بارہ برس بعد بھی ٹیڑھی نکلی الخ اب اس طرح بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کتّے کی سی پسلی پھڑکی :- جب کوئی شخص کھانے کے وقت اتفاقیہ آجائے اس وقت کہتے ہیں اردو، عورتوں اور عوام کی زبان۔

کتّے کی سی جھپکی لینا :- کھٹکے کی نیند، خفیف سے کھٹکے سے جاگ پڑنا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کتّے کی سی ہڑک اٹھنا :- (کنایۃً) کسی امر کا دفعتہً شوق چرانا۔ کسی بات کا دفعتہً خیال آجانا، شوق ابھرنا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کتّے کی موت آتی ہے تو مسجد کی طرف بھاگتا ہے :- جو شخص از خود جان جوکھوں اور خطرناک کام میں پڑتا ہے اس کی نسبت بولتے ہیں، مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ بلکہ اس محل پر لکھنؤ کے عوام اور عورتیں "جب گیدڑ کی شامت آتی ہے تو شہر کی طرف بھاگتا ہے" بولتی ہیں۔

کتّے کی موت مارا جانا :- بری موت مارا جانا، ذلیل موت مارا جانا۔ اردو مثل، قلیل الاستعمال۔

محل استعمال۔ بڑے بڑے جادوگر میاں فراسیاب کے یہاں سے آئے، پشم کندہ نہ ہوئی کتّے کی موت مارے گئے۔ (طلسم ہوش ربا)

کتّے کی موت مارنا :- (متعدی) بری طرح سے مارا جانا، ذلت و خواری سے قتل کرنا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس طرح بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کتّے کی موت مرنا :- ذلیل حالت میں مرنا، ایڑیاں رگڑ رگڑ کے مرنا۔ ایسی بری موت مرنا جس سے عبرت ہو۔ اردو مثل، عوام اور عورتوں کی زبان۔

کتّے کی نیند :- (کنایۃً) کھٹکے کی نیند، خفیف سے کھٹکے میں جاگ پڑنے والے کے لئے مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ اس کا مطلب ہوشیار نیند ہے۔ ذرا دیر سونے کے بعد جاگ اٹھنا کھٹکا ہو کہ نہ ہو، اب یہ مثل بہت کمی کے ساتھ عوام اور عورتوں کی زبانوں پر ہے۔

کتّے کی ہڑک :- (اٹھنا کے ساتھ) کتّے کی کاٹنے کی لہر جو بہتا پانی اور جلتی ہوئی آگ دیکھ کر پیدا ہوتی ہے اور اس میں آدمی کتّے کی طرح بھونکتا بلکہ لوگوں کو کاٹنے لگتا ہے (اٹھنا کے ساتھ) کبھی کبھی امر کے شوق ابھرنے کو بھی کہتے ہیں۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کتّے گھسیٹنا :- کنایۃً ذلیل کام کرنا، مرے ہوئے کتّوں کو گھسیٹ کر لے جانے کا کام کرنا، کنجرپن کرنا، کمینہ پن کرنا، حقیر و ذلیل کام کرنا (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کتے گھسیٹنا :- رنڈی رکھنا، رنڈی کو ساتھ سلانا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ۔

کتے لوٹتے ہیں :- خاک اڑتی ہے ۔ آباد جگہ کے ویران ہونے پر کہتے ہیں ۔ اردو مقولہ، رائج ۔

محل صرف ۔ ہے ہے اب یہاں رہ کیا گیا، گلی کوچوں میں کتے لوٹتے ہیں ۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل ۔ اسی محل پر "کتے لوٹ رہے ہیں" بھی زبانوں پر ہے جیسے اور اب یہاں خاک اڑتی ہے کتے لوٹ رہے ہیں ۔ (فسانۂ آزاد)

کتے لوٹتے ہیں :- صفائی نہیں ہے جب سامان بے ترتیب اور بری حالت میں ہوتا ہے تو کہتے ہیں ۔ اردو مقولہ، رائج ۔

محل صرف ۔ وہ عجیب بد سلیقہ انسان ہیں ۔ آج میں ان کے گھر میں گیا اس طرح بے ترتیبی سے سامان پڑا تھا کہ جدھر نظر اٹھائی معلوم ہوتا تھا کہ کتے لوٹتے ہیں ۔

کتے مار :- کتے مارنے والا، کنجر ۔ مذکر ۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

کُٹکا :- کٹی کا کاغذ ۔ ہندی مونث ۔ (فقرہ) یہ ٹوپی کٹ کی ہے ۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کٹکی :- ایک دوا کا نام جو اصل میں کسی درخت کی جڑ ہوتی ہے اور عربی قسط کہتے ہیں ۔ مزاجاً دوسرے درجہ میں گرم و خشک اور بعض کے نزدیک تیسرے درجے میں حار و یابس دافع امراض بارد و بلغم محلل ریاح ۔ نافع امراض دماغیہ اور محافظ یادداشت

پشمینہ ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

کُٹ :- (بضم اول) کسی سخت چیز کو دانتوں سے کاٹنے کی آواز، دانت سے کھٹکنے کی آواز ساده رائج ۔

قول فیصل ۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ اہل لکھنؤ اس محل پر کُٹ بولتے ہیں ۔ ایسا نہیں ہے اہل لکھنؤ بھی کٹ ہی بولتے ہیں ۔

کٹ :- انگوٹھے کے ناخن کو اوپر کے دانت سے رکھ کر بجانے کی آواز جو بچوں کے یہاں دوستی قطع کرنے کی علامت ہے ۔ (کرنا کے ساتھ)

لی چٹکی سے جب کہ میں نے سکے چٹکی
بولا کہ پڑے جان پہ تیرے پھٹکی
پھر دانت تلے کھٹاک کے ناخن یہ کہا
بس چل بھی اب انشا تجھ سے کٹ کی (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ کھٹ، بولتے ہیں اور اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے اسی محل پر کھٹی بھی بولتے ہیں ۔ جیسے ہم سے تم سے کھٹی، اسکول میں چھٹی ۔

کٹ :- (جب پر کے بعد آئے) کٹا ہوا کے معنی میں مستعمل ہے ۔ جیسے پر کٹ یعنی پر کٹا ہوا (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ بفتح کاف پرکٹ بولتے ہیں اور زیادہ تر کبوتر کے لئے مستعمل ہے ۔ بضم کاف، کُٹ کوئی نہیں بولتا ۔

کٹ :- (بفتح اول) سیاہ رنگ جو ٹین کے ٹکڑوں، ہڑ بہیڑا آملہ سرکہ وغیرہ سے تیار کیا جاتا ہے اس سے سیاہ چیز رنگتے ہیں چونکہ یہ رنگ ان چیزوں سے کٹ کر نکلتا ہے شاید اس سبب سے یہ نام رکھا گیا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کٹ :- (بفتح اول) کٹنا کا حاصل مصدر ۔ اردو، رائج ۔

قول فیصل ۔ تنہا نہیں بولتے مرکبات میں اس کا استعمال ہے ۔ جیسے کٹ مرنا، کٹ رہنا

کٹ :- کٹنے کا امر ۔ اردو، رائج ۔

کٹ :- کاٹ کا مخفف ۔ اردو، رائج ۔

قول فیصل ۔ تنہا نہیں بولتے مرکبات میں مستعمل ہے جیسے کٹ کھنا یعنی کاٹ کھانے والا ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ اظہار کثرت کے محل پر بھی بولتے ہیں جیسے کٹ مستا، کٹ مستی ۔ مگر اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کٹا :- (بضم اول و تشدید دوم) گرہ باز کبوتر جس کی آدھی دم اور پر کاٹ کے کبوتر باز ٹکڑی کے کبوتر جب لڑاتے ہیں تو کٹے کو پھر کا کر دکھاتے ہیں اور اچھال بھی دیتے ہیں تا کہ کبوتر چھوٹ کے واپس آ جائیں ۔

پر زے خط کے نہیں کرتا وہ ستمگر کس دن
کٹے بنتے نہیں نامے کے کبوتر کس دن (آتش)

قول فیصل ۔ کبوتر نر ہو یا مادہ اسے کٹا ہی کہیں گے ۔

کٹّا :- نہایت مضبوط، پکا، سخت، راسخ الاعتقاد متعصب، پورا دیندار، دھرمی ۔ جیسے کٹا مسلمان ۔ ہندی، صفت ۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ اس محل پر "کٹر" (بفتحتین و تشدید طا) بولتے ہیں ۔

کٹّا :- (طا کے ساتھ) موٹا تازہ، تندرست تنومند ۔ اردو عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ بہن! ایک سٹری بہت موٹا کٹا آج میرے

گھر میں گھس آیا قریب تھا کہ میرا دم نکل جائے جب چیخی تو مردہ بھاگ گیا۔

کٹّا: ۳ بہت موٹی اور بڑی جوں۔ اردو، مذکر عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ آج سکوزہ کے بال سلجھانے پر دس بارہ کٹّے گرے۔ کمبخت نہاتی نہیں۔

کٹّا: ۴ بھینس کا بچہ (پنجاب) (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کٹّا: ۵ کسی بڑے بوجھ کا ایک حصہ، چھوٹا بنڈل۔ اردو، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ جی نہیں یہ پوری بوری میں نہیں اٹھا پاؤں گا۔ بس ایک کٹّا میرے سر پر رکھ دیجئے۔

کٹا: ۶ (بغیر تشدید) کٹا ہوا، کاٹا ہوا۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

محل میں موا رنڈیاں گھورنے کو
ہوا ہے کٹا نیا شہوت خوجا (نگین دہلوی)

قول فیصل۔ اس کا استعمال زیادہ تر مرکبات میں ہے جیسے دم کٹا۔

کٹا: ۷ قتل عام، کشت و خون، خونریزی، کاٹنا کوٹنا۔ سنسکرت۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔

کٹا جانا:۔ انتہائی خفت کے محل پر۔ شرمندہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ابروؤں کا ہے جو سودا تو کٹا جاتا ہوں
دیکھنے کو نہیں دیتا کوئی تلوار تجھے (سحر)

کٹا چھنی: ۶ (بفتحتین و بفتح چہارم و کسر ششم) لڑائی جھگڑا، مار پیٹ، کشت و خون، لڑائی جھگڑا، جنگ و جدل۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ دشمنی و عداوت کے معنوں میں بولتے ہیں۔

کٹا چھنی ہونا:۔ دشمنی و عداوت ہونا۔ از حد دشمنی ہونا۔

محل صرف۔ آج کل دونوں بھائیوں میں مقدمہ چل رہا ہے یہ ایسی کٹا چھنی ہوئی ہے جو دونوں کو نقصان پہنچائے گی۔

کٹا دینا:۔ کٹے کو پھیر کر لانا تاکہ کبوتر پلٹ کے آجائیں۔ اردو صرف۔ کبوتر بازوں کی اصطلاح

محل صرف۔ سید صاحب! کبوتر لڑ گئے جلدی کٹا دیجئے ورنہ آپ کے کبوتر بہت زیادہ دوسری ٹکڑی کے ساتھ چلے جائیں گے۔

کٹار: ۱ (بروزن بہار) خنجر کی طرح کا ہتھیار تیز دھار والا خنجر نما ہتھیار جو چوڑا ہوتا ہے اور پھل ہوتے ہیں۔ اردو مونث، فصیح، رائج۔

بچتا نہیں ہے الفت مژگاں میں آدمی
پڑتی ہے ایک دل پہ ہزاروں کٹار روز (صبا)

قول فیصل۔ اہل دلی اور اہل لکھنؤ نے مذکر بھی استعمال کیا ہے یہ لفظ مختلف فیہ رہا اب موجودہ دور میں تانیث کو ترجیح ہے اور یہی فصیح ہے۔

خوں بہا اس کا مانگیے تو کہے
کوڑی رکھتا نہیں کٹار اپنا (گویا دہلوی)

جیک دکھائی جو دانتوں کی یار نے ہنس کر
تو ہم یہ سمجھے کہ مارا کٹار باتوں میں (اسیر لکھنوی) (مذکر)

کٹار: ۲ ایک جانور جو بنولے سے مشابہ ہوتا ہے۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کٹار کھینچنا:۔ کٹار نیام سے نکالنا، خنجر نما ہتھیار کھینچنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خیال نوک مژہ نے وہ اشتعالک دی
شب فراق میں کھینچے رہا کٹار چراغ (صبا)

کٹاری: ۱ کٹار چھوٹے خنجر کی طرح کا ہتھیار اردو مونث، فصیح، رائج۔

گلبدن کے ساتھ اب گر آپ جا کر سو گئے
پیٹ میں اپنے میاں مارو گی کٹاری رات کو (جان صاحب)

کٹاری: ۲ وہ ٹیڑھے نشان جو ریشمی گلبدن مشروع یا لنگی پر ہوتے ہیں۔ اردو، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ع گلبدن کی تھیں زیبا یہ کٹاری دکھنا (رشک)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے ایک قسم کا ریشمی کپڑا جس میں آڑی دھاریاں ہوتی ہیں کے معنوں میں کٹار یا لکھا ہے ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے اور آڑی دھاریوں کا، کے معنوں میں کٹاری دار لکھا ہے اور یہ بھی مستعمل نہیں۔

کٹاری کی کوڑی:۔ وہ موٹی نوک جو کٹاری کے سرے پر ہوتی ہے۔

جو خوں ریزی کی عادت رکھتے ہیں بے فیض ہوتے ہیں
کہاں ملتی ہے سائل کو کبھی کوڑی کٹاری سے (ناسخ)
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ صرف قریب بہ متروک ہے۔

کٹا کرنا:۔ قتل عام کرنا۔

تلوار وہ کٹا نہ کرے پر کٹا کرے
بندوق وہ دغا نہ کرے پر دغا کرے (قدر) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ صرف متروک ہے۔

کٹانا:۔ کٹوانا، قطع کرانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

کس خوشی سے دوڑ کر عاشق کٹاتے ہیں گلا
نقش جب اے ترک جوہر ہے تری شمشیر کا (آتش)

قول فیصل۔ فصحا اس محل پر کڑوانا، بولتے ہیں

کٹاون پڑنا، کٹاون لگنا:۔ کٹے لگن خلاف مرضی دوسرے کے صرف میں آنا۔ دہلی کی عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

کٹاون ڈالنا:۔ زہر مار کرنا، نگلنا، ٹھونسنا دہلی کی عورتوں کی زبان۔

جیسے:۔ روکھی روٹی رکھی ہے کٹاون ڈال لے۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

کٹاؤ: ۱؎ (بروزن لگاؤ) کاٹنا۔ جیسے پانی کا کٹاؤ۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کٹاؤ: ۲؎ کپڑے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹ کے سینا جس سے بیل بوٹے وغیرہ بنیں۔ اردو، رائج۔

کٹاؤ: ۳؎ تراش خراش۔

(فقرہ) طشتری کا کٹاؤ بہت خوشنما ہے۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

کٹاؤ: ۴؎ کاٹ کرنا، زخم ڈالنا

اور زخم پر اگر نمک ڈالیں تو وہ کٹاؤ کرتا ہے اور زخم کو بڑھاتا ہے۔ (اردوئے معلیٰ۔ غالب)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے لکھنؤ میں اس محل پر کاٹ کرنا مستعمل ہے۔

صاحب قران السعدین نے اس کے ایک معنی لکھے ہیں "درد" اور مثال میں یہ شعر لکھا ہے۔

اب کے اس کا کٹاؤ جو ہوگا
اس میں ہوگا تر ابھی اک حصہ حریف
مگر ان معنوں میں کوئی نہیں بولتا۔

کٹاؤ ہونا:۔ خون خرابہ ہونا۔

(فسانہ آزاد) بعد ادائے دربا تماشا دکھائیں گی کٹاؤ ہوگا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب یہ صرف متروک ہے۔

کٹائی: ۱؎ (بضم اول) کوٹنا، کٹنا۔ اردو، مونث، رائج۔

قول فیصل۔ تم نے بڑا غضب کیا نئی چھت بنوائی لیکن کٹائی کا کوئی خاص انتظام نہ کیا۔ برسات میں چھت ٹپکے گی۔

قول فیصل۔ کوٹنے کی اجرت کو بھی کٹائی کہتے ہیں جیسے دو روپیہ مصالحہ ڈلوائی دوں گا اور تین روپیہ چھت کٹائی دوں گا۔ تمھاری مرضی ہو کام کرو۔ اب اس محل پر کٹوائی، ڈلوائی زیادہ ہے۔

کٹائی: ۲؎ (بفتح اول) فصل کٹنا، فصل کاٹنے کا موسم، فصل کاٹنے کے دن۔ اردو۔ دیہاتیوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے جیسے مارچ کے مہینے سے گیہوں کی کٹائی شروع ہو گئی۔ اس کی اجرت کو بھی کٹائی کہتے ہیں جیسے پورے کھیت کی کٹائی میں اگر دس روپیے بھی صرف ہوں تو کسی قسم کی کمی نہ کرنا کھیت تمام

کٹ بدیا:۔ زد و کوب، گوشمالی۔ دہلی کے مسلمان اسے کد بدیا گتبدیا بولتے ہیں مگر صحیح تائے مثقلہ سے ہی ہے۔ ہندی۔ (فرہنگ آصفیہ)

کٹ بدیا بنانا (یا) کرنا:۔ خوب پیٹنا، خوب ٹھونکنا، مارنا پیٹنا، زد و کوب کرنا، مارپیٹ کرنا، گت بنانا، کان اینٹھنا، گوشمالی کرنا، ہندی۔ (فرہنگ آصفیہ)

کٹ پتا:۔ تراشی کا پتا۔ اردو، تاش کے کھیلنے والوں کی اصطلاح۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ عام طور سے تراش کا پتہ ہی کہتے ہیں

کٹ پھوڑا:۔ ایک پرند جسے بڑھئی بھی کہتے ہیں۔

(طلسم فصاحت) کٹ پھوڑے کی آواز صحرا کا سناٹا۔

قول فیصل۔ عام طور سے بڑھئی ہی کہتے ہیں۔

کٹ پیس:۔ کپڑے کے وہ ٹکڑے جو گزوں سے نہیں بکتے بلکہ ٹکڑا فروخت ہوتے ہیں۔ اردو، رائج۔

جملہ فقرہ۔ نقصان ہے اگر وہ کہ نہ لانا اگر کٹ پیس کی دکان پر سوا گز کا ٹکڑا ال جائے تو خرید لانا ست پڑے گا۔

قول فیصل۔ عوام اور عورتیں اس کو کٹ پیس کے ٹکڑے بھی کہتی ہیں۔

کٹی کٹی باتیں:۔ کٹی جلی، طعن و طنز کی بات چیت۔ دہلی کی زبان۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں چبھتی ہوئی باتیں یا پتے کی باتیں کہتے ہیں یا جلی کٹی کرنا (کٹی جلی نہیں) طعن و طنز کی جگہ بولتی ہیں "تانے تڑوانے" کہتی ہیں اور یہ مستعمل کیا گیا مثلاً اکھڑی اکھڑی باتیں۔ مولف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

کٹ کی سی کہنا:۔ ایسی بات کہنا جس میں دوسرے کی بڑائی نکلے۔ برائی کرنا، کسی کے خلاف کہنا (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کٹ جانا: ۱؎ دو ٹکڑے ہو جانا، ترش جانا کسی آلے کے ذریعے سے دو حصوں میں تقسیم ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ تنہا مستعمل نہیں کسی چیز کے ساتھ ہی استعمال کریں گے۔ جیسے درخت کٹ جانا، وغیرہ۔

کٹ جانا :- ۲ زخم لگ جانا۔ خراش آجانا کسی دھار دار چیز سے زخم آجانا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم سے کہا تھا کہ لڑکی سے پیاز نہ کٹواؤ دیکھو اس کی انگلی چھری سے کٹ گئی خون بہہ رہا ہے۔

کٹ جانا :- ۳ ایک کنکوے کی ڈور سے دوسرے کنکوے کی ڈور کا کٹ جانا۔ اردو، صرف، رائج۔

محل صرف۔ بڑے نواب صاحب کا کنکوا جو آٹھ پینچ کاٹ چکا تھا شبیر کے ڈھیل مارنے سے کٹ گیا۔

کٹ جانا :- ۴ سیلاب کے تیز دھارے سے دریا کے کناروں یا سڑک وغیرہ کا اپنی اصلی حالت پر نہ رہنا یا سڑک میں گڑھے پڑ جانا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تنہا نہیں بولتے جو چیز کٹتی ہے اسی کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔

کٹ جانا :- ۵ (کنایتہً) شرمندہ ہونا، خجالت ہونا، شرمندگی ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

اس کی پیشانیِ تابندہ کا عالم شب وصل
کٹ گئے دیکھ کے انجم زر افشاں کی طرح — جلال

قول فیصل۔ اب لفظ شرم کے استعمال زبانوں پر زیادہ ہے۔

سخت گو ہوں یہ خود شرم سے کٹ جاتا ہوں
مجھ سے ہوتا ہے کہ ترے ہاتھ کو چھوٹا کرتا ایسا

کٹ جانا :- ۶ گزر جانا، بسر ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

غنچوں کے مسکرانے پہ کہنے لگے یہ پھول
اپنا کرو خیال ہماری تو کٹ گئی — شاد عظیم آبادی

قول فیصل۔ تنہا اس کا استعمال نہیں ہے بلکہ زیادہ تر جس چیز کے لیے کہتے ہیں اس کا بھی ذکر کرتے ہیں اختر شاہ اودھ نے نو ماہ کی قید کے ساتھ کہا ہے

خرم تھے بہت وزیر اور شاہ
غضب سے کٹ گئے وہ نو ماہ — اختر شاہ اودھ

یا رشید لکھنوی نے برسات کے ساتھ کہا ہے۔

ہجر میں ابر سیہ آئے گا دکھ دینے کو
اب کے رونے ہی میں کٹ جائے گی برسات مجھے — رشید لکھنوی

رند نے سردی کی قید سے کہا ہے۔

لباس شال دو رغبت اہل دولت کو مبارک ہو
غریبوں کی بھی کٹ جائے گی سردی ایک جاڑے سے — رند

کٹ جانا :- ۷ ساتھ سے جدا ہو کے دوسرے راستے پر جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میرے ساتھ شہزادے جا رہے تھے نہ معلوم کیا خیال آیا مجھ کو چھوڑ کر گلبیا رے کی طرف کٹ گئے جو کاکوری کی طرف گیا ہے۔

کٹ جانا :- ۸ مارا جانا۔ ختم ہو جانا، قتل ہو جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم نے سنا ہوگا کہ جب ہٹلر کی فوج انگریزوں پر حملہ کرتی تھی تو پوری کی پوری فوج کٹ جاتی تھی۔

کٹ جانا :- ۹ کسی تیز مرہم سے زخم بڑھ جانا کے معنی میں زخم بڑھ جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ زخم کے لیے تو عام طور سے زبانوں پر ہے لیکن کسی تیز مرہم سے زخم بڑھ جانا کے معنی میں کوئی نہیں بولتا۔

کٹ جانا :- ۱۰ گاڑی یا کراچی سے مال نکل جانا (دفعتہً) آج رستے میں دو گاڑیاں کٹ گئیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ فصحاء کی زبان نہیں۔ عوام لکھنؤ بھی شاید ہی بولتے ہوں۔

کٹ جانا :- ۱۱ ریل گاڑیوں کا ٹرین سے جدا کر دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ گاڑیوں کے لیے نہیں بولتے۔ بلکہ ریل گاڑی کے ڈبے یا ڈبوں کے لیے زبانوں پر ہے جیسے خیال رکھنا جب ٹنڈلہ آئے تو آگرے کے ڈبے سے دہلی جانے والے ڈبے میں بیٹھ جانا۔ کیونکہ آگرے والا ڈبہ ٹنڈلے میں کٹ جاتا ہے

کٹ جانا :- ۱۲ قطع مسافت ہونا۔ راستہ طے ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

راستہ کٹ گیا باتوں میں وہ تنہا ہو چلا
سالک مسلک حق بڑھ کے قریب آپہونچا — مومن

کٹ جانا :- ۱۳ (رنگ کے ساتھ) پھیکا پڑ جانا، ہلکا ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کٹ جانا :- ۱۴ وضع ہو جانا، مہیا ہو جانا۔ اردو صرف، رائج۔

محل صرف۔ گزشتہ ماہ میں بارہ غیر حاضریوں کی وجہ سے ساٹھ روپے میری تنخواہ سے کٹ گئے۔

کٹ جانا :- ۱۵ فصل کا کٹ جانا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بڑائی نصفی پر اٹھانے کے بعد مہینا دو مہینے کا فرق تھا کہ وقت پر آجاتے فصل کٹ گئی۔ [illegible] گزر گیا اب کچھ بڑے ملائے گا نہیں۔

کٹ جانا :- ۱۶ راستہ جدا ہونا۔ [illegible] دوسری طرف جانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ وکٹوریہ اسٹریٹ سے جب تم سیدھے [illegible] گے تو آگے جا کے داہنی طرف کو سڑک [illegible]

گئی ہے جو میڈیکل کالج جاتی ہے۔

کٹ جانا: ۱۷ (نام کے ساتھ) خارج ہو جانا اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ تمہارے لڑکے کا نام مسلسل پندرہ غیر حاضریاں ہونے سے مدرسہ ناظمیہ سے کٹ گیا ہے اب پھر سے لکھواؤ۔

کٹ جانا: ۱۸ ختنہ ہو جانا، اردو، عوام کی زبان۔

محلِ صرف۔ صاحبزادے آج آپ بہت دوڑے دوڑے پھر رہے ہیں۔ کل آپ کی کٹ جائے گی تو آپ کو خدا یاد آئے گا۔

کٹ جانا: ۱۹ نظری ہو جانا، قلم زد ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ ہم نے تمہاری غزل رات کو دیکھ دی ہے سب شعر ٹھیک ہیں دو شعر کٹ گئے ہیں۔

کٹ حجت: خواہ مخواہ حجت کرنے والا غلط بات پر اڑ جلنے والا۔ اردو، قلیل الاستعمال۔ عوام کی زبان۔

محلِ صرف۔ کوئی کٹ حجت آدمی ایسی بدگمانی خدا کی شان میں کر سکتا ہے (اجتہاد)

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں کج بحث ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے عوام بولتے ہیں۔ صاحب نور اللغات نے بغیر ہائے ہوز کے کٹ حجت بھی لکھا ہے۔ دراصل یہ ہائے ہوز کے ساتھ کٹھ حجت بولتے ہیں اور کتابت میں بھی اسی طرح ہے۔ غلط طریقے سے بحث، اپنی غلط بات پر اڑے رہنے کے معنوں میں کٹھ حجتی بھی زبانوں پر ہے۔

کٹنا: آری یا فری ڈھیل وغیرہ کے کٹے خانے اور کٹی ہوئی حدیں، اردو عوام اور عورتوں کی زبان۔

قولِ فیصل۔ وہ شے جس میں کٹنے بنے ہوں اس کو کٹنے دار کہتے ہیں۔

کٹر: ۱ مذہبی باتوں میں سختی برتنے والا، اپنے مذہب کے اصول کا سختی سے پابند اور طرفدار۔ رواداری کی ضد، اردو، عوام کی زبان۔

محلِ صرف۔ میں آج تم کو بتائے دیتا ہوں کہ کٹر شیعہ یا کٹر سنّی وہ ہوگا جو اپنے معتقدات کے خلاف سننا بھی پسند نہ کرے۔

کٹر: ۲ سنگدل، بے درد، بے رحم، شقی قسی القلب، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

کتنا کٹر ہے دل تمہارا آہ
کتنے بے رحم ہو خدا کی پناہ
شوق

کٹر: ۳ کاٹ کھانے والا، (گھوڑے کے لیے) (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اسی محل پر عورتیں کٹنا اور کٹہا بھی بولتی ہیں۔

کٹر کٹر: کسی سخت چیز کے چبانے کی آواز ہندی عورتوں کی زبان۔

قولِ فیصل صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں "کہ لکھنؤ میں اسے کرکر چبانا کہتے ہیں (بالفتح و رائے مہملہ) اگر خستہ چیز ہو تو کرکر یا کرم کرم چبانا کہیں گے۔ (بالضم و رائے مہملہ)۔"

مؤلف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

کٹر نکلنا: بے رحم ثابت ہونا سنگدل ہونا اردو صرف عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

کیا خوب اس نے کن کن حسرتوں کا وصل میں آکر
بڑی کٹر بڑی ظالم تری چین جبیں نکلی
امیر مینائی

کٹرہ: (بفتح اول و سوم) زمین کا چھوٹا آباد قطعہ چھوٹا سا محلہ۔ اردو، رائج۔

قولِ فیصل۔ عام طور سے اس کا تلفظ ہائے ہوز سے ہے۔ اصولاً الف سے چاہیے تھا۔ عام طور سے کسی خاص ہستی کے نام سے منسوب ہوتا ہے جیسے کٹرہ ابوتراب خاں، کٹرہ خدایار خاں کٹرہ بزن بیگ وغیرہ۔ صاحب نور اللغات نے ایک معنی منڈی اور چھوٹا سا بازار بھی لکھے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کٹ رہنا: راہ میں جدا ہو جانا ساتھ چھوڑ دینا، بچھڑ جانا۔ ساتھ ساتھ چلتے ساتھ والوں کو چھوڑ کے کسی دوسرے راستے پر چلے جانا، اردو صرف، قریب بمتروک۔

آئے تھے ساتھ میرے دیکھو تو کیا ہوئے وہ
ایسا نہ ہو کہ پیچھے رستے میں کٹ رہے ہوں
انشار

کٹر ہونا: سخت ہونا، سنگ دل ہونا۔ بے رحم ہونا اردو صرف عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال۔

نگہ اس کی مژہ سے بھی ہے کٹر
چھری خنجر سے بھی منہ کی کڑی ہے
امیر مینائی

قولِ فیصل۔ اپنے مذہب کے اصول کا سختی سے پابند ہونا، کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔ جیسے ان سے بحث و مباحثہ نہ کیا کرو وہ بڑے کٹر مذہبی ہیں۔

کٹری: دریا کے کنارے کی زمین، ہندی مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "معنی صحیح نہیں لکھے گئے کٹری وہ زمین ہے جو دریا چھوڑ جائے، دیہاتی تک ایسی زمین کو "دریا برآر" بھی کہتے ہیں۔

دیہاتیوں کا ایک اور لفظ اسی ضمن میں بولتے سنا

تھا اگر جو زمین دریا سے برآمد ہو خشک نہ ہو بلکہ اس میں پانی بھرا ہے تو اسے چھڑان کہتے ہیں مگر کسی ڈکشنری میں اس کا اندراج نہیں ملا۔"

عام طور سے کھیوٹ اور جمع بندی میں لفظ برار ملتا ہے۔ برار اس زمین کو کہتے ہیں جو دریا بڑھ آنے سے پانی میں چلی جائے برار اس زمین کو کہتے ہیں جو دریا خشک ہونے یا ہٹ جانے سے نکل آئے تنہا برار لفظ کے زمین مراد نہیں لیتے بلکہ زمین کے ساتھ ہی اس کا صرف ہے۔ کٹری، دریا برآر اور چھڑان وغیرہ کوئی نہیں بولتا۔

کٹری :۔ مؤنث بھینس کا مادہ بچہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کٹڑا :۔ مذکر بھینس کا نر بچہ نمبر ۲ کاٹھ کا کونڈا ہندی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "نہ جانے کس دھن میں صاحب نور اللغات نے کٹڑا اور کٹھڑا کو گڈ مڈ کر دیا۔ کاٹھ کا کونڈا کٹھڑا ہے۔ کٹڑا بھینس کا نر بچہ (ملاحظہ ہو پلیٹس)

بھینس کا نر بچہ کے معنی میں اہل لکھنؤ نہ کٹڑا بولتے ہیں نہ کٹھڑا۔ بلکہ لکڑی کے کونڈے کے معنوں میں کٹھرا بولتے ہیں۔

کٹڑا :۔ مذکر چھوٹا سا کوچہ زمین کا چھوٹا آباد قطعہ۔ محلہ قطعہ باڑا، بکھل، باکھل احاطہ منڈی، چوک، چھوٹا سا بازار۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں بھی نہیں بولتے۔

کٹک :۔ مذکر لشکر، عسکر، فوج، سپاہ۔ نام ایک شہر کا جو صوبہ اڑیسہ کا دار السلطنت ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب صرف شہر کے معنی میں بولتے ہیں۔

کٹکٹانا :۔ (بکسر اول وسوم) دانتوں کو آپس میں رگڑنا۔ دانتوں کو پیستے ہوئے کسی پر غصہ کرنا۔ اردو مصدر عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تم یہ سمجھتی ہو کہ میں نے تمہاری شکایت کی آدھ گھنٹے سے تم مجھ پر دانت کٹکٹ کٹکٹا کے غصہ کر رہی ہو۔ یہ اچھا نہیں۔

قول فیصل۔ زیادہ تر دانت ہی کے ساتھ اس کا استعمال ہے۔

کٹ کٹ جانا :۔ نہایت شرمندہ ہو جانا شرم سے گڑ جانا، بہت ندامت ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

سخت جانوں سے جو ظالم کو خجالت ہو وہ ہے
خنجر خلل ریز بھی کٹ کٹ گیا جلاد کا
دلی شاہجہاں پوری

کٹ کٹ کے لڑنا :۔ جان پر کھیل کر لڑنا۔ خوب جان توڑ کر لڑنا۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔

تیرہ خنجر یہ کہتا تھا ستمگر سے گلو اپنا
جو یوں کٹ کٹ لڑتے ہیں وہ کب گھٹ گھٹ کے مرتے ہیں
داغ

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے کٹ کٹ کے مرنا بمعنی باہم لڑ لڑ کر مرنا بھی لکھا ہے یہ بھی دہلی کی زبان ہے۔

کٹ کرنا :۔ مذکر دانتوں سے ڈور کاٹنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں کھٹکی لگانا بولتے ہیں۔

کٹ کرنا :۔ مذکر ۲ قطع دوستی کرنا، میل ملت ختم کرنا، اردو صرف دہلی کی زبان۔

سچ کہو ہے میری قسم ان سے دو دا
کہو جا کر یہ زبانی میری
تم نے کٹ کی ہو جو الفت تو بس
پھیر دیجئے وہ نشانی میری
قطعہ رنگین

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ یاری کٹ کرنا، زیادہ بولتے ہیں۔ دوستی، آشنائی اور الفت صرف شعراء کا اختراع ہے۔ اصل میں کٹ کرنا منہ سے ڈور کاٹنا، ناخن سے دانت بجانا کو کہتے ہیں۔ کیوں کہ بچے قطع دوستی کے وقت یہ فعل کرتے ہیں۔ اس وجہ سے یہ معنی ہو گئے کٹی کرنا بھی یہی ہے۔ اہل لکھنؤ اس محل پر کھٹ کرنا ہی بولتے ہیں۔

کٹ کرنا :۔ مذکر ۳ ناخن سے دانت بجانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کٹ کنا :۔ مذکر کاٹ کھانے والا، چوٹ کرنے والا، حملہ مارنے والا، جیسے اردو صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے انھیں معنی میں کٹ کھنا بھی لکھا ہے۔ جیسے کٹ کھنا کتا اور مؤنث کے لیے کٹ کھنی لکھا ہے۔

نقشہ بگڑا رہتے رہتے غصہ ناک
کٹ کھنی قاتل کی صورت ہو گئی
داغ

دونوں طرح دہلی کی زبان ہے لکھنؤ کی عوام اور عورتوں کٹنا اور کٹنا (بفتحتین) بولتے ہیں۔

کٹکنہ :۔ اجارہ۔ ہندی۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کٹ کنہ وار:۔ شکمی کاشتکار۔ (نورا للغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کٹکنہ دینا:۔ اجارہ دینا۔ (نورا للغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کٹکنے کٹ کھنے:۔ الجھن، ہندی مذکر

تعویذ و نقش کو نہیں کرتے اثر وہاں
سارے یہ کٹ کھنے ہیں تمہارے کئے ہوئے — زند

(جمع کے ساتھ زیادہ بولتے ہیں) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کٹکنے:۔ مکاری چالبازی اردو متروک۔

تمہاری اسے لوٹے الفت نہیں
فقط کٹکنے ہیں محبت نہیں — اختر

کٹکنے کٹ کھنے:۔ نمونہ، خاکہ۔ وہ نقش جو کپڑوں پر اس غرض سے بنا دیتے ہیں کہ اس کے مطابق پھول کاڑھے جائیں۔ (کاڑھنا کے ساتھ)

جانتا ہوں کٹ کھنے گیسو کے ہیں اے جنگجو
دام باندھا ہے جو اس نے ہے چڑھائی شام پر — لا اعلم

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔ (نورا للغات)

کٹکنے کٹ کھنے:۔ وہ حرف جو لڑکوں کی تعلیم کے واسطے معلم بے سیاہی کے تختے پر لکھ دیتے ہیں یا نقطے لگا حرفوں کا خاکہ کھینچ دیتے ہیں۔ (بنانا کے ساتھ)

تو ہے وہ شوخ رہا رونق مکتب جب تک
کٹکنے سے تری نازوں ہی استاد رہا — شعور

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اب ان معنوں میں نہیں بولتے۔ (نورا للغات)

کٹکی:۔ ایک کڑوی دوا کا نام جو کالی رنگ کی گرہ دار جڑ ہوتی ہے خرلق للاسہال زنگی خانق الذئب یعنی گرگ کش، مزاجاً دوسرے درجے میں گرم و خشک بعض کے نزدیک تیسرے درجے میں حار و یابس، ہندی مؤنث)۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کٹکی:۔ ڈانس، مچھر، پسّو۔ (نورا للغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کٹکی:۔ دانتوں سے ڈور وغیرہ کاٹنا ڈور پر دانت کا لگایا ہوا نشان ڈور کو اس طرح دانت سے کاٹ کر چھوڑ دینا کہ ہوا کے زور یا جھٹکے کے ساتھ پتنگ ٹوٹ جائے دینا لگنا اور لگانا کے ساتھ۔

رکھ دانت کاٹا پیر پتنگوں سے تو نہ شمع
کٹکی لگے گی رشتہ الفت کی ڈور کو — ظفر

(نورا للغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر کھٹکی بولتے ہیں

کٹ گلاس:۔ نقشی گلاس، ایک عمدہ قسم کا مضبوط شیشہ، انگریزی مذکر، قلیل الاستعمال

کٹلیس:۔ (انگریزی میں کٹ لٹ تھا) گوشت کا بھونا یا ابالا ہوا ٹکڑا (نورا للغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کٹلو:۔ مسلمان اور بدھوں کیلئے ایک حقارت کا لفظ، ذابح، ذبح کرنے والا، اسم مذکر، ہندی اہل ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کٹم:۔ (بالضم اول و فتح دوم) کنبہ گھرانا، خاندان، رشتہ دار، اردو مذکر، متروک۔

دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہو گیا کیوں ہو غم ہو کٹم اسکا بڑا (قران السعدین) — نازش

قول فیصل۔ اسی محل پر کٹمب بھی تھا وہ بھی اب متروک ہے۔

کٹمبی:۔ بڑا خاندان رکھنے والا، ہندی، صفت، (نورا للغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کٹ مرنا:۔ (۱) جھل اور غصے میں ایک کا دوسرے سے لڑنا اور مار ڈالنا۔ باہم کشت و خون کرکے مر جانا اردو مصدر، عوام کی زبان۔

گلشن میں کٹ مرے تھے ابھی عندلیب و کبک
تلوار چل چکی تھی تری بول چال پر — جلال

کٹ مرنا:۔ (۲) (کنایتہً) شرمندہ ہونا۔ (مشفقہ) میں تو مارے غیرت کے کٹ مرا (نورا للغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر کٹ جانا بولتے ہیں جیسے میں تو شرم سے کٹ گیا۔

کٹ مستانہ:۔ بدمست، بے فکرا، تندرست لحیم شحیم، اردو، صفت، متروک۔

پیری میں بھی جوان رکھا ہے دختر تاک کی صحبت نے
یعنی پی پی مئے انگوری میر ہوئے کٹ مستانہ — میر محمد تقی میر

کٹ مستی پن:۔ بیباکی۔ بدکاری۔

کٹ مستی پن کو میرے زناخی کے دیکھ کر
کرتی ہے چاک اپنا گریبان ڈومنی — رنگین (نورا للغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کٹ ملا:۔ کم پڑھا ہوا مسلمان استاد، ناخواندہ، کندہ، نافہم۔ مذکر۔ (نورا للغات)

قول فیصل۔ صاحب نورا للغات نے انھیں معنوں میں کٹھ ملا بھی لکھا ہے۔ اہل لکھنؤ کٹھ ملا ہی بولتے ہیں اور اب جاہل کے معنوں میں بولتے ہیں جو بظاہر مقدس اور متقی ہو۔

کٹن کٹینٹ :- مار پیٹ، سزا، سنہری۔ سرنت عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتی ہیں۔

کٹنا :- (بضم اول و تشدید دوم) دلالہ، نائکہ، اردو، متروک۔

ہم تو کہتا ہوں تجھ سے اے کٹن
تو ہی سنتی نہیں ہے میرا سخن — سودا

قول فیصل۔ پیشہ کے ساتھ کبھی کبھی کٹن پیشہ بول دیتے ہیں۔

کٹنا :- نمبر ۱ (بضم اول) قرمساق، دلیوث بھڑوا مردوں کو عورتوں سے اور عورتوں کو مردوں سے ناجائز طریقے سے ملانے والا۔ اردو، عوام کی زبان۔

کٹنا :- نمبر ۱ مار پیٹ۔ مذکر، عورتوں کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کٹنا :- نمبر ۲ (لازم) کوٹا جانا، اردو، فعل، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ دو سیر قیمہ کوٹ چکا ہوں دو سیر ابھی اور کٹنے کو باقی ہے۔ ایک گھنٹہ بعد کٹ جائے گا۔

قول فیصل۔ کٹنا کی جگہ، کوٹنا، زیادہ رائج ہے جو فصیح بھی ہے۔

قول فیصل۔ چھت وغیرہ پر مصالحہ پڑنے کے بعد جو موگریوں سے کوٹتے ہیں اسی محل پر بھی بولتے ہیں۔ جیسے "بجری پڑ چکی ہے کم سے کم چھت کٹنے میں دو دن لگیں گے تب پلاسٹر ہو سکے گا۔"

کٹنا :- نمبر ۳ پٹنا، مار کھانا، (فقرہ) آج بچے خوب کٹے۔ یا آج تو یار استاد سے خوب کٹے (نور اللغات فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ ایسے محل پر پٹا، پٹنا بولتے ہیں۔ ہوئی یا پیٹا گیا۔ بولتے ہیں۔

کٹنا :- نمبر ۱ ترشنا، چاک ہونا۔ اردو صرف، فصیح رائج۔

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مرد ناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر — علامہ اقبال

کٹنا :- نمبر ۲ کسی دھار دار چیز سے جسم پر زخم آنا ایسا خراش ہونا کہ جسم سے خون نکل آئے اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم بھی عجیب چیز ہو کس طرح چاقو سے پیاز کاٹی کہ تمہاری انگلی کٹی اور تمہیں خبر نہیں ہوئی

کٹنا :- نمبر ۳ گلا کٹنا، قتل ہونا، سر کا جسم سے جدا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع کب گلے کٹ گئے یہ بھی تو ہمیں یاد نہیں — مؤلف

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے بلکہ، سر گلا، فرق وغیرہ کے ساتھ اس کا استعمال ہے۔

کٹنا :- نمبر ۴ دور ہونا، ختم ہونا، جاتا رہنا، جیسے باقی نہ رہنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ دونوں بھائیوں میں آئے دن لڑائی جھگڑا رہتا تھا۔ ایک بھائی مر گیا سمجھو لو بڑا پاپ کٹا۔

کٹنا :- نمبر ۵ پانی کے تیز بہاؤ یا ریلے سے زمین کے کسی ایک حصہ کا بہہ جانا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تیز بارش کی وجہ سے گاؤں میں کسی کا نقصان نہیں ہوا صرف دو بیگھا میری ہی زمین کٹی۔

کٹنا :- نمبر ۶ (کنایۃً) شرمندہ ہونا۔ ندامت ہونا۔ شرمانا۔ ذلت کے ساتھ شرمندگی ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ذبح تم مجھ کو کرو یا رب کٹیں دل میں رقیب
خون گردن کا روانی میں دم شمشیر ہو — صابر

کٹنا :- نمبر ۷ ساتھ سے جدا ہو کے کسی دوسرے راستے پر چلا جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ہمراہ میرے کون چڑھا کوہ عشق پر
فرہاد ایک تیشے میں رستے سے کٹ گیا — سحر

کٹنا :- نمبر ۸ گذرنا، بسر ہونا، تمام ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے "شب، وقت، رات عمر دن، وغیرہ کے ساتھ بولتے ہیں۔

(رات) شب آئندہ پہ موقوف رہا وعدہ وصل
دیکھیے کٹتی ہے کیوں کر شب وصل آج کی رات — لذت

(اوقات) غیر مختار ہے گھر میں ہوں اور ہوں ہم بھی
دیکھیے اس طرح سے اوقات کہاں کٹتی ہے — سوز

(رات) وصل کی رات ہمنشیں، کیوں کر کٹی نہ پوچھ کچھ — نصیر

(عمر) عمر کٹتے تو کٹی پر کیا ہی خواری میں کٹی

(دن) دن کٹا فریاد میں اور رات زاری میں کٹی — امین

امانت نے چاند کٹنا بمعنی مہینہ گذرنا بھی کہا ہے۔ مگر اس طرح اب نہیں بولتے۔

ہلال دیکھ کے اس رشک ماہ کا منہ دیکھ
خوشی سے تجھ کو امانت کٹے گا سارا چاند — امانت

کٹنا :- نمبر ۹ طے ہونا، قطع مسافت ہونا، راستہ طے ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

راستہ کٹ گیا باتوں میں وہ تنہا پہنچا
سالک مسلک حق بڑھ کے قریب آ پہنچا — مؤلف

قول فیصل۔ اس کا صرف راہ، راستہ، رستہ وغیرہ کے ساتھ ہی ہے۔

ہمارے حق پہ چلتا ہے دکھ کے خنجر یار
یہ راہ دیکھیے کس طرح اس سے کٹتی ہے — لا علم

کٹنا :- نمبر ۱۰ چلتی گاڑی میں چوری ہو جانا، گاڑی سے مال نکل جانا۔ (نور اللغات فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

کٹنا ہ ل ۱۱ ریل گاڑی کا ٹرین سے جدا کیا جانا ٹرین سے نکالا جانا ۔ ٹرین سے علیحدہ کیا جانا ۔
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ ریل گاڑی کا ٹرین سے جدا کیا جانا خوب معنی لکھے ہیں ۔ دراصل ڈبہ یا ڈبے گاڑی سے الگ کئے جاتے ہیں ۔ اس کو کٹنا کہتے ہیں ۔ جیسے پنجاب میل میں جو لکھنؤ کا ڈبہ لگا تھا وہ لکھنؤ میں کٹ گیا ۔

کٹنا ہ ل ۱۲ گہرے رنگ کا ہلکا یا پھیکا ہو جانا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج ۔

وہ ترشح ابر دہوا جو اس کی شوخی پر ظفر
رنگ لالہ باغ میں کٹ کر گلابی ہو گیا — ظفر

کٹنا ہ ل ۱۳ بیجا صرف ہونا، ناحق روپیہ گرہ سے نکلنا صفت گ زیر بار ہونا ۔ روپیہ ضایع ہونا ۔ روپیہ خرچ ہونا، عوام کی زبان ۔

(فقرہ) اس تقریب میں ان کا بہت روپیہ کٹ رہا ہے ۔ (نور اللغات وفرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کٹنا ہ ل ۱۴ وضع ہونا، منہا ہونا ۔ مجرا ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج ۔

محل صرف ۔ زیادہ غیر حاضریوں کی وجہ سے اس ماہ میں ہماری آدھی تنخواہ کٹ گئی اس لیے ہم پریشان ہیں ۔

کٹنا ہ ل ۱۵ فصل کٹنا، اناج تیار ہونے کے بعد کھیت سے علیحدہ کیا جانا ۔ اردو صرف، فصیح رائج ۔

قول فیصل ۔ تنہا نہیں بولتے ۔ فصل یا کھیت کے ساتھ ملا ہی کے بولتے ہیں ۔ اسی محل پر کٹائی ہونا، بھی بولتے ہیں ۔ جیسے فصل تیار ہے ابھی کٹائی نہیں ہوئی ہے ۔

کٹنا ہ ل ۱۶ کسی راستے کے ادھر ادھر کوئی دوسرا راستہ ہونا ۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج ۔

محل صرف ۔ آپ کاکوری جا رہے ہیں قریب ڈیڑھ کوس پر ایک راستہ گٹھنگے کی طرف کٹا ہے آپ اس طرف چلے جایئے گا ۔

قول فیصل ۔ فصحا ایسے محل پر ”راستہ گیا ہے“ بولتے ہیں ۔ صاحب نور اللغات نے ایک معنی ”رستہ پھٹنا“ بھی لکھے ہیں جو کوئی نہیں بولتا ۔

کٹنا ہ ل ۱۷ (برف کے لیے) شدت سے پڑنا (فقرہ) غضب کی سردی ہے برف کٹ رہی ہے ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عوام کبھی کبھی بول دیتے ہیں ۔

کٹنا ہ ل ۱۸ راستے سے الگ ہو کے دوسرا راستہ اختیار کرنا ۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج ۔

قول فیصل ۔ اس جگہ تنہا نہیں بلکہ جانا کے ساتھ یعنی کٹ جانا ۔ جیسے وعدہ کیا تھا کہ ساتھ چلیں گے نہ معلوم کیا سمجھ میں آیا کہ راستے سے کٹ گئے کسی کے نظر بچا کے نکل جانے کے محل پر بھی بولتے ہیں ۔“

کٹنا ہ ل ۱۹ حسد کرنا ۔ رشک کرنا ۔ جلنا، اردو صرف، فصیح، رائج ۔

سن کے کٹتے ہیں سخن کو مرے حاسد اے رند
اس لیے لوگ مجھے سیف زباں کہتے ہیں — رند

قول فیصل ۔ زیادہ تر رشک وحسد ہی کے ساتھ بولتے ہیں ۔

کٹنا ہ ل ۲۰ پیچ لڑنے میں ایک کنکوے کا دوسرے کی ڈور سے رگڑ کھا کر کٹنا، یعنی ڈور کا پیچ سے جدا ہو جانا ۔ اردو صرف، کنکوے بازوں کی اصطلاح ۔

محل صرف ۔ رام لعل نے بشیر کے کنکوے سے اتنی زور سے تو مارا کہ کنکوا کٹا اور ہاتھوں اچھل گیا ۔

کٹنا ہ ل ۲۱ قلم زد ہونا ۔ خارج ہونا ۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج ۔

محل صرف ۔ ابھی برسوں سے تمھارے لڑکے کا نام کٹا ہے فیس جمع کر دو تو پھر سے نام لکھ جائے گا

قول فیصل ۔ نام کٹ جانا ہی زیادہ مستعمل ہے

کٹنا ہ ل ۲۲ نکلنا، شاخیں پھوٹنا دوسرے راستے پیدا ہونا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج ۔

محل صرف ۔ دریائے گنگا کی عام فیاضی یہ ہے کہ اس سے سیکڑوں نہریں کٹی ہیں ۔ ہزاروں لوگ فیضیاب ہو رہے ہیں ۔

کٹنا ہ ل ۲۳ (ناک کے ساتھ) ذلت ہونا، رسوائی ہونا اردو صرف غیر فصیح، رائج ۔

دیکھ کر تجھ کو تو پروانہ جلا مرتا ہے
شرم سے شمع ترے آگے میاں کٹتی ہے — (فرہنگ آصفیہ)

کٹنا پا :۔ (فر مساقی ۔ بھڑوائی، دلوتی ۔ عورت کا مرد سے مرد کا عورت سے ملوانا ۔ اردو، عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ کٹنی وہ کہاں سے ہوئی ۔ کس کا کٹنا پا کیا ۔ (کامنی از شرر)

قول فیصل ۔ موجودہ دور میں ادھر کی بات ادھر لگانے کے معنوں میں کٹنا پا بولتی ہیں ۔ جیسے وہ مردی اپنے کٹناپے سے باز نہ آئے گی ۔ اس کی عادت ہے کہ ادھر ادھر کی لگایا کرتی ہے ۔ اس کا صرف زیادہ تر کرنا کے ساتھ ہے جیسے تجران یوں ہی جلتے ہیں اور آتے ہیں ۔ کٹنا پا کر رہے ہیں ۔ اے خضر تمام اپنا کام خود چل کے کر دو ۔

(طلسم خیال سکندری)

کٹنا مرنا: انتہائی غصے میں بغیر انجام کو سوچے ہوئے لڑ پڑنا۔ ایسی لڑائی لڑنا کہ جس میں جان کا بھی خطرہ ہو۔ اردو صرف، غیر فصیح، لا رائج۔

مثل جملہ: یہ شرف قائم گنج ضلع فرخ آباد ہی کو حاصل ہے کہ وہاں کا بچہ ہو کہ بوڑھا کہ جوان کٹنے مرنے کو باعث فخر سمجھتا ہے۔

کٹنب: دودمان، مذکر۔ (قران السعدین)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کٹنی: (بضم اول) قرمساق عورت، عورتوں کو بھگا کے لے جانے والی غیر مردوں سے عورتوں کو ناجائز کام کے لیے ملانے والی۔ یا غیر عورتوں کو مردوں سے ملانے والی۔ اردو عوام اور عورتوں کی زبان

ارے ان ماؤں میں نہیں ہوں میں
کٹنی اولاد کی جو نہیں ہے (قلق)

کٹنی: ۲ چالاک، عیار، تیز ادھر کی ادھر لگا کے لڑانے والی۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

مہتاب اور زہرہ ہیں وہ دونوں کٹنیاں
ٹھگنی لگائیں نجب کریں آسمان میں (جانصاحب)

کٹوال: ۱ سود جو بحساب ماہواری کم یا زیادہ کر کے لیتے ہیں۔ ہندی صفت، (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کٹوال: ۲ کٹا ہوا پانی جو نالی کے ذریعہ سے پہونچایا جائے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کٹوانا: ۱ کاٹنا کا متعدی المتعدی۔ کسی سے کسی چیز کے کاٹنے کا کام لینا، ترشوانا۔ اردو فصیح رائج۔

مثل جملہ: میں منع کرتا رہا مگر خاں صاحب کے لڑکے نے دسہری کا سارا باغ کٹوا کے کھیتی کرلی اور نقصان اٹھایا۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی بھی لکھے ہیں۔ ۱ منہا کرانا۔ وضع کرانا، مجرا کرانا، درد کرانا، کھیتی میں درانتی لگوانا، درد کرنا اور کھیتی میں درانتی لگوانا کے معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

۲ جماع کرانا، بھوگ بلاس کرانا، ان معنی میں بھی اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

۳ خرچ کرانا، اڑوانا، ان معنی میں بھی اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

۵ اڑوانا۔ قلم کرانا، جدا کرانا۔ جیسے سر کٹوانا

۶ خارج کرانا، رجسٹر سے نکلوانا، قلم پھروانا، جیسے نام کٹوانا

۷ شرمندہ کرانا۔ ذلیل کرانا۔ رسوا کرانا ان معنی میں اس طرح اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

۹ دریا سے نہر نکلوانا"

کٹوانا: (بضم اول) کسی سے کسی چیز کے کوٹنے کا کام لینا۔ اردو، رائج۔

مثل جملہ: کل سے دالیں سوکھ رہی ہیں کسی سے پیسے دے کے کٹوالو۔

کٹوائی: کسی چیز کے کاٹنے کی اجرت اردو مونث، رائج۔

مثل جملہ: اب حجام بال کٹوائی ایک روپیہ لینے لگے ہیں۔

کٹوتی: ۱ کمی، منہائی، کل میں سے کسی جز کا کم کر دینا۔ اردو مونث، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال

مثل جملہ: کل کے اخبار میں تھا کہ گورنمنٹ نے گیہوں اور شکر کے راشن اس ماہ سے ایک کلو کی کٹوتی کر دی ہے۔

کٹوتی: ۲ کٹائی، تراشں، ہندوؤں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کٹورا: ۱ (بفتح اول و ضم دوم واؤ مجہول) تانبے پیتل یا کسی اور دھات کا پیالہ اردو مذکر، لا رائج۔

لبریز اس کے ہاتھوں میں ساغر شراب کا
بنتا ہے عکس رخ سے کٹورا گلاب کا (ناسخ)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ کھلے ہوئے پھول اور آنکھ سے تشبیہ دیتے ہیں۔ مگر یہ قلیل الاستعمال ہے۔

کٹورا: ۲ آباد خوب بسا ہوا۔ اہل دہلی کی زبان

دنقصہ: یہ شہر تو آجکل کٹورا بن رہا ہے۔ (نور اللغات)

کٹورا: ۳ وہ کٹورا جو قدیم زمانے میں گھڑی کا کام دیتا تھا جیسے پانی بھرے ناندے میں ڈال دیتے تھے اور کٹورے میں ایک ایسا سوراخ ہوتا تھا جو پورے ایک گھنٹے میں بھر کے ڈوب جاتا تھا۔ گھڑیال بجانے والا گھنٹہ بجا دیتا تھا۔ اردو، متروک۔

نہ کرتا ضبط میں گریہ تو اے ذوق اک گھڑی میں
کٹورے کی طرح گھڑیال غرق آسماں ہوتا۔ (ذوق)

کٹورا بجانا: ۱ جہاں مجمع زیادہ اور چہل پہل ہوتی ہے پانی پلانے کے واسطے کٹورا بجاتے پھرتے ہیں۔

بڑھا ہر طرف جوش رحمت کا آب
کٹورا بجانے لگا ہر حباب (محسن کاکوروی، نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ صرف، قریب بمتروک ہے۔

کٹورا بجنا: لازم (کنایۃً) بہت مجمع ہونا۔ چہل پہل ہونا، گرم بازاری ہونا۔ اردو

صرف، قلیل الاستعمال۔

مہر ومہ کا کٹورا اتحبا ہے
رات دن جگمگتا ہو صیلا ہے — قلق (طلسم الفت)

قول فیصل۔ اسی محل پر صاحب نوراللغات نے کٹورا کھنکنا بھی لکھا ہے۔ لیکن کٹورا بجنا نسبتہً زیادہ ہے۔

کٹورا پھرانا، کٹورا دوڑانا:۔ چور کو معلوم کرنے کے لیے کٹورے میں ناموں کی چٹھیاں رکھ کر منتر پڑھتے ہیں۔ جس نام پر کٹورا پھرنے لگتا ہے اس کو چور قرار دیتے ہیں۔

حیرانی جادو مہتاب شب سکش نے جیحوں پر
کٹورا صبح دوڑانے لگا خورشید گردوں پر

(نوراللغات)

قول فیصل۔ اب لکھنؤ میں یہ طریقہ رائج نہیں ہے نہ کوئی بولتا ہے۔

کٹورا پھرنا:۔ کٹورے کا گھوم جانا۔ کسی نام پر کٹورے کا لگی سی گردش کرنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

دور ساغر کا لیا جس دم شگون
نام پر میرے کٹورا پھر گیا — شاد

کٹورا ٹھہرنا:۔ پھرتے پھرتے کٹورے کا ٹھہر جانا

دختر رز نے لیا جس سے شگون بہر وصال
دوڑ کر نام پہ میرے وہ کٹورا ٹھہرا — شاد (نوراللغات)

اب یہ صرف قلیل الاستعمال ہے۔

کٹورا چلانا:۔ کٹورے کو منتر کے زور سے چکر دے کر چور کو دریافت کرنا۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کٹورہ چھلکنا:۔ کٹورے کا کسی رقیق چیز سے اس طرح لبریز ہونا کہ وہ چیز گرنے لگے

اردو صرف، فصیح، رائج۔

اے گلرخوں نہ چھیڑنا دامن سحاب کا
دیکھو چھلک رہا ہے کٹورا گلاب کا — ذوق

کٹورا سی آنکھیں:۔ بڑی اور خوش نما آنکھیں اردو، قلیل الاستعمال۔

دیکھ کر ہے مست نرگس کی کٹورا سی وہ آنکھ
لغزش پا سے چھلکنے کو ہے جام کوکنار — نظم طباطبائی

قول فیصل۔ صاحب نوراللغات نے اس کے معنی لکھے ہیں "بڑی بڑی گول آنکھیں" صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ صرف بڑی بڑی آنکھیں لکھنا چاہیے تھا۔ گول گول آنکھیں تو بجائے حسن کے عیب ہوا۔ بڑی بڑی گول گول آنکھیں تو بیل کے دیدے ہوئے جن میں کوئی دلکشی نہیں ہوتی۔ مولف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

کٹورا کھنکنا:۔ مجمع کی کثرت کی وجہ سے پیاسوں کے خیال سے بھشتی بھری مشک ہے کے اور کٹوروں کو آپس میں ٹکراتے ہوئے چاروں طرف پھرتے تھے۔ تاکہ پیاسے پانی مانگ کر پئیں اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ جادوگر، جادوگرنیاں، نہاتے دان پن جمشید کے نام پر کرتے۔ کٹورا ہر سمت کھنکتا۔ (طلسم ہوش ربا)

(ایضاً) بازار لشکر میں کھلا تھا۔ کٹورا کھنکتا تھا۔ (طلسم ہوش ربا)

قول منفصل۔ اب یہ طریقہ قریب ختم ہے۔

کٹورنا:۔ (فعل متعدی) گھورنا، ٹکٹکی باندھنا۔ تاکنا۔ خفگی کی نظر سے دیکھنا۔ ہندی

کٹوردان:۔ (بفتح اول وضم دوم واو مجہول وسکون چہارم) تانبے پیتل وغیرہ کا ڈھکنے دار ظرف، اردو عوام کی زبان۔

کٹورنا:۔ گھورنا ٹکٹکی باندھنا، تاکنا خفگی کی نظر سے دیکھنا۔ ہندی، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کٹوروں کی جھنکار:۔ کٹوروں کے بجنے کی آواز۔ دہلی میں سقے کٹورے بجاتے ہوئے پانی پلاتے ہیں۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ دلی پر موقوف نہیں لکھنؤ میں بھی کٹورا بجتا بلکہ کھنکتا تھا اب دونوں جگہ پائپ لگے ہیں اور جا بجا شربت والوں اور برف والوں کی دوکانیں ہیں۔ چہل پہل کی نوعیت بدل گئی ہے۔ مولف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

کٹورے:۔ کٹورا کی جمع۔ دریا دے سے زیادہ کٹورے۔ اردو، فصیح، رائج۔

ڈنگیا عرق میں ڈوب کے کیسی جھک گئی
دونوں کٹوریاں ہیں کٹورے گلاب کے — امیر

کٹوری:۔ (۱) کٹورا کی تانیث، چھوٹا کٹورا اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اشارے سے حضرت نے پانی مانگا کٹوری میں دیا گیا۔ افیم گھولی رہی۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ عوام اور دیہاتی اسکی تصغیر "کٹریا" (بفتح اول وضم دوم) بولتے ہیں اس کی جمع کٹوریاں اور کٹوریوں ہے۔

ع دونوں کٹوریاں ہیں کٹورے گلاب کے — امیر

کٹوری:۔ (۲) پیتل کے درق کی گول گول، گہرائی دار چھوٹی چھوٹی ٹکیاں جو اکثر آرائش کی ٹھٹیوں یا تعزیے یا سہاگ پڑے وغیرہ پر لگی ہوتی ہیں۔ جیسے لال کاغذ کا پڑا اس پر

سنہری کٹوریاں لگی ہوئی عجیب جگمگ کر رہی تھیں

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل، پیتل کے ورق کی قید نہیں، سنہری اور روپہلی پنی کی بھی کٹوریاں بنتی ہیں۔

کٹوری ہ۔ؤ۔ انگیا کا وہ حصہ جس میں عورت کے پستان رہتے ہیں۔ اردو عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

چاق چوبند سینہ زوری ہیں
پھول رکھے ہوئے کٹوری میں
شوق

قول فیصل۔ زیادہ تر انگیا کی کٹوری بولتے ہیں

اس کی انگیا کی کٹوری کم ہو دیکھ کے مست
ساقیا اب نہ دکھا ساغر صہبا مجھ کو
ناسخ

قول فیصل۔ چونکہ اس کا رواج کم ہو گیا ہے اس لیے اس لفظ کا استعمال بھی زبانوں پر شل نہ ہونے کے ہے۔

کٹوری ہ۔ؤ۔ (کنایتہً) گول آنکھ کو بھی تشبیہ دیتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عورتیں بہت کم کی کے ساتھ کبھی کبھی بول دیتی ہیں۔

کٹوری ہ۔ؤ۔ کھلا ہوا پھول جو چھوٹا ہو، اردو قلیل الاستعمال۔

ٹھنڈی ہوا ہے آج چلو باغ میں ہمیں
بھر کر گلابیوں سے کٹوری گلاب کی
بحر

کٹوری ہ۔ؤ۔ تلوار کی موٹھ کا وہ حصہ یا گول پھول جو قبضے کے سر پر ہوتا ہے۔

آب شمشیر پلا دو مئے احمر کے عوض
بھر دو قبضے کی کٹوری کبھی ساغر کے عوض
وزیر
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ صرف قلیل الاستعمال ہے

کٹھوری ہ۔ؤ۔ جھنڈے کے اوپر کی کلغی یا ترن طلائی (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کٹوری ہ۔ؤ۔ وہ ظرف جس میں حجام خط تراشی کے لیے پانی رکھتے ہیں۔ اردو، حجاموں کی اصطلاح۔

کٹول ہ۔ؤ۔ درخت کا نام، اردو، مذکر، متروک

صاحب بہیش کو ستلا یا کٹول
واسطے ہیضے کے لکھا اسپغول
سودا

کٹھول ہ۔ؤ۔ چنڈال، صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کٹھا ہ۔ؤ۔ (ملفظ کٹنا) کاٹ کھانے والا۔ ہندی، صفت، مذکر، مؤنث کے لیے کٹھی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ:

"لکھنؤ میں "کٹنا" کہتے ہیں۔ حالانکہ اہل لکھنؤ کٹنی کے ساتھ کٹھا، اور کٹھی بھی بول دیتے ہیں۔

کٹھا ہ۔ؤ۔ پانچ سیر غلے کا پیمانہ۔ ہندی۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ممکن ہے کہ دیہاتی بولتے ہوں۔ اہل لکھنؤ کی زبان سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔

کٹھا ہ۔ؤ۔ ایک درخت کا نام جس کی لکڑی سخت ہوتی ہے۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کٹھا ہ۔ؤ۔ زمین کا ایک پیمانہ جو بیگھے کا بیسواں حصہ ہوتا ہے۔ ہندوستان میں تین گز کا پیمانہ کٹھا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس کا صرف دیہاتیوں اور پٹواریوں تک محدود ہے۔

کٹھار ہ۔ؤ۔ (بالعلم) کٹھیار۔ ذخیرہ۔ غلے کا گودام ہندی، مؤنث، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ دیہاتیوں کو کٹھار بولتے سنا گیا ہے

کٹھاری قدم میں ہ۔ؤ۔ جو لکڑی راہ میں پڑی ہو کہاروں کی خاص اصطلاح۔ (محاورات و مصطلحات میر)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کٹھالی ہ۔ؤ۔ چاندی سونا گلانے کی پیالی۔ اردو، مؤنث، سناروں کی خاص اصطلاح۔ قریب بہ متروک۔

زرگل ہے گداز اے شعلہ رو، یہ تیرے پرتو سے
کہ جو گل ہے چمن میں ایک سونے کی کٹھالی ہے
ناسخ
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں عام طور پر اس ظرف کو گھریا کہتے ہیں۔ مؤلف تائید کرتا ہے۔

کٹھالی ہ۔ؤ۔ وہ پتھر کا گھڑا جس میں دھان کوٹتے ہیں۔ اردو۔ دیہاتیوں کی اصطلاح۔

لے کٹھالی میں دل کے ڈال دیا
ساعتوں کے محک پر سادھ لیا (زہشت گلزار)

کٹھالی کرنا ہ۔ؤ۔ سونے چاندی کو کٹھالی میں گلا کر اکٹھا کر لینا۔ سونا چاندی گلانا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب یہ صرف زبانوں پر نہیں ہے۔

کٹھالی کرنا ہ۔ؤ۔ مردے کو جلانا۔ مردے کو آگ دینا۔ اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کٹھالی کرنا ہ۔ؤ۔ کھوکھلا کرنا۔ گڑھا ڈال دینا۔ عوام کی زبان (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ دیہاتیوں کی زبان ہے۔

کٹھالی کرنا ہ۔ؤ۔ پیٹنا، زدوکوب کرنا، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کٹھ پتلی ہ۱ـ کٹھ کا ایک کھلونا، اردو مونث رائج۔

کٹھ پتلی ہ۲ـ (کنایۃً) دبلی پتلی عورت، نازک لڑکی۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کٹھ پتلی ہ۳ـ (کنایۃً) دوسرے کی عقل اور رائے اور اشاروں پر چلنے والا، اردو صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

عمل فقرہ۔ وہ ہمیشہ اپنی عقل سے کام نہیں لیتا دوسروں کے کہے پر چلتا ہے آدمی کیا ہے کٹھ پتلی ہے۔

قول فیصل۔ مرد و عورت دونوں کے لیے کٹھ پتلی بولتے ہیں۔

کٹھ پتلی کا ناچ :- پتلیوں کا تماشہ جو تار کے ذریعے ہاتھوں کے اشارے سے کیا جاتا ہے (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ کھیل ختم ہو چکا ہے۔ اس لیے زبانوں پر بھی کمی کے ساتھ ہے۔

کٹھ پھوڑا ہ:- ہدہد ایک پرند کا نام جو اکثر درختوں میں اپنی چونچ سے چھید کر کے گھر بناتا ہے۔ مرغ سلیمان۔ کٹھ بڑھئی، پنجاب میں چکی راہ کہلاتا ہے۔ ہندی، مذکر، اہل ہنود کی زبان (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے، ہدہد دوسرا پرند ہے اور کھٹ بڑھئی دوسرا ہے۔ اور اب اہل لکھنؤ کھٹ بڑھئی کو صرف بڑھئی کہتے ہیں۔

کٹہرا ہ۱ـ (بفتح اول و دوم) لوہے یا لکڑی کا جنگلا جو حفاظت کے واسطے مکان کے چاروں طرف یا چھت پر یا زمین گھیر کے اور حد باندھنے کی غرض سے لگا دیتے ہیں۔ اردو مذکر، رائج۔

کٹہرے بھی چوبی تھے رونق فزا تخت پہ
رہے تا کہ محفوظ اس میں فضا (شاہ اودھ)

ہے اک طرف کو اس میں کٹہرا لگا ہوا
اک سمت کو ہے ٹاٹ کا پردہ پڑا ہوا (ظریف)

کٹہرا ہ۲ـ درندوں کے رہنے کا لکڑی یا لوہے کا پنجرہ، کٹھ گھرا۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ پنجرے کو کٹہرا نہیں کہتے

کٹھرا ہ۱ـ (بروزن بکرا) لکڑی کی ناند، لکڑی کا بڑا اور چوڑا ظرف، کونڈا، ہندی، مونث، (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ عام طور سے کٹھرا (بغیر رائے ہندی) بولتے ہیں۔

کٹھرا ہ۲ـ بھینس کا نر بچہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کٹھرا ہ۳ـ منڈی، چھوٹا بازار، محلہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ منڈی اور چھوٹے بازار کے معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ عام طور سے محلے کے لیے کٹرہ زبانوں پر ہے جو کسی نام سے منسوب ہو۔ جیسے کٹرہ ابوتراب خاں، کٹرہ بزن بیگ، کٹرہ خدایار خاں وغیرہ۔

کٹھ گلاب ہ:- ایک قسم کا گلاب، ہندی، مذکر۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس لفظ سے واقف نہیں۔

کٹھل ہ:- (ہندی میں بروزن بلبل، اردو میں زبانوں پر بروزن مقتل بھی ہے) ایک پھل کا نام اس کے درخت کو بھی کٹھل کہتے ہیں۔

ایک پھل کا نام جس کے اوپر خار خار ہوتے ہیں مزے میں شیریں مگر لیسدار اور نہایت [illegible] ہوتا ہے۔ منہ کو تیل لگا کر کھاتے ہیں۔

قول فیصل۔ اس کا بڑے سے بڑا پھل پندرہ بیس سیر کا ہوتا ہے۔ چھوٹا کم و بیش دو ڈھائی سیر کا ہوتا ہے۔ اس کا چھلکا بہت دبیز ہوتا ہے اور اس کے اندر لیسدار کوئے ہوتے ہیں جن میں گٹھلی ہوتی ہے۔ کھانے اور پکانے دونوں کے کام آتا ہے۔ عوام اور دیہاتی (بفتح اول و دوم) بولتے ہیں۔ خواص لکھنؤ بفتحتین بولتے ہیں۔

کٹھلا ہ۱ـ (بالضم) کٹھی کی تصغیر، کٹھی، اناج کا گودام، ہندی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کٹھلا ہ۲ـ چونا پکانے کی بھٹی، چونے کا بھٹا، چونے کا آوا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کٹھلا ہ۳ـ کان کی ہڈی، (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کٹھلا چڑھانا :- چونا بھٹی میں رکھ کر آگ دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کٹھ ملا ہ:- کم پڑھا لکھا مولوی، جو ملاؤں کی سی باتیں کرتا ہو۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

کٹھن ہ:- (بفتح اول و دوم) بہت دشوار سخت مشکل، اردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔

خالی مصیبت سے نہیں انسان کو ہستی و عدم
ہیں منزلیں دونوں کٹھن اک اس طرف اک اس طرف (اسیر)

بیاہ کی ہے رات یوں مجھ پر کٹھن
چاند کو لگتا ہے جیسے کہ گہن (سودا دہلوی)

قول فیصل۔ اب یہ عورتوں کی زبان ہے۔ صاحب نور اللغات نے بکسر دوم بھی لکھا ہے جو دیہاتیوں کی

زبان ہے۔

کٹھن دونا: ۔ مولا مشکلکشا کی نذر کی مٹھائی، اردو، شیعہ عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ جب سخت سے سخت مشکل آ پڑتی ہے تو شیعہ عورتیں مولا مشکلکشا کا کٹھن … ماان لیتی ہیں جب مراد آجاتی ہے تو کم سے کم ایک روپیہ دو پیسے کی شیرینی جس میں زیادہ تر برفی ہی ہوتی ہے منگا کر نذر دلواتی ہیں۔ (صاحبان حیثیت لوگ زیادہ سے زیادہ پر بھی نذر دلاتے ہیں ۔

کٹھوتی ۔ کاٹھ کا بڑا ظرف، ظرف، چوبیں کھٹولا، کاٹھ کا برتن جس میں آٹا وغیرہ گوندھتے یا پانی رکھتے ہیں۔ تغار، تغارہ، جیسے "من چنگا تو کٹھوتی میں گنگا۔ ہندی، مونث۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ :۔ کٹھوتی، کٹھوتا کی تصغیر ہے نہ کہ خود کاٹھ کا بڑا ظرف۔ موٹی تازی عورت کو کہتے ہیں کہ کٹھوتا بنی ہوئی ہے۔ کٹھوتا اور اس کا بیان کردہ مفہوم درج نہیں۔ مولف تائید کرتا ہے۔ لیکن کمی کے ساتھ عورتیں ہی بولتی ہیں مرد نہیں بولتے۔

کٹھور ہ۔ (بواؤ مجہول) سخت، کڑا، سنگدل، بے رحم، ہندی، صفت، دہلی کی زبان۔

کٹھور ہ۔ بے موقع، بے جا، بے ڈھب، بے ٹھور، بے جگہ، جیسے "کٹھور کٹھور نہ مارو" ہندی، صفت۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کُٹ ہونا ۔ دوستی ختم ہونا۔ تعلقات قطع ہونا یاری الفقط ہونا۔ اردو۔ دہلی کی زبان۔

کٹ زناخی سے ہوئی دوستی اچھا تو ہوا

کٹ گئی بیڑی یعنی میرے پاؤں کی بیڑی آنا انشا

قول فیصل۔ لکھنؤ کے عوام بالخصوص بچے کھٹ ہونا بولتے ہیں۔

کٹھیا ہ۔ (بالفتح) سخت کڑا، ہندی صفت،

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ سنگھاڑے کے لیے "کٹھیا سنگھاڑا" بولتے ہیں۔ اس کو ابال کے چھیلنے کے بعد گودی استعمال کی جاتی ہے۔

کٹھیا ہ۔ بھینس کا مادہ بچہ۔ مونث، اس معنی میں کٹیا بھی بولتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی طرح نہیں بولتے۔

کٹھیا ہ۔ ایک قسم کا بادام جس کا پوست سخت ہوتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کٹھیا ہ۔ ایک قسم کا گیہوں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کُٹھیا ہ۔ (بالضم) غلہ رکھنے کا مٹی کا بڑا ظرف، دیکھو کوٹھی۔

اناج کی چھوٹی کوٹھی، ہندی مونث۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کُٹی ہ۔ درویشوں کی جھونپڑی، سادھی، ہندی مونث۔ اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس کو کوٹھی بھی بولتے سنا گیا ہے۔

کُٹی ہ۔ باریک کی ہوئی چیز۔ صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے "کُٹی پسی" عام طور سے زبانوں پر ہے۔

کُٹی ہ۔ گنڈاسے سے کٹا ہوا چارہ مونث دہلی کی زبان۔

کُٹی ہ۔ باریک باریک گنڈاسے کٹا ہوا چارا (کرنا، کاٹنا کے ساتھ) اس معنی میں بغیر تشدید بھی مستعمل ہے۔ ہندی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ گویا کُٹی لکھنؤ کی اور سانی دہلی کی زبان ہے۔ حد ہو گئی ہے لکھنؤ میں سانی کے سوا لفظ کُٹی سے کوئی واقف ہی نہیں۔ اور دراصل کیونکر ہوں جب کٹیا (کٹ یا) کو کُٹی لکھا جائے۔ دیہات میں اسی کٹیا کو چرمی یا کربی کہتے ہیں کٹیا اور سانی مترادف بھی نہیں۔ کٹیا وہ ہرا چارہ ہے جو گنڈاسے کاٹ کر سانی میں ملایا جاتا ہے۔ اور یہ کھلی بھوسی بونے میں ملا کر سانی کھلاتے ہیں۔ بالفاظ دیگر بالفاظ دیگر سانی نہیں بلکہ سانی کا ایک جز ہو۔ دیہات والوں نے چرمی سے ایک لفظ چرمٹی بنایا ہو وہ ظرف جس میں مویشیوں کو سانی دی جاتی ہے اس کے لیے دوسرا لفظ ناند ہے چرمٹی لمبی ہوتی ہے۔ اور ایک سے زیادہ مویشی اس میں کھا سکتے ہیں ناند گول ہوتی ہے اور اس میں ایک وقت میں ایک ہی جانور کھا سکتا ہے۔ شہر کے اندر جا بجا سڑک کے قریب مویشیوں کے لیے پانی سے بھرے ہوئے ظرف ٹب کی وضع کے بنے ہوتے ہیں۔ ان کو بھی چرمٹی کہتے ہیں

مولف صاحب فرہنگ کی اثر کی قدرے اختلاف کے ساتھ تائید کرتا ہے۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ دیہات میں کٹیا کو چرمی یا کربی کہتے ہیں۔ لیکن سنہ لکھنؤ کے دیہاتی عام طور سے کربی ہی بولتے ہیں۔ اور مویشیوں کے لیے سڑکوں پر بنے ہوئے حوض یا ٹب کی طرح کے بنے ہوئے ظرف کو چرمٹی کے بجائے چرمٹی (بالفتح …) کہتے ہیں۔

کُٹی ہ۔ پانی میں گلایا ہوا کاغذ جس کے کھلونوں سے قلمدان وغیرہ بناتے ہیں۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کنٹی :- پرکٹا ہوا کبوتر، وہ کبوتر جسکی دم اور پر کاٹ کر کبوتر باز اڑتے ہوئے کبوتروں کو دکھاتے ہیں۔ (نور اللغات)

طائر رنگ حنا دام میں تجھکو لائے
بال و پر باندھ کے کنٹی کی طرح پھڑکائے — امیر

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ " فاضل مؤلف شعر میں کنٹے (یائے مجہول) کو کنٹی (یائے معروف) پڑھ گئے۔ اور زبان میں ایک نئے الفاظ کا اضافہ کر دیا۔ حالانکہ ایسے کبوتر کو بلا تعین جنس کُنّا کہتے ہیں۔ نر ہو کہ مادہ۔ نر اور مادہ دونوں کو کٹا ضرور کہتے ہیں۔ اگر کبوتری ہو تو کنٹی بھی بولتے ہیں۔

کنٹی :۲ ایک کلمہ ہے جو لڑکے دوستی القط کرتے وقت دانتوں سے ناخن کو کھٹک کر کہتے ہیں کہ "کنٹی ہمیں قید تمھیں چھٹی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کھٹی کہتے ہیں۔

کنٹیا :۱ ایک خار دار بوٹی کا نام جسے بھٹ کٹیا بھی کہتے ہیں جو اکثر غیر مزروعہ زمین میں ہو جاتی ہے (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ "بھٹ کٹیا" ہی بولتے ہیں صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی قصاب، بوچڑ، قصائی بھی لکھے ہیں۔ مگر اہل لکھنؤ اس معنی میں نہیں بولتے

کنٹیا :۲ مچھلی پکڑنے کا کانٹا۔ اردو مؤنث رائج

کنٹیا :۳ چھوٹا ہک۔

معنی ۱+۲ میں کانٹا کی تصغیر ہے۔ لکھنؤ میں نون غنہ کے ساتھ بولتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ غلط لکھنؤ میں بھی بغیر نون غنہ بولتے ہیں۔ مؤلف تائید کرتا ہے یہ کانٹا کی تصغیر تو ضرور ہے لیکن کٹیا بغیر نون غنہ ہی زبانوں پر ہے۔

کٹا :۱ دودھ رکھنے کا مٹی کا برتن۔ عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کٹیا :۲ جوان بھینس۔ عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کٹیا :۳ درویشوں کی جھونپڑی، سمادھ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کٹا سنگھاڑا :- سخت چھلکے کا سنگھاڑا جس کی گودی بھی سخت ہو۔ اردو، رائج۔

کٹیا کٹیا کا مہینہ :- بقر عید کا مہینہ ماہ ذی الحجہ۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔ محل صرف۔ تم لاکھ زور ڈالو۔ میں کٹیا کٹیا کے مہینے میں لڑکی کی شادی نہیں کر سکتی۔ اب محرم بعد ہو سکتی ہے۔

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اس مہینے کو شادی بیاہ کے لیے منحوس سمجھتی ہیں۔

کٹے پر نمک چھڑکنا :- (کنایۃً) تکلیف میں تکلیف پہونچانا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔ محل صرف۔ بڑھیا میں نہیں چاہتی تھی کہ لڑکا اتنا خراب ہے کچھ سمجھ کے لڑکی کی شادی کی تھی تم جو مجھ سے گھڑی گھڑی کہہ رہی ہو تو کٹے پر نمک چھڑک رہی ہو

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے انھیں معنوں میں "کٹے پر نون مرچ لگانا" بھی لکھا ہے۔ مگر اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کٹے جانا :- (فعل۔ لازم)، شرم کے مارے گڑ جانا۔ نہایت شرمندہ ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دگرگوں رنگ گلہائے چمن ہے روئے گلگوں سے
کٹے جاتے ہیں سرو بوستانی قد موزوں سے — رند

قول فیصل۔ اب شرم یا غیرت کے ساتھ ہی بولتے ہیں تنہا نہیں بولتے۔

کٹی چھٹی :- نوک، چوک جو عورتوں سے ہو۔ بیر، عداوت، ضد۔ مؤنث

بے طرح ہے نگاہ سے دل کی کٹی چھٹی
بے ڈھب ہے گرم معرکہ کارزار آج — داغ

مزہ مجھ کو کبھی ان کو کبھی ایسی باتوں کا — داغ
جلی کٹی نہیں باہم کٹی چھٹی ہوگی (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں نوک جھونک یا جلی کٹی کہتے ہیں۔ مؤلف تائید کرتا ہے۔

کٹی کرنا :۱ یاری کٹ کرنا دوستی القط کرنا۔ سر رشتہ اخلاص کو توڑنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کٹی کرنا :۲ رسائی کرنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا، خوب مارنا پیٹنا) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کٹی ڈکٹی ہونا :- کپڑے کا جھینگر کے چاٹ جانے یا کپڑا الگ جانے سے چوٹی چوٹی یا جھیر جھیر ہو جانا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی عورتوں کی خاص زبان ہے۔

کٹیلا :۱ (بفتح ذکر دوم و یائے معروف) وہ درخت جس میں کانٹے ہوں۔ اردو صفت، مذکر، رائج۔

کٹیلا :۲ ایک قسم کی خار دار گھاس اردو مذکر، رائج۔

کٹیلا :۳ (کنایۃً) دل میں کھٹنے والا، نکیلا، اس معنی میں اس کا مؤنث آنکھ کے ساتھ

مستعمل ہے۔ دل میں بیٹھنے والا۔ دلربا، من موہن موہت کرنے والا، قاتل، مفتوں کرنے والا، جیسے کٹیلی آنکھیں، مورے سیاں کی آنکھ کٹیلی کوئی مت جادو کر یوری۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ اب قریب بہ متروک ہے۔

کٹیلا: ۔ بہادر۔ جری۔ ہوشیار اردو متروک

بات کے ترچھے اور کٹیلے ہیں
دل کے لینے کو سب ہٹیلے ہیں نظیر اکبرآبادی

کٹیلا: ۔ زہریلا، قاتل، سم قاتل، کاٹ کرنے والا، برّاں، تیز، آب دار۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کٹے لگنا: ۔ خفگی اور قہر سے صرف ہو جانے، ترپ ہو جانا، کام آ جانے کی جگہ بولتی ہیں خلاف مرضی دوسرے کے صرف میں آنا، عورتوں کی زبان۔

(فقرہ) تم نے بہت دنوں سے میرے زیور پر دانت لگا رکھا تھا اب وہ بھی تمھارے کٹے لگ گیا۔

(فقرہ) ایک مکان رہ گیا تھا وہ بھی آنکھوں میں کھٹک رہا تھا سو آج بک کر کٹے لگ گیا۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

کٹیلی آنکھ: ۔ شوخی بھری ہوئی آنکھ کٹیل آنکھ، چشم قاتل، چشم سفاک، دل کو گھائل کرنے والی نظر، دل میں بیٹھنے والی چتون (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب قریب بہ متروک ہے۔

کٹے مرتے ہیں: ۔ لڑے مرتے ہیں، جان دیے دیتے ہیں۔ خون خچر کرتے ہیں، اردو، عوام کی زبان

آئے گھر سے کٹے مرتے ہیں عاشق جال کے
آپ بھی تلوار چلنے کا تماشا دیکھئے رشک

قول فیصل۔ اصل محاورہ کٹ مرنا ہے۔

کٹے مرتے ہیں: ۔ جھگڑا کرنا سے

تیر قاتل نے لگایا کہ شگوفہ چھوڑا
دل جگر دونوں کٹے مرتے ہیں پیکاں کیسے جلیل

قول فیصل۔ اصل محاورہ "کٹ مرنا" ہے۔

کٹے مرنا: ۔ فعل لازم، باہم کشت و خون کر کے جان دینے پر مستعد ہونا، لڑے مرنا، اردو صرف قلیل الاستعمال۔

غصے سے یک دگر کٹے مرتے ہیں یہ کہ موج
گرداب ڈھال رہ گئے ہمارے ہیں جب کنار سودا

قول فیصل۔ اصل محاورہ "کٹ مرنا ہے"

کثافت: ۔ (لطافت کی ضد) میلاپن، گندگی عربی مصدر، مونث، فصیح، رائج۔

ہے گرد کدورت سے بری جوہر ذاتی
ہیرے میں کسی طرح کثافت نہیں ہوتی عاشق

کثافت دور ہونا: ۔ میلاپن دور ہونا، گندگی دور ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کیا خاک پاک ہے کہ جہاں رکھتے ہیں قدم
ہو جاتی ہے تمام کثافت بدن کی دور امیر مینائی

کثرت: ۔ (بفتح اول وسوم) زیادتی، بہتات افزونی، عربی مصدر، مونث، فصیح، رائج۔

توڑا اگر شاخ کو کثرت نے ثمر کی
دنیا میں گراں باری اولاد غضب ہے ذوق

کثرت: ۔ (مجازاً) علائق دنیاوی، عربی مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کچھ نہ وحدت ہے نہ کثرت نہ حقیقت نہ مجاز
یہ ترا عالم مستی وہ ترا عالم ہوش فانی بدایونی

کثرت: ۔ مشق، ورزش، اس معنی میں صحیح اطلاسین سے ہے یعنی کسرت (نور اللغات)

قول فیصل۔ بے محل لکھنا ہی نہ چاہئے تھا۔

کثرت: ۔ ہجوم، بھیڑ، (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا ہجوم اور بھیڑ کے معنوں میں نہیں بولتے مجمع، لوگ، آدمیوں وغیرہ کے ساتھ بولتے ہیں جیسے مجمع کی کثرت، لوگوں کی کثرت، آدمیوں کی کثرت

کثرت آرا: ۔ (بااضافت) بہت سے آدمیوں کی رائے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج

محل صرف۔ سنا ہے کہ گرانی کی وجہ سے راشننگ کے کنٹرول کا ریزولیشن اسمبلی میں کثرت آرا سے پاس ہو گیا ہے۔

قول فیصل۔ اس محل پر کثرت رائے بھی زبانوں پر ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

کثرت آرائی: ۔ وحدت کی ضد کو سنوارنا، ماسوی اللہ کو نوازنا، فارسی ترکیب، اصطلاح تصوف۔

کثرت سے: ۔ زیادتی سے، افراط سے، زیادتی کے ساتھ، اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس سال اس کثرت سے بور آیا ہے کہ اگر لسی نہ لگی تو آم کھائے نہ کھایا جائے گا۔

کثیر: ۔ قلیل کی ضد، بہت زیادہ، زیادتی رکھنے والا، عربی اسم فاعل، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آج عدالت میں کثیر تعداد میں وہ قیدی دکھائی دیے جو صرف سائیکلوں ہی کی چوری کرتے ہیں

کثیر الاضلاع: ۔ بہت سے ضلعوں کی شکل والا۔ عربی، صفت۔

(اقلیدس و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کثیر الاولاد :- وہ شخص جس کے بہت سے بچے ہوں۔ وہ شخص جس کے لڑکے لڑکیاں کافی تعداد میں ہوں۔ عربی، الفاظ، عربی ترکیب، صفت فصیح، رائج۔

محل صرف۔ خدا اگر کثیر الاولاد کرے تو اتنا بھی دے کہ انسان سب کی صحیح پرورش کر سکے۔

کثیر العلائق :- کثرت سے تعلقات رکھنے والا۔ عربی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ شاید ہی کوئی بول دیتا ہو۔

کثیر العیال :- وہ شخص جس کے بال بچے زیادہ ہوں، وہ شخص جس کے بہت سے بچے ہوں۔ عربی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بھائی صاحب عجیب زمانہ ہے۔ آپ بڑھتی ہوئی گرانی کو غور فرما رہے ہیں۔ کثیر العیال کی اس زمانے میں موت ہے۔

کثیر المعنیٰ :- وہ لفظ جس کے بہت سے معنی ہوں۔ عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ کثیر المعنی الفاظ میں پڑھا لکھا انسان محل اور موقع کے اعتبار سے معنی سمجھ لیتا ہے۔

کثیر الوقوع :- عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

کثیف :- (بفتح اول وکسر سوم ویائے معروف) پاک صاف کی ضد، میلا کچیلا، عربی، صفت، فصیح، رائج۔

شیخ جی آئے تھے رندوں میں تو کیسے تھے کثیف
کیا نہا دھو کے نکل آئے ہیں میخانے سے — امیر مینائی

کثیف :- لطیف کی ضد۔ عربی، صفت، اصطلاح فلسفہ۔

عالم مثل ہے یہی جسم لطیف
یہ ہوا جس کے مقابل ہے کثیف — مرزا رسوا

کثیف الطبع :- میلا آدمی، غلیظ آدمی، وہ شخص جو پاک صاف نہ ہو۔ گندا، اگھوری، عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ شاید ہی کوئی بول دیتا ہو۔

کج :- راست کی ضد، تیڑھا، خم، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

کجا :- (بضم اول) کہاں، فارسی، فصیح، رائج۔

ہنس دیے سن کے مری موت کجا دلسوزی
پھول تربت پہ چڑھے شمع جلائی نہ گئی — بجلی

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ "کجا، کدام جا کا مخفف ہے اور معنی میں کہاں اور کس جگہ۔"

موقع اور نسبت پر حیرت ظاہر کرنے کے لیے بھی ہے جیسے کجا راجہ بھوج کجا گنگو تیلی۔

کجاوا :- تماشبین، تہ قصابوں کی خاص اصطلاح۔ (محاورات و مصطلحات منیر)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کجات :- نیچ قوم کا، کمینہ، ہندی، اہل ہنود کی زبان
(نصیحت) بیت نہ دیکھے جات کجات۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کج اخلاق :- بدخلق، اکھڑ، بد مزاج۔ صفت، عربی، فارسی، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس محل پر کج خلق، بولتے ہیں۔

کج ادا :- بداخلاق بے وفا، بے مروت فارسی صفت، فصیح، رائج۔

کبھی سیدھی طرح سے بات نہ کی
تم بھی کتنے ہو کج ادا صاحب — صابر

کج ادائی :- بے مروتی۔ بے وفائی، بدخلقی فارسی۔ مونث۔ فصیح، رائج۔

کج ادائی گئی کب ہم سے تیرے ابرو کی
شاخ آہو سے ہو خم کس نے نکلتے دیکھا — ذوق

قول فیصل۔ اس کی جمع کج ادائیاں بھی اور کج ادائیوں بھی رائج و فصیح ہے۔

کچھ حد سے بڑھ گئی ہیں تری کج ادائیاں
اس دورِ بے اعتبار میں تمنا نہ چاہیے — مولوی اسمٰعیل (میرٹھی)

(کج ادائیوں) اندر باہر بھی ہی ایک ایسی طوائف گذری ہے کہ باوجود اس کے ناز و ادا کج ادائیوں کے چاہنے والا جان دیتے رہتے تھے۔ — لعل

ظفر نے کج ادائیاں کرنا بھی لکھا ہے۔ یہ بھی رائج ہے۔

کرتا ہے جس کے ساتھ ناک وہ ادائیاں
دیتا ہے اس کو عشق کی رہ کی سکھا — ظفر

کج ادائی :- آسمان کی صفت میں بھی مستعمل ہے

چرخ کی بھی کج ادائی ہم ہی پر جاتی ہے پیش
نازکی اس سے تو اک دم بھی جدا کرتا نہیں — تیر

قول فیصل۔ یہ صرف قلیل الاستعمال ہے۔ کج رفتاری اور کج رفتار زبانوں پر زیادہ ہے۔

کج ادائی کرنا :- بے وفائی کرنا، بے مروتی کرنا۔ بے رخی کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

برنگ شانہ نہ کیوں کر ہو دل کشاکش میں
کرے ہے زلف تری ہم سے کج ادائی آج — ظفر

کج ادائی کرنا :- دشمنی کرنا، برائی کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

فلک ہر روز کرتا کج ادائی ہے خدا جانے
کہ کس سے آج کی تھی کج ادائی کس سے کل کی تھی — ظفر

کجا راجہ بھوج کجا گنگوا تیلی :- جہاں جگہ

ایک کو دوسرے سے نسبت نہ ہو اور نسبت دی جائے باہم کوئی نسبت نہ ہونا، اردو، مثل عوام کی زبان:

محل استعمال۔ خوجی نے کہا یار اسی چکھٹی کہی، بے اختیار شادی کرنے کا شوق چراتا ہے۔ مگر تم سے کہاں ممکن ہے کہ ہماری سفارش کرو۔ ہم رند قلندر تم بادشاہ کجا راجہ بھوج، کجا گنگا تیلی۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے یوں لکھا ہے کہ کجا راجہ بھوج کجا گنگا تیلی:

کجاوہ :۔ (بفتح اول و چہارم) اونٹ کی کاٹھی جس پر دو شخص ایک دوسرے کے مقابل بیٹھتے ہیں۔ فارسی، مذکر فصیح، رائج۔

ڈیوڑھی سے پھر کجاوہ زینت جو نہیں ملا
خود اہتمام کرنے لگے شاہ کربلا (دبیر)

کج باز :۔ بدمعاملہ، مفسد آسمان کی صفت میں بھی مستعمل ہے۔ فارسی، صفت۔

راستی قدر دغادار کا دیوانہ ہو
مجھ سے کج باز ہے چرخ ستم ایجاد عبث (رشک) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ صرف قلیل الاستعمال ہے۔

کج بازی :۔ آسمان کی صفت میں مستعمل ہے فارسی مونث، قلیل الاستعمال۔

کرے گا چرخ مری گور سے بھی کج بازی
کوئی زمین نہیں آسمان سے باہر (رشک)

کج بحث :۔ (بفتح اول سوم، والے) جو قائل نہ ہوتے ہوئے بحث کرنے والا، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

کھلا دے جو روح کو ملاقات وہ کیا
دل کو جو شگفتہ نہ کرے بات وہ کیا
کج بحث کو گھر چین نہ باہر آرام (

کٹ جائے جو رنج ہی میں وہ اوقات ہی کیا۔ (آزاد عظیم آبادی)

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع و۔ ون کے ساتھ کج بحثوں بھی رائج و فصیح ہے۔

تسلیم میں حق کی ہے جو لذت اسے کاش
کج بحثوں نے وہ مزے اٹھائے ہوتے (آزاد عظیم آبادی)

کج بحثی :۔ نامعقول گفتگو، بلاوجہ کی بحث فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ فاضل کج بحثی میں اوقات صرف کرتے ہیں بد فضل کی تحقیق ہر نحو سے کم ظرف کرتے ہیں۔

(فسانۂ عبرت)

قول فیصل۔ اس کا صرف "کرنا کے ساتھ ہو" جیسے بختیارک بیٹھا ہوا فولاد سے کج بحثی کر رہا ہو (طلسم ہوشربا)

اردو جمع (ون اور ان) کے ساتھ کج بحثیاں اور کج بحثیوں ہے جو کمی کے ساتھ رائج ہے

سرمایہ فہم کو جو پالے ہوتے
کج بحثیوں پر کبھی نہ آئے ہوتے (آزاد عظیم آبادی)

کج بصیرت :۔ جس کی بصیرت درست نہ ہو۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کج پڑنا :۔ ترچھا، ٹیڑھا پڑنا، ترچھا پڑنا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ترچھی نظر سے طائر دل ہو چکا شکار
جب تیر کج پڑے گا اڑے گا نشانہ کیا (آتش)

کج خلق :۔ بدخو، بدمزاج، بداخلاق، بے مروت، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ آپ کی کوششیں بیکار گئیں۔ آپ کا لڑکا تعلیم یافتہ ضرور ہے۔ لیکن نہایت کج خلق۔

کج خلقی :۔ بدخوئی، بد اخلاقی، بے مروتی، بدمزاجی فارسی، مونث۔ فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ وہ لوگ جو دنیا میں کج خلقی سے کام لیتے ہیں میرے نزدیک صحیح معنی میں انسان کہے جانے کے مستحق نہیں۔

کج دار و مریز :۔ (ٹیڑھا رکھ اور بہنے نہ دے) ایک پیالے میں لبالب پانی بھر کر کہا جائے کہ اس کو ٹیڑھا کر دو مگر پانی نہ گرنے پائے، ان احکام کی نسبت بولتے ہیں۔ جن کا بجا لانا دشوار ہو۔ فارسی مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ شاید ہی کبھی بولتا ہو۔

کجرا :۔ کاجل، کجلا، ہندی (گیتوں میں آتا ہے) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کجراری آنکھ یا کجرارے نین بھی کبھی کبھی بولتے سنا گیا ہو۔ جس کا اردو سے کوئی لگاؤ نہیں۔

کج رائے :۔ جس کی رائے و تدبیر ٹیڑھی اور غلط ہو۔ فارسی، صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کج رفتار :۔ ٹیڑھی چال چلنے والا، سیدھی راہ نہ چلنے والا، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ فلک کج رفتار اور چرخ کج رفتار کی ترکیبوں سے زبانوں پر ہے۔ جیسے قسمت کی خرابی کی وجہ سے چند سال سے فلک کج رفتار کی کج رفتاری کا شکار رہوں۔

کج رو :۔ ٹیڑھی چال چلنے والا (نور اللغات)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کج روی :۔ (بفتح اول و سوم و کسر چہارم) غلط راہ چلنا، ٹیڑھی چال چلنا۔ فارسی، مونث۔ فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ عجب زمانہ ہے کہ جس کو دیکھو وہ فلک کج رفتار

کی کجروی کا شاکی ہے۔ خدا رحم کرے۔

کجری ؤ۔ (بفتح اول و کسر سوم) مرزاپور کے خاص قسم کے گیت جو ہولی میں گائے جاتے ہیں۔ ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ کجری ساون یا برسات میں گائی جاتی ہے نہ کہ ہولی میں۔ مؤلف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے لیکن مرزاپور کی قید نہیں لکھنؤ کے عوام میں بھی کجری کا رواج ہے اور لکھنؤ میں اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو پارٹیاں آمنے سامنے بیٹھتی ہیں، اور سوال و جواب نظموں کے ذریعے گانے کی صورت میں ہوتا ہے۔

کج سرشت ؤ۔ بدطینت، بداخلاق، بدخو، فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دوزخ میں بھی پڑیں تو نہ سیدھے ہوں کج سرشت — ذوق
آتش میں پیچ و خم ہیں رسن کے رسن کے ساتھ

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے انہیں معنوں میں کج طبع کج مزاج بھی لکھا ہے جو کوئی نہیں بولتا۔

کج فہم ؤ۔ کم عقل، معمولی عقل کا، بات کو دیر میں سمجھنے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

رہا ٹیڑھا مثال نیش کژدم
کبھی کج فہم کو سیدھا نہ پایا — ذوق

قول فیصل۔ کم عقلی کے معنوں میں کج فہمی بھی زیادہ زبانوں پر ہے۔

کجک ؤ۔ (بفتح اول و دوم) فیلبانوں کا آنکس۔ فارسی، مونث، فیلبانوں کی اصطلاح۔

ہے در قلعۂ گردوں کی کلید اس کی کجک
فیلباں ایسا کہ سیمرغ ہو بالائے جبل — امیر

کج کلاہ ؤ۔ ٹیڑھی ٹوپی پہننے والا، مغرور، بانکا ترچھا۔ (کنایۃً) معشوق۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

کرتا ہے جس کے ساتھ فلک کج ادائیاں
دیتا ہے اس کو عشق کسی کج کلاہ کا — شاہ ظفر

قول فیصل۔ اس کا مخفف نظماً کج کلہ بھی مستعمل ہے جو قلیل الاستعمال۔

اس کج کلہ کی چاہ کی مت کر ہوس نظیر — نظیر اکبرآبادی
کیا اس نے دل قبول کیا تجھ غریب کا

بسند فیروز اللغات۔ کج کلاہ شاہان ایران کا لقب بھی ہے۔ مطلق بادشاہ کو بھی کہتے ہیں۔

گلزار نور و طور خیابان مہر و ماہ — [illegible]
ہولائے راہ راست شہنشاہ کج کلاہ — ملیح آبادی

کسی فن کے ماہر کو کج کلاہ کہتے ہیں۔

ہمیشہ قیس نے دستار پاؤں پر رکھی
شرف کے سامنے وہ کج کلاہ کیا کرتا — شرف

کج کلاہی ؤ۔ غرور، بانکپن، خودنمائی، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

روشن تم سے ہے خوش نگاہی کا نام
ان دونوں بھووں سے کج کلاہی کا نام — رباعی
ابرو نے کیا ہے تم کو قاتل مشہور — بحر
کاٹے تلوار ہو سپاہی کا نام

کج کلاہی نہ گئی تا سر مژگاں اس کی
اشک ہے یا ہے یہ لڑکا کسی ڈیوڑھی کا — مصحفی

کجکول، کچکول ؤ۔ بھیک کی جھولی، بھیک کا ٹھیکرا۔ فارسی، مذکر۔

ممکن نہیں ہے جلوۂ دیدار حشر تک — منیر
کجکول کیا کرے کوئی چشم کلیم کا (نور اللغات)

قول فیصل۔ زبانوں پر کشکول ہی ہے جو فصیح ہے۔ کجکول، کچکول متروک ہے۔

غافل کبھی مجھ سے میرا دل نہ رہے گا
کشکول گدا بھیک سے خالی نہ رہے گا (فرہنگ اثر)

کجکول، کچکول ؤ۔ مجازاً۔ وہ بیاض جس میں ہر قسم کی انتخابی چیزیں یا اشعار یا مضامین وغیرہ درج ہوں۔ (فرہنگ آصفیہ و فیروز اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں کسی صورت سے نہیں بولتے۔

کجلا ؤ۔ کاجل کی تصغیر، اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔ (کجلا لگا منا بن گئے جا بابیرو دکھانے کا بول)

قول فیصل۔ اس محل پر کاجل ہی فصیح ہے۔

کجلا گھلانا ؤ۔ آنکھوں میں کاجل لگانا، اردو، مصدر، متروک۔

گھلائے آنکھوں میں کجلا انہیں سے بات کرو
کرم کی کرنی ہے شب بھر کہ اب نگاہ تمہیں — جرات

کجلانا ؤ۔ آگ جب بجھنے لگتی ہے اس پر ایک قسم کی سیاہی آجاتی ہے۔ اس کو آگ کا کجلانا کہتے ہیں چھوٹے کوئلے پھونکنے سے سرخ ہو جاتے ہیں اور پھر فوراً ہی ان پر آگ دوڑ جاتی ہے اس کو بھی کجلانا کہتے ہیں۔ اردو، متروک۔

آتش مہر جب گئی کجلا
کاجل انجم نے شب کا کھ دیا (دہشت گلاؤٹھوی)

کجلانا ؤ۔ تیرہ و تار ہو جانا، دھندلا ہو جانا۔ سانولا ہو جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب متروک ہے۔

کجلوٹی ؤ۔ کاجل رکھنے کی آلو کی شکل کی گول ڈبیا۔ اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔

ہو سرمہ کشی لعنت اے ذوق خود آرائی
بنواؤں گا کجلوٹی حسن رخ قنبر کی — عزیز لکھنوی

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ جامن کی پہیلی بھی ہے۔

کاجل کی کجلوٹی اودھو کا سنگھار
"ہری ڈال پر بٹیا بیٹھی ہے کوئی بوجھن ہار"

کجلی بن ؤ۔ ہاتھیوں کا رہنے کا جنگل، اردو، مذکر، رائج۔

محلِ فقرے۔ ہتھنیاں سیکڑوں، جھول نقرئی ہودج طلائی عماریاں ان پر الماس و یاقوت و زمرد کی گل کاریاں، ہاتھیوں پر جوبن تھا۔ شہر گویا کجلی بن تھا۔ (فسانۂ عبرت)

کجلی بند ہونا:۔ نہایت سیاہ گھٹا کا چاروں طرف سے گھر کے آنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محلِ فقرے۔ باجی خدا خیر کرے ایسی گھٹا گھر کے آئی ہے کہ کجلی بند ہو رہا ہے۔ اگر برس گئی تو غضب ہو جائے گا۔

قول فیصل۔ چونکہ کاجل بھی سیاہ ہوتا ہے غالباً اسی مناسبت سے یہ صرف لکھنؤ کی عورتوں کی زبانوں پر ہے۔

کج مج:۔ (بفتح اول و سوم) وہ شخص جو اچھی طرح بات نہ کر سکے وہ شخص جو اپنے مطلب دل کو اچھی طرح واضح نہ کر سکے۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

کج مج بیان:۔ وہ شخص جس کا کلام فصیح نہ ہو وہ شخص جس کے کلام میں بے ربطی ہو۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ فقرے۔ مجھے دعوائے شاعری نہیں اگر مجھ کج مج بیان کے کلام میں کوئی لغزش ہو تو آپ معاف فرمائیں۔

کج مج زبان:۔ وہ شخص جو صاف نہ بول سکے وہ شخص جس کی زبان گفتگو کرنے میں اچھی طرح نہ چلے فارسی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

مثل شاہد ہے یہ اے شاد ہم کج مج زبانوں کی
زبان شیریں ملک گیری، زبان ٹیڑھی ملک بانکا فساد

کج مدار:۔ وہ جو ٹیڑھی چال چلے۔ وہ جو ہمیشہ سے ٹیڑھا ہو۔ (چرخ یا فلک وغیرہ کی صفت) فارسی صفت، فصیح، رائج۔

چلے عدم کو نہایت تنگ ہو کر ہم
نہ گنبدِ فلکِ کج مدار میں گزرے صبا

کج مرز:۔ انکار در پردہ اقرار کی جگہ مستعمل ہے فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ جہاں تک میرا مطالعہ ہے کج مرز کوئی فقرہ نہیں کجدار و مریز ٹالے بالے بتانا ایسا حکم دینا جس کا بجالانا دشوار ہو

کجدار و مریز کب تلک یوں
بس جام میں بھر شراب گلگوں

بہرحال کسی طرح عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کجنال:۔ کمان کی شکل کی۔ اردو متروک
ع کجنال مثل رعد کے کڑکے تھی ہر دم سودا

کج نظر:۔ ٹیڑھی نظر والا فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کج نظری:۔ ترچھی نظر سے دیکھنا، ترچھی نگاہ سے دیکھنا۔ فارسی مونث، قلیل الاستعمال۔

جو تعصب سے ہم نے پناہ لی تو غضب سے تیغ نگاہ لی
کبھی راستی کی نہ راہ لی وہی ان کی کج نظری رہی
امیر مینائی

کج نگاہی:۔ ترچھی نظر سے دیکھنا۔ فارسی مونث فصیح، رائج۔
ع کس کی اگلی تھی یہ تیغ کج نگاہی اب ہیں غافل

کج نہاد:۔ کج سرشت، بدخو، بد طینت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ایسے محل پر عام طور سے بد نہاد زبانوں پر ہے۔

کج و دانج:۔ ٹیڑھا بگڑا داراستہ، فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

محلِ فقرے۔ شعر اگر کج و دانج زادی کی طرف روشنی

دکھائے تو آگیا بیتال کا چراغ ہے۔ نظم طباطبائی

کجی:۔ (بفتح اول و کسر دوم) ٹیڑھاپن، خمیدگی فارسی مونث، فصیح، رائج۔

طبیعت کی کجی ہرگز مٹائے سے نہیں مٹتی
کبھی سیدھے تمہارے گیسوئے پر خم بھی ہوتے ہیں داغ

کجی:۔ چھوٹا کوزہ۔ اردو مونث، عوام کی زبان۔

کجی دینا:۔ روغن قاز ملنا، خوشامد کرنا۔

محلِ فقرے۔ بعض لوگوں کی طبیعتوں کو اتحاد کے کچے گھڑے کی بدکیفی سے چلو میں الو ہو جانے کی کجی دی دادو دھن بیچارا (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ کجی دینا نہ تو محاورہ ہے نہ اس کا مفہوم روغن قاز ملنا ہے کجی بمعنی چھوٹا سفالی ظرف جس میں شراب پی جاتی ہے۔ اودھ پنچ میں محض بر بنائے رعایت لفظی استعمال ہوا ہے کجی دینا مرقومہ عبارت سے الگ روغن قاز ملنا (لالچ دلانا، باتوں میں بہلانا) کے معنی ہرگز نہ دے گا۔ اس کے برخلاف کچے گھڑے کی اور چلو میں الو مستعمل محاورے ہیں۔ جو مرقومہ عبارت سے الگ بھی بامعنی رہیں گے۔ مؤلف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

کچ:۔ نوخیز اور نو عمر لڑکی کی وہ ابھرتی چھاتی جو پستان کہے جانے کے قابل نہ ہوئی ہو۔ اردو مونث عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ عام طور سے جمع کے ساتھ کچیں یا کچوں زبانوں پر ہے۔

آڑی ہیکل گلے میں ڈالے ہوئے
پیاری پیاری کچیں نکالے ہوئے
ہر ایک مرد کی سینہ پہ آنکھ پڑنے لگی نواب مرزا شوق

ہوئی کچوں کی جو کچھ کچھ ابھار کی صورت جانِ صاحب
- صاحب نور اللغات نے پستان زن، ڈھٹنی معنی لکھے
ہیں۔ پستان عورت کی مکمل چھاتی کو کہتے ہیں۔
ڈھٹنی اس حصے کو کہتے ہیں جو بچہ منہ میں لے کے
پیتا ہے۔

جوبن تھے ڈھٹنیوں میں غضب کے بھر کر ہوئے
تھے نالے اناروں کے اوپر دھرے ہوئے — لا اعلم

صاحب فرہنگ اثر نے "چوچی، چھاتی، پستان
اور تھن معنی لکھے ہیں۔ اہل لکھنؤ چوچی کو کچ نہیں
کہتے چوچی ڈھٹنی سے کسی قدر بڑی ہوتی ہے۔ چھاتی
عام طور سے مکمل پستان کو کہتے ہیں۔ تھن اہل لکھنؤ
مویشیوں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ کچا، کچ، کچیا
تھن۔

کچ: کچا کا مخفف، خام، اردو، رائج۔
قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے عام طور سے مرکبات
میں اس کا استعمال ہے جیسے کچ پیندیا، کچ لہوا۔

کچا: ۱ خام جو پختہ نہ ہو۔ اردو صفت
فصیح، رائج۔
محل صرف: انھیں آپ سخت کھانسی ہے اور تم کچے
امرود کھا رہے ہو نتیجہ اچھا نہیں ہے۔

کچا: ۲ ادھ گلا، جو بالکل گلا نہ ہو، ناقص
اردو صفت، فصیح، رائج۔
محل صرف: تمھیں کچھ کام نہیں آتا پتیلی اتار لی۔
حالانکہ ابھی چاول بالکل کچے ہیں۔

کچا: ۳ مٹی کا بنا ہوا مکان، وہ مکان
جو چونے پکی اینٹوں کا بنا ہوا نہ ہو۔ اردو صفت
فصیح، رائج۔
قول فیصل۔ تنہا نہیں بولیں گے کسی لفظ کے
ساتھ ملا ہی کے بولیں گے۔ جیسے کچا مکان
کچی دیوار۔

کچا: ۴ بودا، ناپائیدار، کمزور۔ اردو صفت
فصیح، رائج۔
محل صرف: تم سے کہا تھا کہ پکی سے سی دو۔ مگر تم
نے کچے تاگے سے پیجامہ سی دیا۔ دو دن بھی کام
نہ دے گا۔

کچا: ۵ نرم ملائم۔ دیالو۔
(مستعمل) اس کا دل کچا ہے۔
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ وہ
یہ فقرہ ہی مہمل ہے وہ دل کا کچا کہیں گے نا
کہ اس کا دل کچا ہے۔ علاوہ بریں جو شخص دل
کا کچا ہوگا وہ بزدل ہوگا نا کہ نرم یا ملائم۔ مولف
صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

کچا: ۶ وہ بچہ جو وقت سے پہلے پیدا ہو
جائے۔ اردو صفت، عوام اور عورتوں کی زبان
محل صرف: وہ کیا بدنصیب لڑکی ہے۔ یہ تیسرا
لڑکا ہوا تو وہ بھی کچا ہی ہوا۔
قول فیصل۔ تنہا زبانوں پر نہیں ہے کچا بچہ کی ہی
ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

کچا: ۷ ناتجربہ کار، ناپختہ کار۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ عوام کی زبان ہے۔

کچا: ۸ وہ رنگ جس میں پختگی ہو — غالب
والا رنگ، دھونے سے ہلکا پڑ جاتا ہے۔ اڑ جانے والا
رنگ، اردو، فصیح
محل صرف: ہم نے تم سے سمجھا دیا تھا کہ سبز رنگ
کی فرد نہ خریدو یہ رنگ کچا ہوتا ہے وہی ہوا
کہ اڑ گیا۔

کچا: ۹ ہمہ خالص، کھری، جیسے کچی چاندی
(نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کچا: ۱۰ وہ بیاہ نہ جو حال کے رواج سے
کم ہو۔ اردو عوام کی زبان۔
محل صرف: تمھیں سودا خریدنا ہی نہیں آتا تم سے کہا
تھا کہ پکی تول سے خریدنا۔ تم کچی تول سے اٹھا لائے
سب سامان کم ہے۔
قول فیصل۔ تنہا زبانوں پر اس کا استعمال نہیں ہے
کچی تول، کچا سیر، کچا من وغیرہ کی ترکیب ہی سے
بولتے ہیں۔

کچا: ۱۱ غیر سرکاری کاغذ جیسے کچا کاغذ
(نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کچا: ۱۲ غیر معتبر ناقابل اعتبار،
جیسے کچی بات، مشکوک مبہم، بے سرو پا، بے
ٹھکانے۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ لکھنؤ کے عوام "کچی بات" گالی کے معنی میں
بولتے ہیں۔ یعنی جو خلاف تہذیب اور فحش ہو۔

کچا: ۱۳ مسودہ جو مکمل نہ ہو جیسے کچا تخمینہ۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کچا: ۱۴ نامرد، بزدل۔ ڈرپوک۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کچا: ۱۵ وہ پھوڑا جس میں مواد نہ پڑا ہو۔ اردو عوام
اور عورتوں کی زبان۔
محل صرف: بڑا ناتجربہ کار ڈاکٹر ہے اس نے تمھارے
کچے پھوڑے میں آپریشن کر دیا دم نکال لیا۔
قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ کچا دانہ، کچا پھوڑا وغیرہ
کی ترکیبوں ہی سے زبانوں پر ہے۔

کچا پکا خط ہ۱۶ وہ خط جو ابتدائی حالت میں ہو اور جس میں پختگی نہ ہو۔ نو مشقی کا خط۔ وہ خط جو ابھی تک قاعدہ کے موافق پورا صاف اور درست نہ ہو۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم سمجھتے ہو کہ خوشخط ہو گئے مگر ابھی بالکل کچا خط ہے جو عورتوں سے مل رہا ہے۔

کچا پکھ ہ۔ پکے بیگھے کا ۱/۲۰ حصہ۔ تیرہ گز مربع زمین کا ٹکڑا۔ (فرہنگ آصفیہ)

کچا پکا ہ۱ کچھ کچا کچھ پکا۔ اردو صفت، رائج۔

محل صرف۔ میں بھوک کے مارے مر رہا تھا۔ کیا کرتا جو کچھ کچے پکے پھل میسر آئے وہ کھا لیے

کچا پکا ہ۲ متذبذب۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچا پکا ہ۳ وہ تعمیر جس میں کہیں چونے اور کہیں اینٹ گارے کی چنائی ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ کوئی خاص صرف نہیں ہے۔

کچا پکا کرنا ہ۱ تھوڑا بھون لینا، ادھ کچا کرنا۔ (فقرہ) سوئیاں کچی پکی کر لو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

کچا پکا کرنا ہ۲ کسی بات پر کچھ آمادہ نیم راضی کرنا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کچا پکا ہونا ہ۔ متذبذب ہونا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ شاید ہی کوئی بولتا ہو

کچا پن ہ۔ خامی، خام ہونا، اردو صفت غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ امرود کے کچے پن کی دلیل یہ ہے کہ وہ چبائے سے نہ چبے اور کاٹے سے نہ کٹے۔

قول فیصل۔ اسی محل پر کچاپنا بھی مستعمل ہو۔ جیسے اس کے کچے پنے پر نہ جائیے بہر حال یہ میٹھا ضرور ہے۔

کچا پیسا ہ۔ ہندوستانی قدیم سکے کا پیسا، دیسی پیسا، رجواڑوں کا پیسہ، ڈبل پیسے کا نقیض مذکر۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کچا تاگا ہ۱ وہ تاگا جس کو بل نہ دیا گیا ہو وہ تاگا جس کو مانجھا نہ گیا ہو۔ اردو، رائج۔

بیاہی گئیں اس وقت تم جب بیاہ سے واقف نہ تھیں
جو عمر بھر کا عہد تھا وہ کچے تاگے سے بندھا
(حسرت کی دیپ کی داد)

کچا تاگا ہ۲ (پنجاب) موم کی ناک، نازک چیز۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچا تخمینہ ہ۔ ناقص تخمینہ قیاسی تخمینہ وہ اندازہ جو پورا پورا نہ کیا گیا ہو۔ اٹکل پچو حساب تشخیص خام، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچا جانا ہ۔ اسقاط حمل ہونا۔ ادھورا بچہ پیدا ہونا۔ دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

کچا جن ہ۔ کسی بات کے پیچھے پڑنے اور لپٹ جانے والا آدمی، مطلق جاہل اور ضدی آدمی جو کسی طرح سمجھائے نہ سمجھے۔ ہٹیلا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں کبھی بولتے ہیں۔

لاکھ بھوتوں کا ایک بھوت ہے یہ
کچے جن سے بھی بس سوا ہے عشق
(جان صاحب)

قدیم زمانے میں بولتے تھے۔ اب متروک ہے۔

کچا چٹھا ہ۔ صحیح صحیح حال، کل کیفیت پورا حال، اردو صرف عورتوں اور عوام کی زبان۔

ہوش آیا ہے تو اب اس کی ندامت ہے بری
نشہ میں کہہ گئے ساقی سے جو کچا چٹھا
(صفدر)

قول فیصل۔ اس کا صرف سنانا کے ساتھ ہے جیسے "گھر بھر کا کچا چٹھا کہہ سنایا" اور میں دل ہی دل میں کٹ کٹ کے رہ گیا۔ (فسانۂ آزاد)

بیان کرنا کے ساتھ بھی زبانوں پر ہے۔ جیسے میں نے سارا کچا چٹھا ان سے بیان کیا وہ بت بنے بیٹھے سنتے رہے۔ کوئی جواب نہیں دیا۔

کچا حال ہ۔ صحیح صحیح حال۔ (فقرہ) انھوں نے بڑے بھیا کو بلا کر کچا حال کہہ دیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کچا خط ہ۔ وہ خط جس میں پختگی نہ ہو۔ وہ خط جس میں صفائی نہ آئی ہو عورتوں کے خط سے ملتا ہوا خط۔ اردو صفت، رائج۔

مضمون عہد نامہ تو لکھ دے مجھ کو پختہ
یہ کیا ڈر ہے خط ہے تیرا اگر انے نگار کچا
(معروف)

کچا دل ہ۔ نرم دل، لڑکیوں کا سا دل، عورتوں کا سا دل، جلد بھر آنے والا دل۔ صفت مذکر۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نرم دل کے معنوں میں کچا دل نہیں بولتے۔ بلکہ بودے کم ہمت اور ڈرپوک کے معنوں میں "دل کا کچا" کہتے ہیں اور مونث کے لیے دل کی کچی۔

جو یونہی سی تپ آ گئی ہے لوا
بہت دل کی کچی ہو تو اے لوا
(شوق قدوائی)

کچا دودھ ہ۔ دودھ جو جوش نہ دیا گیا

ہو۔ وہ دودھ جس کو ابالا نہ گیا ہو۔ اردو، رائج۔
محل نثر۔ سخت گرمی کا زمانہ ہے تم نے رات کو یونہی کچا دودھ رکھ دیا ابال کے نہیں رکھا۔ اسی لیے پھٹ گیا۔

کچا دودھ پینا :۔ (کنایۃً) طینت میں خامی ہونا۔ کسی کی سرشت میں بدی ہونا۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔
محل نثر۔ شیخ بدیع الدین مدار کا مزار مکن پور علاقہ قنوج میں ہے مجھے زیارت کا شوق ہوا۔ آدمی نے آخر کچا دودھ پیا ہے۔ غفلت اور ظلم وجہل سے اس کی سرشت ہے۔ بیجا جسارت کر بیٹھتا ہے اور خسارت اور ندامت اٹھاتا ہے ......
(دربار اکبری ص۴۳۲)

کچا دودھ سب نے پیا ہے :۔ یہ مقولہ اس جگہ بولتے ہیں۔ جہاں یہ کہنا ہو کہ انسان سے بھول چوک ہوا ہی کرتی ہے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ صحیح مقولہ اس طرح ہے آدمی نے کچا دودھ پیا ہے لیکن یہ بھی بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کچا ساتھ :۔ کثیر العیال، جس کے چھوٹے بڑے بہت سے بچے ہوں۔ اردو صرف، عوام کی زبان
محل نثر۔ چند روز ادھر ادھر پھرتا ہے۔ آخر پنجاب کو آتا ہے۔ کچا ساتھ اپنے حال کو سنبھالے کہ عیال واطفال کو۔ (دربار اکبری ص۵۶۸)
قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اسی جگہ کچا کنبہ بھی لکھا ہے۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچا ساڑی :۔ بے وقوف، باؤلا۔
تنیں ملتا نہیں ہم چاک گریبانوں میں
جھک ہے کچا ساڑی ہے ترے دیوانوں میں   صبا

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "کچا جن اور کچا ساڑی ہم معنی ہیں، جنوں کی پختگی شتب ہے اب کوئی نہیں بولتا۔

کچا سوت :۔ کچا تاگا، دھاگا۔ اردو، رائج۔
تاب گیر اب اپنا کچا سوت کچھ الجھا ہے تیر
کم ہے سر رشتہ ہمارے خواب اور آرام کا تیر

کچا سودا :۔ ناقص ضبط۔ عورتوں کی زبان۔ (دفعتہً) اس کا دماغ ضرور بگڑا ہے کچا سودا نہیں بلکہ پکا جنون ہے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کچا سونا :۔ بغیر صاف کیا ہوا سونا۔
رنگت سنہری ایسی کسی کی نہیں سنی
بہتر ہے کچے سونے سے ٹپنا ملا ہوا   نسیم (نور اللغات)
قول فیصل۔ پکا سونا تو زبانوں پر ہے۔ لیکن کچا سونا عام طور سے نہیں بولتے۔

کچا سیر :۔ اسی (۸۰) روپے سے کم وزن کا سیر۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

کچا شیر پینا :۔ کچا دودھ پینا، کچے شیر سے مراد انسان کا دودھ ہوتا ہے۔
بری باتوں میں بھی خامی کا اثر ہے بال بال
آدمی خاطی ہے پر درد ہے کچے شیر کا   سحر (نور اللغات)
قول فیصل۔ کچا دودھ تو بول دیتے ہیں۔ لیکن کچا شیر عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کچا کاغذ :۔ وہ دستاویز یا کاغذ جس پر اسٹامپ نہ لگا ہو۔ مذکر۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ عوام کی زبانوں پر ہے۔

کچا کام کرنا :۔ ناقص کام کرنا، نامکمل کام کرنا۔ ادھورا کام کرنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔
محل نثر۔ ہمیں یہ معلوم نہیں تھا کہ اتنے تجربہ کار ہو کے بغیر رسید کے روپیہ دے آئے۔ دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ تم نے بڑا کچا کام کیا
قول فیصل۔ بصورت نفی، "کچا کام نہ کرنا" بھی بولتے ہیں۔

کچا کرنا :۔ ۱ نادم کرنا، شرمندہ کرنا، شرم دلانا، ذلیل کرنا، کسی کو کھسیانا کرنا، چھیڑ کر نکھا کرنا، لجیانا۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

کچا کرنا :۔ ۲ بددل کرنا، کسی ارادے سے باز رکھنا، بے دل کرنا، افسردہ کرنا، پست ہمت کرنا۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ عوام لکھنؤ کبھی کبھی بول دیتے ہیں

کچا کرنا :۔ ۳ کچی سلائی کرنا۔ بخیہ کرنے سے پہلے ٹلنگے بھرنا۔ اردو صرف، رائج۔
محل نثر۔ بے قاعدہ کام نہ کرو۔ بخیہ کرنے سے پہلے پائجامہ کچا کر لو ورنہ جابجا جھول رہ جائے گا۔

کچا کوڑا :۔ دریا کا ڈھلان کنارہ دریا بر آمد زمین۔ (فیروز اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

کچا کوڑھ :۔ کھجلی۔ آتشک، مذکر، اہل ہنود کی زبان۔
مسلمانوں کی زبانوں پر کوڑھ مونث

ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے اب کوڑھ عام طور سے مذکر ہی زبانوں پر ہے۔

کچا کھا جانا: انتہائی غصہ ظاہر کرنے کے محل پر کہتی ہیں۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ پہلوان جو لکھا یا پڑھایا ہوا تھا۔ قہر آلود نظر ڈالی تو خوجی کے رہے سہے حواس اور بھی غائب ہو گئے دل ہی دل میں سوچنے لگے کہ آج ہڈی پسلی ٹوٹی یہ تو کچا ہی کھا جائے گا ایک چپت دے تو ہم زمین ہی میں دھنس جائیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اس طرح بھی بولتی ہیں کہ کمبخت شریف ہو کے گلی ڈنڈا کھیلتا ہے۔ تجھے کچا کھاؤں گی۔

اس محل پر کچا چباؤں گی بھی بولتی ہیں۔

کچالو: ۱۔ ایک قسم کی ترکاری، اروی کی جڑ ایک قسم کی ترکاری جو گھئیاں کے درخت کی جڑ ہوتی ہے۔ ہندی مذکر۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچالو: ۲۔ ابلے ہوئے آلو یا بڑے کے قتلے جس پر پسا ہوا نمک، مرچ کھٹائی دھنیا زیرہ وغیرہ ڈال کے کھاتے ہیں۔ اردو، رائج۔

محل صرف۔ دوڑا ہوا بھٹی پر گیا مٹی کے توڑے میں شراب ایک دونے میں کابلی اور ایک دونے میں کچالو لا کر سامنے رکھے۔ (طلسم خیال سکندری)

قول فیصل۔ آلو اور بڑے کے کچالو ابال کے بنائے جاتے ہیں کمرخ کے کچالو بغیر ابالے بنائے جاتے ہیں جس میں ہلکی سی شکر بھی نمک مرچ کے ساتھ ڈالی جاتی ہے۔

امرود اور کیلے کے کچالو بغیر ابالے بنائے جاتے ہیں۔ جن میں سیاہ مرچ یا سرخ مرچ اور نمک اور شکر وغیرہ ڈالتے ہیں۔ صاحب نور اللغات نے اروی کے کچالو بھی لکھے ہیں اتفاق سے نہ کوئی بولتا ہے نہ سنتا ہے نہ کھاتا ہے۔

کچا لوہا: (کنایتہً) نرم نرم دل، موم کی ناک۔

خون ایسا گرم تھا بے آب داری جل گئی
کچے لوہے سے سوا بس نرم نشتر ہو گیا (جان صاحب) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب ان معنوں میں کوئی نہیں بولتا۔ کچا لوہا، یعنی خام لوہا، اور بغیر صاف ہوا لوہا مستعمل ہے۔

کچا مہند: (بفتح اول و چہارم) کچے پن کی بو۔ مصالحہ کچا رہ جانے کی بو، اردو صفت، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ بہو صاحب مصالحہ اچھی طرح بھون لو اگر ابھی سے پانی ڈال دو گی تو کچا مہند رہ جائے گی

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے معنی لکھے ہیں کہ تلی ہوئی چیز کے کچا رہ جانے کی بو۔ لیکن اہل لکھنؤ اس معنی میں نہیں بولتے۔ کچا مہند کی جگہ لکھنؤ کی عورتیں، ہرا مہند، بھی بولتی ہیں۔

کچا ہونا: ۱۔ ہمت ہارنا، شرمندہ ہونا، ارادہ توڑنا۔ (نور اللغات و مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ ہمت ہارنا شرمندہ ہونا کے معنی میں نہیں بولتے۔ بلکہ ارادہ توڑنا کے معنوں میں بھی زبانوں پر ہے جیسے پہلے تو تم دو ہزار پر باغ بیچنے پر راضی ہو گئے مگر آج کیوں کچے ہو گئے۔

کچا ہونا: ۲۔ کھسیانا ہونا، شرمندہ ہونا۔ لجانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچا ہونا: ۳۔ کچی سلائی ہونا، کھڑا ہونا اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ جب کرتا کچا ہو جائے تو مجھے بتا دینا بخیہ میں ہی کر دوں گی، تم نہ کرنا۔

کچا ہونا: ۴۔ ناتجربہ کار ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کچا ہونا: ۵۔ کمزور ہونا، اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ جس قدر وہ ریاضی میں کچا تھا اسی قدر تاریخ و جغرافیہ وغیرہ سے اس کو شوق تھا۔ (ابن الوقت)

کچائی: کچا پن، اخامی، بے وقوفی۔ ہندی مؤنث عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

لکھنؤ میں تنہا مستعمل نہیں باٹی کچائی یعنی ڈینگ تعلّی ہے۔

قول فیصل۔ کسی معنی میں نہیں بولتے صرف باٹی کے ساتھ باٹی کچائی بولتے ہیں۔ جس کے معنی یہ ہوئے ہیں کہ مارتے مارتے بھوت بنا دینا، بھرتا بنا دینا برا حال کر دینا۔

کچ بچ: (بالکسر و کسر سوم) آل اولاد کی کثرت زیادہ اولاد کے لیے مستعمل ہے۔ ہندی مؤنث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچ بچ: ۲۔ رات دن کا جھگڑا فساد۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچ پچ: (بالکسر و کسر سوم) تنگ جگہ میں مخلوق کی کثرت ازدحام کے لیے جیسے آدمیوں

کی کچ پچ یا مچھروں کی کچ پچ (ہونا کے ساتھ) ہندی، مونث۔

مچھروں کی ہوئی یہ کچھ کچ پچ
لکھا کاغذ بھی کرنے اب تو سچ پچ
انشاء اللہ خاں

قول فیصل۔ آدمیوں کی کثرت اور مچھروں کی کثرت کے لیے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ کمی کے ساتھ جہاں بچوں کی کثرت ہو بول دیتے ہیں۔ آدمیوں کی کثرت کے لیے کوئی بولتا ہی نہیں ہے چہ جائیکہ مچھر۔

کچ پچ:۔ (بکسر اول و سوم) کیچڑ یا دلدل میں چلنے کی آواز، ہندی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کچ پچ ہے (کنایۃً) کیچڑ، دلدل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچ پرا:۔ (بفتح اول و سوم) وہ کبوتر کہ جس کے گنڈے یا پرباں یا پاؤں دو ایک مرتبہ نوچنے سے سفید نکل آئیں اردو۔ کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

کچ پیندیا:۔ (بفتح اول و کسر سوم) یائے مجہول و نون غنہ) بودا ڈرپوک، بزدل اردو صفت بازاری زبان۔

کچ دلا:۔ بودا، ڈرپوک، بزدل، ذرا سی بات میں ڈر جانے والا وہ شخص جو درد رنج یا مشکل کام میں ہمت ہار جائے اردو صفت، مذکر عوام کی زبان۔

محل فصیح۔ کل تمھارا لڑکا میرے ساتھ راستے میں جا رہا تھا۔ ایک جگہ لاٹھی چل گئی۔ میرا ساتھ چھوڑ کر ایک مکان میں گھس گیا۔ بڑا کچ دلا ہے۔

قول فیصل۔ تانیث کے لیے کچدلی مستعمل ہے جیسے یہ وہی ایسی کچدلی تھیں کہ جو ذرا سے میں غش سے کھانے لگیں۔ (طلسم ہوشربا)

کچدلی:۔ بزدلی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ بول دیتے ہیں۔

کچرا:۔ کچا خربوزہ فواکہ میں سے ہر کچے پھل کو بھی کچرا کہتے ہیں۔ ہندی مذکر، اہل ہنود کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچرا:۔ کپاس کا ڈوڈا (ظرافۃً)، بچے کا پیٹ۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کچرا:۔ کوڑا کرکٹ، اردو عوام اور دیہاتیوں کی زبان۔

محل فصیح۔ جتنا اناج ہے سب کو چھان لو اور پھٹک لو جو کچرا نکلے اس کو پھینک دو۔

کچڑا:۔ (بضم اول) کھجور کے سوکھے پتوں کی بنی ہوئی ایک قسم کی جھاڑو۔ اردو رائج۔

محل فصیح۔ بازار جا رہے ہو جب آنا تو دوا کے ساتھ ایک عمدہ سا گٹھا ہوا کچڑا لیتے آنا۔

کچر پچر:۔ آل اولاد کی کثرت کے لیے مستعمل ہے۔ ہندی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عوام عورتیں کبھی کبھی بول دیتی ہیں صاحب نور اللغات نے اس محل پر کچر پتان بھی لکھا ہے جو بالکل نہیں بولتے۔

کچر پچر ہونا:۔ دلدل یا کیچڑ میں چلنے کی آواز ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کچر پچر ہونا:۔ لت پت ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس معنی میں کبھی مستعمل نہیں۔

کچر پچر ہونا:۔ کیچڑ ہونا، دلدل ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچر کچر:۔ (بکسر اول و دوم و چہارم و پنجم) کچے پھل کے چبانے کی آواز، اور کچا گوشت کھانے کی آواز (ہونا کے ساتھ) ہندی مونث۔

(نقرہ) کیسا گوشت گلایا ہے کہ منہ میں کچر کچر ہوتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ مستعمل ہے۔

کچر کچر:۔ بک بک۔

(نقرہ) تم چپ نہیں رہتے کیا کیا کچر کچر لگا رکھی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کمی کے ساتھ عوام (بفتح اول و دوم و چہارم و پنجم) بولتے ہیں۔

کچری:۔ ایک خوبصورت پھل کا نام جو صورت میں حنظل سے مشابہ اور نہایت سوندھا ہوتا ہے۔ مزے میں کھٹ مٹھا اور ہاضم۔ اکثر گوشت کے گلانے اور سونٹھ پانی میں بھگو کر کھانے کے کام آتا ہے۔ تازی کچریاں یونہی کھائی جاتی ہیں اس کے پتوں میں باریک باریک خار ہوتے ہیں۔ جن کو بچے اکثر زبان پر رگڑ کر خون نکالتے اور آپس میں ایک دوسرے کو اچھی جوانمردی دکھا کر خوش ہوتے ہیں۔ عربی میں اس کو شمام، فارسی میں دستنبویہ کہتے ہیں۔ ہندی میں بڑی اور چھوٹی کچری کو سیندھی اور سوندھی بھی کہتے ہیں۔ چھوٹا کچرا۔ جمع کچریاں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے قرب و جوار میں یہ پھل زیادہ پایا جاتا ہے۔

کچریاں پیچنا:- (کنایتہً) بہت سے آدمیوں کا مل کر باتیں کرنا۔ نہایت غل مچانا، دہلی کی زبان۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں کہتے ہیں۔ کیا کچر کچر لگائی ہے۔ (کچر بفتح اول و دوم) یہ عوام کی زبان ہے بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔ مخزن المحاورات میں کچر یا بیچنا یا لگانا یا کچ کچ کرنا لکھا ہے اور معنی لکھے ہیں نہایت شور و غل کرنا، ادھم مچانا، گھر کو سر پر اٹھا لینا۔ جیسے میاں! کیوں کچریاں پیچ رکھی ہیں۔ مگر یہ بھی اب کوئی نہیں بولتا۔

کچڑ آنا:- آنکھوں میں زیادہ کیچڑ کا آنا، اردو عورتوں کی زبان۔
محل استعمال۔ آنکھیں دکھنے کی فصل ہے تمہارے لڑکے کی آنکھیں کچڑ ایسی ہوئی ہیں دوا ڈالنا شروع کر دو۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اسی جگہ کچرانا بھی لکھا ہے مگر کچرانا، عورتیں نہیں بولتیں۔

کچک آنا:- چک کی سی کیفیت پیدا ہونا خفیف سا درد یا چمک پیدا ہونا اردو صرف رائج۔
کہ کمر میں کہیں لچک آجائے
کہیں پٹھا چڑھے کچک آجائے (عروج اللغت)

کچ کچ:- (بالفتح و نیز بالکسر) بک بک بحث جھگڑا تکرار کرنا مچانا کے ساتھ، ہندی مونث۔
لگے ہے آپ کا دل کس طرح اور وں کی کچ کچ پر
کبھی کچ کچ کبھی بھر دیے ہیں عشق نے دل میں غم و حسرت
ظفر (نور اللغات)

قول فیصل۔ (بفتح اول و سوم) یہی زبانوں پر ہے

اردو عوام اور عورتوں کی زبان۔

کچکچانا:- (بالفتح) کثرت سے ہونا، ہندی۔ (مثال) تعلیم گاہیں طاعون کے کیڑوں کی طرح کچکچا کے نکل پڑیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے عوام اور عورتیں بکسر اول و سوم بولتی ہیں۔ مصدری صورت سے اس کا استعمال نہیں ہے۔

پھل پھول اور بالوں وغیرہ کے بکثرت پیدا ہونے کے معنوں میں کچکچا کے نکلنا یا کچکچا کے نکل آنا عام طور سے زبانوں پر ہے۔ جیسے دیکھو پانی برابر دینے سے یہ ہوا کہ اس کی درخت میں کچکچا کے کونپلیں اور کلیاں نکلیں۔

کچکچانا:- (بالکسر) انتہائی غصہ میں دانت پیسنا غصے کے مارے دانت آپس میں رگڑنا اردو عورتوں کی زبان
تاک کر جا بند کچکچا بے ڈول
پیٹ پھر جھڑ دی چپونے اک دھول مشت گزار

کچکچانا:- زور سے دانت پیس کر کوئی کام کرنا اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
توڑے گذرے داغ کھا کر
باندھا بر دوں کو کچکچا کر شوق قدوائی

قول فیصل:۔ زیادہ تر غصے میں دانت پیسنے کے محل پر عام طور سے زبانوں پر ہے۔ کاٹ کھانے کے محل پر بھی عورتیں بولتی ہیں۔
نقش دنداں پر وہ انگلی رکھ کے آئینہ میں دیکھ
رو کے بولے گال میں نے ان کا جب نیلا کیا
کچکچا کر کوئی ایسا کاٹ کھاتا ہے بھلا
حال میرا کیا کیا تو نے نہ اب اچھا کیا
قطعہ:- انشاء

کچکچاہٹ:- کچکچانا کا حاصل مصدر دانتوں کے پیسنے کی حالت زور سے دانت بھینچنا۔ ہندی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کچکچی:- کچکچاہٹ (باندھنا کے ساتھ) ہندی مونث دہلی کی زبان۔
(مثال) کچکچی باندھ کر زور کیا، قلم ٹوٹ گیا۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں کہیں گے کچکچا کے زور کیا۔ فیلن میں کچکچی کے معنی دانت پیسنا لکھے ہیں۔ یہی پلیٹس کا اندراج ہے کچکچانا جن معنوں میں ہے یہ صرف علیحدہ ہے اور کچکچی باندھنا یہ صرف علیحدہ ہے لکھنؤ میں بھی کچکچی باندھنا کا صرف ہوا ہے۔ جو اب قریب متروک ہے۔
مارے صدمے کے وہ نہ لائی تاب
کچکچی باندھ کے ہوئی بے خواب شوق

کچکڑا:- کچھوے کی ہڈی، ویل مچھلی کی ہڈی، اس ہڈی کے کھلونے بنتے ہیں۔ ہندی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے رنگ کے ساتھ اس کا استعمال ہے جو خالص عورتوں کی زبان ہے۔ بہت تیز رنگ کے معنی میں بولتی ہیں جیسے دیکھو تو دوپٹے کا کتنا کچکڑ رنگ ہے۔

کچکول:- (بروزن مقبول) کاسۂ گدایاں جس میں بھیک ڈالتے ہیں۔ کشکول، (عجائب اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے اس محل پر کشکول (بواو مجہول) زبانوں پر ہے۔

کچلا:- ایک دوا کا نام جز زہر ہے۔ ایک ہرے پھل کا نام جس کے کھانے سے کتا مر جاتا ہے اور انسان کے حق میں بھی مقدار سے زیادہ کھانا زہر

قاتل ہے۔ عربی میں خانق الکلب، حب الغراب اور ہندی میں کاگ پھل کہتے ہیں۔ فارسی میں کچلہ آیا ہے مزاجاً تیسرے درجے کے آخر میں گرم و خشک اور بعض کے نزدیک تیسرے درجے میں حار و یابس نافع امراض عصباتی مفید فالج و لقوہ وغیرہ۔ چوں کہ کوا اسے کھاتا ہے۔ اس وجہ سے ہندی میں اس کو کاگ پھل اور عربی میں حب الغراب نام کہا گیا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر کچلا (بضم اول) ہے

کچلا بنانا: کافی زد و کوب کرنا، شدت سے مارنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ کمبخت نہ پڑھتا ہے نہ لکھتا ہے صبح سے کنکوا اڑا رہا ہے نیچے اتر تو دیکھ تیرا کیسا کچلا بناتی ہوں۔

کچلا جانا: ۱ (لازم) مسل دیا جانا، روندا جانا اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

کچلا جانا: ۲ مارا جانا، پیٹا جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کچلا کر دینا: پیس ڈالنا۔ قیمہ کر دینا، اردو صرف، دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ خدا جانے کوہ محوران کے سر پر آدھر لٹکا دیا کہ مانتے ہو تو مانو نہیں ابھی کچلا کئے دیتا ہوں۔ (ترجمۃ القرآن)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر کچل دینا بولتے ہیں۔

کچلا نکالنا: ایسا مارنا پیٹنا کہ صورت شکل بگڑ جائے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ایسے محل پر عام طور سے کچلا بنا دینا ہے۔

کچ لپیٹ: وہ عورت جو ہر وقت عصمت فروشی پر آمادہ رہے۔ کچ لپیٹ، اوار بند کی ڈھیلی۔ (طلسم ہوشربا) فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب یہ صرف متروک ہے۔

کچل جانا: ۱ کسی وزنی چیز سے دب کے صدمہ پہنچ جانا، ضرب آنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آج اکے سے دو لڑکے کچل گئے دونوں کو فوراً اسپتال بھیج دیا گیا ابھی تک تو زندہ ہیں۔

قول فیصل۔ بالکل ختم ہو جانے اور مر جانے کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔

سایہ میں بیٹھنے کی نہ را خوب دی فلک
دیوار قصر یار گری ہم کچل گئے — جلال

کچل جانا: ۲ زیر بار ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچل دینا: کسی وزنی چیز سے ضرب صدمہ پہنچانا، ٹکڑے ٹکڑے کر دینا۔ ریزہ ریزہ کر دینا، اردو صرف، فصیح، رائج۔ (فرہنگ آصفیہ)

محل صرف۔ آج بہت بڑا کالا سانپ نکلا۔ لیکن میں نے ایسی لکڑی ماری کہ وہ دو ٹکڑے ہو گیا اس کے بعد میں نے اس کا سر کچل دیا

کچل ڈالنا: مسل ڈالنا۔ پیس ڈالنا پامال کر دینا۔ روند ڈالنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ دشمن نے ایسا گولا چھوڑا کہ ڈر کے ہاتھی پلٹ پڑے اور اپنی ہی فوج کو کچل ڈالا۔

کچلنا: ۱ مسلنا ملنا دلنا، روند ڈالنا، پامال کرنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

بس اب خرام ناز کو موقوف کیجیے
دل عاشقوں کے زیر کف پا کچل چکے — تجر

کچلنا: ۲ کسی چیز سے رگڑ کے یا دبا کے صدمہ پہنچانا، ضرب پہونچانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم نے اپنے جوتے سے میرا انگوٹھا ایسا کچلا کہ میں تین دن تک راستہ نہ چل سکا۔

کچلنا: ۳ کسی چیز کو نکوب کرنا (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں کہیں کہیں کوٹا ہوٹا کو ٹنا۔

اہل لکھنؤ کچلنا، نکوب کرنا کے معنوں میں بولتے ہیں جیسے ملیٹھی کو ہلکا ہلکا کچل کے دودھ کے ساتھ بھگو دینا

محل صرف۔ سویرے سے کھیل رہا ہے شام کو گھر آجا تو تجھ کو کچلے گی۔

کچلنا: ۴ بھرکس نکالنا، کچومر نکالنا، اردو صرف عورتوں کی زبان۔

کچلوانا: ۵ روندوانا، پامال کرانا، مروا ڈالنا اردو صرف، رائج۔

محل صرف۔ انگریزوں نے فوج کی بغاوت پر ٹینکوں سے اپنی پوری فوج کو کچلوا دیا۔

کچلوندا: کچے آٹے کا پیڑا، کچی کچی روٹیاں روٹی کے کچے کچے ٹکڑے۔ ہندی مذکر۔

(فقرہ) ماما نے کچلوندے پکا کر رکھ دیے۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں "کہ گیا کے آٹے کا بھی پیڑا ہوتا ہے۔ پتلے آٹے کا پیڑا لکھنا چاہئے تھا۔"

لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر زیادہ تر کچلوے (بفتح اول و سوم و واؤ مشدد و مکسور) بولتی ہیں۔

کچ لوہیا: (بواؤ معدولہ) وہ شے جو کچے لوہے کی بنی ہوئی ہو۔ اردو صفت متروک

زنگ آلود کوئی کھوٹی ٹوٹی
ہم کو کچلوہیا ہی تیغ کوئی — (عروج الفت)

کچ لہو :- پیپ ملا ہوا خون ، ہندی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں الف کے اضافے کے ساتھ کچلہوا کہتے ہیں۔ مؤلف تائید کرتا ہے لیکن یہ صرف عورتوں کی زبان ہے

کچلی :- نوکدار دانت جو اگلے دانتوں کے متصل ہوتا ہے - سیتا دانت جو عین آنکھ کے مقابل اور ڈاڑھوں کے بعد ہے - نوک دار دانت جو گوشت خوروں کیواسطے ایک قدرتی اوزار ہے کیلا - دندان شکاف عربی ناب (محققان یورپ کی رائے ہے کہ اگر انسان کو خدا گوشت خوار پیدا نہ کرتا تو اس کی کچلیاں بھی نہ ہوتیں - کیوں کہ تجربہ سے ظاہر ہوا ہے کہ کچلیاں یعنی کیلے گوشت خوار جانوروں کے سوا اور کسی کے نہیں ہوتے - چنانچہ گائے بکری اونٹ ، گھوڑے وغیرہ کو دیکھو - اور کتے شیر بلی وغیرہ کو ملاحظہ کرو) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اس کی جمع کچلیوں اور کچلیاں ہے جیسے "دو کچلیاں دندان خوک کی طرح منہ سے باہر نکلی تھیں - سیلی ان پر کھنچا تھا - (طلسم فصاحت)

کچلیاں پھولنا :- جب کچلی نکلنے والی ہوتی ہے تو اس کے نکلنے کی جگہ ورم ہو جاتا ہے - (نور اللغات)

قول فیصل - اس کو یہ عورتیں کچلیاں رکھنا بولتی ہیں

کچلیاں نکلنا :- کچلیوں کا نمودار ہونا اردو مصدر ، رائج -

محل استعمال - تم کیوں گھبرا رہی ہو کچلیاں نکلنے کی وجہ سے ہرے دست آ رہے ہیں - جب نکل آئیں گی تو ٹھیک ہو جائے گا -

کچنا :- چبھنا کھبنا ، کسی نوکدار چیز کا گوشت میں داخل ہونا ، اردو مصدر ، عوام کی زبان

کہیں تیر نظر نہیں کچتا
دل کسی کی طرف نہیں رچتا (عروج اللغت)

کچنال :- ایک درخت اور اس کی کلی کا نام جس کی کلیاں ترکاری کے بجائے پکتی ہیں

محل استعمال - اچھا اب تم یہ جا کر کہو کہ اس بارگاہ کے پیچھے اترے آموں کا باغ ہے - اس باغ سے نکل کر ایک جھیل ہے - اس کے کنارے کچنال کا درخت ہے - وہاں آ جائے - (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل - عام طور سے کچنال کی کلی کہتے ہیں -

کچو :- ہندی اسم مذکر - (البربب) کچالو رتالو وغیرہ کی قسم کا پھل زمین کے اندر پیدا ہوتا ہے - اردو ، مردک

شب دیگ کلہ کچو کھاتا ہے اسکو از بس
کھانے کو جا رہا ہے کشمیریوں کے ٹولے — سودا

کچوانسی :- (نون غنہ) بسوانسی کا بیسواں حصہ $\frac{1}{6400}$ مربع انچ کی مقدار ، ہندی مونث -

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- پٹواریوں اور کاشتکاروں کی خاص اصطلاح -

کچور :- (بر وزن غفور) ایک مشہور دوا کا نام ہندی مذکر -

ایک ہلدی کی قسم کا درخت اور اس کی جڑ جو اکثر دوا میں پڑتی ہے نرکچور -

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اطبا عام طور سے نسخوں میں نرکچور لکھتے ہیں

کچوری :- ماش کی دال کی پیٹھی سے بھری ہوئی پوری ، اردو مونث ، رائج -

محل استعمال - لالہ جی آج خالص گھی کی کچوریاں میں نے تیار کی ہیں آپ کو کھانا ہوں گی -

قول فیصل - کچوریاں عام طور سے اہل ہنود حضرات ہی استعمال کرتے ہیں - اس کا صرف بنانا ، تلنا ، کھانا بھرنا وغیرہ کے ساتھ ہے -

کچوری سے گال :- پھولے پھولے گال ابھرے ابھرے گال ، اردو صرف ، عوام اور عورتوں کی زبان -

کچوری کی لو اب تک نہیں گئی :- تہذیب میں خامی ہے از خزینۃ الامثال ، فارسی "ہنوز بوے کچوری می آید" کا ترجمہ ہے -

(فرہنگ اثر)

کچوری مل :- مذاق سے موٹے ہندو کو کہتے ہیں - (نور اللغات)

قول فیصل - صرف موٹے کو نہیں بلکہ مٹاپے کے ساتھ توند بھی بڑی ہو تو عوام کہتے ہیں -

کچوکا :- (بالفتح) کسی نوکدار چیز کے بھوک دینے کی ضرب ناخن وغیرہ سے کسی چیز کے دبانے کا نشان اردو عورتوں کی زبان -

ع اس پہ ناخون کے کچوکے ہیں — اسمٰعیل میرٹھی

قول فیصل - اس کا صرف دینا کے ساتھ ہے -

کچوکا :- (کنایۃً) طعن تشنیع -

ذ قصہ ، یہ روز روز کے کچوکے اور ہر وقت آفت ٹھیک نہیں - (نور اللغات)

قول فیصل - یہ عورتوں کی زبان ہے قلیل الاستعمال ہے -

کچوم :- ایک قسم کا اچار جس میں کیریاں وغیرہ کتر کر ڈال لیتے ہیں - ہندی مذکر - (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ عام طور سے ا-

اچار ہی کہتے ہیں

کچومر: ۔ کچڑا ہوا۔ (عجائب اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچومر بنانا: ۔ سخت زدوکوب کرنا، انتہا سے زیادہ مارنا۔ اردو صرف عورتوں اور عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تو کام پر نہیں جاتا اور دن دن بھر ایجنٹ کے باغ میں گلی ڈنڈا کھیلتا ہے۔ ایسا کچومر بناؤں گی کہ خدا یاد آجائے گی۔

کچومر کر دینا: ۔ ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنا۔ ہلاکت کے قریب پہنچا دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کچومر کر ڈالنا: ۔ خوب کچلنا، بھرکس نکالنا فعل متعدی۔ ملیتھن نکال دینا۔ ہلاکت کے قریب پہنچا دینا، ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنا، قیمہ کر دینا۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

کچومر نکال ڈالنا: ۔ بہت زدوکوب کرنا خوب مارنا پیٹنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ بس چور کو پکڑ لیا اور نیچے لے گیا۔ وہ سیس پکڑے ہیں اُلو آ محلہ بھر جاگ اٹھا سب دوڑ آئے میں کیا کہوں کئی گھونسے پڑے دسے مکی، کچومر نکال ڈالا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اس محل پر کچومر نکالنا بھی زبانوں پر ہے

کچومر نکالنا: ۔ توڑ پھوڑ کر حیثیت بگاڑ دینا، (نور اللغات)

قول فیصل لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔

کچومر نکالنا: ۔ (کنایۃً) تباہ کر دینا، (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کچومر نکلنا: ۔ (لازم) دب کے ہڈیاں پسلیاں ٹوٹ جانا۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال

نہ ایسی کہ سن کر جسے گر پڑے چھت
نکل جائے کتنوں کا دب کر کچومر
نذیر احمد خان (قران السعدین)

کچونا: ۔ نوکدار چیز چبھونا، کھوکنا جیسے سوئی کچونا ہندی۔

چھڑکا ہے لہو سوئی سے انگلی کو کچو کے
جب چوب گئی آنکھ سے دو جا دکھڑی چوٹ
جان صاحب (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ عام طور سے (بضم اول و دوم و واؤ مجہول بولتے ہیں)

کچوں کا ابھار: ۔ چھاتیوں کا وہ ابھار جو ابتدائے جوانی میں ہوتا ہے۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

ہر ایک مرد کی سینے پہ آنکھ پڑنے لگی
ہوئی کچوں کی جو کچھ کچھ ابھار کی صورت
جان صاحب

کچوہ: ۔ گہرا ہرا رنگ، اردو عورتوں اور عوام کی زبان۔

خون تمام جسم کا دم میں ہوا ہرہ کچوہ
دل میں غضب سما گیا ورح روانِ سبزہ رنگ
صبا

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر بغیر ہائے ہوز کچو ہے۔

کچھ: ۔ (بفتح اول) کسی قدر، تھوڑا۔ اردو، صفت فصیح، رائج۔

محل صرف۔ خود بھی کبھی کبھی کچھ کہہ لیتے تھے اور اچھا کہتے تھے۔ (امراؤ جان ادا)

کچھ: ۔ کوئی بات، کسی قسم کی بات، اردو فصیح رائج

کچھ کہے کوئی میں منہ دیکھ کے رہ جاتا ہوں
یہ کم دماغی نے کیا ہے مجھے حیران کیا کیا
آتش

کچھ: ۔ بعض۔ چند، اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ محفل سے جب سب چلے گئے اور کچھ آدمی رہ گئے تو انھوں نے شربت پلانا شروع کیا۔

کچھ: ۔ قابل عزت، صاحب رتبہ، البتہ کچھ کسی قابل، اردو، فصیح، رائج۔

دریک دو آسمان ڈلوئے تو کیا
ہم سمجھتے تھے چشم تر کچھ ہے
عارف

کچھ: ۔ کوئی چیز، جو کچھ بھی ہو۔ اردو فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں انتہا سے زیادہ بھوکا ہوں میرے پاس پیسے بھی نہیں ہیں آپ کچھ کھلوا دیجئے تو کام چلے۔

کچھ: ۔ کوئی مصلحت، کوئی خاص بات، کوئی راز اردو، فصیح، رائج۔

بیخودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے
غالب

کچھ: ۔ بالکل، مطلق کی جگہ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آپ بیکار مجھ سے پوچھ رہے ہیں کہ صندوقچے کے اندر سے کیا ہو گئے مجھے کچھ خبر نہیں ہے۔ میں گھر ہی میں نہیں تھی۔

کچھ: ۔ اور کوئی بات، دوسری کوئی بات اردو فصیح، رائج۔

قطع کیجئے نہ تعلق ہم سے
کچھ نہیں ہے تو عداوت ہی سہی
غالب

کچھ: ۔ (تکرار کے ساتھ) حالت کا جلد جلد بدلنا اردو، فصیح، رائج۔

بجے گا کیونکر یہ کوئی الم کہ گھڑی میں کچھ ہے گھڑی میں کچھ ہے
سمجھے گی کس طرح بھلا ان سے گھڑی میں کچھ ہے گھڑی میں کچھ ہے
(مؤلف فرہنگ آصفیہ)

کچھ: ۔ کسی مہلک چیز کے ارشاد کے لیے جہاں قرینہ دلالت کرے۔

(نقرہ) زید کچھ کھا کر مر گیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب اس معنی میں (س طرح قلیل الاستعمال ہے۔

کچھ :- ١١ کوئی کا جگہ، اردو، فصیح، رائج۔

ہنگام وصل رد و بدل مجھ سے ہے عبث
نکلے گا کچھ نہ کام نہیں اور ہاں سہی آج (امانت)

کچھ :- ١٢ (حسن کلام کے لیے زائد) اردو، فصیح، رائج۔

پہلو تہی نہ کر تو مرے خط کے بار سے
کچھ ٹوٹ جائے گی نہ تیری نامہ بر کمر (صبا)

کچھار :- دریا کے قریب کا نشیبی حصہ۔ ترائی کے قریب شیر کے رہنے کی جگہ۔ اردو مونث فصیح، رائج۔

محل صرف۔ شیر دل سے کچھار چھوٹے۔ طائر آشیانوں سے اڑے۔ (طلسم ہوش ربا)

کچھ اپنی خبر ہے :- اپنی حالت کی بھی کچھ اطلاع ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مجھے تو آپ میں اس وقت تم نہیں ملتے
کہاں ہو شوق کچھ اپنی تمہیں خبر بھی ہے (شوق قدوائی)

کچھ اتنا فرق نہیں :- بہت تھوڑا فرق، بہت فرق نہیں۔ کچھ زیادہ فرق نہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بیکار بگڑتے ہو۔ ہماری لالٹین جاپان کی ہے۔ اور تمھاری جرمن کی دونوں میں کچھ اتنا فرق نہیں۔

قول فیصل۔ اسی محل پر "کچھ ایسا فرق نہیں" بھی بول دیتے ہیں۔

کچھارنا :- (بفتح اول و سکون پنجم) شیر کا غرانا ہندی۔ لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ کچھار بمعنی ترائی درست مگر اس سے کچھارنا مصدر بنانا اور اس کے معنی شیر کا غرانا قرار دے کر لکھنؤ سے منسوب کرنا بڑی زیادتی ہے۔ انیس کے مصرع کو کیا کوئی ذی ہوش "نکلا کچھارتا ہوا ضیغم کچھار سے" بولے گا؟ کیا کوئی ایک مثال بھی پیش کی جا سکتی ہے جس میں لکھنؤ والوں نے کچھارنا بمعنی شیر کا ڈکارنا استعمال کیا ہے۔ اور یوں تو جھیلوں، جار، گھاروں یا پنج کا علاج نہیں پلٹس میں کچھارنا درج ہے۔ مگر اس کے معنی ہیں دھونا، صاف کرنا۔

مؤلف صاحب فرہنگ اثر کی مکمل تائید کرتا۔ اور پلیٹس میں لکھے ہوئے معنوں کا لکھنؤ سے کوئی تعلق نہیں۔ لغات اردو کے مؤلف خواجہ عشرت لکھنوی نے نور اللغات کی تائید کی ہے۔ لیکن اہل لکھنؤ ان معنوں میں بالکل نہیں بولتے۔

کچھ اصل ہے :- بے اصل ہے۔ بے حقیقت ہے۔ کوئی بڑی بات نہیں۔ اردو صرف، فصیح رائج۔

محل صرف۔ زکوٰۃ کی بھی کچھ اصل ہے۔ سیکڑے پیچھے برسویں دن چالیسواں حصہ ڈھائی روپیہ دیتے ہوئے جان نکلتی ہے۔ (مراۃ العروس)

کچھ اوپر :- (کسی عدد سے پہلے آتا ہے) تھوڑا زیادہ، کچھ زیادہ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ خدا رکھے کچھ اوپر چھ برس کا لڑکا ہو گیا ہے۔ اور ابھی تک اس کی بسم اللہ بھی نہیں ہوئی ہے۔

کچھ اور :- ١ اور بھی، تھوڑا زیادہ، اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جہاں تم نے اتنا دیا ہے کچھ اور دیدو تو خوش ہو جائے گا غریب آدمی ہے۔

کچھ اور :- ٢ دوسری بات، دوسرا امر کوئی اور بات اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم کچھ اور نہ سمجھنا میں مجبوراً ایک امر ضروری ہونے کی بنا پر شادی سے بغیر کھانا کھائے چلا آیا تھا۔

کچھ اور :- ٣ تازہ، نئی طرفہ۔

(نقرہ) کچھ اور سنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر زیادہ تر عورتیں "کچھ اور بھی سنا" کہتی ہیں جیسے تم بیکار خوشی منا رہی ہو تم نے کچھ اور بھی سنا خالہ اماں کا لڑکا ضمانت کے بعد پھر گرفتار ہو گیا۔

کچھ اور آنکھ سے دیکھنا :- بُرے تیوروں سے دیکھنا۔ غیظ کی نظر سے دیکھنا۔ غصہ کی نظر سے دیکھنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

تیر جب مارے ہیں سوئے پسر شاہ نجف
اس نے دیکھا تھا کچھ اور آنکھ سے نیزے کی طرف (تعشق)

کچھ اور عالم ہو جانا :- حالت اور کیفیت بدل جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا رداں حلق خوشی پر خنجر غم ہو گیا
سارے عالم کا جنوں کچھ اور عالم ہو گیا (ناسخ)

کچھ اور ہوا لگنا :- دوسرا خیال ہونا۔ دوسری دھن ہونا۔

دے راہ نما راہ لے تو اور طرف کی
کچھ اور ہوا رہبر رہے منزل کو لگی ہے (داغ)

کچھ ادوانے دیا کچھ پودوانے دیا ہمارا کام چل ہی گیا :- (کہاوت) یعنی ادھر ادھر سے کام چل ہی گیا۔ سات پانچ کی لاٹھی ایک جنے کا بوجھ۔ اسی کے مطابق ہے۔ (لغات النساء)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔

کچھ ایسا :- نمایاں خاص۔ اچھا، اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم خود ایسا کام کرکے دکھاؤ کہ دنیا تم پر رشک کرنے لگے۔ تم دوسروں پر کیوں رشک کرتے ہو۔

قول فیصل۔ اتنا اور اس قدر، مطلب بھر کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔ جیسے بس تم کچھ ایسا انتظام کردو کہ وہ بمبئی تک پہونچ جائیں پھر عراق کے لیے وہ خود انتظام کرلیں گے۔

اتنا اور زیادہ کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔ مثلاً تم بس منٹ سے کہہ دو گے تمھارے کہنے کو ٹالے گا نہیں، کچھ ایسا مشکل کام نہیں ہے جو نہ ہوسکے

کچھ ایسا نہیں :- جیسا خیال میں ہے ویسا نہیں بہت اہم اردو صرف فصیح، رائج۔

ترک دنیا میں سوچ کیا ناسخ
کچھ بڑی ایسی کائنات نہیں ناسخ

کچھ ایسا ہے :- کوئی نئی بات ہے۔ کوئی اور اہم بات ہے اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ پہلے نواب صاحب شادی کرنے پر راضی تھے کچھ ایسا ہے کہ اب انھوں نے انکار کردیا۔

کچھ ایسی :- اتنی زیادہ، اس طرح کی اردو صرف فصیح، رائج۔

تعیں سے ہوئی مجھ کو الفت کچھ ایسی
نہ تھی ورنہ میری طبیعت کچھ ایسی اکبر الہ آبادی

قول فیصل۔ کوئی خاص بات کوئی نئی بات اور اہم بات کے معنی میں ہی کے اضافے کے ساتھ بھی زبانوں پر ہے۔

ہے کچھ ایسی ہی بات جو چپ ہوں
ورنہ کیا بات کر نہیں آتی مرزا غالب

کچھ ایسے ہیں :- تخصیص کے محل پر، اس طرح کے ہیں ایسے ہیں اس مزاج کے ہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ دنیا بدل گئی ہے لیکن اب کچھ ایسے ہیں، جو ناک پر مکھی نہیں بیٹھنے دیتے خودداری سے کام لیتے ہیں۔

کچھ ایک :- تھوڑا سا، کسی قدر، عوام دہلی کی زبان ہے۔ (نور اللغات)

کچھ آج سے :- قدیم سے ہمیشہ سے پہلے ہی سے اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہے یوں ہی مدتوں سے حسینوں کا دور دورہ
کچھ آج سے زمانے میں وہ رقم نہیں ناسخ

کچھ آنسو پچھ گئے :- کسی قدر تسلی ہوئی۔ کچھ تشفی ہوئی اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ عدالت نے مقدمہ خارج کردیا مگر ایک باغ دلوادیا خیر غریب کے کچھ تو آنسو پچھے۔

کچھ بات بھی :- (سوال کے لیے) کوئی وجہ بھی کوئی خاص بات اردو صرف متروک۔

یہ غصہ اور غضب کس واسطے ہے
بھلا کچھ بات بھی رنجش کی (نور اللغات)

کچھ بات نہیں :- معمولی بات ہے۔
ساری تنخواہ پر پانی کا پھر جانا۔ کچھ بات نہیں (ابن الوقت) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر زیادہ تر کوئی بات نہیں مستعمل ہے۔

کچھ بات ہے :- بالکل بے اصل اور بے بنیاد ہے

کچھ بات ہے کہ گل ترے رنگیں بیاں سا ہے
یا رنگ لالہ شوخ ترے رنگ پاں سا ہی ہے
(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ صرف متروک ہے۔

کچھ بڑھ کے :- دوسرے کے مقابل میں کچھ زیادتی کے محل پر۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مجھ میں عدو میں تم سے بھی کچھ بڑھ کے پیار ہے
دل سے نہ ہو وہ نام کو تم پر نثار ہے ناسخ

کچھ نسبت کی بھی خبر ہے :- یعنی دنیا کے حالات سے بھی خبردار ہو دوسرے کو ہوشیار اور متنبہ کرنے کے محل پر۔ اردو مشکل رائج۔

محل صرف۔ تم بہت خوش تھے کہ اب کنٹرول کی دوکان پر غلہ سستا بکے گا آج اخبار میں تھا کہ گیہوں پر بیس پیسے اور بڑھا دیئے گئے کچھ نسبت کی بھی خبر ہے۔

کچھ بھی :- بالکل ذرا بھی، مطلقاً اردو صرف فصیح، رائج۔

وہ مشکل ہوئی روا نہ ہوئی
کچھ بھی دہشت اسے سوا نہ ہوئی عالم (بیگم واجد علی شاہ)

کچھ بھی :- جتنا بھی، جس قدر بھی، جس طرح بھی زور دینے کے محل پر اردو صرف، فصیح رائج۔

محل صرف۔ میں تمھاری ہر بات ماننے پر تیار ہوں لیکن اس معاملے میں کچھ بھی کہو میں راضی نہیں ہوں۔

کچھ بھی نہیں گیا :- کوئی نقصان نہیں ہوا۔ کسی قسم کا نقصان نہ ہوا بالکل بچ جانا اردو صرف، فصیح، رائج۔

دنیا گئی کہ عشق میں ایمان و دیں گیا
وہ مل گیا تو جانیے کچھ بھی نہیں گیا ذوق

کچھ پروا نہیں :- کچھ مضائقہ نہیں۔ کیا خوف کوئی ڈر نہیں۔

کچھ مجھے پروا نہیں دشمن اگر ہے عیب جو

خوف کیا فتیر فیقان کو ہے آہو گیر کا　ناسخ

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ یہ محاورہ انگریزی (NEVERMIND) (نیور مائنڈ) سے ترجمہ ہوا ہے اصل میں اردو کا نہیں ہو ترجمہ ہوا ہو کہ نہ ہوا ہو بہر حال یہ اردو کا صرف ہے۔

کچھ پڑا پایا ہے:۔ جب کسی آدمی کو بغیر کسی ظاہری سبب کے خوش دیکھتے ہیں تو یہ فقرہ کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ کیا غیب سے کوئی نعمت ہاتھ آگئی۔　(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کچھ تم سمجھے کچھ ہم سمجھے:۔ کسی بات کا نہیں خیال ہوا اور کسی بات کا بھید یعنی دل ہی دل میں دونوں سمجھ گئے۔ راز کی باتیں اردو شمل عوام کی زبان۔

تم دیکھ کے رنگ عاشق کو مضموم دو دیدہ نم سمجھے
تصریح بیاں بے فائدہ ہو کچھ تم سمجھے کچھ ہم سمجھے　شعیبہ

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اس ذیل میں ایک قصہ لکھا ہے کہ ایک پیادہ مسافر ہزار روپئے لیے جاتا تھا۔ رستہ میں ایک سوار ملا۔ دونوں کی بات چیت ہوئی۔ پیادہ نے سوار سے کہا یہ میرے روپئے دوسری منزل تک رکھ لو سوار نے بوجھ باندھنے سے انکار کیا اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد سوار کو افسوس ہوا کہ ہزار روپے مفت میں کھوئے اور پیادہ مسافر اس بات سے خوش ہوا کہ بھلا ہوا جو سوار نے انکار کر دیا۔ ورنہ روپیہ ہاتھ سے نکل ہی جاتا۔ اور پھر ہاتھ نہ آتا۔ اتفاق سے پھر دونوں ملے سوار نے کہا لاؤ میاں مسافر تھا روپیہ رکھ لیں اس وقت اس نے جواب میں یہ فقرہ کہا کہ "کچھ تم سمجھے کچھ ہم سمجھے" اور جب سے یہ مثل مشہور گئی

کچھ تم نے خواب دیکھا ہے:۔ جب کوئی شخص ایسی بات کہتا جو ناممکن ہوتی ہے تو یہ مقولہ کہا کرتے ہیں۔　(گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ بلکہ اس جگہ "کیا خواب دیکھ رہے ہو" عوام بول دیتے ہیں۔

کچھ تم نے سنا۔ تعجب اور حیرت کے قابل بات بیان کرنے سے قبل یہ فقرہ کہتے ہیں اردو فقرہ عوام اور عورتوں کی زبان۔

کچھ تم نے سنا منہ سے لگی بولنے صاحب
لو تم سے بھی چل نکلی ہے تصویر تمہاری　رانسخ

کچھ تمہیں خبر ہے:۔ حیرت اور تعجب کے محل پر تم اپنے حواس اور ہوش میں ہو۔ اردو صرف متروک۔

زہر لگتی ہیں شب وصل میں شر کی باتیں
کچھ تمہیں خبر ہے تو اور بکھیڑا لائے　صبا

کچھ تو:۔ کسی قدر تھوڑا ہی سا، ذرا ہی سا اردو صرف، فصیح، رائج۔

گل پھینکے ہیں غیروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے خانہ بر انداز چمن کچھ تو ادھر بھی　سودا

قول فیصل۔ کوئی نہ کوئی نے کسی قسم کی کوئی چیز کے معنوں میں بھی مستعمل ہے

کچھ تو دے اے فلک ناانصاف
آہ و فریاد کی رخصت ہی سہی　غالب

کچھ تو خربوزہ میٹھا اور کچھ اوپر سے ملا قند:۔ جب کسی میں کوئی صفت پہلے سے ہو اور دوسری اور شامل ہو کر دوبالا ہو جائے تو اس موقع پر بولتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کو بولتے ہوئے نہیں سنا گیا۔

کچھ تو دیکھا ہے:۔ کوئی خاص بات ضرور دیکھی ہے۔ ضرور دیکھی ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رشک ہے جن کا خدا کو بھی یہ وہ ہیں زاہد
کچھ تو دیکھا ہے جو میں ترک بتاں کرتا نہیں　ناسخ

کچھ تو میٹھا:۔ ضرور کچھ غرض متعلق ہے۔

حرف تلخ اس لب شیریں سے ہر اک بات پہ آہ
ناصحا سنتے ہیں ہم کچھ تو ہے میٹھا ہم کو　ذوق

(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچھ تو ہے:۔ کوئی خاص راز ہے کوئی خاص بات ہے کوئی اہم بات ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کسی ارمان بھرے دل کو کیا ہے پامال
کچھ تو ہے ہاتھ وہ اکثر جو ملا کرتے ہیں　جلال

کچھ ٹھکانا ہے:۔ کثرت اور عظمت کے موقع پر بولتے ہیں

(فقرہ) اس جھوٹ کا کچھ ٹھکانا ہے۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی خاص زبان ہے۔

کچھ چرایا ہے، کچھ ہے:۔ پیٹ وہ جلنے کا شبہ ہے۔　(فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کچھ چلی:۔ کچھ نذر نہ چلا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

چل بسے احباب دنیا سے کسی کی کچھ چلی
پاؤں پھیلائیں گے ہم اے دل کہاں تک کب تلک — شرف

قول فیصل۔ بیشتر نفی کے ساتھ مستعمل ہے۔

کچھ حاصل نہیں:- کوئی نتیجہ نہیں، کوئی فائدہ نہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

حاصل سوائے گشت دنیا سے کچھ نہیں
جز خاک دھول خاک نہیں ہم کو آیا پاس — تجبر

کچھ حقیقت نہیں:- بے حقیقت ہے۔ بے وقعت ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ سات روپے کی کچھ حقیقت نہیں۔

(توبۃ النصوح)

کچھ خبر ہے:- کچھ حال معلوم ہے۔ کوئی اطلاع ہے۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

کیوں پریشاں غل سے کرتا ہے دماغ
کچھ خبر قاصد کی بھی اے زاغ ہے — ناسخ

کچھ خرچ نہیں ہوتا:- کچھ نقصان نہیں ہوتا پیسہ کوڑی کا صرف نہیں ہوتا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دختیار آتے نہ اے میں ہے جبر اس میں نہیں
خرچ کچھ ہوتا ہے ہاں منہ سے فرماتے ہوئے — شعور

کچھ خیر ہے:- حیرت اور تعجب کی جگہ، اردو صرف عورتوں کی زبان۔

کچھ خیر ہے اپنا منہ تو بنواؤ
کیا خوب ذرا حواس میں آؤ — اختر شاہ اودھ

کچھ دال میں کالا ہے:- کوئی سبب ضرور ہے۔ کچھ نہ کچھ عیب ضرور ہے۔ کوئی خاص اور اہم بات ضرور ہے۔

کاجل پہ بہت مائل وہ گیسوؤں والا ہے
میں ایک نہ مانوں گا کچھ دال میں کالا ہے — شوق قدوائی

قول فیصل۔ جرأت نے کچھ دال میں کالا کالا ہے، بھی کہا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

بال ہیں بکھرے بند ہیں ٹوٹے، ٹوٹا کان کا بالا ہے
ہم نے تو یاں تاڑ لیا۔ کچھ دال میں کالا کالا ہے — جرأت

کچھ دنوں:- کچھ روز، کچھ عرصے تک اردو صرف، فصیح، رائج۔

تا بہ کے اغیار اپنی آنکھ میں کھٹکا کریں
آبلوں میں، کچھ دنوں خار مغیلاں بیٹھے کیجیے — ناسخ

کچھ دور نہیں:- کیا عجب ایسا ہی ہو۔ بعید نہیں، ممکن ہے کہ ایسا ہی ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ذکر میرا بہ بدی بھی اسے منظور نہیں
غیر کی بات بگڑ جائے تو کچھ دور نہیں — غالب

کچھ دیا لیا آگے آگیا:- کسی مصیبت ناگہانی سے بچ جانے کے موقع پر یہ فقرہ کہتے ہیں۔

(گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کچھ دیا ہی آگے آگیا:- خیر خیرات کام آگئی۔ ناگہانی مصیبت سے بچ جانے کے موقع پر بولتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ دیا لیا کام آتا ہے زبانوں پر ہے۔

کچھ دیکھ کر:- کچھ ایسا دیکھا۔ کچھ ایسا منظر دیکھا اردو صرف، فصیح، رائج۔

چپ ہو گیا سنیں جو تری لن ترانیاں
کچھ دیکھ کر میں دید کا سائل نہ ہو سکا — شرف

کچھ دے کے سلا دینا:- زہر دے کے مار ڈالنا ختم کر دینا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

اک دن گلہ غفلت سننے کو ترسے گا
اک دن الم فرقت کچھ دے کے سلا دے گا — آزاد انصاری

کچھ ڈر نہیں:- خوف و خطر یا اندیشہ کا مقام نہیں ہے۔ ذرا خوف نہ کھاؤ، دہشت نہ کھاؤ اندیشہ نہ کرو کیا مضائقہ ہے۔ کیا پروا ہے۔ سمجھ لیں گے بدلہ لے کے چھوڑیں گے محاورہ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ کبھی کبھی بول دیتے ہیں۔

کچھ راہ پر آنا:- نیم راضی ہونا، کسی حد تک راضی ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

ان روزوں قدم رکھتے پڑتی ہیں ترے پاؤں
اے شوخ تری زلفیں کچھ راہ پہ آئی ہیں — مصحفی

کچہری:- (بفتحتین) اجلاس، عدالت، وہ جگہ جہاں مقدمات دیوانی و فوجداری کا فیصلہ ہوتا ہو۔ اردو مونث، رائج۔

نہ جانے کون سی کھڑکی پہ برخوردار بیٹھے ہیں
کچہری بند دفتر میاں اتوار بیٹھے ہیں — ظریف لکھنوی

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ زبانوں پر بکسر دوم ہے۔ مگر اہل لکھنؤ بفتحتین ہی بولتے ہیں۔

کچہری برخاست کرنا:- اجلاس ختم کرنا (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کچہری برخاست ہونا:- (لازم) دربار اٹھنا عدالت بند ہونا، دفتر بند ہونا، چھٹی ہونا تعطیل ہونا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے اس طرح زبانوں پر نہیں ہے۔

کچہری چڑھنا:- عدالت میں مقدمہ لیجانا۔ نالشی ہونا۔ دربار میں مدعی اور مدعا علیہ بن کر جانا جو عورتوں کے لیے ایک معیوب امر خیال کیا گیا ہے (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچہری دینا:- حاکم بنانا، فیصلہ کن بنانا۔ اردو صرف، متروک۔

رہتے ہیں میرے گرد بیاباں کے جانور
وحشت نے مجھ کو دی ہے کچہری دواب کی — اسیر

کچہری کرنا:- عدالت میں بیٹھ کر مقدمات فیصل کرنا۔ اجلاس کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب اس محل پر اجلاس کرنا بولتے ہیں۔ جیسے صاحب نے آٹھ دن سے اجلاس نہیں کیا۔ بیکار درخواستیں پڑی آئی ہیں۔

کچہری کے کتے:- عدالت کے رشوت لینے والے ملازم۔

نہ چھوڑیں تن پہ کپڑے بھی موئے کتے کچہری کے
ارے ولیا نے اللہ منہ نہ دکھلائے عدالت کا — راحت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کچہری گرم ہونا:- (۱) (کنایۃً) غل غپاڑہ ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچہری گرم ہونا:- (۲) کچہری میں اہل معاملہ کا مجمع ہونا۔ ان کی فریاد سنی جانا۔ (نور اللغات)

کچہری ہوئی گرم جب جاپنچ کی
ہر اک بال کی کھال کھینچنے لگی — محسن کاکوروی

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کچہری لگانا:- (۱) اجلاس کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچہری لگانا:- (۲) (مجازاً) غل مچانا، شور کرنا۔ بھیڑ لگانا۔ اژدہام کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صحیح۔ تم لوگ ایک گھنٹے سے غل مچا رہے ہو جھگڑا کر رہے ہو۔ کیا کچہری لگا رکھی ہے بھاگو یہاں سے۔

کچھ زبان سے نکالنا:- عذر کرنا، حجت کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

کچھ زبان سے نکلنا:- کچھ کہنا، کچھ بولنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

تم برستے رہے سر محفل
کچھ بھی میری زبان سے نکلا — داغ

کچھ سمجھ کر:- کسی مصلحت سے کچھ خیال کر کے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کچھ سمجھ کر وہ ہو رہے خاموش
تھے مری بات کے جواب بہت — داغ

کچھ سننا چاہتے ہو:- یعنی کیا برا بھلا سننے کو جی چاہتا ہے۔ اردو صرف، متروک۔

جو کہتا ہوں اس سے سنو شعر میرے
تو کہتا ہے کیا کچھ سنا چاہتا ہے — ناسخ

قول فیصل۔ اب اس جگہ کیا کچھ سننا چاہتے ہو کہتے ہیں۔

کچھ سنے گا:- کچھ برا بھلا سنے گا۔

کرتے جواں کو وہ نہیں ہم تو سخن میں سبقت
پر وہ کچھ ہم سے سنے گا جو کہے گا ہم کو — ذوق (نور اللغات)

قول فیصل۔ باعتبار لکھنؤ قلیل الاستعمال ہے۔

کچھ سونا کھوٹا کچھ سنار کھوٹا:- بگاڑ دونوں طرف سے ہوتا ہے۔ لڑائی طرفین سے ہوتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کچھ سے کچھ کرنا:- اچھے سے برا اور برے سے اچھا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کچھ سے کچھ کرتا ہے معشوقوں کا یہ زینت و ساز
دم میں سامان عروسی کا سجا دیتا ہے — رنگ

کچھ سے کچھ ہو جانا:- انقلاب عظیم ہو جانا، بدل جانا۔ اونچا ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پھٹ پڑا میرے گریباں کی طرح تم پہ شباب
کچھ سے کچھ ہو گئے جوبن کے ابھر آنے سے — ناسخ

کچھ شامت تو نہیں آئی:- بے تکلفی اور خوش اخلاقی میں دوست سے کہتے ہیں۔ سوز فرہنگ اثر۔

قول فیصل۔ کچھ کی قید نہیں۔ تمہاری، تیری وغیرہ کے اضافے کے ساتھ بھی بول دیتے ہیں۔

کچھ شک نہیں:- بے شک، بلا شبہ، کسی کا گمان نہیں۔ یقیناً۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صحیح۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ مجھے بالکل امید نہیں تھی۔ لیکن آپ نے خلاف امید میری مدد کی۔

قول فیصل۔ اس محل پر کوئی شک نہیں بھی بول دیتے ہیں۔

کچھ کا کچھ:- غلط سلط، اصل کے بالکل خلاف۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

میں سانسیں گن رہا ہوں عدد بوسہ ہائے یار
واں کچھ کا کچھ حساب ہے یاں کچھ شمار ہو — رازی

کچھ کا کچھ سمجھنا:- الٹا سمجھنا، غلط سمجھنا، اصل کے خلاف سمجھنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

کہے وہ کچھ ہے سمجھتی ہے یہ سب کچھ کا کچھ
واقف ہے دوگانہ کے اشارات سے کم — رنگین

کچھ کا کچھ کہنا:- اصل کے خلاف بیان کرنا۔ حقیقت کچھ ہو اور کہیں کچھ، خلاف واقعہ بیان کرنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

کہ انساں کو لازم ہے سہو و خطا
اگر کچھ کا کچھ ہے کہوں کیا ہوا — اختر

کچھ کا کچھ ہونا:- انقلاب ہونا، خاص تغیر ہونا

حالت دگرگوں ہونا - اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان

دلی کے غدر میں بھی کیا انقلاب دیکھا
آنکھوں کے دیکھتے ہی پل بھر میں کچھ کا کچھ تھا — داغ

قول فیصل - تانیث کے لیے کچھ کی کچھ ہو جانا بھی زبانوں پر ہے

یار جو ناز کرے سبزۂ خط پر کم ہو
کچھ کی کچھ ہو گئی اس آئینہ رخسار کی شکل — آتش

کچھ سے کچھ ہو جانا بھی مستعمل ہے -

ہووے زمانہ کچھ سے کچھ چھوٹے ہے دل لگا مرا
شوخ کسی بھی آن سے تجھ سے تو میں جدا نہیں — میر

کچھ کام نہیں:- کچھ واسطہ نہیں، تعلق نہیں - کوئی غرض نہیں - اردو صرف فصیح، رائج -

تم تو کہتے ہو ہمیں غیر سے کچھ کام نہیں
اور جو بیٹھا ہو اکوئی پس چلمن نکلا — راسخ

کچھ کام ہو جانا:- (۱) ضرورت پیش آ جانا - اردو صرف، غیر فصیح، رائج -

شب تم کہیں رہے تھے کچھ کام ہو گیا
لو ہاتھ لاؤ کیوں ہمیں الہام ہو گیا — راسخ

کچھ کام ہو جانا:- (۲) کوئی عہدہ مل جانا

(نوراللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

کچھ کان میں پھونکنا:- (۱) افسوں یا منتر یا جادو پڑھ کر کان میں دم کرنا (۲) کچھ غیبت کرنا کچھ برائی کرنا، کچھ سرگوشی کرنا یا کانا پھوسی کرنا

کل ایک نے کہا کہ میاں مصحفی یہ بات
کہتے تھے اب کی اس کی جو مجلس میں جائیں گے
پھونکیں گے اس کے کان میں کچھ اور ہی فسوں
اور اس بہانے زلف کا بوسہ اڑائیں گے
کہنے لگا وہ شوخ کہ کچھ ان دنوں کے بیچ

وہ بے ادب ہوئے ہیں بہت مار کھائیں گے
قطعہ :- مصحفی

قول فیصل - مثنی نمبر (۱) میں قدیم زمانے میں اس کا استعمال تھا - مگر تنہا نہیں بولتے تھے - بلکہ فسوں یا جادو، منتر وغیرہ کے ساتھ بولتے تھے موجودہ دور میں بھی قلیل الاستعمال ہے -

کچھ کچھ:- کسی قدر تھوڑا سا - ذرا ذرا، قریب قریب اردو صرف، فصیح، رائج -

کچھ کچھ اثر تو ہونے لگا جذب عشق کا
غش سن کے ہم کو یار نے چھینٹا گلاب کو — آتش

قول فیصل - مندرجہ ذیل شعر میں رند نے جس صورت سے استعمال کیا ہے - یہ قلیل الاستعمال ہے تکرار کے ساتھ نہیں بولتے بلکہ کچھ تنہا بولتے ہیں -

زبان و گوش ہوئے ہیں گنہگار گر جب آئے تم
جو بیٹھے آتے تو کچھ کچھ کہا سنا جاتا — رند

کچھ کر دینا:- (کنایۃً) جادو کرنا، سحر کرنا - دعا تعویذ کرنا - اردو صرف عورتوں کی زبان

جملہ صفے - بھر میں یہی کہوں گی اس فرنگی نے میرے بچے کو کچھ کر دیا - (ابن الوقت)

قول فیصل - ابن الوقت کی عبارت میں جس طرح استعمال ہے اس صورت سے نہیں بولتے بلکہ لڑکے پر کچھ کر دیا ہے بولیں گی -

کچھ کر لینا:- (۱) (کنایۃً) نیکی کرنا، ثواب کا کام کرنا - (نوراللغات)

(مصحفی) عمر تھوڑی ہے کچھ کر لو وہی کام آئے گا

قول فیصل - یہ صرف قلیل الاستعمال ہے -

کچھ کر لینا:- (۲) (کنایۃً) نیکی کرنا - نقصان ہو جانا عوض لینا - (ر)

(مقصرع) اگر تمہاری حکومت ہے تو کچھ کر لو
(فرشتۂ ہم صفیر)

قول فیصل - اہل لکھنؤ یوں بولتے ہیں - اگر ہم تمہارے مکان سے نہ ہٹیں تو تم ہمارا کیا کر لو گے اور اسی محل پر کیا بنا لو گے اور اسی محل پر بازاری لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا کیا اکھاڑ لو گے

کچھ کم:- کسی قدر کم، بہت تھوڑا - کم - اردو صرف، عوام کی زبان -

جملہ صفے - سلیم کی عمر اس وقت کچھ کم دس برس کی تھی - (توبۃ النصوح)

کچھ کھا جانا:- ہندی فعل لازم، زہر کھا جانا افیون یا سنکھیا، خواہ ہیرے کی کنی وغیرہ خودکشی کے ارادے سے کھا لینا - اردو صرف عوام کی زبان - قلیل الاستعمال -

غیر کے ہمراہ جانا ہے یہ مر جانے کی جا
صاحب، غیرت ہوں کچھ کھا جاؤں کہ کھا جا — نکہت

کچھ کھا کے سو رہنا:- جان دینے کی غرض سے زہر کھا کے سو رہنا - اردو صرف عوام کی زبان

فلک کے ہاتھ سے آتا یہ ناک میں دم ہے
کہ کھا کے سو رہوں کچھ جی میں ہے علی کی قسم — رنگین

کچھ کھا کے مر جانا:- ہندی فعل لازم زہر کھا کے مر جانا - زہر کھا لینا، ہیرے کی کنی کھا لینا - سنکھیا کھا لینا کے مر جانا - اردو صرف عوام کی زبان -

ہے دل تشنۂ دیدار تو کچھ کھا کے نہ مر
پہلے اس خنجر خونخوار کا زہر آب تو پی — جرأت

کچھ کھانا:- جان دینے کی غرض سے مشہور زہروں میں سے کسی کا استعمال کرنا مثلاً سنکھیا، افیون وغیرہ کھانا - اردو صرف عوام کی زبان - قلیل الاستعمال -

دب آتا ہے یہ ہمارے دل میں

تول نیصل۔ اسی محل پر کچھ کھا لینا بھی بولتے ہیں جیسے اگر تم یونہی چکہ عاجز کرتے رہے تو ایک دن ہم کچھ کھا لیں گے۔

کچھ کہہ بیٹھنا:۔ ناگوار بات پر بے اختیار کچھ کہنا برا بھلا کہہ بیٹھنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔
محل صرف۔ میں تمھاری بڑی مروت کرتا ہوں تم روز مجھ کو چھیڑتے ہو کسی دن کچھ کہہ بیٹھوں گا۔ تو برا مان جاؤ گے۔

کچھ کہنا:۔ راز کہنا۔ پتہ دینا اردو صرف قلیل الاستعمال
چاہو تم جتنا چھپاؤ ماجرائے ہجر عشق
کچھ کہے دیتا ہے سینہ رات سا کٹا ہوا شوق قدوائی
تول فیصل۔ کچھ کہنا ہے اس محل پر بھی بولتے ہیں جہاں کوئی خاص بات یا کوئی مختصر سی بات کسی سے کہنا ہو جیسے میں۔ کئی مرتبہ حاضر ہو چکا ہوں آج اتفاق سے ملاقات ہو گئی میں کچھ کہنا چاہتا ہوں آپ غور سے ملاحظہ فرمالیں۔

کچھ کہنا:۔ نا ملائم بات کہنا، گالی دینا گالی سنانا۔ برا کہنا، بدکلامی کرنا، کوئی ناگوار بات زبان پر لانا۔ (فرہنگ آصفیہ)
تول منصل۔ یہ صرف قلیل الاستعمال ہے۔

کچھ کھو کے سیکھتے ہیں:۔ نقصان برداشت کر کے تجربہ حاصل ہوتا ہے ۔ مثل۔ (نور اللغات)
تول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ اس مثل کو یوں بولتے ہیں۔ آدمی کچھ کھو کے سیکھتا ہے۔ مولف فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

کچھ کھو کے سیکھنا:۔ نقصان اٹھا کر، تجربہ حاصل ہونا۔ ٹھوکریں کھا کے سنبھلنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔
دل بہت جا ڈبو کے سیکھا ہے
خوب کچھ ہم نے کھو کے سیکھا ہے شوق

کچھ کھیل نہیں ہے:۔ آسان کام نہیں معمولی بات نہیں، اردو صرف، عوام کی زبان۔
یوسف صاحب حسین ہوئے کوئی طفل تو چاہوں
کچھ نہیں جان کا کھونا مرے دل کو آتش

کچھ گرہ میں بھی ہے:۔ کچھ تم پاس بھی ہے کچھ روپیہ بھی رکھتے ہو۔ اردو صرف، عوام کی زبان
کچھ گرہ میں بھی ہے جو دل کے خریدار بنے
سمجھ لو کہ یہ سودا نہیں لے کر ٹھہرنا داغ

کچھ گوشہ جھکے کچھ کمان:۔ صلح کے واسطے دونوں فریقوں کو تھوڑا تھوڑا دبنا چاہئے۔ مثل کہاوت۔ یعنی صلح کے واسطے طرفین سے نرمی چاہئے کچھ تم نرم ہو کچھ وہ نرم ہو جب کام بنے (فرہنگ آصفیہ)
تول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کچھ گیہوں گیلے کچھ جندرے ڈھیلے
کچھ گیہوں گیلے کچھ جانگر ڈھیلے
جندرے بفتح اول و سکون سوم و کسر چہارم چکی کے پرزے۔ جانگر۔ چکی کے پرزے) پیانہ کرنے والی کے نسبت بولتے ہیں۔ مثل، عورتوں کی زبان ہے۔ (نور اللغات)
تول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر یہ مثل ہے "کچھ گیہوں گیلے کچھ جانگر ڈھیلے جو عوام کی زبان ہے۔

کچھ لوہا کھوٹا کچھ لہار:۔ کچھ اس کی خطا کچھ اس کی خطا سے خالی دونوں سے نہیں مثل۔ (نور اللغات)
تول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کچھ لو گے:۔ یہ چاہتے ہو کہ میں کچھ برا بھلا کہوں کیا یہ مقصد ہے کہ کچھ سخت سست کہوں۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔
محل صرف۔ تم گھڑی گھڑی مجھے چھیڑے جاتے ہو۔ اب تک میں خاموش رہی کیا کچھ لو گے۔

کچھ لے رہنا:۔ فائدہ حاصل کرنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔
یقیں ہے وہ آخر کو کچھ لے رہیں گے
ترے ہاتھ پر دل جو ہارے ہوئے ہیں داغ

کچھ لے گا:۔ کیا چاہتا ہے اردو صرف بازاری زبان
محل صرف۔ تو بڑا بدتمیز ہو گیا ہے بات بات میں گالیاں بک رہا ہے کیا کچھ لے گا۔

کچھ مچھ:۔ پانی میں رہنے والے جانور، مذکر، ہندی (فیروز اللغات)
تول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کچھ ملا دینا:۔ زہر ملا دینا، زہریلی کوئی شے کسی چیز میں ملا دینا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔
کچھ تنک کب ان کی بزم میں آتا تھا دور جام
ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں غالب

کچھ منہ سے سننا:۔ زبان سے برا بھلا سننا
چپ کرو تب ورنہ کچھ منہ سے سنو گے ناسمجھ
کچھ نہ سمجھا دو مجھے حضرت سلامت ان دو دو (نور اللغات)
تول فیصل۔ دہلی لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

کچھ منہ سے نکالنا:۔ (متعدی) زبان سے کچھ کہنا۔ اردو صرف عورتوں اور عوام کی زبان۔
یا تو کچھ میں نے نکالا منہ سے یا تو نے کہا
بیرا تیرا تذکرہ یوں جابجا کیوں کر ہوا قلق

کچھ منہ سے نکالنا:۔ زبان سے برا بھلا کہنا سخت سست کہنا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔
محل صرف۔ تمھاری جو سمجھ میں آتا ہے مجھے برا بھلا کہتے ہو۔ اگر ہمارے منہ سے کچھ نکل گیا تو برا مانو گے۔

کچھ منہ سے نکل جانا:۔ ہاتھ منہ سے برا بھلا نکل جانا

زبان سے سخت و سست نکل جانا۔ اردو صرف عام اور عورتوں کی زبان۔

بوسہ کا سوال اس سے کروں ہوں تو کہے ہے
چپ وہ مری کچھ منہ سے نکل جائے تو اچھا — نصیر

کچھ نہ اکھاڑ سکنا:۔ کسی قسم کا صدمہ یا نقصان نہ پہونچا سکنا۔ کسی قسم کا کوئی قابو نہ چل سکنا۔ اردو صرف، بازاری زبان۔

آخر عدم نے کچھ نہ اکھاڑا امرا سیاں
کچھ کر تھا دست غیب کڑی تری کمر — میر

قسم الفصیلی۔ خلاف تہذیب ہونے کی وجہ سے پشم کا لفظ محذوف کرکے بولتے ہیں۔

سر سبز بعد خط سے ہوا حسن یار کا
آخر خزاں نے کچھ نہ اکھاڑا بہار کا — عاشق

کچھ نہ پوچھو:۔ کہنے کی بات نہیں۔ قابل اظہار نہیں۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

محل مثال۔ میں نے عرب کا سفر کیا۔ کچھ نہ پوچھو جو جو مصیبتیں میں نے برداشت کیں۔

کچھ نہ پوچھو:۔ تعریف کے محل پر۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کچھ نہ پوچھو ان کے ہونٹ ہیں کیا
برگ گل سے زیادہ تر نازک — قدر

کچھ نہ جانا:۔ کسی قسم کا کوئی نقصان نہ ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

منظور تھا فلک نہ ہو بابا کی کمائی
کچھ ان کا نہ جائے گا ہماری اجل آئی — انیس

کچھ نہ چلنا:۔ کسی قسم کا مکر و فریب نہ چلنا۔ کسی قسم کا قابو نہ چلنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

مہرباں ہو دوست کچھ دشمن کا چل سکتا نہیں
آتش نمرود ہے، گلزار ابراہیم کو — آتش

کچھ نہ چلی:۔ زور نہ چلا۔ قابو نہ چلا۔ اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

اس جگہ کچھ نہ چلی چل گیا چکما تیرا
چل گیا خوبی قسمت سے یہ فقرہ تیرا — ناظم

کچھ نہ کچھ:۔ کسی قدر۔ تھوڑا بہت، ذرا سا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کچھ نہ کچھ گور غریباں کا بھی ساماں ہو گیا
چار تارے چرخ سے ٹوٹے چراغاں ہو گیا — تعشق

کچھ نہ کچھ:۔ کوئی نہ کوئی بات، کوئی نہ کوئی چیز کوئی نئی بات۔ کوئی خاص بات۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بے کلی سے جو تجھے چین نہیں ہے دم بھر
کچھ نہ کچھ پھولے گا گل دل بھی دیتا ہے خبر — جان صاحب

کچھ نہ کچھ ہو رہنا:۔ تھوڑی بہت کامیابی ہونا۔ کسی قدر کامیابی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رات دن گردش میں ہیں سات آسماں
ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا — غالب

کچھ نہ کر سکنا:۔ کسی قسم کا کوئی قابو نہ چل سکنا کوئی نقصان نہ پہونچا سکنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل مثال۔ میرا کوئی کب کچھ نہ کر سکے گا میں اس کے رو برو خود اور اس کے تمام لشکر کو غارت کر دوں گا

(فسانہ آزاد)

کچھ نہ کرنا:۔ کسی قسم کی کوئی بات نہ کرنا۔ خاموش رہنا کوئی اثر نہ لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اک تیم نازلب ہے ہمارے ہلاک کو
کچھ بھی نہ کہیے دیکھ کے لب مسکرائیے

کچھ نہ کہنا:۔ طرح دے جانا۔ خاموش رہنا، کوئی اثر نہ لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یوسف اس کو کہوں اور کچھ نہ کہوں خیر ہوئی
گو بگڑ بیٹھے تو میں لائق تعزیر بھی تھا — غالب

کچھ نہ نکلا:۔ بالکل خراب نکلا۔ بالکل ناکارہ اور نالائق ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

بندے ہیں تمہیں ہزار ہم سے
گر ایک غلام کچھ نہ نکلا، — سودا

کچھ نہ ہوا:۔ کوئی نتیجہ نہ نکلا، کسی نتیجے پر نہ پہونچے اردو صرف، فصیح، رائج۔

گئی وہ بات کہ ہو گفتگو تو کیونکر ہو
کہے سے کچھ نہ ہوا پھر کہو تو کیونکر ہو — غالب

کچھ نہیں:۔ کسی قسم کی کوئی خوبی نہیں۔ کسی قابل نہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

میں نے مانا کہ کچھ نہیں غالب
مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے — غالب

کچھ نہیں:۔ کوئی بات نہیں کوئی معاملہ نہیں اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل مثال۔ ان کے بے بلائے آنے سے میں سمجھ گیا تھا کہ ان کا مطلب کچھ نہیں۔ سوائے اس کے کہ وہ صفت کا احسان رکھتے ہیں۔

کچھ نہیں:۔ ذرا نہیں۔ بالکل نہیں اردو صرف فصیح، رائج۔

محل مثال۔ تم بیکار تقاضہ کر رہے ہو میں خود پیسے پیسے کو پریشان ہوں کیا دوں۔ میرے پاس کچھ نہیں

کچھ نہیں آتا ہے:۔ کچھ نہیں جانتا ہے۔ بالکل جاہل ہے اسے کوئی علم نہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بھلا غیر از غزل خوانی ہو مجھ سے کام کیا ناسخ
بجز نالہ نہیں آتا ہے کچھ مرغ نوا زن کو — ناسخ

کچھ نہیں چلتا:۔ بس نہیں چلتا قابو اور اختیار سے باہر ہونے کی جگہ اردو صرف قریب

یہ متروک۔

کسی کا کچھ نہیں چلتا ہے جب وہ اٹھ کے چلتا ہو
نکالتا ہے جو وہ گھر سے تو دم تن سے نکلتا ہے — وحشت

قول فیصل۔ ایسے محل پر کچھ نہیں چلتی زبانوں پر ہے۔ جو قلیل الاستعمال ہے۔

کچھ نہیں رہا :- بچنے کی کوئی امید نہیں، دم نہیں رہا۔ قریب ختم ہے، کام تمام ہے۔ مرنے میں کوئی بات باقی نہیں ہے۔ جاں کنی کا عالم ہے۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

دم نکلتا ہے اب کوئی دم میں
بیٹھ جا کچھ نہیں رہا ہم میں — حیران

کچھ نہیں رہا :- بالکل تباہ ہو گیا۔ لٹ گیا کوئی ساز و سامان نہیں رہا۔ کوئی پیسہ کوڑی نہیں رہا خاک اڑ گئی۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عمل مثق۔ باپ نے جتنی دولت چھوڑی تھی صاحبزادے نے سب رنڈیوں میں اڑا دی، کچھ نہیں رہا۔ ایک ایک پیسے کو محتاج ہیں۔

کچھ نہیں کیا :- کوئی بھلائی نہیں کی۔ کوئی ثواب کا کام نہیں کیا۔ کوئی کار خیر نہیں کیا۔ کوئی خاص اچھائی نہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عمل مشق۔ میں نے اکثر د بیشتر کو بڑھاپے میں یہ کہتے سنا ہے کہ افسوس جوانی میں کچھ نہ کیا۔

کچھ نہیں کیا :- کوئی کام کی بات نہیں کی۔ اردو صرف فصیح رائج۔

ان کو بیتاب کیا کچھ نہ کیا نالۂ دل
یہ تو کچھ بھی نہ ہوا یہ تو اثر کچھ بھی نہیں — داغ

کچھ نہیں کیا :- برا کیا۔ اچھا نہیں کیا۔ برا کام کیا۔ ایسا کرنا واجب نہ تھا۔ (مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

کچھ نہیں گیا :- کچھ نقصان نہیں ہوا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ مل گیا تو جانے کچھ بھی نہیں گیا — ذوق

کچھ نہیں ہو سکتا ہے :- کوئی تدبیر کارگر نہیں ہو سکتی ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پست اگر طالع ہے تھوڑی سی بلائیں ہیں بہت
کچھ کنویں میں ہو نہیں سکتا کسی بیراگ سے — ناسخ

کچھنی :- جانگیا۔ گھٹنا۔ ہندی مونث، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل ہنود اس کا مذکر کچھنا بولتے ہیں

کچھنا :- ہندی اسم مونث کچھنی کی تصغیر یا تصغیر۔ اونچا، ڈھیلا ڈھالا۔ گھٹنا یا جانگیا گھاگھر یا لہنگا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عورتوں کی زبان ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "کچھنی" کچھ ہو بھی لکھا ہے جو گنواروں کی زبان ہے۔

کچھوا :- ایک دریائی جانور کا نام جس کی ہڈی سے ڈھالیں اور کھلونے وغیرہ بناتے ہیں اردو مذکر، فصیح، رائج۔

جو روکے ہے یہ سچ ہے اے شیخ تم سنو
کچھوے کو تم نے دی ہے دغا چپکے ہو کر — سودا

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں۔ سنگ پشت۔ کچھ۔ کاسہ پشت ایک لمبی گردن کے دریائی جانور کا نام جو اپنے سر کو نکالتا اور چھپا لیتا ہے۔

کاسہ پشت اور کچھ عام طور سے زبانوں پر نہیں

کچھواہا :- راجپوتوں کی ایک قوم جو راجہ رام چندر کے بیٹے کشو کی اولاد ہے ہندی مذکر۔ جے پور کے راجہ اسی خاندان سے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

کچھوٹی :- ہندی اسم مونث (مشدد گنوار) لنگوٹی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔

کچھوے کے مچھوے :- ہندی مذکر) بروں کے برے بدذاتوں کے بدذات۔ یعنی بد کی اولاد بھی بد ہوتی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچھوی :- (بفتح اول وکسر چہارم) کچھوے کی تانیث، اردو، رائج۔

کچھ نہیں جانتے ہیں :- ہم سے زیادہ کوئی نہیں پہچانتا ہمارے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اردو صرف، رائج۔

بڑے پاک باطن بڑے صاف طینت
ریاضؔ آپ کو کچھ ہمیں جانتے ہیں — ریاض خیرآبادی

کچھ ہو :- کوئی ڈر نہیں، ہر چہ بادا باد۔ کچھ پروا نہیں کیا پرواہ ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا جانے ہم زمانے کو حادث یا قدیم
کچھ ہو بلا سے اپنی کہ ہیں فانیوں میں ہم — ذوق

کچھ ہو جانا :- جن یا بھوت وغیرہ کا اثر ہو جانا۔ آسیب کا خلل ہو جانا۔ اردو صرف عورتوں اور عوام کی زبان۔

عمل مشق۔ بن بیاہی لڑکی اس کو ہار پھول پہنا کر قبرستان لے گئے جب سے وہ آئی تھی اپنے قابو میں نہیں ہے کچھ ہو گیا ہے۔

کچھ ہو جانا :- کسی لائق ہو جانا۔ کوئی ہنر یا کمال حاصل کر لینا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

عمل مشق۔ باپ نے بلا وجہ بیٹے کی اتنی تعریف کی صاحبزادے بھی سمجھنے لگے کہ اب ہم کچھ ہو گئے ہیں

کچھ ہو رہنا :- کچھ قابلیت پیدا کرنا۔ کسی قابل ہو جانا۔ کسی خاص منزل پر پہنچ جانا۔ اردو صرف

راسخ۔

محل صرف۔ تم جب سے مولانا کی خدمت میں جانے لگے ہو میں تم سے بہت خوش ہوں خدا نے چاہا تو کچھ ہو رہو گے۔

کچھ ہو رہنا :۔ ف ل کسی حد تک ہو جانا کسی منزل پر پہنچ جانا۔ اردو صرف، متروک۔

قول فیصل۔ اب اس محل پر "کچھ ہو جائے گا" بولتے ہیں

کچھ ہو رہے گا عشق و ہوس میں بھی امتیاز
آیا ہے اب مزاج ترا امتحان پر — میر

کچھ ہو سکنا :۔ ممکن ہونا۔ گنجائش ہونا۔ اردو صرف، فصیح، راسخ۔

محل صرف۔ آج تو میں کسی طرح سے آپ کی کوئی خدمت نہیں کر سکتا۔ چار دن کے بعد آیئے گا۔ اگر کچھ ہو سکا تو مدد کر دوں گا۔

کچھ ہونا ہوانا نہیں :۔ کوئی اچھا نتیجہ برآمد ہونے کی امید نہیں۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ وہ بیکار اپنے لڑکے کی شادی کی کوشش کر رہے ہیں لڑکی والے راضی نہیں ہیں کچھ ہونا ہوانا نہیں ہے۔

کچھ ہے :۔ (۱) کوئی بات ہے۔ کوئی اندرونی بات ہے۔ کوئی خاص بات ہے۔

محل صرف۔ مصالحت ہو جانے کے بعد بھی کچھ ہے جو دروغہ جی کے پاس دوڑ دوڑ کے پھر جا رہے ہیں۔

کچھ ہے :۔ (۲) بہت کچھ ہے بہت زیادہ ہے اردو صرف، فصیح، راسخ۔

ایک دو آسماں دبائے تو کیا، ہم سمجھتے تھے چشم تر کچھ ہے — عارف

کچھ ہے :۔ (۳) برائی ہے۔ کھوٹا پن ہے اردو صرف قلیل الاستعمال۔

کھوٹی باتیں ہیں اور پہلو دار
ہاں ترے دل میں سیم بر کچھ ہے — عارف

قول فیصل۔ نقص اور خرابی کے معنی میں بھی عورتوں کی زبانوں پر ہے۔ جیسے "جب بھی ان سے کہا کہ آپ اپنا شجرہ دکھا دیجئے وہ راضی نہیں ہوتے کچھ ہے جو چھپاتے ہیں۔"

کچھ ہی کرو :۔ جو چاہے کرو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے اس محل پر "کچھ بھی کرو" بولتے ہیں

کچھ ہی کہو :۔ جو چاہے کہو۔ ہندی۔ محاورہ۔ چاہو سو نام دھر دو یا برا بھلا کہو دل میں آئے سو کہو کچھ پروا نہیں ذرا پروا نہیں ذرا خیال نہیں کرتا کہا نہیں مانتا جیسے کچھ ہی کہو من لاگا رے (فرہنگ آصفیہ)

کچھ ہیں :۔ (۱) کسی قابل ہیں۔ کسی شمار میں ہیں اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

جس طرح سب جہان میں کچھ ہیں
ہم بھی اپنے گمان میں کچھ ہیں — مصحفی

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر یوں ہے "کل کی بات ہے کہ صاحبزادے گلی ڈنڈا کھیلا کرتے تھے اتفاق سے بی اے پاس ہو گئے تو سمجھتے ہیں ہم کچھ ہیں۔"

کچھ ہیں :۔ (۲) انقلاب و تلون۔

ہم کبھی اس انقلاب عالم سے
آن میں کچھ ہیں آن میں کچھ ہیں — مصحفی (نور اللغات)

کچھ ہی ہو :۔ کچھ ہو کی تاکید کے لیے کچھ بھی ہو۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ اس محل پر کچھ بھی ہو بولتے ہیں۔ جیسے "میں نے ان کی رپورٹ کر دی ہے کچھ بھی ہو ڈر نہیں۔"

قول فیصل۔ ہمیشہ یہ معنی تکرار سے پیدا ہوتے ہیں

کچھی :۔ صوبہ کچھ کا گھوڑا جس کی کمر بیچ میں جھکی ہوئی ہوتی ہے۔ ہندی صفت مذکر، صوبہ کچھ کا گھوڑا جس کی کمر نہایت پتلی ہوتی ہے

کدن ہے جس کی تازہ کچھی
نہ پھر کتا ہے زیر راں ہوئے — سودا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ سلوتریوں کی اصطلاح ہے۔

کچھیانا :۔ وہ کھیت جس میں ساگ یا ترکاریاں بوئی جاتی ہیں۔ ہندی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں

کچھ یوں ہی سا :۔ مقدار نے قلیل، بہت تھوڑا سا۔ ذرا سا۔ اردو صرف، راسخ۔

محل صرف۔ آپ دونوں کتابوں کی جلد دل میں جو فرق نکال رہے ہیں وہ زیادہ نہیں کچھ یوں ہی سا ہے۔

کچی :۔ خام۔ بغیر پکی ہوئی۔ کچا کی تانیث اردو صرف، راسخ۔

محل صرف۔ تم نزلے میں کچی املی کھا رہے ہو پچھتاؤ گے۔

کچے :۔ ہندی مذکر، حروف وغیرہ کے سبب الف کے یائے مجہول سے بدل جانے کی صورت جیسے کچے دل کا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ لفظ اردو کا ہے۔

لاکھوں بھوتوں کا ایک بھوت ہے یہ
کچے جن سے کبھی بس سوا ہے عشق، — جان صاحب

جب پانسے اس طرح پڑیں کہ ایک دائرے کا رخ سامنے نہ ہو تو وہ کچے کہلائیں گے جیسے اٹھارہ سولہ چھکڑی وغیرہ جواریوں کی اصطلاح۔ (از محاورات مصطلحات میر)

کچھیا :۔ کان کی لو۔ ہندی، مونث۔

مذکر۔ وہ شخص جو ڈر سے خوف کے باعث اپنے ارادے سے باز رہ جائے۔ بودا، ڈر پوک۔ بزدل۔ کچ دلا کم حوصلہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچیا جانا:۔ (با لفتح) ہمت ٹوٹ جانا۔ جھیپ جانا۔ پیکے پڑ جانا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف۔ کل سے کہہ رہے تھے کہ جلسے میں گڑبڑ کروگے جب سے سنا ہے کہ پولیس کا انتظام ہے کچیا گئے۔

کچی اسامی:۱۔ غیر موروثی اسامی، چند روزہ زمیندار۔ پاہی اسامی، غیر موروثی جوتا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ دیہاتیوں کی خاص اصطلاح ہے۔

کچی اسامی:۲۔ عارضی جگہ، عارضی نوکری غیر مستقل ملازمت، قائم مقامی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچیا شدہ:۔ کچا بنڈ۔ ہندی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچیاں:۔ (بضم اول و فتح دوم و یائے مشدد) املی کے چھوٹے چھوٹے کتارے جن میں چیئیں (یعنی بیج) نہ ہوں۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ پچھواڑے جو املی لگی ہوئی ہے اس میں لونڈے ڈھیلے مار مار کر کچیاں کھا رہے ہیں۔

کچیانا:۱۔ (با لفتح) کلا پھوٹنے یا شگوفہ نکلنے کے آثار ظاہر ہونا۔ اہل لکھنؤ کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچیانا:۲۔ کام میں سستی کرنا، ہمت نہ پڑنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ میں ٹوریا گنج سے سب سودا خرید لاؤں گا۔ دھوپ نکل آنے سے کچیا گئے اب نہیں جاؤ گے؟

کچی اینٹ:۔ وہ اینٹ جو بھٹے میں پکائی نہ گئی ہو — اور دھوپ میں سکھائی گئی ہو۔ اردو صرف، رائج۔

کچیانڈہ:۔ (نون غنہ) کچا ہنڈ۔ ہندی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔

کچی بات کہنا:۔ ایسی بات جو تکلیف دہ ہو گالی کی قسم کی بات، اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ میں، تم سے حقیقت بیان کر رہا ہوں۔ برا نہ ماننا۔ اگر کچی بات منہ سے نکالو گے تو اچھا نہ ہوگا

کچی بالی:۔ گیہوں یا جو وغیرہ کی وہ بالی جو پختہ نہ ہوئی ہو۔ اردو صرف، رائج۔

کچے بچے:۔ آل اولاد چنگی بوٹے، چھوٹے بڑے بچے اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

کچی بریانی:۔ ایک قسم کا پلاؤ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کچی بولی:۔ دیہاتی بولی۔ دیہاتیوں کی زبان اردو صرف، رائج۔

کچی بہی:۔ وہ بہی جس میں رقم کے کم و بیش کرنے اور کسی بات کی غلطی درست کرنے کا اختیار ہو کیوں کہ وہ بطور مسودہ سمجھی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ مہاجنوں کی اصطلاح۔ اسی محل پر کچا کھاتا بھی بولتے ہیں۔

کچی پکی:۔ وہ کھانا جو کسی جرم پر برادری والے عائد کر دیں۔ ورنہ وہ آدمی برادری سے خارج کر دیا جائے گا اور اگر وہ کھانا کھلا دے یا راشن دے دے تو اس کا جرم معاف کر دیا جائے گا اس کا حقہ پانی بند نہیں ہوگا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ پست طبقے کے عوام کی زبان ہے خصوصیت سے جب کھچڑی وغیرہ یا دال پکاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ مجھے بہت جلدی ہے جو کچھ کچی پکی ہو مجھے دے دو میں کھا لوں۔

کچے پکے دن:۔ حمل کا ابتدائی زمانہ حمل کے وہ دن جس میں بہت زیادہ عورتیں حفاظت کا اہتمام کرتی ہیں۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تم اپنے طور سے بہو صاحب کو سمجھا دو کہ کچے پکے دنوں میں بڑی احتیاط کرتے ہیں وہ بہت زیادہ دوڑ کے چلتی ہیں۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے برسات کا آخری زمانہ جس میں اکثر بیماریاں پھیلتی ہیں۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کچی پیشی:۔ پہلی پیشی جو فریق ثانی کی غیر حاضری میں ہوتی ہے اور جس میں اپیل کے قابل سماعت ہونے نہ ہونے کا فیصلہ ہوتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچی ترکاری:۔ سبز ترکاری۔ ہری ترکاری (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے ترکاری یا ہری ترکاری بولتے ہیں۔

کچی تول:۔ جو مقررہ وزن اور مقررہ پیمانے سے کم ہو۔ اردو صرف، عوام اور دیہاتیوں کی زبان۔

کچی ٹوٹنا:۔ کم عمری میں ازالہ بکر ہونا۔ کم عمری میں کنوارپنا دور ہونا۔ عوام کی زبان۔ فعل لازم۔ بلوغت سے پیشتر ازالہ بکر ہونا، چھوٹی عمر میں سر ڈھکا جانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ لوگ بول دیتے ہیں۔

کچی چاندی:۔ کھری چاندی کا نقیض فارسی میں نقرۂ خام کھری چاندی کے معنوں میں ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے عام طور سے اس محل پر کھوٹی چاندی بولتے ہیں۔

کچی چلبنی، کچی کھانڈ:۔ وہ شکر جو صاف نہ کی گئی ہو۔ مونث۔ اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے کچی شکر زبانوں پر ہے۔

کچی دلیل:۔ ناقص دلیل، کمزور دلیل۔ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچے دن:۔ عورتوں کے حمل کا زمانہ جو آٹھ مہینے تک ہوتا ہے۔ اردو، مستعمل، عورتوں کی زبان۔

گماں تھا نہ کچے دنوں کا کہیں — رشتہ
ہوا صاف پورے دنوں کا یقیں — (شاہ اردو)

کچے دھاگے میں بندھنا:۔ (کنایۃً) مطیع و فرمانبردار ہونا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

رشتہ سبحۂ و زنار سے بہ پیچ کھلا
کچے دھاگے میں ترے کا فر و دیندار بندھے — رشک

کچی رسوئی:۔ وہ رسوئی جس کو چوکے سے باہر کھا نہ سکیں گے۔ مونث، اہل ہنود کی زبان۔ بن گھی کی روٹی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کچی رینڈی دسترخوان کا ضرر:۔ اس محل پر بولتے ہیں جب کوئی ناتجربہ کار نادان و ناآماد اور آر ورد کاروں میں دخل پائے اور اس کی شرکت سے افشائے راز کا خوف ہو۔ مثل

طفل نوخیز سے احتراز کرنے کی نسبت بولتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ اس محل پر کچی رینڈی دسترخوان کا وبال بولتے ہیں۔ بعض وبال کی جگہ ضرر بھی بول دیتے ہیں۔

کچی زبان:۔ کچی بولی، دیہاتی زبان۔ اردو، صرف، رائج۔

محل صرف:۔ تمرن۔ اب مسخرہ پن نہ کرواتے دخت نواب۔ پھر وہی کچی زبان بولیں۔ (سیر کہسار)

کچی زچہ:۔ جس کا حال ہی میں وضع حمل ہوا ہو۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اس محل پر عالی زچہ زبانوں پر ہے۔

کچی سڑک:۔ وہ سڑک جس پر کنکر وغیرہ کوٹ کر زمین کو سخت اور پختہ نہ کیا گیا ہو۔ اردو، رائج۔

کچی سلائی:۔ کچی ٹانکا۔ اردو، رائج۔

قول فیصل۔ عام طور سے کرتا، پائجامہ وغیرہ پر پختہ کے بعد شلنگے ڈال کے سی لیتے ہیں تاکہ پختہ سلائی میں کوئی عیب باقی نہ رہے۔

کچی سلائی کرنا:۔ کچی کرنا، کھڑا کرنا۔ اردو، صرف عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اس کے معنی ٹھگیانا اور لنگر ڈالنا بھی لکھے ہیں۔ مگر اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچی عقل:۔ ناقص عقل۔ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچی عمر:۔ ناسمجھی کی عمر، ناتجربہ کاری کی عمر۔ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کچی کرنا:۔ کوتاہی کرنا۔ اردو، صرف، متروک۔

فصاد نے کچی کی مرا ہاتھ یہ پکا
رگ میں جو رہا ٹوٹ کے نشتر نکالا — جان صاحب

کچی کلی:۔ شگوفہ خام، غنچۂ ناشگفتہ، منہ بند کلی۔ ان بندھا موتی، قدرا ناسفتہ، چہرہ بند، باداری، دوشیزہ۔ باکرہ۔ کنیا، اچھیڑ، اچھوتی، نابالغہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ شگوفہ خام، غنچۂ ناشگفتہ، منہ بند کلی کے معنوں میں زبانوں پر ہے۔ ور ناسفتہ، ان بندھا موتی اور چہرہ بند کے معنوں میں نہیں بولتے۔ دوشیزہ اور باکرہ کے معنوں میں عورتیں کمی کے ساتھ بول دیتی ہیں۔

کچی کلیاں کام کی ہوتی نہیں
کیوں مرے جاتے ہو کمسن کے لیے — مشہور

کچی کلی توڑنا:۔ (کنایۃً) نابالغہ کے ساتھ ہمبستری کرنا۔ عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس طرح سے کوئی نہیں بولتا۔

کچی کلی ٹوٹنا:۔ (کنایۃً) چھوٹی عمر میں مرجانا۔ بچہ سا مرجانا۔ عمر طبعی سے پہلے مرجانا۔ (نور اللغات، مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچی کلی ٹوٹنا:۔ کمسنی میں ازالہ بکر ہونا۔ عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

کچی گولیاں کھیلنا:۔ (جب کچی ہوتی تو جلد ٹوٹ جاتی ہے) (کنایۃً) نادان ہونا، ناتجربہ کار ہونا۔

(مدتی)
اور وہ ہوتیاں نہیں البیلی
میں نہیں کچی گولیاں کھیلی — قلق

قول فیصل۔ اس کا استعمال ہمیشہ نفی کے ساتھ ہوتا ہے یعنی کچی گولیاں نہیں کھیلتا، یا کچی گولیاں نہیں کھیلی ہیں۔ جیسے نواب: یا آپ ہی تم تو جیسے لڑنے پر تیار ہو کے آئی ہو ہمارا دین آپ ہی ہیں۔ کیا کچھ شک بھی ہے یہاں کچی گولیاں نہیں کھیلی ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

کچی گھڑی:۔ تھوڑی دیر، تھوڑا وقفہ۔ اردو، مونث۔ متروک۔

محل مثال۔ دن سے پکے پل پر کچی وہ گھڑی ہیں داخل
(فسانۂ آزاد)

کچے گھڑے پانی بھرنا :- (کنایۃً) سخت مصیبت جھیلنا۔ تکلیفیں برداشت کرنا۔ عورتوں کی زبان

اس ستم گر سے اگر آنکھ لڑی ہے کہ حباب
کیسے کچے گھڑے پانی لب جو بھرتے ہیں (مومن)

اشک بھر لاؤ نہ دل دے کے میاں جرأت تم
ابھی بھرنے ہیں تمھیں کچے گھڑے پانی کے (جرأت)

ہمارے نئے محاورہ داں نے گلشن فیض کے سبب بیان بھی منہ کی کھائی ہے کہ اس محاورے کے معنی فرمانبرداری اور غلامی کے لکھ دیئے یہ محاورہ لکھ کر راحیت کی مشہور روایت سے لیا گیا ہے جس میں اس کے دھرماتما اور صاحب کرامات ہونے کا اس طرح پر ثبوت دیتے ہیں کہ وہ کچے سوت کی ڈوری اور کچے گھڑے سے پانی کھینچ لیتا اور کچے ہی برتنوں میں پانی رکھتا تھا مگر وہ پانی سے گارا نہیں ہو جاتے تھے۔)
(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ مؤلف فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں کچے گھڑے پانی کے بھرنا بولتے ہیں۔ جرأت کے نقل کردہ شعر میں بھی لفظ کے موجود ہے۔

اشک بھر لاؤ نہ دل دے کے میاں جرأت تم
ابھی بھرنے ہیں تمھیں کچے گھڑے پانی کے (جرأت)

دہلی میں غالباً وہی ہے جو حضرت مؤلف نے درج کیا اور مثال میں مومن کا شعر پیش کیا ہے۔

اس ستم گر سے اگر آنکھ لڑی ہے کہ حباب
کیسے کچے گھڑے پانی لب جو بھرتے ہیں (مومن)

فیلن میں بھی مثل اسی طرح درج ہے جس طرح مومن کے شعر میں ہے بغیر لفظ کے "کے" مؤلف تائید کرتا ہے۔

کچے گھڑے کی پینا :- (کنایۃً) نادانی سے کوئی فعل کرنا۔

میرے سر پہ کبھی چڑھی ہی نہیں
میں نے کچے گھڑے کی پی ہی نہیں (ریاض)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "شعر کا پہلا مصرعہ غلط چھپا ہے۔ اصل میں اس طرح ہے
"یہ بلا میرے سر چڑھی ہی نہیں"
کچے گھڑے کی شراب کا نشہ بہت تیز ہوتا ہے۔ شعر میں نادانی کا مفہوم نہیں بلکہ یہ مطلب ہے کہ میں کبھی ہوش و خرد سے بیگانہ یا آپے سے باہر نہیں ہوا اور کوئی نازیبا حرکت سرزد نہیں ہوئی۔ مؤلف تائید کرتا ہے۔

کچے گھڑے کی چڑھنا :- نشہ سے مست ہونا۔ بہت زیادہ نشہ ہونا — اردو صرف عوام کی زبان۔

چڑھی جو عرس میں کچے گھڑے کی صوفی کو (شاد)
بنائی ڈھونڈھ کے گاگر شراب کی مٹکی (بیر و میر)

قول فیصل۔ کسی کے ساتھ پاگل ہونا دیوانہ ہونا یا بہکنا، سر پھرنا کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔ جیسے "بڑے بی ہم ہزاروں دفعہ سمجھایا کہ یہ سب ڈھکوسلا ہے۔ مگر تمھیں تو کچے گھڑے کی چڑھی ہے۔ تم کب سننے والے ہو۔ (فسانۂ آزاد)

کچیل :- میل کے ساتھ مستعمل ہے — اردو، صفت رائج۔

محل مثال۔ میں نے آج تمھیں اس طرح مل مل کے نہلایا کہ روئیں روئیں سے سب میل کچیل نکال دیا اب تو احسان مانو۔

کچیلا :- میلا کے ساتھ مستعمل ہے۔ اردو صفت، مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

اس طرح میلے کچیلے تو یہ آفت ہو تم
گر تکلف کرو کچھ پھر تو غضب لاؤ (تسلی)

کچی لکڑی :- (کنایۃً) کمسن لڑکا، یا لڑکی، اردو، صرف، عورتوں کی زبان۔

محل مثال۔ ذرا بھی خدشہ ہوا اس کو جھٹ جا کے صاف کر لیا۔ اور یہ تو کچی لکڑی ہے اگر کسی بدعقیدہ کے پالے پڑے گی تو جاتے ہی بے دین ہو جائے گی۔ (ایامی)

قول فیصل۔ چوں کہ کچی لکڑی میں یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ اس کو جس طرف بھی موڑنا چاہئے ہے ہی مڑ جاتی ہے اسی لیے بچہ چوں کہ ناسمجھ ہوتا ہے اور اچھے یا برے اثر کو قبول کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے اس لیے کہنے لگے۔ کسی کے ساتھ کچی لکڑی، جدھر موڑ دو مڑ جاتی ہے" بھی زبانوں پر ہے۔

کچی لکڑی کو سیدھا کرنا :- (کنایۃً) کم عمر بچے کو تعلیم دینا۔
(نقرہ) وہ خوب جانتی تھی کہ کچی لکڑی کو سیدھا کرنے کا یہی وقت ہے (نور اللغات)

قول فیصل۔ شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

کچی مٹی :- میعاد باقی۔ ہندی مونث (فیروز اللغات)

قول فیصل اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کچیں :- (کچ کی جمع) نوعمر لڑکی کی ابھرتی ہوئی چھاتیاں جس کو پستان نہیں کہتے۔ اردو، مونث، قلیل الاستعمال۔

وہ کنچنی سی اس کی کچیں لال لال
بھری دنگ سے تمغے کی مثال (میر حسن)

قول فیصل۔ اس کا صرف "ابھارنا، ابھرنا

نکالنا، اور نکلنا، کے ساتھ ہے۔

(ابھرنا) جبالوں کی اسے ترغیب دے کر
کچیں ابھریں تو تاروں نے ابھارا — شاد

(نکالنا) آڑی ہیکل گلے میں ڈالے ہوئے
پیاری پیاری کچیں نکالے ہوئے — شوق

کچی نیند:- نیند جو اچھی طرح بھری نہ ہو اردو عوام اور عورتوں کی زبان۔

دا دلے گی صبر کی خیر خدا بھلا کرے
صور نے کچی نیند میں مجھ کو اٹھا دیا تو کیا — محشر

کچی نیند اٹھانا:- کچی نیند میں بیدار کرنا اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

شور محشر نے اٹھایا مجھ کو کچی نیند۔ اگر
اونگھ پر اونگھ آئے گی صبح قیامت تک مجھے — داغ

قول فیصل۔ اس کا لازم 'کچی نیند اٹھنا' بھی اسی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کچی نیند سے اٹھنا:- اس نیند سے بیدار ہونا جو بھری نہ ہو۔ اردو صرف، عورتوں کی اور عوام کی زبان۔

بل ابروؤں پہ اور نگہ پر عتاب خفا خفا
اٹھا ہے کچی نیند سے کوئی خفا خفا — محشر

کحّال:- (بالفتح و تشدید دوم) آنکھوں کا علاج کرنے والا، سرمہ فروخت کرنا والا۔ عربی، مذکر۔ صیغہ مبالغہ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بالضم اول و فتح دوم ہے۔ جو اردو ہے۔

نرگس پہ ڈھیرا دیدہ نہ رو بیٹھیو کہیں
وہ آنکھیں بگاڑ دیتا نگوڑا کحال ہے — جان صاحب

کحل:- (بالضم اول) سرمہ۔ عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خورشید کحل چشم کرے خاک پائے یار
آشوب چشم کا یہی تو بتا علاج — اسیر

کحل البصر:- آنکھوں کا سرمہ، سرمہ چشم عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ یہ ترکیب فارسی، کحلِ البصر بھی بولتے ہیں

نہ کھیل پہ رغبت نہ تماشے پہ نظر تھی
خاک کف پا میرے لیے کحل البصر تھی — میر انیس

کحل الجواہر:- جواہر کا بنا ہوا سرمہ۔ وہ سرمہ جس میں تقویت کے واسطے مروارید ناسفتہ اور دیگر جواہر ڈالتے ہیں۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کحل بینائی:- وہ سرمہ جو آنکھوں کی روشنی میں اضافہ کرے۔ سرمہ روشنی چشم۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جدا رکعبہ اللہ رشک ہوئی ہے جس کی خاطر سے
اسی کا واسطہ دکھلا جمال رو کحل بینائی — محشر

کحیل:- (بروزن نحیل) وہ آنکھ جس میں سرمہ لگا ہو۔ چشم سرگیں، عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

سرمہ کیا جو برق تجلی نے طور کو
منظور تجھ کو جلوہ تھا چشم کحیل کا — آتش

کَد:- (بالفتح اول) اصرار، ہٹ، ضد، اردو مونث، فصیح، رائج۔

سمجھائیں کچھ اس کو پیر و مرشد
زیبا نہیں اس میں آپ کو کد — اختر (شاہ اودھ)

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے

کہتا تھا دل سے میں کہ ستم کا گلہ نہ کر
ضد اور بھی ہوئی انھیں کد اور بھی ہوئی — نوح ناروی

عربی میں بتشدید دوم ہے جس کے معنی ہیں رنج دینا۔ کسی چیز کی خواہش میں لڑنا کوئی چیز مانگنے میں اصرار کرنا۔

کد:- سعی کوشش، سرگرمی۔ اردو، فصیح، رائج۔

ع دو لاکھ میں ایسی نہ کسی اور نے کد کی — مونس

کد:- رنجش خفگی دشمنی اردو مونث، فصیح، رائج۔

ع چند شاگرد ہیں نادان کہ جنھیں مجھ سے ہے کد — رشید

کد:- مرکبات میں۔ گھر خانہ۔ فارسی۔

اس کو ناحق ہوا ہے مجھ سے عتب
اب تو برباد ہوگا اس کا کد — زغم
(قران السعدین)

قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا تعلق نہیں

کِدارا:- دیپک راگ کی راگنی کا نام اردو مونث موسیقی دانوں کی اصطلاح۔

کدارے کا عالم تھا یہ اس گھڑی
کہ تھی چاندنی ہر طرف غش پڑی — میر حسن

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ موسم گرما، یعنی، جیٹھ اساڑھ یا، مئی جون میں آدھی رات کو گائی جاتی ہے۔

کُدال:- (بالضم) مثلث زمین کھودنے کا ایک نوکدار اوزار، اردو مونث، رائج۔

محل مذکر۔ ہم سے پوچھئے پارسال ہمارے کھیت میں بیٹھا تھا۔ مولی چرائی۔ لکڑی چرائی کدال چرائی۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ کدال لکھنؤ میں مذکر اور دہلی میں مونث ہے حالانکہ لکھنؤ میں بھی مونث ہے۔

کداں بجنا :- کسی عمارت کا کداں سے ڈھایا جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کداں سے فصد کھلوانا :- عقل کے ناخن لو۔ (فیروز اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کدالی :- چھوٹی کدال، اردو مونث، رائج۔

کدالی نہ پھاوڑا، بڑا کھیت ہمارا :- نام بڑے درشن تھوڑے ڈینگ مارنے اور شیخی بگھارنے والے کی نسبت یہ مثل کہا کرتے ہیں۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کدام :- کون اور کون سا کلمہ استفہام۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

کدائی :- گھوڑوں کا دیواروں، ٹیلوں اور گڑھوں پر سے کودنا۔ مونث۔ (فیروز اللغات)

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کد بانو :- گھر کی مالک، بیگم، دلہن، بیوی بی بی۔ گھر کی نگراں سلیقہ عورت، فارسی، مونث (نور اللغات)

قول فیصل :- اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کد خدا :- دولہا، نوشاہ، فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

کد خدا ہونے کو پھرتیا رہی مضمون نو
پھر عروس فکر نے پہنا ہے جوڑا بیاہ کا — رشک

قول فیصل :- ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے اور عام طور سے اسی طرح زبانوں پر ہے۔ اسی محل پر کتخدا زبانوں پر زیادہ ہے۔

کد خدائی :- شادی، عروسی، بیاہ، فارسی مونث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کد خدائی کا ہے جب سے اتفاق
زندگانی ہو گئی ہے جی پہ شاق — سودا

قول فیصل :- زیادہ تر زبانوں پر کتخدائی ہے۔

کدر :- (بفتح اول و دوم) تیرگی، گدلا پن، کدورت، عداوت، دل کا غبار، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مجھ سے نہ تم ملو جو محبت ہے زر کے ساتھ
ممکن نہیں صفائی دل اس کدر کے ساتھ — صبا

کدر :- (بفتح اول و کسر دوم) گندلا، میلا عربی۔ صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جامہ تن ہے کدر تب تو وبال جان ہے
کہ بدلتا ہے پوشاک کا سیلا ہونا — رشک

کدرا :- (بفتح اول و تشدید مفتوح) پست طبقے کے غریب لوگ۔ اردو مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- سب کی صلاح ہوئی کہ قبرستان ہی میں پڑاؤ ڈالیں افسر اور سپاہی اور سوار اور کدرے سب قبرستان میں داخل ہوئے۔ (فسانۂ آزاد)

کد کرنا :- ضد کرنا، دشمنی کرنا، ہٹ کرنا، اردو فصیح، رائج۔

بولا وہ کہ مجھ سے کد عبث ہے
کاوش ہے عبث عبث عبث ہے — شوق قدوائی

کدکڑے لگانا :- کودتے پھرنا، خوب کھیلنا، کودنا، اچھل کود کرنا۔ اردو صرف دہلی کی زبان

محل صرف :- جب پردہ ہو گیا۔ یعنی نوکرانی ہو گنوار قسم کے نوکروں سے نہیں کوئی شریف آدمی آئے تو باہر کدکڑے لگانا منع ہو گیا تب سے زندگی بالکل زنانی حدود تک بندھ گئی۔

(عصمت چغتائی۔ از آنچل)

قول فیصل :- اسی محل پر کدکڑے مارنا بھی اہل دہلی بولتے ہیں۔

کدکنا :- اچھلنا، کودنا، پھاندنا۔ ہندی لازم۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کدکے مارنا :- (بالضم اول و فتح دوم و تشدید مجہول) بچوں کا اچھلنا کودنا۔ اچھل کود کرنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قطعہ

دیکھئے کیا ہی آنندیں
دیوے چھٹی اگر آقا
مارے کیا ہی کدکے
جاوے جو اپنے گھر آقا — انشا دہلوی

کدم :- ایک سایہ دار درخت کا نام جس پر کرشن جی گوپیوں کے کپڑے نہاتے میں لے کر چڑھ گئے تھے۔ جوہری اس درخت کی کرشن جی کی وجہ سے تعظیم کرتے ہیں۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- صاحب نور اللغات نے اس کے معنی "ایک قسم کی گھاس" بھی لکھے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہیں۔

کدو :- (کوزہ شراب، شراب کی بوتل یا صراحی فارسی) طنبورہ

(بوستان میں شہزادہ گنجہ کی حکایت میں لکھا ہے

بہ میخانہ در سنگ بر دن زدند
کدو را شکستند و گردن زدند — (سعدی)

(ایک قسم کی گول ترکاری) فارسی، مذکر۔ جو بیل میں ترئیوں کی طرح لگتی ہے۔ ہندی میں اسے لمبا گھیا۔ لوکی۔ عربی میں قرع فارسی میں زرح کہتے ہیں۔ مسلمان اس کی بڑی تعظیم کرتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ یہ رسول

مقبول کو نہایت مرغوب تھا۔ مزاجاً دوسرے درجے میں سرد و تر ہے۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بتشدید دوم ہے۔

ہوں میں جو بدنام انھوں کے، باغ جہاں میں نہیں ہیں فرق
کدو ڈھینڈس، اور چقندر میاں آپس میں تینوں ایک
سودا

کدو ۲ (عوام) تشبیہاً۔ عضو تناسل مرد جیسے ڈھینڈس۔ بیگن وغیرہ۔

سما گئے مرے سینے میں مثل دل شیشے
تمہارے مخبوں ہاتھ کیا کدو آیا (فدویہ)

عرف عام میں کدو بولتے ہیں۔ مگر اس صورت میں اردو کہنا چاہیے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ حب فرہنگ آصفیہ نے جو معنی لکھے ہیں وہ بازاری زبان ہے اور عام طور سے بتشدید دوم بولتے ہیں۔ خواجہ وزیر نے کچھ نہیں کے معنی میں استعمال کیا ہے۔

کدو ۳ بچوں کا کاسہ سر۔ اس معنی میں بیشتر بتشدید دوم بولتے ہیں۔
(فقرہ) یہ بچہ گر پڑا، کدو ٹوٹ گیا۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ عوام بولتے ہیں۔

کدو دانہ ۱ پیٹ کے ایک قسم کے کیڑے کا نام۔ فارسی، مذکر۔ جو بعینہ کدو کے بیج سے مشابہ ہوتا ہے اور اکثر لڑیاں کی لڑیاں نکلتی ہیں۔ کرم شکم۔ کرم کدو۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بتشدید دوم ہے جو اردو ہے۔

کدو دانہ ۲ ایک بیماری کا نام جس سے تمام جسم پر تخم کدو کے مانند پھنسیاں نکل آتی ہیں۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کدورت ۱ (بالضم) گدلاپن، غبار آلود ہونا، عربی مؤنث۔ فصیح، رائج۔

تم آپنے آئینے کو خاک میں ناحق ملاتے ہو
کدورت جم گئی دل میں تو پھر مشکل سے نکلے گی جلیل

قول فیصل۔ عربی میں دتیرہ ہونا، تیرگی۔ مجازاً رنج و ملال، بھی معنی ہیں۔

کدورت ۲ دل کا غبار۔

برباد نہ جائے گی کدورت
کیا کیا تری خاک اڑائیں گے ہم مومن
(نور اللغات)

قول فیصل ان معنی میں رنجش، کینہ، اور ایک قسم کی عداوت کے معنی پیدا ہو رہے ہیں۔

کدورت ۳ ملال، رنجش، کینہ، عداوت، اردو، فصیح، رائج۔

ہماری خاک سے اس کو کدورت کب کی تھی یارب
سکھایا ہے اسے چلنا اٹھا کر جس نے داماں کا
عارف دہلوی

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع کدورتیں اور کدورتوں ہے۔

میرے غبار نے بھی کیا منہ نہ اس طرف
مجھ کو کدورتیں جو رہیں آسمان سے داغ

کدورت آنا:- دل پر میل آنا، رنج پیدا ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

اگرچہ ہو صفائی لاکھ ان آئینہ بدنوں سے
یہ ذکر غیر سے دل پر کدورت آ ہی جاتی ہے شیدا

کدورت جمنا:- دل پر میل آنا۔ کسی کی طرف سے رنج پیدا ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

کدورت پر کدورت جم گئی ہے میرے سینے میں
چنی یہ عشق نے دیوار پر دیوار کیسی ہے داغ

کدورت دل میں ہونا:- دل میں عداوت کا جذبہ ہونا، دل میں دشمنی کا جذبہ ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

کی خاک بھی برباد مری کوئے صنم میں
ہے دل میں کدورت ترے جو رخ کہن اب تک زند

کدورت رکھنا:- بغض رکھنا، عداوت رکھنا، دشمنی رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

محل استعمال:- میرا دل سب سے صاف ہے جو میری طرف سے دل میں کدورت رکھتے ہیں خدا ان کا بھلا کرے۔

کدورت نکالنا:- بدلہ لینا، دل کے پھپھولے پھوڑنا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں جیسے انہوں نے میری لڑکی کی شادی کو اجاڑ دیا یہ کب کی کدورت نکالی ہے

کدورت نکلنا:- کدورت دور ہونا، کدورت نہ رہنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کدورت دل کی جو فریاد کرنے سے نکلتی ہے
وہ کہتے ہیں محبت پر ہمارے خاک ڈالی ہے داغ

کدوکاوش:- (بفتح اول و دال و ضم واو مجہول، و کسر ششم) انتہائی کوشش، سعی بلیغ فارسی مؤنث، فصیح، رائج۔

(رباعی) وہ راہ خدا میں کدوکاوش تیری

وہ حیرت ہر نگاہ کوشش تیری
اسلام پہ اے حسینؑ واجب ہے یہی — نجم آفندی
کرتا رہے تا حشر پرستش تیری

قول فیصل۔ بتشدید دوم بھی زبانوں پر ہے۔ جو فصیح ہے۔

کدوکش:۔ ایک آلہ کا نام جس میں کدو کو رگڑ کر باریک کر لیتے ہیں۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل عام طور سے زبانوں پر بتشدید دوم کدوکش ہے۔ جو اردو ہے۔

کدہ:۔ خانہ، گھر، فارسی، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ مرکبات میں اس کا استعمال ہے۔ جیسے میکدہ، غم کدہ وغیرہ۔

کدھر:۔ کس طرف، کس سمت، کس جانب کہاں کس جگہ، اردو۔ فصیح، رائج۔

چھوڑا نہ رشک نے کہ ترے گھر کا نام لوں
ہر اک سے پوچھتا ہوں کہ جاؤں کدھر کو میں — غالب

کدھر آیا کدھر گیا:۔ آنے جانے کی کچھ بھی خبر نہیں ہوئی۔

ساقی ترے طفیل سے ہم کو یہ صیام
معلوم ہی نہیں کدھر آیا کدھر گیا — (نور اللغات)

قول فیصل۔ بہت جلدی چلے جانے کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔

ع دولت کدھر آتی ہے کدھر جاتی ہے۔ مؤلف

کدھر جاؤں کیا کروں:۔ انتہائی بیکسی اور مجبوری کے موقع پر بولتے ہیں۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

بھتیا رہوں کہ ہجر میں مر جاؤں کیا کروں
تو ہی بتا مجھے کہ کدھر جاؤں کیا کروں — مصحفی

کدھر سے:۔ کس جانب سے، کس مقام سے، (فقرہ) کدھر سے آنا ہوا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کدھر سے غیر فصیح ہے۔ فصحاء اس محل پر کہاں سے بولتے ہیں۔ جیسے، اس وقت تم کہاں سے آ رہے ہو۔

کدھر سے آنا ہوا، کدھر آ نکلے، کدھر بھول پڑے، کدھر سے چاند نکلا، کدھر سے عید کا چاند نکلا:۔ جب کوئی باوجود قریب رہنے کے مدت کے بعد ملے تو بطور شکایت کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ آج کے اضافے کے ساتھ، جیسے آج کدھر آ نکلے وغیرہ وغیرہ بولتے ہیں۔ جنانہ شکایت جو بطور طنز ہوتی ہے کے معنی میں بولتے ہیں۔

کدھر کا چاند نکلا:۔ محاورہ، مقام حیرت تعجب اور محل استعجاب میں بولتے ہیں۔ اور نیز جب کوئی دوست مدت میں ملتا ہے یا جس کی امید نہ ہو وہ دفعتاً آ جاتا ہے تو اس وقت بھی یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں۔ یعنی کہاں سے آ گئے یہ بات کیوں کر ہو گئی؟ آج کیا تھا۔ یہ خلاف معمول کس سمت سے چاند نکل آیا۔ کہیں قرب قیامت تو نہیں کیا قیامت آ گئی ہے

رخ جو پردے سے مرے رشک قمر کا نکلا
نہیں معلوم کہ یہ چاند کدھر کا نکلا — جرأت

مرا گھر تیرا منزل گاہ ہو ایسے کہاں طالع
خدا جانے کدھر کا چاند آج اے ماہرو نکلا — ذوق

(۱) کیا جاتی دنیا دیکھی ہے، کیا دل میں آ گیا؟ آج کیا تھا؟ ؎

چاند نکلا تھا کدھر کیا ترے جی میں آیا
شام کے وقت جو تو آج مرے گھر آیا — شہید (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عموماً آج کے اضافے کے ساتھ بولتے ہیں جو فصیح ہے۔

کدھر کرم کیا:۔ دوست سے بطور شکایت بہت دن بعد آنے پر کہتے ہیں۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ زیادہ تر آج کے اضافے کے ساتھ بولتے ہیں۔

کدھر کو:۔ کس طرف، کس جانب، اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

نہ آیا وادی مجنوں میں ناقۂ لیلیٰ
کدھر کو لے کے گیا ساربان نہیں معلوم — رند

قول فیصل۔ اب عام طور سے بغیر کو کے اضافے کے زبانوں پر ہے۔

کدھر کے دھاوے ہیں:۔ کہاں کا قصد ہے (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے۔

کدھر کا نہیں رکھا:۔ عورتیں کہیں کا نہیں رکھا کی جگہ بولتی ہیں۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ عوام مرد بھی بولتے ہیں۔ یہ غیر فصیح ہے۔

کدہونا:۔ ضد ہونا، ہٹ ہونا، اردو صرف فصیح، رائج۔

بیشک اس دھر سے کد ہے ہمکو
حسرت عمر ابد ہے ہم کو — رسوا

قول فیصل۔ اس محل پر کد ہو جانا، بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے، بات یہ تھی کہ جب سے آپ نے میری سوانح عمری شائع

کرنے کا قصد کیا ہے۔ مجھے بھی کد ہو گئی کہ آپ
کے بعض ارادے دنیا کو واقف کر دوں۔
(جنون انتظار)

کوشش اور سعی کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔
جیسے ؎

کسی انسان کو گر غیر میں کد ہوتی ہے
جانب خالق اکبر سے مدد ہوتی ہے   مشہور

کُدھب ؛۔ بے طور، بے ربط، بے تکی
اردو قریب بہ متروک۔

پا ما لیے عاشق کو منظور رکھے جانا
پھر چال کڈھب چلنا ٹھوکر نہ لگانا بھی   میر

قول فیصل۔ ناہموار بے تکا۔ جس کا کوئی ڈھب
نہ ہو کے معنی میں بھی بولتے تھے۔ اب قریب
بمتروک ہے جیسے " یہ قلعہ ایسی کڈھب جگہ پہ
تھا کہ ہاتھ آنا بہت مشکل تھا، بنانے والوں نے
ایسے ہی دقت کے لیے عمودی پہاڑوں کی چوٹی پر
بنایا تھا۔ (دربار اکبری)

کُڈھنگ، کُڈھنگا ؛۔ بے ڈھنگا، حبشی
بدنما، بداخلاق، بدسلیقہ، ناتراشیدہ،
جانگلو، بداطوار، اکھڑ، بدمزاج، بدچلن۔
صفت، اہل ہنود کی زبان۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کبھی عورتیں بولتی تھیں۔ اور اب
شاید ہی کوئی عورت بولتی ہو۔

شاہ ہفت اقلیم سے اے دل گدائے دہر تک
ڈھنگ سے آیا وہاں سے یاں کڈھنگا ہو گیا   لا اعلم

کَذا ؛۔ (بفتح) فارسی میں چناں چنیں۔
اردو میں اس طرح اور اس طرح کی جگہ
عربی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں تنہا اس کا استعمال نہیں
ہے۔

کَذّاب ؛۔ (بفتح اول و تشدید دوم) بہت
زیادہ جھوٹ بولنے والا۔ بہت زیادہ دروغ گو
جھوٹوں کا بادشاہ۔ عربی، مذکر، صیغۂ مبالغہ۔

ادھر اعجاز نما شعبدہ پرداز ادھر
صادق اس سمت ہو کذاب فسوں ساز ادھر   میر نفیس

کِذب ؛۔ جھوٹ، دروغ، عربی، مذکر، تعلیم
یافتہ طبقے کی زبان۔

ان کی سنگت نہیں بجز کذب و دروغ
ہے جہالت کو زمانے میں فروغ   رسوا

کِذب و افترا ؛۔ جھوٹ اور بہتان، عربی
الفاظ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محل صرف۔ ہمیں یہ نہیں سمجھتا تھا کہ تم دینی تعلیم حاصل
کرنے کے بعد کذب و افترا کو اپنا حاصل زندگی
بنا دو گے۔

کَر ؛۔ بہرا، وہ جس کو بالکل نہ سنائی دے
فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل
الاستعمال۔

زباں و گوش ہوئے گنگ کر جب آئے تم
جو پہلے آتے تو کچھ کہا سنا جاتا   رند

کَر ؛۔ یہ جب فعل ماضی کے بعد آتا ہے تو ظاہر
کرتا ہے کہ پہلا فعل پہلے ہوا اور اس کے بعد
دوسرا فعل ہوا۔ زید روٹی کھا کر گیا۔
اردو، رائج۔

محل صرف۔ میں نے بہت روکا لیکن وہ کھانا
کھا کر فوراً چلا گیا۔ لاکھ کوشش کی لیکن
روکے نہ رکا۔

کر ؛۔ (رعایت سے۔ لحاظ سے۔

خدا کو شہید پہلے معنی کر اس لیے کہتے ہیں
کہ وہ ظاہر و باطن اور غیب و شہادت پر مطلع
ہے اور دوسرے معنی کر اس لیے کہ قیامت کے
روز بندوں کے اعمال و احوال کی گواہی دے
گا۔ (اجتہاد) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔

کَر ؛۔ محصول، چنگی، اردو مونث، متروک

ہائے جس دن بھی وہ یاروں مر گئے
سب جڑے یاروں کے سر کر گئے   سودا

کَر ؛۔ خراج، مالگزاری، ٹیکس، وہ روپیہ
جو مکمل اخراجات کی کمی پوری کرنے کے واسطے
امرا، افراد دولت مند و عام لوگوں پر حسب تجویز
سرکار لگایا جائے۔ اردو، متروک۔

بوسہ دے کر وہ کہتے ہیں ناسخ
یہ ہمیشہ کی کر نہ ہو جائے   ناسخ

قول فیصل۔ کر باندھنا، کبھی رند نے کہا ہے
یہ متروک ہے۔

بوسہ مانگا جو شب وصل تو ہنس کر بولے
کہیں ایسا نہ ہو ہر روز کی تو کر باندھے   رند

کر ؛۔ ڈنڈ، تاوان، جبرانہ، اردو،
متروک۔

تھی چڑی ماروں پہ مرزا جی کی کر
نصف ان کے جتنے پکڑیں جانور   سودا

کر ؛۔ کر، جیسے، کر دھنی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا مستعمل نہیں۔ مرکبات میں
اس کا استعمال کسی کے ساتھ ہے جیسے زرہ
کر دھنی۔

کر ؛۔ معمولی، وہ کام جس کا کرنا کوئی ہمیشہ
اپنے اوپر لازم کر لے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
کرہ ۹ہ ہاتھ دست، ید، سنسکرت۔
سنگنا ہیں باندھوں کرہ بیچ ترے گیت
آؤ مورے ہریا بے سبنے (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
کرہ ۱۰ہ ہاتھی کی سونڈ معلوم، سنسکرت۔
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
کرّا ۔ کرارا، بہت سخت، اردو، صفت
عام اور دیہاتیوں، کی زبان۔
کراٹھنا ۔ کرنا، کرنے لگنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔
کیے وہ پاؤں ہو کہ جو ہمدوش نقش پا
فریاد کرا اٹھے لب خاموش نقش پا امیر
کرّات و مرّات ۔ اول اذکرہ کی اور ثانی الذکر مرہ کی جمع ہے یہ دونوں مترادف لفظ ہیں جن کے معنی ہیں باری۔ نوبت۔ دفعہ متعدد بار بہت دفعہ۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے اور بے کے اضافے کے ساتھ بکرات و مرات زبانوں پر ہے۔
کراچی ۔ (KARACHI) پاکستان کے ایک مشہور صنعتی شہر اور بندرگاہ کا نام جو پہلے پاکستان کا دارالسلطنت تھا۔
کرارہ ۔ دوکان دار، غلہ کا تاجر، ہندی مذکر، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے اسی محل پر نور اللغات کے مؤلف نے کراڑ بھی لکھا ہے۔ یہ بھی نہیں بولتے۔

کرّار ۔ (بفتح اول و تشدید دوم) حضرت علیؓ کا لقب ۔ عربی صفت مذکر، اسم مبالغہ۔
قول فیصل۔ عربی میں اس کے لفظی معنی بار بار حملہ کرنے والا، بھگا دینے والا، خود نہ بھاگنے والا ہیں ۔ اور خصوصیت سے حیدرؓ کے نام کے ساتھ مخصوص ہے۔ یعنی "حیدر کرار"۔
پہلے تو پھرے گرد جناب شہ ابرار
اکبر سے گلے مل کے ہوئے زینت رہوار
تیوری جو چڑھی آپ علم ہو گئی تلوار
ازرق نے کہا کانپ کے یا حیدر کرار میر عشق
کرارا ۱ہ سخت کرا، پژمردہ کی ضد، خستہ وہ چیز جو دانتوں میں دباتے وقت سخت، معلوم ہو اور توڑتے وقت آواز نکلے۔ جیسے کرارا پان، کرارے بسکٹ، اردو صفت مذکر۔
آشنا گر لب جاں بخش تمہارے ہو جائیں
پان مرجھائے ہوئے ہوں تو کرارے ہو جائیں لا علم
قول فیصل۔ مونث کے لیے کراری بولتے ہیں۔ جیسے کراری لپّا کراری پٹی۔
کرارا ۲ہ تگڑا، زور آور۔ دلیر، جری، بہادر، شہ زور۔ تناور، ٹھاڈا۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ ان معنوں میں کوئی نہیں بولتا کچھ عرصے سے اس ناشتہ کے معنی میں جو حد سے زیادہ، ہو عام بولنے لگے ہیں۔ جیسے آج بہت کرارا ناشتہ کیا تھا چار بجے تک کھل کے بھوک نہیں لگی۔
کرارا ۳ہ گراں، مہنگا، اہل ہنود کی،

زبان۔ (نور اللغات)
کرارا ۴ہ وہ سکہ جس کے حرف نہ مٹے ہوں جیسے کرارا روپیہ۔ بن گھسا ہوا۔ نیا، تازہ پورے وزن کا۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔
کرارا ۵ہ ایک قسم کی شیرینی، اہل لکھنؤ کی زبان۔
خط پر جب ہم نے لکھے اس کے لب شیریں کے وصف
نکتے پاں نقطے بنے کاغذ کرارا ہو گیا
اسیر (نور اللغات)
قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔
کرارا پان ۔ وہ پان جو مرجھایا نہ ہو سخت اور خستہ ہو، اردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔
اثر یہ کچھ ہے مری جان سخت سینہ کا
کہ پان جو تری محرم ہیں کرارے ہیں راسخ
کرارا پن ۔ سختی، خستگی، مضبوطی، خستگی اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔
محل ورت ۔ اس کرارے پن کے صدقے کہ اف تک نہ کی چپت پڑی اور گھورنے لگا۔ (فسانۂ آزاد)
کرار بے فرار ۔ حضرت علیؓ کا لقب
آتش بغض و حسد سے بھاگتے تھے منزلوں
بڑھ کے تھی پدرے سے خو کرار بے فرار کی رشک
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ شعر کی اور بات ہے شعر میں کرار غیر فرار کہتے ہیں۔ کرار بے فرار کوئی نہیں بولتا کرار غیر فرار لقب ضرور ہے لیکن قلیل الاستعمال ہے۔

کرارے ھ۔ ہندی، مذکر، کرارے کی جمع، جیسے کرارے روپئے۔ حروف مغیرہ کے آجانے سے الف کی یائے مجہول سے بدل جانے کی صورت
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ جمع کے محل پر کرارے زبانوں پر ہے۔ جیسے کرارے بسکٹ یا تباسے۔ لیکن کرارے روپئے کوئی نہیں بولتا۔

کراری بات ؛۔ مضبوط بات۔ پائیدار بات

دل دہلتا ہے مجھ سے دشمن کا
کہ دلیروں کی ہے کراری بات (داغ دہلوی)

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کرارے دم ھ۔ تازہ دم، جو تھکا ہوا نہ ہو۔ استقلال کے ساتھ، مضبوطی کے ساتھ، تر و تازہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ ایسے محل پہ تازہ دم زبانوں پر ہے۔

کراڑا ھ۔ دریا کا بلند کنارا، دریا کے کنارے کا ٹیلا۔ ساحل۔ دیوناگری، مذکر۔

رستہ پوچھا تو خضر نے پھینکا
کبھی دریا، کبھی کراڑ دل میں (مؤلف)

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں اسے کگارا کہتے ہیں۔ دیوناگری زبان نہیں رسم الخط ہے۔ مؤلف تائید کرتا ہے

کرام ھ۔ (کریم کی جمع) بزرگ لوگ، سخی لوگ، بڑے لوگ، عربی مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے، صفت کی حیثیت سے عام طور سے زبانوں پر ہے۔ جیسے علماء کرام، رؤسائے کرام، شعرائے کرام وغیرہ۔ اس کی عربی وکثو ما بھی ہے جو عام طور سے زبانوں پہ نہیں ہے۔

کرامات ھ۔ کرامت کی جمع بزرگیاں۔ نوازشیں۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

کرامات ؛۔ غیر نبی یا امام سے ایسی باتوں کا ظہور میں آنا جو عموماً عادت کے خلاف ہو — خوارق العادات امر کا ظاہر ہونا۔ اردو مؤنث غیر فصیح، رائج۔

فخر کرتا تھا عبث کوہ کنی پر فرہاد
معجزہ عشق کا تھا اس کی کرامات نہ تھی (زند)

قول فیصل۔ قدیم سے دہلی اور لکھنؤ میں یہ جمع بصورت استعمال ہوتی چلی آرہی ہے۔ چنانچہ میر کا بھی شعر ہے۔

خرقہ، مندیل و ردا مست لیے جاتے ہیں
شیخ کی ساری کرامات چلی جاتی ہے (میر)

کرامات بصورت جمع بھی بولتے ہیں جو باعتبار فصحائے لکھنؤ مذکر ہے۔ جیسے میں نے شاہ صاحب کے بہت سے کرامات دیکھے ہیں جس کے سبب میں ان کا دل سے مرید ہوگیا۔

کرامات ؛۔ بڑی چیز، سرمایہ، دولت اردو قریب بہ متروک۔

جام اگر ٹوٹ گیا کون کرامات گئی
خیر خم کی رہے ساقی تری خیرات گئی (اسیر)

کرامات ؛۔ بزرگی بڑی بات بڑائی عظمت اردو، غیر فصیح رائج۔

کشتۂ ناز کو کیوں زندہ کریں آکے مسیح
تم ہی ٹھکرا دو کہ ہے اس میں کرامات ہی کیا (داغ)

کرامات ؛۔ کرشمہ، حیرت انگیز تعجب خیز اردو، غیر فصیح، رائج۔

کیوں فضہ تسلی کی تو اس میں نہیں کچھ بات
اس نے کہا بی بی وہ بڑائی تھی کرامات (اوج لکھنوی)

کرامات ؛۔ (کنایۃً) شرمگاہ۔

لنگوٹے کو آگے بڑھا لیجیے
کرامات دا تا چھپا لیجیے (شوق)

(الطریق تلازمہ یا مجاز آ) درویشوں کا عضو تناسل۔ شرمگاہ، ستر۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

کرامات ؛۔ بدفعلی، برا کام، اردو، متروک۔

لے گئے حجرے میں خادم کو کہ ہم جا پہونچے
شیخ صاحب سے کرامات نہ ہونے پائی (سودا)

کرامات ؛۔ بادشاہوں اور بزرگوں سے خطاب کا کلمہ، حضور، خداوند نعمت کی جگہ

دیکے چونری ہلانے کی خدمت
دی کرامات نے مجھے عزت (بنیسر) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب متروک ہے۔

کرامات دکھانا ھ۔ خوبی دکھانا، جوہر دکھانا، معجزہ دکھانا اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

پہلے کرو اس سے تم ملاقات مختصر
دکھلاؤ پھر اپنی کچھ کرامات (شاہ اودھ)

قول فیصل۔ اس کا لازم کرامات دکھنا بھی زبانوں پر ہے۔

کرامات والا ھ۔ صاحب کرامات جس سے کرامتیں ظہور میں آئیں، اردو، غیر فصیح، رائج

جو دل میں تمہارے وہ ان کی زباں پہ
تمہارے ہیں عاشق کرامات والے　　ظفر

کراماتی :- کرامات والا۔ کرامت دکھانے والے۔ اردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔

کراماً کاتبین :- بکسر اول و ششم و یائے معروف) (لفظی معنی بزرگ لکھنے والے) مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ ہر ایک آدمی کے ساتھ دو فرشتے تعینات ہیں۔ ایک اس کے اعمال نیک لکھتا رہتا ہے اور دوسرا اعمال بد۔ کراماً کاتبین ان فرشتوں کی صفت ہے کہ معزز ہیں اور بندوں کے اعمال لکھتے ہیں۔ کراماً کاتبین ان فرشتوں کا نام پڑ گیا ہے۔ عربی۔ مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہو گیا ہوں اس قدر افسردہ و زار و حزیں
چل دیئے ہیں چھوڑ کر کراماً کاتبین
(اکبر الہ آبادی)

قول فیصل۔ اصولی حیثیت سے کراماً کاتبین ہونا چاہئے تھا۔ لیکن عام طور سے زبانوں پر کراماً کاتبین رائج ہو گیا جو بولنے اور نظم کرنے لگے۔

کرامت :- ۱ بزرگی، عظمت، عربی مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

کرامت :- ۲ عنایت، جود، بخشش، عربی مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مثل: حضور اگر اپنے باغ کے دو سیب بھی کرامت فرما دیں گے تو میرے لئے باعث شرف و عزت ہوگا۔

کرامت :- ۳ ولی کا خرق عادت ظاہر کرنا، عجیب کام کرنا۔ اردو، حضرات اہل سنت کی اصطلاح۔

ہر سخن منہ سے نکلتا ہے کرامت ہو کر
کیوں نہ ہو قوت ادراک میں خلل　　نسیم دہلوی

کرامت :- ۴ تعجب انگیز بات ایسی بات کہ غیر نبی یا غیر امام سے ظاہر ہوتا ہو جو عادت کے خلاف ہو اردو، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہے یہ ساقی کی کرامت کہ نہیں جام کے پاؤں
اور پھر بزم میں سب نے اسے چلتے دیکھا
ناظم (فرہنگ آصفیہ)

کرامت :- ۵ خوبی، عمدگی، بزرگیاں۔ انوکھا پن، بڑائی۔ اردو، فصیح، رائج۔

بندے نے کس میں یہ کرامت نہیں دیکھی
واللہ یہ ہمت یہ سخاوت نہیں دیکھی　　انیس

کرامت دکھانا :- عجیب کام کرنا۔ خرق عادت کام یا بات کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

زاہد تجھے کرامت رنداں دکھا دوں چل
کہتے ہیں ان کی بزم میں چلتی شراب ہے　　صابر

کرامت کرنا :- کرامت دکھانا، خلاف عادت افعال کرنا، اردو، متروک۔

اب کرامت کیجئے اب معجزے دکھلایئے
خضر خط رخسار یوسف لب مسیحا ہو گیا　　منیر

کرامت نامہ :- عنایت نامہ، بزرگ کا خط، اردو، مذکر۔　(نور اللغات)

قول فیصل۔ شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

کراں :- کنارہ، انتہا، فارسی، مذکر۔

یونہی غوطے کھائے گا تو اے جواں
کس نے بحر عشق کا دیکھا کراں　　اعظم
(قران السعدین و نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا کوئی نہیں بولتا ہے کراں عام طور سے زبانوں پر ہے۔

کرانا :- کرنا کا متعدی کوئی کام دوسرے سے لینا۔ اس جگہ کروانا فصیح
(نور اللغات)

قول فیصل۔ کرانا اور کروانا دونوں غیر فصیح ہیں۔

کرانا :- سارے کی مختلف قسمیں جیسے کرانے کی دوکان، ہندی، مذکر۔　(نور اللغات)

قول فیصل۔ کرانے کی دوکان میں آٹا دال چاول اور تیل گھی وغیرہ بھی شامل ہے۔

کرانا :- (متعدی) سوپ یا کسی چیز میں رکھ کر کوڑا کرکٹ صاف کرنا، یا ایک جنس کی چیز دوسری جنس سے الگ کرنا۔ سنسکرت
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کرانٹ :- (نون غنہ) ایک پیمانہ۔ آٹھ جو کا ایک کرانٹ اور بیس کرانٹ کی ایک پائی ہوتی ہے۔ فرانسیسی مذکر۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ مجھے دریافت نہ ہو سکا کہ فرانسیسی کرانٹ کو جو اور پائی میں کیسے منتقل کر دیا گیا کرانٹ غالباً انگریزی کیرٹ (CARAT) کی بگڑی ہوئی شکل ہے ایک کیرٹ برابر ۲ ½ گرین کے ہوتا ہے کیرٹ کو ۲۴ حصوں میں تقسیم کرکے اس سے تخمینہ لگایا جاتا ہے کہ سونے میں کس قدر کھوٹ ہے۔ مثلاً ۲۲ کیرٹ سونے کا مطلب ہوا کہ ۲۴ حصوں میں ۲ دو حصے کھوٹ ہے۔ ۱۸ کیرٹ کا مطلب ہوا کہ چھ حصے کھوٹ ہے وغیرہ وغیرہ اسی طرح جواہر کی تول ہے۔ پکھراج وزن میں اتنے کیرٹ ہے۔ لال یا قوت اتنے کیرٹ : مولف تائید

کرتا ہے۔

کرانچی :- (نون غنہ) اسباب لادنے کی گاڑی
ہندی، (نوراللغات)

مونث، اسباب لادنے کی بڑی چوپہیا
یا دوپہیا گاڑی جو ستر یا چھہ تختوں کی بنی
ہوئی ہوتی ہے۔ اور اس کو بیل یا اونٹ،
گھسیٹتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے
بلکہ میونسپلٹی کی جانب سے وہ گاڑی جو عموماً
کوڑا اور غلیظ ڈھونے کے لیے ہوتی ہے۔ اور
جس میں بیل یا بھینسا جتا ہوا ہوتا ہے اس
کو کہتے ہیں۔ اب اس کا رواج کم ہو گیا ہے
اب کوڑا ڈھونے کا کام زیادہ تر ٹرک وغیرہ
سے لیا جاتا ہے۔

کرانی :- (بکسر اول) عیسائی، نصرانی
اردو، رائج۔

محل صرف۔ مجھے تم سے امید تھی کہ تم ہمارا ساتھ
نہ دوگے اور اپنا کرانی پن دکھاؤ گے۔

قول فیصل۔ یہ کرسچین کی بگڑی ہوئی شکل
ہے

کرانی :- انگریزی دفتر کا کلرک غالباً
انگریزی کلارک سے بگڑا ہوا ہے۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کرانی اردو :- مونث، وہ ہندستانی زبان
جس کو یورو شین اور یورپین اصل قاعدہ
اور لہجے کے خلاف بگاڑ کر بولتے ہیں۔ کھڑی
زبان، بے محاورہ اردو، قابل مضحکہ اردو
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

کرانی خانہ :- مذکر۔ انگریزی کا دفتر۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کیراؤ :- ایک قسم کا چھوٹا مٹر، ہندی، مذکر
(نوراللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کیراؤ :- (بفتح اول) رانڈ کو گھر میں ڈال
لینا یا رانڈ کا کسی مرد کو شوہر بنا لینا (کرنا کے
ساتھ) ہندی، مذکر، دلی کی زبان۔ (نوراللغات)

متوفی خاوند کے چھوٹے بھائی کے ساتھ
شادی کر لینا، رانڈ کو گھر میں ڈالنا۔ یہ
قاعدہ عموماً جاٹوں گوجروں اہیروں اور دیگر
چھوٹی چھوٹی ذاتوں میں جاری ہے۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

کُراہ :- (بالضم اول) ٹیڑھا، راستہ، سیدھی
راہ کے خلاف اردو، متروک۔

کسے خبر ہے کہ منزل قریب ہے کس کی
خبر نہ ہو جو کوئی راہ یا کراہ چلے تجر

قول فیصل۔ کراہ چلنا بھی مستعمل ہے۔

تھی ترقی کی جو کہ سیدھی راہ
چھوڑ کر اس کو تم چلے ہو کراہ نظم طباطبائی

کراہ :- (بالضم اول) وہ آواز جو کسی درد یا تکلیف یا بیماری
کے سبب نکلے، آہ اوہ، اردو، متروک۔

بس اسی رنج میں وہ عالی جاہ
منزلیں کر کے طے کراہ کراہ قلق

قول فیصل۔ ہمیشہ اس کا صرف مصدری
شکل سے ہوتا ہے۔ جیسے محمود کے رات
بھر کراہنے سے میں بھی نہ سو سکا تھا

نہیں بولتے۔

کراہا کرنا :- آہ آہ کرنا دردناک آواز سے
مسلسل کسی درد یا تکلیف سے آہ آہ کرنا۔
اردو صرف، فصیح، رائج۔

کراہا کیا درد سے رات بھر
سحر ہو گیا تیرا بیمار چپ ظفر شاہ

کراہت :- کروہ ہونا، عربی، اصطلاح فقہ

محل صرف۔ میں نے کہا کہ ہمیں کتاب سے کام
ہے نا کہ تقلید سے بادشاہ نے خود فرمایا کہ آئندہ
سے پڑھا کرو۔ میں نے قبول کیا مگر کتاب میں
کراہت کی روایت نکال کر دکھا دی۔
(دربار اکبری)

کراہت :- ناپسندیدگی نفرت بیزاری
گھن، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ وہاں فقط عرضی داخل دفتر نہ ہوئی
بلکہ بڑی بے نیازی اور کراہت کے ساتھ
جواب لائے کہ .... نکال دو ——
عذاب کے فرشتے دوڑے اور فوراً اٹھا دیا
(دربار اکبری)

قول فیصل۔ اس کا صرف آجانا اور آنا
ہونا اور معلوم ہونا کے ساتھ ہے۔

جب کہ واعظ بادہ کوثر ہے پاک
(آجانا) یاں کی مے میں کیوں کراہت آگئی منیر

تھی اسکی مثال ایسی کہ اک شخص بد آواز
(ہونا) جس کو کہ خود آواز سے اپنی تھی کراہت حالی

کراہنا :- درد یا کسی تکلیف کی وجہ سے
منہ سے ایک خاص قسم کی آواز نکلنا، آہ آہ
کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

نظر تھی ان کی طرف جن کو چاہتے تھے علی

نہ چین تھا کسی کروٹ کراہتے تھے علیؔ میر عشقؔ

کراہتہ" :۔ کراہت سے، از روئے کراہت۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کراہیت :۔ (بفتح اول کسر چہارم و فتح پنجم (بروزن صلاحیت) کراہت، نفرت، ناپسندیدگی، گھن، عربی، مونث، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ کراہنا وغیرہ کے ساتھ اس کا مرفہ ہی

کرایہ :۔ (بکسر اول) چوپایوں وغیرہ پر لادنے یا مکان دوکان وغیرہ میں رہنے کی اجرت کسی چیز کے استعمال کرنے کا معاوضہ، مزدوری فارسی مذکر۔ فصیح، رائج۔

نقد طاعت جو روز کرتے ہیں نذر
خلد کا پیشگی کرایہ ہے
امیر مینائی

قول فیصل۔ عوام بفتح اول بھی بول دیتے ہیں ہوائی جہاز، ریل، موٹر، رکشہ، گاڑی، ایکہ، تانگہ پر سفر کرنے کی جو اجرت دی جاتی ہے اس کو بھی کرایہ کہتے ہیں۔

کرایہ اگاہنا :۔ بھاڑا وصول کرنا۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کرایہ پر اٹھانا :۔ مکان، دوکان وغیرہ کسی کو کرائے پر دینا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ پہلے زمانے میں جو مکان دو روپے ماہانہ کرایہ پر اٹھایا جاتا تھا اب وہ دس روپے پر اٹھتا ہے۔

قول فیصل۔ اس کا لازم کرائے پر اٹھنا بھی فصیح و رائج ہے۔

کرایہ پر چلانا :۔ کرائے پر دینا، کوئی شے عارضی طور پر کسی کو باجرت دینا، اردو صرف، غیر فصیح۔

قول فیصل۔ عام طور سے "پے" کے اضافے کے ساتھ "کرائے پہ چلانا" زبانوں پر ہے۔

کرایہ پر چلانا :۔ کسی عورت کی خرچی کھانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کرایہ پہ دینا :۔ اجرت پر دینا، کسی کو کوئی چیز عارضی طور پہ باجرت دینا، اردو صرف، فصیح، رائج ہے۔

محل استعمال۔ زمانہ خراب ہے جب بھی مکان کسی کو کرائے پر دیا کیجیے، پہلے رقعہ لکھوا لیا کیجیے۔

کرایہ پر لینا :۔ کوئی شے یا مکان کسی معینہ رقم کے عوض عارضی طور پر اپنے استعمال کے لیے لینا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ انھوں نے چوک میں سید حسین کے پھاٹک کے پاس ایک کمرہ کرائے پر لیا تھا۔ (امراؤ جان ادا)

کرایہ چڑھ جانا :۔ کرایہ نہ ادا ہونا، کرایہ باقی ہو جانا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ مالک مکان ایسا بے مروت ہے کہ صرف سوا یا ڈیڑھ برس کا کرایہ اتفاق سے چڑھ گیا تھا۔ لگا سخت تقاضا کرنے
(دریائے صادقہ)

کرایہ دار :۔ کرائے کے مکان میں رہنے والا، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ مجھے اپنی زندگی میں بہت سے ایسے کرایہ داروں سے سابقہ پڑا جو تاوہندے تھے اور کرایہ لے کے بھاگ گئے۔

کرایہ دار آنا :۔ ہنڈی کا حاملہ ہونا۔ عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ہنڈی کی خصوصیت نہیں ہے عوام مزاحاً بولتے ہیں۔

کرایہ پر مکان لینا :۔ کرائے پر مکان لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل سے اپنے ہمیں وہ دور جو سمجھے تو امیر
ہم بھی اک روز کے کرایہ کا مکان دور رہے کر

قول فیصل۔ عام طور سے "پے" کے اضافے کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کرایہ کرنا :۔ بھاڑا ٹھہرانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ایسے محل پر طے کرنا یا چکانا بولتے ہیں۔

کرایہ کرنا :۔ بھاڑے پر لینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کرایہ کرنا :۔ کرایے کا انتظام کرنا، اردو صرف عوام کی زبان۔

محل استعمال۔ آپ بمبئی کا ایک طرف کا کرایہ کر دیجیے واپسی کے سلسلے میں کچھ خود انتظام کر لوں گا۔

کرایہ کو دینا :۔ نقد معاوضے پر کوئی چیز استعمال کیلئے دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے کرایہ پہ دینا زبانوں پر ہے۔

کرایہ کو لینا :۔ معاوضہ پر کوئی چیز استعمال کے لیے لینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر "کو" کے بجائے "پر" کے ساتھ بولتے ہیں۔

کرایہ لینا :۔ کرایہ وصول کرنا۔ اردو صرف

مذکر۔ فصیح، رائج۔

کرایہ لینا: مت۔ کرائے پر لینا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کرایہ لینا:- کرائے پر لینا۔

کرایہ لینے کو سودائے زلف میں لیتے
کوئی جو خانہ زنجیر سا مکاں ہوتا
آتش (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس صورت سے اب متروک ہے۔ زبانوں پر کرائے پر لینا ہے۔

کرایہ نامہ:- سرخط۔ وہ کاغذ جو مکان وغیرہ کے لینے کی بابت مالک مکان کی طرف سے یا کرایہ دار کی جانب سے بطور اقرار نامہ لکھ کر دیا جائے۔ فارسی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اب اس محل پر عام طور سے سرخط زبانوں پر ہے۔

کرائے:- کرایہ کی جمع۔ اردو، مذکر، رائج۔
عمل صرف۔ ابھی ہمیں یاد ہے کہ تم لوگوں کے کرایے باقی ہیں۔ لیکن ابھی دیں گے۔

کرائے: حروف مغیرہ کے آجانے کی صورت جیسے ہائے مختفی کو یائے مجہول سے بدل لیتے ہیں۔ اردو، رائج۔

کرب:- (بفتح اول)، اضطراب، بے چینی، بے کلی، درد، دکھ، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کروٹیں لے کے کہا شیر نے اُف اُف کی بار
بڑھ گیا کرب ہوئے موت کے ظاہر آثار
تعشق

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ اردو میں بمعنی آفت بھی مستعمل ہے۔

تھا ابھی پیش نظر معرکہ کرب و بلا
صبر میں ثانی ایوب ہوا خوب ہوا
داغ

صاحب نور اللغات نے جو مثال دی ہے اس میں لفظ کرب ترکیب کے ساتھ استعمال ہوا ہے اگر اردو میں ان معنوں میں بولتے ہیں تو ترکیب کیوں کر صحیح ہوگی۔ یہ اپنے اصلی معنوں ہی میں بولا جاتا ہے۔

کر باندھنا:- محصول مقرر کرنا، کسی کام کے کرنے کو ہمیشہ اپنے اوپر لازم کر لینا اردو، صرف متروک

تڑپنے دو دل لگا دل کو کوسے دلبر میں نہ جاؤں گا
غضب میں جان پڑ جائے جو یہ کمبخت کر باندھے
جلال

قول فیصل۔ اس کی لازم صورت "کر بندھنا" بھی متروک ہے۔

کربت:- (بضم اول و فتح سوم) کرب، بے کلی، عربی مؤنث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

کربڑا:- سفید اور سیاہ رنگ، ملا ہوا شے۔ ہندی صفت، مذکر۔
مؤنث کے لیے کربڑی ہے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ بالوں کے لیے اس کا استعمال ہے عام طور سے اس کا استعمال نہیں ہے۔ اور عام طور سے زبانوں پر کھڑبڑا (ہر دو دال ہندی) ہے۔

کربڑی ڈاڑھی:- وہ ڈاڑھی جس میں سفید اور سیاہ بال ہوں۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ "جلال نے بھی یہی لکھا ہے۔ میں نے ایسی ڈاڑھی کو عموماً لکھنؤ میں کھچڑی ڈاڑھی کہتے سنا ہے۔ مؤلف کے نزدیک دونوں طرح زبانوں پر ہے۔

کربل:- کربلا کے معنی۔ کربلا۔ وہ سرزمین جہاں روضۂ حضرت امام حسینؑ علیہ السلام ہے ہندی۔ رائج۔

حسین لکھنے سے تو جیسے مسلمینوں کے
گیا دینے کربل کو سگے آل اولاد
سودا

کربلا:- عراق عرب میں ایک جگہ کا نام جہاں حضرت امام حسینؑ نے شہادت پائی، دشمنوں نے آپ کو اور آپ کے لشکر کو پانی نہیں دیا عربی مؤنث، فصیح، رائج۔

یثرب سے کربلا کے مسافر قریب ہیں
ان کے بغیر سے وطن کو عجب بے نصیب ہیں
تعشق

کربلا:- تعزیوں کے دفن کرنے کی جگہ، اردو مؤنث، فصیح، رائج۔

غمزے سے اپنے بولے وہ کشتوں کو دیکھ کر
لو جی مری گلی نہ ہوئی کربلا ہوئی
امیر مینائی

کربلا:- (کنایۃً) وہ جگہ جہاں پانی میسر نہ ہو۔

ابرو کی دھن میں چاہ ذقن کا رہا نہ دھیان
پانی کی کربلا ہوئی کعبہ کی راہ میں
امانت (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب مخزن المحاورات نے "کربلا ہے" تاثر کیا ہے اور یہ معنی لکھے ہیں۔ کربلا جہاں حضرت امام حسینؑ کو پانی نہیں ملا تھا۔ اس کی سی حالت ہے۔ غلط ہے۔ کمال ہے۔ مؤلف تائید کرتا ہے وغیرہ کے اضافے کے ساتھ۔ اس کا استعمال ہے

مرتے تھے یوں نہ تشنہ دیدار آن کر
قاتل گلی تھی آ گئے تری کربلا نہ تھی — رند

کربلا ہونا: کسی قحط، (ڈالنا کے ساتھ) عورتوں کی زبان۔

(فقرہ) پانوں کی کربلا ڈال رکھی ہے مانگو تو بھی نہیں ملتے۔

(فقرہ) پانی کی کربلا ڈال رکھی ہے۔

(نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ پان کی کربلا ڈال رکھنا کوئی نہیں بولتا پانی کے ساتھ استعمال ہے۔

کربلا: (کنایۃً) وہ مقام جہاں بہت سے شہید دفن ہوں، مقتل، مشہد۔ عربی، فصیح، رائج۔

ہر قدم اک حادثہ تھا رہ گذار عشق میں
دل سی آبادی کو نام کربلا دینا پڑا — سراج لکھنوی

کربلائی: کربلا سے منسوب، کربلا والا، یا کربلا والی، عربی صفت، فصیح، رائج۔

غم شبیر میں ہے سالک سرشک
میری تسبیح کربلائی ہے — ناسخ

کرتا بھی ہے سادہ سے کربلائی کا
ٹھہرو حسنؑ کہ دل نہ کڑھے چھوٹے بھائی کا — مرزا دبیر

قول فیصل۔ ناموں کے ساتھ بھی اس کا استعمال ہے جیسے کربلائی نواب، کربلائی بیگم اپنے ناموں کے آگے بھی لکھتے ہیں۔ جیسے کلب علی بیگ کربلائی۔ جیون نواب کربلائی۔

کربلائے معلّٰی: تعظیماً معلی کی صفت کے اضافے کے ساتھ کربلا کو کہتے ہیں۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ہے جسم کربلائے معلی میں آپ کا
بیٹی کے دیکھنے کو سر آیا ہے باپ کا — تعشق

قول فیصل۔ جان صاحب نے بغیر تشدید کربلائے معلیٰ بر وزن (فعلی) بھی کہا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

یہاں سے جان جہاں کربلائے معلی کو
خدا دکھائے نہ پھر اس دیار کی صورت — جان صاحب

کرب و بلا: کربلائے معلی۔ وہ جگہ جہاں امام حسینؑ دفن ہیں۔ اردو، فصیح، رائج۔

تھا سبھی پیش نظر معرکہ کرب و بلا
صبر میں ثانی ایوب ہوا خوب ہوا — داغ

قول فیصل۔ ایرانیوں نے کرب و بلا بمعنی کربلا استعمال نہیں کیا ہے۔ واو عاطفہ کے ساتھ یہ استعمال ساختہ اہل ہند ہے۔

کربی: (بفتح اول) چھوٹی جوار یا باجرے کا درخت جو جوار باجرا نکالنے کے بعد کاٹ کر گائے بیل وغیرہ کو کھلاتے ہیں۔ ہندی مونث (نوراللغات م)

قول فیصل۔ اس کا مستقل درخت ہوتا ہے جو صرف چوپاؤں کے استعمال کے لیے بویا جاتا ہے۔

کر بیٹھنا: کوئی کام بے سوچے سمجھے کرنا غلطی سے جلدی میں کوئی فعل کر جانا۔ کسی بات کو اختیار کر لینا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

کون روکے گا جا کے گھر بیٹھے
جو کہا ہے وہی نہ کر بیٹھے — شوق

تیرے بیتاب کبھی آہ جو کر بیٹھے ہیں
زلزلہ آ گیا ہے سیکڑوں گھر بیٹھے ہیں — رشید

قول فیصل۔ ان معنوں میں خصوصیت کے ساتھ نہیں بولتے۔

کرپا: مہربانی، عنایت، ہندی مونث، اہل ہنود کی زبان۔

رات بھر کیجئے قیام اس جا
اپنے چیلوں پہ کیجئے کرپا — انشاء

قول فیصل۔ اس کا صرف رکھنا اور کرنا کے ساتھ ہے۔

کرپانس: (بفتح اول) روئی، لباس جو روئی سے بنایا جائے۔ سنسکرت مذکر، اہل ہنود کی زبان۔

محل مثال۔ شہنشا عمرو نے اس کے سپرد کی وہ متقاضی تھا کہ جلد طبل جنگ بجوائیے میدان میں نکل کر افراسیاب کو للکاروں شہنشا بجا کے بے ہوش کر دوں، مثل کرپانس کے کھینچ چیر کر پھینک دوں۔ (طلسم ہوش ربا)

کرپان: (بضم اول) تلوار، تیغ، شمشیر، سنسکرت مونث۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پہ بکسر اول ہے۔

کرپز: (فارسی میں بالکسر عربی سے ہے بالضم وکسر سوم اردو میں بضم سوم مستعمل ہے) مکار، حیلہ گر، صفت۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کرپزی: مکاری، حیلہ گری، فارسی مونث، (نوراللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے کوئی نہیں بولتا۔

کرّات: (کرّت کی جمع) نوبت، باری جیسے دو کرت، سہ کرت، عربی مونث (نوراللغات)

…ل تفصیل ۔ کوئی نہیں بولتا ۔

کرتا استاد نہ کرتا شاگرد :۔ مشق سے استاد پر شاگرد سبقت لے جاتا ہے اگر استاد ہاتھ پیر دھرے بیٹھا رہے ۔ اردو، مثل، رائج ۔

کرتا پشیمان نہ کرتا ارمان :۔ تجربے کے بعد ہی انسان کسی کام کی اونچ نیچ سمجھ سکتا ہے ۔ مومن کا شعر گویا اسکی شرح ہے

ایک ہم ہیں کہ ہوئے ایسے پشیمان کہ بس
ایک وہ ہیں کہ جنھیں چاہ کے ارماں ہوں گے

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل طلسم ہوش ربا میں یہ مثل اس طرح درج ہے "کرتا ارمان نہ کرتا پشیمان" جیسے جہاں بیٹھوں گی لاکھوں کی لال رہوں گی ۔ میں کیوں کسی بالزادی کو سوت بناؤں یہ تو وہی مثل ہوئی کہ کرتا ارمان نہ کرتا پشیمان ۔

(طلسم ہوش ربا)

یہ عورتوں کی زبان ہے لیکن اب دونوں طرح بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے ۔

کرتا دھرتا :۔ کام کرنے والا، پوری طرح کام انجام دینے والا ۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان ۔

محل نثر ۔ خدا رکھے چچا جان نے مسجد بنوائی اور اس کے کرتا دھرتا وہی ہیں ۔ لیکن اہل محلہ کہتے ہیں کہ ہماری ہے ۔

کرتا دھرتا :۔[۲] خالق، پیدا کرنے والا ۔

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ کرتا دھرتا بول کے خالق مراد نہیں لیتے ۔ لیکن خالق کو کرتا دھرتا کہا جا سکتا ہے ۔

کرتا دھرتا :۔[۳] مالک، مختار،

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ ان معنوں کے ساتھ کوئی اس کی خصوصیت نہیں ۔

کرتا دھرتا :۔[۴] تجربہ کار، واقف کار،

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ ان معنوں کے ساتھ اس کی کوئی خصوصیت نہیں ۔

کرتار :۔ (فارسی میں کردگار) خالق خدا ہندی، مذکر ۔

ایک نار کرتار بنائی
سنگ سے تن پر لالی چھائی
اور کہوں کیا اس کے آگے
نام میں یوں پھر بھابی لاگے

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں ۔

کرتب :۔[۱] کام ہنر، فن، استادی، ہاتھ کی صفائی ۔ شعبدہ بازی، اردو، مذکر غیر فصیح، رائج ۔

حسن کے نشے سے گو مست ہیں آنکھیں لیکن
اپنے کرتب میں ہے ہشیار یہ چتون کی نظر

کرتب :۔[۲] سپہ گری کا ہنر

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس معنی کے ساتھ اس کی خصوصیت نہیں ہے ۔

کرتب :۔[۳] عیاری ہوشیاری چالاکی اردو، قلیل الاستعمال ۔

بدل کے بھیس کر گڑیاں کے گھر میں
گئی ہنگام میں ہولی کے جب میں
تو اپنی باجی سے بولی وہ نگیں
کہ اسے بی دیکھو تو گڑیاں کے کرتب

(رنگین دہلوی)

کرتب دکھانا :۔ ہنر دکھانا، کمال دکھانا سپہ گری کا ہنر دکھانا ۔

(فقرہ) وہ اپنے تیر اندازی کے کرتب دکھانے لگے ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ سپہ گری کی کوئی خصوصیت نہیں ہے ۔ کسی فن میں اپنا کمال دکھانے کے لیے کہہ دیتے ہیں ۔

کرتب کی بدیا :۔ کرتب کی بدیا ہر کام مشق سے ہوتا ہے ۔ مثل، دہلی ۔

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ کرتب کی بدیا اہل لکھنؤ نہیں بولتے کرتے کی بدیا بولتے ہیں ۔ دہلی کی کوئی خصوصیت نہیں ۔

کرتبی :۔ ہنر دکھانے والا، چالاک صفت) ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ کمی کے ساتھ عورتیں کرتبی بول دیتی ہیں ۔ لیکن کرتبیا زبانوں پر نہیں ہے ۔

شعبدہ گر کے معنوں میں بھی عورتیں بہت کمی کے ساتھ کرتبی بول دیتی ہیں

کرتوت :۔[۱] (بفتح اول و واؤ معروف) برے کام، حرکات ناشائستہ بطور جمع مستعمل ہے ۔ ہندی مذکر، عوام کی زبان انشا نے مونث کہا ہے ۔ مونث ہی فصیح ہے ۔ (معین الشعراء)

بڑا جگر ترا انشا ارے تو تہ سے مر

کب تلک میں تیرے کرتوتوں کو کھول ڈھاپ ڈھا ڈھانپ

انشاء۔ (نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ صرف عورتوں کی زبان ہے۔ اور جمع ہی کے ساتھ اس کا استعمال ہے مذکر و مونث کا سوال ہی نہیں۔ یہ لفظ اردو ہے۔

قسمت کی برائی ہے یہ تقدیر کا ہے کھیل
خود اپنے ہی کرتوت سے برباد ہے یہ اندھیر محمد اسمٰعیل

کرتوت :۔ (بفتح اول و واو معروف) جادو، ٹونا۔

غضب ہے کہ رنگین کا دل بگاڑنے کو
نیا روز کرتا ہے کرتوت خوب

رنگین دہلوی۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کرتوت :۔ (طنزاً) ناموری یا شہرت کا کام۔ جیسے "دیکھ لی تیرے باپ دادا کی کرتوت" (نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کرتو ڈر نہ کر تو بھی ڈر، کر تو کرنہیں تو خدا کے غضب سے ڈر :۔ یا کسی بے گناہ پر یہ الزام ہو تو کہتے ہیں۔ یعنی خدائے تعالیٰ سے ہر وقت پناہ مانگنا چاہئے مثل (نوراللغات)

قول مہذب۔ پہلی مثل اہل لکھنؤ نہیں بولتے دوسری عام طور سے عورتیں بولتی ہیں۔

کرتہ :۔ ایک خاص قسم کا قمیص نما پیراہن یا لباس جو اکثر شیرازی وغیرہ کے نیچے پہنتے ہیں۔ (ف، فصیح، رائج)

کرتہ تن اطہر سول عربی کا
زیب کمر پاک کمر بند علیؑ کا انیس

قول فیصل۔ صاحب نوراللغات نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے "وہ قمیص جس میں کف نہ ہوں (اہل لکھنؤ قمیص اور کرتے میں فرق کرکے بولتے ہیں۔ کرتے کی ساخت اور ہوتی ہے اس میں کلیاں ہوتی ہیں قمیص کی ساخت اور ہوتی ہے جس میں کف ہونا ضروری ہے اور سامنے کی جیب، اور کرتے میں کلیوں کے پاس جیب ہوتی ہے۔ کرتا بغیر کف کا بھی ہوتا ہے اور کف دار بھی۔ (نیز کثرت سے زبانوں پر استعمال ہے کہ عام میں اردو سمجھتے ہوئے اس کا املا الف کے ساتھ "کرتا" کر دیا۔

کرکھی :۔ ایک قسم کا اناج۔ ہندی مونث (لوریہ) ایک قسم کا اناج جو خشخاش یا کنگنی کی مانند چھوٹا چھوٹا ہوتا ہے اور اسے بھون کر گڑ کی بٹ میں ملاتے اور گزک کی طرح کھاتے ہیں۔ کلتھ۔

(نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کرتی :۔ (بضم اول و سکون دوم) بے آستینوں کا بنیائن، اونچا کرتا جسے عورتیں پہنتی ہیں۔ اردو مونث، عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال۔

جملہ صرف۔ کسی جا سن رسیدہ عورتیں برقع پوش کرتی از اور بند گریاں ہچکیں لیے موجود۔ (فسانہ عبرت)

قول فیصل۔ اس کی جمع کرتیاں اور کرتیوں ہے۔

پتنگوں نے بھی اترا کر غضب کی شوخیاں کی ہیں
گلے میں کرتیاں رنگیں قبائیں دھوپ چھاؤں کی

نظم طباطبائی

قول فیصل۔ آج سے پچاس سال قبل عام طور سے کرتی کا استعمال تھا۔ بغیر انگیا کے بھی کرتی پہنتی تھیں اب کرتی کا رواج قریب قریب ختم ہو گیا۔

کرتی :۔ فوجی وردی کی جاکٹ۔ جیسے لال کرتی کی پلٹن۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اب یہ قلیل الاستعمال ہے۔

کرتی :۔ بانات کی چھوٹی قمیص جو کہار پہنتے تھے۔ اردو، قریب المتروک۔

کہاروں کی زربفت کی کرتیاں
اور ان کے سب اوروں کی پھرتیاں میر حسن

کرتی اٹھا اٹھا کے کوسنا :۔ شرم حیا کو بالائے طاق رکھ کر کوسنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

کرتے دھرتے بن نہیں آتی، کرتے دھرتے بن نہیں پڑتی :۔ کچھ کام نہیں ہو سکتا۔ کچھ کرتے بن نہیں پڑتی (منفرد) ماں بیچاری عجیب مشکل میں تھی۔ کچھ کرتے دھرتے بن نہ آتی تھی۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اسی جگہ کرتے دھرتے بن نہ آتی تھی جیسے مہری ہونا گیا۔ بیگم صاحب ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے کچھ کرتے دھرتے بنتی ہی نہ تھی۔ (فسانۂ آزاد)

لیکن اب ہر طرح اس کا صرف قلیل الاستعمال ہے۔

کرتے کی سب بدیا ہے:- عمل کرنے کا میابی ہوتی ہے۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ صرف کرتے کی بدیا زبانوں پر ہے۔

ڈھونڈے گا جو وہ پائے گا بھی ضرور
کہ ہے کرتے کی بدیا مشہور (نظم طباطبائی)

کرج:- مذ (بفتحتین) قرض، ادھار، اردو عوام اور دیہاتیوں کی زبان۔

پیسے مرے کرج ہیں اک سپاہی کے پاس
اس بگڑے بنئے کی اب بھی کو ہنس ہو گی آس (سودا)

کرجانا:- (بفتح اول) کر لینا۔ کر گزرنا۔ کر ڈالنا، زندگی میں کسی کام کو پایہ تکمیل تک پہونچا دینا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

کرجانا:- ف (بکسر اول) کسی دھار دار چیز کی دھار کا کند ہو جانا، دھار کا برابر نہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سخت جاں وہ ہوں کہ دو حربوں کے ساتھ
مڑ گئی تلوار خنجر کر گیا (شاد)

کرجائے ڈاڑھی والا پکڑا جائے مونچھوں والا:- جرم نہ کرنے پر مجرم ٹھہرنے کی جگہ مستعمل ہے۔ کسی کا قصور اور کوئی ملزم شمار۔ (نور اللغات)

(چوں کہ معمر آدمی پر اگر اس کا قصور بھی ہو تو کم گمان ہوتا ہے اور جوان پر اگر وہ بے قصور بھی ہو تو جلد اعتماد جاتا ہے اس وجہ سے یہ کہاوت بن گئی۔) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے لکھنؤ کی عورتیں "کرے ڈاڑھی والا پکڑا جائے مونچھوں والا" بولتی ہیں۔

کرجگ:- زمانہ حال، کام کرنے کا زمانہ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں

کرچ:- مؤ (بکسر اول و فتح دوم) ایک قسم کی خنجی تلوار جو اکثر فوجی افسروں کے پاس ہوتی ہے۔ اردو مونث، رائج۔

محل صرف۔ زمانہ پولیس مقرر ہو جو رات کو پہرہ دیا کرے زنانی کچہریاں ہوں، زنانی پارلیمنٹ مقرر ہو زنانہ فوج باقاعدہ ہو جن کے پاس کالے کرچ، تلوار، بندوقوں کے تیر مژگاں اور تیغ نگاہ کے قدرتی ہتھیار موجود ہوں اور وہ زنانہ علاقہ رات کو حکومت کیا کرے۔

(زنان بھگرو کا لکچر۔ از گلدستہ ظرافت)

کرچ:- مؤ (بکسر اول و فتح اوسط) ریزہ، ٹکڑا، شیشہ کا چھوٹا ٹکڑا، ہڈی کا چھوٹا ٹکڑا۔ اردو، فصیح رائج۔

محل صرف۔ بڑا کہیں ٹوٹ ناٹ جائے تو آئینہ کا آئینہ غارت ہوا اتنا ہی خفا ہوں اور کہیں خدا نہ کرے پاؤں میں کرچ چبھ جائے تو اور آفت ہو۔ (بنات النعش)

کرچکنا:- کوئی فعل ختم پر پہونچنا، کوئی کام کر نا کسی کام کا انجام کو پہونچنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ہم ایک ضرورت سے جا رہے ہیں جب تم کام کر چکنا تو لازم کو سب سامان دکھا کے وقت پر چلے جانا۔

کرچھا:- مذ (بفتح اول) ایک ڈنڈی دار پیالہ نما ظرف کا نام جو لوہے کا ہوتا ہے اور جو گھی وغیرہ داغ کرنے کے کام میں آتا ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ دیہاتی اس کو کرچھل کہتے ہیں یا کرچھلی کہدیتے ہیں۔

کرچھال:- (بفتح اول) زقند، جست اردو، متروک۔

محل صرف۔ آہوان صحرا کرچھال بھرتے ہوئے ادھر آئے۔ (طلسم خیال سکندری)

کرچھلی:- کم قیمت تلوار۔ ہندی، مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کرچھی:- گھی داغ کرنے کا لوہے یا پیتل کا پیالہ نما ظرف جو عام طور سے لوہے کا ہوتا ہے۔ اردو مونث، عورتوں کی زبان

کرچی:- ہڈی یا دانت یا شیشہ وغیرہ کا چھوٹے سے چھوٹا ٹکڑا۔ اردو مونث عوام کی زبان۔

(نور اللغات)

کرچیاں، کرچیں:- ہڈی یا شیشہ یا چینی کے چھوٹے چھوٹے ریزے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ اس اندراج سے دھوکا ہوتا ہے کہ کرچیاں اور کرچیں دونوں کرچی کی جمع ہیں حالانکہ کرچیاں کرچی کی اور کرچیں کرچ کی جمع ہے اور اسے بجائے کرچی کے کرچ لکھنا چاہئے تھا۔ یہ امر قابل اظہار ہے کہ لکھنؤ میں کرچ اور کرچیں کے سوا کرچی اور کرچیاں رائج نہیں۔ مؤلف تائید کرتا ہے۔

کرخت:- (بفتح دوم) درشت

ناہموار) کڑا، سخت، درشت، فارسی، صفت فصیح، رائج۔

پہلے سے جانتی جو میں کم بخت
ایسے کرلوگی اپنے دل کو کرخت — قلق

کرخت آواز:- کڑی آواز، وہ آواز جو کانوں کو تکلیف دے یا ناگوار معلوم ہو، اردو فصیح، رائج۔

کرختگی:- کڑاپن، سختی۔ فارسی، مؤنث، (نوراللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے قاعدہ یہ ہے کہ جن الفاظ کے آخر میں ہائے ہوز ہوتی ہے اس میں ہائے ہوز کی جگہ گی کا اضافہ کر کے استعمال کرتے ہیں۔ جیسے برجستہ سے برجستگی خستہ سے خستگی۔ برہنہ۔ برہنگی۔ وغیرہ۔ لیکن چوں کہ اس لفظ کرخت کے آخر میں ہائے ہوز نہیں ہے۔ عام طور سے بکثرت چہارم زبانوں پر ہے۔ اگر فارسی کے کسی مستند کے کلام میں نہ ملے تو اردو کا حکم جاری کیا جائے گا۔

کرختی:- کڑاپن، سختی، فارسی مؤنث متروک۔

پڑے اس ہی میں کرختی ہے
تختہ تختہ ہوئی یہ سختی ہے — میر (ہالی)

وہ چھاتیوں کی غضب تھی سختی
کب سیب میں ایسی ہے کرختی — اختر (شاہ اودھ)

کرفہ:- (بضم اول و سکون دوم) ایک مقام کا نام ہے جہاں کے باشندے بہت بہادر اور سرکش ہوتے ہیں۔ عربی مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ عربی میں اس کی جگہ اکراد ہے کرد میں رہنے والے کو کردی کہتے ہیں

ترکمانی صولت اور مغلی جلالت ہم میں تھی
عزم کردی ہم میں تھا، بدوی حمیت ہم میں تھی — حالی

کرڈا:- (بفتح اول) ٹاکوٹی ایک سکے کو دوسرے سکے میں تبدیل کرنے میں جو کمی ہو نئی پرانی چیزوں کے تبدیل کے فرق کی رقم۔ اناج وغیرہ کے کوڑا کرکٹ کا خاص حصہ جو وزن میں کم کیا جائے۔ ہندی مذکر۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے عوام لکھنؤ اناج کے لئے بولتے ہیں جو کوڑے کرکٹ کے نام سے کاٹا جاتا ہے۔

کردار:- (بالکسر) طرز، روش، چلن، فعل عادت۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

بینا ہوں اگر آنکھیں ارباب دغل دیکھیں
جبہ میں چھپائے ہیں کردار نہیں چھپتے — تجر

کر دکھانا:- عمل کر کے دکھا دینا۔ کر ڈالنا کسی اہم کام کو انجام دے دینا۔ اردو مصدر غیر فصیح، رائج۔

بات پہ اپنی جو ہم آتے ہیں
جو جو کہتے ہیں کر دکھلاتے ہیں — قلق

ہم منہ سے جو نکالیں گے وہ کر دکھائیں گے
باتوں میں گر فریب نہیں لاف بھی نہیں — نامعلوم

قول فیصل۔ اسی محل پر کر دکھلانا بھی رائج ہے جو غیر فصیح ہے۔

دل پہ رکھیں جو یہ تم دکھلائیں
جو تم سے ہو وہ یہ کر دکھلائیں — مرزا شوق (لواب)

کردگار:- (بکسر اول و سکون دوم و کسر سوم) خدا، پروردگار، اللہ فارسی، مذکر فصیح، رائج۔

جیسے ہی نصف نور ملا نصف نور سے
لب کو کردگار نے دیکھا غرور سے — جوش ملیح آبادی

کردنی:- کرنے کے لائق، فارسی صفت (نوراللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کردنی بھلے:- اشکال۔ اردو، (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی زبان نہیں۔

کردنی خویش آمدنی پیش:- برے کام کا نتیجہ برا ہوتا ہے۔ فارسی۔ مثل، (نوراللغات)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے

کردہ:- کیا ہوا، آزمودہ، عمل میں لایا ہوا فارسی، صفت، قلیل الاستعمال۔

ناکردہ گناہوں کی بھی حسرت کی ملے داد
یا رب اگر ان کردہ گناہوں کی سزا ہے — مرزا غالب

کردہ پشیمان ناکردہ ارمان:- اس فعل کی نسبت کہتے ہیں جس کا کرنے والا پچھتائے اور نہ کرنے والا تمنا کرے

واقعی کردہ پشیمان نہ کردہ ارماں
جس کو معشوق بنایا وہی قاتل ٹھہرا — بحر

(نوراللغات)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ پڑھا لکھا طبقہ بول دیتا ہے۔

کردہ خویش آید پیش:- جیسا کیا آگے آتا ہے۔ یعنی جو جیسا کرتا ہے ویسا پھل پاتا ہے (فرہنگ مثالی)

قول فیصل۔ کبھی کبھی تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا ہے

کردھر لینا :- انتقام کرلینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ تم ہی جس طرح چاہو کردھر لو۔ (ابن الوقت)

کردھنا :- موٹے قسم کی زنجیر جسے اہل ہنود کمر باندھتے ہیں۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

محل استعمال۔ چالاک بہت جلد صورت جلاد بنا چہرہ سیاہ کیا۔ ہیبت صورت ہو کر کردھنا باندھ کر جوڑا تنہا باندھ ماراہاتھ میں لیا۔ (طلسم ہوشربا)

کردھنی :- (کر۔ کمر۔) ایک قسم کی زنجیر جسے اطفال ہنود کمر میں باندھتے ہیں۔ ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اطفال کی قید نہیں بڑے چھوٹے سب پہنتے ہیں۔ عورتوں کا ایک قسم کا زیور بھی ہے۔

کافر خط اسٹو بدن کا
تیری سونے کی کردھنی ہے — ناسخ

کردیکھنا :- آزما کر دیکھ لینا، تجربہ کرنا۔ کسی کام کو کرکے اس کی برائی بھلائی سے واقفیت پیدا کرنا۔ تجربہ حاصل کرنا۔ آزمانا۔ (نور اللغات و مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ عام طور سے اس جگہ کرکے دیکھنا زبانوں پر ہے۔

کررکھنا :- بس میں لانا۔ قبضے میں لانا، اپنا بنا لینا، اپنا مطیع بنا لینا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محبت آدمی سے آدمی کو ہو ہی جاتی ہے — ذوق
جو کر رکھے تو کیا کر لی کسی کا ہو نہیں سکتا

ایک سے بہتر ہے رہنا میں کہ ہو کر دو رہے
کر رکھے اپنا کسی کو یا کسی کا ہو رہے — احسن

کڑر کڑر :- کسی چیز کے ٹوٹنے کی آواز۔ ہندی، مونث۔

قول فیصل۔ چھت پر بوجھ پڑا کڑیاں کڑر کڑر بولنے لگیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ مذکورہ بالا معنوں میں نہیں بولتے بلکہ دانتوں سے چبانے کی آواز کے لیے بغیر رائے ہندی (کرکر کرنا) عام طور سے زبانوں پر ہے۔ جیسے باجی کا نو برس کا لڑکا پاؤ بھر برف کا ڈلا کرکر کرکر چبا کر کھا گیا۔

کرسٹان :- عیسائی انگریزی میں کرسچین ہے۔ (کرنا ہونا کے ساتھ) مذکر کرائسٹ کا پیرو، کرسچین، کرسٹان نجات دہندہ کا پیرو۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ وہ کرسٹان اس ہندی کو کہتے ہیں جس نے عیسائی مذہب اختیار کرلیا ہو۔ ہر ملک اور قوم کا عیسائی کرسٹان نہیں کہلاتا کرسٹان کو تحقیر سے کرنٹا کہتے ہیں۔ جو علیحدہ درج ہے۔ مگر خیال ہے کہ کرسٹان کے ذیل میں لکھنا چاہیے تھا۔ صاحب فرہنگ اثر جو لکھا ہے۔ لکھنؤ کے عوام بالخصوص خدمتیں تحقیر کے محل پر اس لفظ کا استعمال کرتی ہیں اور کرنٹا کوئی نہیں بولتا۔

کرسچین :- (Christian) (بجزم اول و دوم بسکون جہارم و فتح پنجم) عیسائی، نصرانی، حضرت عیسیٰ کے ماننے والے۔ ان کی مذہبی کتاب انجیل ہے۔ انگریزی، رائج۔

کرسمس :- بڑا دن ۲۵ دسمبر حضرت عیسیٰ کی پیدائش کا دن، انگریزی، مذکر، رائج۔

کرسی :- (بفتح اول وکسر سوم) اپلوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اور چورا، ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کرسی :- (بضم اول وکسر سوم) چھوٹا تخت جس کو فارسی میں صندلی کہتے ہیں۔ عربی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔

کرسی :- خدا تعالیٰ کا ملک، اس کی قدرت اور تدبیر، عربی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کرسی :- آٹھواں آسمان، فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ "طبقہ آسمان، ہر ایک آسمان" چنانچہ، یہ معنی ظہیر، فاریابی اور سعدی کے شعر سے بھی معلوم ہوتے ہیں۔

نہ کرسی فلک نہد اندیشہ زیر پا
تا بوسہ بر رکاب قزل ارسلان — فاریابی

چہ حاجت کہ نہ کرسی آسمان
نہی زیر پائے قزل ارسلان — سعدی

کرسی :- کسی حرفوں کے دائروں کی مد و ملنی اور تحریر میں ایک دوسرے کے برابر ہونا جیسے حروف کی کرسی، فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ خوشنویسوں کی اصطلاح ہے

کرسی :- مکان یا عمارت کی بنیاد کی اونچائی

عمارت کی سطح زمین سے اونچائی جو باہر کا پانی اندر آنے سے محفوظ رکھتی ہے۔ فارسی مونث فصیح، رائج۔

کیا ہی دلچسپ ان کی کرسی تھی
ہر جگہ پر نگاہ حسرت تھی نفیر

کرسی مذکر پیڑھی، پشت، خاندان، اردو (نوراللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں اب کوئی نہیں بولتا

کرسی ہٹ زینہ، درجہ، اردو۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

کرسی بٹ بارہ بنکی کے قریب ایک قصبہ کا نام ہے۔ اردو رائج

مونث ہے مضمون کرسی کا احمق مثل میں کیا لے
وہ دل نہیں ہے اب جو کروں یار کی تلاش
(جان صاحب)

قول فیصل۔ یہ قصبہ اپنی بیوقوفی کے اعتبار سے مشہور ہے یہاں کے باشندے بہت سیدھے اور عقل کے دشمن ہوا کرتے تھے۔

کرسی ہٹ بید یا لکڑی کی بنی ہوئی شے جس پر بیٹھا جاتا ہے فارسی مونث فصیح، رائج

اوڑھک عصمت خم ہو کیوں عرش تیرا دماغ
چرخ ہفتم تیری کرسی سے کیا ہم نام ہو
یا پھر وہ بکر کرسی پر میاں الہام سمجھے ہیں
ظہیر لکھنوی

کرسی ہٹ وہ بلندی جو صحن مکان سے زیادہ ہو۔ اردو رائج۔

کرسی ہٹ عہدہ، مخصوص جگہ، فارسی مونث فصیح، رائج۔

علی ہذا جب سے انگریز گئے ہیں بہت سے یہ ارمان دل کے دل ہی میں رہ گئے کہ کرسی عدالت ہم کو مل جاتی۔

کرسی بچھانا:۔ کسی کے بیٹھنے کے لیے کہیں پر کرسی رکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع عرش پر کرسی بچھائے ہے مرا ذہن رسا محسن کاکوری

قول فیصل۔ اس کا صرف لگانا، اور رکھنا کے ساتھ بھی ہے۔ لیکن لگانا غیر فصیح ہے۔

کرسی دینا ہٹ بیٹھنے کے لیے کرسی دینا خصوصاً کسی کے واسطے کرسی چھوڑ کر کھڑا ہونا، آؤ بھگت اور تعظیم و تکریم سے بٹھانا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

کرسی دینا ہٹ عمارت کو سطح زمین سے بلند کر کے بنانا مکان کو بلندی دینا، اردو مصدر معماروں کی اصطلاح۔

کرسی زر ہٹ وہ کرسی جس پر سونا چاندی منڈھا ہوا ہو بادشاہوں کے بیٹھنے کی کرسی فارسی مونث، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اہل فارس کرسی زر نگار بھی بولتے ہیں۔ فارسی میں آفتاب کے معنوں میں بھی کرسی زر مستعمل ہے۔ لیکن اردو میں اس کا استعمال نہیں ہے۔

کرسی کا احمق ہٹ کرسی اودھ میں ایک قصبہ کا نام ہے جہاں کے باشندے بیوقوف سمجھے جاتے ہیں، بالکل بیوقوف

وہ کرسی کے پرلے احمق ہیں جو دو دن کی کہت میں
کبھی تو نکلے موذی کبھی بالو نکلتے ہیں
جان صاحب (نوراللغات)

کرسی نامہ ہٹ نسب نامہ نسب کا شجرہ

مذکر۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کرسی نشین ہٹ دربار میں کرسی پانے والا۔ وہ جسے دربار میں بیٹھنے کی کرسی ملتی ہو۔ معزز، فارسی، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ انگریزوں کے دور میں وائسرائے کے دربار میں کرسی نشین شہزادگان و رئیسان کے لیے کرسیاں اور نشستیں مخصوص تھیں۔

کرسی نشین ہٹ تہ نشین۔ جیسے بات کا کرسی نشین ہونا۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اب متروک ہے۔

کرسی نشین ہٹ مرتبہ حاصل کرنے والا کامیابی حاصل کرنے والا۔ (آہ کلکتے)

ع دولت وحسیاد مثل شرر ...
تری آہ کرسی نشین ہو چکی (نوراللغات)

قول فیصل۔ اب متروک ہے

کرسی نشین ہونا۔ ہٹ ٹھیک نکلنا، سچا ہونا، کارگر ہونا، اردو مصدر، متروک۔

قول فیصل۔ تدبیر، حکم، پیشنگوئی وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف تھا۔

(تدبیر) دیکھو تمہاری تقدیر پلٹ گئی تدبیر کرسی نشین ہوئی۔ (طلسم ہوشربا)

(حکم) جو میں نے حکم لگایا تھا آپ کو جو ہوگا وہ کرسی نشین ہوا۔ (طلسم ہوشربا)

(قول) مرحمت کرم مرحمت سے کیا داری حالانکہ حضور نے وعدہ فرمایا اس نے نام بر آں شیرزن کا لے کر بچا یا۔ موقعی میری ان کے بھلی و مقابلے پر آیا۔ اب تو لڑکی کا قول کرسی نشین ہوا۔ (طلسم ہوشربا)

کرشمہ :- آنکھ کا اشارہ، ابرو کا اشارہ
ناز، غمزہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

تلون کی بھی حد ہے اک نگہ اتنے کرشمے ہوں
حیا آئے حجاب آئے غضب آئے عتاب آئے — نظم طباطبائی

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اس
لغت کو بفتح اول و دوم و سکون سوم لکھا ہے)
اور یہ بھی لکھا ہے کہ بعض لغات میں بکسر اول و دوم
و فتح اول و کسر سوم بھی ہے۔ فارسیوں نے چشمہ
کے قافیوں میں استعمال کیا ہے۔

کند عشق از نکاب یک کرشمہ
زچشمت خوں کرا در چشمہ چشمہ "

صاحب قاموس الالفاظ نے بکسرتین لکھا ہے
لیکن عام طور سے اہل لکھنؤ بفتح اول و کسر دوم
ہی بولتے ہیں۔

کرشمہ :- عجائبات، عجیب بات، شعبدہ
انوکھی بات (دیکھنا، دکھانا کے ساتھ) اردو،
فصیح، رائج۔

ناز، ادا، آن، حیا، غمزہ، کرشمہ، شوخی
لے گیا دل کو اڑا کر کوئی ان ساتوں میں — امیر مینائی

قول فیصل۔ اس کا صرف دیکھنا، دکھانا کے
ساتھ بھی ہے۔

دیکھنا: میں سرگوشیاں غیر دل سے اشارے دیکھے
آج آنکھوں سے کرشمے ترے سارے دیکھے — انتر

دکھانا: ہمیں بیکدہ پر آج جو ہیں شیشہ و ساغر
کرشمہ چشم ساقی نے دکھایا کچھ نہ کچھ ہوگا — ظفر

کرشمہ :- نشان، علامت، نمونہ۔ اردو
فصیح، رائج۔

نہ جگر تھا کوئی ملک و دولت کا تھا وہ
کرشمہ اک ان کی جہالت کا تھا وہ — حالی

قول فیصل۔ قدرت کا کرشمہ بھی زبانوں پر
ہے۔

کرشمہ :- چال، دھوکا، فریب کرامت
اردو، قلیل الاستعمال

زہے کرشمہ کہ یوں دے رکھا ہے ہم کو فریب
کہ بن کہے ہی انہیں سب خبر ہے کیا کہیے
(مرزا غالب)

کرشمہ دکھانا :- ناز دکھانا، غمزہ
دکھانا، اردو مصدر، فصیح، رائج

وہ کرشمے شان رحمت نے دکھائے روز حشر
ہیچ اٹھا ہر بے گنہ، میں بھی گنہ گاروں میں تھا — انیس

قول فیصل۔ نئی عجیب، اور انوکھی بات ظاہر
کرنے کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔

نہ ہو صوفی صفا گر تجھ میں لیکن
کرشمہ کوئی دکھلانا پڑے گا — حالی

کرشمہ ساز :- کرشمہ دکھلانے والا،
کرشمہ بنانے والا، ادا و ناز دکھانے والا۔
فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے — حسرت موہانی

کوئی تھی بھاں متی سے زیادہ شعبدہ باز
کرشمہ ساز کوئی ٹٹیوں سے تھی نٹ کھٹ — شاد

قول فیصل۔ اسی محل پر کرشمہ سازی
بھی بولتے ہیں۔

کرشمہ سنجی :- کرشمہ کی تہ تک پہنچنا
فارسی ترکیب قلیل الاستعمال۔

محل نثر۔ شائقان ادائے محبوب تعجب
کو اس کی کرشمہ سنجی پہ بجائے۔
(طلسم ہوش ربا)

کرشن :- (कृष्ण) کنھیا جی
کا نام۔ ہندی مذکر صفت۔ (نور اللغات)
(۱) سیاہ، کالا۔ سانولا۔ اندھیرا۔ اجلا کا
نقیض، تاریک، جیسے کرشن پکش یعنی
اندھیرا پاکھ۔
(۲) مذکر، وشنو کا آٹھواں اوتار کنھیا
جی، بلدیو جی کے بیٹے اور راجہ کنس کے
بھانجے کا نام۔ (فرہنگ آصفیہ)

کرشن پکش :- چاند کے اخیر دن
جن میں اول اندھیرا رہتا ہے۔ وہ پندرہ
دن جن میں چاند گھٹتا رہتا ہے۔ اندھیرا
پاکھ۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں

کرفس :- (بفتح اول و دوم) اجوائن،
خراسانی، عربی مونث، اطباء کی اصطلاح

کرفیو :- فساد ہونے یا فساد کے خوف
سے حکومت کا عام شہریوں پر یہ پابندی
عام کرنا کہ وہ مقررہ وقت کے اندر نہ
شارع عام پر دکھائی دیں اور نہ گھر سے
باہر نکلیں اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں
کو گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ انگریزی، رائج۔

قول فیصل۔ اسی کو کرفیو آرڈر بھی کہتے ہیں

کرک :- ٹیس، درد، پیڑا، دکھ، تکلیف
کسک، ہندی مونث

بالم بیدیا کے پکڑ دکھائی باڑھ
برابر یہ جانے نہیں کرک کلیجے مانڈھ — دوہا
(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو کا اس سے کوئی
تعلق نہیں۔

کرک: (ع) سرطان، کیکڑا، سنسکرت
مذکر۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔
کرک: (ع) برج سرطان۔ چوتھی راس
(منطقۃ البروج راس منڈل) میں ایک نشان
جو بشکل کیکڑا ہے گردش آفتاب کی شمالی حد
کو ظاہر کرتا ہے (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ یہ منجمین کی خاص اصطلاح
ہے۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
کرکٹ: (بفتح اول وسوم) گھاس پھوس
کوڑا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ تنہا مستعمل نہیں کوڑا کرکٹ ملا
کے بولتے ہیں۔
کرکٹ: (Cricket) انگریزی
بکسر اول و دوم و کسر سوم تھا۔ اردو میں۔ اردو
میں (با کسر دو کسر سوم ہے) گیند بلا۔ انگریزی
مونث، رائج۔
قول فیصل۔ اس کھیل کا طریقہ یہ ہے کہ ایک
تھاپی اور گیند ہوتا ہے۔ اور تین لکڑیاں
زمین میں گاڑی جاتی ہیں۔ کھلاڑی ان لکڑیوں
کے پہلو میں تھاپی لے کے کھڑا ہوتا ہے۔ گیند
پھینکنے والا، مناسب فاصلے سے گیند پھینکتا
ہے۔ کھلاڑی اس تھاپی سے گیند پر شاٹ
مارتا ہے۔ اور موقع کے اعتبار سے رن بھی
کر لیتا ہے۔ اور جب وار خالی جاتا ہے۔ اور
گیند ان لکڑیوں پر پڑتا ہے یا گیند پر شاٹ
مارتے ہی وہ گیند بغیر زمین پر لگے ہوئے
کھلاڑیوں میں سے روک لیتے۔ تو کھلاڑی آؤٹ
ہو جاتا ہے۔ اس کے باقاعدہ میچ ہوتے
ہیں۔ عوام کرکیٹ بولتے اور لکھتے ہیں۔
کررچ: سمندری نمک، سمندری نمک
جو بخارات آب سے پیدا ہوتا ہے۔ ہندی
مذکر (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
کرکرا: (بکسر اول وسوم) وہ آواز جو کسی
ریت یا شیشے یا کنکر ملی ہوئی چیز کو دانتوں
میں پیسنے سے ہوتی ہے۔ اردو مونث، رائج
کرکرہ: کرکے، لکھنؤ میں کرکے ہے۔ دہلی
کی زبان۔ (نور اللغات)
کرکرا: (ع) ریگ ملا ہوا۔ خاک ملا ہوا۔
کنکریاں ملا ہوا۔ اردو، صفت، مذکر،
رائج۔
محل نظم۔ جب پلاؤ پکا رہی تھی کہ تیز آندھی آ
گئی ڈھکنا بند کرنا بھول گئی۔ سب کرکرا ہو گیا۔
مہمانوں سے بڑی ندامت ہوئی۔
بے فائدہ ہے چھان زبان اہل فن کی شاد
نکلے گا کرکرا اسے جتنا ہی چھانیے　　شاد
قول فیصل۔ تانیث کے محل پر کرکری بولیں
گے۔
کرکرا: (ع) (کنایۃً) ناقص، خراب، برا
اردو، غیر فصیح، رائج۔
محل نظم۔ کتنا مزیدار مشاعرہ ہو رہا تھا
کہ دو شاعروں میں مارپیٹ ہونے لگی سارا
مزہ کرکرا ہو گیا۔
کرکرا: (بفتح اول وسوم) گھی یا تیل
میں تلی ہوئی چیز، جو خستہ ہو جائے اور
منھ کے چبانے میں آواز نکلے۔ اردو صفت
مذکر، رائج۔
محل نثر۔ ہم نے کتنے شوق سے سہال تلوائے۔
تیسرے دن کھانے بیٹھے ہو اور کہتے ہو کرکرے
نہیں ہیں۔
کرکراپن: کرکرا ہونا۔ کرکرا ہونے کی حالت
اردو، مذکر، رائج۔
کرکرا کر دینا: خراب کر دینا، بگاڑ دینا
مٹا دینا۔ اردو مصدر غیر فصیح، رائج۔
محل نثر۔ نواب صاحب کتنے مزے میں
بیٹھے ناچ دیکھ رہے تھے تم نے قرقی کی خبر
سنا کر سارا مزہ کرکرا کر دیا۔
کرکرانا: چبانے میں کرکر کی آواز دینا
ہندی۔
(فقرہ) روٹی کرکراتی ہے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر کرکری بولتے
ہیں۔ جیسے تم نے آٹا اچھی طرح نہیں چھانا
نتیجہ یہ ہے کہ ہر روٹی کرکری ہے۔
کرکرانا: (ع) کرکری چیز کھا کر کرکری آواز
نکالنا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
کرکرانا: (ع) چوہے کی طرح آواز کر
نکالنا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔
کرکراہٹ: کرکراپن دانت کے نیچے
کنکری۔ چیز کے بولنے کی آواز، اردو
صفت، مونث، رائج۔
محل نثر۔ کھچڑی اٹھائے جاؤ
میں نہیں کھاؤں گا کرکراہٹ سے مرے
دانتوں میں کھڑے ہوئے جا رہے ہیں۔
کرکراہٹ: دانت سے سخت چیز کے

چبانے میں جو آواز نکلتی ہے۔ اس کو کرکراہٹ کہتے ہیں۔ اردو، مونث، رائج۔

محل صرف۔ یاد رکھو۔ بسکٹ زیادہ دن رکھنے سے ان کی کرکراہٹ ختم ہو جاتی ہے۔

کرکرا ہونا: ناقص ہونا، خراب ہونا، مٹ جانا، ختم ہو جانا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

منبر نے خود میرے کران کی دیکھ لی
مشرق کی شاعری کا مزہ کرکرا ہوا
(اکبر الہ آبادی)

کرکری: اسم (بالضم) (وضم سوم) ایک مرض کا نام جس میں گھوڑے کا پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ اور زبردست پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اردو، مونث، سلوتریوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ اس کا صرف اٹھنا کے ساتھ ہے۔ لکھنؤ کی عورتیں انسان کے لیے بھی بولتی ہیں جیسے اے بوا تم نے لڑکی کی برائیاں محفل میں خوب کیں۔ آخر تمہارے پیٹ میں کرکری اٹھی کہ تم چلی گئیں۔

کرکری: گھی یا تیل میں بھنی یا تلی ہوئی چیز جو خستہ ہو جائے۔ اور جس کے چبانے سے آواز ... اردو۔ صفت مونث فصیح رائج۔

محل صرف۔ بامیوں میں جب کہ جہاں کہیں سرخ سرخ کرکری ٹکیاں ملتی ہیں جب بڑی خوشی سے کھاتا ہوں۔

کرکری: خاک میں ملی ہوئی چیز، کنکریلی چیز۔ اردو صفت، مونث، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ کرکری کے ایک معنی ذلت و خواری اور بے عزتی کے ہیں۔ لیکن تنہا نہیں بولتے ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

کرکری: اسم ایک قسم کا ریشمی زرتار کپڑا، اردو، قریب بہ متروک۔

نظر آتا ہے یہ اس کے شعاع حسن کا عالم
کہ سب کہتے ہیں پردہ کرکری کا اک چلمن کو
(ناسخ)

قول فیصل۔ اس کو کرکری تاش بھی کہتے ہیں جیسے دو جوڑے بیٹے والوں کی طرف سے دو جوڑے آئے، ایک ابٹن کے واسطے کرکری تاش کا دوسرا چوتھی کے واسطے کارچوب کا۔ (مراۃ العروس)

کرکری اٹھنا: اسم پیٹ میں درد ہونا، گھوڑے کا پیشاب بند ہو جانا۔ اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل ہنود کی خصوصیت نہیں۔ لکھنؤ کی عورتیں اور عوام بھی بولتے ہیں۔

کرکری اٹھنا: شامت آنا۔ عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کرکری خانہ: وہ جگہ جہاں امراء کا پرانا اسباب کاٹھ کباڑ رہے۔ وہ مکان جہاں جھاڑ فانوس اور شیشے وغیرہ کا سامان رہے۔ اردو، مذکر۔
(نور اللغات۔ فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے لکھنؤ کے مرد اور عورتیں اس جگہ کے لیے بولتی ہیں۔ جہاں گندگی و بدنظمی ہو اور بے محل چیزیں رکھی ہوں۔

کرکری ہڈی: ملائم اور خستہ ہڈی جو چبائی جا سکے۔ اردو، دہلی کی زبان۔

نہیں ہے یہ دلی جھکی کی باجی
ابھی چینی یہ ہڈی کرکری ہے
(رنگین)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اسے کُرتی (بضم اول و تشدید دوم) بولتے ہیں۔

کرکری ہونا: ذلت ہونا، بات بگڑ جانا، قدر و منزلت گھٹ جانا، رسوائی ہونا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بنی کی مورتیں ایسی بنائیں
کہ مقصود دل کی کرکری ہو گئی
(شاد آزاد)

ہمارے نالہ موزوں کا تمسخر اڑاتی ہے
کہیں چمن میں نہ بلبل کی کرکری ہو جائے
(صفدر مرزا پوری)

کرکنا: درد کرنا، ٹیس اٹھنا۔ ہندی مصدر۔ ہاتھ کرکتا ہے۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کڑکناتھ: (بفتح اول و دوم) ایک قسم کا سیاہ مرغ جس کا پورا جسم سیاہ ہوتا ہے اردو صرف عوام کی زبان سے مخصوص۔ اب اس جگہ کڑکناتھ بولتے ہیں۔

محل صرف۔ بکر منڈی سے بقر عید کی بچی کچھی راسیں خریدیں گلے میں رسی اور رسی میں کلا۔ بکریوں کا گلہ جا رہا تھا کہ مرغیوں کا ڈربہ کھل گیا۔ کچھ سفید کچھ چتکبری کچھ سبز دار کچھ اصیل کچھ چینی۔ کچھ کڑکناتھ اس میں بالشت کی رعایت کا خیال رکھنا خاطر رہے۔
(گلدستہ ظرافت: مرتبہ خواجہ عشرت)

کرکونا: کسی انوکھی چیز کے اندر ...

حصہ کو خالی کرنا ۔ اردو صرف ، متروک ۔
قول فیصل ۔ اب اہلِ لکھنؤ اس محل پر خول کرنا
خالی کرنا کہنے لگے ۔

کرگے :۔ اس کو دیکھئے ہولئے اس کے
بنسبت ، اردو صرف ، لکھنؤ کی عورتوں کی زبان
محل استعمال ۔ تم نے جو شال خریدی تھی سودو پیسے
کو اس سے کرگے ہماری پچاس روپے کی کہیں
دھری ہے ۔ ملا کے دیکھا ۔

کرگہا :۔ جلاہوں کے کپڑا بننے کی جگہ کپڑا
بننے کا کارخانہ ۔ اردو ، مذکر ، کپڑا بننے والوں
کی اصطلاح ۔

کرگہا بیچ جولاہا سوہے ہل پہ سوہے ہالی
بیوپاری بیچ بیاہی سوہے بانکا گھر کا لی ، (مثل)

کرگہا چھوڑ تماشے جائے ناحق چوٹ جلاہا کھائے :۔ یعنی اپنا
کام چھوڑ کر جانا دوسروں کے پیچھا ۔ نقصان
دہ ہوتا ہے ۔ اردو ، مثل ، رائج ۔

محل استعمال ۔ جب مراثی گانا کھا چکے اور دشمن
پٹ چکے تو پھر اسی مقام پر رات کے اترنے
کے لئے مخصوص تھا وہاں پلٹ گیا ۔

” شہزادہ :۔ تو آپ نے گالیاں بھی کھائیں
” مرزا :۔ حضور کچھ نہیں کرگہا چھوڑ
تماشے ...... الخ پھر تو انا گیا ۔ تھا کہ شریک
جرم عروس لانے کا ہوا تھا ۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل ۔ طلسم ہوش ربا میں یہ مثل خفا
سے فرق کے ساتھ لکھی ہے ۔ یعنی کرگہا چھوڑ
تماشے کو جائے ناحق کی چوٹ جلاہا کھائے
جیسے ۔ سپاہی نے عذر کرنا پورا شیر علی
کا دایاں ہاتھ پکڑ لیا اور کہا ۔ اے مرد نہ جاؤ

شاہپور نے ہنس کر کہا تمہارے جیسے کا
کھانا رکھا ہے بات کو صرف برادری کی
دعوت تھی ہم لوگ مومن تھے یا تمہاری کرسند اور
صرف یہاں کے شہد سے نہیں ہیں موجب
مثل ۔ کرگہا ...... الخ
(طلسم ہوش ربا)

قول فیصل ۔ اس صورت سے بھی کبھی کبھی بول
دیتے ہیں ۔

کرگدن :۔ گینڈا ، ہاتھی سے چھوٹے ایک
جانور کا نام جس کی کھال سے ڈھال بناتے
ہیں اور جس کے ماتھے پر سینگ ہوتا ہے ۔
فارسی مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کرگدن کا بھی دیا حوصلہ ٹیکے کو نہ
اپنے قاتل کو سپر مرگ سپر دیتا ہے (ناسخ)

کرگزرنا :۔ ضد پر ہونا ، ہٹ سے باز نہ
آنا ، کسی کام کو کر کے چھوڑنا اردو صرف
فصیح ، رائج ۔

غرض اپنی سی وہ تو کر گزرا
ہو گئی بات اور منہ نہ کھلا (سودا)

کرگزرنا :۔ کسی دشوار کام کو کر کے چھوڑنا
اردو صرف فصیح ، رائج ۔

باز آئے کہ نہ کے وہ جفاؤں سے ہماری
تم تو کر گزرو کہ جو اہلِ وفا کرتے ہیں

کرگس :۔ گدھ ، فارسی ، مذکر ، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان ۔

کرگہنا :۔ ہندی ۔ فعل متعدی ۔ ہندی
ہاتھ پکڑنا ، بیاہ میں دلہن کا ہاتھ پکڑنا
بیاہ کرنا ہندو دھاجی ، فنا ۔
(فرہنگ آصفیہ)

کرگئے ڈاڑھی والے پکڑے گئے
مونچھوں والے :۔ کرے کوئی اور
مورد الزام ہو دوسرا اردو مثل ، قلیل الاستعمال
محل استعمال ۔ ابو الفضل و فیضی کا ناحق نام
بدنام ہے ۔ کرگئے ڈاڑھی والے ۔ پکڑے گئے
مونچھوں والے ۔ غازی خاں بدخشی نے کہا ۔
کہ بادشاہ کو سجدہ جائز ہے ۔ علماء نے کان
کھڑے کئے ۔ غل مچایا ۔ (دربار اکبری)
قول فیصل ۔ عام طور سے لکھنؤ کی عورتیں
کرے ڈاڑھی والا ، پکڑا جائے مونچھوں
والا ۔ بولتی ہیں ۔

کرم :۔ (بفتحتین) ہمت جوانمردی ، عربی
مذکر ۔ فصیح ، رائج ۔

کرم :۔ سخاوت جود ، بخشش ، عربی
مذکر ، فصیح ، رائج ۔

عنایت دل جگر پہ کرتے ہیں صدا الم دونوں
فراق یار میں فرماتے ہیں اکثر کرم دونوں
(عباس لکھنوی)

کرم :۔ (مجازاً) عنایت مہربانی دوستی
لطف ، عربی ، مذکر فصیح ، رائج ۔

کرم کرم کہ مرا حال ہے سقیم بہت
غریب ہوں ترے بندوں میں تو کریم بہت (انجم)

کرم :۔ (بالکسر) کیڑا ، دیمک
مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

کھا گیا ہے سارا ہی دل میں ہیں (نیر لکھنوی)
کرم لطف کر کے کھا دل کو

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں اور عام
گجراتی نرم دوم کرم بولتی ہیں ۔ جیسے
مردی سپیتھ بہنسی بنانی ۔ میں میں ،

جوڑیں ہیں کہ کرم پھٹکتی ہے۔

کرم :- (بروزن حَرَم) قسمت، نصیب مقدر۔ اردو مذکر عورتوں کی زبان۔

کسی کا نہیں مجھ کو شکوہ گلا
کرم کا تھا میرے یہ سب کچھ لکھا — منیر

کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ :- خداوند عالم نے ان کے چہروں کو بزرگی دی۔ اللہ نے ان کے چہروں کو مکرم کردیا۔ حضرت علیؑ کے نام کے بعد مستعمل ہے۔ عربی جملہ، رائج۔ حضرات اہل سنت کی اصطلاح۔

ہے یہ وجہ کیا کرم اللہ وجہہ
نہ تھی جو خدا جبہ سائی علی کی — رشک

قول فیصل۔ حضرات اہلسنت خلفاء اربعہ میں سے پہلے تین خلفاء کے لیے رضی اللہ تعالیٰ عنہ استعمال کرتے ہیں۔ اور حضرت علیؑ کے لیے جو ان کے چوتھے خلیفہ ہیں ہمیشہ کرم اللہ وجہہ استعمال کرتے ہیں اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ حضرت علیؑ نے لڑکپن سے لے کر آخر عمر تک کبھی بتوں کو سجدہ نہیں کیا اور نہ بت پرستی کی اس لیے ان کے لیے یہ خصوصیت ہے۔ صاحب نوراللغات اس کے معنی لکھتے ہیں۔ چونکہ حضرت علی نے قبل اسلام لانے کے بھی بتوں کو سجدہ نہیں کیا تھا۔ اس لیے ان کے لیے اس کا استعمال کرتے ہیں۔

صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ بزرگ کرے اللہ ان کی ذات کو اور لکھتے ہیں کہ بعض مسلمان جب حضرت علی کا نام لیتے ہیں تو یہ دعائیہ جملہ کہتے ہیں۔

کرمان :- ایران کے ایک مقام کا نام۔ فارسی، رائج۔

قول فیصل۔ اسی کو کرمان شاہ بھی کہتے ہیں۔ یہاں ایک پتھر پیدا ہوتا ہے۔ جو بہت بھاری ہوتا ہے۔ جس کی تسبیحیں بنتی ہیں اور وہ بہت مشہور ہیں۔ اور کرمانی تسبیحیں کہلاتی ہیں۔ اور بیش قیمت ہوتی ہیں۔

کرم بہنا :- (بکسر اول و فتح دوم) سر میں بکثرت جوئیں ہونا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

کرم بھوگ :- پہلے جنم کے کیے ہوئے کام کا پھل بھوگنا، ہندی، مذکر۔ اہل ہنود کی زبان (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کرم پرور :- مہربانی کرنے والا، مہربان عنایت کرنے والا۔ فارسی، صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اسی محل پر کرم گستر بھی زبانوں پر ہے۔ دونوں الفاظ کا تحریراً استعمال زیادہ ہے جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

کرم پھوٹنا :- تقدیر کا برگشتہ ہونا، قسمت بری ہونا، قسمت پھوٹنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ زیادہ تر بری جگہ شادی ہونے کے معنوں میں لکھنؤ والے بولتے ہیں جو عورتوں کی زبان ہے۔ جیسے تم نے یہ سمجھ کے لڑکی کی شادی کی تھی کہ لڑکا بڑے والا ہے لیکن یہ دریافت نہ کیا تھا کہ چال چلن کیسے ہیں۔ دو مہینے ساتھ رہنے کے بعد سے لڑکی گھر میں بیٹھی ہے میاں رنگ رلیاں کر رہے ہیں۔ غریب کے کرم پھوٹ گئے۔

کرم پھوڑ :- بدنصیب، بداقبال، صفت۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کرم پیشہ :- جوانمرد۔ فارسی، صفت۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ جو بہت زیادہ کرم کرتا ہے اس کے لیے تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بولتا ہے۔ جوانمرد کے معنوں میں کوئی نہیں بولتا۔

کرم پیلا :- ریشم کا کیڑا، پیلا نام ہے ریشم کے کیڑے کا۔ فارسی، مذکر۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کرم ٹھوکنا :- طالع کو رونا۔ اپنے مقسوم کو برا بھلا کہنا، اپنی قسمت کو رونا۔ (نوراللغات و مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

کرنج :- ایک قسم کا بہت موٹا کپڑا، انگریزی مونث، رائج۔

محل صرف۔ ہم نے تم سے کہا تھا کہ کرنج کا بورا تھان ہے آنا کم سے کم پچاس گز کون میں لگائی جائے گی۔ تم بہت کم لائے جبھی کافی۔

قول فیصل۔ عام طور سے جوتا بنانے والے استر کی جگہ نیچے کی طرف لگاتے ہیں۔ کرنج کا بنا جوتا بھی بنایا جاتا ہے جو عام طور سے سفید ہوتے ہیں۔

کرم خوردہ :- پرانا بوسیدہ، کہنہ دیمک

کھایا ہوا۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کرم رکھنا:۔ مہربانی کی نظر رکھنا، عنایت رکھنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

مہربانی ادھر کو کم رکھیے
میرے ادپر ذرا کرم رکھیے — فریب عشق

کرم ریکھا اٹل ہے:۔ تقدیر کا لکھا کسی طرح مٹ نہیں سکتا۔ (محاورات و مصطلحات میز)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کرم شب افروز:۔ کرم شب تاب، کرم شب چراغ۔ جگنو، فارسی، مذکر۔

دعوے حسن کرے اس سے جو تو کیا مقدور ہے
کرم شب تاب نہ چمکے مہ تاباں کے حضور — ناظم

(نور اللغات)

قول فیصل۔ کرم شب افروز اور کرم شب چراغ کوئی نہیں بولتا کرم شب تاب کسی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔ عام طور سے تعلیم یافتہ طبقہ کرم شب تاب زیادہ بولتا ہے۔

کرم عام ہونا:۔ فیض یا سخاوت کا بلا امتیاز سب کے ساتھ ہونا۔ اردو مصرف فصیح، رائج۔

سن لیجے گا موسم باراں میں شمل ابر
ساقی کا بھی جہاں میں کرم عام ہو گیا — جلال

کرم فرما:۔ مہربانی کرنے والا مہربانی، عنایت کرنے والا۔ فارسی صفت فصیح رائج

قول فیصل۔ قدیم خطوں میں القاب کی جگہ اس کا استعمال بہت زیادہ تھا اب بھی پڑھا لکھا طبقہ خطوں میں لکھتا ہے اسی محل پر کرم فرمائے بندہ کرم فرمائے من بھی لکھتے ہیں۔

کرم فرما:۔ (کنایۃً) تشریف لانے والا اردو، قلیل الاستعمال۔

مسیحا جب کرم فرما ہوا پھر پوچھنا کیا ہے
دوا ہو یا نہ ہو بیمار اچھا ہو ہی جاتا ہے — جلیل

کرم فرمانا:۔ عنایت کرنا، مہربانی کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

عنایت دل جگر پر کر رہے ہیں درد و الم دونوں
فراق یار میں فرماتے ہیں اکثر کرم دونوں — جلال

قول فیصل۔ تشریف لانا کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔

سب کے ہاں تم ہوئے کرم فرما
اس طرف کو کبھی گذر نہ کیا — درد

کرمک:۔ کرم کی تصغیر، چھوٹا کیڑا۔ فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل تنہا نہیں بولتے کرمک شب تاب کی ترکیب ہی سے بولتے ہیں۔

کرم کا دھنی یا کرم کا بلیا:۔ بد نصیب والا، طنزاً، بدقسمت۔ (فیروز اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کرم کا بلی یا بلیا:۔ ہندی صفت (طنزاً) صاحب نصیب۔ (فیروز اللغات)

(مثل) کرم کا بلیا، پکائی کھیر ادر ہو گیا دلیا۔ (مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کرم کرم:۔ (بضم اول و فتح دوم) کسی کرکری یا بھربھری چیز کے چبانے کی آواز، ہندی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بضمتین کرم کرم بولتے ہیں۔

کرم کرم جلنا:۔ غم و اندوہ سے اندر ہی اندر تپنا جلنا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ عام طور سے لکھنؤ کی عورتیں کرم کرم، بضمتین بولتی ہیں۔

کرم کرنا:۔ مہربانی کرنا، رحم کرنا، عنایت کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

سینہ یار جو آتا تو نذر تھا یہ بھی
کرم کیا کہ مرا دل مجھے معاف کیا — مصحفی

کرم کرنا:۔ تشریف لانا، آنا۔ اردو مصرف فصیح، رائج۔

کہاں ہم اور کہاں تم یہ دم غنیمت ہے
کرم کیا ہے تو بیٹھو نہ مہرباں خاموش — ہجر

قول فیصل۔ قیام کرنا۔ ٹھہرنا کے معنوں میں بھی اب کمی کے ساتھ مستعمل ہے۔

یہاں بھی آیئے اک رات تو کرم کیجے
تمہارے لطف کے ہم بھی ہیں امیدوار مشتاق — دعا

طنزاً معاف کرنا مستثنیٰ کرنے کے معنوں میں بھی زبانوں پر ہے۔ جیسے لڑکی کی شادی میں تو آپ نے بلایا نہیں۔ اب لڑکے کی شادی میں دھوم دھام سے رہے ہیں تو آپ خاندان بھر کو بلائیے۔ لیکن مجھ پر کرم کیجئے۔

کرم کرنا:۔ فضل کرنا۔ رحم کرنا۔ اردو مصرف فصیح، رائج۔

جملہ مثال۔ بیچارہ تین برس بیماری کی سختیاں اٹھا کے دنیا سے چل بسا۔ بہت نیک تھا خدا اس پر اپنا کرم کرے۔

قول فیصل۔ اس کا صرف خدا کے ساتھ مخصوص ہے۔

کرمک شب تاب:۔ بکسر اول و سکون دوم و فتح سوم، جگنو۔ فارسی، مونث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
اس کے جگنو کی چمک دل سے بھولی تھی ابھی
کیوں جلاتا ہے تو اے کرمک شب تاب مجھے۔ مصحفی

کرم کلا:۔ بفتحتین و فتح چہارم و تشدید لام۔ ایک قسم کا گوبھی نما درخت جس میں صرف پتے ہی پتے ہوتے ہیں۔ جو گوبھی کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ اردو، مذکر۔ رائج۔

کرم کی ریکھا نہیں مٹتی:۔ تقدیر کا لکھا نہیں مٹتا۔ مثل۔ اہل ہنود کی زبان۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کرم کے بلیا لگائی کھیر ہو گیا دلیا:۔ بدقسمت آدمی کے اچھے کام بھی خراب ہو جاتے ہیں محاورہ (فیروز اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کرل:۔ (بفتح اول و سوم) کانوں کے نیچے کا ورم، کانوں کے نیچے غدودوں کا پھول جانا۔ اردو، مذکر، رائج۔

محل مرض۔ برسات کا زمانہ ہے تم ہمیوں کا استعمال کر رہے ہو۔ ابھی چند دن ہوئے کرل نکل چکے ہیں پھر نکل آئیں گے۔

قول فیصل۔ کرل ایک ایسا مرض ہے کہ جس میں علاج کے بجائے ٹونکے وغیرہ سے کام لیا جاتا ہے۔ لکھنؤ کے کچھ خاندان ایسے ہیں کہ جن میں کسی میں صرف چکنی مٹی پڑھ دم کا لیپ لگواتے ہیں۔ یا غدودوں پہ چکنی مٹی مل کے پان باندھ دیتے ہیں۔ خاندان سید محمد میرزا انس شاگرد ناسخ کا یہ طریقہ ہے کہ زینہ اولاد سب جمع ہو کے برادر سالان کی لوکی پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھتے ہوئے امام رضا کے غریب کا واسطہ دیتے ہوئے تین چار مرتبہ دونوں طرف ہاتھ پھیرتا ہے۔ اور جب کے کرل ہوتا ہے اس سے کہتے ہیں کہ سوا پاؤ ماش کی کھچڑی پکا کے گرم تیل سے بگھار کے بلا قید مذہب و ملت کسی غریب بھوکے کو کھلا دینا۔ کرل زیادہ تر تین دن ہاتھ لگانے سے اچھا ہو جاتا ہے۔ عشق و تعشق و رشید و محمود سبط اور پیارے صاحب اس کام کو انجام دیتا آیا اور اب مولف مہذب اللغات اور اس کی اولاد زینہ یہی کام انجام دیتی ہے۔
نکل آنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔
ہمیشہ جمع کے ساتھ بولتے ہیں۔
اہل دہلی کن پھیڑ کہتے ہیں۔

کرم میں لکھا ہونا:۔ نوشتہ تقدیر ہونا، قضا جانے یہ بھی کرم میں کیا لکھی تھی کہ ایسے برے ماحول سے پردیسی میں پڑی ہوں
(محاورات) (لغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کرم کی جگہ تقدیر یا مقدر قسمت نصیب بولتے ہیں۔

کرم ناسے کے کنارے:۔ ایک چھوٹے دریا کا نام۔ ہندوؤں کے عقیدے میں اس کے پانی میں پاؤں رکھنے سے برے اعمال معاف ہو جاتے ہیں۔ اس دریا کے کنارے کنار موجود رہتے تھے جو مسافروں کو گود میں اٹھا کر پار کرتے تھے)
اس شخص کو کہتے ہیں جو ہر شخص کا کام کرے۔ مذکر۔ اہل لکھنؤ کی زبان۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

کرم نما و فزود اکہ خانہ خانہ تست:۔ مہمان کی ایسی جگہ پر کہتے ہیں کہ یہ گھر آپ کا ہے۔ کسی کو اپنے ہاں بلاتے وقت یہ مصرعہ کہتے ہیں کسی کے خیر مقدم کے وقت کہتے ہیں۔
(فرہنگ امثال و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ پورا شعر اس طرح ہے۔
رواق منظر چشم من آشیانہ تست
کرم نما و فرود آکہ خانہ خانہ تست
اسی محل پر بیا بیا و فرود آکہ خانہ خانہ تست
اب زیادہ بولتے ہیں۔

کرموں جلی:۔ بدبخت، بدنصیب عورت۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی خاص زبان ہے لکھنؤ میں شاید ہی کوئی عورت بولتی ہے۔

کرموں کو رونا:۔ قسمت کو رونا افسوس کرنا۔ اہل ہنود کی زبان۔

قول فیصل۔ اہل ہنود کی قید نہیں لکھنؤ کی مسلم عورتیں کبھی کبھی بول دیتی ہیں۔

کرموں کی کھوٹ:۔ قسمت کی برائی
(فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ پست طبقے کی عورتوں کی زبان ہے۔

کرم ہائے تو ما را کرد گستاخ:۔

تیری مہربانیوں نے مجھے گستاخ کر دیا۔ جب کسی بڑے رتبے والے شخص سے درخواست کرتے ہیں تو یا اس کے سامنے اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں تو یہ مصرع پڑھتے ہیں یا تحریراً لکھ دیتے ہیں۔ فارسی مصرع تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کرم ہونا : فضل ہونا۔ مہربانی ہونا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

شعر اور سترِ عیب، یقیناً یہ میں ہنس
روح القدس ہے یا کرم کردگار ہے
آسی سکندر پوری

کرمی : کاشتکار اور کھیتی کسانی کرنے والا، ایک فرقہ جو چھتری کہلاتا ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

کرن : ۱ شعاع جو آفتاب یا چاند سے نکلتی ہے اردو مونث، فصیح، رائج۔

چمکی یہ رُوئے یار سے قسمت نقاب کی
جالی سے چھن رہی ہے کرن آفتاب کی
امیر مینائی

قول فیصل۔ اس کا صرف، پھوٹنا، نکلنا، اور پھیلنا وغیرہ کے ساتھ ہے :: سحر نے کرن چھوٹنا بھی کہا ہے جو اب متروک ہے۔

فلک پہ دانۂ انجم سے چھوٹتی تھی کرن
بہار گل میں جہاں چاند کھیت کرتا تھا
سحر

چہرے پہ ترے زلف ہے یا منہ پہ دوپٹہ
پھیلی ہے کرن مہر منور سے نکل کر
راسخ

ع مکھڑا چاند کا تھا کہ جو ہنسی نکلی کرن بگڑا
شاد

کرن : ۲ گوٹے کا ریزہ جو بھاری دوپٹوں کے آنچلوں یا ٹوپی پر لگاتے ہیں۔ سنہرا یا سونے کا مڑا ہوا تار جو پر تکلف کپڑوں کے کناروں پر سیتے ہیں۔ اور کبھی قبضۂ شمشیر کے کناروں اور جوتی کے حاشیوں پر لگاتے ہیں۔ اردو، رائج۔

چمکی چمک رہی ہے زیادہ ستاروں میں
پاپوش میں لگاؤں کرن آفتاب کی
ناسخ

کرنا : ۱ بنانا، اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

عالم ہستی کو تھا مدنظر کتمان وا نہ کسی
دیکھ شے کو دوسری شے کا سبب کرنا
بڑا الٰہ آبادی

قول فیصل۔ کرنا کے محل پر کیا بول کے بھی اور یہی معنی مراد لیتے ہیں۔ امیر حمزہ نے اپنے پوتے کو بادشاہ لشکر کیا ہے۔ کہ اس کا نام سعد بن عبادہ ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

کم ہمت رکھتا ہے دل کو جرح ناہنجار خوش
غم دیا سو بار تو شاید کیا اک بار خوش
صبا

کرنا : ۲ مارنا، چلانا۔ جیسے ہتھیار کرنا دو ہاتھ کرنا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب متروک ہے۔

کرنا : ۳ انتظام کرنا، بندوبست کرنا، تدبیر کرنا اردو صرف، عوام کی زبان

محل صرف۔ تمہیں ہم نے ضلع دار تو بنا دیا ہے تم تجربے کار ہو کچھ ایسا کرو کہ سب اسامیوں سے پائی پائی وصول ہو جائے۔

کرنا : ۴ شغل ہونا، مشغلہ ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم نوکری کی فکر میں تھے وہ کسی وجہ سے نہ ہو سکی۔ تم اتنے عرصے سے دکھائی بھی نہیں دیئے۔ آج کل کیا کر رہے ہو۔

کرنا : ۵ (کچھ کے ساتھ) فسوں کرنا، ٹونا، کرنا جادو کرنا، دعا تعویذ کرنا، اردو، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ میں پہلے ہی کہتی تھی کہ بڑی تیز اور طرار عورت ہے۔ اس نے تمھارے میاں پر کچھ کر دیا جو تم سے خلاف رہتے ہیں۔

کرنا : ۶ کارخانہ کھولنا۔ دکان کھولنا، اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف۔ غریب پریشان رہتا ہے آٹے دال کی دکان لگ قرض لے کے کھا گئے بے چارہ بہت پریشان ہے۔

کرنا : ۷ حل کرنا، جواب نکالنا۔ اردو صرف رائج۔

محل صرف۔ تم سوالوں میں کچے ہو تمھارے بھائی نے اتنی دیر میں چار سوال کئے اور تم نے ایک سوال بھی نہیں کیا۔

کرنا : ۸ ٹھہرانا، طے کر لینا۔ اردو صرف، رائج۔

محل صرف۔ ہم نے پانچ روپئے پر دن بھر کا رکشہ کر لیا ہے۔ اب آپ اطمینان سے جہاں جہاں جانا چاہئے ہیں جا سکتے ہیں۔

کرنا : ۹ رکھنا، ڈالنا۔ بھرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ کانسے کا سالن بادیئے میں کر دو اور کانسہ دھو کے اس میں کھیر نکالو۔

کرنا : ۱۰ جلانا، روشن کرنا۔ اہل ہنود کی زبان جیسے چراغ بتی کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ کی زبان ہے۔

کرنا : ۱۱ حلال کرنا، کاٹنا، ذبح کرنا اردو قصابوں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ یہ لوگ عبدالرشید روز آنہ دو دو بکریاں کرتا تھا۔ مگر آج ایک ہی راس کی اس

لیے دکان جلدی بند کر دی ۔

کرنا: ۱۲ ہلانا، جھلنا ۔ جیسے پنکھا کرنا ۔
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اب اس صورت سے متروک ہے اس محل پر مورچھل کرنا بھی بولتے تھے اب وہ بھی متروک ہے ۔

کرنا: ۱۳ ادا کرنا، بجا لانا، اردو صرف فصیح رائج

محل صرف ۔ یہ تمہاری بہت بری عادت ہے ۔ تم آئے اور تم نے کسی بڑے کو آداب نہیں کیا ۔

کرنا: ۱۴ استعمال میں لانا ۔

(فقرہ) سپاہی نے خوب تلوار کی ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اب متروک ہے ۔

کرنا: ۱۵ اثر کرنا ۔ اردو صرف فصیح رائج ۔

محل صرف ۔ غریب چار راتوں سے جاگ رہا تھا نیند نہیں آرہی تھی ۔ حکیم کی دوا نے ایسا کیا وہ رات بھر چین سے سویا ۔

کرنا: ۱۶ انجام دینا، پورا کرنا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج ۔

محل صرف ۔ میں بوڑھا ہو گیا میرے متعلق جتنے کام تھے اب خدا رکھے یہی کرتے ہیں ۔

کرنا: ۱۷ مقدمہ سننا، اجلاس کرنا، اردو صرف، عوام کی زبان ۔

محل صرف ۔ آج شرفا صاحب جج نے پورے دن میں صرف دو مقدمے کیے ۔

کرنا: ۱۸ پکانا، ریندھنا ۔ جیسے روٹی کرنا، سلگانا ۔ بنانا ۔ جلانا ۔ جیسے آگ کرنا ۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کرنا: ۱ (بالکسر) کسی دھار دار چیز کا دندانے دار ہو جانا ۔ اردو مصدر، رائج ۔

منڈنے سے صاف گیسوئے جاناں نہ ہو گیا ۔ لطیف
پھل دسترے کا آنا گرا شانہ ہو گیا ۔ ظریف

کرکرنا: ۲ شرمندہ ہونا، لجانا، شرمانا، کنیانا جیسے "وہ ہم سے کرکرتے ہیں ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کرنا: - (بفتح اول) بگل، نفیری قرنا ۔ فارسی مونث، قلیل الاستعمال ۔

قول فیصل ۔ فارسی میں بتشدید دوم بھی ہے

پہونچی یہ تنقیح کی نوبت کہ نوبت خانہ میں
پیٹتی ہے جی کھول کر کیا کیا ڈکاریں کرنا
ذوق

لکھنؤ میں عام طور سے زبانوں پر قرنا (بفتح اول و سکون دوم) ہے جو فارسی ہے اور درست ہے ۔

کرنا اور حنا کا کیا ہوتا ہے: - کیا واقعہ پیش آتا ہے عجیب واقعہ پیش آتا ہے
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کرناٹکی: - کرناٹک، (جنوبی ہند کے گانے بجانے والے کرناٹکوں کا رقص کرنا پلیٹس میں درج ہے ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اب کوئی نہیں بولتا ۔

کرنا دھرنا: - پورا انتظام کرنا، پورے طریقے سے انجام دینا ۔ اردو صرف عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ تم نے شادی تو چھیڑ دی ہے ۔ میں بیمار ہوں ۔ مجھ سے کچھ نہ ہو گا یہ سمجھ لو سب کچھ تم کو ہی کرنا دھرنا ہے ۔

کرن پھوٹنا: - شعاع نکلنا، کرن پھیلنا اردو صرف، فصیح، رائج ۔

پھوٹی کرن زمیں کی گھٹن دور ہو گئی ۔ جوش
شبنم کی بوند بوند ختم نور ہو گئی ۔ ملیح آبادی

کرن پھول: - (بفتح اول و دوم و سکون سوم) کان کے ایک زیور کا نام ۔ اردو، مذکر رائج ۔

کیا دانہ گوہر میں ہے انگور کی تاثیر
کیا جھوم رہے ہیں ترے کانوں میں کرن پھول ۔ بحر

کرنجا: - (بفتح اول و دوم و سکون سوم) نیلی پتلی والا ۔ ازرق چشم ۔ اردو صفت مذکر، رائج ۔

محل صرف ۔ سو میں سورا ہزار میں کانا، نو لاکھ میں اینچا تانا ۔ اینچا تانا کہے پکار، کرنجے بھیا سے رہیو ہوشیار ۔

قول فیصل ۔ تانیث کے لیے کرنجی زبانوں پر ہے ۔

کرنجوا: ۱ ایک خاکی رنگ کے پھل اور اس کے درخت کا نام، ہندی، مذکر ۔
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اب عام طور سے پھل ہی کو کرنجوا کہتے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر ہے ۔ اردو اسی کے کام آتا ہے ۔

ایک قسم کی آتشبازی کو بھی کہتے ہیں ۔

کرنجوا: ۲ خاکی رنگ، کرنجوے کا سا رنگ، ایک قسم کا چینی رنگ تھا جو کسیس پھٹکری اور ناشپاتی کی آمیزش سے بنایا جاتا ہے ۔
(فرہنگ آصفیہ)

کرنجی آنکھ: - نیلی پتلی والی آنکھ ۔

اردو، صفت، رائج۔

اے صنم تیری کرنجی آنکھ سے ثابت ہوا ہے
رنگ اڑ جاتا ہے رُوئے مردمِ بیمار کا (آتش)

کرنڈ :- ایک قسم کے مسالے سے بنا ہوا پتھر جو چُنگئی وغیرہ کے گھسنے ہتھیار تیز کرنے کے کام آتا ہے ہندی مذکر، قلیل الاستعمال۔

مُنے سر جوشش ایسی جو کبھی دے
سنگِ غم کو کرنڈ ہو کے لگے (گلشن عشق)

کرنڈی :- سر کی چادر، کچے ریشم کی بنی ہوئی لنگی، ہندی مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کرنسی نوٹ :- کاغذ کا رائج سکہ انگریزی الفاظ، اردو ترکیب، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ ہر وہ نوٹ جو رائج الوقت ہو اس کو کرنسی نوٹ کہتے ہیں جیسے موجودہ دور میں ایک روپیہ دو روپیہ پانچ روپیہ دس روپیہ، بیس روپیہ، سو روپیہ کا نوٹ۔ اس نوٹ کو بھی کرنسی نوٹ کہیں گے جو کبھی رائج تھا اب رائج نہیں ہے اس نوٹ اور پراسیری نوٹ میں کچھ فرق ہے پراسیری نوٹ پر ماہانہ یا سالانہ حکومت سود دیتی ہے۔

کرن کی ٹوپی :- زرتار ٹوپی، اردو، قلیل الاستعمال۔

کرن کی ٹوپی پہن کر جو گشت کی اس نے
دکھائی خسرو خاوریں کلاہ کی گردش (بحر)

کرانا نہ کرتوت لڑنے کو مضبوط :- کام کاج کا نہ لڑنے کو ہر وقت تیار۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کرنی :- اعمال، افعال، کرتوت اردو مونث عورتوں کی زبان۔

لوگ دکھ درد بھرتے جاتے ہیں
اپنی کرنی وہ کرتے جاتے ہیں۔ (داغ)

قول فیصل۔ عام طور سے یہ مثل اس طرح بولی جاتی ہے۔ جیسی کرنی ویسی بھرنی۔

کرنی :- ایک قسم کا دستے دار لوہے کا اوزار جس سے معمار مصالحہ پھیلاتے ہیں اور پلاسٹر کرتے ہیں۔ اردو معماروں کی اصطلاح۔

جب راج نے قضا کی کرنی لسولی ان کی
اک اینٹ بھی نہ پائی ہرگز کسی مکاں کی (نظیر)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں کنی کہتے ہیں (دونوں مشدد) کنی لسولا ایک ساتھ بھی بولتے ہیں۔ لیکن فصحائے لکھنؤ کرنی ہی بولتے ہیں۔

کرنیل :- انگریزی میں فوج کا سردار، انگریزی، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ زبانوں پر کرنل بھی ہے۔

عطاب اس کا افزوں ہوا بار بار
کہ کرنل بڑھا اس میں اور جاں نثار (اختر)

کرنے کی سب بدیا ہے :- عمل کرنے سے کامیابی ہوتی ہے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ عوام کی زبانوں پر زیادہ ہے۔

کرنی نہ کرتوت لڑنے کو مضبوط :- کام اچھا نہ اطوار اچھے مگر لڑائی جھگڑے پر آمادہ)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے اور بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کروا :- مٹی کا ٹونٹی دار برتن، بدھنا، چھوٹا گھڑا، ہندی مذکر اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

کرواچوتھ :- ہنود کا ایک تہوار، ہندی مونث، (نور اللغات)

کروانا :- کرنا کا متعدی المتعدی، ہندی اس جگہ کرانا فصیح ہے۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ مجھے اتفاق نہیں، کہیں یہ فصیح معلوم ہوتا ہے کہیں وہ دونوں رکھئے اور موقع موقع سے استعمال کیجئے مثلاً کیوں اپنی پگڑی کھڑی کرواتے ہو جو اُلُو میں جھگڑا تھا میں نے بیچ میں پڑ کے میل کرا دیا۔ مؤلف تائید کرتا ہے۔

کروانا :- کوئی کام درست کرانا، کام بنوانا کام لینا۔ اس جگہ کرانا فصیح ہے۔

خفا ہے تو بہ ہماری وفا نے کروا دی
بلا کے ہم کو وہ پچھتائے امتحاں کیلئے (جلال) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب غیر فصیح ہے۔

کروانا :- مجامعت کروانا عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ مجامعت کی قید نہیں مجامعت صرف عورت کے ساتھ ہوتی ہے۔ مرد کے لیے بھی اس کا استعمال ہے۔ وہ کہ جو بد فعل کراتے ہیں۔

کروبی :- (بفتح اول و تشدید دوم و واو مجہول) فرشتہ مقرب وہ فرشتہ جس کو بارگاہ ایزدی میں تقرب حاصل ہو عربی مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس کا استعمال بصورت جمع کروبین ہے۔

کروبیاں :- جمع فارسی مقرب فرشتے فارسی تقرب پائے ہوئے فرشتے فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کروٹ :- پہلو لیٹے ہوئے انسان کا دایاں یا باں پہلو اردو مونث، فصیح، رائج۔

رہے ہیں وصل میں برسوں ہم اس کروٹ وہ اس کروٹ
جدا رہنے کی عادت مشکلوں سے ہم نے ڈالی ہے (امیر مینائی)

قول فیصل ۔ اس کی جمع کروٹوں اور کروٹیں ہے

کروٹ ۲: جانب، طرف، رخ ۔ اردو غیر فصیح، رائج ۔

دے دیا تو ہے دل انھیں لیکن
دیکھیں یہ اونٹ بیٹھے کس کروٹ — منیر لکھنوی

قول فیصل ۔ عام طور سے "کس" کے ساتھ زبانوں پر ہے جیسے "دیکھئے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے" ۔

کروٹ ۳: طرح طور، ڈھنگ، طرز طریق ۔

پیٹ کے یار سے سوتا ہوں مانگتا ہوں دعا
تمام عمر بسر یارب ایک کروٹ ہو — ناسخ

(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ ناسخ کے شعر سے یہ معنی نکال تو لئے ہیں لیکن معنی پہلو ہی کے نکلتے ہیں ۔

کروٹ ۴: (کنایۃً) انقلاب، ایک حالت سے دوسری حالت اختیار کرنا ۔ اردو، فصیح، رائج

پھر کر زمانہ ادھر کی ادھر ہو سب خلقت
نہ لے یہ طالع خوابیدہ نام کروٹ کا — امیر

کروٹ بدلانا ۔ متعدی (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس محل پر کروٹ بدلوانا فصیح ہے جیسے دو گھنٹے سے غریب ایک کروٹ لیٹا ہے بہت کمزور ہو گیا ہے اسے کروٹ بدلوا دو ۔

کروٹ بدلنا ۱: ایک پہلو سے دوسرے پہلو لیٹ جانا ۔ ایک پہلو سے دوسرے پہلو لٹا دینا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج ۔

نہ پوچھ شب ہجر کیوں کر بسر کی
یہ کروٹ بدل کر وہ کروٹ بدل کر — داغ

ترے بیمار کا کام اب بڑی مشکل سے چلتا ہے
کہ درد اٹھ کر بدلواتا ہے تب کروٹ بدلتا ہے — امیر مینائی

کروٹ بدلنا ۲: (کنایۃً) زمانہ کا پھر جانا انقلاب ہونا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج ۔

محل صرف ۔ انگریزوں نے اودھ پر حملہ کیا زمانے نے کروٹ بدلی۔ غدر ہوا اور واجد علی شاہ بہادر قید کر کے کلکتہ روانہ کر دیئے گئے ۔

کروٹ بدلوانا: ۔ کروٹ بدلنا کا متعدی المتعدی ایک پہلو سے دوسرے پہلو لٹانا ۔ اردو صرف فصیح، رائج ۔

جب ماہی ڈالا ہمیں بتیابی دل نے
کروٹ شب فرقت میں بدلوائے گی کس کو — جلال

کروٹ پر سونا: ۔ کسی ایک پہلو پر سونا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں کہتے ہیں ایک کروٹ سونا" مولف تائید کرتا ہے ۔

کروٹ پھرنا: ۔ لازم ۔ ایک کروٹ سے دوسری کروٹ ہونا ۔ اردو صرف، دہلی کی زبان ۔

کروٹ پھیرنا: ۔ ایک کروٹ سے دوسری کروٹ لینا ۔ اردو صرف، دہلی کی زبان ۔

ترے بیمار کا اب حال ہے یہ ناتوانی
کہ کروٹ اے مسیحائے زماں پھیری نہیں جاتی — ظفر دہلوی

کروٹ تک نہ لینا: ۔ مطلق خبر نہ لینا، بالکل خبر نہ لینا ۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان ۔

ع لی نہ کروٹ تک پکارا فتنۂ محشر ہزار — لا اعلم

کروٹ جلنا: ۔ انعا تیز بخار ہونا کہ جدھر کروٹ لی معلوم ہوا کہ پہلو جل گیا (فرہنگ اثر)

قول فیصل ۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو ۔

کروٹ سے بہنا: ۔ دریا کا طغیانی کے قریب ہونا

ان لمبے لمبے بالوں میں گھونگھر کی لہر سی
کروٹ سے جیسے بہتی ہے گنگا غضب غضب

(نواب جعفر علی خاں اثر) (فرہنگ اثر)

قول فیصل ۔ اب کوئی نہیں بولتا ۔

کروٹ لوانا: ۔ ایک کروٹ سے دوسری کروٹ بدلوانا ۔ ایک پہلو سے دوسرا پہلو بدلوانا ۔ اردو صرف غیر فصیح، رائج ۔

خدا قائم رکھے دکھ درد کو ہم ناتوانوں کے
یہی پہلو بدلتے ہیں یہی کروٹ لواتے ہیں — شاد

کروٹ لینا ۱: کروٹ بدلنا، اس پہلو سے اس پہلو ہو جانا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج ۔

گئے وہ دن جو نہ لگتی تھی کمر بستر سے
اب تو کروٹ کے بھی لینے سے ہے معذور کمر — بحر

قول فیصل ۔ بصورت نفی بھی اس کا استعمال ہے ۔

پیٹ کے سینے سے شب کو نہ اس نے لی کروٹ
تمام عمر نہ بھولے گی آج کی کروٹ — تسلیم

کروٹ لینا ۲: (کنایۃً) منہ پھیرنا ۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

جہاں سے لیتے ہیں کروٹ عدم کو چلتے ہیں
مکان عشق کے بیماریوں بدلتے ہیں — معروف دہلوی

کروٹ لینا ۳: (کنایۃً) (انقلاب کے لئے) اردو صرف، فصیح، رائج ۔

یار سوتا نہیں منہ کر کے ہماری جانب
کبھی کروٹ نہیں لیتا ہے مقدر اپنا — بحر

کروٹ نہ لینا: ۔ (کنایۃً) بالکل نہ پوچھنا ۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان

محل صرف ۔ دو برس سے بمبئی گئے ہوئے ہیں

بیوی بچے فاقے کر رہے ہیں اس نے کروٹ بھی نہ لی۔

قول فیصل۔ اسی محل پہ عورتیں پلٹ کے کروٹ نہ لینا بھی بولتی ہیں۔

کروٹوں میں رات کاٹنا :- بے قراری و اضطراب میں شب بسر کرنا۔ بسبب بیقراری کے بار بار کروٹ لینا۔ کبھی اس پہلو لیٹنا کبھی اس پہلو لیٹنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

ع کروٹوں میں رات کاٹی آپ کے بیمار نے — لا علم

قول فیصل۔ اس کی لازم صورت کروٹوں میں رات کٹنا بھی زبانوں پہ ہے۔

بچھ بن رہا یہ آہ میں بیکل تمام رات
تا صبح کروٹوں میں کٹی کل تمام رات — معروف

کروٹیں بدلنا، کروٹیں لینا :- (مجازاً) بستر پر انتہائی بے قراری کے عالم میں پہلو بدلنا بے چینی سے بار بار کروٹ لینا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

کیوں نہ ہم بے کلی سے کروٹیں بدلا کریں
جائے گل کس رات سلائے میرے بستر میں نہیں — ناسخ

قول فیصل۔ اسی محل پہ کروٹیں لینا بھی ہے جو فصیح و رائج ہے۔

نہ کانٹوں پہ کوئی لوٹے خوں میں بستر گل پہ
ترے بن کروٹیں شب سمن اندام لیتا تھا — مومن

کروا بنانا :- ترجیح دینا۔

غیروں کو جو یہ آپ کروا بناتے ہیں
طالب میں ایک کا ہوں نہ خواہاں کرو کا میں — (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ صرف متروک ہے۔

کُروڑ :- (بفتح اول وضم دوم و واو مجہول) سو لاکھ اردو صفت۔ دہلی کی زبان۔

بات سن پائیں گر مروڑ کی ایک
کہہ دیں لاکھوں میں ہم کروڑ کی ایک — ظفر شاہ دہلوی

قول فیصل۔ فصحائے لکھنؤ کرور بہ رائے مہملہ بولتے ہیں۔

اب ہے پتنگ بازی قاتل یہ زور پہ
عاشق کے دل کے شیشے کو مانجھا ہے ڈور پہ
اک برگ گل جو جنبش منقار سے گرا
صیاد نے ہزار کے نوچے کرور پہ — امانت

عوام لکھنؤ اور عورتیں بہ رائے ثقیلہ بولتے ہیں۔ یعنی کروڑ۔

اس کی جمع اہل لکھنؤ "ن" کے ساتھ کروروں بولتے ہیں۔

کروڑ :- کثرت تعداد ظاہر کرنے کے واسطے اردو، دہلی کی زبان۔

ع سنتے ہی نام آنکھ سے آنسو گرے کروڑ — لا علم

قول فیصل فصحائے لکھنؤ بہ رائے مہملہ کرور ہی بولتے ہیں۔

ہے کوشش آب و دانہ میسر قفس میں ہے
اس اپنی بے پری کے تصدق کرور پر — ہجر

کروڑ پتی :- کروروں روپیوں کا مالک بہت بڑا دولت مند، بہت بڑا سرمایہ دار۔ اردو، دہلی کی زبان۔

قول فیصل۔ فصحائے لکھنؤ کرور پتی بہ رائے مہملہ اور عوام لکھنؤ اور عورتیں بہ رائے ثقیلہ بولتی ہیں۔

کروڑ روپئے کی بات :- بیش بہا بات

سحر کروڑ روپئے کی تو ایک بات ہے یہ
کشود کار جہاں ہے زبان پہ موقوف — (نور اللغات)

قول فیصل۔ کیا ضروری ہے کہ سحر نے کروڑ رائے ثقیلہ سے کہا ہو ممکن ہے کہ بہ رائے مہملہ نظم کیا ہو۔ اہل لکھنؤ اس محل پہ کرور روپیہ کی بات بولتے ہیں۔

کروڑ کی ایک بات :- نہایت پکی بات وہ بات جو کروڑ باتوں کا خلاصہ ہو، نہایت تجربہ کی بات۔ اردو صرف، دہلی کی زبان

بات سن پائیں گر مروڑ کی ایک
کہہ دیں لاکھوں میں ہم کروڑ کی ایک — ظفر شاہ دہلوی

کروڑ گیری :- محکمۂ چنگی۔ مونث، دکن کی زبان۔ (نور اللغات)

کروڑوں :- کروڑ کی جمع، بے شمار، لاتعداد اردو، دہلی کی زبان۔

اک خونچکاں کفن میں کروڑوں بناؤ ہیں
پڑتی ہے آنکھ شہیدوں پہ حور کی — غالب

قول فیصل۔ فصحائے لکھنؤ بہ رائے مہملہ بولتے ہیں۔

دو لاکھ تو کیا ہیں جو کروروں میں گھریں گے
بے جان دیے وہ نہ پھرے ہیں نہ پھریں گے — میر انیس

کرورہا کرور بھی مستعمل ہے جو زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔

کَرّوفر :- (بفتح اول و تشدید دوم و او مجہول و فتح چہارم) شان و شوکت، رعب داب، ترک و احتشام جاہ و حشم۔ فارسی، فصیح، رائج

غریبوں سے بھی جھک کر مل ذرا او کروفر والے
تکبر چلتی پھرتی چھاؤں پر کرتا ہے زرد والے — دولہا صاحب عروج

قول فیصل۔ دکھانا وغیرہ کے ساتھ بھی اس کا صرف ہے۔

وہ جو آتا تو ٹھاٹھ سے آتا یہ
کروفر اپنا سب کو دکھلاتا
قلق

کروفر سے یا کروفر کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔

کیوں لشکر و جلوس غبارے کیا تھا ہے
دم بھر کی اس شکوہ سے کیا کروفر سے کیا
ثروت

دنیا سے چلے ہیں کے گناہوں کی بھیڑ بھاڑ
دوزخ میں جاہیے تو بڑے کروفر کے ساتھ
صبا

کروندا: اسم ۱ (بفتح اول و دوم) ایک قسم کے کھٹے پھل اور اس کے درخت کا نام، ہندی مذکر۔ ایک سرخ و سفید رنگ کے ترش پھل کا نام جو بیر کے اتنا ہوتا ہے۔ اردو، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا اچار بھی پڑتا ہے اور مختلف طریقوں سے اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔

کروندا: اسم ۲ (کنایۃً) کان کے پاس کی گلٹی (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کروی: گول کرہ کی شکل کا، مدور، عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کرہ: اسم ۱ (بضم اول و فتح دوم) گولا حلقہ، مدور، ہر ایک گول چیز، عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سوا آبلوں کے اس میں کچھ نہیں ہے
ہمارا دل کرہ ہے کیا ہو اسکا اسیر

کرہ: اسم ۲ وہ لکڑی کا گولا جس پر زمین کا نقشہ ہو۔ عربی، علم ہیئت کی اصطلاح۔

کرۂ ارض: زمین کا گولا تمام زمین جو مدور شکل میں ہے۔ فارسی ترکیب مذکر رائج۔

قول فیصل۔ اسی کو کرۂ زمین بھی کہتے ہیں۔ اور اردو ترکیب سے زمین کا کرہ بھی زبانوں پر ہے۔

اڑے جو گرد سواری سموں سے گھوڑوں کے
کرہ زمین کا گردوں و دل ہو خاک میں اٹ
شاد لکھنؤی

کرۂ آب: وہ پانی جس نے کرۂ زمین کو گھیر رکھا ہے۔ فارسی ترکیب مذکر، رائج۔

کرۂ آتش: آگ کا کرہ، فارسی ترکیب، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ سب سے اونچا آسمان جس کی نسبت قدما کا خیال تھا کہ خالص آگ رہتی ہے اس کو کرہ قدما نے صنوبری خیال کیا ہے اور دلیل اس پر یہ لائے ہیں کہ آگ جلتے وقت اسیطرح کے شکل اپنے کرہ کی موافقت بناتی ہے مگر اس صورت میں لفظ کرہ کے معنی سے یہ لفظ علحدہ ہوا جاتا ہے۔

اسی کو کرۂ نار بھی کہتے ہیں۔

گھر ہے مجھ سوختہ جاں کا کرۂ نار کے پاس
جا کر اڑتا نہیں ہو کر مری دلیا انکے پاس
ناظم

کرۂ باد: ہوا کا تمام مجموعہ جو زمین کے چاروں طرف کئی کوس تک ملبند گھرا ہوا ہے فارسی ترکیب مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ اسی کو کرۂ ہوا بھی کہتے ہیں۔

کرّلا جو بھرے ملا: محنت کر تو رقم ہاتھ آئے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

کرمّی: ایک قسم کی ہڈی جو چبا کے کھائی جاتی ہے۔ اردو صفت، مونث، رائج۔

کریا: اسم ۱ (بکسر اول) تجہیز و تکفین سنسکرت مونث، اہل ہنود کی زبان۔

کریا: اسم ۲ مذہبی رسوم جس کا مردے سے تعلق ہے۔ سنسکرت مونث، اہل ہنود کی زبان۔

کی جو کریا غیر کی ہیں صاف چار ابرو دست
چہ دھریں کا جانور مشک ہو گیا اسا ابرو دست
ظریف لکھنوی

کریا: اسم ۳ قسم، حلف۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کریا بگاڑنا: کریا خراب کرنا، مٹی پلید کرنا۔ ذلیل کرنا، رسوا کرنا، اہل ہنود کی زبان (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کریا بیٹھنا: مرنے والے کا مذہبی رسوم کے مطابق سوگ منانا۔ اردو مصدر عوام کی زبان۔

کریا کرم کرنا: مردے کی مذہبی رسوم ادا کرنا۔ مردے کو جلانے اور کفنانے کی رسم ادا کرنا۔ اردو مذکر۔ اہل ہنود کی زبان۔

میں ہی نے اس کا کیا کریا کرم
اک مجھی کو موت کا اتنی ہے غم
(قرآن السعدین)

کریا کھانا: قسم کھانا، ھلادا۔ اہل ہنود کی زبان۔

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

کریال: اسم ۱ (بضم اول) پرندوں کی جو نر

وانگ کی حالت، پرندوں کی خوش ہو کر اپنے بانسوں اور پروں کو کھجانے اور صاف کرنے کی حالت۔ اردو مونث عوام کی زبان

پھیہے طائروں کے وہ کریال
اوج پرواز مرغ زریں بال — قلق

قول فیصل ۔ کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے یہ درخت خداوند جمشیدی کا نشیمن ہے کہ وہ جڑیا کے برن میں ہو کر اس پر بیٹھتے ہیں اور کریال کیا کرتے ہیں
(طلسم ہوش ربا)

کریال :- امن وامان بے فکری عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ لکھنو کی زبان نہیں۔

کریال میں آنا :- پرندوں کا خوش ہو کر پر پھڑ پھڑانا۔ خوش ہونا۔ امنگ میں آنا۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔

موسم گل کی خبر سن کے قفس میں صیاد
آئے کریال میں ہر مرغ خوش آہنگ چلا — ظفر شاہ

کریال میں ڈھیلا لگانا :- عین مزے میں کھنڈت ڈالنا۔

کنکری پھینکی جو عین وصل میں بھاگا رقیب
تاک کر ڈھیلا لگایا چند میں کریال کے
(نور اللغات) نشاد لکھنوی

قول فیصل۔ اس محل پر کریال میں غلہ لگانا زیادہ زبانوں پر ہے۔

کریال میں غلہ لگنا :- مزے یا سکون میں خلل پڑنا۔ اردو صرف، رائج۔

عمل صرف ۔ موہن لال ۔۔۔۔۔ سرکار بڑے لالہ آگئے — سری — لاحول ولا قوۃ یہ بڈھا کہاں سے آگیا — موہن لال ۔ کیا کہیں ہم لوگ یہ کوٹھی تو سب بند ہے۔ سری عین کریال میں غلہ لگانا ۔ کہہ دو زرسیں کر رہے ہیں۔ پھلیا تم اور منسیا ذرا اس کمرے کے پردے کی طرف لگ کے ہو جاؤ۔
(کامنی ارشاد)

قول فیصل ۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ دہلی میں کریل میں غلہ لگنا بھی لکھا ہے۔

بیٹھے اگر خوشی سے آ کر چمن میں بلبل
کریال میں غلیلہ ایسے لگے کہ اڑ جائے — سجاد
(فرہنگ آصفیہ)

ممکن ہے کہ دہلی میں بولتے ہوں۔ لیکن اہل لکھنو نہیں بولتے ہیں اس کی متعدی صورت کریال میں غلہ لگانا بھی عام طور سے زبانوں پر ہے۔ لطف مزے یا سکون میں خلل انداز ہونا اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہائے صیاد نے کریال میں غلہ مارا
فکر تھی اس کو ہماری سحر و شام بہت — قدر

کرے ایک پکڑے جائیں سب :- ایک شخص کی برائی سے تمام قوم پر الزام عائد ہوتا ہے۔ مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عورتوں کی زبانوں پر زیادہ ہے۔

کریپ :- بفتح اول وکسرہ دوم و یائے مجہول، ایک انگریزی قسم کے ریشمی باریک کپڑے کا نام اردو مونث، رائج۔

قول فیصل ۔ یہ انگریزی کریپ کا بگڑا ہوا ہے اردو میں بفتح اول ہو گیا اور آخر میں ہائے فارسی کی جگہ ہائے عربی ہو گئی۔

کرید :- (یائے مجہول) چھان بین، تلاش، جستجو کاوش، تجسس، اردو مونث، عورتوں کی زبان۔

پوچھئے اغیار سے کیوں دل کا بھید
آپ کو ہر بات کی ہے کیوں کرید — نیر لکھنوی

قول فیصل ۔ اس کا صرف کرنا اور رہنا کے ساتھ ہے۔ جیسے ان کو ہمیشہ اس بات کی کرید رہتی ہے کہ ہمارا ذریعۂ آمدنی کیا ہے۔

کرید کرنا :- چھان بین کرنا، ایک بات ایک جز کی تحقیق کرنا، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

عمل صرف ۔ اول تو تم کو میری ہر ایک بات کی کرید ہی کرنا کیا ضرور ہے۔ (محصنات)

کرید کرید کر پوچھنا :- کھود کھود کر پوچھنا، ہر ایک پہلو سے دریافت کرنا اردو صرف عورتوں کی زبان

عمل صرف ۔ جب ہمسائی آجاتی ہیں دماغ چاٹ جاتی ہیں ایک ایک بات کو کرید کے پوچھنا ان کی عادت ہے۔

کرید میں رہنا :- کسی کی برائی تلاش کرنے میں مصروف ہونا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنو نہیں بولتے۔

کریدنا :- کھرچنا، خالی کرنا۔ نکالنا ہندی، (نور اللغات)

قول فیصل عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کریدنا :- ناخنوں یا چونچ یا کسی اور نوکدار چیز سے اوپر کا حصہ کھودنا ۔ (نور اللغات)

کریدنا :- دانت (دانت کے ساتھ) خلال کرنا کسی تنکے وغیرہ ۔۔ دانت میں پھنسی چیزوں کو نکالنا ۔ اردو صرف، رائج۔

کریدنا: ف راکھ وغیرہ کو کسی چیز کے نیچے اوپر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جلا ہے جسم جہاں دل بھی جل گیا ہوگا
کریدتے ہو جو اب راکھ جستجو کیا ہے غالبؔ

کریدنا: ف ٹھنڈی کی چھندی کرنا۔ ہر بات کی تفتیش کرنا۔ اردو صرف، رائج۔

کریدنا: ف دانہ کی تلاش میں پرندوں کا چونچ یا پنجے سے زمین کھودنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

کریدنا: ف (کان کے ساتھ) تنکے یا کن کھدنی وغیرہ سے کان سے میل نکالنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

کریدنی: ا کھرچنے کا آلہ جس سے تنور یا چولھے کی آگ الٹ پلٹ کرتے ہیں۔ ہندی، مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کریدنی: ا خلال۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر دنت کھدنی، بولتی ہیں۔

کریدنی: ا کان کھجانے کا آلہ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر اہل لکھنؤ کن کھدنی بولتے ہیں۔

کریدنی: ا کھٹکا، خلش، (کرنا کے ساتھ) عورتوں کی زبان

ہے اک کریدنی سی اب اس کی لگی ہوئی
اپنے لئے میں خود مژدۂ یار ہو گیا
ادیبؔ (فرہنگ آصفیہ)

(نور اللغات۔ فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کریدنی: ف کھوج کرکے کسی بات کا پتہ چلانا۔ (پڑنا کے ساتھ) عورتوں کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتوں کی یہ زبان نہیں۔

کرے ڈاڑھی والا پکڑا جائے مونچھوں والا

کسی کا قصور ہو اور کوئی دوسرا ملزم قرار دیا جائے۔ اردو مثل۔

محل صرف۔ بوی خدا کا غضب حمیدن کا لڑکا کیسا شاطر چور ہے وہ آیا اور پاندان چرا لے گیا بے چارہ دوکاندار کا لڑکا کتنا نیک ہے پولیس نے اسے پکڑ لیا وہی مثل ہے کرے ڈاڑھی والا الخ

کریز: — crease (بکسر ویائے معروف) قمیص، پتلون میں استری کرکے ایک خاص قسم کی لکیر نکالنا۔ استری کے ذریعے ابھریں قائم کرنا۔ انگریزی، مونث، رائج۔

قول فیصل۔ ٹوٹنا، خراب ہونا، مٹنا، جاتی رہنا، بگڑنا، وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

کُریز: — (بضم یائے معروف) پرندوں کا پرانے پر جھاڑ کر کریز کرنا نئے پر نکالنا، پرانے پروں کا گرنا۔ اردو مونث، عوام کی زبان۔

کریز چھوٹنا۔

کریز چھوڑنا: — پرندوں کو پنجروں میں چھوڑ دینا تاکہ پرانے پر جھاڑ کر نئے پر نکال لیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں —

(صاحب فرہنگ جہانگیری نے لکھا ہے کہ لفظ کُریچ و کریز دو معنی میں آتا ہے اول معنی وہ جھونپڑا جو اکثر دیہاتی لوگ اپنے اپنے کھیتوں میں پھونس یا وغیرہ سے بیٹھنے کے واسطے بنا لیتے ہیں۔ اور نیز جب شکاری پرندوں جیسے باز و شاہین وغیرہ کے پر جھاڑنے کا زمانہ آتا ہے تو ان کو بھی گھروں میں باندھ یا پنجروں میں چھوڑ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کریز بستہ اند یعنی در خانہ بستہ اند۔ عوام نے غلطی سے پر گرانے کے معنی سمجھ لئے چنانچہ اس کے ثبوت میں حکیم سنائی اور حضرت امیر خسرو کے شعر بھی لکھے ہیں مگر چونکہ یہی دونوں اصطلاح ہو گئے اس وجہ سے دوسرے معنی یہی قرار دیئے ہیں۔"

یہ بیٹر بازوں کی خاص اصطلاح ہے کریز چھوڑنا۔ لڑے ہوئے بیٹر کو فصل گزر جانے پر پنجرے میں چھوڑ دینا۔ ایسے بیٹر زیادہ تر ایسا ہوتا ہے کہ وہ بھاگتے نہیں ہیں اور اگر بھاگتے ہیں تو کریزی ہے۔

کریز سے نکلنا: — پرانے پر جھاڑ کے نئے پر نکالنا اردو صرف، دلی کی زبان۔

جینے نہ پائے پر جو نکل کے کریز سے
صیاد باغ باغ ہے بلبل کو دیکھ کر داغؔ

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی زبان پر کریز سے پاک ہونا زیادہ ہے۔ کبوتر کے لئے یہ اصطلاح خاص طور سے ہے۔

کریز کرنا: — پرندوں کا پرانے پر جھاڑنا اور نئے پروں کو نکالنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر پر گرانا بولتے ہیں —

کریز کھانا: طیور کا پر گرانے کے لئے پرواز نہ کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کریز میں آنا :- پرندوں کا پر جھاڑنے لگنا اردو صرف، عوام کی زبان ۔ کبوتر بازوں کی خاص اصطلاح ۔

کریز میں غلّہ مارنا :- مخل ہونا، عیش میں خلل انداز ہونا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کُڑی کُڑی :- مرغی کے ہنکانے کی آواز ہندی، مونث ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں کُڑ کُڑی نہیں کہتے بلکہ ہر دو راے ثقیلہ کُڑی کُڑی کہتے ہیں ۔

کریکل :- (انگریزی میں کَرِی کِل ہے) ایک قسم کی کھلی ہوئی دو پہیوں کی گاڑی جس میں دو گھوڑے پہلو بہ پہلو جوتے جاتے ہیں ۔ انگریزی، مونث ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کَریل :- (بفتح اول و یائے معروف) ایک خاردار جھاڑی کا نام ، اس کا کانٹا بہت زہریلا ہوتا ہے ۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال

آگے جنوں سے چھالوں میں تھے سر نگل کے ہم
سر پہ ہمارے سایۂ فگن اب کریل ہے میر

کریلا :- (بفتح اول و کسر دوم یائے مجہول) ایک قسم کی کھیرے یا تری سے مشابہ ترکاری جس میں ابھرے ہوئے دانے دانے ہوتے ہیں اردو، مذکر، رائج ۔

قول فیصل ۔ اس کی کڑواہٹ مشہور ہے ۔

کریلا :- وہ آم جو کریلے کی شکل کا ہوتا ہے ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کریلا اور نیم چڑھا :- ایک تو بدمزاج تھا ہی دوسرے بات نے اور بھی ترقی دی یعنی بدمزاجی پہلے تھی ، بات نے اور بھی ترقی دی یانی میں تانی یا خرابی میں خرابی بڑھ گئی اردو مثل ۔ قلیل الاستعمال ۔

کیا ماموں کا کہنا اس نے تسلیم
کریلا پہلے تھا اب چڑھ گیا نیم (مرزا مرج اللہ خان ہیں)

قول فیصل ۔ اب اس محل پر ایک تو کڑوا کریلا دوسرے چڑھا نیم بولتے ہیں ۔

کُریل ڈالنا :- (ہندی ۔ فعل لازم (عو- متروک) کھول ڈالنا ، کرید کر نکال ڈالنا

باجی نہ کر نصیحت بیجا جلے ہے دل
ہے آگ سی جو سینے میں اسکو کریل ڈالی (رنگین) (دفترہ فصاحت رنگین)

قول فیصل ۔ یہ دلی کی زبان ہے ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کریلنا :- کھود ڈالنا ۔ تہہ و بالا کر دینا دلی کی عورتوں کی زبان ۔ (نور اللغات)

کَریلی :- (بفتح اول و کسر دوم یائے مجہول اول) پنڈلی کا گوشت ۔ اردو قصابوں کی اصطلاح ۔

محل صرف ۔ عبد الرحیم کے یہاں سے پاؤ بھر گوشت لے آؤ مگر کہہ دینا کہ حسب وعدہ سب کریلی کا ہی دینا ۔

قول فیصل ۔ ایک قسم کی ہری چوڑیاں کو بھی کریلی کہتے ہیں ۔ اس کا استعمال بصورت جمع کریلیاں ہے ۔

کریم :- (بفتح اول و کسر دوم و یائے معروف) جوانمرد ۔ بامروت کرم کرنے والا احسان کرنے والا ۔ سخی ، عربی ، صفت ، فصیح ، رائج ۔

علی نعیم دہلی موج قلزم بخشش محیط بحر سخا و کریم دریا دل (محشر لکھنوی)

قول فیصل ۔ اس لفظ کا استعمال خدا اور بزرگان دین کے لیے مخصوص ہے ۔ اور عام لوگوں کے لیے اس کا صرف نہیں ہے ۔

کریم :- گناہ بخشنے والا ۔ درگذر کرنے والا خدائے تعالیٰ کی صفت ۔ عربی ، صفت ، فصیح ، رائج ۔

ع میرا خدا رحیم بھی ہے اور کریم بھی (ادب)

کریم الصفات :- خوبیوں والا ۔ نیک اچھی صفتوں والا ۔ عربی ، صفت ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ، قلیل الاستعمال ۔

محل صرف ۔ اہل ضرورت کا کام ایسی دلی کوشش سے کرتے تھے کہ گویا اسی واسطے نوکر ہوئے ہیں اور اس خدمت سے کبھی اپنی جان کو معاف نہ کرتے تھے ۔ کریم الصفات تھے اور زمانے کے محسن تھے ۔ (دربار اکبری)

کریم النفس :- نیک دل ، نیک مزاج ، سخی ، مہربان ، عربی ، صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

کریم النفسی :- مہربانی نیک دلی ، سخاوت ، عربی مونث ، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان ۔

محل صرف ۔ صدر اعظم یہ آپ کی کریم النفسی ہے ورنہ من آنم کہ من دانم ۔ (توبۃ النصوح)

کریمی :- سخاوت ، فیاضی ، مہربانی ، بیوفائی فارسی ترکیب ۔ مونث ، فصیح ، رائج ۔

قیامت میں کریمی جو تری مجھ کو نوازے گی

گنہ میرا بکارے گا فرشتہ ہوں میں رحمت کا
شرف

کریہہ :- (بفتح اول وکسر دوم و یائے معروف ہائے ملفوظ) بد قطع، بدصورت، بے ڈول، مکروہ، برا گھناؤنا، جس سے کراہت آئے۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

کریہہ الشکل :- بدشکل، بدصورت، بدقطع۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کریہہ الشکل ہے آن کر ایسی نہیں دیکھی
بدصورت آسماں کی دیکھ کر میں نے زمیں دیکھی میر

کریہہ الصوت :- بد آواز، بدگلو، عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کریہہ الفاظ :- وہ الفاظ کہ جن کا سننا یا بولنا ناگوار ہو۔ برے الفاظ، عربی ترکیب قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ خیر النساء کیا ہوا پھر بھی ایسے کریہہ الفاظ بیگم صاحب کو زیبا نہ تھے۔ (بنات النعش)

کریہہ المنظر :- بدصورت، بدنما، بدقطع، بدوضع، عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

کیسی بد بین کریہہ المنظر
تھی وہ بیچارے بھی از حد بد تر مرزا رسوا

بغیر ترکیب کے کریہہ منظر زبانوں پر زیادہ ہے جیسے سارا مال و اسباب لوٹ کر جا رہا تھا کہ بیاباں سے نکل کر اسی راہ سے کہ ناگہاں ایک ساحر کریہہ منظر، خبیثہ فام، بدشکل و نافرمان ڈرتا ہوا آیا اور للکارا۔ (طلسم ہوشربا)

کزلک :- چھوٹی چھری، چاقو، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

کزلک مژگاں چشم ستم گر آ کے جگر میں گھونپ چلی
آ کے ہمدم ساتھ ادھر سے جنگ کو لے کے دھوپ چلی
ذوق

کرڑا :- (بفتح اول) کسی قسم کے درخت کا بیج ایک قسم کی دوا، اردو مؤنث، رائج۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر کرڑھ ہے

کرڑہ :- (بکسر اول) کیڑے کا مخفف، کرم اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ خدا تجھے غارت کرے، تین روپے سیر کی ماش کی دال کرڑھائی اٹھا لائی جو گلائے نہیں گلتی۔

کرڑا :- [1] نرم کا عکس، سخت جو توڑے نہ ٹوٹے۔ اردو صفت، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم نے بغیر گھی کے گرد چھپٹا تو بنا لیا ہوا کھا کے اتنا کرڑا ہو گیا کہ توڑے سے نہیں ٹوٹتا۔

کرڑا :- [2] سخت گیر بے رحم اردو صفت عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ افسر یا حاکم وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے تمہارا مقدمہ جب عدالت میں اب آ گیا ہے وہ بہت کرڑا اور غصہ ور حاکم ہے خدا ہی ہے جو تمہاری جان بچے۔

کرڑا :- [3] (مجازاً) بہادر اور دلاور آدمی طاقتور، زور آور۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ عوام بولتے ہیں۔

کرڑا :- [4] تند، تیز جیسے کرڑا جواب کرڑی شراب۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے۔

کرڑا :- [5] مستقل مزاج۔ کسی بات پر مستقل رہنے والا، اردو صرف عوام کی زبان۔

خود چلیں گے کرڑے ہیں نہیں کچھ موم کے ہم
پھیر کی بات نہیں کون اٹھائے یہ الم امیر

کرڑا :- [6] دشوار، مشکل، کٹھن۔ اردو صرف رائج۔

قول فیصل۔ تانیث کے لیے کرڑی بولتے ہیں۔

بیمار کا تمہارے کل دم الٹ گیا تھا
کہتے ہیں آج اس پر بھی شب کڑی ہے لا اعلم

کرڑا :- [8] لوہے کا حلقہ، حلقہ آہنی، قلابہ اردو صرف، رائج۔

محل صرف۔ ایک چھوٹی سی کھڑکی لگی ہوئی تھی مگر اس میں کرڑا پڑا ہوا تھا۔ (امراؤ جان ادا)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے ایک معنی چھلا بھی لکھے ہیں۔ جیسے کنجیوں کا کرڑا مگر اہل لکھنؤ چھلا بولتے ہیں۔

کرڑا :- [9] سونے چاندی وغیرہ کا ایک قسم کا حلقہ دار زیور جو عورتیں ہاتھ پاؤں میں پہنتی ہیں۔ اردو، مذکر، رائج۔

پتلی کمر کا لوچ دکھاتی ہوئی چلی
زریں چھڑا کرڑے سے بجاتی ہوئی چلی جوش

تھے دست بند رخش پر یزداں نے
صدقے کیے گئے تھے کرڑے دست حور کے عشق

کرڑا :- [10] گول ڈاٹ جو صرف اینٹ چونے

اور پتھر سے بنائیں اور لکڑی کا اس میں دخل نہ ہو۔ قبر یا مزار کی ڈاٹ دینا لگانا، کھولنا وغیرہ کے ساتھ۔ اہل لکھنؤ کی زبان۔

قید غم سے بعد مردن دی رہائی آپ نے
جب کرڑا کھولا مزار عاشق دلگیر کا　　صابر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ معماروں کی خاص اصطلاح ہے۔

کرڑا ہ۱۰ جب کسی دیگچی کے منہ پر ڈھکن رکھ کے اس پر گندھا ہوا آٹا لگا کر بند کر دیتے ہیں اس کو بھی کرڑا کہتے ہیں۔ (لگانا کے ساتھ)

(نور اللغات)

قول فیصل۔ دیہات میں کرڑا کہتے ہیں اور لکھنؤ کے باورچیوں کی اصطلاح کنڈل سے لگانا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ اسی عمل کے ساتھ جو آگ دیگ کے اوپر اور نیچے جلتی ہیں دم دینے کے لیے لگاتے ہیں۔ اس کو انسلی لگانا کہتے ہیں۔

کرڑا ہ۱۱ کمر کا مضبوط۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ بازاری زبان ہے۔

کرڑا ہ۱۲ جھیلنے والا۔ سختی اٹھانے والا۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی کے ساتھ خصوصیت نہیں ہے۔

کرڑا ہ۱۳ مہنگا، گراں، اہل ہنود کی زبان

(نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کرڑا بیتنا یا گزرنا:۔ فاقہ ہونا۔

(مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ اس محل پر لکھنؤ کی عورتیں کرڑا کا بولتی ہیں جیسے غریب کے یہاں انتہائی پریشانی ہے تین تین وقت کھانا نہیں ملتا بچے یہ کرڑا کے کیوں کر جھیل سکتے ہیں۔

کرڑا پانی:۔ تیز، تلخ،

آتشی جاہ کرآب دم شمشیر کی قاتل
کرڑا پانی ہے وہ گھونٹ اس کے نکل آتے ہیں　　اکبر

(فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب یہ صرف متروک ہے۔

کرڑا پن:۔ سخت کرارا پن، مزاج کی تندی تیز مزاجی، اردو مذکر غیر فصیح، رائج۔

کرڑا پن آگے مردان خدا کے چل نہیں سکتا
کف داؤدی میں یکساں ہے عالم موم و آہن کا　　آتش

کرڑا تاؤ:۔ (کنایتہً) غصہ کا کمال جوش، غیظ و غضب کی انتہائی منزل

کرڑا تاؤ ہے کس قدر گرم ہو
بجا دو نہ ڈنکا ذرا نرم ہو　　شوق قدوائی

(نور اللغات)

قول فیصل۔ عوام کبھی کبھی بول دیتے ہیں

کرڑا جواب:۔ سخت جواب ٹیڑھا جواب اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

جھیلے کے مانگتے ہی مجھ کو سنے لگے
صاحب خدا کے واسطے ایسا کرڑا جواب　　منیر

کرڑا دن:۔ منحوس دن۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ صرف غیر فصیح ہے۔

کرڑا روز:۔ سخت روز، مصیبت، پریشانی کا دن اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

سخت کشتی میں شب و روز گزرتے ہیں کرڑے

کوہ افلاک نظر آتے ہیں اختر پتھر　　بحر

کرڑا ڑا:۔ دریا کا اونچا کنارہ، دریا کا کنارہ جہاں نادیں آ کر لگتی ہیں۔ ہندی۔

کیوں نہ رو دیں پھوٹ کر ہم قصر جاناں کے تلے
دیدۂ تر اپنے دریا میں کرڑاڑا چاہیے　　ناسخ

(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں از روئے پلیٹس کرڑاڑ اور یلے کے اونچے اور ڈھالواں کنارے کو کہتے ہیں۔ یہ ضرور نہیں کہ وہاں نادیں بھی لگتی ہوں۔ اب یہ لفظ قریب بمتروک ہے۔

کرڑا اسماں:۔ قحط کا زمانہ، تنگی کا وقت افلاس کا زمانہ، تنگدستی کا زمانہ۔ برا وقت۔ کڑے دن۔ اردو، صرف۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔

کرڑا کا ہ۱ کسی سخت چیز کے ٹوٹنے یا کھنچنے کی آواز۔ اردو، مذکر، قریب بمتروک۔

محل صرف۔ گھوڑوں کے سموں کی صدا اسم سے کرڑا کے کی آواز۔ (طلسم ہوشربا)

کرڑا کا ہ۲ افلاس کا زمانہ (کنایتہً) فاقہ کی تکلیف، اردو صرف، عورتوں کی زبان

محل صرف۔ مولانا بہت خوددار ہیں۔ فاقوں پر فاقے ہوتے ہیں مگر کسی سے کچھ نہیں کہتے کرڑا کے برداشت کرتے ہیں۔

کرڑا کا ہ۳ شدت کا، بہت سخت اردو صرف عورتوں اور عوام کی زبان۔

محل صرف۔ ابھی اتنی سخت بیماری سے اٹھے

ہم اتنے کڑاکے کا جاڑا پڑ رہا ہے اور تم پہین کرتا پہنے گھوم رہے ہو۔

کڑاکا بیتنا :- فاقہ ہو جانا، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام عورتیں کبھی کبھی بول دیتی ہیں۔

کڑاکا گزرنا :- فاقہ ہونا، بھوکا رہنا اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف: یہاں چار مہینہ سے بھی زیادہ ہیں ایک پیسہ نہیں بھیجا کڑاکے گزر رہے ہیں۔ بچے فاقوں مر رہے ہیں۔ دیکھئے کیا ہوتا ہے۔

کڑاکرنا :- سخت کرنا۔ جیسے بدن کڑا کر لینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

کڑاکرنا :- بھاؤ چڑھانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کڑاکرنا :- مضبوط کرنا، سخت کرنا، اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ تنہا اس کا استعمال نہیں۔ دل یا جی کے ساتھ بولتے ہیں۔ جیسے اگر ڈاکٹر کہتا ہے کہ آپریشن ضروری ہے تو دل کڑا کر کے آپریشن کروا لو کیا بات ہے۔

کڑاکرنا :- چست کرنا، کسنا، جکڑنا (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کڑاکرنا :- بہت بڑھانا، دلیر کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کڑاکڑ :- (بفتح اول و چہارم) سخت چیز کے ٹوٹنے کی پے در پے آواز۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ بارش تیز ہو رہی تھی اور چھت کی کڑیاں کڑاکڑ چٹک رہی تھیں۔ دنیا باجی برابر کہتی رہی کہ نکل آؤ مگر بڑی دل کی مضبوط ہیں نہ نکلیں۔

کڑاکڑ :- اوپر نیچے کے دانتوں کے زور سے رگڑ کھانے کی آواز۔

(فقرہ) اس کے دانت سوتے میں کڑاکڑ بجتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب اس محل پر عورتیں کڑکڑ (بغیر الف) ہی بولتی ہیں۔

کڑاکوس :- دو میل سے کچھ زیادہ کا فاصلہ۔ (کنایۃً) زیادہ فاصلہ۔ اردو صرف، عورتوں اور عوام کی زبان قلیل الاستعمال۔

کڑاکے کا جاڑا :- بہت سخت جاڑا، تیز جاڑا، شدت کی سردی۔ اردو صرف عوام کی زبان

محل صرف۔ میں نے لکھنؤ میں دیکھا ہے کہ کڑاکے کے جاڑے میں گیارہ بجے رات کو مسند بالائی کی برف بیچ رہا تھا۔ اور لوگ کھا رہے تھے۔

قول فیصل۔ اسی محل پر کڑکڑاتا جاڑا بھی زبانوں پر ہے۔ اس لیے کہ اس زمانے میں سردی کی شدت سے دانت بجنے لگتے ہیں۔

کڑاکے کا فاقہ :- ایسا فاقہ جس میں کھیل بھی اڑ کر منہ تک نہ جا سکے، بہت طولانی فاقہ۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

کڑا لگانا :- لداؤ کا مکان بنانا، لداؤ ڈالنا۔ اہل لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہ لداؤ ڈالنا بولتے ہیں نہ لداؤ کا مکان بنانا۔ کڑا لگانا معماروں کی اصطلاح ہے۔ جو قلیل الاستعمال ہے۔

کڑا منہ آنا :- سخت زبانی کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

کی مرے زخم نے جب دل سے دریدہ دہنی
پھر کڑا منہ نہ کوئی خنجر فولاد آیا میر

کڑا مول :- مہنگا مول۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کڑاہ :- بڑی کڑھائی، کڑھاؤ۔ اردو، مذکر، متروک۔

گال گلچے سے پھر تو سے سیاہ
کانسو سر ہے جیسا اوندھا کڑاہ میر

قول فیصل۔ اب اس جگہ کڑھاؤ بولتے ہیں۔

کڑاہا :- بڑا کڑاہ، ہندی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔ اس محل پر کڑھاؤ ہی بولتے ہیں۔

کڑا ہونا :- سخت ہونا، کٹھن ہونا، دشوار ہونا، گراں ہونا، بھاؤ تیز ہونا، تند مزاج ہونا، بے رحم ہونا۔

محل صرف۔ لڑائی شروع ہونے میں کچھ دیر

نہیں تب تو ذرا کڑے، ہو کر بڑے کو سب کہنے کی
باتیں اور بُرے ناشی کے خیالات ہیں۔
(نور اللغات) (دبناۃ النعش)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے۔

کڑاہی: اسم ایک پھیلے ہوئے آہنی ظرف
کا نام، جس میں پکوان وغیرہ تلتے ہیں، ہندی
مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی زبان پر کڑھائی ہے

کڑاہی: اسم مجازاً، پکوان تلی ہوئی چیز،
(نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کڑاہی: اسم (کنایۃً) پکوان یا شیرینی کی
نیاز۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کڑاہی اہل لکھنؤ کی زبان نہیں۔
اور معنی بھی قریب المتروک ہیں۔

کڑاہی باندھنا: منتر کے زور
سے کڑاہی کو گرم نہ ہونے دینا، جادو سے
کڑاہی کے نیچے کی آنچ کو بے اثر کر دینا۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کڑاہی چاٹنا: عورتوں کا خیال ہے
کہ جو لڑکا یا لڑکی کڑھائی چاٹتی ہے
اس کے بیاہ میں مینہ برستا ہے۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی زبانوں پر کڑھائی
ہے۔ لکھنؤ کی عورتیں اور عوام اس محل
پر پتیلی چاٹنا اور پتیلی میں کھانا بولتی ہیں
کڑھائی چاٹنا یا کڑھائی پہ چھاپنا نہیں۔

کڑاہی چڑھانا: کڑاہی چولھے پر
رکھنا، پکوان پکانا۔ متعدی۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کڑھائی چڑھانا
بولتے ہیں۔

کڑاہی چڑھنا: اسم (لازم) کڑھائی کا
چولھے پر رکھا جانا۔ (۲) پکوان کی تیاری
ہونا۔ پکوان تلا جانا، پکوان خرچ ہونا
جیسے "ابر آیا ہے جی چاہتا ہے چولھا چڑھے
کڑھائی چڑھے" (چتر پہیلی)
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کڑھائی چڑھنا بولتے
ہیں۔

کڑاہی کرنا: نذر و نیاز کے لیے کچھ پکانا
(۱) فعل متعدی۔ پکوان تلنا، پوریاں
کچوریاں اور گلگلے وغیرہ تلنا (۲) ہندو
کسی دیوی یا دیوتا کی بھینٹ کا حلوہ پکانا
تیار کرنا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ معنی نمبر ۱ میں حضرات
اہلسنت کی عورتوں کی زبان ہے اور کڑھائی
کرنا بولتی ہیں۔

کڑاہی میں ہاتھ ڈالنا: اسم جلتے ہوئے
تیل میں ہاتھ ڈال کر دکھا دینا کہ ہم سچے ہوں
گے تو ہمارا ہاتھ نہیں جلے گا۔ سخت قسم
کھانا۔

دونوں ڈالیں ابھی کڑھائی میں
میری اس کی یہی قسم ٹھہرے
جان صاحب (نور اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ کڑاہی تو بولتے
ہی نہیں، جان صاحب کے شعر میں
بھی کڑھائی ہے۔ اس محل پر عام طور سے
کڑھائی کی جگہ کڑھاؤ بولتے ہیں۔

کڑھائی میں ہاتھ ڈالنا: اسم قسم
کھا کر انکار کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں کوئی نہیں بولتا۔

کڑبڑا: اسم ابلق۔
وہ شخص جس کی ڈاڑھی کڑبڑی ہو، ادھیر
کبل، سوخورا۔ چال۔ آمیزہ مو۔ ہندی
صفت ہے

لڑکوں سے لڑکے چھٹے جوانوں سے تب جواں
بڈھوں سے بڈھے کڑبڑوں سے کڑبڑے رہے
انشا (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں ابلق نہیں
بولتے اور نہ آدمی کے لیے اس کا استعمال ہے
اس کی خصوصیت صرف بالوں ہی کے
ساتھ ہے۔

کڑبڑ کڑبڑ: اسم ڈھول اور تاشے کی آواز
مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس آواز کو کڑبڑ
کڑبڑ نہیں بولتے۔

کڑبڑ کڑبڑ: اسم دوڑنے میں گھوڑوں
کے سم کی آواز۔ اردو عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال
محل صرف۔ رات کو تقریباً ۱۲ بجے فوجی
رسالہ سڑک سے گزرا گھوڑے دوڑ رہے تھے
کڑبڑ کڑبڑ کی آواز نے میرا دل دہلا دیا۔

کڑبڑی ڈاڑھی: وہ ڈاڑھی
جس میں کچھ کالے اور کچھ سفید بال ہوں
اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف۔ ہمارے شہریار کو سودا ہو رہا ہے۔

کڑی ڈاڑھی، صورت کالی، بجا کی پھبتی ہوتی ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

کڑک ہلے (بفتح اول و دوم) کسی چیز کے ٹوٹنے یا چٹخنے کی آواز، ہندی، مؤنث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں

کڑک ہلے درد چمک، ... ہندی (معین الشعراء)

قول فیصل۔ وسی کے ساتھ، یعنی کڑک سی، بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کڑک ہلے بجلی کی سخت اور مہیب آواز، اردو، فصیح، رائج۔

جب دوبارہ ہوئی بجلی کی چمک
وہ لپک اس کی وہ آفت کی کڑک مزار سا

کلاں میں جب مرے نالے کی کڑک جاتی ہے
ابر میں رعد کی چھاتی سی دھڑک جاتی ہے
ظفر شاہ

قول فیصل۔ کڑک یعنی مہیب آواز، ظفر شاہ دہلوی نے استعمال کیا ہے۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

کڑک ہلے گھوڑے کی تیز روی، گھوڑے کی پوئیہ رفتار۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ یہ مطلب گھوڑا کڑکانے سے ادا ہوتا ہے۔" اب یہ صرف بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کڑک ہلے داہنی طرف سے حریف کے بازوں پر ضرب لگانا، پٹے بازی کا وہ ہاتھ جو حریف کے سیدھے بازوں کے بائیں جانب لگایا جائے پٹے بازوں کی اصطلاح۔

یہ ہاتھ اس پھکیت کے عاشق یہ معاف ہیں
پالٹ طمانچہ، حاکی، کڑک مونڈھا سر ہگر
صبا لکھنوی

کڑک ہلے کمان کے جھکنے کی آواز، اردو صرف، فصیح، رائج۔

کڑکا ہوا میداں میں کمانوں کی کڑک سے
تیر آتے تھے جوں تیر شہاب آئے فلک سے انیس

کڑک ہے (بضم اول و فتح دوم) وہ مرغی جو انڈے دینا موقوف کردے (اردو) رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے انڈے دینے کے بعد مرغی میں ایک خاص کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور مرغی پر پھلا لیتی ہے۔ ایسی صورت میں اگر انڈے بٹھائے جاتے ہیں تو وہ مرغی سینے لگتی ہے

کڑکا ہلے بجلی کا شور۔ اردو، مذکر رائج۔

نہ بادل لڑیں گے مری چشم تر سے
کسے اپنا کڑکا سناتی ہے بجلی بجر

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلادی حالی

کڑکا ہلے نقیبوں کا میدان جنگ میں یا بادشاہ یا امرا کی سواری کے آگے بولنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

عجب محبوب با شوکت ہے اے باد بہاری تو
صدائے خندۂ گل ہے سواری کا تری کڑکا آتش

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے جو اب قلیل الاستعمال ہے۔

یہیں جو اشک دل زار کیوں نہ نالاں ہوں
نقیب کہتے ہیں فوجوں کے درمیاں کڑکا
شاد

کڑکا کھنا ہلے بلند آواز سے بولنا۔

یا الٰہی کہیں واعظ کا ہو کڑکا موقوف
قصے آپس میں پڑے ہیں یہ فسانہ کب تک
صبا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے اور کڑکے سے مراد کوئی طویل بیان یا طویل گفتگو ہے۔

کڑکانا ہلے گھوڑے کو تیز دوڑانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کڑک بانکا ہلے (اذن عنہ) وہ بانکا جوان جس کی آواز سے لوگ ڈر جائیں۔ بانکا ترچھا جوان، ہندی، مذکر، اہل دہلی کی زبان (نور اللغات)

کڑک بجلی ہلے توڑے دار بندوق۔ وہ بندوق جس کی آواز نہایت مہیب ہو۔ اردو مؤنث اہل دہلی کی زبان۔

ٹک دیکھنا منصور علیخاں جس کا احوال
چھاتی پہ کڑک بجلی ہے اور شیر دہاں ہے سودا

کڑک بجلی ہلے (کنایۃً) کڑاکے کی آواز والی عورت، رعب داب کی عورت (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب شاذ ہی کوئی عورت بولتی ہے۔

کڑک بجلی ہلے تڑپ، بندوق کو کہتے ہیں۔ اہل لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کڑک کے بولنا:۔ فعل لازم ہیبت، تیز آواز سے بات کرنا، سخت آواز سے بولنا لہٰذا دکرخت آواز سے بولنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کڑک دوڑنا:۔ سرپٹ جانا، لپ یہ جانا۔ دہلی کی زبان، (نور اللغات)

کُڑکُڑ:۔ مرغیوں کے ہنکانے کی آواز، ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کُڑی کُڑی، بولتے ہیں۔

کڑکڑ:۔ (۱) کسی سخت چیز کے چبانے کی آواز ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر بھر دو راے مہملہ کر بولتے ہیں۔

کڑکڑ:۔ (۲) کسی سخت چیز کے ٹوٹنے کی آواز اردو، رائج۔

کڑکڑ:۔ (۳) انگلیوں کے چٹخنے کی آواز، (بولنا کے ساتھ) (نور اللغات)

قول فیصل۔ انگلیاں چٹخنے یا چٹخانے کی آواز کو "چٹ چٹ بولنا" کہتے ہیں نہ کڑکڑ۔

کڑکڑا:۔ سخت، کڑا، مضبوط، ہندی صفت، مذکر۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں کرّا کہتے ہیں۔ مؤلف تائید کرتا ہے۔

کڑکڑاتا:۔ شدت کا، بہت تیز (جاڑے کے لیے) ہندی، صفت مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں کڑاکے کا جاڑا کہتے ہیں، لکھنؤ کی عورتیں دونوں طرح بولتی ہیں۔

کڑکڑاکے آواز نکالنا، کڑکڑا کے دم مارنا:۔ زور سے حقے کا دم لگانا۔

نکالی آواز ایسی کڑکڑا کر ادھیاں ساقی
کہ ہوا بر سینہ سطح کا تیری زم کا جوڑا
انشاء اللہ خاں انشا

دم استسقاء پر قدم مارا — نکہت
حقہ کا کڑکڑا کے دم مارا (نور اللغات)

قول فیصل۔ دونوں صورتوں سے دہلی کی زبان ہے۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کڑکڑانا:۔ (۱) گھی یا تیل کے بگھارنے کی آواز نکلنا، اردو صرف، رائج۔

کڑکڑانا:۔ (۲) بگھارنا۔ داغ کرنا، آگ پر گھی یا تیل کا گرم کرنا جیسے گھی کڑکڑانا۔
ایک چھٹانک کشمش گھی میں کڑکڑا کر جب پھول گئی چاولوں میں چھوڑ دی
(مراۃ العروس) (نور اللغات)

قول فیصل۔ کشمش کڑکڑانا لکھنؤ کی زبان نہیں، پیاز کے لیے اس محل پر داغ ہونا بولتے ہیں۔

کڑکڑانا:۔ (۳) دانتوں کا آپس میں رگڑ کھاکر آواز دینا اس معنی میں کڑکڑانا بھی مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بکجر کاٹ، کوئی نہیں بولتا۔ کٹکٹانا بولتے ہیں۔

کڑکڑانا:۔ (۴) شکایت کرنا، برا بھلا کہنا حسد کرنا، بڑبڑانا۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کڑکڑانا:۔ انڈے دیتے وقت مرغی کا بولنا، ہندی۔ (نور اللغات)

(۲) کفنانا، برا بھلا کہنا جیسے، تم اپنی باجی آماں کا مزاج تو جانتی ہو کہ میری نصیحت سے کڑکڑاتی بھی ہیں اور پھر بھن اٹھیں کل بھی نہیں (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ مرغی ایک وقت میں ایک انڈا دیتی ہے۔ لہٰذا انڈا دیتے وقت لکھنا چاہئے تھا مرغی انڈا دیتے وقت کڑکڑاتی ہو (بالفتح) نہ کہ کُڑکُڑاتی ہو (بالضم) کڑکڑانا بالضم کڑکڑانا ہونے کی علامت ہے۔ مؤلف تائید کرتا ہے۔

کڑکڑانا:۔ (کنایۃً) آدمیوں کا دبی زبان سے حجت، باتکرار کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر بڑبڑانا (بالضم) بڑبڑانا (بالفتح) بولتے ہیں۔

کڑکڑ بولنا:۔ کسی سخت کا چباتے وقت آواز دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں کرکر ہونا (بالفتح) واے مہملہ کہتے ہیں۔ مؤلف تائید کرتا ہے۔

کڑکڑا چبانا:۔ کسی چیز کو اس طرح چبانا کہ منہ سے دانتوں کی آواز نکلے (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر بالفتح درائے
مہملہ کرکرچبانا بولتے ہیں۔

کڑکنا :- تڑخنا، کسی کپڑے کا جابجا سے
چر جانا، پھٹنا، مسکنا، بیراکرتا کڑکا ہوا
ہے۔ کاغذ کڑکا ہوا ہے۔
(نوراللغات ولغات اردو)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر مسکنا ہی
بولتے ہیں۔ اور صاحب نوراللغات نے جو بہ تشدید
کے ساتھ چٹخنا لکھا ہے تو اہل لکھنؤ اس صورت
سے بالکل نہیں بولتے چٹخنی ہمیشہ کوئی سخت
یا کرخت چیز ہے۔ جیسے دھنی، لکڑی وغیرہ

کڑکنا :- موتی میں بال آنا، موتی کا ٹوٹ
جانا، موتی میں درز پڑ جانا ؎

کیا کہوں رات کی بات ساتھ میں بیٹھ کے سوتی
کروٹ لی موتی کڑکا موتی کی گرہ کھل گئی
(نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ
لکھنؤ میں موتی میں بال پڑنے کو گرخنا کہتے ہیں
بال پڑنے کو گرخنا نہیں کہتے گرخنا، صاف
موتی میں ابر کا ایسا یا گدلا پن پائے جانے
کو کہتے ہیں۔ اور یہ ایک قسم کا عیب ہے۔
بہرحال کڑکنا بھی اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کڑکنا :- تڑخ جانے والا، شکن پڑ جانے والا
جیسے کڑکنا کاغذ، صفت، عورتوں کی
زبان۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کڑکنا :- (بفتح اول ودوم) گرجنا جیسے
بادل کڑکنا۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ بادل گرجتا ہے کڑکتا نہیں۔
بجلی کڑکتی ہے گرجتی نہیں۔

کڑکنا :- بجلی کی آواز نکلنا :

تھے شب ہجر میں کیا کیا دھڑکے
آہ تڑپی کبھی نالے کڑکے تسلیم دہلوی
(نوراللغات)

قول فیصل۔ نالے کڑکنا اہل لکھنؤ کی زبان
نہیں ——

کڑکنا :- غصہ میں آکر، چیخ کر بولنا۔
چیخ کر بولنا۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں

کڑکنا :- باجے کا زور سے بجنا۔ اردو
صرف، قلیل الاستعمال۔

کڑکنا وہ نوبت کا باجوں کے ساتھ
گرجنا وہ دھونسوں کا ڈنکوں کے ساتھ میر حسن

کڑکنا :- روانہ ہونا تیزی کے ساتھ، عوام
کی زبان

(فقرہ) وہاں سے کڑکا تو یہاں آ کر
دم لیا۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

کڑکنا :- وہ آواز جو کمان کے جھکانے
میں پیدا ہوتی ہے۔ اردو صرف، فصیح رائج

میغول کی وہ تابش وہ کمانوں کا کڑکنا
وہ ظلم رجال کا قفس تن میں پھڑکنا
میر انیس لکھنوی

کڑکناتھ :- (بفتح اول ودوم) ایک قسم کی سیاہ
مرغی جس کے پنجے، چونچ، آنکھیں خلاصہ یہ کہ کل جسم
سیاہ ہوتا ہے۔ اردو، رائج

محل صرف۔ کئی دن سے بیوی تقاضہ کر رہی تھیں
آج کڑکناتھ کا جوڑا مل گیا۔

کڑکنت :- گھوڑے کا تیزی سے اچھل
کر چلنا، اردو متروک۔

زہرہ برق آب ہو جائے
تیرے توسن کی گرسے کڑکنت سودا

کڑکو :- بدمزاج یا بدگو عورت،
مونث۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

کڑکو :- بچوں کا ایک کھیل۔ اردو
رائج۔

قول فیصل۔ زمین پر لکیریں کھینچ کے سات
خانے بناتے ہیں۔ اس میں ایک سمندر کے نام
اور آخری گھر کو کڑکو کے نام سے بناتے ہیں
ایک ٹھیکری کو ایک پاؤں اٹھا کے اور ایک
پاؤں سے ٹھوکر لگا کے ساتوں گھر تک بغیر
پاؤں ٹکائے چلتے ہیں۔ جس کا پاؤں
ٹک جاتا ہے وہ ہار جاتا ہے۔
اسی کو کڑکوانی بھی کہتے ہیں۔

کڑکھایا :- کیڑے کا کھایا ہوا، کرم خوردہ
بوسیدہ، پرانا، اردو، صفت، عورتوں
کی زبان۔

محل صرف۔ تم از سے ہو کڑکھائے چاول
اٹھا لائے کیا کم ملے۔ کہو تو پھینک دوں۔

قول فیصل۔ تانیث کے محل پر کڑکھائی
ہے۔ جیسے کڑکھائی دال۔

کڑکھایا :- (مغازنا) چھیچھڑا (نوراللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر اکثر نقشی یا دانہ وغیرہ کہتے ہیں

دھوکہ جو کی تھی اچھل اس کو ہی لائے رنگین
میری قسمت میں لکھی تھی وہی کڑکھائی بھی
(نوراللغات) رنگین دہلوی

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتوں کی یہ زبان نہیں

کڑکی :- (بالضم اول ویائے ہندی، مفتوح وکاف تا مشدد) وہ چیز جس سے لڑکے چھوٹی چھوٹی چڑیاں پکڑتے ہیں۔ اردو مونث، رائج۔

حرص دانے کی ملامت جی ہیں
ورنہ پھنس جاؤ گے کڑکی میں　(وحشت گلزار)

قول فیصل۔ بیچ دانہ ڈال کے ایک ٹوکری میں اونچا سا تنکا لگا کے اس میں ڈور باندھ دیتے ہیں اور خود دور چھپ کے بیٹھ جاتے ہیں جب چڑیا دانہ کھانے کو اندر جاتی ہے تو ڈور کھینچ لیتے ہیں اور ٹوکری گر جاتی ہے چڑیا اندر بند ہو جاتی ہے۔

کڑکی :- مفلسی، غریبی، غربت کا زمانہ، اردو عوام کی زبان۔

محل صرف۔ آج کل تو ہم کوئی فرمائش پوری نہیں کر سکتے کیوں کہ کڑکی ہے۔

کڑکیت :- نقیب، وہ شخص جو بادشاہ یا امرا کی سواری کے آگے آگے یا میدان جنگ میں پکارتا ہے۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

چاؤ نیقیں بھاگ بھاگ کے روپوش ہو گئے
کڑکیت مارے خوف کے خاموش ہو گئے　(مونس)

کڑم دھڑم کڑم دھڑم :- (بضم اول ودوم وچہارم وششم) ڈھول تاشہ بجانے کی آواز، اردو، رائج۔

محل صرف۔ حسب الحکم سلطان شہر بھر میں منادی کی گئی کہ آج رات کو ایک شعبدہ باز نہایت بدست حضرت محل سبحانی کی فرمائش کے موجب ایسا شعبدہ دکھانے والا ہے جو دنیا سے نرالا ہے۔ جس کو دیکھنا منظور ہو حاضر آئے۔ کڑم دھڑم کڑم دھڑم
(فسانۂ آزاد)

کڑنگا :- سخت گو، سخت کلام، ہندی صفت، مذکر، اہل لکھنؤ کی زبان۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کڑنگا :- (بالفتح) قوی، توانا، سخت اردو عوام کی زبان۔

کڑوا :- تلخ، بدمزہ، ناگوار، اردو صفت، مذکر، رائج۔

محل صرف۔ معلوم ہوتا ہے تم نے کریلوں کو جوش دے کے پانی پھینکا نہیں۔ سالن اتنا کڑوا ہے کہ نوالہ حلق سے نہیں اترتا۔

کڑوا :- تیز، تند، اردو صفت، مذکر رائج۔

محل صرف۔ ایک سیر میٹھا لینا اور ایک سیر کڑوا رسا لینا، تمباکو بڑھیا بن جائے گا۔

کڑوا :- بھلا جیسے کڑوا گھوڑا۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے اس کے معنی شجاع لکھے ہیں۔ درحقیقت نہ گھوڑے کے لیے کڑوا زبانوں پر ہے اور نہ شجاع۔

کڑوا :- بدمزاج تندخو، محل بے محل بگڑ جانے والا، اردو صفت، عوام کی زبان۔

ہر چند کہ وہ دیو تھا کڑوا
حلوے سے کیا منہ اس کا میٹھا　(گلزار نسیم)

قول فیصل۔ تانیث کے لیے کڑوی بولتے ہیں

کڑوا :- خفا، ناخوش

داغ نے جو دمی گلے پر رہ گیا چلا کر مرے
منہ ہوا خنجر کا میٹھا جب وہ کڑوا ہو گیا　(داغ علیہ)
(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ صرف قلیل الاستعمال ہے۔

کڑوا بادام :- وہ بادام جو تلخ ہو، وہ بادام جو بدمزہ ہو، اردو صفت، رائج۔

بس بھری ایسی آنکھ ہے اس کی
کڑوے بادام کی کہوں پھبتی　(گلشن عشق)

کڑوا پانی :- مردے کو جب دفن کر آتے ہیں تو کسی قریبی رشتہ دار یا دوست کے یہاں سے کھانا آتا ہے۔ دہلی میں اس کو حاضری بھی کہتے ہیں۔　(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس کو کڑوی روٹی کہتے ہیں۔

کڑواپن :- تلخی، کڑواہٹ، اردو صفت رائج۔

محل صرف۔ تم نے بڑی کوشش کی کہ کھیرے کا کڑواپن دور ہو جائے۔ مگر تم اپنی کوشش میں ناکامیاب رہے۔

کڑوا تمباکو :- پینے کا تیز تمباکو میٹھے تمباکو کی ضد، اردو، رائج۔

کڑوا تیل :- سرسوں کا تیل، روغن تلخ، اردو مذکر، رائج۔

محل صرف۔ اچھن صاحب کے یہاں خالص کڑوا تیل تین روپے سیر ملتا ہے جب جانا تو ہم کو دو سیر لا دینا۔

کڑوا دل کرنا :- ہمت باندھنا، سختی

برداشت کرنا۔
(فقرہ) کڑوا دل کرکے یہ دوا پی جاؤ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر دل کڑا کرکے بولتے ہیں۔

کڑوا زہر :۔ زہر کے مانند کڑوا، زہر ہلاہل بہت کڑوا۔ اردو صفت، عورتوں کی زبان
محل صرف۔ تم جو بڑی خوشی کے ساتھ میرے لیے یہ حلوہ لائے ہو خدا معلوم کیا چیز پڑ گئی کہ کڑوا زہر ہو گیا۔
قول فیصل۔ تانیث کے لیے عورتیں کڑوی زہر بولتی ہیں۔ جیسے ڈاکٹر صاحب نے کیسی کڑوی زہر دوا دے دی کہ مجھے تو پی کے ابکائی آ گئی میں اب نہیں پیوں گی۔

کڑوا کریلا :۔ (مجازاً) نہایت بدمزاج صفت (نور اللغات)
قول فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کڑوا کریلا نیم چڑھا :۔ اس بدمزاج کی نسبت بولتے ہیں۔ جو کسی وجہ سے زیادہ بدمزاج ہو جائے، یہ مثل بیشتر "ایک تو" کے ساتھ مستعمل ہے۔

اے باجی مثل سچ ہے کسی کی یہ مقرر ہے
کڑوے تو کریلے تھے چڑھے نیم کے اوپر جان صاحب
(نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے یہ مثل زبانوں پر یوں ہے۔ ایک تو کڑوا کریلا دوسرے چڑھا نیم۔

کڑوا کسیلا (بیائے معروف) تلخ اور ناگوار مزہ۔ ہندی صفت۔

تو جام مئے عشق مونہہ لگا کے پی جا
یہی ایک ہے گھونٹ کڑوا کسیلا انشا
(نور اللغات)
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ "کسیلا بمعنی کھٹا، بدذائقہ یائے مجہول سے ہے نہ کہ یائے معروف، پلیٹس میں بھی اسی طرح درج ہے یائے معروف سے بمعنی مضبوط، طاقتور ہے" مؤلف تائید کرتا ہے

کڑوا گھونٹ :۔ بدمزہ اور ناگوار چیز، اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

سوا میرے گلا کون اسکی تیغ تیز پر رکھتا
حقیقت میں بہت ہی گھونٹ کڑوا آب آہن کا تھا ملق

کڑوا لگنا :۔ تلخ معلوم ہونا، بدمزہ معلوم ہونا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
قول فیصل۔ فصحا کڑوا معلوم ہونا بولتے ہیں

کڑوا لگنا :۔ ۲۔ ناگوار ہونا، برا معلوم ہونا۔ (مخزن المحاورات)
(فقرہ)۔ تم کو دوستانہ بات بھی کڑوی لگتی ہے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ فصحا اس محل پر "کڑوا لگنا" کی جگہ، کڑوا معلوم ہونا۔ بولتے ہیں۔

کڑوانا :۔ ۱۔ کڑوا ہونا۔ تلخ ہونا، ہندی لازم۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر کڑوی ہو گئی بولتے ہیں۔

کڑوانا :۔ ۲۔ دیکھو آنکھیں کڑوانا، نیند میں بھرنا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

کڑوانا :۔ ۳۔ بگڑنا، خفا ہونا۔

(فقرہ) اس کو سن کر شیخ صاحب بہت کڑوائے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اس طرح کوئی نہیں بولتا۔

کڑوا نیم :۔ ایک قسم کا نیم جو نہایت کڑوا اور بڑی عمر کا ہوتا ہے۔ مذکر عورتوں کی زبان۔
(فقرہ) بچے تیری عمر کڑوی نیم سے بڑی ہو۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں لکھنؤ میں نیم مونث ہے۔ مؤلف تائید کرتا ہے

کڑوا نیم :۔ ۲۔ کڑوا زہر، بہت تلخ بہت کڑوا۔ اردو صفت، عورتوں کی زبان
محل صرف۔ یہ کھٹے تم کہاں سے اٹھا لائے جو کھیرا کاٹ کر کھایا وہ کڑوا نیم سب اٹھا کے پھینک دو۔
قول فیصل۔ تانیث کے محل پر کڑوی نیم بولتی ہیں جیسے آج ڈاکٹر صاحب نے دوا ایسی کڑوی نیم دی ہے کہ پی ہی نہیں جاتی۔

کڑواہٹ :۔ کڑواپن۔ تلخی، اردو مونث، غیر فصیح، رائج۔

ع منہ میں بیمار کے باقی نہ رہی کڑواہٹ امیر

کڑوا ہونا :۔ ۱۔ تلخ ہونا۔ بدمزہ ہونا۔ بدذائقہ ہونا۔ اردو صرف، رائج۔
محل صرف۔ تم سے کہا تھا کہ بہت ابھی قوام نہ لانا میں نے پان میں لگا کے ذرا سا کھایا سارا منہ کڑوا ہو گیا۔

کڑوا ہونا :۔ ۲۔ (کنایتہً) ناراض ہونا رنجیدہ ہونا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

میٹھی باتیں مری لگیں کیوں زہر
کڑوے کس واسطے جناب ہوئے جان صاحب

محل صرف۔ کڑوے نہ ہو جئے تو کہوں کہ آپ اس میٹھی وضع پہ لعنت بھیجئے (فسانہ آزاد)

کڑوا ہونا:- جھلا ہونا۔ بدمزاج ہونا بدمزاجی سے پیش آنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

تب تو بیٹا یہ بولا ہو کڑدا
ہائے یا ردیہ باپ یا بھڑدا
سودا

کڑوڑا:- بڑا عہدہ دار، جسکے ماتحت اور بھی عہدے دار ہوں۔ وہ شخص جو اور حاکموں پر حاکم ہو، ہندی مذکر، حکومت (کڑوڑا، جتاناکے ساتھ)

کوروں کیوں نہ بیٹھیں ملک دل میں رنج کے تھانے
کہ در دعشق ہے یاں سائر و دائر کڑوڑا سا
جبرأت (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ یہ عورتوں کی زبان ہے اس شخص کو کہتی ہیں جو دوسروں پر رعب جمائے دباؤ ڈالے اب یہ صرف متروک ہے۔

کڑوی:- تلخ، بدمزہ، بد ذائقہ، اردو صفت، مونث، رائج۔

ع کوئی کرتا نہیں کڑوی غذا نوش شعور

کڑوے:- کڑوا کی مغیرہ صورت اردو، رائج۔

محل صرف۔ سب کھیرے ٹھیکے میں اس کڑوے کھیرے کو الگ رکھ دو ایسا نہ ہو کوئی کھالے۔

قول فیصل۔ بصورت جمع بھی کڑوے مستعمل ہے۔

کڑوی بات:- ناگوار بات، نا ملائم بات، تلخ بات، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

تمھاری کڑوی باتیں بھی مجھے ہیں گھونٹ شربت کا
تصدق جان شیریں، کس قدر شیریں ادا تم ہو
جلیل

کڑوے بول:- تلخ اور ناگوار باتیں (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے۔ اب قلیل الاستعمال ہے۔

کڑوی روٹی، کڑوی کھچڑی:- وہ پکا ہوا کھانا جو مردے کے گھر والوں کو دوسرے عزیز کم سے کم ایک دن اور زیادہ سے زیادہ تین دن تک بھیجتے ہیں۔ اہل ہنود کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ طریقہ جو صاحب نور اللغات نے لکھا ہے اس کا دیہاتوں اور قصبوں سے تعلق ہے لکھنؤ میں عام طور سے جس دن جو کوئی مرتا ہے اور دفن کر کے جب واپس ہوتے ہیں چونکہ اس دن گھر میں کھانا نہیں پکتا یا تو بازار سے قریب کے عزیز یا ہمسایہ کے لوگ نقد کی صورت لیں یا کھانا بھجواتے ہیں سوگ نشیں سب اسے کھاتے ہیں اس کو کڑوی روٹی کہتے ہیں۔

کڑوے سے بیٹے میٹھے سے ڈرئیے:- کڑوے مزاج کا آدمی معاملہ کا صاف ہوتا ہے اور میٹھے مزاج والا خطرناک ہوتا ہے (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کڑوے کسیلے دن:- سختی کے دن مصیبت کے دن، افلاس کا زمانہ۔ کاٹنا کے ساتھ۔ مذکر۔

(فقرہ) وہ اپنے کڑوے کسیلے دن تمھارے یہاں کاٹ جاتی ہے۔

تری فرقت میں شیریں اس نے مر مر کے جو جیلے دن
لکھے فرہاد کی قسمت میں جو کڑوے کسیلے دن
نکہت دہلوی (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ دہلی کا خاص صرف ہے لکھنؤ میں شائد ہی کوئی بولتا ہو۔

کڑوے کسیلے دن:- وہ دن جس میں بیماریوں کا زور ہوتا ہے۔

(فقرہ) کڑوے کسیلے دن میں احتیاط سے کھانا چاہیئے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کڑوے کسیلے دن:- حمل کا آٹھواں مہینہ، اردو صرف، عورتوں کی زبان، قریب بہ متروک۔

دن تو یہ کڑوے کسیلے آپ کے گھر آئے ہیں
جان صاحب ایسا میٹھا ہے تمھارا کیا مجھے
جان صاحب

کڑوے گھونٹ:- تلخ بات، دشوار کام ناگوار بات، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

رہ اجل اس کے دم تیغ کے کھا لوں گی زہر
گھونٹ کڑوے تو گلے سے یہ اتر جائیں گے
مصحفی

کڑوی نگاہ:- غضب آلود نظر، غصہ کی نظر۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دیکھتا ہے جب نہ تب کڑوی نگاہوں سے مجھے
چشم قاتل ہے کہیں کوئی تلخ یہ بادام ہے

کڑوے نیم کا توتا:- کہتے ہیں کڑوے

نیم پر بیٹھنے والا توتا بڑا ذہین ہوتا ہے۔ (فقرہ) کسی کڑوے نیم کا توتا تھا کہ ایک بات کہنے کی دیر تھی سنی اور رٹی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

کڑوی ہونا:۔ غصہ ہونا، ناراض ہونا غصے میں آنا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال

مجھ پہ تم کڑوی نہ ہو ڈالو نہ تم نیم کے پھول
جان کرتی کا میری جان کا جنجال ہوا
(جان صاحب)

کڑوے ہونا:۔ خفا ہونا، غصہ آنا۔ اردو مصرف عوام کی زبان۔ (کنایۃً)

دل لگی میں ہی وہ کڑوے ہوتے ہیں ہر ہر سبب
اب شکر رنجی کا کرتا ہے اشارہ اختلاط (رند)

کڑھاپا:۔ تکلیف، خفگی، ہندی، مذکر، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں کڑھانا، یا کڑھنا کہتے ہیں۔

کیوں کڑھتے ہو یہ لال تو یر وار ہی رہیں گے
بس جی کو کڑھاپا دل گی یہ قرآن پڑھیں گے
(میر نفیس لکھنوی)

کُڑھانا:۔ رنجیدہ کرنا، دل دکھانا، ناراض کرنا اردو عورتوں کی زبان۔

تیرے صدقے نہ اب کڑھا مجھ کو
اک نظر شکل پھر دکھا مجھ کو (انیس)

کڑھانا:۔ افسوس دلانا، سوچ دینا، فکر دینا۔

ہر مہینے میں کڑھاتے تھے جھولے کے دن
بارے اب کے تو یہ ٹل گئے ساون کے دن
(رنگین)۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ صرف دہلی سے مخصوص ہے

کڑھا ہوا:۔ کشیدہ کیا ہوا، تیچی ٹرتی پھندا وغیرہ بنا ہوا۔ اردو مصرف، رائج۔

مثال۔ ہم شادی میں جا رہے ہیں، ہم نے تم سے کہا تھا کہ کڑھا ہوا انگرکھا لے آؤ، تم سادہ لے آئیں۔

کڑھاؤ:۔ بڑی کڑھائی، لوہے وغیرہ کا بڑا ظرف جس میں کنڈے لگے ہوتے ہیں اور عموماً پکوان وغیرہ پکائے جاتے ہیں۔ اردو رائج۔

کڑھاؤ کا دودھ:۔ بالائی اترا دودھ۔ اردو مصرف۔ رائج۔

کڑھائی:۔ پکوان یا شیرینی کی نیاز اردو متروک

حلوے کی پکا کے اک کڑھائی
شیرینی دلیر کو چڑھائی (گلزار نسیم)

کڑھائی:۔ لوہے وغیرہ کا کنڈے لگا ہوا ایک ظرف جس میں پوریاں پھلکیاں وغیرہ تلی جاتی ہیں۔ اردو، رائج۔

کڑھن:۔ رنج و کوفت، ہندی مونث عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عورتوں کی زبان ہے لیکن بہت کمی کے ساتھ بولتی ہیں۔

کڑھنا:۔ (لازم) رنج کرنا، افسوس کرنا، رنجیدہ ہونا۔ خجل ہونا، دل دکھنا اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

بہتری کا منہ نہ دیکھا رہی کڑھائی نہایت
کڑھتے کڑھتے دل مرا ایسا پڑ گیا (جرأت)
پھر یہ بولی وہ لپک کر آنسو

میرے سر کی قسم نہ کڑھیو تو (زہر عشق)

کڑھنا:۔ دلسوزی کرنا، ہمدردی کی وجہ سے صدمہ کرنا، غم کرنا، اردو مصدر، عوام کی زبان۔

ایسے ہم پیشہ کہاں ہوتے ہیں اے غم زدگان
مرگ مجنوں پہ کڑھو یا تم فرہاد کرو (میر)

کڑھنا:۔ کسی کپڑے پر چکن زردوزی یا جالی وغیرہ کا کام بننا، اردو مصدر، رائج

داغوں سے طرفہ پیرہن تن کو زیب دی
دو تین چار پھول نہ کب کڑھے نہیں (آتش)

کڑھنا پکنا:۔ فعل لازم، غمگین ہونا۔ آزردہ خاطر ہونا۔ کسی کو یاد کرنا، کسی کی جدائی میں رونا۔ اردو مصرف، دہلی کی زبان۔

عمر کوتہ شہر کا ہے مشہور
جلنے والوں کی عمر ہوئے نو اد
کڑھے جیو نہ تم شہر میں کہیں (قطعہ)
اور کڑھا کیجیو پانچ وقت نماز (انشا)

کڑھوانا:۔ کاڑھنا کا متعدی المتعدی چکن یا زردوزی وغیرہ کا کام بنوانا، اردو رائج۔

کڑھوائی:۔ کاڑھنے کی اجرت، چکن یا زردوزی وغیرہ کام بنانے کی اجرت، اردو، رائج۔

قول فیصل۔ اسی محل پہ عورتیں کڑھائی بھی بول دیتی ہیں۔

کڑھی:۔ ایک قسم کا سالن، اردو مونث رائج۔

قول فیصل۔ پتلے دہی میں بیسن اور ہلدی کا مصالحہ

ڈال کے پکاتے ہیں اور اس میں پھلکیاں ڈال کے ابال لیتے ہیں۔

کڑھی کا ابال:۔ (مجازاً) جلد فرو ہو جانے والا غصہ، بہت تیز آکے ختم ہو جانے والا غصہ اردو، صرف رائج۔

قول فیصل۔ زیادہ تر اہل لکھنؤ باسی کڑھی میں ابال آنا بولتے ہیں۔

کڑھی میں کوئلہ:۔ اچھی بات میں کچھ نقص اردو مثل، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ نظر گذر کے لحاظ سے اس میں کوئلہ ڈال بھی دیا کرتے ہیں کیوں کہ اس کی زردی نہایت بھلی معلوم ہوتی ہے جس سے عورتوں کو نظر بد کا اندیشہ ہوتا ہے۔

کڑی: (بفتح اول وکسر دوم) سخت، کرخت، شدید، اردو صفت، مونث، عوام کی زبان۔

کڑی: تند تیز، اردو۔ عوام کی زبان قلیل الاستعمال۔

پہلے ہی ساغر میں تھے ہم تو پڑے لوٹتے
اتنے میں ساقی نے دی اور کڑی اک پلا　نظیر

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے شراب وغیرہ کے ساتھ ہی اس کا استعمال ہے۔

کڑی: قہر آلود خشمناک، اردو صفت عوام کی زبان

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے آنکھ وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے کڑی آنکھ

کڑی: سخت بات۔ اردو مونث، عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ کہنا، سنانا، سنا کے ساتھ اس کا صرف ہے

کڑی: دھنی، بڑی، برکس، اردو مونث قلیل الاستعمال۔

کوٹھی میں رہو آن کے دالان کر و تر
یہ بولنا نحوس ہے اس چھت کی کڑی کا　جان صاحب

کڑی: لوہے کا چھوٹا حلقہ، ذرہ اور زنجیر کا حلقہ، حلقۂ زنجیر۔ اردو، فصیح، رائج۔

جنوں زنجیر کے روئے نہیں رکنے کا میرے وحشی
جدا ہو جائے گی اک اک کڑی جب پاؤں کو جھٹکا　رند

قید کی مدت بڑھی چھٹنے کی جو تدبیر کی
روز بدلی جاتی ہے کڑیاں مری زنجیر کی　رشید

کڑی: بکری یا بھیڑ کی سینے کی ہڈی اردو، بکر قصابوں کی اصطلاح۔

کڑی: سختی، رنج، دکھ، تکلیف، مصیبت اردو، غیر فصیح، رائج۔

کڑی میں نہ دے ساتھ یار دلی تک
شرر چوٹ کھا کر ہو پتھر سے باہر　شاد

کڑی: ہندی نظم کا ایک ٹکڑا۔ انترا (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کڑی: کاٹنے والی چیز اور تیز وتند کے واسطے۔ جیسے کڑی تلوار، کڑی دھوپ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تلوار کے لیے تو اہل لکھنؤ کمی کے ساتھ بولتے ہیں، تیز دھوپ اور تکلیف دہ دھوپ کے لیے عوام بولتے ہیں۔ جیسے آج جون کی پانچویں تاریخ تھیں تفریح کی سوجھی ہے میں اس کڑی دھوپ میں گاڈل پر

نہیں جاؤں گا۔

کڑی: دلیر عورت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بہادر عورت کے لیے کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ بلکہ ہر بات میں جو مردوں سے بھڑے تیز طرار عورت کے لیے اس کا استعمال ہے۔

کڑی: جنس غلہ وغیرہ جو گراں ہو (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کڑی: جریب کا ایک حصہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کڑی: کٹھن دشوار، سخت۔ اردو صفت عوام اور عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال

کڑے:۔ (بفتح اول وکسر دوم) ایک حلقہ دار زیور کا نام جسے عورتیں ہاتھ اور پاؤں میں پہنتی ہیں۔ اردو، رائج۔

تم نے پہنے ہیں اگر ہاتھوں میں سونے کے کڑے
ہے یہاں بھی ہتھکڑی اے بندہ پرور ہاتھ میں　اسیر

بیمار کا تمہارے کل دم الٹ گیا تھا
کہتے ہیں آج اس پہ پھر شب وہی کڑی ہو　مصحفی

کڑی اٹھانا:۔ سختی برداشت کرنا۔ سختی جھیلنا۔ سخت مصیبت اٹھانا، اردو صرف، عوام کی زبان۔

کہتے ہیں اے صبر کہ الفت میں تحمل کی
نازک ہے بہت اس پہ اٹھاتا ہے کڑی دل　امیر

قول فیصل۔ اس معنی میں کڑیاں اٹھانا بھی مستعمل ہے۔

دل نے کڑیاں وہ اٹھائی ہیں کہ کہتا ہے وہ ترک
آفریں اے مری بیداد کے سہنے والے　امیر مینائی

کڑے احوال :- سخت مسائل سخت مصائب
اردو صرف ، غیر فصیح ، رائج ۔

اشک کیا نکلیں کڑے احوال پر
سنتے سنتے قلب پتھر ہو گئے ہیں انیس

کڑی بات :- نامناسب بات ، ناگوار طبع بات - اردو صرف غیر فصیح ، رائج ۔

نہ کہہ حق میں بزرگوں کے کڑی بات
کہیں گے لوگ چھوٹا منہ بڑی بات بحر

قول فیصل ۔ اس کا صرف اٹھانا ، کہنا ، سہنا وغیرہ کے ساتھ ہے ۔

اے رند سیکڑوں نے اس کے کلام سخت
ہم نے بھی ایک بات کڑی گر کبھی کہی رند

کون ہوتا ہے کڑی بات کا سہنے والا ۔
گالیاں تم کو سکھا دیں یہ دعا دو مجھکو داغ

کڑی بو :- تیز بو - اردو صرف غیر فصیح ، رائج ۔

بیدماغی سے وہ کہتے ہیں شعور
بو ترے گل سخت کڑی ہوتی ہے شعور

کڑی بولی :- (بواو مجہول) زبان سخت جیسے دیہاتیوں کی زبان ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس محل پر کھڑی بولی بولتے ہیں جو عوام کی زبان ہے ۔

کڑی بھوک :- (بواو معروف) تیز بھوک شدت کی بھوک - اردو صرف غیر فصیح ، رائج ۔

گوشۂ تیر سوا امن نہیں
دھوپ سے بھوک کڑی ہوتی ہے شعور

کڑی پڑنا :- مصیبت پڑنا ، آفت آنا - اردو صرف قلیل الاستعمال

خانۂ گور کی چھت بیٹھے کہ دیوار گرے
جو کڑی پڑتی ہے مردوں پہ اٹھا لیتے ہیں امیر مینائی

کڑی تلوار :- وہ تلوار جس کا لوہا لوچدار نہ ہو بلکہ سخت ہو ، بہت تیز تلوار ، تیز دھار کی تلوار - اردو صرف ، قلیل الاستعمال

قتل دشمن کے لئے بھی چاہئے نرمی ضرور
ٹوٹ جاتے بیشتر دیکھا کڑی تلوار کو ناسخ

کڑے تیور :- غصہ یا خفگی کے تیور - اردو صرف ، عوام کی زبان

ہو گیا نرم کڑے دیکھ کے تیرے تیور
اختلاطاً یہ لگا کہنے کہ آ نکلے کدھر امیر

کڑی ٹھوکر :- لغزش ۔ مونث ۔
(فقرہ) اس کا نتیجہ ہے کہ آپ ہر جگہ کڑی ٹھوکر کھاتے ہیں (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس صورت سے کوئی نہیں بولتا

کڑی جھیلنا :- سختی جھیلنا ، سخت مصیبت برداشت کرنا - اردو صرف ، عوام کی زبان ۔

رام کرلیں بے کڑی جھیلے جو اتنے ہم نہیں
یہ بتان سنگدل کچھ موم کی مرہم نہیں شاد لکھنوی

قول فیصل - اس کی تکمیلی صورت کڑی جھیل لینا بھی زبانوں پر ہے

ہم نے کڑی فراق صنم کی بھی جھیل لی
کیا سخت تھا وہ وقت جو اے دل گذر گیا عاشق والاجاہ

اس کی جمع کڑیاں جھیلنا ہے ۔

کانٹے چبھے ہر گام پر چھالے پڑے کانپا جگر
منزل کی کڑیاں جھیل کر پہنچے ہیں ہم منزل کے پاس امیر

کڑی چوٹ :- سخت صدمہ ، ضرب شدید - اردو صرف ، عوام کی زبان ۔

فرہاد ضرب تیشہ سے ہے سخت ضرب غم
سچ پوچھیے تو چوٹ ہمیں نے کڑی سہی ق

کڑے خاں :- سخت انسان ، ٹیڑھا آدمی - اردو صرف عوام کی زبان ۔

محاورہ صرف - کہاں کے بڑے کڑے خاں ہیں آپ کوئی نرما سمجھے ہو مجھے میں نے بھی کمیدانی کی ہے (فسانۂ آزاد)

کڑے دن :- مصیبت کے دن جو کاٹے نہ کٹیں - اردو صرف ، عوام کی زبان ۔

حسرت وصل دکھا دے تجھے دن ایسے کڑے
جن کے تھا نام سے خنک ان کے تو جا پاؤں پڑے (جرأت)

کڑی دھوپ :- شدت کی دھوپ ، تیز دھوپ - اردو صرف ، غیر فصیح ، رائج ۔

کیا لال ہوئی ہیں مری زنجیر کی کڑیاں
پڑتی ہے غضب وادی وحشت میں کڑی دھوپ ناسخ

کڑی ڈالنا :- مصیبت ڈالنا - اردو صرف ، غیر فصیح ، رائج ۔

خدا یوں نہ ڈالے کسی پہ کڑی
بڑے ہی سرٹی سے لڑائی پڑی سوق قدوائی

کڑی راہ :- سخت راہ ، کٹھن راہ ، دشوار راستہ - اردو صرف ، غیر فصیح ، رائج ۔

ع ہمت ہو تو کٹ جاتی ہے نرمی سے کڑی راہ امیں

کڑی رت ہونا :- موسم کا نفرت رساں ہونا - اردو صرف ، عوام کی زبان ۔

رو بیٹھے سقف و بام کو اے بحر منہ کے ساتھ
اب کے یہ رت کڑی تھی ہمارے مکان پر بحر

کڑے روزے :- جن میں دن بڑے ہوں یا جن میں موسم گرم ہو - اردو صرف عوام کی زبان ۔

کڑی سنانا :- سخت بات ، ٹیڑھی بات کہنا ، کڑی کہنا - اردو صرف ، عوام کی زبان

گر دم کے دم وہ ہم سے ملائم ہوئے تو کیا
کہہ بیٹھیں گے پھر ایک کڑی دو گھڑی کے بعد نظیر

کڑی سننا:۔ سخت باتیں سننا، ٹیڑھی باتیں سننا، خلاف مزاج باتیں سننا۔ اردو، عوام کی زبان۔

جواب الٹ کے نہ کیونکر میں اس کے بدلے دوں
کڑی مرے لئے ہو گوش بے زباں سننا آتش

کڑی سہنا:۔ کڑی اٹھانا، مشکلیں مصیبتیں برداشت کرنا، تکلیف اٹھانا۔ اردو صرف عوام کی زبان، قلیل الاستعمال

زنجیر پہنی پاؤں میں کیا کیا کڑی سہی
اب کی اذیت شب فرقت بڑی سہی سحر

قول فیصل۔ اس کی جمع کڑیاں سہنا بھی عوام کی زبان ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

سن آواز نکل جائیں گے صاف اے زنجیر
ہم سے ہر روز کی کڑیاں نہیں سہنے والے اسیر فدائی

کڑی شراب:۔ تیز شراب۔ اردو مونث عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ جلیل نے کڑی مے بھی نظم کیا ہے یہ بہت کم ہے۔

پی گئے پینے کو ہم لب پہ کر لائے تو یہ
تھی کڑی ایسی کہ یہ منہ سے لگائی نہ گئی جلیل

کڑی قید:۔ قید سخت، وہ قید جس میں ملزم کو بہت تکلیف ہو۔ اردو صرف، عوام کی زبان قلیل الاستعمال۔

گھری دشمنوں میں پڑی قید میں
کوئی چور جیسے کڑی قید میں شوق قدوائی

قول فیصل۔ اب اس محل پر قید سخت، زبانوں پر ہے۔

کڑی کا بولنا:۔ دھنی یا شہتیر کا چٹخنا یا آواز دینا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال

کوٹھی میں رہو آکے یہ دالان کرو ترک
جی بولنا منحوس ہے اس چھت کی کڑی کا جان صاحب

قول فیصل۔ عوام اور عورتیں کڑی کا بولنا، گھر والوں کے لیے منحوس سمجھتی ہیں۔

کڑی کرنا:۔ سختی کرنا۔ اب محاورہ کے استعمال میں ذم کا پہلو ہونے کی وجہ سے احتیاط کرتے ہیں۔

کڑی اتنی نہ کر رسوا کرے گی گیا قیامت ہے
کہیں اے سخت جانی ہاتھ چھوٹا ہو نہ قاتل کا میر

تم نہ کچھ کہتے تھے منہ دیکھ کے رہ جاتے تھے
ہم جو کرتے تھے کڑی تم اسے سہہ جاتے تھے
ناظم رامپوری (نور اللغات)

قول فیصل۔ فصحا بالکل نہیں بولتے۔

کڑکڑی کڑی:۔ مرغیاں مرغے ہا ہانکنے کی آواز، اردو، عورتوں کی زبان۔

کڑی کمان:۔ وہ کمان جو سخت ہونے کے سبب سے بہت زور سے کھنچی جاتی ہے اور اس کا تیر بہت دور تیزی سے جاتا ہے۔ اردو رائج

ع کڑی کمان کا جس طرح تیر جاتا ہے۔ انیس

کڑی کمان کا تیر:۔ (کنایۃً) نہایت تیز رفتار، اردو صرف، فصیح، رائج۔

چال جیسے کڑی کمان کا تیر
دل میں ایسے کے جا کرے کوئی غالب

کڑی کمائی کا پیسہ:۔ وہ آمدنی جو بڑی محنت سے حاصل ہوئی ہو۔

لگائے بیٹھے ہیں سینے سے داغ الفت کو
ہمیں عزیز ہے پیسہ کڑی کمائی کا شوق

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ گاڑھی کمائی کا پیسہ کہتے ہیں

کڑی کہہ بیٹھنا:۔ سخت بات کہہ بیٹھنا۔ تکلیف دہ بات کہنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

گر دم کے دم وہ ہم سے ملائم ہوئے تو کیا
کہہ بیٹھیں گے پھر ایک کڑی دو گھڑی کے بعد نظیر

قول فیصل۔ کڑی کہنا بھی بولتے ہیں

اور ناصح کو کڑی میں نے کہی
ایک جب چبھتی ہوئی وہ کہہ گیا داغ

کڑی گات:۔ سخت سینہ۔

کیا کڑی گات تری ابھری ہے اللہ اللہ
اس سے ثابت ہے کہ ہے سخت ترا دل اے شوخ قدر
(نور اللغات)

قول فیصل۔ ایسے محل پر عوام کڑی چھاتیاں بولتے ہیں۔

چھاتیاں اس کے سینے پر انمول
اونچی، چکنی، کڑی کراری، گول شوق

کڑیل:۔ ہندی آگ کا بڑا ٹھیکرا، وہ اوپر سے ٹوٹا ہوا مٹکا، جس میں آگ دبا کر رکھتے ہیں۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں

کڑیل:۔ ہندی طاقتور جوان، بھری جوانی والا، اردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔

کہ یہ کڑیل جوان ہے بن بیاہا
عجب انگیز ہے اجل کی جفا انجم

کڑیل جوان:۔ قد آور جوان بھری جوانی والا، زور آور جوان، اردو مذکر، غیر فصیح، رائج۔

ہے بے نشاں سے جان گئی جہان کی

بیٹ کدھر کو ہے مرے کڑیل جوان کی انیس

کڑی مشکل :- سخت مشکل ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ صاحب نور اللغات نے اسی محل پر کڑی مصیبت بھی لکھا ہے یہ بھی عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

کڑی منزل :- سخت، راہ دشوار گذار، کٹھن راستہ ۔ اردو صرف ، غیر فصیح ، رائج ۔

رکھنا قدم اے دل رہ وحشت میں سمجھ کر
زنجیر کا ہے سامنا منزل یہ کڑی ہے امانت

کڑی میں ساتھ نہ دینا :- مصیبت میں ساتھ نہ دینا ، وقت مصیبت کام نہ آنا ۔ اردو صرف ، عوام کی زبان ، قلیل الاستعمال ۔

کڑی میں نہ دے ساتھ یار دلی تک
شرر چوٹ کھا کر سو پتھر سے باہر شاد

کڑی نگاہ :- تند نگاہ ، غصہ یا خفگی کی نظر ۔ اردو صرف ، غیر فصیح ، رائج ۔

آئینہ پہ بھی کڑی نگاہیں
کس سر پہ عتاب ہو رہے ہیں امیر مینائی

قول فیصل ۔ کڑی نگہ اور کڑی نظر بھی زبانوں پہ ہے ۔

مجھ کو کڑی نگہ سے ادھر دیکھنا نہ تھا
جو بندہ کا دل دکھا تو جوانی خفا ہوئی امیر مینائی

کڑی ہونا :- تیز ہونا ، سخت ہونا (شراب کے لئے) اردو صرف ، عوام کی زبان

اسی انداز سے کہدے جھجک کر
نہیں پی جا رہی ہے او نہ کڑی ہے آہ سیفوی

کزار :- نشتر ، فارسی مذکر قلیل الاستعمال

نظر کا کزار آج دل میں لگا
تو اب پائیں گے دل لگی کا مزہ کاشف (قران السعدین)

قول فیصل ۔ اردو زبان میں داخل نہیں ۔

کزدم :- کژدم ، بچھو ۔ (عجائب اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے کژدم ہی بولتے ہیں ۔

کزلک :- تیز چھری ، چھوٹی چھری ۔ فارسی ، مونث ، قلیل الاستعمال ۔

معدوم کرے گی نظر لطف کی کزلک
اک حرف غلط نامۂ عصیاں ہے ہمارا دبیر مینائی

قول فیصل ۔ اس کو اردو کا لفظ نہیں کہا جا سکتا ۔

کژدُم (بروزن انجم) بچھو ، عقرب ۔ فارسی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

لب یہ دنیا کے ترنم سے چلے
قبر میں ہم مار و کژدم لے چلے منیر لکھنوی

کژمژ زبان :- کج مج زبان ۔ فارسی صفت (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اب سب لوگ "کج مج زبان" ہی بولتے ہیں ۔

کُس :- (بضم اول) عورت کی شرمگاہ ، فرج زن ، اندام نہانی ۔ فارسی مونث ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ، قلیل الاستعمال

کِس :-[1] (بکسر اول) بوسہ ۔ انگریزی ، مذکر قلیل الاستعمال ۔

ممکن نہیں اے مس ترا نوٹس نہ لیا جائے
گال ایسے پر یزاد ہوں اور کس نہ لیا جائے اکبر الہ آبادی

کِس :-[2] (بکسر اول) کلمہ استفہام ، کون شخص کون چیز ۔ اردو ، فصیح ، رائج ۔

غم ہستی کا اسد کس سے ہو جز مرگ علاج
شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک مرزا غالب

کِس :-[3] استعجاب کے لئے ، حیرت کے محل پر ۔ اردو ، فصیح ، رائج ۔

اسد بسمل ہے کس انداز کا قاتل سے کہتا ہے
کہ مشق ناز کر خون دو عالم میری گردن پر غالب

کَس :-[1] (بفتح اول) طاقت ، بل ، زور ، قوت ۔ اردو ، مذکر ، غیر فصیح ، رائج ۔

دل سے طاقت بدن سے کس جاتا ہے
آتا نہیں پھر کر جو نفس جاتا ہے میر انیس

کَس :-[2] ، امتحان ، آزمائش ، چاشنی تاؤ ، جیسے سونے کا کس ، گھی کا کس ، سونے کو کسوٹی پر لگانا ۔ سونے کو تپانا (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس کا صرف دیکھنے کے ساتھ ہے سونے کے ساتھ عام طور سے اس کا صرف ہے گھی کے ساتھ بہت کم کے ساتھ ہے ۔

اور رخسار کے بوسے کی ہوں کیا قیمت ؟
چاشنی دیکھ لوں کس دیکھ لوں مالوں تو کہوں فرحت دہلوی

کَس :-[3] تیغ اصیل کا لوچ جس کے سبب سے پیپلا (نوک) اور قبضہ ایک ہو جاتا ہے ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

وہ کرتی تھی وہ ہر کس وناکس کو یہ کس تھا
اک ہاتھ میں فارس تھا نہ دیں تھا نہ فرس تھا انیس

کَس :-[4] مضبوطی ، استحکام ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

کَس :-[5] اصل ، ذات ، حقیقت ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

کَس :-[6] کسی رنگدار چیز کا عرق ، نکالا ہوا عرق ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کَس :-[7] کساؤ کا مخفف ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر کساؤ ہی ہے ۔

کس :- آدمی، شخص، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

مثل قدیم۔ اس کے مرنے سے چونکہ کس کے ہوش درست ہوئے تھے۔ لڑنے مرنے پر چپت ہوئے (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ بلکہ بصورت نفی ہر کس و ناکس وغیرہ کی ترکیبوں سے زبانوں پر ہے۔ صاحب نوراللغات لکھتے ہیں کہ :- فارسی میں بمعنی آدمی، شخص، کوئی، اس لفظ کی نفی 'نا' اور 'بے'، دونوں سے ہوتی ہے اور علاحدہ علاحدہ معنی دیتی ہے۔ ناکس بمعنی نا اہل۔ بےکس۔ بمعنی بے یار و یاور۔"

کسا :- وزن میں کم، ہندی، صفت، (نسقتی ۸) کسا مت تولو۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔

کسا :- تنا ہوا، چست، پھنسا ہوا، تنگ سخت جیسے کسا بدن۔ کسی پوشاک۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ، لکھنؤ میں گسیلا بدن کہتے ہیں۔ البتہ لباس تنگ ہو تو کسا ہوا کہیں گے۔ مؤلف تائید کرتا ہے۔

کسا :- ایک قسم کا اناج۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کسا :- کیکر کی چھال جس سے چرڑہ رنگتے ہیں۔ ہندی، مذکر۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے، ممکن ہے چرڑہ رنگنے والوں کی زبانوں پر ہو"

کسا :- شراب جو کیکر کی چھال سے بناتے ہیں۔ ٹھرا۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو

کسنا :- کدال، پھاوڑا، ہندی، مذکر۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ جہاں تک مجھے علم ہے اردو میں رائج نہیں۔ پلیٹس سے آنکھیں بند کر کے نقل کر دیا۔" مؤلف تائید کرتا ہے۔

کسا جانا :- کھانے کا بدمزہ ہو جانا، رات کر جانے سے اثر کے اس فرق پر کچی اور مٹی کے جو قلعی دار نہ ہو۔ اہل لکھنؤ کی زبان۔

دہلی میں کسیا جانا کہتے ہیں۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کھانے کے لیے کسا گیا، نہیں بولتے۔

کساد :- (بفتح اول) سامان کی خریداری نہ ہونا، بے رونقی۔ اشیا کی بکری نہ ہونا عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

دست نگر غیروں کے ہر کار میں
کیسا کساد آگیا بازار میں نذیر

نذیر احمد عشاق (قران السعدین)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے ؛ عام طور سے کساد بازاری، یا کسادہ بازاری کی ترکیبوں سے بولتے ہیں۔

کساد بازاری :- بکری نہ ہونا، بازار سرد ہونا۔ فارسی۔ مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل۔ رند نے کسادئ بازار بھی نظم کیا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

دکان دہر میں تھا متاع گراں بہا
ارزاں مجھے کسادئ بازار نے کیا رند

کساری :- ایک قسم کی دال جو ارہر سے مشابہ ہوتی ہے۔ ہندی، مؤنث۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کساکسایا :- کھنچا کھنچایا، تیار رہا جامہ پڑا ہوا انگوٹھا۔ گاڑی میں جتا ہوا گھوڑا مؤنث کے لیے کسی کسائی، صفت، مذکر۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اب شاذ ہی کوئی بولتا ہو۔

کسالا :- سختی، تکلیف، رنج، محنت، مشکل اردو، مذکر، عوام کی زبان۔

اک پیٹ رہے ہم کو تو سو خطرے ہوں پیدا
مردوں پہ تو کوئی بھی کسالا نہیں رہتا

جان صاحب

قول فیصل۔ عورتیں بھی کمی کے ساتھ بولتی ہیں۔

کسالا :- کسل، سستی، کاہلی، اردو، متروک

بعد فنا ہوئی ہے جلاں گرد میری خاک
دم کیا نکل گیا کہ کسالا نکل گیا بحر

کسالا جھیلنا :- زحمت اٹھانا، تکلیف اٹھانا، سخت مشکل برداشت کرنا اردو صرف عوام کی زبان۔

مثل قدیم۔ بھائی دو مہینے معطل رہنے سے جو کسالا جھیلا ہے خدا ہی جانتا ہے۔ اب خدا نے فضل کیا، برسر کار ہوں۔

کسالے سے مسالا :- محنت سے سب کچھ ملتا ہے۔ (محاورات و مصطلحات منیر)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کسالا کرنا :- سستی کرنا، کاہلی کرنا۔

اردو صرف، عوام کی زبان۔

آساں دو ورنہ تھا دل سے نکل کر آئے آہ
کچھ نہ کرتا تھا تجھے اور کسالا افسوس

راسخ :۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے :

کسالا کھینچنا :۔ تکلیف اٹھانا، سختی جھیلنا

دل سوپچا ہلاکت کو بت کھینچ کسالا
اے یار مرے سلمہ اللہ تعالے

انشا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ ممکن ہے کہ اہل دہلی بولتے ہوں۔

کسالا نکلنا :۔ سستی دور ہونا، کاہلی دور ہونا اردو صرف قریب بہ متروکہ۔

لوٹتا ہوں ہے جہاں گشت میری خاک
دم کیا نکل گیا کہ کسالا نکل گیا جگر

کسالت :۔ کاہل ہونا، سستی ہونا، الکسی عربی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کسامسی :۔ تکلیف، زحمت، مصیبت، مشقت اردو، عورتوں کی زبان۔

دقت ہے ذرا قدم جمانا
مشکل ہے کسامسی اٹھانا — عاشق

کسان :۔ (بکسر اول)، کاشتکار، اسامی کھیتی باڑی کرنے والا، زراعت کرنے والا اردو مذکر، رائج۔

محل صرف۔ چودھری چرن سنگھ کی پارٹی بھارتیہ کرانتی دل کا انتخابی نشان ہل لیے کسان ہے۔

کسانا :۔ (بفتح اول)، کسوٹی پر کھرے کھوٹے کو امتحان کرانا، اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اس محل پر کسوانا زیادہ ہے۔

کسانا :۔ ۲ تلوار کی آزمائش کرنا۔ جھکا کر یعنی تلوار کا کس دیکھنا۔ اردو صرف، فصیح رائج

جوہر ہیں چمن بندی کے اس میں جو کسائی
پھولوں کا ہے دونا ابھی شمشیر تمھاری — شعور

نہیں ہے امتحاں یار ہر دم اے اسیر آساں
کڑی شمشیر اکثر لوٹ جاتی ہے کسانے میں — اسیر

قول فیصل۔ اس محل پر کسانا زیادہ ہے۔

کسانا :۔ ۳ بٹیروں کا لڑانا، آپس میں آزمائش کے واسطے۔

(فسانۂ عجائب) بہت مزے ہوں تو ایک دن دو دو چونچیں کسالو۔ میرا بٹیر کم نہیں ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بہت تھوڑے وقت کے اندر تیار کر کے بٹیروں کو پہلی مرتبہ لڑانے کو کہتے ہیں۔ اسی کو دو دو چونچیں لڑانا بھی کہتے ہیں یہ عمل اس لیے کیا جاتا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ بٹیر تیار ہونے کے بعد منہ کرتا ہے یا نہیں دوسرے بٹیر کے سامنے نکلتا ہے کہ نہیں۔

کسانا :۔ ۴ انسان کا آزمانہ دشوار کاموں میں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کساوٹ :۔ ۱ تناؤ، کھچاؤ۔ چستی، تنگی ہندی، مونث۔

کرتی جالی کی بڑا اسپر یہ دوپٹہ اچھا
تہہ پاجامہ اور انگیا کی کساوٹ خاصی

رنگین دہلوی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر کساپن، بولتے ہیں۔

کساوٹ :۔ ۲ کمر باندھنے کا انداز۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کساوٹ :۔ ۳ طلا کا آزمانہ کسوٹی پر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر کس، بولتے ہیں۔

کساوٹ :۔ ۴ تلوار کے خمیدہ ہونے کی طاقت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کساء :۔ چادر، کملی۔ عربی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہو اجب نطفہ تجویز مسند ارباب شوریٰ میں
بچھائی ایک کساء اس سمت رعنائی نے جھوڑی — عزیز لکھنوی

کساؤ :۔ ۱ (بروزن بہاؤ) تناؤ کھچاوٹ اردو مذکر، عورتوں کی زبان۔

کساؤ :۔ ۲ وہ اثر جو تانبے یا کانسے کے برتن میں ترش چیز رکھنے سے پیدا ہو جاتا ہے اور اس چیز کے مزے کو خراب کر دیتا ہے عوام اور عورتوں کی زبان۔

کساؤ :۔ ۳ بدمزگی جو کچے پھل یا کسی اور کی چیز میں ہوتی ہے

نہیں اس میں اب تو رہا کچھ مزہ
کساؤ اس میں افسوس اب آگیا — قائم

(قرآن السعدین)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ

پھل میں کساؤ نہیں کسیلا پن ہوتا ہے۔
(دیائے پھول) بدقلعی برتن میں کوئی چیز پکائی جائے تو البتہ کساؤ پیدا ہو جاتا ہے جو مؤلف تائید کرتا ہے۔

کساؤ چھوٹنا:- بدقلعی برتن میں پکانے سے کھانے میں ہلکا سبز رنگ اور مزے میں خرابی پیدا ہو جانا۔ اردو، مخصوص عورتوں کی زبان۔

محل استعمال۔ میں نے تمہیں ہزار بار سمجھایا کہ بدقلعی پتیلی میں جب کوئی چیز پکاؤ گی کساؤ چھوٹنے لگا۔

قول فیصل۔ کساؤ چھوٹنا بھی زبانوں پر ہے جیسے بُری پتیلی میں کھچڑی نہ پکانا وہ کساؤ چھوڑتی ہے۔

کَسْب:- ہے (ع) (بالفتح) حاصل کرنا۔ پیدا کرنا۔ سیکھنا۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع خواہش قدر ہنر کسب ہنر سے پہلے — جلیل مانکپوری

کسب:- ہے: مذلن فاحشہ کا پیشہ، زنِ فاحشہ کی کمائی۔ اردو، فصیح، رائج۔

ہوا رفتہ رفتہ یہ انجام کار
کہ پیشہ کیا کسب کا اختیار — اختر شاہ اودھ

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہو کہ بفتح اول و دوم زبانوں پہ ہے یعنی لکھنؤ بفتح اول بولتے ہیں صرف معنی ۲ میں عوام اور جاہل عورتیں بفتحتین بول دیتی ہیں۔

کس بات پر:- کس بھروسے پر، کس خوبی پر، کس چیز پر، اردو، فصیح، رائج۔

ع کس بات پر دنیا میں کوئی ناز کرے گا — انیس

کس بات پر پھولا ہے:- کس گھمنڈ میں ہے، کس برتے پر اتراتا ہے۔ کس وہم و خیال میں ہے۔

وان نہیں متعلق تراندہ کہ بھی
مصحفی کس بات پر پھولا ہے تو — مصحفی (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے۔

کس باغ کا بتھوا ہے کس کھیت کی مولی ہے:- (دہلی میں کس باغ کی مولی ہے کہتے ہیں) محض بے حقیقت ہے۔ بے قدر ہے۔

شمع کہتی ہو اسے بتھوا ہے تو کس باغ کا
کہتا ہے پروانہ تو کس کھیت کی مولی ہے شمع — حباب صاحب

اس چشم سے اور قد سے ہو نرگس و سرو ہمسر
کس کھیت کا بتھوا ہے کس باغ کی مولی ہو — نکہت (نور اللغات)

قول فیصل۔ قدیم زمانے میں عورتیں کس کھیت کا بتھوا بولتی تھیں۔ جواب متروک ہے۔ کس کھیت کی مولی، لکھنؤ کی خاص زبان ہے۔ اہل دہلی کس باغ کی مولی ہے۔ کہتے ہیں۔ جیسا کہ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے۔

کِسْبَت:- ہے (یہ لفظ عربی کسوت بمعنی لباس و پوشاک کا بگاڑا ہوا معلوم ہوتا ہے) نائی کی پیٹی، وہ چمڑے کا خانہ جس میں نائی اپنے اوزار رکھتے ہیں۔ دہلی کی زبان، مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ والوں کی زبانوں پر کسبت ہی ہے

سنے حجام اپنی کسبت بھول آیا ہے کہیں
آبرو کیوں کر بچائے گا یہ نائی آپ کی
(گلدستہ ظرافت مرتبہ خواجہ عشرت علی)

کسبت:- ہے وہ چمڑے کا ٹکڑا جو سقے اپنے بائیں جوڑ پر حفاظت کے واسطے باندھ لیتے ہیں۔ لکھنؤ میں ان معنی میں کسوت ہے (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب زبانوں پر کسبت ہی ہے۔

کِسَبَت نامہ:- وہ کتاب جس میں جراحوں اور حجاموں کا تاریخی حال یا ان کے پیشے کا حال درج ہوتا ہے۔ سقوں کے پاس بھی اس قسم کی کتاب ہوتی ہے۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کسب خیر:- نیکی حاصل کرنا۔ ثواب کمانا۔ فارسی ترکیب مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کس بِچّے پر:- کس قوت پر، کس بل پر، کس بھروسے پر، کس برتے پر، اردو، عورتوں کی زبان

محل استعمال۔ آخر کس بچہ پر وہ اتنے زور دکھاتے ہیں۔

کس برتے پر تتا پانی:- لفظی معنی کس بھروسے پر گرم پانی کی فرمائش۔ کس بات پر شیخی مارتے ہو۔ کس بات پر یہ دم ہوتی ہے۔

بوسے کی بھی شرمندہ نہیں دختر رز
کس برتے پہ اے شیخ یہ تتا پانی — شاد (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان تھی جواب متروک ہے۔

کس نشنود یا نشنود من گفتگوئے می کنم:۔ کوئی سنے یا نہ سنے میں گفتگو کئے جاتا ہوں۔ جب کوئی شخص بے موقع بک بک لگاتا ہے یا ایسی گفتگو چھیڑ دیتا ہے جس میں سننے والوں کا دل نہیں لگتا تو دوسرے لوگ یہ مصرع پڑھتے ہیں۔ اگر گفتگو کرنے والا خود یہ مصرع پڑھے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کوئی مری باتوں پر دھیان دے یا نہ دے۔ مجھے جو کچھ کہنا ہے میں کہے دیتا ہوں۔ (فرہنگ امثال)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقے کے لوگ کبھی کبھی بول دیتے ہیں۔

کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی کوئی کمال حاصل کرکے دنیا تیری قدر کرے۔ (فرہنگ امثال)

قول فیصل۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے تنہا کسب کمال بھی بولتے ہیں۔

کس بل:۔ تلوار کا دم خم، تلوار کی کاٹ۔ اردو مذکر، رائج۔

آنت کی چال ڈھال تھی کس بل بلا کا تھا
منہ دیکھ لو وہ رنگ بدن کی صفا کا تھا (مونس)

کس بل:۔ قوت، زور طاقت، دم خم۔ اردو مذکر۔ عوام کی زبان۔

وہ کس بل وہ تانے ہوئے چھاتیاں
ستم کی سجاوٹ غضب گاتیاں (اختر)

قول فیصل۔ اس کا صرف "نکلنا" کے ساتھ ہے۔

رنج و غم کی جنتری میں ہوگا ڈھیلا بند بند
میری رگ رگ سے نکالے گا مرا کس بل فراق (قدر)

کس بل:۔ کمانی کا لچک جانا
اور پھر اپنی اصلی حالت پر آجاتا۔

پیری میں منظلہ قد خم گشتہ کا ہے شیر ...
کس بل ہو کچھ گھڑی کا کمانی کے واسطے (ذوق)

قول فیصل۔ اب ان معنوں میں نہیں بولتے۔

کسب کرنا:۔ بدکاری سے آمدنی حاصل کرنا، عورت کا بازاری عورتوں کا پیشہ اختیار کرنا، کمرے پر بیٹھنا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

مثال۔ پہلے ہی سے خراب تھی کسی وجہ سے شوہر سے طلاق لے کے سال بھر سے کسب کر رہی ہے اسی وجہ سے پیسے والی ہو گئی۔

قول فیصل۔ انھیں معنوں میں کسب کمانا بھی زبانوں پر ہے۔

کسب کرنا:۔ حاصل کرنا۔ سیکھنا، اردو مصدر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

عقبیٰ کو چاہتا ہے تو دنیا کو ترک کر
عزت کی آرزو ہے تو کسب علوم کر (بحر)

قول فیصل۔ اب ان معنوں میں نہیں بولتے۔

کس بلا کا ہے:۔ کیا بلا کا ہے۔ عجب ہے۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ کس بلا کا لڑکا ہے کس بلا کا ذہن ہے۔ کس بلا کا شریر ہے۔ کس بلا کا تیز ہے۔ وغیرہ۔

کس بلا کو پیچھے لگا دیا:۔ جب کسی ضدی یا شریر سے پالا پڑتا ہے یہ فقرہ زبانوں پر لاتی ہیں۔ یعنی کیسے عذاب میں پھنس گئے۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کسی کے ساتھ بولتی ہیں۔

کس بلا کی طبیعت ہے یا طبیعت پائی ہے:۔ شاعر کی طباعی و ذہانت کی تعریف میں کہتے ہیں۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اس محل پر بلا کی طبیعت پائی ہے بھی کہہ دیتے ہیں۔

کسب مال:۔ مال حاصل کرنا، دولت کمانا۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کسب معاش:۔ روزی کمانا، ضروریات زندگی پوری کرنے کیلئے پیسہ پیدا کرنا۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کسبھیرا:۔ وہ شخص جو پیتل وغیرہ کے ظروف بناتا ہے۔ صفت، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ اسی محل پر پیتل یا تانبے کے برتن بنانے والے یا ٹھیک کرنے والے کو ٹھٹھیرا کہتے ہیں

کسب ہنر:۔ ہنر حاصل کرنا کسی فن میں کمال حاصل کرنا۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

اے عقیل اب بھی کس دھیان میں ہے خیر تو ہے
خواہش کسب ہنر کسب ہنر سے پہلے (عقیل)

کسبی: صفت (فارسی میں پیشہ ور۔ ہنر والا) وہ کمال یا ہنر جو اپنی کوشش سے حاصل کیا ہو (وہبی نہ ہو)۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے ہیں۔ علم وغیرہ کے ساتھ زبانوں پر ہے جیسے رسول اللہ کا علم وہبی تھا کسبی نہ تھا اس لیے کہ ساری تاریخیں بتاتی ہیں کہ آپ نے کسی کے آگے زانوئے ادب تہہ نہیں کیا تھا۔

کسبی: مؤنث فاحشہ بازاری عورت برے فعل کے ساتھ پیسہ پیدا کرنے والی۔ اردو،

رائج۔

ادا اول پہ عجب ہے کہ وہ کسبی مرے
وہ دم اپنی خوبی کا بشکستہ مرے (شاہ اردو) اختر

قول فیصل۔ کسبی اس عورت کو کہتے ہیں۔ جو برے فعلوں سے پیسہ حاصل کرے اس کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ گانے وغیرہ میں بھی کمال رکھتی ہے۔ اسی کو عوام رنڈی اور فصحا طوائف کہتے ہیں۔ حالانکہ طوائف اس کو کہتے ہیں جو گانے کا پیشہ کرتی ہو

کسبیہ :۔ برے افعال سے پیسہ پیدا کرنے والی عورت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال

بالخیر کسبیہ تھی طاق تھی
وہ گانے بجانے میں مشاق تھی (شاہ اردو) اختر

کس پتھر سے سر پھوڑیں :۔ کس سے فریاد کریں۔

کہئے کس پتھر سے جا کر کعبے میں سر پھوڑیے
ایک بت بھی قبلہ ارباب ایماں ہی تھا
منیر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ صرف متروک ہے۔

کس پر پھولے ہو :۔ کس قوت پہ بھروسہ ہے، کس طاقت پہ ناز ہے کس کی حمایت پر مغرور ہو، اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

دے دیا اس کے مرعقول کو خدا نے بھی جواب
آپ پھولے ہوئے بیٹھے ہیں مسیحا کس پہ
(لالہ اعظم)

کس پر گئے :۔ کس کی شباہت اختیار کی۔

آدمی ایسا کہاں کوئی فرشتہ ہو تو ہو
شیخ صاحب یہ نہیں معلوم تم کس پر گئے
(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے

کس بوتے پہ :۔ کس توقع پہ کس امید پہ کس کے سہارے پر۔ اردو صرف دہلی کی مستورات کی زبان

کچھ دینے کا بھی دیکھوں اے آہ ٹھکانا
کس بوتے پہ تو لیتی ہے تاثیر دعا قرض مومن

کس پھیر میں ہو :۔ کس چکر میں ہو، کس طرف دھیان ہے۔ کس خیال میں ہو۔ اردو صرف عورتوں اور عوام کی زبان۔

محل صنع۔ میں شادی ہی نہیں کروں گا تو ہے کس پھیر میں۔ (کاسنی از شرر)

کستوری ہندی مشک وہ خوشبودار خون جو ایک قسم کے ہرن کی ناف سے نکلتا ہے مرگ نابھ۔ مشک، نافہ مشک، ہندی مونث۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کستوری ہندی ایک خوش آواز پرند کا نام۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پہ نہیں ہے۔

کسٹم انگریزی (custom) (بفتح اول و سوم) محصول، چنگی، انگریزی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس لفظ کا استعمال غیر ممالک جانے والوں کے لیے ہے۔

کسٹم انگریزی رسم و رواج

پرستیا کا ہے نہ یہ ملک عرب کا کسٹم
انڈیا ہی میں نظر آیا ہے اکثر سہرا
عشر (نور اللغات و قران السعدین)

قول فیصل۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کسٹمر :۔ (انگریزی customer) (بفتح اول و سوم و چہارم) گاہک، خریدار انگریزی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کسٹوڈین :۔ (custodian) انگریزی، وہ محکمہ جو قانون کے تحت عوام کی جائیداد کو بحق سرکار ضبط کرے، انگریزی رائج۔

پہلو میں درد تھا اب چاولوں کی طرح ہے
المدد کسٹوڈین لیڈر بڑی مشکل میں ہے
مجید لاہوری

کس جانور کا نام ہے :۔ کیا بے حقیقت چیز ہے۔

(سقہ) نامی شعرا نے اب تک یہ محسوس بھی نہیں کیا کہ مذاق شاعری کس جانور کا نام ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب اہل لکھنؤ عام طور سے اس موقع پر بجائے کس جانور کا نام ہے کے "کس چڑیا کا نام ہے" بولتے ہیں۔

کس جنم کے کانٹے تل رہے ہیں :۔ کس زمانے سے اطاعت و فرمانبرداری کا بیڑا اٹھایا ہے جو ذرا نافرمانی نہیں کرتے عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ شاید ہی کوئی عورت بولتی ہو

کس چکی کا پیسا کھایا ہے :۔ زیادہ

موٹے آدمی سے کہتے ہیں۔ کس چکی کے آٹے کی تاثیر ہے جو ایسے موٹے ہو گئے ہو۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اسی محل پر کس چکی کا پسا کھاتے ہو زبانوں پر زیادہ ہے۔ جیسے موٹے آدمی کو بہت دیکھ کر دانتے نگر داستہ ہے جو ایسی کلائی ایک کی ہو، یار کس چکی کا پسا کھاتے ہو۔

(فسانۂ آزاد)

کس چہ داند کہ پس پردہ کہ خوب است و کہ زشت:— کوئی کیا جانے کہ پردے کے پیچھے کون اچھا ہے اور کون برا ہے (فرہنگ امثال)

قول فیصل۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے در قلیل الاستعمال ہے۔

کس حساب میں ہے:— کس گنتی میں ہو، کون پوچھتا ہے۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

اصل شہود و شاہد و مشہود ایک ہے
حیراں ہوں پھر مشاہدہ ہے کس حساب میں (مرزا غالب)

قول فیصل۔ اب اس محل پر عام طور سے عورتیں کس گنتی میں ہے کس شمار میں ہے بولتی ہیں۔

کس خدا نے بتایا:— بے موقع اور بے عقلی کی بات کی نسبت مستعمل ہے۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

مثل مشہور۔ برائے شگون کے واسطے اپنی ناک کٹانی کس خدا نے بتایا ہے۔ (آب حیات)

قول فیصل۔ اب اس محل پر عام طور سے عورتیں کس حند نے کہا ہے بولتی ہیں۔

توڑ کر کعبۂ دل خوش ہوئے اللہ اللہ

کس حند نے یہ کہا تھا بت کافر ہونا (منیر)

کس خیال میں ہے:— کیوں بے خبر ہے۔ کیوں نہیں سمجھتا۔ کیوں بے فکر بیٹھا ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ترے فراق میں کچھ کھا کے سو رہوں گا میں
تو کس خیال میں ہے تجھ کو کچھ خبر بھی ہے (منیر)

قول فیصل۔ بصورت جمع بھی مستعمل ہے (جیسے) کس دھن، کس فکر میں۔

رہیں گے کب تلک اے رند خواب غفلت میں
ہیں کس خیال میں اہل جہاں نہیں معلوم (رند)

کس داعیہ پر:— کس بل بوتے پر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے جو اب قلیل الاستعمال ہے۔

کس درد کی دوا ہے:— کس کام کا ہے۔ کیا کام آئے گا اس سے کیا فائدہ ہے۔ اردو، صرف، عورتوں کی زبان۔

مریض عشق سے کرتا ہے پرہیز
بتا کس درد کی تو پھر دوا ہے (امانت)

قول فیصل۔ انھیں میں "کس درد کی دارو" بھی نظم کیا ہے جو نہیں بولتے۔

کام اک آبلے کا ان سے نہیں ہوتا ہے
نہیں معلوم ہے کس درد کی دارو کانٹے (آتش)

کس دل سے:— کس برتے پر، کس ہمت سے، کس امید پر، کس خیال سے۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

مٹ گئے ہم تو جب یہ اس نے کہا
تو نے ٹکڑے کئے تھے کس دل سے (داغ)

کس دم:— کس بل، تیزی، تلوار کا جوہر۔ اردو مذکر۔ افصح، رائج۔

ہر تیغ سے یہ جوہر ذاتی میں ہے نہیں کم
چلنے میں بھینہ وہی تیزی وہی کس دم (تعشق)

کس دن:— کب، کس روز، کون سے دن۔ اردو، فصیح، رائج۔

وہ باتیں ہیں، دن ہو رہے ہیں وہ دونوں کے مقرر
تم آؤ گے کس دن مجھے بلواؤ گے کس دن (امیر)

کس دن کو اٹھا رکھا ہے:— کس دن کے لیے چھوڑ رکھا ہے۔ کب کے لیے ملتوی کیا ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اب جو شکوہ کہو کس دن کو اٹھا رکھا ہے
ہے یہ ظاہر کہ کہیں اس کو چھپا رکھا ہے (امیر)

قول فیصل۔ اسی محل پر کس دن کے لیے اٹھا رکھا ہے بھی زبانوں پر ہے۔

فیصلہ ہے آج میرا آپ کا
اٹھا رکھا کس دن کے لیے (داغ)

کس دیکھنا:— کسوٹی پر کس کے دیکھنا، تجربہ کر کے دیکھنا۔ اردو صرف۔ غیر فصیح، رائج۔

دل کی ہر ایک کے ہوس دیکھے
محک، امتحاں پہ کس دیکھے (دہشت لکھنوی)

قول فیصل۔ دیکھ، کے اضافے کے ساتھ کس کے دیکھنا فصیح ہے۔

کسرہ:— زیر کی حرکت، کسرہ، جر، زیر۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ٹوٹنے میں اس کے ہے کیا تامل و قیل
دل کی کسر دال ہے اس کی دلیل (منیر)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر کسرہ ہے۔ منیر نے شعر میں تانیث کے ساتھ استعمال کیا ہے۔ اب عام طور سے مذکر ہی زبانوں

پڑے ہے

کَسْر :- ۱ توڑنا، شکستگی - عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

مجھ حال شکستہ کی تا چند یہ بے وقری
کچھ کسر ہے اب میرے تئیں شوق کسر کی — میر

قول فیصل - اس معنی میں تذکیر تانیث مضاف الیہ کے تابع ہے جیسے وہ تمھاری استدعا قبول نہیں کریں گے اس میں ان کی کسر شان ہے اور اگر قبول کرلیں تو سمجھ لو یہ ان کا کسر نفس ہے

کَسْر :- ۲ اکائی کا ایک حصہ یا کئی حصے - عربی، مونث (علم حساب کی اصطلاح)

کَسَر :- ۱ (بفتحتین) (عربی کسر سے بفتحتین بنا لیا ہے) کمی، نقص - اردو، غیر فصیح، رائج -

اتنی ہی تو بس کسر ہے تم میں
کہنا نہیں مانتے کسی کا — داغ

اے سوز عشق پنہاں اب قصہ مختصر ہے
اکسیر ہو چلا ہوں اک آنچ کی کسر ہے — عزیز لکھنوی

جنون میں کسر یہ بڑی رہ گئی
کہ بیڑی پڑی ہتھکڑی رہ گئی — دعا بتی

کَسَر :- ۲ بچوں کی بدہضمی، پیٹ کا خلل - عورتوں کی زبان - (نور اللغات)

قول فیصل - ان معنوں میں لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

کَسْرات :- (داخل دفاتر کی بنائی ہوئی جمع) وہ پیسہ یا رقمیں جو کٹ کر بچت میں ڈالی جاتی ہیں - مونث

اس میں جو کچھ بھی کسرات ہے — (نور اللغات)
اس کی بھی جیب ہو گئی وضاحت — قران السعدین

قول فیصل - کوئی نہیں بولتا -

کسر اٹھا رکھنا :- دقیقہ اٹھا رکھنا، کمی باقی رکھنا - اردو، فصیح، رائج -

اب فلک در پئے آزار ہے کیوں
کیا کسر تم نے اٹھا رکھی ہے — تسلیم

قول فیصل - زیادہ تر اس کا استعمال نفی کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے میں نے تمھارے لئے نوکری کی کوشش میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی قسمت کو کیا کروں -

کسر اعشاریہ :- وہ ہے جس کا نسب نما دس یا دس کی کوئی قوت ہو وہ اپنی جگہ لکھا نہ ہو اس کے لکھنے کا طریقہ بھی علاحدہ ہے مونث - (نور اللغات)

قول فیصل - علم ریاضی کی اصطلاح ہے.

کسر باقی نہ رکھنا :- کوئی بات باقی نہ چھوڑنا ذرا کوتاہی نہ کرنا، کمی نہ کرنا - اردو صرف، فصیح، رائج -

محل صرف - مریخ نشینان انجمن شجاعت نے کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ (طلسم ہوش ربا)

وہ تو کچھ خدا کو اچھا کرنا تھا کہ میں نے جلد خبر لیلی ورنہ تم نے میرے مٹانے میں کوئی کسر باقی نہ رکھی تھی -

قول فیصل - رکھنا کی جگہ رہنا بھی زبانوں پر ہے جیسے خدا کا فضل ہے کہ مکان بن کر تیار ہوا کوئی کسر باقی نہیں رہی -

کسر بھرنا :- کمی پوری کرنا، ٹوٹا دنیا، خسارہ بھرنا - (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے یہ زبانوں پر نہیں ہے۔

کسر پڑنا :- کمی پڑنا (لقبالوں کی اصطلاح ہے)

قول فیصل - اب شاید ہی کوئی نقال بولتا ہو۔

کَسْرَت :- ۱ (بفتح اول وسوم) ورزش، ریاض، ڈنڈ، بیٹھک، وغیرہ ورزش روزمرہ، روزانہ ریاضت، ریاضت، پہلوانی، لڑنت - اردو، پہلوانوں کی اصطلاح.

جسم کو اچھا رکھتی ہے کسرت! ذکر کسرت تو اچھی صحت — داغم (قران السعدین)

وہ کرسی کے بو احمق میں جو ہو دن کی کسرتاں میں
کبھی تو دیکھئے مونڈھے کبھی بازو نکلتے ہیں — جان صاحب

قول فیصل - عربی کثرت سے بنایا گیا ہے -

کسرت :- ۲ مشق، مہارت

فقرہ - کار بکسرت ہو - (نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر تحریر فرماتے ہیں کہ کار بکسرت میں کثرت کا املا (ث) سے ہے نہ کہ (س) سے پلیٹس کے بموجب عربی میں کثرت معنی توڑنا جسم کو توڑنا ہے اور اسی معنی میں اردو میں بھی مستعمل ہے لہذا اسے خالص اردو کا لفظ قرار دینا درست نہیں (فرہنگ اثر) مؤلف تائید کرتا ہے

کسرت کرنا :- ۱ ورزش کرنا، ریاض کرنا ڈنڈ بیٹھک کرنا - اردو، پہلوانوں کی اصطلاح

کسرت کرنا :- ۲ مشق کرنا، ربط کرنا - (نور اللغات)

قول فیصل - ربط کرنا کے معنی میں کوئی نہیں بولتا

کَسْرتی :- ۱ ورزش کیا ہوا جیسے کسرتی بدن ریاض کیا ہوا - اردو صفت، پہلوانوں کی اصطلاح -

محل صرف - بعض پہلوانوں کا کسرتی جسم جو ہوتا ہے ادھر اکھاڑے میں اترے اور ڈنڈ دل پر تھپکی لگا کر خود بخود ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے کہ یہ پہلوان ہے

قول فیصل - ورزش کرنے والے کو بھی کسرتی کہتے ہیں

جیسے صادق بلاؤ یہ اکسر تی تھا

کسر دینا:- خسارہ دینا، نقصان دینا (بقالوں کی اصطلاح۔) (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے بقال نہیں بولتے۔

کسر رہ جانا:- نقص رہ جانا، کمی رہ جانا۔ (نقرہ) بیوی سے کہا کہ ڈھائی روپیہ کی کسر رہ گئی ہے۔ اردو۔ مونث، غیر فصیح، راسخ

محل فقرہ:- تین ہزار روپے کا ایک مکان خریدنا ہے ڈھائی ہزار جمع کر لیے ہیں، پانچ سو کی کسر رہ گئی ہے۔

کسر ے زائد:- تھوڑا اضافہ اردو۔ مونث قریب بہ متروک

محل فقرہ:- رہی نازوہی انداز بلکہ کسرے زائد (اردو ہاتھ)

کسر شان:- وہ بات جس سے آدمی کی عزت و آبرو میں فرق آئے اور شان میں کمی واقع ہو۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

شعر گوئی ہے کسر شان ان کی
موج کوثر ہے خود زبان ان کی
تسلیم

کسر عام:- وہ کسر جس کا نسب نما عام یعنی قید عشری سے بری ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کسر غیر واجب یا ملفوظی:- وہ کسر جس کا شمار کنندہ نسب نما سے بڑا یا برابر ہو۔ جیسے۔ $\frac{5}{4}$ $\frac{5}{5}$ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ بھی عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کسر کرنا:- (بفتحین) کمی کرنا، کوتاہی کرنا، کافی نہ ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس کا صرف نفی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔ جیسے آپ مقدمہ میں جان توڑ کوشش کیجیے کوئی کسر نہ اٹھا رکھیے گا۔ آگے خدا مالک ہے۔

کسر کھانا:- نقصان اٹھانا، گھاٹی کھانا۔ اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کسر مرکب:- وہ کسر جس میں ایک عدد صحیح ہو اور کسر ہو جیسے مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ علم ریاضی کی اصطلاح ہے۔

کسر کسر کرنا:- (بالفتح) کسی کام میں سستی کرنا، کاہلی کرنا، ہچر مچر کرنا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ عورتوں کی زبان ہے۔

کسر مضاف:- وہ کسر جس میں کسر کی کسر ہو جیسے $\frac{5}{6}$ کا $\frac{2}{3}$ مونث، کسر الکسر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ علم ریاضی کی اصطلاح۔

کسر مفرد:- سادی کسر وہ کسر جس کا شمار کنندہ اور نسب نما عدد صحیح ہو جیسے $\frac{2}{5}$ مونث۔

قول فیصل۔ علم ریاضی کی اصطلاح۔

کسر نفس:- نفس کا توڑنا۔ (فارسی مذکر) (نور اللغات)

قول فیصل۔ انکساری نفس کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

کسر نفسی:- انکسار، منکسر المزاجی۔ فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل فقرہ:- یہ آپ کی بزرگی ہے۔ اس درجہ کسر نفسی عین دلیل کمال ہے۔ (فسانۂ آزاد)

کسر نکالنا:- انتقام لینا، بدلہ لینا، کمی پوری کرنا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ انتقام لینا اور بدلہ لینا کے معنوں میں زبانوں پر نہیں ہے کمی پوری کرنا کے معنی میں عورتیں بولتی ہیں۔

کسر نکلنا:- معاوض ہو جانا، بدلہ ہو جانا لازم۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عوض ہو جانا اور بدلہ ہو جانا کے معنوں میں زبانوں پر نہیں ہے۔ کمی پوری ہو جانا کے معنوں میں عوام اور عورتوں کی زبانوں پر ہے۔

کسر نہ ہونا:- کمی نہ ہونا، نقص نہ ہونا اردو۔ مونث، غیر فصیح، رائج۔

محل فقرہ:- کوئی مذہب ایسا نہیں جس میں ایک نہ ایک بات کی کسر نہ ہو۔ (دربار اکبری)

کسر واجب:- وہ کسر جس کا شمار کنندہ نسب نما سے چھوٹا ہو جیسے $\frac{2}{4}$۔ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ علم ریاضی کی اصطلاح۔

کسو:- کسی، کبھی، کسے (کلمۂ استفہام) اردو، فصیح، رائج۔

کس روز تہمتیں نہ تراشا کیے عدو
کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کیے
غالب

کسرہ:- (بالفتح) زیر کی حرکت عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کسر ہونا:- کمی ہونا، کسی چیز کا باقی ہونا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

اے سوزِ عشقِ پنہاں اب قصہ مختصر ہے
اکسیر ہو چلا ہوں اک آنچ کی کسر ہے
(عزیز لکھنوی)

کسریٰ (بالکسر) (خسرو کا معرّب) نوشیروان عادل کا نام۔ شاہانِ عجم کے ہر ایک بادشاہ کا لقب، مذکر۔

(خسرو کے لغوی معنی ملک بڑھانے والا ہیں۔ پس عربی میں بھی یہی معنی ہو سکتے ہیں۔)

کیا جانیے کیا ہو گئیں وہ شاہ نشینیں
اک طاق بھی باقی نہیں کسریٰ کے محل کا
(کیفی لکھنوی، فرہنگ آصفیہ)

کس زبان سے:- وہ کون سی زبان تھی کیا سوچ کے۔ اردو، فصیح، رائج۔

جو شخص کچھ کہہ کر مکر جائے یا اپنے کہے کے خلاف کرے اس کی نسبت کہتے ہیں۔ پہلے کس زبان سے ایسا کہا تھا۔

عجیب بات ہے بوسہ بھی تم نہیں دیتے
دیا تھا وصل کا اقرار کس زبان سے ہمیں
(صبا)

کس زبان سے بیان ہو:- یعنی زبان بیان کرنے سے قاصر ہے۔ ناممکن۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بیان اس کا ہو کس زبان سے کہ لازمین اور آسمان سے
مکین کا ہی نشاں مکاں سے مکان سے ہی پتا مکین کا
(بحر)

کس زبان سے تعریف ہو:- تعریف کرنے سے زبان قاصر ہے۔ تعریف ناممکن ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کلام یار کی تعریف کس زبان سے ہو
ہے خوش بیانیٔ جاناں بیان سے باہر
(رشک)

کس زبان سے شکر ادا ہو:- زبان شکر ادا کرنے سے قاصر ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شکر اس کا اے صبا ہو ادا کس زبان سے
ساقی نے جام مے سے کیا لب بلب مجھے
(صبا)

کس سے:- کسی سے۔ نفی کی صورت میں مستعمل ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سایہ میرا مجھ سے مثلِ دود بھاگے ہے اسدؔ
پاس مجھ آتش بجاں کے کس سے ٹھہرا جائے ہے
(مرزا غالب)

کس شخص کا منہ دیکھ کے اٹھا ہوں:- جب کسی شخص کو کوئی زحمت پیش آتی ہے تو یہ فقرہ کہتا ہے۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ جب صبح کو اٹھا تھا تو کسی منحوس آدمی کا منہ دیکھا تھا کہ یہ زحمتیں پیش آئیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جس جگہ بیٹھے ہیں بادیدۂ نم اٹھے ہیں
آج کس شخص کا منہ دیکھ کے ہم اٹھے ہیں
(ذوق)

کسی شمار میں پڑے ہونا:- کسی خیال میں کسی سوچ میں۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

خیال نزع میں روزِ حساب کا کیسا
پڑے ہیں چپکے خدا جانے کس شمار میں ہم
(جلال لکھنوی)

کس شمار میں ہے:- کس قطار میں ہے، کس گنتی میں ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گنتی کے لوگوں کی وہاں صف ہو دیگی کھڑی
تو میرؔ کس شمار میں ہے کس قطار میں
(میر)

کس طرح:- کیونکر، کس وجہ سے، کس سبب سے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ بیدلی زندگانی کس طرح کاٹوں خداوندا
تو مجھ کو اور دل دے کیونکہ تیرا نام داتا ہے
(سودا)

کس طرح کا:- کیسا، کس وضع کا، کس رنگ ڈھنگ کا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں کل بمبئی جا رہا ہوں۔ تم مجھے بتا دو وہاں سادے تھان بھی ہوتے ہیں پھولدار بھی ہوتے ہیں تمہارے لیے کس طرح کا کپڑا لاؤں۔

قول فیصل۔ اسی محل پر کسی قسم بھی بولتے ہیں۔

کس قدر[1]:- بکسر اول و فتح سوم و چہارم، کتنا، کتنا زیادہ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کس قدر ملتے ہیں یہ دونوں وقت
حشر کی صبح، شام فرقت کی
(رشید لکھنوی)

قول فیصل۔ اسی محل پر کس قدر کا، کے ساتھ رائج ہے۔ جیسے تم لوگوں کے مزاج میں کس قدر کا تلوّن ہے۔ ایک رنگ پر طبیعت رہتی ہی نہیں۔ (سیر کہسار)

کس قدر[2]:- حد سے زیادہ، نہایت۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بھاگتا ہے مرے تصور سے
کس قدر بدگمان ہے کافر

کس قدر دور ہیں:- اپنے کو بہت لیے دیے رہتے ہیں۔

کس قدر دور رہیں معاذ اللہ
کیسے مغرور ہیں معاذ اللہ
(امداد علی بحر، فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب یہ صرف قریب بزرگ ہے۔

کسک:- (بفتحتین) وہ کم کم درد جو چوٹ کے اچھا ہونے کے بعد باقی رہ جائے۔ کم کم درد

خفیف درد ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

صدمہ ایسا کم گا ذرا زمیں کو پہنچے
تا خیر ہر چند وہ کھچوائے تو نکلے نہ کسک — سودا

کس کا:— ۱ کس شخص کا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

زباں پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زباں کے لئے — غالب

کس کا:— ۲ کس شے کا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

زندگی کہتے ہیں کس کو موت کس کا نام ہے
مہربانی آپ کی نامہربانی آپ کی — رشید لکھنوی

کسک اٹھنا:— ٹیس ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ شاید ہی کوئی بولتا ہے۔

کس کا سر لائیں:— کس سے مرد چاہیں۔ اردو صرف، متروک۔

ہم کو تکلیف نہ دو شیخ جی عمامے کی
لا دیں سر کس کا کوئی ہم سے یہ بار اٹھتا ہے — مصحفی

کس کافر کو اعتبار آئے گا:— بالکل اعتبار نہ آنے کی جگہ۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

سچ ہوں آتا ہے کس کافر کو تیرا اعتبار
تو غلط گو قسمیں سب جھوٹی ترا وعدہ غلط — قدر

کس کام آئے گا:— کسی کام کا نہیں، فضول ہے، بیکار ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تیرے کس کام آئے گا پڑ رہ گیا میں تشنہ کام
مشتہ ئے مجھ سے تو نے محتسب چھینا عبث — ناسخ

کس کام کو نکلا تھا اور کیا کر آیا؟:— جب غفلت اور بیخودی کے سبب اپنے اصل مقصود کو بھلا کر آدمی دوسرا کام کر بیٹھتا ہے تو افسوس کے ساتھ یہ کلمہ زبان پر لاتا ہے۔ اردو مقولہ، رائج۔

نہ ملا دوست تو ہو غیر کے در پر آیا
ہائے کس کام کو نکلا تھا میں کیا کر آیا — اشرف

کس کام کی:— نکمی، بیکار، کسی کام کی نہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مقصود ہے آنکھوں سے ترے رخ کا نظارہ
جب تو ہی نہ ہو پاس تو کس کام کی آنکھیں — مصحفی

قول فیصل۔ تذکیر کے لئے کس کام کا چاہیے ایسا

ملنا کس کام کا جس میں خلوص و محبت نہ ہو۔

کس کا منہ ہے:— کسے طاقت ہے۔

مہر دیکھے ماہ دیکھے ہر ستارہ دیکھ لے
کس کا منہ ہے منہ تو دیکھو منہ تمہارا دیکھ لے — نکہت

کس کا موت ہے:— محاورہ، کس کا پیشاب ہے، کس کا نطفہ ہے، کس کی اولاد ہے۔ کس کا بیٹا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کس کان سے سنوں:— سننا ناگوار ہونا، کیونکر سنوں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

چلی ہے ہر طرف ادیان باطل کی ہوا یا رب
سنوں کس کان سے زاغ و زغن کا بولنا یارب — رشک

کسک آنا:— جھٹکا لگنا، صدمہ پہنچنا، خفیف سا جس میں ہلکے درد کی کیفیت ہو، ہلکی موچ۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مزاج پوچھا کسی کا تو ان کا دل دکھا
کسک سی ہاتھ میں آئی اگر سلام کیا — بحر

کس کتاب میں ہے، کس کتاب میں لکھا ہے:— خلاف قاعدہ اور خلاف دستور ہونا کی جگہ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شراب عشق کو کہتا ہے بد جو اے واعظ
یہ کس کی شرع میں ہے اور کس کتاب میں ہے — شعور

کسکٹ:— کسی قسم کی ملی ہوئی دھات۔ ہندی مذکر۔ بھرت، شٹ دھات، کانسی پیتل (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ لفظ اردو بھی ہے لکھنؤ کی عورتیں اور عوام زیادہ تر بولتے ہیں۔

کس کس:— یہ کلمہ کبھی افراط و تاکید کے اظہار اور کبھی عقل کی حیرانی اپنی سرگردانی اور کبھی کوئی بات بن نہ آنے کے موقعہ پر بولا جاتا ہے مثلاً کس کس کام کو کروں۔ اس کی خاطر کس کس کا منہ نہیں دیکھا، کس کس ظلم کو نہیں جھیلا وغیرہ وغیرہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کس کس کو:— کیسے کیسے لوگوں کو، بڑے بڑے لوگوں کو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ملا یا خاک میں گردوں نے کس کس نام آور کو
نشاں ملتا نہیں ہے قبر جمشید و فریدوں کا — صبا

کس کس دکھ کو جھیلا ہے:— محاورہ۔ یعنی طرح طرح کے درد و غم اٹھائے ہیں اور بڑی بڑی مصیبتیں برداشت کی ہیں کون کون سی تکلیفیں نہیں اٹھائیں۔

ادھر ہے ہوک پسلی میں ادھر ہے بے کلی مجھ کو
زناخی تیرے کارن میں نے کس کس دکھ کو جھیلا ہے — رنگین

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عورتوں کی خاص زبان ہے۔

کس کس دکھ کو روئیں:— محاورہ۔ کون کون سی مصیبت بیان کریں۔ کون کون سی تکلیف کو زبان پر لائیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کسک مٹانا:- خفیف درد یا تکلیف کو دور کرنا - اردو صرف، عورتوں کی زبان -
محل صرف - حکیم صاحب کی پینے کی دوا سے درد بالکل جاتا رہا تھا آپ نے کسک بھی مٹا دی -
قول فیصل - اسی محل پر جاتی رہی بھی بولتے ہیں

کسک مٹنا، کسک نکالنا:- نفسانی خواہش دور کرنا - عوام کی زبان -
(گنوار) چل مٹانا، جھل کھونا، خواہش نفسانی پوری کر دینا - گیتوں میں بھی آیا ہے جیسے -
"چل بنی میں تری کسک مٹائے دوں گا"
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

کسکنا:- درد کرنا، کم کم درد ہونا - ہندی
درد ہونا، سوج آ جانا - جیسے میرا پاؤں کسکتا ہے - (لغات اردو)
قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

کسک نکالنا:- ہلکی تکلیف دور کرنا - اردو صرف، غیر فصیح، رائج -
مر کے بھی محبت کی کسک دل سے نہ نکلی
بیٹھے رہے بیٹھے تو کیا خوب جمی چوٹ — امیر مینائی

کسک نکلنا:- ہلکے درد یا تکلیف کا دور ہونا - اردو صرف، غیر فصیح، رائج -
بار الفت کو جو لے سر پہ تو نکلے نہ کسک
تا قیامت کمر کوہ جو دھارے دیکھا — صبا

کس کو:- کس شخص کو، کس چیز کو - اردو صرف، فصیح، رائج
زندگی کہتے ہیں کس کو موت کس کا نام ہے
مہربانی آپ کی نامہربانی آپ کی — رشید لکھنوی
قول فیصل - شخص کے لئے جیسے "کس کو اتنا خیال

کہ پانی کے گھڑے دھوپ سے ہٹا کر سائے میں رکھ دے -

کس کو پڑی ہے:- کس کو غرض ہے کس کو خیال ہے - اردو صرف، عورتوں کی زبان -
محل صرف - تھا کون؟ ہوتا کون؟ وہی بہر دیا پردوا اور کس کو پڑی تھی - (فسانۂ آزاد)

کس کو معلوم ہے:- کوئی نہیں جانتا کسی کو علم نہیں (نفی کے محل پر) - اردو صرف، فصیح، رائج -
سر مکتوم ہے کیفیت نفس
کس کو معلوم ہے ماہیت نفس — مرزا رتھا

کس کو ہوش ہے:- کس کے اتنے حواس ہیں - اردو صرف، فصیح، رائج -
ہوش کس کو ہے جو پہنائے کسی کو بیڑیاں
ہو رہے ہیں آپ دیوانے تو ہار اب کی برس — صبا

کس کے باندھنا:- مضبوط باندھنا، کھینچ کر باندھنا - اردو صرف - عورتوں اور عوام کی زبان -
باندھوں جو کھینچ کر تو وہ کہتی ہے یہ مجھے
کیا کس کے باندھتی ہے تو پیاری ازار بند — رنگین
قول فیصل - کس کے بندھا بھی زبانوں پر ہے -

کس کی بکری کون ڈالے گھاس:- یعنی اپنی چیز کا ہر شخص خیال کرتا ہے دوسروں کی چیز کا کوئی نہیں خیال کرتا - اردو صرف، عورتوں اور عوام کی زبان -
محل صرف - دولہا بھائی نے اپنے کمرے تو بند کر دیئے میرے بند نہیں کئے میں ہی ہوا کر لی سے گئی - سچ ہے کس کی بکری کون ڈالے گھاس

کس کی بلا کس کے ماتھے:- خطا وار کوئی تھا مجرم کوئی قرار پایا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

کس کی بلا:- کون، کس لئے، نفی کے محل پر - اردو صرف، عورتوں کی زبان -
صندل کو مول لے کر کس کی بلا رگڑتی
میں درد سر کی خاطر یہ درد سر نہ لیتی — آتش

کس کی بنی رہی ہے:- ایک حالت سے کس کی گزری ہے، ایک حالت سے کس کی بسر ہوئی ہے - اردو صرف، غیر فصیح، رائج -
کھنگ کھنچے رہوگے کب تک بنی رہے گی
کس کی بنی رہی ہے کس کی بنی رہے گی — نامعلوم

کس کی بنی ہے:- دنیا میں کسی کو چین نہیں ملا کسی کی ایک حالت سے بسر نہیں ہوئی - اردو صرف، قلیل الاستعمال -
لگتا نہیں ہے دل مرا اجڑے دیار میں
کس کی بنی ہے عالم ناپائیدار میں — ظفر شاہ دہلوی

کس کی رہی اور کس کی رہ جائے:- دل کی امنگ نکالنے کی جگہ بولتے ہیں - (نور اللغات)
قول فیصل - کوئی نہیں بولتا -

کس کی سنتا ہے:- کس کی بات مانتا ہے، کس کی بات نہیں مانتا، ضدی ہے - عوام اور عورتوں کی زبان -
کس کی سنتا ہے وہ مطرب پسر خوش آواز
خط سے کیا فائدہ تحریر سے کیا ہوتا ہے — رند

کس کے کان میں فرشتے نے نہیں پھونکا ہے:- قدیم زمانہ میں اس طرح بولتے تھے، "فرشتہ کا کان میں پھونکنا" کنایۃً مغرور ہونا متکبر ہونا -
فرشتے نے نہیں پھونکا ہے کان میں کس کے
وہ سر ہے کون سا جس پر کہ کج کلاہ نہیں — آتش

کس کے مان کا ہے :- کس کے قابو کا ہے ؟ کس کے قابو اور اختیار کا نہیں۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

چشم تر سے کیا رکے طفل عمر شک
جب یہ مچلا پھر کس کے مان کا ہے — شاد

کس کی ماں کو ماں کہتی :- محاورہ (عورت)
جب کسی سبب سے ایسی کوئی بات پیش آجاتی ہے کہ جس سے اپنے بچے یا عزیز کی ہلاکت متصور ہو تو اس موقع پر بولتے ہیں کہ ابھی وہ مر جاتا تو ہم کیسے اپنا درد مند بنا کر یہ مصیبت بیان کرتے خدانخواستہ کوئی ہمدرد یا غمخوار نہیں اگر کھوڑے بے کھور میرے بچے کے لگ جاتی اور ایسے ویسے کچھ ہو جاتی تو وہ بندی کس کی ماں کو ماں کہتی۔ (سگھڑ سہیلی)

قول فیصل۔ دہلی کی زبان ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کس کی ماں نے دھونسا کھایا ہے :-
یعنی کون ان سے سرکشی اور نالائقی کر سکتا ہے کس کے منہ میں دانت ہیں، کس کی مجال ہے (فرہنگ اثر، گنجینۂ اقوال داستان)

کس کیاری کا ساگ ہے، کوئی حقیقت نہیں نا قابل التفات۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

کسگر :- (بفتح اول و سوم) (بروزن ہنرور) مسلمان کمہار، مٹی کے برتن بنانے والا۔ اردو مذکر رائج۔

یاں کے کسگر بڑھئی، خرادی
کر گئے اپنی اپنی استادی — عروج

قول فیصل۔ کثرت استعمال سے کسگر کسگر ہو گیا ہے۔ ہندو برتن بنانے والے کو کمہار کہتے ہیں۔

کسگرن :- کسگر کا مونث۔ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسگرنی کہتے ہیں۔

کس گنتی میں :- کس شمار میں۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

میں ہوں کس گنتی میں از یک تا ہزار
گالیاں اس کی تو عالم کھا گیا — مصحفی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ میں کس گنتی میں ہوں، تم کس گنتی میں ہوں۔ تم کس گنتی میں ہو، وہ کس گنتی میں ہے وغیرہ اس کے صرف ہیں۔

کسل :- (بفتحتین) سستی، کاہلی، ماندگی، طبیعت کی کمزوری۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

بیٹھنا چاہیئے اے رشک توانائی میں
میں رہ عشق میں بے ضعف و کسل بیٹھ گیا — رشک

قول فیصل۔ صحیح بفتح اول و دوم ہے لیکن عوام بسکون دوم بولتے ہیں۔ قدیم زمانہ میں مونث استعمال ہوتا تھا۔

کام آیا فشار قبر مرے
کسل نکلی تھکے ہوئے دل کی — منیر لکھنوی

موجودہ دور میں تذکیر ہی صحیح و فصیح ہے۔

کسُل :- اسم مذکر (ہندی صحیح کُشل) خیریت، عافیت، تندرستی۔ (یہ لفظ کھیم کے ساتھ بولا جاتا ہے علیحدہ کم سننے میں آیا ہے)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

کسلمند :- (بفتح اول و دوم) سست، ناساز۔ فارسی، فصیح، رائج۔

اتنے حرج میں طبع کسلمند ہو گئی
سو بار چشم شوق کھلی بند ہو گئی — تعشق

کس لوٹھے پر مری ہے :- محاورہ (بازاری) یعنی کسی یار و آشنا کی حمایت پر مغرور و متکبر ہو گئی ہے کہ کسی کو خاطر میں نہیں لاتی۔

ع یاں تو آ او چوٹٹی کس لوٹھے پہ پھولی ہے تو — انشا
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتوں کی یہ زبان نہیں۔

کس لئے :- کس واسطے، کیوں، کس سبب سے۔ (کلمۂ استفہام)۔ اردو صرف، فصیح رائج۔

سو اعتراض کرتے ہیں اغیار کس لئے
آخر خدا نے بھیجی تھی تلوار کس لئے — مؤلف

کُسُم :- ایک قسم کا پھول جس سے شہاب نکلتا اور لال کپڑے رنگے جاتے ہیں۔ ہندی، مذکر اہل لکھنؤ کی زبان، دہلی میں کسوم ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب عام طور سے دہلی میں بضم اول و دوم ہی بولتے ہیں۔

کس مپرسی :- وہ حالت جس میں کوئی پرسان حال نہ ہو۔ فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کس مپرسی میں بھلا شعر و سخن کا کیا مزہ
قدر کرتا پھر کوئی شوکت کے جوہر دیکھتا — شوکت بلگرامی

کس مپرسی کی حالت :- ایسی منزل کہ جس میں کوئی پرسان حال نہ ہو، بیکسی۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اول اول گو آفرینش موجودات بخیر ہوتی تھیں مگر خلق الانسان کا سلسلہ ایک زمانے تک

کس مپرسی کی حالت میں رہا۔
(رسالہ تنویر المشرق ماہ اکتوبر سنہ ۱۹ء)

قول فیصل ۔ اس جگہ کس سپرسی کا عالم بھی مستعمل ہے۔

کُس مرانی :۔ ایک سخت گالی جس کے معنی ہیں قحبہ، چھنال، بدکار، فلاں مرانی، چوت مرانی ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی بازاری عورتوں کی زبان ہے۔

کس مرتبہ :۔ کس قدر، کتنا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج

پہچانتے ہیں شاہ جو عشق کی ہوا کو
کس مرتبہ فرحت ہے امام دوسرا کو — عشق

کس مرض کی دوا ہو :۔ کسی کام کے نہیں، یعنی تمھاری ملاقات اور دوستانے سے کیا فائدہ ہے، تمھارے ملنے سے کیا حاصل ہے ۔ اردو صرف، فصیح، رائج ۔

تم سے ہوا نہ درد دل زار کا علاج
پھر کون سے مرض کی بتاؤ دوا ہو تم — ناسخ

کس مرض کی دوا ہے — کون سے مرض کی دوا ہے :۔ کس کام کا ہے، اس سے کیا فائدہ ہے، محض نکما ہے ۔ اردو صرف، رائج ۔

نگر اس تپ دق میں جو مبتلا ہیں
ہرا جانے وہ کس مرض کی دوا ہیں — حالی

کسما جانا :۔ بیزار ہو جانا ۔ اردو صرف، دہلی کی زبان ۔

ہجر میں ہے خیال اس کا مجھے
کسما جائے ہم نشیں نہ کہیں — داغ

کسمانا :۔ ایسا اظہار بیزاری جس میں رضامندی کی بھی جھلک ہو ۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج ۔

غضب ہے لیتے ہی آغوش میں ہائے
وہ اس کا سانس لینا کسما کے — جرأت

کسمانا :۔ ۲ ہلنا، جنبش کرنا، کسی کام کے قصد سے جنبش کرنا ۔ ہندی ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے

کسمانا :۔ ۳ درد کے سبب سے اینٹھنا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کسمانا :۔ ۴ اکتانا، گھبرانا ۔ لازم

(فقرہ) اتنی دیر میں تم کسما گئے ۔

کسما کر مجھے بے چین ابھی سے نہ کرو
رات تو ہونے دو اے یار دل آرام تمام — ہجر
(نور اللغات)

کسمانا :۔ ۵ قابو سے نکلنے کی کوشش کرنا ۔ اردو غیر فصیح، رائج ۔

رانوں میں لیا جو ساق بلوریں کو دبا
کسمایا وہ بہت ناز سے پر ہل نہ سکا — امانت

حلقۂ آغوش ہے یہ حلقۂ گیسو نہیں
کسما کر ہو نہ جائے گی رہائی آپ کی — داغ

کسمساہٹ :۔ بے کلی، بے چینی، اضطراب ۔ ہندی مونث ۔

اب تو اپنی کسمساہٹ بڑھ گئی
تپ مضطر ہم تجھے بہلائیں گیا — عاشق (قرآن السعدین)

کُسُم کا آزار :۔ متواتر حیض آنے کا مرض، ہونا کے ساتھ (عورتوں کی زبان)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں ۔

کسم کے کھیت سے بنڈیلا نکلا :۔ ایسے شخص پر یہ پھبتی کہتے ہیں جس کے لباس میں سرخ اور سیاہ رنگوں کا امتزاج ہو ۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل ۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے ۔

کس منہ سے :۔ ۱ کس طرح سے ۔ اردو صرف فصیح، رائج ۔

(فقرہ) تمھاری عنایتوں کا شکریہ کس منہ سے ادا کروں ۔

دہن یار کو دیکھا ہے یہ کس منہ سے کہوں
ہے یہ وہ خواب کہ جس کی کوئی تعبیر نہیں — وزیر

کس منہ سے :۔ ۲ کس دلیل سے، کس ثبوت پر، کس برتے پر ۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج ۔

دل عبادت سے چرانا اور جنت کی طلب
کام چور اس کام پر کس منہ سے اجرت کی طلب — ذوق

کس منہ سے :۔ ۳ کیا منہ لے کر، کیا ناک لے کر، کس عزت پر، کس خوبی پر، کونسی بات پر، کس خوبی یا جوہر پر، کون سے ہنر سے ۔ اک تفسیم ... الخ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ یہ غیر فصیح ہے ۔

کس منہ سے :۔ ۴ کون سے دل سے، کس حوصلہ اور جرأت سے، کس وثوق سے ۔

ارشاد شیر آپ کا جو کچھ ہے بجا ہے
کس منہ سے یہ فرماتے ہو چاہ نگوڑی — مشیر دہلوی

قول فیصل ۔ یہ صرف غیر فصیح ہے ۔

کس منہ سے کوسوں :۔ کلمۂ تنفر، کون سی زبان سے دعائے بد کروں، کیا کہہ کر کوسوں ۔

کیا خفا کر دیا جوانی کو، کوسوں کس منہ سے زندگانی کو — سوز (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عورتوں کی زبان ہے ۔

کس منہ سے کہا تھا :۔ کیا سمجھ کے کہا تھا (وعدہ خلافی کے محل پر ۔ اردو صرف، عوام کی زبان

جملہ صرف ۔ آج جو تم یہ کہہ رہے ہو کہ میں ایک پیسہ نہیں دے سکتا کل تم نے کس منہ سے کہا تھا ۔

کسنا: ف۔ ۱ کھینچنا، تاننا، جکڑنا، کھینچ کر باندھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ تمھیں بچھونا بچھانے سے پہلے چاہئیے تھا کہ پلنگ کی ادوائن کس دو۔

کسنا: ف۔ ۲ کس کے باندھنا، دبا کر باندھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ تم نے گٹھری میں گرہ کس کے نہیں لگائی اس لئے گٹھری کھل گئی اور گیہوں گر گئے

کسنا: ف۔ ۳ تیغ اصیل کے پیپلے کو قبضہ سے ملانا تلوار کو موڑ کر اس کی آزمائش کرنا۔

جوہر جوشن بندی کے اس میں جو کساؤ
پھولوں کا ہو دونا ابھی شمشیر تمھاری شعور

کسنا: ف۔ ۴ کسی چیز کو ایسا پھانس لینا کہ وہ ہل نہ سکے یعنی مضبوطی سے جکڑ لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

حلقہ اک بازو میں اس کے اک کمر میں پڑ گیا
صید کو جیسے نگلنے کے لئے کستا ہے مار طباطبائی نظم

کسنا: ف۔ ۵ آدمی کو آزمانا، آزمائش کرنا، جانچنا، کسی سخت یا لالچ کے کام میں آزمائش کرنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

چاندی سونے پہ پھسلنے والی ہوگی کوئی اور
میں کھری ہوں کس لے کندن ہوں پرکسوٹی پر مجھے دراحت

کسنا: ف۔ ۶ کم تولنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کسنا: ف۔ ۷ لقا کبوتر کا اپنے سر کو دم تک کھینچ کر لے جانا۔ اردو صرف کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

کسنا: ف۔ ۸ پھینکنا، آوازے کسنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ان کو سمجھا جو ترے کوچے میں رہتے ہیں مدام
ہم پہ دن رات یہ آوازے کسا کرتے ہیں مصحفی

کسنا: ف۔ ۹ سالم بھوننے کے بعد اردیاں یا آلو وغیرہ پتیلی میں ڈال کر کئی بار کفگیر سے چلانا تاکہ ان میں مصالہ مل جائے۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف۔ تم نے اردیاں ڈال کر کسی نہیں اس لئے سب سفید ہیں اور کوئی مزہ نہیں۔

کسنا: ف۔ ۱۰ چاندی سونے کا کسوٹی پر کھرا کھوٹا پن پرکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کسنا: ف۔ ۱۱ آدمی کو امتحاناً مشکل امور میں آزمانا اردو صرف قریب بمتروک

آزماتی تھی تجھ کو کستی تھی
میں ترے چھیڑنے کو ہنستی تھی شوق

کسنا: ف۔ ۱۱ بیٹروں کو تیار کرنے کے بعد بطور آزمائش دو دو چونچیں لڑانا۔ اردو صرف بیٹر بازوں کی اصطلاح۔

کسنا: ف۔ ۱۲ گھوڑے کی پیٹھ پر زین باندھنا، ہاتھی پر عماری اور ہودے کا باندھنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

جلد کس لائے اب لنگر گھوڑا
ہو نہ عرصہ رہا ہے دن تھوڑا شعور

کسنا: ف۔ ۱۳ ایک مثلث کپڑا جس کو عورتیں مہندی لگانے کے بعد ہاتھ یا پاؤں میں باندھ لیتی ہیں۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب شاید ہی کوئی عورت بولتی ہو۔

کسنا: ف۔ ۱۴ پٹاری کا غلاف۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں عام طور سے اس گول کپڑے کو کہتے ہیں جس میں خوان مع خوان پوش باندھا جاتا ہے۔ وہ غلاف جس میں ڈوری پڑی ہو۔

کسنا: ف۔ ۱۵ بستر باندھنے کا تسمہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کسنا: ف۔ ۱۶ پلنگ کسنے کی ڈوری، گٹھری باندھنے کا کپڑا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کسنا: ف۔ ۱۷ خاصدان کا غلاف۔ اردو صرف قریب بمتروک۔

کھول کر کسنا خاصدان وہیں
اس میں سے میں نے دو گلوریاں لیں عروج

کس نمی پرسد کہ بھیا کون ہو: ایسی جگہ جہاں کوئی پرسان حال نہ ہو۔ اردو صرف عوام کی زبان

کس نمی پرسد کہ بھیا کون ہو
ڈھائی ہو یا تین ہو یا پونا ہو نامعلوم

کس نہ خارد پشت من جز ناخن انگشت من: میری انگلی کے ناخن کے سوا اور کوئی میری پیٹھ نہیں کھجا دیتا ہے یعنی وقت پڑنے پر اپنے ہی کام آتے ہیں۔ غیر کام نہیں آتے۔ (فرہنگ امثال)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال (فرہنگ امثال)

کس ندیدم کہ گم شد از رہِ راست: میں نے کسی کو سیدھے راستہ سے بھٹکتے نہیں دیکھا یعنی جو سیدھی راہ چلتا ہے وہ کبھی

نہیں بھٹکتا اور منزل مقصود پر پہنچ ہی جاتا ہے۔
(فرہنگ امثال)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

کس نگوید کہ دوغ من ترش است:۔ کوئی نہیں کہتا کہ میرا دہی کھٹا ہے اردو میں یہ مقولہ اس طرح رائج ہے۔ اپنے دہی کو کوئی کھٹا نہیں کہتا، یعنی اپنی چیز کو کوئی برا نہیں کہتا
(فرہنگ امثال)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان اور قلیل الاستعمال۔

کسنئی:۔ کاشتکاری، کسانوں کا پیشہ
ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا تعلق نہیں۔

کس نیاموخت علم تیر از من } **کہ مرا عاقبت نشانہ نہ کرد** } مجھ سے کسی نے تیر کا فن نہیں سیکھا کہ آخر کار مجھے نشانہ نہ بنایا ہو جس نے مجھ سے تیر اندازی سیکھی اس نے آخر کار مجھ ہی پر وار کیا۔ یعنی جس کے ساتھ میں نے نیکی کی اس نے میرے ساتھ بدی ضرور کی۔
(فرہنگ امثال)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کس نیاید بزیر سایۂ بوم } **گرہما از جہان شود معدوم** } اگر ہما دنیا سے غائب ہو جائے تو الو کے سائے میں کوئی نہیں آتا ہے یعنی اگر قابل لوگ دنیا سے اٹھ جائیں تو بھی دنیا نااہل کو اہل نہ سمجھے گی۔ (فرہنگ امثال)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کس نے کہا تھا:۔ کس نے صلاح دی تھی۔ بے موقع فعل کی نسبت بطور اعتراض مستعمل ہے۔

اردو صرف، فصیح، رائج۔

سایہ عزیب خاک پہ لوٹے نہ کیا کرے
کس نے کہا تھا آپ کو چلیے ادا کے ساتھ — جلیل

کس نیند سلانا:۔ کیسا بے خبر کر دیا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

شور محشر نے اب تک نہ جگایا ہم کو
ہائے تقدیر نے کس نیند سلایا ہم کو — شعور

کس نیند سوتا ہے:۔ کس قدر بے خبر ہے کس طرح کی غفلت میں ہے۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

پیغام آئی سفیدی عمر کیوں غفلت میں کھوتا ہے
کہ اٹھ صبح قیامت ہوگئی کس نیند سوتا ہے — میر

کس نیند سویا ہے:۔ کیسا بے خبر ہے۔ کیسا غافل ہے۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

بیداری کبھی اس نے تو کروٹ کبھی نہ لی
کس نیند اے خدا مری تقدیر سوئی ہے — رند

کُسٹو:۔ (بضم اول و تشدید دوم) قحبہ، بدکار، ایک قسم کی گالی جیسے مال زادی، حرامزادی۔ اردو صرف متروک۔

مورنی کسٹو کھڑی ہے پاس تیرے دیکھ تو
ناچ کرتوائے نگوڑے مورمت ستوے بہا — رنگین

کِسُو:۔ (بکسر اول بضم دوم و واو معروف) کسی۔ اردو صرف، متروک۔

کہتا تھا کسو سے کچھ تکتا تھا کسی کا منہ
کل میر کھڑا تھا یاں سچ ہے کہ دوانہ تھا — میر

کسوانا:۔ کسنا کا متعدی المتعدی۔ ہندی۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کُسوانا:۔ (بضم اول) کوسنا کا متعدی ہے بد دعا دلوانا، بد دعا کرانا۔ اردو صرف عورتوں اور عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کسوانا پٹوانا:۔ دلوانا، پنچوانا، الزام ڈالنا۔ عورتوں کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

کِسوت:۔ لباس، پوشاک۔ عربی، مونث اردو صرف، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

انوار نے وہ کسوت نقش و نگار دی
سلے کی آسماں نے ولائی اتار دی — جوش ملیح آبادی

کسوٹی:۔ وہ سیاہ پتھر جس پر سونے کا کس دیکھتے ہیں۔ اردو، رائج۔

رنج کا ترے خود رنگ ہے کندن نہ بنا خال
کھوٹی بھی لگاتا ہے کسوٹی سے زرگل — نصیر

قول فیصل۔ جانچ اور پرکھ کے معنی میں بھی اس کا استعمال ہے جیسے دوست کے لئے دوست کا برا وقت کسوٹی ہے۔

کسوٹی پر چڑھانا:۔ کسوٹی پر کسنا، کسوٹی پر لگانا، پرکھنا، امتحان کرنا، سونے چاندی کا کسوٹی پر گھس کر دیکھنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کسوٹی پر کسنا عام طور سے زبانوں پر ہے جو فصیح بھی ہے۔

عیب جو ہو کیا چھپے اے شاد وصل سیمتن
جب کسوٹی پر کسا چاندی کا جوڑا کھل گیا — شاد

اس کا صرف لگا کے ساتھ بھی ہے جیسے۔

عیار نقد محبت کو دیکھ سختی پر
لگا کے ذوق کسوٹی پہ زر کو دیکھتے ہیں — ذوق دہلوی

عوام لکھنؤ بھی کبھی کبھی بول دیتے ہیں۔ چڑھنے کے ساتھ بھی اس کا استعمال ہے یہ دہلی کے ساتھ مخصوص ہے۔

جوہری نقد سخن کے ہیں پرکھنے والے
ہے وہ ٹکسال سے باہر جو کسوٹی نہ چڑھے ۔ داغ دہلوی

کسور :- کسر کی جمع ، ٹکڑے ، حصے ، اکائی کے حصے ، عربی مونث ۔ (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

کسوڑا :- (بفتحتین) قصاب - عام بازاری زبان ۔ (محاورات و مصطلحات منیر)

قول فیصل - عوام لکھنؤ "قصوڑا" بفتح اول و دوم بولتے ہیں ۔

کسوف :- (بفتحتین و واو معروف) سورج گہن - جب زمین اور سورج کے درمیان چاند آجاتا ہے سورج گرہن پڑتا ہے عربی ، مذکر ، ۔ جب ہلال کے وقت چاند زمین کے مدار سے اپنے نقطہ کی نسبت کم بلندی یا پستی پر ہوتا ہے تو وہ آفتاب کے ایک حصے کو زمین کے ایک حصہ سے چھپا لیتا ہے اور سورج گہن یا کسوف کہلاتا ہے اگرچہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ آفتاب کی روشنی جاتی رہی مگر درحقیقت زمین کی روشنی جاتی رہتی ہے اور چاند کا سایہ اس کے اوپر آجاتا ہے ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

مہر کو بھی کسوف ہوتا ہے
ماہ کو بھی خسوف ہوتا ہے ۔ نظیر اکبرآبادی

کس وقت :- کس گھڑی ، کب ۔ اردو فصیح ، رائج ۔

کس دم نہیں ہوتا قلق ہجر سے مجھ کو
کس وقت مرا منھ کو کلیجا نہیں آتا ۔ (ذوق)

کس و کو :- یار ، دوست ۔ فارسی مذکر ۔ (نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "جہاں تک مجھے علم ہے اردو میں رائج نہیں" مؤلف تائید کرتا ہے ۔

کسوں :- کنجی آنکھ کا گھوڑا ، بھینگا ۔ اردو صفت ۔ (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ممکن ہے سلوتریوں کی اصطلاح ہو ۔

کس و ناکس :- ادنیٰ و اعلیٰ ، خاص و عام ہر شخص - فارسی ، مذکر ، فارسی ترکیب ، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان ۔

کس و ناکس کو ڈبو کر ہوا پانی مشہور
بھینٹ مجھ کو یہ ترا چاہ زنخداں لینا ۔ بحر

کسونجی :- (دونوں غنہ) ایک درخت کا نام ہندی ، مونث ۔ (نور اللغات)

قول فیصل - کوئی نہیں بولتا ۔

کسّی :- چھوٹا پھاوڑا - ہندی ، مونث ۔ .... جو اکثر باغبانوں کے پاس ہوا کرتا ہے بیلچہ ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کسی :- دو قدم کے برابر کا فاصلہ - ایک پیمانہ ۔ (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں

کسیے :- (بکسر اول و دوم و یائے مجہول) نفی کے محل پر ، کس کو ، کس شخص کو - اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف - زمانہ خراب ہے کسے اتنی فرصت کہ شہزادے صاحب کی دربارداری کرے ۔

کسے :- کوئی شخص ، کوئی آدمی - فارسی

کے دیدہ ہم اے محشر بتجاسب
چو مس تفتہ روئے زمیں از آفتاب سودی
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے ۔

کسی :- تنکیر یا عمومیت کے لئے ، کسی شخص نے - اردو حرف ، فصیح ، رائج ۔

ڈالا نہ ہے کسی نے کسی سے معاملہ
اپنے سے کھینچتا ہوں خجالت ہی کیوں نہ ہو ۔ غالب

قول فیصل - جب ذیلی معنی میں بھی اس کا استعمال ہے ، کوئی چیز ، کوئی آدمی ، کوئی بار کوئی ایک

کسی :- وہ شخص جس کا علم نہ ہو - اردو صرف فصیح ، رائج ۔

محل صرف - میں جب پہنچا تو وہ کسی کا ذکر کر رہے تھے چونکہ مجھ سے چھپانا تھا اس لئے دوسری باتیں کرنے لگے ۔

کسی :- (بکسر اول و یائے معروف) وہ شخص جس کا نام نہ لیں - قرینہ سے اس کی طرف اشارہ ہو - شعرا کبھی رقیب ، کبھی عاشق کبھی معشوق کی طرف اس لفظ سے اشارہ کرتے ہیں ، اردو ، حرف ، فصیح ، رائج ۔

ملنے کا کچھ رہتا ہے ارمان کسی کا
لیتا جو نہیں نام کسی آن کسی کا ۔ ظفر

کسیا جانا :- تانبے یا پیتل کے برتن میں رہنے سے کسی چیز کا مزہ بدل جانا ، کسیلا ہو جانا ، کسانڈ آجانا ، بگڑ جانا - دہلی کی زبان - (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کسی اور بھروسے نہ رہنا یا بھولنا :- بہت نہ اترانا ، بہت نہ گھمنڈ کرنا - (فرہنگ اثر)

قول فیصل ۔ یہ عورتیں بولتی ہیں ۔

کسیرو :- (بفتح اول کسر دوم یائے مجہول و ضم رائے و واؤ معروف) ایک قسم کی خوردنی جڑ جو عام طور سے سیاہ اور گول ہوتا ہے ۔ اردو، مذکر اردو رائج ۔

وہ کسیرو سو کھا ڈگری کا
شربتی میوہ نالہ ٹھنڈا عروج

کسیر ہٹا :- وہ بازار جہاں کانسی کے برتن فروخت ہوتے ہیں ۔ ہندی، مذکر (نور اللغات) قول فیصل ۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں

کسیس :- (بفتح اول و کسر دوم و یائے معروف) دھات جو لوہے اور گندھک سے بنتی ہے ۔ ایک دوا کا نام ۔ اردو مذکر، اردو رائج ۔

کسی دنیا سے اگر جوہر شیر کسیس
چھپ گیا شری نسبت سے جوہر اپنا ناسخ

کسی بات سے ہاتھ اٹھانا :- ہندی اسے بالکل ترک کر دینا ۔ دست بردار ہونا، کسی بات پر کسی کام کو چھوڑ دینا، کسی بات سے باز آنا، ناامید ہونا، مایوس ہونا، آس چھوڑنا، نراس ہو بیٹھنا، ہاتھ دھو بیٹھنا ۔

سنئے عمر دوماں کو اپنا جان چاہا بجز ہرگز
اٹھائیں کیونکر نہ ہاتھ سب کہ پاؤں اپنا رکاب میں آگے لا اُلم

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ زبان کا یہ صرف اردو ہے

کسی بات کا خط لکھنا :- (ف) متعدی کسی امر کی دستاویز یا چٹھی لکھنا، اقرار نامہ لکھنا، مچلکہ دینا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے

کسی بات کا خط لکھوانا :- اردو فعل متعدی ۔ کسی امر کا اقرار نامہ یا تمسک یا دستاویز کرانا، مچلکہ لکھوانا ۔

آزاد نہ سمجھئے ہمیں شرماتے ہیں
لکھواتے گر ہیں آپ غلامی کا ہم سے خط ظفر

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ کسی بات کا خط لکھوانا کی جگہ خط غلامی بولتے ہیں ۔

کسی بات کا نوک زبان ہونا :- کسی بات کا ازبر اور حفظ ہونا، کسی امر کا نہایت یاد ہونا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج ۔

حال دیوانوں کا اپنے پوچھ خار دشت سے
یعنی افسانے سے نوک زباں بہتروں کے ہیں ظفر

کسی بات کے لالے پڑنا :- ہ ۔ لازم کسی بات کا نا میسر و دشوار ہونا ۔ کسی بات کا نہایت خواہشمند ہونا اور اسے پورا نہ کر سکنا، مایوسی و ناامیدی ہونا

اس اسیری کے نہ کوئی اے صبا پالے پڑے
اک نظر گل دیکھنے کے بھی ہمیں لالے پڑے میر
جیسے اس کی جان کے لالے پڑ رہے ہیں ۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اصل محاورہ لالے پڑنا ہے بعد کے ساقط ہو یا جان کے ساتھ ۔

کسے باشد :- کوئی بھی ہو، کوئی شخص ہو ۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان ۔

محل صرف ۔ تم بیکار ڈرتے ہو ۔ جو بھی آئے میں مقابلہ کروں گا کسے باشد ۔

کسی پر ادھار کھانا :- کسی کے خاص طور سے پیچھے پڑنا، کسی ایک پر مسلسل غیظ و غضب کرنا ۔

اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان ۔

کسی پہ پھولے پھرنا :- ہ ۔ لازم کسی کی مدد یا حمایت پر اتراتے پھرنا، دوسرے کے برتے پر گھمنڈ کرنا ۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ۔

کسی پر پھول کر بیٹھنا یا پھولنا :- ہ ۔ لازم شو ۔ لغوی معنی کسی شخص کے بھروسے پہ بے پروائی اختیار کرنا، اصطلاحی، کسی کی حمایت پر اترانا کسی کی امید پر گھمنڈ کرنا، کسی کے برتے پر مطمئن ہونا جیسے کوئی خاوند پر، کوئی کنبہ پر پھول کر بیٹھتا ہے، میں تو اپنے خدا پر پھولی بیٹھی ہوں ۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں اس طرح نہیں بولتیں ۔

کسی پر پروانہ ہونا :- (ف) ۔ فعل لازم، اس پر فریفتہ اور عاشق و دلدادہ ہونا ۔

شمع رویوں پہ بس دل سے سدا پروانہ
اپنے جی کا جو کرے آپ زیاں وہ میں ہوں محب

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ جو شعر محاورہ کی مثال میں پیش کیا ہے وہ مناسب نہیں ۔ اصل محاورہ دیوانہ ہونا ہے ۔

کسی پر تکیہ کرنا :- (ف) متعدی ۔ کسی پر بھروسہ یا اعتماد کرنا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ "کسی پر" کی قید نہیں مختلف طریقوں سے تکیہ ہونے کا استعمال ہوتا ہے

باغباں نے آگ دی جب آشیانے کو مرے
جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے ثاقب لکھنؤ

کسی پر جان دینا یا جان جانا :-

۱۔ فعل لازم۔ کسی پر عاشق و مفتون ہونا۔

کہا جب ان سے تم پر جان جاتی ہے تو کہتے ہیں
غلط ہے یہ نہیں جینے کی طاقت آپ کی جان میں میرزا داغ

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ محاورہ اور شعر سے کوئی ربط نہیں ہے۔ جان دینا خود مستقل محاورہ ہے جس طرح مناسب ہو استعمال کیا جا سکتا ہے۔

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا غالب

کسی پر چھری تیز رہنا یا ہونا:۔ کسی پر بس چلنا کسی پر گھڑی گھڑی ہاتھ صاف کرنا، کمزور پر قابو چلنا، کسی کو ذلیل اور کمزور سمجھ کر بات بات پر قصوروار ٹھہرانا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

سچ ہے چھری غریب پہ ہوتی ہے سب کی تیز
چھیڑا صبا نے زلف کو مجھ پر عتاب ہے۔
مرزا بیگ، خاں بیدل

کسی پر دم دینا:۔ ۱۔ متعدی۔ کسی پر دالہ و شیدا ہونا، کسی کا عاشق زار ہونا، کمال محبت کرنا، جیسے نانی اپنے نواسے پر دم دیتی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عورتوں کی زبان ہے۔

کسی پر دیوانہ ہونا:۔ ۱۔ لازم۔ اس کے عشق میں مجنون و سودائی ہونا، کسی پر فریفتہ ہونا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اصل محاورہ دیوانہ ہونا ہے ہر طرح استعمال ہو سکتا ہے۔

کسی پر گرم ہونا:۔ ۱۔ لازم، اس پر غضب اور خفا ہونا یا جھنجھلانا۔

بظاہر گو نہ مجھ پر گرم ہو وہ سنگدل لیکن
ظفر یہ جانتا ہوں میں نہاں ہے آگ پتھر میں ظفر
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اصل محاورہ گرم ہونا ہے۔ شعر سے اور محاورہ سے خاص تعلق نہیں۔

کسی پر مرنا:۔ ۱۔ فعل لازم، دیکھو کسی پر جان دینا یا جان جانا۔

سنبھالا ہوش تو مرنے لگے حسینوں پر
ہمیں تو موت ہی آئی شباب کے بدلے لا اعلم

جان اُلٹی ہے مری پر جب سے اُٹکا دل مرا سنجھو
ہو گیا مرنا بھی مشکل آپ پر مر کر مجھے
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اصل محاورہ مرنا ہے شعر سے اور محاورہ سے کوئی خاص تعلق نہیں۔

کسی پر ہاتھ رکھنا:۔ دلاسا دینا، تسلی بخشنا کسی کا حامی و مددگار ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

رات ساری مجھے دونوں کی تسلی میں کٹی
ہاتھ دل پر سے اٹھایا تو جگر پہ رکھا عارف

کسی پہلو:۔ کسی طرح، کسی شکل۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کروٹیں سیکڑوں لیں سیکڑوں پہلو بدلے
چین سے درد نہ بیٹھا کسی پہلو دل میں راسخ

قول فیصل۔ کسی پہلو چین نہ آنا بھی بولتے ہیں

جب کسی پہلو نہ چین آتا تھا
گھر سے چھپ چھپ کے نکل جاتا تھا مرزا رسوا

کسی جگہ کو سر پہ اٹھا لینا:۔ نہایت شور و غل کرنا، واویلا مچانا، بچوں کا غل مچانا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

ہلانا ہوں فلک کو بعد مردن دل کے نالوں سے
لحد میں پاؤں پھیلا کر زمیں سر پر اٹھائی ہے
امانت لکھنوی

کسی چیز پر آنکھ نہ ٹھہرنا:۔ کسی چیز کی آب و تاب اور چمک، کسی چیز میں ایسی تڑپ اور چمک جس پر آنکھ نہ ٹھہر سکے۔ اردو صرف، فصیح، رائج محل صاف۔ چمک یا تڑپ کی وجہ سے اگر کسی چیز پر آنکھ نہ ٹھہر سکے تو یہ آنکھ کا قصور ہے نہ کہ اس شے کا۔

کسی چیز پر دل چلنا:۔ ۱۔ فعل لازم۔ اس پر مائل و راغب ہونا، کسی چیز کا جی للچانا، کسی چیز کو نہایت جی چاہنا۔

تلاش شانہ میں جاتا ہے جیب کو سودا اگر
چلا دل اپنا بھی زلف مشکبو کی طرف ظفر شاہ
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ خاص دلی کی زبان ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کسی چیز پر لات مارنا:۔ ۱۔ فعل متعدی کسی چیز کو پاؤں سے دھکا دینا، کسی چیز کو ٹھکرانا، کسی چیز کو چھوڑنا یا خاطر میں نہ لانا، جیسے "اس نے اپنے رزق پر آپ ہی لات ماری" یعنی نوکری چھوڑ دی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتوں کی زبان ہے۔

کسی چیز پہ نہ تھوکنا:۔ ۱۔ فعل متعدی اسے خاطر میں نہ لانا، کسی چیز سے نہایت اکراہ اور نفرت ظاہر کرنا۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتوں کی زبان ہے جو اس طرح بولتی ہیں۔ "میں بھلا اس سے کیا طول دوں گی، ملنا تو درکنار میں تھوکتی بھی نہیں"۔

کسی چیز پہ ہاتھ نہ رکھنے دینا:۔ ۱۔ فعل متعدی۔ گرانی کے باعث اس چیز کو نہ چھونے دینا زیادہ قدر و مانگ کے باعث کسی چیز کا

ہاتھ نہ لگانے دینا، کسی چیز کی فروخت میں نہایت بے پروائی و ترشروی کو کام میں لانا۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کسی کے ساتھ لگنے یا لگانے کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

کسی چیز کا دھواں اڑانا:- (ہندی) فعل متعدی، اسے گرد باد کرنا، کسی چیز کو خاک میں ملانا، کسی چیز کو پاش پاش کرنا، ٹکڑے ٹکڑے کرکے دھواں اڑا دینا، ریزہ ریزہ کرنا۔

کب آہ دل اڑاتی فلک کا دھواں نہیں
کب دل ہمارا صدمۂ برق تپاں نہیں
مولف (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ دہلی لکھنؤ نہیں بولتے۔

کسی چیز کا کام آنا:- (۱) فعل لازم کسی بات کا کام دینا، کسی امر کا مفید مطلب پڑنا، کسی بات کا آڑے آنا، کسی بات کا مددگار ہونا، نیک لگنا، جائے بے حیثیت ہونا، کام نکالنا، مطلب پر لانا، مفید ہونا

نہ کیا کام کچھ ایسا جو وہاں کام آتا
کھوئی یاں عمر ظفر ہم نے یونہی ناحق — ظفر شاہ
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اصل محاورہ کام آنا ہے ہر مناسب طریقے سے اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ کسی چیز کی قید نہیں۔

کسی چیز کو بالائے طاق رکھنا (۱) فعل متعدی، اس چیز سے دست بردار اور بے تعلق ہونا، کسی بات کو الگ کرنا، یا الگ کاٹنا۔

شیشۂ آرزو شکوے کو بالائے طاق رکھ

کیا اعتبار زندگی بے ثبات کا — شیفتہ
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اصل محاورہ بالائے طاق رکھنا ہے جس طرح چاہیں اس کا استعمال کر سکتے ہیں۔

کسی چیز کو رو بیٹھنا:- (۱) فعل لازم اس چیز سے ناامید و مایوس ہونا، کھو بیٹھنا، فاتحہ پڑھ بیٹھنا، صبر کر بیٹھنا، کھو بیٹھنا۔

ہجر میں رو بیٹھے آپ کو اتنا
سینچے نہ آنکھوں سے اپنی رو دہا جب — مشتاق

(چونکہ جب کسی چیز کا ماتم ہو چکا ہے تو اس کا زندہ ہونا ناممکن ہے پس اسی طرح گئی ہوئی چیز کا پانا بھی مشکل ہے اس وجہ سے یہ محاورہ ہو گیا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اصل محاورہ رو بیٹھنا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

کسی چیز کو کسی کے سر پہ یا منہ پہ مارنا:- (۱) فعل متعدی کسی چیز کو نکمی سمجھ کر اس کے مالک کو واپس کرنا۔ جس کی چیز ہو اسی کے سر ڈالنا۔

فلک نے پاؤں پہ ڈالا تھا لاکے آخر شب
صنم نے شام کو پھر اس کے منہ پہ مارا چاند
سمجھ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے۔ جو قلیل الاستعمال ہے۔

کسی چیز کو مٹی کر دینا:- (۱) فعل متعدی، اسے نہایت حقیر اور خفیف کر دینا، خاک کے مرتبہ کا کر دینا، سبک کر دینا۔

عشق نے وہ گنج استغنا دیا مرزا ہمیں
جس نے مٹی کر دیا آگے ہمارے اکسیر کو — مرزا
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اصل محاورہ مٹی کر دینا ہے زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔

کسی چیز کی چاٹ لگنا:- کسی چیز کا مزا پڑ جانا — کوئی چیز ایسی مزیدار معلوم ہونا کہ اس کو متعدد مرتبہ استعمال کرنے کو جی چاہے، اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان

اپنے لب کی تمہیں بھی چاٹ لگی
کیوں نہ پھیرو زبان ہونٹوں پر — سمجھ

کسی سے دماغ:- کسی سے اتنا تحمل، کسی سے اتنی برداشت، اردو صرف، قلیل الاستعمال

کسے دماغ کہ احسان چارہ گر کے اٹھائے
یہی ندامت ہے بس انتہائے درد جگر
(نامعلوم)

کسی سے الجھنا:- فعل لازم، کسی سے پھنسنا کسی شخص سے آشنائی ہونا کسی سے آنکھ لگنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ بازاری زبان ہے۔

کسی سے تنگ آنا:- (۱) فعل لازم، کسی سے عاجز آ جانا، بیزار ہونا، ہار جانا، دق ہونا۔

ہم آئے تنگ زیست سے پر
اے خانہ خراب تو نہ آیا — سہراب (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اصل محاورہ تنگ آنا ہے۔ ہر مناسب طریقے سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

کسی عنوان:- کسی ڈھب، کسی طور، کسی طرح، اردو صرف، فصیح، رائج۔

عمل فقط۔ رات بھر سر میں درد کی تکلیف رہی ہزار تدبیریں کیں کسی طرح کم نہ ہوا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔

قول فیصل۔ بعض فصحا "سے" کے اضافے کے ساتھ بھی استعمال کرتے آئے ہیں۔

کسی طرح سے اجازت نہ جب ہوئی حاصل
کھڑے تھے پہلوئے دلبند میں علیؔ بے دل عیشؔ

کسی طرح باہر نہ ہونا:۔ کامل مطیع ہونا، نفی کے محل پر۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دل میں رہ رہ کہ وہ مجھ سے کہتے ہیں
میں کسی طرح تم سے باہر ہوں راسخؔ

کسی طرف کا نہ رہنا:۔ مجبور و لاچار ہو جانا، کہیں کا نہ رہنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔
محل صرف۔ میری بچی کو اگر شیر یا بھیڑیا کھا جاتا تو کسی طرف کی نہ رہتی۔ (طلسم ہوشربا)

کسی طور سے:۔ کسی طرح سے، کسی عنوان سے، کسی طریق سے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل کی تسکین کسی طور سے ہو
کیا عجب ہے کہ اسی طور سے ہو زار رسواؔ

کسی عنوان:۔ کسی طرح، کسی صورت۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

پڑھتا نہیں خط غیر مرا دال کسی عنوان
جب تک کہ عبارت میں تصرف نہیں کرتا ذوقؔ

کسی قابل نہ رکھنا:۔ مفلس کر دینا، بے کار کر دینا، رسوا کر دینا۔ اردو، عورتوں کی زبان

کر دیا اپنے بیگانوں میں رسوا دل مجھے
اس گھوڑے نے نہ رکھا اب کسی قابل مجھے جانِ صاحبؔ

کسی قدر:۔ (قدر، بفتح اول و دوم) ذرا سا، تھوڑا سا، کچھ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ رات بھر درد گردہ میں مچھلی کی طرح تڑپتا رہا اس وقت کسی قدر درد میں کمی ہوئی جوبات، کر رہا ہوں۔

کسی قدر:۔ کتنا ہی، بہت کچھ، زیادہ سے زیادہ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ وہ کمینہ بڑا بے وفا ہے اس کے ساتھ بھی کسی قدر سلوک کیا جائے مانتا نہیں۔

کسی کا:۔ (۱) کسی شخص کا، کسی ایسے کا کہ جس کو جانتے نہ ہوں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دیکھ آؤ کہ بیمار تمھارا تو نہیں ہے
رکھتا ہے غبارہ سر بازار کسی کا تعشقؔ

کسی کا:۔ (۲) دوسرے کا، غیر شخص کا اور کا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عزیز و مرے آگے جنہ کر دو بر
نہ لانا کسی کا نہ لانا کسی کا ظفر شہزادہ

کسی کا:۔ (۳) (کنایۃً) اپنا، ہمارا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال

مر جائیے یا کچھ ہو گئے دھیان کسی کا
دنیا میں نہیں کوئی مری جان کسی کا ظفر شاہ

کسی کا:۔ (۴) (کنایۃً) معشوق کا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

میں باغ میں ہوں طالب دیدار کسی کا
گل پر ہے نظر دھیان میں رخسار کسی کا تعشقؔ

کسی کا بس نہیں چلنا:۔ کسی کی پیش نہیں جاتی، کسی کو قابو نہیں ملتا۔ اردو، فصیح، رائج
محل صرف۔ موت ہی دنیا میں ایک ایسی چیز ہے کہ جب آ جاتی ہے تو جانے والا چلا جاتا ہے کسی کا بس نہیں چلتا۔

کسی کا پردہ پوشیدہ ہونا:۔ (فعل لازم) مر کر پردہ ڈھکنا، عیب چھپنا، بات رہ جانا، مر جانے سے عزت رہ جانا، کسی بدنام آدمی کا جہان سے اٹھنا۔

شرر کا پردہ ہی پوشیدہ ہونا خوب ہوا
خدا ہی جانے وہ رسوا کہاں کہاں ہوتا شررؔ
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کسی کا پھیلنا:۔ (۱) فعل متعدی اس کا بپھرنا، مچلنا، ضد کرنا، ہٹ کرنا، اڑنا، اصرار کرنا، اڑ پکڑنا۔

کسی کا پھیلنا:۔ (۲) طول پکڑنا، وسیع ہونا

نہ سنبھلا سنبھالے سے یاں اشک دل
یہ پھیلا کہ طوفاں سبا ہو گیا منظرؔ
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ سوائے وسیع ہونے کے معنی کے کسی معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کسی کا درد ہونا:۔ دردمندی کرنا، کسی کی غمخواری ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کسی کا درد ہوتا ہی کسی کو کب زمانے میں
کہ جام و گل میں خنداں شیشہ و بلبل کے شیون پر ناسخؔ

کسی کا دھن کوئی کھائے، پاپی کا مال اکارت جائے:۔ کمائے کوئی، اڑائے کوئی، بخیل آدمی کے مال و دولت کا یہی انجام ہوتا ہے۔ (گنجینۂ اقوال و افعال)

قول فیصل۔ عوام کبھی کبھی بول دیتے ہیں۔

کسی کا دیا کھانا، کسی کا دیا نہیں کھاتا:۔ (کنایۃً) کسی کا محتاج نہیں، دست نگر نہیں۔ اہل دہلی کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے عوام اور عورتیں بولتی ہیں۔

کسی کا دیا نہیں کھاتے۔ "ہم کسی کا دیا کھاتے ہیں؟"

کسی کا کچھ نہیں جاتا: - کسی کا کچھ نقصان نہیں ہوتا، کسی دوسرے کے لئے کوئی برائی نہ ہونا - اردو مصدر، قلیل الاستعمال

ہم جان سے جاتے ہیں محبت میں کسی کی
اپنا ہے ضرر کچھ بھی کسی کا نہیں جاتا داغ

کسی کا کچھ نہیں چلنا: - کسی کا بس نہیں چلنا، کسی کے اختیار میں نہیں، قابو اور اختیار سے باہر ہے - اردو مصرف، قریب متروک۔

کسی کا کچھ نہیں چلتا ہے جب وہ اٹھکے چلتا ہے
نکلتا ہے جو وہ گھر سے تو دم تن سے نکلتا ہے نکہت

قول فیصل - اب اس محل پر "کسی کا بس نہیں چلتا" بولتے ہیں۔

کسی کا کشتہ ہونا: - اردو، فعل لازم اس کا فریفتہ ہونا، مفتون ہونا، کسی کا مرنا، کسی کا مقتول ہونا۔

کشتہ میں ہوا ہوں دُر دندان پری کا
گر غسل بھی دینا تو مجھے آب گہر سے عارف

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - عام بول چال سے اس کا کوئی تعلق نہیں اس کو اصطلاح شعرا کہنا مناسب ہوگا۔

کسی کام کا نہ ہونا: - بے کار محض ہونا، عضو معطل ہونا - اردو مصرف، فصیح، رائج۔

اس نے جانے کیا کیا لے کر
دل کسی کام کا نہیں ہوتا مومن

کسی کام میں رو دینا: - کسی کام سے عاجز ہو جانا، تنگ آ جانا، ہمت ہار دینا، تھک جانا، جی چھوڑ دینا۔

احوال گریہ سن کے مرا یار نے کہا
اے لو ابھی سے عشق میں اس نے تو رو دیا قابل

کسی کام میں ہاتھ ڈالنا: - کسی کام کو اختیار کرنا، کسی کام کو کرنا - اردو مصرف، فصیح، رائج

محل صرف - جب تک انسان کو اچھی طرح واقفیت نہ ہو اس وقت تک کسی کام میں ہاتھ نہ ڈالے ورنہ شرمندگی اٹھانا پڑے گی۔

کسی کا منہ تکنا: - کسی بات کا منتظر ہونا، سننے کا آرزومند ہونا، کسی بات کا متمنی ہونا اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

اعجاز منہ تکے ہے ترے لب کے کام کا
کیا ذکر یاں مسیح علیہ السلام کا صبا

کسی کا منہ دیکھنا: - عاجزی کے ساتھ کسی کا منہ دیکھنا - اردو غیر فصیح، رائج۔

محل صرف - کمبخت جوان ہو گیا نہ محنت کرتا ہے نہ پڑھتا ہے امتحان میں ہر کسی کا منہ دیکھتا ہے۔

کسی کا منہ کالا کرنا: - ہندی، فعل متعدی کسی سے بیزار خواہ ہو کر متنفر ہو کر ترک ملاقات کرنا، کسی کی دوستی سے باز آنا، کسی کو نالائق سمجھ کر ملنا جلنا چھوڑ دینا۔

نہیں شام جدائی کی سحر ہے
بس اب کالا کرو خورشید کا منہ معروف

(۲) کسی کو بے عزت کر کے نکالنا (۳) کسی کو بدنام کرنا، رسوا کرنا، کلنک لگانا (۴) کسی کے منہ کو سیاہی لگا کر سوانگ بنانا۔

(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے عورتیں زیادہ بولتی ہیں معنی ۲ میں مرد بھی کبھی کبھی بول دیتے ہیں

کسی کا کلمہ بھرنا: - اردو، فعل متعدی (عو) (۱) کسی کا نہایت مطیع ہونا، کسی کا از حد معتقد ہونا، کسی کو اپنا دین و ایمان اور پیشوا سمجھنا، کسی پر ایمان لانا۔

(۲) کسی کو ہر وقت یاد کرنا، کسی کی یاد میں رہنا، کسی کو ہر وقت جپتے یا رٹتے رہنا۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ ممکن ہے دہلی میں کبھی بولتے ہوں۔

کسی کا کلمہ پڑھنا: - کسی کی اطاعت کرنا، کسی کا دل سے دم بھرنا، کسی کا ہر وقت ذکر کرنا - اردو مصرف، فصیح، رائج۔

کلمہ وہ بت پڑھے گا امانت کا روز و شب
کر دے گا اپنا فضل جو کردگار کچھ
امانت

کسی کا کیا: - کسی کی خطا نہیں، کسی کا دخل نہیں - اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ع کسی کا کیا مری قسمت کی یہ برائی ہے ادب لکھنوی

کسی کا کیا جاتا ہے: - کسی کا کیا نقصان ہوتا، کسی کا کچھ ضرر نہیں ہوتا - اردو مصرف، فصیح، رائج۔

کہے سنے سے حسینوں کو دل جو دیدیتے
ہماری جان پہ بنتی کسی کا کیا جاتا شرف

کسی کا گھر جلے اور کوئی تاپے: - کسی کا نقصان ہو اور دوسرا فائدہ اٹھائے۔ کوئی مصیبت میں گرفتار ہو دوسرا خوش ہو - اردو مثل عورتوں کی زبان۔

محل صرف - وائے بیدردی کسی کا گھر جلے اور کوئی تاپے۔ (فسانہ آزاد)

کسی کا لہو پینا: - اردو فعل متعدی کسی کو ہلاک کرنا، کسی کو جان سے مارنا، جان لینا، ذبح کرنا، قتل کرنا۔

سچ بتا تو مجھے سوفار خدنگ قاتل
لہو کس کس کا پیئے گا دہن سرخ ترا　نفیر

۲- عوام - عاجز کرنا، تنگ کرنا، جان کھانا جیسے اس نے تو ہمارا لہو پی لیا - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - معنی نمبر ۲ عاجز کرنا اور تنگ کرنا کے معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

کسی کا ہو رہنا :- کسی کا ہو کے رہنا کسی سے وابستہ اور متعلق ہو جانا، کسی کا مطیع و فرماں بردار ہو جانا -

بشر کو چاہیئے پاس دل بشر رکھے
کسی کا ہو کے رہے یا کسی کو کر رکھے　راسخ

(نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ پورا محاورہ ہی اسی طرح ہے جس طرح راسخ نے نظم کیا ہے - باستثنائے نظر کسی کا ہو رہے یا کسی کو کر رکھے کسی کا ہم خیال ہو جائے یا کسی کو اپنا ہم خیال کرے - انشا کا شعر بھی اس کا مؤید ہے مگر انھوں نے نصف محاورے کو ثبوت میں درج کیا ہے -

اپنے پھر کہا ہماری اک ذرا سن تو رہو
کر رکھو اپنا کسی کو یا کسی کے ہو رہو　انشا

مؤلف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے -

کسی کا ہونا :- کسی کا ساتھ دینا، ہمہ تن کسی کا ہو جانا - اردو صرف، فصیح، رائج -

محبت آدمی کو آدمی سے ہو ہی جاتی ہے
جو کر رکھئے تو کیا کوئی کسی کا ہو نہیں سکتا　داغ

کسی کو :- ہندی مفعول (۱) کسے (۲) کسے را (۲) شخص معلومہ معشوقہ کو، معشوق کو -

ہنستے جو دیکھتے ہیں کسی کو کسی سے ہم
منہ دیکھ دیکھ روتے ہیں کس بیکسی سے ہم　مومن

(نور اللغات)

قول فیصل - یعنی مشرقی شعرا کی خاص اصطلاح ہے -

کسی کو اپنا کر رکھنا :- کسی سے ایسے تعلقات بڑھانا کہ وہ اپنا ہو جائے - اردو صرف، فصیح، رائج -

محل صرف - ہر انسان کا فرض ہے کہ جس کسی سے ملے اس خلوص سے ملے کہ اس کو اپنا کر رکھے -

کسی کو اڑانا :- ہندی - فعل متعدی

اس کی بات کو ہنسی میں ڈال دینا - بہکانا دھوکا دینا، لطائف الحیل سے ٹال دینا -

یہ اسی کی تشمیم کا کل ہے
اے صبا کیوں ہمیں اڑاتی ہے　فہیم

یہ سن شاہزادی ہنسی کھل کھلا
کہا کیوں اڑاتی ہو نجم النساء　میر حسن

۲- کسی عورت کو بھگانا، بہکا کر لے جانا، ورغلا کر نکال لے جانا، غائب کر دینا -

رقیبوں نے جو دیکھا یہ اڑا کر لے چلا اس کو
پکارا یہ کوئی کیسا ہوا اندھیر آندھی میں　نظیر

۳- (بازاری) کسی غیر عورت سے صحبت کرنا، مجامعت کرنا، صحبت داری کرنا -

(فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل - معنی نمبر ۱ میں اب کوئی نہیں بولتا معنی نمبر ۲ میں بھی قریب متروک ہے بازاری لوگ کبھی کبھی بول دیتے ہیں زیادہ تر اس محل پر "اڑا کے" کی جگہ "بھگا کے" بولتے ہیں - معنی نمبر ۳ میں جو بالکل بازاری زبان ہے اب کوئی نہیں بولتا -

کسی کو آنکھ اٹھا کر نہ دیکھنا :- ہندی فعل متعدی -

۱- اسے بالکل خاطر میں نہ لانا، کسی پر مطلق نظر توجہ نہ ڈالنا، نہایت بے پروائی اور استغنا ظاہر کرنا، ذرا آنکھ بھر کے نہ دیکھنا

جب سے دیکھا ہے ترے ابرو کو ہم نے مہ جبیں
ماہ نو کو آسماں پر آنکھ اٹھا دیکھا نہیں　ظفر

۲- نہایت شرم والا ہونا، لحاظ اور شرم کے باعث آنکھ سامنے نہ کرنا، جیسے "ایسا نیک آدمی ہے کہ کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا"

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - معنی نمبر ۱ میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے معنی نمبر ۲ میں اس طرح بولتے ہیں کہ بیچارہ ایسا جوان صالح ہے کہ آج تک اس نے محلے کی کسی لڑکی کو آنکھ اٹھا کے نہیں دیکھا

کسی کو ہینگن بیاے کسی کو ان پچے :- ہندی کہاوت - کسی کی کوئی چیز راس ہے اور کسی کو ناموافق - ایک شے کسی کو فائدہ کرتی ہے کسی کو ضرر پہنچاتی ہے، کسی کو مفت کا مال پچتا ہے کسی کو نہیں پچتا -

بیالا کے لغوی معنی نفاخ اور ریاح پیدا کرنے والا یعنی بادی چیز کے ہیں کیونکہ یہ لفظ "بائی" بمعنی ہوا سے مشتق ہے - ان پچے یعنی غیر منہضم جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کو تو ہینگن صرف ریاح پیدا کرتے ہیں مگر دوسرے کو سرے سے ہضم ہی نہیں ہوتا ہے -

(نور اللغات)

قول فیصل - یہ نسل کبھی کبھی عوام اور عورتیں

بولتی تھیں اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

کسی کو خیال میں نہ لانا:۔ کسی کی پروا نہ کرنا، کسی کو کچھ نہ سمجھنا، کسی کو حقارت کی نظر سے دیکھنا، کسی کی طرف توجہ نہ کرنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

منصور تو کسی کو نہ لایا خیال میں
حق ہے کہ عالی ایسا ہو سردار کا دماغ ظفر شاہ

کسی کو دم دینا:۔ دھوکا دینا۔
قول فیصل۔ ان معنی میں صرف عورتیں بولتی ہیں۔

کسی کو رونا:۔ کسی کے مرنے پر رونا، کسی کے غم میں آنسو بہانا۔ اردو، فصیح رائج۔

عاشق مردہ ہے شاید کہ چراغ مردہ
نہ تو رویا کوئی مجھ کو نہ کفن مجھ کو دیا آتش

کسی کو کسی کی خبر نہیں:۔ بے ہوشی اور غفلت کا عالم، کسی جماعت میں یہ بیہوشی کا طاری ہونا، ایسی جگہ جہاں بہت سے لوگ ہوں اور ایسی کیفیت طاری ہو جائے کہ ایک کو دوسرے کی خبر نہ ہو۔ اردو صرف فصیح رائج۔

میخانہ یہ خرابۂ عالم اگر نہیں
پھر کس لئے کسی کو کسی کی خبر نہیں ناسخ

کسی کو کیا پڑی ہے:۔ کسی کو کیا غرض ہے، کیا پروا ہے، کیا آفت ہے۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

تری خاطر گرے قدموں پہ ان کے
جلیل ایسی کسی کو کیا پڑی ہے جلیل

کسے کہتے ہیں:۔ کیا وقعت رکھتا ہے، بے وقعت ہے، کوئی منزلت نہیں۔

محشر کا ہمیں کیا غم عصیاں کسے کہتے ہیں
پلے پہ وہ بت ہوگا میزاں کسے کہتے ہیں صبا

کسے کہ جامہ ندارد دامن از کجا آرد: جو شخص کہ لباس ہی نہیں رکھتا وہ دامن کہاں سے لائے گا۔ جو کسی چیز پر قدرت نہ رکھتا ہو اس سے امید رکھنا بیکار ہے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے یہ معنی بھی لکھے ہیں۔ مفلس ہو مگر سوال کی عادت نہیں یہ معنی سمجھ میں نہیں آتے۔

کسی کی آگ میں پڑنا یا گرنا:۔ ہندی فعل لازم۔ دوسرے کی بلا اپنے سر لینا، اور کی مصیبت میں شریک ہونا، ہمدردی کرنا، دوسرے کی مصیبت کا ساتھ دینا۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ صحیح محاورہ پرائی آگ میں جلنا ہے کسی کا مصرع ہے کہ

ع پرائی آگ میں جلنا بھی کوئی جلنا ہے

مؤلف تائید کرتا ہے مگر یہ عورتوں کی زبان ہے۔

کسی کے آگے کان پکڑنا:۔ سب سے بڑھ کر تسلیم کرنا، گرو استاد ماننا، سردار ماننا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

دیکھ کر ہوتی وہ بالے کا تیوں نے پکڑے کان
شمع رو میرا ہے سب آتش رخوں کی ناک ہے عزت

کسی کی آئی آنا:۔ کسی کی موت لگ جانا، دوسرے کی موت اپنی ہو جانا جیسے دلہی

کسی کی آئی مجھے آجائے۔ دوسرے کی موت مجھے لگ جائے، نہایت غصے اور تکلیف کی حالت میں اپنے آپ کو بددعا دینے کا فقرہ جسکے معنی یہ ہیں کہ جلائے عوض مصیبت میں دوسرے ہی شخص کی موت میری موت ہوکر لگے تاکہ اس عذاب اور تکلیف سے نجات ملے۔

(لغات النساء)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں عام طور سے یوں بولتی ہیں کہ آہی کسی کی آئی مجھ کو آجائے یہ اس وقت بولتی ہیں جب انتہائی اپنی جان سے بیزار ہو جاتی ہیں۔ اسی محل پر کشتنی کی آئی بھی بولتی ہیں۔

کسی کی بات اونچی ہونا:۔ ہندی فعل لازم، کسی کی بات کا کرسی نشین ہونا بول بالا ہونا، کسی کی بات کا عزت و فروغ پانا

تیرا اوصاف بالا ہے جو اپنا بول بالا ہے
کسی کی بات اپنی بات پر اونچی نہیں ہوتی
ظفر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام لکھنؤ کی زبان ہے جو کسی کے ساتھ بولتے ہیں۔

کسی کی بات پر جانا:۔ کسی کی بات کا یقین کرنا، کسی کی بات کو صحیح مان لینا۔ اس کی بات کا خیال کرنا، اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

جاؤ غماز کی نہ باتوں پر
ہے وہ بیہودہ گو خدا کی قسم ظفر شاہ

کسی بات میں بن نہیں:۔ ہر فن مولا، ہر کام میں مستعد۔
(فرہنگ اثر)

قول فیصل - ہر فن مولا کے معنی میں شاید ہی کوئی بولتا ہو ہر کام میں مستعد کے معنی میں عورتیں اس کے لئے بولتی ہیں جو ہر برے سے برے کام کو کرنے کے لئے تیار ہو جائے، اچھے محل پر اس کا استعمال کم ہے جیسے تم بے کار شکایت کرتی ہو کہ جوا کھیلتے ہیں وہ کسی کام میں بند نہیں۔

کسی کے پاس جا کر نہ پھٹکنا:- ہندی، فعل لازم - بالکل پاس نہ جانا، ذرا خبر نہ لینا، کسی سے نہایت دور اور متنفر رہنا، گریزاں رہنا۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل - لکھنؤ کے عوام اور عورتیں صرف کسی کے پاس نہ پھٹکنا بولتی ہیں۔

کسی کے پاس نہ پھٹکنے پانا:- ہندی فعل لازم - اس قدر دسترس یا مقدور یا تاب و طاقت نہ ہونا کہ اس تک جا سکیں۔ کسی شخص تک جانے کی نہایت بندش اور نگرانی ہونا۔

کون اس پاس بھلا جا کے پھٹکنے پاوے
چشم حیرت سے جسے کوئی نہ تکنے پاوے معروف
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اصل محاورہ نہ پھٹکنا ہے جسے مختلف طریقوں سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

کسی کے پالے پڑنا:- کسی کے قابو میں آنا، کسی سے واسطہ پڑنا،

اس اسیری کے نہ کوئی اے صبا پالے پڑے
ٹک نظر گل دیکھنے کو بھی نہیں لالے پڑے میر تقی

کسی کے پھٹے میں پاؤں ڈالنا:- دخل در معقولات دینا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل - یہ بالکل عوام کی زبان ہے خواص نہیں بولتے۔

کسی کے ٹکڑوں پر پلنا:- بغیر کسی حق کے دوسروں کی روٹیاں کھانا، غربت کی وجہ سے دوسرے کی روٹیاں کھانا، مفت کی روٹیاں توڑنا، دوسرے کے گھر کھانا، اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

کسی کی جان سے دور رکھنا:- اردو فعل متعدی (ع) جب کسی مردہ شخص کا ذکر اپنے کسی دوست یا عزیز سے کرتے ہیں تو پہلے یہ فقرہ از راہ توہم زبان پر لاتے ہیں تاکہ اس کے مرنے کا اثر اس تک نہ پہونچے یعنی خدا تمھیں زندہ رکھے - اس مرنے والے کی یہ عادت یا یہ قول تھا، یا تمھاری جان سے دور، فلاں شخص انتقال کر گیا وغیرہ وغیرہ

مرے مرنے کی خبر غیر کو یوں دیتے ہیں
مر گیا وحشت جانباز تری جان سے دور وحشت
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - لکھنؤ کی عورتیں عام طور سے ایسے محل پر آپ کی جان سے دور، تمھاری جان سے دور وغیرہ وغیرہ بولتی ہیں۔

کسی کے حال پر رونا آنا:- اردو فعل لازم - اس کی کیفیت یا حالت سے دل کڑھنا، رحم آنا، ترس آنا، خوف خدا معلوم ہونا، افسوس آنا، تاسف ہونا۔

مجھے رونا نہ اپنے حال پر کس طرح سے آوے
نوازش برق بھی سنتی ہے میری بیقراری پر نوازش

قول فیصل - شعر اور محاورہ میں مطابقت نہیں موقع اور محل سے اس کا استعمال ہوتا ہے جو فصیح و رائج۔

کسی کی حالت دیکھ کر کیوں للچائے:- اپنی حالت پر قانع رہنا (فرہنگ اثر)

قول فیصل - ایک تو عام طور سے اس طرح بولتے نہیں دوسرے یہ معنی اس سے پیدا نہیں ہوتے۔

کسی کے حق میں کانٹے بونا:- کوئی ایسی برائی کرنا کہ اس کو کبھی نہ کسی طرح کا نقصان پہونچے، کسی کے لئے کنواں کھودنا، کسی کے واسطے برائی پیدا کرنا، کسی کی طرف سے دوسرے کے دل میں برائی پیدا کرنا، کسی کو کسی کی طرف سے بدگمان کرنا، اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

عدو کے نیش زنی کی آپ سنتے ہیں وہ کہتا ہے
کہ جب آتا ہے کانٹے ہمارے حق میں بو جاتا داغ

کسی کی خبر کو آنا یا جانا:- اردو فعل لازم عیادت کو آنا، بیمار پرسی کو آنا۔

گھر سے چلے وہ آتے ہیں میری خبر کو آج
سو سو دعائیں دیتا ہوں آہ سحر کو آج مؤلف
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے

کسی کی خبر لینا:- کسی کے ساتھ سلوک کرنا، کسی شخص کی خبر گیری کرنا، خبر گیراں ہونا، سلوک ہونا، مدد کرنا - اردو صرف، فصیح، رائج۔

خبر لی ہجر میں اس ناتواں کی
الٰہی عمر بڑھ جائے قضا کی داغ

کسی کی خبر لینا:- کسی کو سزا دینا، تادیب کرنا، مارنا پیٹنا - اردو صرف عوام کی زبان

خبر لوں گا میں تری خوب واعظ
جو تونے بار بار آکر ستایا!
(فرہنگ آصفیہ)

کسی کی خبر لینا:- کسی کی مزاج پرسی کرنا۔ عیادت کو جانا، کسی کے دکھ درد کو پوچھنا مزاج کی خیریت دریافت کرنا۔ خبر سلامت لیتے جانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی کی خصوصیت کے ساتھ نہیں بولتے۔

کسی کے خون (لہو) کا پیاسا ہونا:- کسی کی جان کا دشمن ہونا، کسی کے درپئے قتل ہونا کسی کی جان کا انتہائی دشمن ہونا، اردو صرف فصیح، رائج۔

پیاسا تھا قاتوں سے لہو کا مرے سو آج
سیراب خوں سے خنجر خونخوار ہو گیا (رنج فصیح)

قول فیصل۔ عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

کسی کے دل میں جگہ ملنا:- کسی کے دل میں گھر ہونا، اس کے دل میں جگہ کرنا کسی کو اپنی محبت اور وفاداری کا قائل کر دینا۔ اردو صرف فصیح۔

برباد ہو کے یار کے دل میں کی جگہ
آباد کر گئیں مری بربادیاں مجھے (نیاز)

کسی کی دھول اڑا دینا:- ہندی، فعل متعدی، مسمار اور برباد کر دینا خاک اڑا دینا، خاک میں ملا دینا، ملیا میٹ کر دینا۔ گرد باد کر دینا۔

عظمت پہ اپنی اس قدر اے آسمان بھول
چاہیں تو ایک دم میں اڑا دیویں تری دھول
دل نے وہ آگ عشق کے سینے میں کی قبول
دوزخ بھی جائے نعرہ ہل من مزید بھول
لاکھ گراہ کو شرر افشانیوں میں ہم
(فرہنگ آصفیہ) بند خمسہ سالک دہلوی

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ خاص طور سے ان معنی میں نہیں بولتے۔ دھول گرد و غبار کے معنی میں عوام اور عورتیں کی زبانوں پر ہے۔

کسی کی روح پیاسی تھی:- اردو محاورہ، جب پانی کا بھرا ہوا مٹکا از خود ٹوٹ جاتا ہے تو یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں۔

فال اس شکستہ ہے ہاتھ سے تیرے جو سبو گرا
کسی تشنہ بخشش کی تو اے روح پیاسی یاں تھی ہو
نصاں (؟):- (نور اللغات) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کا خیال ہے جو موقع محل پر بول دیتی ہیں۔

کسی کے سامنے چراغ نہ جلنا: کسی بڑے کے مقابل میں ترقی نہ کر سکنا۔ زبردست کے آگے پیش نہ چلنا، اپنے سے آگے اور کی کو فروغ نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح رائج

روشن عجب ہے عارض پرنور کا چراغ
جلتا ہے اس کے سامنے کب طور کا چراغ (عاشق)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ یہ محاورہ اصل میں کالے سانپ سے لیا گیا ہے کیونکہ اس کی نظر کی تیزی یا پھنکار چراغ کو جلتا نہیں رہنے دیتی۔ مؤلف کے نزدیک ایسا نہیں۔ بلکہ دونوں اپنی اپنی جگہ مستقل ہیں۔

کسی کا مصرع ہے۔

چراغ سامنے کالے کے جل نہیں سکتا

کسی کے سر مارنا:- کوئی چیز کسی کے زبردستی گلے لگانا۔

سرو قد کا ترے سودا جو سما ہے قمری
میرے سر مارنے کو طوق گلو آتی ہے (آتش)

کسی کے سر ہونا:- اردو، فعل لازم (۱) کسی کے پیچھے پڑنا۔ کسی کے درپے ہونا کسی کام کے انجام کے لیے کسی شخص سے متواتر کہنا سننا۔
(۲) کسی کے ذمہ پڑنا، کسی پر پڑنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ (۱) میں اہل لکھنؤ عام طور سے بولتے ہیں۔ معنی (۲) میں شاذ ہی کوئی بولتا ہو۔

کسی کی طرف رخ نہ کرنا:- اردو فعل متعدی۔ کسی سے شرمندگی کے باعث آنکھ نہ ملانا، منہ سامنے نہ کرنا۔ کسی کے مقابل نہ ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے انتہا کی نفرت اور بیزاری کے محل پر بولتے ہیں جیسے میرے ان کے لڑائی ہو گئی ہے۔ بات کرنا تو کجا میں ان کی طرف رخ بھی نہیں کرتا۔

کسی کی طرف رخ نہ ہونا:- اردو فعل لازم، کسی سے شرمندہ ہونا، لجانا جھینپنا کسی کے سامنے آنکھ چار نہ ہونا۔

روکش فروتنوں سے ازل سے ہیں شعلہ رو
سوئے زمیں رخ نہ ہوا آفتاب کا
(اخلاص۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ صرف قلیل الاستعمال ہیں۔

کسی کے کہنے پر جانا:- ہندی فعل لازم) — (کسی کی باتوں پر جانا)

واعظ نا کس کی باتوں پر کوئی جاتا ہے میر
آؤ بنجانے چلو تم کس کے کہنے پر گئے (میر)
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب زیادہ تر عورتیں ہی بولتی ہیں۔

کسی کے کئے میں گھی گھڑے کسی کے کئے میں پتھر پڑے:۔ ہندی محاورہ کوئی قسمت والا ہوتا ہے اور کوئی بدنصیب کوئی اچھا پھل پاتا ہے اور کوئی برا۔ کوئی تر لقمے کھاتا ہے۔ کسی کو سوکھے ٹکڑے بھی میسر نہیں ہوتے۔

کسی کے گھی گھڑے کسی کے پتھر پڑے:۔ کسی نے اچھا پھل پایا۔ کسی نے برا کسی کو گیہوں میسر ہیں کسی کو جو بھی نہیں ملتے (مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ اس طرح یہ مثل شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

کسی کے لتے لینا:۔ اردو (فعل متعدی) اسے لتاڑنا، بحث و گفتگو میں عاجز اور قائل و معقول کرنا، کسی کو خوب جھڑ جھڑانا، کسی کو خوب کھڑکھڑانا، ملامت و سرزنش کرنا۔ تنگ کرنا، آڑے ہاتھوں لینا۔

میں وہ مجنوں ہوں کہ صحرا نے مرے خار و خسک
دامن برق کے بھی لتے لیا کرتے ہیں

آفریں صد آفریں دست جنوں
خوب ہی لتے لیے پوشاک کے — آتش

مرحبا مرحبا مریض عشق
خوب لتے لئے مسیحا کے، — مؤلف

در اصل میں لتے لینا کے معنی کپڑے اتارنا اور ننگا کر دینا ہیں۔ یعنی اس قدر بحث میں عاجز کیا کہ آگے اسے کوئی دلیل باقی نہ رہی، گویا دلیل و برہان سے ننگا ہو گیا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ نظماً اہل لکھنؤ کبھی استعمال کرتے تھے۔ اب کوئی نہیں استعمال کرتا۔ عام بول چال میں عوام اور عورتیں زیادہ بولتی ہیں محتاط فصحائے لکھنؤ نے اس کے استعمال کو مکروہ سمجھا ہے۔

کسی کے لینے دینے میں نہ ہونا:۔ ہندی۔ فعل لازم کسی سے غرض اور سروکار نہ رکھنا۔

کسی کے نہ لینے نہ دینے میں تھے
غریبوں کو ناحق ستا کر چلے — میر سوز
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ہندی نہیں بلکہ یہ اردو صرف ہے اب زیادہ تر عورتیں ہی بولتی ہیں۔

کسی کی مٹی خراب ہونا:۔ کسی کی نہایت بے قدری بربادی اور تباہی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہر تازہ گو بھی اپنی جگہ لاجواب ہے
در در زمین شعر کی مٹی خراب ہے — میر عشق

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ بھی ہے یعنی تباہی و بربادی۔

ہیں تو در حسین کے قابل تھا قدسیوں
جنت میں لا کے کیوں مری مٹی خراب کی — محشر امروہوی

کسی کی مٹی عزیز ہونا:۔ مٹی سوارت ہونا، مٹی ٹھکانے لگنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

اس کے خنجر سے ہماری ہو گئی مٹی عزیز
ہوں سفید خلق میں جو کشتۂ فولاد تھا — (ددلہ)

کسی کے مقابل ہونا:۔ اردو فعل لازم، لڑنے کے ارادہ سے کسی کے سامنے ہو جانا، آمادۂ جنگ ہونا۔

اہل وحشت کو مری سوزش سے لازم ہے حذر
ہیں وہ مجنوں ہوں کہ مجنوں کے مقابل ہو گیا — شیفتہ
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اصل محاورہ مقابل ہونا ہے (کسی کے) کی قید نہیں۔

کسی کے منہ پر چڑھنا:۔ ہندی فعل لازم، اس کی برابری کرنا، اس کے مقابل ہونا۔

چمن میں باغباں سے صبح دم کہتی تھی یہ بلبل
گلوں کے منہ پہ یوں چڑھتی دیدہ دیکھو شبنم کا — میر درد
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ صرف اردو ہے۔ اصل محاورہ منہ چڑھنا ہے۔

کسی کے منہ لگنا:۔ ہندی، فعل متعدی، باتوں میں برابری کرنا۔ ہم کلام ہونا۔ اخلاق سے باتیں کرنا۔ قرب حاصل کرنا۔

لگو نہ شیخ کے منہ دیکھو آج اے رندو!
کہ اس کی ریش کا ہر بال ہے کباب میں سیخ — ظفر شاہ
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ اردو صرف ہے۔ اصل محاورہ منہ لگنا ہے۔

کسی کے نام کا گڈا ابنانا:۔ اردو، فعل متعدی۔ اسے رسوا کرنا، کسی کو رسوائے عام کرنا۔

جو پختہ عشق کے ہیں ان کو رسوائی سے کیا دہشت

ہمارے نام کا گڈا بنائے جس کا جی چاہے جعفر (نبھاڑوں کا قاعدہ ہے کہ جب وہ کسی سے کچھ ہاتھ نہ لگنے کے باعث ناراض ہوتے ہیں تو اس کے نام کا ایک کپڑے کا پتلا بنا کر بانس پر لٹکاتے اور جابجا بدنام کرتے پھرتے ہیں کہ یہ ایسا شوم ہے ایسا بدبخت ہے وغیرہ۔)

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہ گڈا بناتے ہیں نہ بولتے ہیں۔

کسی کی نہیں سنتا:۔ کسی کی بات نہیں مانتا۔ کسی کے سمجھانے پر عمل نہیں کرتا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تمہارا لڑکا بری صحبتوں میں بیٹھ کے ایسا ہو گیا کہ کسی کی نہیں سنتا۔ جو دل میں آتا ہے وہ کرتا ہے۔

کسی کے ہاتھوں سے تنگ آنا:۔ اردو، فعل لازم، کسی شخص کے سبب مجبور اور عاجز ہونا۔ کسی سے دق ہونا۔ ناک میں دم آجانا (گفتگو کے وقت اس محاورے میں کسی کے بجائے صیغہ غائب یا مخاطب لگا کر بولا کرتے ہیں۔)

(مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ عورتیں کسی کے ساتھ بولتی ہیں۔

کسی کے ہو رہنا:۔ کسی شخص کا پابند ہو جانا۔ کسی پر منحصر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کسیلا:۔ (بفتح اول وکسر دوم و یائے مجہول) بدمزہ جس کی تلخی زبان اور حلق کو پکڑے۔ ایسا مزہ جو ناگوار خاطر ہو اردو صرف، رائج۔

کسیلا:۔ (بفتح اول وکسر دوم بیائے معروف) مضبوط، مستحکم، کسی دار، قوت والا اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تم نے کشتی تو نکھوالی سنبھل کے لڑنا بڑا کسرتی اور کسیلا جوان ہے۔

قول فیصل۔ کسیلاپن بھی عام طور سے زبانوں پر ہے قوت اور مضبوطی کے معنی میں بھی ہے۔

کسی لائق ہونا:۔ کسی قابل ہونا۔ کسی ہنر یا لیاقت میں کامل ہونا۔ کسی کمال پر فائز ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اپنے سے انتہائی کوشش کر رہا ہوں چھوٹا لڑکا کسی لائق ہو جائے۔ خدا مالک ہے۔

کسیلی:۔ (بفتح اول وکسر دوم و یائے مجہول)۔ ایک قسم کی بدمزگی جو حلق اور تالو کو ناگوار ہو۔ اردو صرف، رائج۔

کب اس کی میٹھی تیوری کی گرہ کڑوی کسیلی ہو
غرض اس کی ادا کا بوجھنا مشکل پہیلی ہے سودا

کسی مرض کی دوا نہ ہونا:۔ بالکل بیکار ہونا۔ کسی کام نہ آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کسی مرض کی دوا چشم اشکبار نہیں
نہ انتظار کے قابل نہ خواب کے قابل جلیل

کسی نہ کسی:۔ کوئی نہ کوئی۔ ایک نہ ایک۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کل سے برابر مہمان آرہے تھے پتیلی کا کٹورا گم ہو گیا ہے کسی نہ کسی نے چرا لیا۔

کسی نہ کسی دن:۔ ایک نہ ایک دن کسی روز، کسی موقع پر، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم جن کے یہاں روز جاتے ہو وہ تمہارے کھلے دشمن ہیں۔ کسی نہ کسی دن زک اٹھاؤ گے۔

کسی نہ کسی طرح:۔ برے یا بھلے حال سے، دقت سے، مشکل سے، اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میاں دعا کرو کہ آخر وقت تک عقیدہ درست رہے، رہی زندگی تو کسی نہ کسی طرح کٹ ہی جائے گی۔

کسی نے پیا دودھ کسی نے پیا پانی:۔
سب کو ایک رین گنوانی:۔

امیر و غریب برے بھلے سب کی گذر ہو ہی جاتی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ مثل پہلے کبھی کسی کے ساتھ بولتی تھیں اب شائد ہی کوئی عورت بولتی ہو۔

کسی نے کیا کیا:۔ فخر سے کہتے ہیں یعنی، کسی نے کیا نقصان پہونچایا۔ (میر اتحاد ان کا کے ساتھ، استعمال میں ہے۔)

حشر میں پھرتے ہیں خوش خوش کیا وہ اترائے ہوئے
اور کہتے ہیں مرا روز جزا نے کیا کیا
داغ:۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے۔

کسی نے منہ آرسی میں دیکھا کسی نے آئینے میں:۔ یکساں بات کے بیان میں استعمال میں ہے۔ مثل۔

(فقرہ) قفل توڑنے کی ایک ہی کہی، اگر توڑا بھی تو شکایت کیا، کسی نے منہ آرسی میں دیکھا کسی نے آئینے میں۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے۔ اس کو پلٹ کے بھی استعمال کر دیتی ہیں۔ کسی نے

آئینے میں منہ دیکھا کسی نے آرسی میں -

کس وقت :- ہر وقت، ہر آن، اردو صرف فصیح، رائج -

میری ہستی گواہ ہے کہ مجھے
تو کسی وقت بھولتا ہی نہیں　　فانی بدایونی

کس وقت کام آئے گا :- ضرورت کے وقت کام آئے گا۔ کسی زمانے میں، کبھی اردو صرف، فصیح، رائج -

شانہ زلفوں میں کرو تو نہ نکالو دل کو
کام آئے گا کسی وقت پڑا رہنے دو　　شعور

کش :- (بالفتح اول) کھینچنے والا، کشیدن کا صیغۂ المتعدی، برداشت کرنے والا، فارسی فصیح، رائج -

محل استعمال - تمہارا لڑکا افسوس کہ پڑھا لکھا نہیں غریب بڑا جفاکش ہے - مزدوری کرکے کماتا کھاتا ہے -

قول فیصل - اس کا استعمال ہمیشہ مرکبات میں ہوتا ہے جیسے محنت کش وغیرہ -

کش :- (بالفتح) حقہ کا ایک مرتبہ کھینچ کے پینا، حقہ کا گھونٹ - اردو، رائج -

حالت ضیق النفس ایسے ہو جائے
ایک کش اس کا کھینچو جو دم بھر　　میر

کشو :- (بضم اول) مار ڈالنے والا (مرکبات میں) فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل استعمال - یاد رکھیے جس کے خاندان میں کوئی نبی ہوگی - وہ نفس کش ضرور ہوگا یہ پرانا کلیہ ہے

کشا :- (بضم اول) کھولنے والا - (مفعول بدلے مرکب ہوکر -) فارسی، فصیح، رائج -

مشکل کشا علی میری مشکل میں مدد کرد

لائق پسر اٹھاتا ہوں یا مدد کرد　　مولف

کشاد :- (بضم اول) کشادہ، کھلا ہوا - بست کی ضد، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

از بسکہ مشق تماشا جنوں علامت ہے
کشاد و بست مژہ سیلی ندامت ہے　　مرزا غالب

قول فیصل - اس کا مصدر کشادن ہے - خود صیغۂ ماضی ہے -

کشاد کار :- (بضم اول) مطلب کا حاصل ہونا، کامیابی، مطلب براری، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان - قلیل الاستعمال -

ذوق حیراں ہیں بہت فکر کشاد کار میں
یا علی مشکل کشا یہ وقت ہے امداد کا　　ذوق

کشادگی :- چوڑائی، فراخی، وسعت پھیلاؤ، فارسی، مونث، فصیح، رائج -

محل استعمال - خدا مبارک کرے تم نے مکان بنوایا صحن کی کشادگی کا خاص خیال رکھا جو مجھے دل سے پسند ہے -

کشادنامہ :- معافی کا بادشاہی فرمان فارسی مذکر - (نور اللغات)

قول فیصل - اب کوئی نہیں بولتا -

کشادہ :- (بالضم) کھلا ہوا باز، پھیلا ہوا چوڑا، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

جلتے ہیں چشم ہائے کشادہ بسوئے دل
ہر تار زلف کو نگہ سرمہ سا کہوں　　غالب

کشادہ :- وسیع، فراخ - لمبا چوڑا بسیط - فارسی، صفت، فصیح، رائج -

ہے کشادہ خاطر وابستہ در رہن سخن
تھا طلسم قفل ابجد خانہ مکتب مجھے　　مرزا غالب

کشادہ ابرو :- وہ شخص جس کی بھویں کی بیچ کی جگہ زیادہ کھلی ہو، فارسی، صفت (نور اللغات)

قول فیصل - کمی کے ساتھ تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

کشادہ پیشانی، کشادہ جبیں :- وہ شخص جو ہر وقت بشاش نظر آئے - ہنس مکھ فارسی، صفت - (نور اللغات)

فراخ پیشانی، چوڑے اور کھلے ہوئے ماتھے والا، خندہ رو، خوش اخلاق - (فرہنگ آصفیہ)

سحر نوید رساں قاصد سلیمانی
ہے سیم چیں سعادت کشادہ پیشانی　　نعیمی

محل استعمال - بندہ کے آدمی تھن رہے تھے - محمد کبیر تسلیم کیں بہت کشادہ پیشانی تھا اور خوش تھا - پہلی تسلیم پر مجھ سے کہا فرمایئے تو حضرت کے لیے ہزار سجدے کر لوں - (رسالہ اکبری)

قول فیصل - لکھنؤ کے عوام اور خواص اقبال مندی کے معنی میں عام طور سے بولتے ہیں -

کشادہ دل :- (کنایتہً) سخی، عالی، حوصلہ، خوش دل، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان - قلیل الاستعمال -

کشادہ رو :- کشادہ پیشانی، فارسی صفت - (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -

کشادہ رو :- فارسی، صفت، وہ گھوڑا جو پیچھے کی ٹانگیں پھیلا کر چلتا ہے، ٹانگیں کھول کر چلنے والا - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - سلوتریوں کی اصطلاح ہے عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -

کشادہ کشادہ :- دور دور، فرق فرق

فارسی، صفت۔ (نور اللغات)۔

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کشادہ کف :- (کنایۃً) سخی، جوانمرد فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی واسطہ نہیں

کشادہ مُو :- بال کھولے ہوئے۔ جسکے کھلے ہوئے بال ہوں۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہر رنگ میں کریم کا جلوہ وہ چار سو
زیر فلک دعائیں وہ سنبل کشادہ مو — میر حسن

کشّاف :- (بفتح و تشدید دوم) صیغۂ مبالغہ، بہت ظاہر کرنے والا، بہت کھولنے والا، عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ علامہ زمخشری کی تفسیر قرآن کا نام بھی کشّاف ہے۔

کشاکش : ۱ (بفتح اول و چہارم) (بلعت انفعال کا چھینا جھپٹی، کھینچا تانی، متواتر کھینچا، ناخوش) فارسی مونث، فصیح، رائج۔

کشاکش دم کی مانند آستیں کا کام کرتی ہے
دل بیتاب کو پہلو میں اک گرگ بغل پایا — آتش

کشاکش : ۲ کثرت، آمد و رفت، دھکا پیل، دھکم، دھکا، مونث، قلیل الاستعمال

اللہ رے کشاکش درد جسم کہ میں
ظالم ہزار ہاتھ سے دامن دریدہ ہوں — داغ

کشاکش : ۳ تکلیف، مخمصہ، الجھن فارسی، فصیح، رائج۔

حسن غمزے کی کشاکش سے چھٹا میرے بعد
بارے آرام سے ہیں اہل جفا میرے بعد — غالب

کشاکش : ۴ کسی چیز کا بار بار ایک جگہ سے دوسری جگہ پکڑا جانا۔ جھڑپ۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

غل تھا کہ برستی ہوئی آتش نہیں دیکھی
یہ کاٹ یہ کس بل یہ کشاکش نہیں دیکھی — انیس

کشاکش سہنا :- مصیبت سہنا، تکلیف سہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اٹھائی کاوش مژگاں سہی کشاکش زلف
بڑے عذاب میں دل پڑ گیا، خدا حافظ — نفر

کشاکش میں :- کھینچ تان میں، مخمصہ میں ادھیڑ بن، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ادھر ہیں نزع میں ہم اس طرف غیر ہیں
اجل بھی کس کشاکش میں پڑی ہے — فصاحت

کشاکشی :- باہم کھینچاؤ۔ باہم رنجش اردو صرف، قریب بمتروک

حل صحیح۔ مرزا:۔ خداوند گالی گفتہ بھی ہوا کشاکشی بھی ہوئی، جوتی پیزار بھی ہوئی۔

(فسانۂ آزاد جلد سوم صفحہ ۶۹۳)

کشاں :- کھینچتے ہوئے۔ فارسی، صفت

(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر کشاں کشاں ہے تنہا نہیں بولتے۔

کشاں کشاں مرا لاشہ تو لے گئے احباب
نکل کے رہ گئی قالب سے کوئے یار میں روح — تعشق لکھنوی

یہ فصیح بھی ہے اور رائج بھی۔

کشاورز :- داصل میں کشت ورز، کھیتی اختیار کرنے والا تھا۔ فارسیوں نے کشاورز بفتح اول استعمال کیا) دہقان کھیتی کرنے والا۔ فارسی، مذکر۔

داصل میں کشت ورز یا کشت آورز مع زائے معجمہ زاید تھا۔)

(فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کشاورزی :- (بکسر و چہارم مفتوح) کسان پن، بونا جوتنا، کاشتکاری، زراعت۔

حل صحیح۔ اگر جدید آلات کشاورزی سے کھیتی باڑی کی جائے تو پیداوار میں بہت زیادہ اضافہ ہونے لگے

(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کشائش :- (بالضم و بکسر چہارم) فراخی کشادگی۔ فارسی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

بہ فیض بے دلی نومیدی جاوید آساں ہے
کشائش کو ہمارا عقدۂ مشکل پسند آیا — مرزا غالب

قول فیصل۔ فارسی ترکیب کے ساتھ کشائش طبع (طبیعت کی کشادگی) بھی مستعمل ہے۔ وہ بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے جیسے بزرگوار نے بڑی مدد کی اور تعلیم کا تار توڑنے نہ دیا کشائش طبع کا بڑا سبب وہی بات ہوئی۔ (دربار اکبری صفحہ ۲۴۶)

کشت :- کھیتی باڑی۔ زراعت، بویا ہوا کھیت، قطعہ، زمین جس پر کھیتی کی جائے۔ فارسی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

آب و تاب تیغ نے دل کی لٹائیں خواہشیں
کشت دہقاں ہل کے برق و سیل ہے بربادکی — اسیر

کشت :۔ بمعنی شطرنج کے بادشاہ کا ایسے خانے میں ہونا کہ اگر اس جگہ دوسرا مہرہ ہوتا تو مارا جاتا۔ فارسی، شطرنج کھیلنے والوں کی اصطلاح۔

کُشت :۔ (بالضم) (کشتن کا حاصل مصدر) قتل، خونریزی، فارسی، قلیل الاستعمال۔

اس لڑائی میں کشت خوب ہوئی
فتح آخر ہوئی انیع خاں کی — صافی
(قران السعدین)

قول فیصل۔ اس محل پر "کشت و خون" زبانوں پر ہے۔

کشت پری :۔ (بالکسر) پریوں کی کھیتی پر بونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

طائروں کو سکھائی نامہ بری
کی نباہت کی بھی کشت پری — نظم طباطبائی

کشت جوتنا :۔ کھیتی کسانی کرنا، کھیت جوتنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

رہی سبز بے فکر کشت سخن
نہ جوتا کیا میں نہ بویا کیا — آتش

قول فیصل۔ عام طور سے کھیت جوتنا زبانوں پر ہے۔

کشت زار :۔ (بکسر اول) کھیتی کی جگہ، زراعت، فارسی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

جس جگہ تھا لہلہاتا کشت زار
اڑ رہا ہے اب وہاں گرد و غبار
قیصر۔ (قران السعدین)

قول فیصل۔ زار ظرفیت کے معنی دیتا ہے

کشت زعفران :۔ (بکسر اول و باضافت) زعفران کا کھیت، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ان کے گھر والوں کو کہتے ہیں سب کشت زعفران
غم سے یہ ہوگئے ہیں ترے دردخواہ زرد رنگ

قول فیصل۔ عام طور سے جو شخص بہت زیادہ ہنستا ہے تو کہتے ہیں کہ کیا آپ زعفران کا کھیت دیکھ آئے ہیں۔

کشت کار :۔ (بکسر اول) کسان، کاشتکار، زمیندار، کھیتی کرنے والا، بونے جوتنے والا۔ فارسی، ترکیب، متروک۔

پر دن کا تھا کشت کار پہ قوت
دریہ یا بیچ کاتا کرتی سوت — دشت گلزار

کشت کاری :۔ فارسی مونث، کھیتی باڑی، زراعت، بونا جوتنا۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کشت کی صحنک :۔ ایک قسم کی نذر، عورتیں مراد پوری ہونے کے بعد قورمہ یا تلیدہ چند پانوں پر رکھ کر فاتحہ حضرت فاطمہ کا کراتی ہیں۔ اہل لکھنؤ کی زبان۔

کشت سنسکرت کے کشٹ بمعنی مشکل کا بگڑا ہوا ہے۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کش کی صحنک کسی مشکل کے آسان ہونے کے لیے جو نذر مانی جاتی ہے (نور اللغات) میں اسے (کشت بالفتح) کی صحنک لکھا ہے۔ لکھنؤ میں اس باب میں اختلاف ہے بعض عورتیں کشت کی صحنک کہتی ہیں بعض بلا اضافت کشش کی صحنک کہتی ہیں۔ تحقیق نہ ہو سکی کہ اصل لفظ کیا ہے ممکن ہے کہ سنسکرت کشٹ بمعنی سختی تنگی سے بنا لیا ہے۔ کوئی کشت کہنے لگا کوئی کشش ہو لفظ تائید کرتا ہے۔

صاحب نور اللغات نے جو طریقہ نذر کا لکھا ہے ممکن ہے کہ اہلسنت حضرات کی عورتیں اس طرح نذر دلاتی ہوں۔ شیعہ عورتیں عموماً سوا سیر آٹے کی پوریاں یا پراٹھے یا قورمہ یا قیمہ وغیرہ تیار کرکے نذر کے وقت پانچوں میں تقسیم کرتی ہیں۔ اور با عصمت پانچ عورتیں نذر میں شریک کی جاتی ہیں۔ ایسی عورت جو بیوہ یا وہ عورت جس نے زندگی میں دوسرا عقد کر لیا ہو۔ شریک نہیں کی جاتیں نذر جناب سیدہ دے کر سب کھا لیتی ہیں اور دعا مانگتی ہیں۔ بعض عورتیں مٹھائی وغیرہ پر بھی نذر دلوا کر کشت کی صحنک کرا لیتی ہیں۔

کشتگان :۔ مقتولین، مارے ہوئے۔ جن کو قتل کیا گیا ہو۔ فارسی مذکر فصیح، رائج۔

کشتگان عشق سب گردا دیئے
اے جزاک اللہ قاتل مرحبا — رند

کشتم کشتا ہونا :۔ آپس میں لڑنا۔ کشتی کی صورت سے لڑائی ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ دولہا میاں بڑے غصے میں آ رہے سالے سے الجھ پڑے اب جو دیکھتی ہوں دونوں میں کشتم کشتا ہو رہی ہے۔ میرے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ بھی ہے جیسے تمہارا لڑکا پڑھتا ہے نہ لکھتا ہے دن بھر لڑکوں سے کشتم کشتا کیا کرتا ہے۔ اس کو روکو ورنہ ہاتھ سے نکل جائے گا۔

کشتنی :- گردن مارنے کے قابل۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

الٰہی کس بے گنہ کو مارا سمجھ کے قاتل نے کشتنی ہے
کہ آج کوچہ میں اس کے شور ہائے ہائے دب قلقتنی ہے
ذوق دہلوی

کشت و خوں :- (بالضم) لڑائی ہونا۔ بہت خونریزی ہونا، قتل و غارت ہونا۔ فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

دریا بہے لہو کے بڑا کشت و خوں ہوا
ڈھلتی تھی دوپہر کہ علم سرنگوں ہوا — انیس

کشتوں کا کھیت :- وہ جگہ جہاں لڑائی کے بعد مقتول لیٹے پڑے ہوں۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

کشتوں کے پشتے لگ جانا :- (کنایۃً) ڈھیر ہو جانا لاشوں کا، لاشوں کا انبار ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ علی ہی کی وہ ذات تھی کہ جب حملہ کرتے تھے کشتوں کے پشتے لگا دیتے تھے۔

کشتوں کے پشتے ہو جانا :- لاشوں کا ڈھیر ہو جانا، لاشوں کا انبار لگ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کشتے ہوئے لشتوں کے پس و پیش جب دریاس
بہتی تھی لہو دم بدم اور بجھتی نہ تھی پیاس — انیس

کشتوں کا کھیت پڑنا :- مقتولوں کی لاشوں کا انبار ہونا۔ اردو صرف، مذکر قلیل الاستعمال۔

کشتوں کے تیرے کھیت پڑے ہیں جہاں تہاں
بعد شباب ناز کی جاگیر بڑھ گئی — سالک

کشتہ :- (۱) ذبح کیا ہوا، مقتول، قتل کیا ہوا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

کس کس کو خاک میں نہیں ملوایا آپ نے
کشتہ ہے کون کون تمہارے غرور کا — آتش

باغباں بلبل کشتہ کو کفن کیا دیتا
پیرہن گل کا نہ اترا کبھی میلا ہو کر
نذیر علی صبا

کشتہ :- (۲) (کنایۃً) مٹا ہوا، ستایا ہوا جیسے کشتہ فراق۔ فارسی، شعراء کی اصطلاح۔

رنگ زرد و لب خشک و مژہ خوں آلود
کشتہ عشق ہوں یہ ہے یہ کفارہ اپنا — آتش

کشتہ :- (۳) مفتوں، شائق، آرزومند۔ فارسی، اصطلاح شعراء۔

کشتہ ہوں چشم مست کا میرے مزار پر
لازم ہے جام بادۂ انگور کا چراغ — [illegible]

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے یہ معنی بھی لکھے ہیں جو اصطلاح شعراء ہے۔ مٹا ہوا جیسے فریفتہ عاشق، مفتوں، جال دہ

لب سجو نما اے جان داغوں سے جلتے ہیں
مسیحا دیکھ کر کشتہ تری آنکھوں کے افسوں کا — [illegible]

کشتہ :- (۴) مقتول کی لاش، مارا ہوا لاشہ۔ مردہ۔ فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

کشتہ ہوں اس کے چشم فسوں گر کا اے مسیح
کرنا سمجھ کے دعوی اعجاز دیکھنا — مومن

کشتہ :- (۵) پھنکی ہوئی دھات، چاندی سونا، تانبا، پیتل، مونگا وغیرہ دواؤں کے ذریعہ سے مقررہ اصول کے ساتھ بنوا کنڈوں میں پھنکا ہوا۔ اطباء اور عطاروں کی اصطلاح۔

کر سکیں اغیار کیوں کر خون مجھ بے تاب کا
بھی کہیں کشتہ ہو سکتا ہے کب سیماب کا — ناسخ

کشتہ انداز :- وہ عاشق جو معشوقوں کے انداز کا مارا ہوا ہو۔ فارسی صرف شعراء کی اصطلاح۔

ناز سے کشتہ انداز کو پامال بھی کر
یہ ستم کس کے لیے تو نے اٹھا رکھا ہے — امیر مینائی

کشتہ عشق :- وہ عاشق جو عشق کی منزلوں کو طے نہ کر سکا ہو، دنیا سے گذر جائے۔ فارسی شعراء کی اصطلاح۔

پاچکے چین تہ خاک بھی ہم کشتہ عشق
دل بیتاب کو اللہ سلامت رکھے — امیر مینائی

کشتہ کرنا :- قتل کرنا، شہید کرنا۔

(۱) فعل متعدی۔ قتل کرنا۔ ذبح کرنا، شہید کرنا۔
(۲) دھات اڑانا، اکسیر بنانا، دھات پھونکنا
(۳) تباہ و برباد کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ معنی اول عام طور سے زبانوں پر رائج ہیں یہ حکماء اور کشتہ بنانے والوں کی خاص اصطلاح۔

ع کشتہ کرنا سخت ہی مشکل ہے اس فولاد کا — ذوق

اس کا صرف مختلف طریقوں سے ہے کشتہ پھونکنا، کشتہ بنانا، کشتہ تیار کرنا وغیرہ۔

معنی نمبر ۳ - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کشتۂ محبت :- (کنایۃً) عاشق، دام محبت میں گرفتار - فارسی، اصطلاح شعرا۔

سن سن کے ہر ایک کی نصیحت
کہتی تھی وہ کشتۂ محبت (شاہ اودھ) اختر

کشتہ ہونا :- قتل ہونا، عاشق ہونا، فریفتہ ہونا - فارسی، فصیح، رائج۔

کشتہ میں ہوا ہوں دردندان پری کا
گر غسل بھی دینا تو مجھے آب گہر سے (مشہور)

کشتی :- (بکسر اول و سوم) ناؤ - فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

طوفان میں وہ کشتی ایماں رواں ہوئی
قلزم میں روح بحر شکن پر فشاں ہوئی (جوش ملیح آبادی)

قول فیصل - صاحب بہار عجم کے نزدیک یہ لفظ کش = سینہ - تی = کلمۂ نسبت سے مرکب ہے صاحب رشیدی کی رائے میں کشتی کاف فارسی سے منسوب طرف گشت اور سیر کے - چلانا، چلنا اور کھینا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

کشتی :- ۲ شراب پینے کی ایک قسم کی پیالی جام، ساغر - فارسی، شراب پینے والوں کی اصطلاح۔

ہوائے دہر ہم مستوں سے ان روزوں مخالف ہے
خدا حافظ ہے ساقی کشتی صہبائے گلگوں کا (صبا لکھنوی)

قول فیصل۔ اس کا صرف چلنا کے ساتھ ہے

چلی کشتی مے نہ تیرے بغیر (محسن)
مرے ناخدا تیرے بیڑے کی خیر (کاکوروی)

کشتی ۳ :- سر میں تیل ڈالنے کی پیالی - (اردو)

کشتی میں کچی تیل کی آ نا انڈیل ڈالے رہ
سوکھے ہیں بال آکے مرے سر میں تیل ڈالے (رنگین دہلوی)

(نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

کشتی ۴ :- ایک مستطیل تختہ لکڑی کا جس کے چاروں طرف چار لکڑیاں مثل کٹگرے کے جڑی ہوتی ہیں تاکہ جو شے اس میں رکھی جائے وہ گرنہ پڑے یہ ظرف طباق یا پیالے چفنے یا پوشاک وغیرہ کے رکھنے کے کام میں لایا جاتا ہے - اردو، فصیح، رائج

پوشاک ہر طرح کی حاضر ہے کشتیوں میں
ہم اس کو پہنتے ہیں وہ اس کو اتارتے ہیں (آتش)

(نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر نے اس کو بفتح اول لکھا ہے - بکسر اول بولتے ہیں تاکہ کشتی بمعنی ناؤ سے امتیاز رہے۔

کیا دیکھئے عاشقوں کے وہ داغدار سینے
پھولوں کی کشتیوں میں زیور لگے ہوئے ہیں (امیر مینائی)

مولف کے نزدیک ان معنی میں بکسر اول و بفتح اول دونوں طرح بولتے ہیں جو صحیح اور فصیح ہے۔

کشتی ۵ :- کاسۂ گدائی، فارسی مونث، قلیل الاستعمال

قانع ہو آدمی تو برابر ہے قدر میں
کشتی زر دلباس کی کشتی فقیر کی (رشک)

اس کشتی کو دریوزہ بھی کہتے ہیں (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

کشتی :- (بضم اول) زور آزمائی، دو پہلوانوں کا باہم زور آزمائی کے لئے داؤ پیچ کرنا - اردو فصیح، رائج۔

لڑاتے ہیں پریوں سے کشتی پہلوان عشق ہیں
ہم کو تاسخ راجہ اندر کا اکھاڑہ چاہیئے (ناسخ)

قول فیصل - صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ یہ لفظ اصل میں کستی سین مہملہ سے خیال کیا گیا ہے کیونکہ فارسی زبان میں کستن بمعنی پٹکنا اور دے مارنا آتا ہے کثرت استعمال سے شین معجمہ کے ساتھ بولنے لگے یا یوں کہو کہ کشتی مبدل کستی ہے۔

مولف کے نزدیک چونکہ ہندوستان والوں نے اس کو بدلا ہے اس لئے اس پر اردو کا حکم لگایا گیا۔

کشتی باز :- کشتی لڑنے والا - فارسی، مذکر کشتی گیر، لڑنتیا، لڑنت کرنے والا پہلوان۔

(نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ کشتی باز نہیں بولتے۔

کشتی بان :- (بکسر اول) ملاح، ناؤ چلانے والا، ناخدا - فارسی، مذکر، رائج۔

کشتی برابر رہنا :- (بضم اول) کشتی میں ایک کا دوسرے پر غالب نہ آنا - ایک کا دوسرے کو چت نہ کرنا - اردو صرف، پہلوانوں کی اصطلاح

کشتی چڑھنا :- کشتی جیتنا، کشتی مارنا - اردو صرف، پہلوانوں کی اصطلاح (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کشتی پار لگانا :- (بالکسر) کشتی کا ایک ساحل سے دوسرے ساحل تک لے جانا - اردو صرف، فصیح، رائج۔

یا محمد مری کشتی کو لگا دیجئے پار
ناخدا بر خدا ہے سمجھا کون کہ آپ (داغ)

کشتی پڑنا :- (بالضم) اتفاقاً سے کشتی ہو جانا۔

عقاب تیز ہے تو زور بازو بھول جائے گا

ہوا پہ گر کبھی کشتی پڑی مرے کبوتر سے شوق
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ایک جانور کا دوسرے جانور سے لڑنے کو کشتی لڑنا نہیں بولتے۔ کبوتروں کی ٹکڑی جب دوسری ٹکڑی سے لڑتی ہے اس محل پر کبوترباز کشتی لڑنا بول دیتے ہیں۔

کشتی پوش:۔ (بالکسر) وہ کپڑا جو کشتیوں پر مٹھائیوں اور خاک سے حفاظت کے لیے ڈھکا جاتا ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کشتی تباہ ہونا:۔ (بالکسر) کشتی کا طوفان یا کسی ذریعہ سے غرق ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کشتی تن بحر ہستی میں رہے برسوں تباہ
یار سے اک دم میں اس کا ناخدا ہے جائیگا　　آتش

کشتی جا لگنا:۔ (بالکسر) کشتی کا کنارے پر پہونچنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ذوق اس بحر فنا میں کشتی عمر رواں
جس جگہ پر جا لگی وہ ہی کنارہ ہو گیا　　ذوق

کشتی جیتنا:۔ (بالضم) کشتی میں ایک کا فتح حاصل کرنا۔ کشتی میں ایک پہلوان کا دوسرے پر کامیاب ہونا، کشتی میں دوسرے پہلوان کو چت کر دینا۔ اردو صرف، پہلوانوں کی اصطلاح۔

کشتی چلانا:۔ (بالکسر) ناؤ کھینا، ناؤ کا دریا میں لے جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

کشتی حیات:۔ (بالکسر) زندگی، زندگی کی کشتی، فارسی، فصیح، رائج۔

محل [illegible]۔ دریائے راوی کے کنارے پہونچے تھے کہ کشتی حیات کنارے لگ گئی۔

کشتی دلانا:۔ کشتی کی مشق کے واسطے شاگرد کو پچھاڑنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان (نور اللغات)

کشتی دریوزہ:۔ (بالکسر) کاسۂ گدائی، فارسی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کشتی ڈوبنا:۔ (بالکسر) کشتی کا غرق ہو جانا، تہہ میں بیٹھ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کشتی کرنا:۔ (بالضم) زور آزمائی کرنا، اکھاڑے میں ایک پہلوان کا دوسرے سے لڑنا۔ اردو قریب بہ متروک۔

کرتے ہیں پریوں سے کشتی پہلوان عشق ہیں
ہم کو تاریخ راجہ اندر کا اکھاڑا چاہیے　　ناسخ

کشتی کنارے لگنا:۔ (بالکسر) کشتی کا کنارے پر پہونچنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل [illegible]۔ کشتی طوفان میں پھنس چکی تھی۔ ایک دم سب نے خدا سے گڑگڑا کے دعا کی اس کی شان کہ فوراً کنارے جا لگی۔

کشتی کھانا:۔ (بالضم) کشتی لڑنے میں پچھڑ جانا۔ چت ہو جانا۔ اردو صرف، پہلوانوں کی اصطلاح۔

محل [illegible]۔ محمد حسین نرالی والا کبھی نہیں پچھڑا تھا، کل بخشی سے بخار کی حالت میں لڑ لیا نتیجہ یہ ہوا کہ کشتی کھا گیا۔

کشتی کھیلنا:۔ (بالضم) کشتی لڑنا، زور کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

گھر میں اپنے اکھاڑا کھدوا کر
کشتی وہ کھیلتی ہے شام و سحر　　سودا

کشتی کھینا:۔ (بالکسر) کشتی چلانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ساقی کبود ہے کشتی مے
اس کے کھیوے میں یار ہیں ہم　　درد

کشتی کی چھکی:۔ (بالکسر) گوکھرو چھکی، موڑی ہوئی دھنک۔ اردو صرف، ہندی الاصل۔

ترے رخت زری پہ سیکڑوں فریاد بنتے ہیں
بنت میں جلوۂ شیریں ہے جوئے شیر چھکی میں　　نسیم

قول فیصل۔ گوٹے اور لچکے کو موڑ کے جو کنگرہ دار بنایا جاتا ہے اسے چھکی کہتے ہیں اور جب یہ کنگرہ کشتی نما بنایا جاتا ہے تو اسے کشتی کی چھکی کہا جاتا ہے۔

کشتی گیر:۔ (بالضم) پہلوان، [illegible] اکھاڑے میں لڑنے والا۔ اردو صفت، قلیل الاستعمال۔

محل [illegible]۔ راوی۔ اے سبحان اللہ۔ خوب کہا، کتنا پیارا محاورہ ہے۔ خوجی کیا عمر عیاری نہیں ہے۔ رسالدار، کمیدان، علم دار، شہسوار، کشتی گیر، شاعر، کوئی فن خیر سے چھوٹا نہیں۔ (فسانۂ آزاد)

کشتی لڑنا:۔ (بالضم) زور آزمائی کرنا۔ دو پہلوانوں کا باہم گتھ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مجھ کو مجنوں سے بھی جس وقت کہ لاغر پایا
کشتی لڑنے کو ہوئی باد بہاری تیار　　خواجہ آتش

کشتی لڑنا:۔ (اردو، فعل لازم) باہم لڑنا بھڑنا۔ مقابلہ کرنا، دو کش ہونا

آنکھ اس بت کی جفا سے لڑتی ہے
جان کشتی قضا سے لڑتی ہے　　ذوق　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ معنی حقیقی نہیں، بلکہ مجازی ہیں۔

کشتی لگانا:- (بالکسر) شادی بیاہ یا اور کسی خوشی کی تقریب میں مہمانوں کو ہار، چکنی ڈلی الائچی وغیرہ کشتی میں لگا کر پیش کرنا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ رسم بھی کم ہو گئی۔

کشتی لنگر کرنا:- کشتی ٹھہرانا، کشتی روکنا اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کشش مضموں سے طوفانی ہوئی ناسخ یہ بحر
کشتیٔ طبع رواں کو ہم نے اب لنگر کیا — ناسخ

کشتی مارنا:- دے مارنا، پٹک دینا، جیتنا دوسرے پہلوان کو چت کر دینا۔ اردو صرف، پہلوانوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ بصورت جمع کشتیاں مارنا بھی مستعمل ہے۔ جیسے "ایک صاحب کو پہلوانوں کی کشتی دیکھنے کا بہت شوق تھا۔ بہت سے پہلوانوں کے راتب بندھے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے ایسی ایسی جوڑیں تیار کیں کہ راجواڑوں میں جا کر کشتیاں مارتے تھے ...... (قومی ادب۔ درسی کتاب ڈپٹی نذیر احمد)

کشتی میں لگانا:- (بالکسر) کشتی میں ترتیب سے رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نا اُدھر کر ہی پروئے گئے ہوں گے موتی
ورنہ کیوں لائے ہیں کشتی میں لگا کر سہرا — مرزا غالب

کشتی نکالنا:- (بالضم) کشتی میں فریق مقابل کو چت کر دینا۔ پچھاڑ دینا اردو صرف، پہلوانوں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ دریافت کر لو کہ ہم نے کشتی نکالی تھی ...... (فسانۂ آزاد)

کشتی ہونا:- زور آزمائی ہونا، کشتی لڑی جانا، دو شخصوں یا دو پہلوانوں کا باہم لڑنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ نواب پہلوان اور صادق پہلوان میں کب سے کشتی ہو رہی ہے، ہار جیت کی نوبت نہیں آتی، کشتی برابر رہے گی۔

قول فیصل۔ داغ نے کشتی ہو پڑنا بھی استعمال کیا ہے۔ جو قلیل الاستعمال ہے۔

سنتے ہیں غیر دل میں کشتی ہو پڑی
یہ نہیں معلوم کیا چت پٹ ہوئی — داغ

کشٹ:- (بفتح اول) مصیبت، دکھ، تکلیف، سنسکرت، مذکر۔ حضرات اہل ہنود کی زبان۔

کشٹ اپنا کسکو ہم جا کر سنائیں
حال جو اپنا ہے وہ کس کو بتائیں — فرید

کشٹ اٹھانا یا بھوگنا:- دکھ، تکلیف اٹھانا، سختی و صعوبت برداشت کرنا ہندی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کشش:- (کشیدن کا حاصل مصدر) میل، رغبت، رجحان، فارسی۔ کشیدگی، کھنچاؤ، جذب، کھنچا کھانچی۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

کشش:- (بفتح اول و کسر دوم) جذب کرنا، کھنچنا، میلان خاص، کھینچنے کی قوت کھنچاؤ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

لائی ہے کشش کھینچ کے دروازے تک ان کو
اللہ کرے پردہ الٹ جائے ہوا سے — بحر

کشش:- (بفتح اول و کسر دوم) حرف کا کھنچاؤ۔ اردو صرف، خوشنویسوں کی اصطلاح۔

ابرو کا عشق ہے خط تقدیر میں رقم
ہر حرف میں کشش نظر آتی کمان کی — تیسر

کشش:- (بفتح اول و کسر دوم) (کنایتاً) سختی، تکلیف، مصیبت۔ اردو، مؤنث عورتوں کی زبان۔

(فقرہ) کوئی کوئی دن کی کشش ہے اللہ آسان کر دے گا۔ اٹھانا کے ساتھ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ کی عورتیں کسی کے ساتھ، کشش جھیلنا، بولتی ہیں۔

کشش:- شکر رنجی، انقباض خاطر تنفر کھنچاؤ، ان بن، اردو مؤنث، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ فقرہ دونوں کی آپس میں کشش ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس محل پر لکھنؤ کے عوام خواص کشیدگی بولتے ہیں

کشش اتصال:- وہ قوت جو اجسام کے اجزائے قریبہ سے باہم پیوستہ رکھنے میں اثر کرتی ہے جیسے "اینٹ پتھر وغیرہ کی شکل جو اپنی قوت کے سبب نمایاں ہے۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں

کشش اٹھانا:- مصیبت یا تکلیف اٹھانا۔ (مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کشش ثقل:- وہ قوت جو اجسام کو بہیئت مجموعی فاصلے سے ایک دوسرے کی طرف کھینچنے میں اثر کرتی ہے۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کشش زمین :- زمین کی کشش جو ہر ایک شے کو مرکز زمین کی طرف مائل رکھتی ہے۔ زمین کی وہ قوت جو مادی اشیا کو اپنی طرف کھینچتی ہے فارسی، ترکیب، اُردو۔

کشش کہربائی :- کہربا کی ڈلی کو ریشمی کپڑے سے رگڑ کر جو ہلکی اشیاء کو اپنی اس ڈلی کی طرف کھینچنے کی قوت حاصل ہو جاتی ہے اس کو کشش کہربائی کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کشش کیمیائی :- وہ قوت ہے جس سے دو یا دو سے زیادہ اشیائے مختلف الخواص کے ملنے سے ایک اور نئی شے پیدا ہو جائے جیسے ہائیڈروجن اور آکسیجن گیس کے ملنے سے پانی بن جاتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ سائنس دانوں کی اصطلاح ہے

کشش مقناطیسی :- چمک پتھر کی قوت جس کے ذریعے سے وہ لوہے اور پارے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کشف :- (۱) (بفتح) ظاہر کرنا، کھولنا، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ جو اس کی طرف منسوب ہو اسے کشفی کہتے ہیں۔

کشف :- (۲) (بالفتح) وہ درجہ جس پر پہنچ کر غیب کے اسرار ظاہر ہو جائیں۔ آواز غیب، عربی، صوفیوں کی اصطلاح۔

بات دل کی چھپاؤگے تم کیا
ہم فقیروں کو کشف ہوتا ہے تسلیم (قران السعدین)

کشف اللغات :- ایک مشہور مستند لغت، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جلد ترہے کھلے خواص روح
یہی کشف اللغات ہے اپنی اسیر

کشف المحجوب :- ایک کتاب کا نام عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ کتاب کشف المحجوب پانچویں صدی ہجری کے وسط میں تالیف ہوئی۔ یہ اولین مشہور ترین کتاب ہے جو مشائخ صوفیہ کے حالات، عقائد اور مقالات پر نہایت فصیح فارسی میں لکھی گئی ہے۔

اس کتاب کے مصنف ابو الحسن غزنوی ہیں۔ جو غزنہ کے آس پاس کے دو مقامات کی نسبت سے جلابی، اور ہجویری بھی کہلاتے ہیں۔ یہ کتاب نہ صرف پانچویں صدی کی فارسی نثر کا ایک نہایت اہم نمونہ ہے اور اس میں نہایت مفید اور عمدہ اخلاقی اور صوفیانہ اقوال ہیں ——— بلکہ اس میں عربی اشعار اور مختصر عربی جملے بھی نقل ہوئے ہیں۔ جن میں سے بعض تصوف کی تعریف میں ہیں ——— "تاریخ ادبیات ایران" (از ڈاکٹر رضا زادہ شفق)

کشف قبور :- صوفیوں کا وہ مرتبہ جس میں ان کو مردے کی قبر سے حالات معلوم ہو جاتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ صوفیوں کی اصطلاح ہے۔ عوام سے اس کا کوئی رابطہ نہیں

کشف و کرامات :- اعجاز، خرق عادت، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مجھ بے ہنر فقیر کی سنتا نہیں کوئی
خفت سطیع کشف و کرامات ہو گئی پیارے صاحب رشید

کشکول :- (بر وزن مقبول) کش بمعنی کھینچنا اور کول بمعنی کاندھا) کاسۂ گدائی، بھیک مانگنے کا پیالہ جو فقیروں کے پاس ہوتا ہے۔ فارسی، مذکر۔

ہے کہیں تاج بادشاہی کا
کہیں کشکول ہے گدائی کا شوق (زہر عشق)
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر کشکول بروزن مسلول ہے۔ جو فصیح و درست ہے۔

کشکول :- (۲) (مجازاً) وہ کتاب جس میں مختلف قسم کے منتخب مضامین یا چیدہ اشعار ہوں۔ (فقیروں کا قدح، بھیک کا ٹھیکرا، زنبیل، فقیر کی تونبی

کون جو پائے دنا ہو گا مرے دل کی طرح
در بدر پھرتا ہے یہ کشکول سائل کی طرح (نور اللغات)

قول فیصل۔ ایسی کتاب جس میں مختلف قسم کے منتخب مضامین یا چیدہ اشعار ہوں ان معنی میں مجازاً تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔ ورنہ عام طور سے فقیروں کا قدح بھیک کا ٹھیکرا زنبیل، فقیر کی تونبی کے معنی میں بولتے ہیں۔

کشل :- (س) مؤنث۔ (ہندو) عافیت خیریت، صحت، تندرستی، کلیان، خیر وصلاح، خیر وعافیت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کشمش:- (بکسر اول و سوم) ایک قسم کے سوکھے ہوئے چھوٹے انگور، فارسی مونث، رائج۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے (فصیح) کشمش صاف نہیں بلتی کشمش کی طرح ... رشمس، اور جگہ بولتی ہیں جہاں کسی گھرانے یا ذات برادری ہو۔ عام طور سے لکھنؤ کی عورتیں مختلف ترکیبوں سے یوں بولتی ہیں۔ "کون سی کشمش ایسی ہے جس میں ڈنڈیاں نہ ہو۔" وغیرہ وغیرہ۔

کشمشی:- (بکسر اول و سوم و یائے معروف) وہ رنگ جو کشمش کے رنگ سے ملتا جلتا ہو (اردو) فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے ... رنگ جو ناشپاتی، ہلدی، کتھہ پھٹکری اور گیرو یا ہڑ، ہلدی شہاب، ناشپاتی، پھٹکری یا صرف ناشپاتی کتھے اور پھٹکری سے تیار کیا جاتا ہے۔

کشمشی دن:- کرسمس ڈے کا بگڑا ہوا بڑا دن۔ ۲۵ دسمبر، اردو مذکر، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں ایک انگریزی تیوہار کا نام جسے بڑا دن کہتے ہیں اور وہ ۲۵ دسمبر کو حضرت عیسیٰ کا جنم دن ہے صحیح انگلش (CHRIS TIMASDAY) ہے۔ عوام کشمشی دن قطعی نہیں بولتے۔

کشاکش:- (بفتح اول و سوم و چہارم) کشاکش کشیدگی، رکاوٹ، فارسی، فصیح، رائج۔

کیوں کھنچے کھنچے رہے کچھ ہم کھنچے کھنچے
اس کشاکش میں ٹوٹ گیا رشتہ چاہ کا (ارشد)

کشمکش:- (بفتح اول و سوم و چہارم) مخمصہ، الجھیڑا، الجھاؤ، غم و اندوہ، فارسی، فصیح، رائج۔

کرتا ہے دست جنوں جب کشمکش
جی الجھتا ہے نفس کے تار سے (ذوق)

کشمکش:- انقباض، تنگی، زفت دھکاپیل، مجمع، انبوہ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

ڈوبے لٹوں کے سائے جبینوں کی چاہ میں
جیسے یقین کشمکش اشتباہ میں
جوش (ملیح آبادی)

کشمکش:- لڑائی ہونا جھگڑا ہونا، رد و بدل ہونا تکرار ہونا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

ہر ایک نے کھینچا ہمیں دنیا ہی طرف کو
ہم کس کشمکش گبر و مسلماں سے چھوٹے (مصحفی)

کشمکش ہونا:- بہت بھیڑ ہونا، مجمع ہونا، انبوہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل مثال۔ پہن میں رات کو شادی میں گئی تھی یہ نوبت تھی کہ تو مجھ پر میں تجھ پر جب ایسی کشمکش ہو تو انسان کیوں کر زندہ رہ سکتا ہے۔

کشمیر:- (بروزن تقصیر) ایک مشہور سرسبز و شاداب پہاڑی مقام کا نام جو پنجاب کے شمال میں واقع ہے۔ یہ مقام بہت سرد اور حسین ہے۔ فارسی، مذکر، رائج۔

کلیجہ کانپتا ہے دیکھ کر اس سردمہری کو
تمہارے گھر میں کیا آئے کہ ہم کشمیر میں آئے (حباب)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اس کی وجہ تسمیہ اس طرح پر ہے کہ اصل میں یہ لفظ کشپ میر تھا۔ کیونکہ کشپ میر ایک مشہور منی رکھی کا نام ہے جو برہمی رشی کا بیٹا اور دیوتاؤں کا محافظ تھا۔ مگر ڈاکٹر برنیر صاحب اپنے سفرنامہ میں بحوالہ تاریخ کشمیر صرف اتنا پتہ دیتے ہیں کہ یہ تمام ملک اگلے زمانے میں ایک بڑی جھیل تھا جس کے پانی کو ایک بڑھے رشی مسمی کاشپ نے اپنی کرامت سے بارہ مولا کے پہاڑ کو چیر کر نکال دیا۔ اس کے نام پر کشمیر ہو گیا۔ میر زبان سنسکرت میں پہاڑ کے حصے کو کہتے ہیں۔ جس کے مرکب معنی کشپ کا پہاڑ ہوئے چونکہ یہ مقام کشپ کا استھان تھا اس وجہ سے اول میں کشپ میر بکثرت مستعمل ہوئے بارے فارسی گو کاشمیر اور کشمیر ہو گیا۔ یہاں کی سردی اور برف مشہور ہے۔ وہاں کے لوگ ایسے دنوں میں انگیٹھیاں جنہیں کشمیری زبان میں کانگڑی کہتے ہیں اپنے سینے پر لٹکائے رہتے ہیں اور رات کو لے کر سوتے ہیں جس کی وجہ سے ان کا سینہ بالکل جھلسا ہوا اور بدنما ہوتا ہے۔ یہاں کے کاشتکار کاشی اور ترہت کے شاستر کے برابر مستند مانا گیا ہے اول میں یہ ملک برہمنوں کی عملداری میں تھا چنانچہ اسی وجہ سے وہاں کی زبان سنسکرت آمیز ہے ۱۵۸۶ء میں جلال الدین محمد اکبر نے اس صوبے کو لیا اور ۱۷۵۲ء میں پٹھانوں کے قبضے میں آیا ۱۸۱۹ء میں سکھوں نے چھینا اور اس کے بعد ۱۸۴۵ء میں سرکار انگریزی نے مہاراجہ گلاب سنگھ کو ایک کروڑ روپئے کے معاوضے میں اس شرط پر دے ڈالا کہ جب کوئی لڑائی کا موقع آئے تو ایک دستے کی مدد کریں۔ یہ مقام ہندوستان کی شمال

مغربی حد پر پہاڑوں کے بیچوں بیچ واقع ہے اپنی آب وہوا کی لطافت چشموں کی خوبی میوہ جات کی افراط کے باعث جنت نظیر کہلاتا ہے چنانچہ عرفی نے اس کی تعریف میں لکھا ہے ؎

ہر سوختہ جانے کہ بہ کشمیر در آید
گر مرغ کباب است کہ بابال و پر آید

یہاں کے سب ہندو باشندے سارست برہمن ہیں جنھوں نے دولت و ثروت میں بڑی ترقی کی تقریباً تمام ہندوستان میں بڑے بڑے کاموں پر مامور ہیں۔ یہاں کا اونی ریشمی کام اور شال و کاغذ قابل تعریف اور لاثانی ہیں۔ زعفران بھی کشمیر سے بڑھ کر دوسری جگہ نہیں ہوتی۔ مگر افسوس کہ ۱۸۹۷ء کے قحط میں وہاں کے قحط زدہ اس کی جڑیں اکھاڑ اکھاڑ کے کھا گئے۔ (ف۔ آ)

کشمیرا :۔ (بفتح اول) ایک قسم کا کپڑا جو خاص کشمیر ہی میں بنتا ہے۔ اردو مذکر، رائج۔

کشمیرن :۔ کشمیری کی بیوی، کشمیر کی رہنے والی عورت، اردو مونث، رائج۔

قول فیصل۔ اسی محل پر کشمیرنی بھی بولتے ہیں جو کشمیری کی بیوی کے معنی میں ہے۔

کشمیری :۔۱ کشمیر سے منسوب، فارسی صفت جیسے کشمیری کام، کشمیری شال، اردو صرف فصیح، رائج۔

کشمیری :۔۲ کشمیر کا باشندہ، کشمیر کا رہنے والا۔ اردو مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ زبان کے لیے بھی اس کا استعمال ہے جیسے کشمیری زبان بہت دقت سے سمجھ میں آتی ہے۔

کشمیری :۔۳ گروہ کشمیر کے رہنے والے جو ناچ گانے کا کام کرتے ہیں۔ بھانڈ، اردو، مذکر، رائج۔

کہیں بھانڈ اور لولیوں کا سماں
کہیں ناچ کشمیریوں کا وہاں — میر حسن

قول فیصل۔ عام طور سے دہلی اور لکھنؤ میں جن کشمیریوں نے لکھنؤ میں آکے رہنا اختیار کیا ہے۔ ان کو عام طور سے بھانڈ کہتے ہیں۔ اب بہت کم ہو گئے۔ لیکن اب بھی محلہ نخاس لکھنؤ میں پائے جاتے ہیں اور پیشہ بھی کرتے ہیں۔

کشمیری بے پیری جس میں لذت نہ

بشری ہی :۔ مثل۔ مقولہ جو کشمیریوں کے لیے لکھنؤ میں مخصوص ہے برائی کے محل پر بولتے ہیں۔ اردو، رائج۔

کشمیری محلہ :۔ لکھنؤ کے مغربی حصے میں واقع ایک قدیم محلہ جس میں اہل ہنود۔ کا شمیری مقیم ہوئے تھے اور اب بھی کچھ مکانات ایسے جن میں وہ کاشمیری بسے ہوئے ہیں۔ یہی سڑک سیدھی درگاہ حضرت عباسؑ تک گئی ہے۔ پنڈت رتن ناتھ سرشار اور چکبست اسی محلے میں رہتے تھے۔ اردو رائج۔

کِشن :۔ صحیح کرشن۔ کنھیا جی کا صفی نام ہندی، (اردو مذکر) رائج۔

اشنان کشن جی نے کیا ہے جو مدتوں
اب تک اسی اثر سے ہے رنگ چمن کبود — ناسخ

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں۔ کنھیا جی کا صفی نام جو دس (۱۰) مشہور اوتاروں میں سے وشنو کے آٹھویں اوتار ہوئے ہیں اصل میں یہ تیسرے رام یعنی بلرام کے چھوٹے بھائی مدھو کے تھے۔ ان کے والد ماجد کا نام وسیو دیو اور والدہ کا نام دیوکی تھا۔ مگر کرشن جی اپنے ظالم بے رحم ماموں راجہ کنس کے ڈر سے نند اور یشودھا کے گھر میں پرورش پائی تھی۔ گویا نند۔ ان کا اتگا (اتگہ) اور یشودھا انا تھیں۔ ان کے چھپنے کی وجہ یہ تھی کہ راجہ کنس کو پہلے سے پیشین گوئی کر کے بتایا گیا تھا کہ تمہارے خاندان میں ایک ایسا آٹھواں شخص ہوگا جو تمھیں غارت کرے گا۔ چنانچہ راجہ کنس اسی وجہ کر اپنی بہن دیوکی کی تمام اولاد کو قتل کرا دیتا اپنا وطیرہ کر لیا تھا۔ پس کرشن جی نند اگوالے کے گھر میں اپنے زمانہ طفولیت کو گوالیوں اور گوالنوں یعنی گوپی اور گوپیوں میں بسر کیا اور اسی زمانے میں کالے سانپ اور بہت سے دیوتاؤں اور راکششوں کو مارا اور اخیر میں راجہ کنس کی خبر لی۔ ان کے بچپن کی لیلائیں اور رہس نہایت شوق انگیز اور محبت خیز ہیں۔

پانڈوں کوروں کی لڑائی میں جسکا ذکر مہابھارت میں ہے۔ انھوں نے یدھشٹر کی مدد کر کے اسے کوروں سے فتح دلوائی تھی، انگریزی تحقیقات کے مطابق ان کی موجودگی کا زمانہ حضرت عیسیٰ سے تیرہ سو برس پیشتر خیال کیا گیا ہے۔

کشن بھوگ :۔ آم کی ایک قلم۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب عام طور سے دبالکل [illegible] نہیں ہے کبھی کبھی عورتیں موہن بھوگ بول دیتی ہیں۔

کُشندہ :۔ (بضم اول و کسر دوم) مارنے والا، قاتل۔ فارسی، صفت

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کشندہ باپ کا بیٹا ہے باپ بیٹے کا
یہ تیرے عہد میں ظالم فتور دیکھا ہے
سودا

کشنیز :- (کشنیج بھی اس معنی میں ہے) بکاف عربی غلط (بکاف فارسی صحیح) دھنیا فارسی مذکر، دھنیا۔ مزاجاً اول درجے میں سرد و دوم میں خشک۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں۔ فارسی میں ہو تو ہو اردو میں کشنیز کے سوا گشنیز (کاف فارسی) کوئی نہیں بولتا۔ لغات کشوری میں کاف فارسی اور کاف عربی دونوں طرح درج ہے لہذا ایک صحیح اور ایک کے غلط کہنا بھی درست نہیں پلیٹس میں صرف کاف عربی سے درج ہے معلوم نہیں کہ صاحب نور اللغات نے اپنے فیصلے کی بنیاد کس کتاب کے نسخے پر رکھی اور قطعی فیصلہ صادر فرما دیا۔ (فرہنگ اثر)

مؤلف تائید کرتا ہے عام طور سے ہم لوگ کشنیز خشک بکاف عربی ہی لکھتے ہیں جس کی اردو دھنیا ہے۔

کشود :- (بضم اول) کھلنا، فائدہ، کامیابی فارسی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سبب ہے نمود دل کی اس سے نمود
دل بستگاں کی ہے اس سے کشود
میر حسن
(سحر البیان)

کُشود :- (بالضم) مطلب حاصل ہونا، مشکل حل ہونا، کسی کام کا ہو جانا، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تیرا اجمال ہے کہ سر و برگ لالہ زار
تیرا اجلال ہے کہ تجلائے ذو الفقار
تیرا ارمغ ہے کہ نوید کشود کار
تیری نگاہ ہے کہ شعاع ابد سوار
تیری یہ ضو ہے گنبد نیلی دہار میں
پاسخ کی ہے خاطر پروردگار میں
جوش ملیح آبادی

کشود کار کجا و من خستہ کجا :- میری مطلب برآری کی کوئی صورت نہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔

کشود و بست :- (بالضم) کھلنا بند ہونا۔ (کنایۃً) انتظام، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ع ور دو دوری بھی کھلتا ہے کشود و بست دنیا میں خورد

کِشور :- (بکسر اول و ضم دوم و واؤ مجہول) سنسکرت میں لڑکے اور نوجوان کو کہتے ہیں ہندوؤں کے ناموں میں مرکب ہو کر مستعمل ہے جیسے جگل کشور، اندل کشور، کشوری بھی اسی معنی میں مستعمل ہے۔

(۱) دس برس سے پندرہ برس تک کی عمر کا لڑکا۔

(۲) عنفوان جوانی، عالم شباب،

(۳) نوجوان، نوعمر، برنا گبرو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ حضرات اہل ہنود ہی زیادہ تر اس لفظ کو استعمال کرتے ہیں۔

کِشوَر :- (بکسر اول و فتح سوم) ولایت، اقلیم، ملک، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تجھ سے فروغ کشور دنیا و دیں میں ہے
خمخانۂ وجود ترے ساتگیں میں ہو
دریائے جود و فضل تری آستیں میں ہے

قرآں ترے خطوط جبیں مبیں میں ہے
مرکز ہے تو زمین پر حسن قبول کا
تو ہاتھ ہے خدا کا قلم ہے رسول کا
جوش ملیح آبادی

کشور کشا :- بادشاہ، ملک کا مالک ملک فتح کرنے والا۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ کشور گیر بھی بولتے ہیں جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔ جیسے "انہوں نے بیان سپہ سالار ان سلیمان سب سنا اور جمال فوج اور ملک کا سب دریافت کر کے خدمت امیر کشور گیر میں چلنے کا ارادہ کیا۔ (طلسم ہوشربا)

کشیدہ :- (فتح اول و کسر دوم و یائے معروف) عرق نکالنا۔ عرق کھینچنا، فارسی، فصیح، رائج۔

ذلیل میں ہوئی شرافت کی بو نہیں ممکن
کشیدہ لاکھ ہو پانی گلاب کیا ہوگا
محبوب

قولِ فیصل۔ کرنا اور ہونا کے ساتھ صرف ہے

ہم نے جدا اس کے بخیہ زلفیں کی دید کی
آنکھوں کے تل سے عطر فنا کی کشید کی
بحر

کشیدگی :- کشش، کھنچاؤ، ترک تعلق فارسی مونث، فصیح، رائج۔

اتنی کشیدگی نہ صبوحی سے چاہیئے
خمیازہ کھینچتے ہیں عبادت گزار صبح
بحر

قولِ فیصل۔ باہمی ترک تعلق اور رنجش کو رنجی باہمی کھنچاؤ، باہمی نفرت، باہمی تنفر کے معنی میں بھی بولتے ہیں جیسے۔ آج کل دونوں بھائیوں میں بڑی کشیدگی ہے خدا خیر کرے۔

کشیدہ : (مرکبات میں) برداشت کیا ہوا جیسے رنج کشیدہ، فارسی، صفت، (نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے تعلیم یافتہ طبقہ نہیں بولتا۔

کشیدہ : رنجیدہ، ملول، متنفر، فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مقابلہ بھی جو ہوتا ترے پسینے سے
خود اپنی بو سے کشیدہ گلاب ہو جاتا
شرافت

کشیدہ : کھنچا ہوا، نکلا ہوا۔ جیسے، ابرو کشیدہ، فارسی، فصیح، رائج۔

کشیدہ ان کے ابرو ہیں نگاہیں تیز ہوتی ہیں
کمانیں کھنچ رہی ہیں میان سے خنجر نکلتے ہیں
پیارے صاحب رشید

کشیدہ : سوئی اور تاگے سے کاڑھا ہوا، زردوزی کا کام، گلکاری کا کام، پھول بوٹے کا کام جو عورتیں کپڑے پر بناتی ہیں۔ جیسے آنکھ نہ دیدہ کاڑھے کشیدہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ سوئی اور تاگے سے کاڑھا ہوا زردوزی کا کام، گلکاری کا کام پھول بوٹے جو سوت سے بنایا جائے کہتے ہیں۔ اسی کو چکن کا کام بھی کہتے ہیں جیسے مری کشیدہ، تیپچی، وغیرہ۔

کشیدہ : بلند، دراز، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قد موزوں سے تیری کیا نسبت
سرو گلشن کشیدہ قامت ہے
شعور

کشیدہ خاطر : رنجیدہ دل، آزردہ ناراض۔ فارسی، فارسی، صفت

قول فیصل۔ اس محل پر کشیدہ خاطر، تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا ہے۔ کشیدہ خاطر کوئی نہیں بولتا۔

کشیدہ رو : آزردہ، ناراض، فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

اے داغ جذب عشق کی دیکھیں گے کشش
کی اس کشیدہ رو نے ترحم سے کمال کھینچ
داغ

کشیدہ قامت : طویل قد، دراز قد۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محل نثر۔ احمد نے سامنے آکر کہا یہ خط ایک شخص دے گئے تھے کشیدہ قامت ہیں چھوٹی چھوٹی ڈاڑھی، سکا دیدہ رنگ کھلتا ہے ایک ایک مونچھ ایک چھپر کے برابر۔
(فسانۂ آزاد)

کشیدہ کاری : چکن وغیرہ کا کام سوئی تاگے سے کپڑے پر کام بنانا، فارسی ترکیب اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل نثر۔ بیچاری اتنے بڑے خاندان کی تھیں ایسی تباہی آئی کہ کشیدہ کاری پر زندگی بسر کر رہی ہیں خدا رحم کرے۔

کشیدہ کاڑھنا : سوئی کا کام کرنا۔ باریک کام کرنا ۲ (کنایۃً) سستی سے کام کرنا کام میں دیر لگانا، عورتوں کی زبان۔
۳ مشکل کام کرنا۔ (مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ اس محل پر کشیدہ کاری زیادہ تر زبانوں پر ہے۔

کشیدہ ہونا : رنجیدہ ہونا، کھنچنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہو نہ اس مرتبہ دلبر سے کشیدہ اے رند
رشتۂ خام محبت ہے یہ ہر بار نہ کھینچ
رند

قول فیصل۔ تھا، تھے (حشر و ربط) کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔

جب تلک تھے تم کشیدہ دل تھا شکوؤں سے بھرا
تم گلے سے لگ گئے سارا گلا جاتا رہا
مضطر خیر آبادی

ٹیڑھا ہونے کے معنی میں بھی استعمال کیا ہے۔

ابرو ہوئے کشیدہ جبینوں کو دیکھ کے
تیغ جھکے مکان مکینوں کو دیکھ کے
یار عشق

کعب : (بفتح اول) کسی عدد کی تیسری قوت جیسے ۵ × ۵ × ۵ = ۱۲۵، یعنی ۱۲۵ اور پانچ کا کعب ہے۔ عربی مذکر، اصطلاح، علم ریاضی۔

کعب : چوسر اور قمار بازی کی چوپل، ڈری، پانسہ، عربی چوسر بازوں کی اصطلاح۔

کعب : عربی مذکر (۱) ٹخنا، شتالنگ کعب پائے استخوان (۲) وہ چوپل پڑی جسے بازی میں پھینکتے اور ہار جیت کرتے ہیں۔ (۳) پانسہ، دانہ، قرعہ، تخنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کعبتین : جوا کھیلنے کے دو پانسے جو کھیلنے کے وقت قمار باز پھینکتے ہیں۔ عربی مذکر تثنیہ کا صیغہ

جو دل قمار خانے میں بت سے لگا چکے
وہ کعبتین چھوڑ کے کعبے کو جا چکے
ذوق
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے، عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کعبتین : ۲ مکہ معظمہ اور بیت المقدس

عربی مذکر، کعب کا تثنیہ، دو مربع ہڈی کے شش پہلو پانسے جن کے ہر پہلو پر ایک سے لے کر چھ تک بندیاں بنی ہوتی ہیں۔ ان سے چوسر اور چوا کھیلا جاتا ہے۔

دان میں تین پہل چھکے کے اور تین پہل پاؤ کے ہوتے ہیں۔ چھ خال کا چھکا، پانچ خال کا پنجہ چار خال کا چوک، ایک خال کا پڑ دو خال کا دوا تین خال کا تری کہلاتا ہے اس میں یکساں خالوں کے آنے پر ہار جیت ہوتی ہے، ہر دو دفعہ پانسے پھینکے جاتے ہیں۔ اگر ان میں چوک چوک یا پڑ پڑ دونوں میں یکساں آجائے تو وہی بازی ترجائے غرض جگ آنے پر بازی موقوف ہے۔ سہ

جو دل قمار خانہ میں بت سے لگا چکے
وہ کعبتین چھوڑ کے کعبے کو جا چکے ذوق

[۲] ہر دو کعبہ، یعنی مکہ معظمہ اور بیت المقدس (اس صورت میں کعبہ یا کعبت کا تثنیہ ہے) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ مکہ معظمہ و بیت المقدس کے لیے عام بول چال میں نہیں ہے۔ پانسے کے معنی میں جوسریوں کی اصطلاح ہے۔

کعبتیا یکتین کھیلنے والا جواریوں کی اصطلاح۔ (محاورات و مصطلحات نمبر)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کعبہ ہا لغوی معنی، مرتفع، بلند اصطلاحی قبلہ، بیت اللہ کا نام، مکہ، مربع عمارت جو مکہ مکرمہ میں ہو۔ عربی مذکر۔

کعبہ عربی، اسم مذکر، بیت اللہ کا نام، مکہ، بیت الحرام۔ قبلہ، وہ مربع عمارت جو عرب میں اہل اسلام کا ایک مقدس اور متبرک مقام ہے۔ جہاں ہر سال حج ہوتا ہے۔ سہ

تیرے کوچہ کے رہنے والوں نے
یہیں سے کعبے کو سلام کیا میر

ع خلیل کعبہ میں بت پرستی خدا خدا کر خدا خدا کر خلیل

بہت دن بت پرستی کی بہت دن دیر میں کاٹے
منیر آؤ چلو کعبہ چلیں اب ہو کر شکوہ منیر

اس کے لغوی معنی بلند اور مرتفع ہیں چونکہ کعبہ کی عمارت وہاں کی زمین سے اونچی اور بلند ہے اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا یا از روئے مراتب مرتفع ہونے سے بھی مراد لے سکتے ہیں۔ مگر صراح میں لکھا ہے کہ کعبہ عمارت چونکہ مربع اور چار گوشہ ہے اس وجہ سے اس کا مادہ تکعیب یعنی مربع کرنے سے خیال کرنا چاہیئے چنانچہ اسی وجہ سے چوپہل پانسہ کو بھی کعبہ اور کعب کہا جاتا ہے۔

کعبہ سنتے ہیں کہ گھر ہے بڑے داتا کا ریاض
زندگی ہے تو فقیر دل کا بھی پھیرا ہو گا
ریاض خیر آبادی

کون تجھ سا ہو ولی اللہ اے مولا مرے
کعبہ پیدائش سے تیری گھر خدا کا ہو گیا آتش

کعبے کے گرد ایک کرن گھومنے لگی
روح محمد عربی جھومنے لگی جوش ملیح آبادی

دل پاک ایسا حرم ہے کہ حاجی
فدا اس پہ کعبہ ہوا چاہتا ہے ناسخ

خیال آرزو ہی تھا کہ یاس نے یہ دی خبر
وہ کعبہ تیرا ڈھے گیا ابھی جو بن چکا نہ تھا بیخود موہانی

چونکہ کعبے کی بنا سطح زمین سے مرتفع ہے از روئے مراتب بھی کعبہ رفیع اور عظیم الشان مکان ہے اور تکعیب عربی میں مربع کرنا کے معنی میں ہے اس لیے کعبہ نام ہوا۔

کعبہ دل :- چونکہ کعبے کو خدا کا گھر کہا جاتا ہے اور خدائے تعالیٰ نے مومن کے دل کو اپنا گھر کہا ہے اس لئے دل کو کعبے سے استعارہ کرتے ہیں۔ استعارۃً دل کا کعبہ یعنی دل، فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اے بتو اپنے خدا کو مانو
کعبہ دل کو تو ڈھایا نہ کرو رند

قول فیصل۔ کبھی اردو ترکیب کے ساتھ بھی بول دیتے ہیں۔

کیا تجھ کو ملے گا دل دکھا کر
کعبے کو نہ ڈھا خدا خدا کر قدر

کعبہ مقصود :- (کنایۃً) اصل مطلب، دلی مقصد، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

راہ حق میں ہر قدم پر کعبہ مقصود ہے
سنگ اسود رتبہ سنگ نشان رکھتا ہے یہاں صبا

کعبہ نشین :- کعبہ میں بیٹھنے والا، احرام باندھنے والا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

میں وہ ہوں کعبہ نشیں جا کے دیر کے در پہ
پکارتا ہوں کوئی بت خدا کی راہ ملے یگانہ

کعبے کی طرف ہاتھ اٹھانا :- کعبے کی قسم کھانا، کعبہ کو اپنی صداقت کا گواہ قرار دینا اردو مصرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تمہیں یقین آئے کہ نہ آئے میں کعبہ کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہتا ہوں کہ میں روپیہ دے چکا۔

کعبہ ہو تو اس کی طرف منہ نہ کرو :- اردو محاورہ۔

کسی جگہ سے اس قدر بیزار اور تنگ ہونا کہ
اگر وہ جگہ مقام مقدس اور خدا کا گھر بھی بن جائے
تو ادھر کا رخ نہ کرنا، غرض نہایت بیزار تنگ
اور عاجز ہو جانے کے موقعہ پر یہ فقرہ بولا جاتا ہے۔

طوفِ سر کوئے بت بدخو نہ کروں میں
کعبہ بھی ادھر ہو تو کبھی رو نہ کروں میں ۔ لالہ ...

قول فیصل - زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں (فرہنگ آصفیہ)

کعبے :- یعنی کعبے کو، کعبے کی طرف - اردو صرف
ترکیب بستر و کے

ثم وجہ اللہ پہ ایمان لا
زاہدا! کعبے چلا کیا جان کر ۔ صبا

کف ۱ہ ہتھیلی، تلوا - عربی، مذکر (فارسی اور
اردو والے بلا تشدید بولتے ہیں)

زیب و زینت سے بری حسن خداداد ہے برق
کف موسیٰ کبھی مہندی سے حنائی نہ ہوئی برق

نہیں اعجاز یہ کیا وا مسیحائے زباں ہے
بوسہ جا تو ہمارا کف گلگوں تیرا دشنام دوم ۔ اختر

قول فیصل - عام طور سے کف دست اور کف پا کی
ترکیبوں سے مستعمل و فصیح ہے۔

(کف دست) فرط غیرت سے اڑا رنگ حنا کا اے شوخ
سبز ذوں سے جو ہوئی لال کف دست تری
ناصر

کف پا
آج ہم رنگ حنا ہے گریہ
مل دول آنکھیں کف پائے تری ۔ مومن

کف ۲ہ جھاگ، پھین جو پانی پر ہوتا ہے یا
دیگ میں کسی چیز کے جوش کھانے سے پیدا ہو۔
فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

اڑا یا آتش خورشید عارض کی تجلی نے
ہوا شبنم کی صورت کف شراب پرتگالی کا ۔ میر

کف ۳ہ لعاب، تھوک، بلغم - اردو، مذکر

تو بہار اپنی دکھائے تو چمن میں شبنم
تھوک کر پھینکے نہ منہ پر گل شاداب کے کف ۔ ظفر شاہ

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - تھوک کے معنی میں اہل لکھنؤ نہیں
بولتے بلکہ انتہائی غیظ و غضب میں تھوک کی شکل
میں ہونٹوں تک آتا ہے اسے کف کہتے ہیں۔

کف ۴ہ کپڑے کی دہری پٹی جو کلائی کے پاس
آستین اور خاص کر قمیص و کرتہ کی آستین میں لگاتے
ہیں۔ اردو، مذکر، رائج۔

قول فیصل - اس معنی میں بھی عربی ہے کیونکہ دو
دو پارہ دوختن جامہ را برکید بگر، کے معنی آتے ہیں
مولف کے نزدیک اس لئے اردو ہے کہ جس محل پہ
کف بولتے ہیں اس محل پر اہل عرب نہیں بولتے

کف ۵ہ (مجازاً) ساتویں حرف کو ساقط کر دینا
قول فیصل - یہ علم عروض کی اصطلاح بحث
زحاف میں ساتویں حرف کے ساقط کرنے کو کف
کہتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

کف ۶ہ چابک سوار (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں
ہے۔

کفا :- مشقت، رنج۔ اردو میں جفا کے ساتھ
مستعمل ہے۔ (کنایۃً) مشکل سے دقت سے -
فارسی -

روٹھے ہوئے کو میں نے منایا جفا کفا
اس بت کو راہ راست پہ لایا جفا کفا ۔ نور اللغات

قول فیصل - پہلے بھی کمی کے ساتھ بولتے تھے
اب کوئی نہیں بولتا۔

کفا جفا :- فارسی اسم مونث -
(۱) سختی و مصیبت، ظلم و ستم
(۲) اردو : تا بہ مقدور (دیوب) بمشکل تمام،
جوں توں کر کے، خدا خدا کر کے۔

اس بت کو راہ راست پہ لائے کفا جفا
روٹھے ہوئے کو میں نے منایا کفا جفا ۔ تجمل
(فرہنگ آصفیہ)

(سختی و مصیبت) کفا جفا ہماری کبھی تو ہوگی دور
کفاف تھوڑی ہے انسان کیوں نہ ہو مجبور ۔ احقر
(قران السعدین) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اب کوئی نہیں بولتا۔

کفار :- (بضم اول و تشدید دوم) کافر کی جمع عربی
مذکر، فصیح، رائج۔

کیا برا ہے ہم اگر غیروں کو کہتے ہیں برا
لعن کرتا ہے خدا قرآن میں کفار پر ۔ امیر

کفارہ :- (بالفتح و تشدید دوم) لغوی معنی
ڈھانپنے والا، گناہ کا چھپانے والا، اصطلاحی
خطا یا گناہ اور ترک واجب کا عوض۔

اے شغل چہ اشک و آہ کا ہے
کفارہ مرے گناہ کا ہے ۔ مرتجیر

قول فیصل - ادا کرنا اور دینا کے ساتھ
صرف ہے۔

سرو آزاد یہ چھوٹے ہوئے بندے ہیں وہی
داغ شق قد نے دیا تھا کبھی کفارہ عشق ۔ امیر

فارسیوں نے بہ تخفیف دوم بھی کہا ہے۔

دی سجدہ بھی کردی کردہ گنہ حائل
ے نوش دگناہت را امروز کفارہ کن ۔ میر معزی

آتش نے بھی اسی طرح کہا ہے لیکن اب
بالعموم بہ تشدید ہی بولتے ہیں۔

رنگ زرد و لب خشک و مژہ خوں آلود

کشتہ عشق ہیں ہم ہو یہ کفارہ اپنا **آتش**

کَفَاف :- (بفتح اول) اندازہ، اس قدر معاش کہ کفایت کرے روزمرہ کا خرچ، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ہے لب جاناں پہ ہر دم لاف وکاف .ب
ہر سمجھتا ہوں اسے اپنا کفاف **خنجر**

کف افسوس ملنا :- (فارسی میں کف افسوس بمعنی پچھتانا) ہاتھ ملنا، افسوس کرنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

کبھی مل کے کف افسوس یہ کرتا تھا کلام **تعشق**
یہ مرا دست نجس اور وہ پاکیزہ لجام

قول فیصل۔ کف حسرت ملنا بھی اسی محل پر کہتے ہیں جو قلیل الاستعمال ہے۔

چھوڑ دیتے دست جاناں کیوں نہ اپنے ہاتھ سے
زندگی بھر ہائے ملتے تھے کف حسرت ہمیں **ناسخ**

کِفالت :- ضمانت، ذمہ داری، بار اٹھانا عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اگر ہو جائے گی تیری کفالت
تو میرے واسطے ہوگی کفایت **حریر**

قول فیصل - ہونا کے ساتھ اس کا صرف بہت کمی کے ساتھ ہے عام طور سے کرنا کے ساتھ زبانوں پر ہے جیسے وہ بڑے رحمدل انسان ہیں جتنا پنشن کا روپیہ آتا ہے اس سے ہمیشہ غریبوں کی کفالت کرتے ہیں۔

کفالت خاص :- کسی شخص کا کسی چیز کے نہ دینے یا رکھ چھوڑنے کا اس بنا پر دعویدار ہونا کہ اس نے مذکورہ چیز پر محنت یا روپیہ صرف کیا ہے - عربی:

قول فیصل- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کِفالت المال :- مال کی ضمانت، ایسی دستاویز جس کے ذریعہ سے کوئی شخص اقرار کرے کہ میں قانوناً ذمہ دار ہوں - عربی۔ (فیروز اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کِفالت نامہ :- ضمانت کی دستاویز- مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کف الخضیب :- دست خابستہ۔ ہاتھ کی سرخ ہتھیلی - عربی، قلیل الاستعمال

ایک ستارہ کا نام جو سرخ رنگ ہے اور جانب شمال نظر آتا ہے۔

عیوق تھا اک دیدباں، بہر حصار آسماں ـ
کف الخضیب اک مشعلہ دار رہ سلطان دیں **نظم طباطبائی**

کِفَایَت :- بکسر، کافی ہونا عربی، مونث، فصیح، رائج۔

اگر ہو جائے گی تیری کفالت
تو میرے واسطے ہوگی کفایت **حریر**

قول فیصل۔ عربی میں فائدہ حاصل کرنا، کثرت سے نفع لینا کے معنی ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کِفَایَت :-[2] (بکسر و فتح چہارم) بچانا، بچت، کمی، جزرسی - عربی، مونث، فصیح، رائج۔

گر نہ رونے میں تو کمی اے چشم
فائدہ کیا ہے اس کفایت سے **منیر لکھنوی**

قول فیصل - کرنا، ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

کفایت سے :- واجبی خرچ سے۔ تابع فعل، جگت سے، اونٹ سے کہ بیونت صرف کے ساتھ، واجبی خرچ سے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - عام طور سے جزرسی کے معنی میں زبانوں پر ہے جیسے "اپنے نفس پر جبر کرتے ہیں فاقہ کرتے ہیں بڑی کفایت سے مہینہ پورا کرتے ہیں اس طرح سے وہ زندگی بسر کرتے ہیں اور روپیہ جمع کیا کرتے ہیں۔

کِفایت شعار :- بے جا اور فضول خرچ نہ کرنے والا، جزرس، کم خرچ کرنے والا اسم صفت، فصیح، رائج۔

محاورۂ صرف - اگر نوجوان خاتون کفایت شعار ہوئی تو بھی یہ مشہور ہوگا کہ اگر کمسن ہوتی تو فضول خرچی کی طرف ضرور مائل ہوتی (فسانہ آزاد)

کفایت شعاری :- حساب سے خرچ کرنے کی عادت، جزرسی، کم خرچ کرنے کی عادت فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف - اپنے بھائی بندوں میں خانہ داری میں کفایت شعاری پھیلائی لوگوں سے حفظان صحت کے قاعدے کی تکمیل کرائی۔ ... ہو تو بتاؤ۔

(مضمون مروجہ تعلیم۔ ڈپٹی نذیر احمد)

کفایت کا :- نفع سستا

(فقرہ) یہ سودا کفایت کا ہے (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

کفایت کرنا :- (۱) فعل لازم، کافی ہونا، وافر ہونا، بس ہونا، مکتفی ہونا، پورا پڑنا۔

(۲) متعدی - بچت کرنا، اوٹ، نکالنا، صرفہ نکالنا،

(۳) قیمت میں کمی کرنا، مول میں گھٹا کر دینا، اوٹ سے دینا، فائدہ سے دینا جیسے اس سودے میں کچھ کفایت کرو گے تو اور بھی لے لیں گے۔

قول فیصل۔ سوائے کافی ہونے کے معنی کے اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

کفایتی :- (اردو) (اسم مونث۔ دستور) دیکھو کفایت شعار۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کفِ آبگینہ :- وہ جھاگ جو شیشے کے پگھلانے سے اوپر آجاتا ہے۔ فارسی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں شاید ہی کوئی استعمال کرتا ہو۔

کف آنا :- منھ سے پھین گرنا، ایک قسم کا سفید تھوک منھ سے باہر آنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

کف بیضا، کف موسیٰ :- ید بیضا۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر ید بیضا ہی زبانوں پر ہے۔

کفِ پا :- (باضافت) پاؤں کا تلوا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

آج ہر رنگ حنا ہے گریہ
مل دوں آنکھیں کفِ پا سے تیرے

کفِ پائی :- (باضافت) ایک قسم کی پتلی ایڑی کی جوتی جس کو سلیپر بھی کہتے تھے۔ ایک قسم کی پتلی ایڑی کی سلیپر جسے زیر پائی بھی کہتے تھے۔ اردو، مونث، متروک۔

لات مارے ہے اِل دنیا پہ
کف پائی مری سنہری ہے سحر

کفچہ :- ۱ چھوٹا کفگیر ۲ سانپ کا پھن جیسے کفچہ مار۔

حلقۂ گیسو نے رکھا بوسۂ عارض سے باز
ہو گیا قفلِ درِ خانہ کفچہ مار کا اسیر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ ایک قسم کی کفگیر کے معنی میں تو زبانوں پر ہے لیکن سانپ کے پھن کے معنی میں اب کوئی نہیں بولتا۔

کفِ خاک :- باضافت (کنایۃً) مٹی بھر خاک۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

سرکشی بندۂ عاجز کو بہت بے جا ہے
اک کفِ خاک کو انسان کو رتبہ کیا ہے ناظم

کفِ دریا :- باضافت۔ سمندر پھین، دریا کا جھاگ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

ہجر ساقی میں یہ رویا میں دم بادہ کشی
بہہ گیا سفینۂ مینا کف دریا ہو کر صبا

کفِ دست میدان :- وہ لق و دق صحرا جہاں دور دور تک حیوانات اور نباتات کا پتہ نہ ہو، سنسان جنگل۔ فارسی، رائج۔

نہ انسان ہے واں نہ حیوان ہے
فقط اک کف دست میدان ہے میر حسن

قول فیصل۔ کف دست بیابان بھی اسی محل پر بولتے ہیں۔

ستدرہ وسم گل میں جو نہ زنداں ہوتا
پھر تو میں اور کف دست بیاباں ہوتا رند

کہانیوں وغیرہ میں عام طور سے اسی محل پر اس طرح لکھتے تھے کہ نہ آدم نہ آدم زاد فقط خدا کی ذات کف دست میدان ہولناک بیابان۔ اب چونکہ کہانیوں کا رواج ہی ختم ہو چلا ہے اس سے یہ کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کُفر :- (بالضم) خدا کا انکار، خدا کا واحد نہ جاننا، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ایماں مجھے روکے ہے جو کھینچے ہے مجھے کفر
کعبہ مرے پیچھے ہے کلیسا مرے آگے مرزا غالب

قول فیصل۔ یہ تکفیر کا مادہ ہے۔ تکفیر کے معنی ڈھانپنا ہیں۔ کفارے کو کفارہ اس واسطے کہتے ہیں کہ گناہ کا چھپانے والا ہوتا ہے کافر کو کافر اس واسطے کہتے ہیں کہ وہ حق کا چھپانے والا ہوتا ہے کفرانِ نعمت کے معنی نعمت کا چھپانا ہیں۔

زینت اسلام اے زاہد سیاہی دل کی ہے
جامۂ کعبہ ہوا جب کفر اپنا بڑھ گیا برق

(قرآن السعدین)

کفر :- (مجازاً) ضد، ہٹ، ناشکری۔ عربی، فصیح، رائج

لائے اس بت کو التجا کرکے
کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے لائق

کفران :- ناشکری، انکار، چھپانا۔ عربی مذکر قلیل الاستعمال۔

ہے مجھ پر آپ کا بے غایت احساں
میں کر سکتا نہیں نعمت کا کفراں سخنور

قول فیصل۔ عام طور سے نعمت کے ساتھ اس کا استعمال ہے۔

کفرانِ نعمت :- نعمت کی ناشکری، نعمت سے انکار، نعمت کا چھپانا۔ فارسی فصیح، رائج۔

میری توبہ اس ہوا و ابر میں
باعث کفران نعمت ہوگی داغ

کفر آنا :- کافر ہونا، خدا کو واحد نہ ماننا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

ہونٹوں پر تری تصویر ہے سینے سے لگی
کفر آیا ترے وحشی کو نہ اسلام آیا اشرف

کفر بکنا: کافروں کی سی باتیں کرنا، دین حق کی مذمت کرنا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

کفر ٹوٹنا: ضد دور کرنا، ہٹ سے باز رہنا کوئی بات کسی کو مشکل سے منوانا، اردو، صرف فصیح، رائج۔

ہائے اس بت کو التجا کر کے
کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے
داغ لکھنوی

کفر ٹوٹنا: ۲۔ (لازم) عہد ٹوٹنا، ضد باقی نہ رہنا

خوش ہو لب میں وہ غنچے رہی ساتھ آئے میرے گھر
کفر تو ٹوٹے الٰہی اس بت مغرور کا
رضا، فرنگی محلی

کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے: کسی کے راہ پر آنے یا کسی کو کوئی بات منوا دینے پر یہ مصرع پڑھتے ہیں۔ اردو، رائج۔

کفر جوتنا: کافروں کی سی باتیں کرنا بے قاعدہ بات کرنا، غلط بات کرنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تمہارے سامنے اس نے چھری ماری آج تم انکار کر رہے ہو کہ تم وہاں موجود نہ تھے کفر جوتنے سے کیا فائدہ

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر دلفظ اول دوم زبانوں پر ہے۔

کفر سامانی: کافروں کی سی باتیں کرنا بے قاعدہ بات کرنا، غلط بات کرنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

مسلماں بن رہے ہیں کفر سامانی نہیں جاتی
دبی ذہب ہے لیکن شکل پہچانی نہیں جاتی آل رضا

کفرستان: کافروں کا ملک، فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

کعبہ کعبہ تھا اگر سجدہ گہہ عالم نہ تھا
یہ خدا خانہ تو کفرستان سے کچھ کم نہ تھا جعفری

کفر کا فتویٰ دینا: کسی کو ملحد یا کافر قرار دینا کسی کو شرعی اعتبار سے الحاد کا فتویٰ دینا اردو صرف، فصیح، رائج۔

کفر کا کلمہ بولنا، کفر کا کلمہ منہ سے نکالنا خدا و دین خدا کی شان میں گستاخی کرنا۔ کفر بکنا، ایسا کلمہ یا ایسی بات زبان پر لانا جس سے دین کی اہانت یا نافرمانی پائی جائے، بے دینی کے الفاظ زبان پر لانا۔ دین یا کسی دیوتا کی بے ادبی کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب مخزن المحاورات نے یہ معنی بھی لکھے ہیں۔ خدا یا کسی بزرگ کی بے ادبی کرنا (۲) بے ہودہ گوئی کرنا۔ (۳) شیخی کرنا، ڈینگ مارنا۔

معنی نمبر (۱) میں تو بول دیتے ہیں۔ لیکن معنی نمبر (۲) اور (۳) میں کوئی نہیں بولتا۔ صاحب نور اللغات نے اس کے معنی ڈینگ ہانکنا بھی لکھے ہیں جو کوئی نہیں بولتا۔

کفر کچہری: (کنایۃً) دہلی، بری صحبت مونث۔ وہ مصنوعی عدالت کا کھیل جو ہولی کے دنوں میں گالی گلوچ اور فحش کے ساتھ کھیلا جاتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

کفر کی بو ہونا: کفر کی جھلک پائی جانا اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع کفر کی بو تری قند میں ہے مرزا رسوا

کفر کی نقل کفر نہیں: کفر کی نقل کرنے سے کفر نہیں ہوتا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس نامہ سیاہ سے کہ میرے نامۂ عمر کی طرح تباہ ہے۔ خدا سے پناہ مانگتا ہوں کفر کی نقل کفر نہیں صاحب فرمان کے حکم سے لکھی اور بہ کراہت لکھی ہے۔ (دربار اکبری صفحہ ۲۵۱)

قول فیصل۔ نقل کفر کفر نباشد کا ترجمہ ہے جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

کفر ہونا: وحدانیت خدا کے خلاف ہونا خدا کا شریک ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نہ قیاس اور نہ عقل ان کی ٹھیک
فلسفہ کفر ہے۔ ان کے نزدیک
مرزا ادیب

کفری: بالضم۔ اردو، اسم مذکر۔ زرانی، اغلامی لوطی۔ (فرہنگ آصفیہ)

اسلامی کفری کوئی ہے شہر کا دردِ عشق
دونوں طریق میں نہیں ناکارہ درد مند میر

قول فیصل۔ یہ لفظ متروک ہے۔

کفِ سیلاب: کف دریا، جھاگ جو پانی میں سیلاب سے پیدا ہوتا ہے اردو صرف فصیح، رائج۔

ابتر پریشیاں ہوں گی کف سیلاب کی
جوش پہ ہے گریۂ بے اختیار اب کی برس
صبا لکھنوی

کفش: (بالفتح) جوتی، نعل دار جوتی۔ نعلین۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

شاید نہ پہنچے پائی تک آواز دور کی
کفشیں لیے رہے گا یہ خادم حضور کی
انیس

قول فیصل۔ آج سے پچاس سال قبل لکھنؤ کی معزز ہستیاں بالخصوص علما اس کا استعمال کرتے تھے لوہا لودر چپل اونچی ایڑی میں لگایا جاتا۔ عام طور سے زردوزی کی ہوتی تھی۔

اس کی ساخت شکل زیر پائی کے ہوتی تھی۔ اب
رواج ختم ہو گیا۔

کفش بردار:- جوتیاں اٹھانے والا۔
خدمت گزار، فارسی، فصیح، رائج۔

ایسے ہوئے ہم سے آپ بیزار اور خستہ
ہیں ہم آپ کے کفش بردار (شاہ ولدھا)

قول فیصل۔ اسی کو کفش برداری بھی کہتے ہیں
جو فصیح و رائج ہے۔

مجھے اب کفش برداری ہے منظور
رہوں گا اس سے ہرگز نہیں دور (الف لیلیٰ منظوم)

کفش پا:- (باضافت) پاؤں کی جوتی،
پاپوش، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

فاتحہ دینا ہے عاشق کا تو واجب ہے ادب
اپنے کفش پا کو رکھ لے پائے باہر زہو یا (ذوق)

کفش خانہ:- مکان اور رہنے کی جگہ
(انکساری کے محل پر)۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے
کی زبان۔

یہ گھر بھی کفش خانہ ہے آخر حضور کا
تشریف یاں بھی لایا کریں گاہ گاہ آپ

کفش دوز، کفش گر:- موچی، جوتی بنانے
والا، فارسی مذکر، (نور اللغات)

قول فیصل۔ کفش گر کوئی نہیں بولتا۔

کفش کاری ہونا:- جوتے کاری ہونا،
پٹنا، جوتے پڑنا۔ اردو، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
قلیل الاستعمال۔

کفش کن:- (بفتح اول وچہارم) مزارات
مقدسہ کی وہ جگہ جہاں لوگ جوتے اتار کے
روضے میں داخل ہوتے ہیں۔ فارسی، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔

جہاں نقش پا ہوں مرا کفش کن ہو مدفون
یہ جگہ غلام کی آقا صف نعال ہے ... (بتغش)

قول فیصل۔ اس محل پر عام طور سے کفش کن
زبانوں پر ہے۔

کفش نشین:- فارسی، تابع فعل جوتیوں
میں بیٹھنے والا۔ حاشیہ نشین۔ نہایت کم درجہ
اور کم لیاقت کا۔ ادنیٰ رتبے کا جیسے ارود ابھی
تک اہل زبانوں کے نزدیک کفش نشین ہے
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کفک:- ہاتھ کی ہتھیلی، پاؤں کا تلوا،
پاؤں کا مہندی لگا ہوا تلوا۔

ہے نافہ تا کمر گرداب بلا اور گولی ہیرے راہ میں حباب
ہے ساق بلوریں شمع ضیا، پاؤں کی کفک پھر لیتی ہے

بہادر شاہ ظفر دہلوی

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کف گلفروش:- پھول بیچنے والے کی
ہتھیلی جس میں پھول ہوں، فارسی تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔

یا شب کو دیکھتے تھے کہ ہر گوشۂ بساط
دامانِ باغبان و کفِ گلفروش ہے (غالب)

کفگیر:- (بیائے معروف) ایک آلہ کا نام
جس سے ہانڈی کے اندر سے کف اور کچھ چاول
خشک چیز نکالتے ہیں۔ فارسی مذکر، فصیح،
رائج۔

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ مونث ہی بولتے ہیں۔

کفگیرہ:- سوراخدار کفچہ جو حلوائیوں کے
پاس ہوتا ہے۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کفگیرا ہو جانا:- گھوڑے کا سم پھٹ
جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ممکن ہے کہ سلوتریوں کی اصطلاح
ہو جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کفل:- (بفتحتین) آدمی اور حیوان کے
سرین، عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

علی ہٰذا۔ اسد فوج غیر ساحران یہ مرکب کوہ
کفل، کوہ سرین پر سوار ... ظاہر ہوا۔
(طلسم ہوش ربا)

کف لانا، کف لے آنا:- غصے میں
تھوک اڑانا۔ جلد غصہ آنا۔ انتہائی غصے
میں منہ میں کافی تعداد میں تھوک جمع ہو جانا۔
اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دیکھے زاہد ترے ابرو کو اگر وقت نماز
لا کے کیا کیا نہ وہ بیچے خم محراب کے کف (ظفر)

کف لسان:- (کف بمعنی روکنا، لسان
بمعنی زبان) دوسرے کی بدگوئی سے زبان کو
روکنا۔ غیبت سے باز رہنا۔ عربی الفاظ
فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل
الاستعمال۔

کف لسان ہو اگر منقبتوں سے تری
برج ثریا سے صاف گر پڑیں دُرِ عدن (منیر)

کف مار:- سانپ کا کف۔ فارسی، مذکر
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بخشش اس موج سے تاب میں تاثیر اور کی ہے
اسی اکسیر میں تاثیر کف مار کی ہے (ناظم)

کف مرجاں:- مرجان کی شاخیں جو
پنجے کی شکل کی ہوتی ہیں۔ فارسی مونث۔
(نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کفن: بفتحتین، وہ کپڑا جس میں میت کو لپیٹتے ہیں - عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

شب ہوگئی تلوار کے بجوانے میں تم کو
رکھا ہے کفن صبح سے تیار کسی کا — تعشق

قول فیصل۔ کفن تیار ہونے کے معنی، کفن بیونت جانا کے ہیں جیسا کہ تعشق کے شعر میں ہے۔ کفن کے ہلکے ہونے کے معنی یہ ہیں کہ کسی قسم کا وزن نہ ہو بہت سبک ہو جیسا کہ داغ کا شعر ہے۔

ڈال دے سایہ اپنے آنچل کا
ناتواں ہوں کفن بھی ہو ہلکا — داغ

کفن بھاری ہونا بھی زبان کا صرف ہے جس کے معنی بیش قیمت کفن کے ہیں جیسا کہ پیارے صاحب رشید کا شعر ہے۔

مجھ کو منظور ہے مرنے پہ سبکباری ہو
اور احباب کو ہے فکر کفن بھاری ہو — رشید لکھنوی

کفنانا: کفن کو بیونت کے حسب دستور مردے کو پہنانا - اردو صرف، فصیح، رائج۔

اب تو اٹھوانے کو تابوت آئیے
لوگ مردے کو مرے کفنا چکے — اسیر

کفنانا دفنانا: - مردے کی تجہیز و تکفین کرنا دفن و کفن کا انتظام کرنا - اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف - تم مدہوشی کے عالم میں ہو باپ کا برا عالم ہے تم نے کفنانے دفنانے کا بھی کوئی انتظام پہلے سے کر رکھا ہے؟

کفن باندھنا: - جان جوکھوں میں ڈالنا جان کو معرض خطر میں ڈالنا، مرنے کو تیار ہونا سر ہتھیلی پر رکھنا، کورا سفید کپڑا بطور دستار سر سے لپیٹ کے لڑائی پر اس ارادے سے جانا کہ اب زندہ واپس نہیں آئیں گے فعل متعدی (فرہنگ آصفیہ)

آج واں تیغ و کفن باندھے ہوئے جاتا ہوں میں
عذر میرے قتل کرنے میں وہ اب لاویں گے کیا — غالب

قول فیصل - عام طور سے سر سے کفن باندھنا زبانوں پر ہے۔

کفن بردوش: - موت پر آمادہ، مرنے کے لئے تیار، جان پر کھیلے ہوئے - فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

دیکھیں کس کس کی لکھی ہے موت اس کے ہاتھ سے
آج شوق قتل میں ہر اک کفن بر دوش ہے — منیر لکھنوی

کفن بگڑنا: - کفن کا خراب ہونا، کفن کا اصلی حالت پر نہ رہنا، کفن میلا ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف - کیا زمانہ ہے کہ صاحبزادے رنگ رلیوں میں پڑ گئے - ابھی باپ کا کفن بھی نہ بگڑا ہوگا۔

قول فیصل - آتش نے "تار کفن بگڑا" نظم کیا ہے۔ جو بہر حال فصیح ہے۔

امانت کی طرح رکھا زمیں نے روز محشر تک
نہ اک مو کم ہوا اپنا نہ اک تار کفن بگڑا

کفن پر اٹھنا: - اردو فعل متعدی۔ کفن کی مد میں صرف ہونا، ایک قسم کی قسم - اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف - تم سمجھتے ہو کہ میرے پاس روپے ہیں اس لئے برابر تقاضا کر رہے ہو ایک پیسہ بھی ہو تو کفن پر اٹھے۔

کفن پوشی: - کفن پہنانا، کفن میں چھپانا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

زندگی بھر میں رہا جامہ عریانی میں
مرگ کے بعد ہے کیا کام کفن پوشی سے — امیر مینائی

قول فیصل۔ تعشق نے کفن پوش، استعمال کیا ہے جو فصیح و رائج ہے۔

دریا میں گر کے ڈوبتے گھبرا کے سپاہی
تھا ماہ کفن پوش تو زرہ پوش تھی ماہی — تعشق

کفن پھاڑ کے: - (کنایۃً) بیتاب ہو کر بہت گھبراہٹ کی حالت میں، بے تحاشا - اردو صرف، فصیح، رائج۔

جوش وحشت میں نکل بھاگے کفن تک پھاڑ کر
یعنی جیتے ہی رہے مر کر ہمارے ہاتھ پاؤں — ناسخ

کفن پھاڑ کے اٹھنا: - اردو فعل لازم، مردوں کا زندہ ہونا، مردوں کا کسی عجیب بات کے سبب قبر سے نکل کھڑا ہونا، قیامت سمجھ کر مردوں کا اٹھ کھڑا ہونا - اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

کفن کو پھاڑ کر کیوں کر نہ اٹھیں گور سے مردے
کہ یہ بوٹا سا قد اس کا قیامت کی نشانی ہے — مصحفی

کفن پھاڑ کے بولنا: - اردو فعل متعدی، باواز مہیب بولنا، اس طرح چیخ کر بولنا کہ دوسرا ڈر یا دہل جائے، کسی عجیب یا خوفناک بات پر نہایت بے تاب و مضطرب ہو کر بولنا، ضبط سخن نہ کر سکنا، دفعتہ بول اٹھنا یا چیخ مارنا - جیسے کوئی جاتا تھا جو اس طرح کفن پھاڑ کر بولے اگر کوئی شخص سوتے سوتے بول اٹھتا ہے تو مذاقاً اس کی نسبت بولا کرتے ہیں۔ (مخزن المحاورات)

پیر ہو کر جو ہوا شیخ مرید اطفال
مردے سب بولے کفن پھاڑ قیامت آئی — عزلت

قول فیصل۔ عوام اور عورتیں بولتی ہیں۔ صاحب فرہنگ اثر نے کفن پھاڑ کے چیخنا بھی لکھا ہے جو عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

کفن پھاڑ کے نکلنا:۔ بے تحاشا نکلنا، بے قابو ہو کے نکلنا، گھبرا کے نکلنا۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان

یہ وہ غزل ہے جنوں زا کہ سنتے ہی
سودا کفن کو پھاڑ کے نکلے مزار سے — ناسخ

کفن پہنا:۔ کفن پوشی ہونا، کفنایا جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کہیں شادی کہیں غم طرفہ دنیا کی دو رنگی ہے
پہنتا ہے کفن کوئی، کوئی کپڑے بدلتا ہے — اسیر

کفن پہنانا:۔ کفن میں لپیٹنا، کفن پوش کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

میری قسمت گور میں بھیجے جو پہنا کر کفن
میں یہی سمجھوں مجھے خلعت ہوا جاگیر کا — بحر

کفن چور:۔ قبر کھود کر مردے کا کفن چرانے والا۔ کفن کھسوٹ۔ اردو مصدر متروک

آتش عشق سے ہے گرم یہ مردہ میرا
اس میں آتے ہوئے جلتے ہیں کفن چور کے پر — رشک

قول فیصل۔ کسی زمانے میں لکھنؤ اور دہلی میں یہ مصدر تھا۔ مثال میں مصحفی کا شعر ہے

مردے پہ بھی یہ دیکھ نہیں سکتی ہے کفن
خست سے زمانے کی ہوئی خلق کفن چور

کفن چور:۔ (کنایتہً) شریر، بے رحم اسم مذکر۔ کفن دزد، گورکن، وہ چور جو قبر کھود کے مردے کا کفن چرا لیا کرتا ہے (۲) صفت (بازاری) بد ذات، ملعون، شریر، حرامزادہ، ظالم، سنگدل، بے رحم (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ معنی نمبر ۲ میں کوئی نہیں بولتا۔

کفن دفن:۔ (دفن بفتحتین) تجہیز و تکفین مردے کا دفن و کفن۔ اردو، مذکر عوام اور عورتوں کی زبان۔

جملہ مصرف۔ مرا تو ایسا کہ گور گڑھا کفن دفن تو در کنار ملتانی کے واسطے آدھی کی کوڑیاں بھی گھر میں نہ تھیں۔ (طلسم ہوش ربا)

کفن دینا:۔ کفنانا، کفن میں چھپانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اے آسماں کفن کے دینے میں دیر کیا ہے
قسمت کے لکھے ہیں تو شام و سحر نہ کرنا — آتش

کفن سر سے باندھنا:۔ جان کو جوکھوں میں ڈالنا، سر ہتھیلی پہ رکھنا، جان پر کھیلنا اپنی زندگی کو معرض خطر میں ڈالنا، اجل کا مقابلہ کرنا، مرنے کو تیار رہنا، موت کا سامنا کرنا۔ اردو فعل متعدی، فصیح، رائج۔

سمجھ کر موج دریائے فنا کو خنجر براں
کفن مثل حباب آئے تھے ہم سر سے باندھا — ذوق

قول فیصل۔ عوام اسی محل پر کفن سر سے لپیٹنا بھی بول دیتے ہیں اور کفن سر سے باندھے پھرنا بھی زبانوں پر ہے۔

کفن سینا:۔ کفن حسب دستور بیونتنا اور بیونت کے سینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

سئے جاتے ہیں کفن آپ کے دیوانوں کے
تار دامن کے ہیں ٹکڑے ہیں گریبانوں کے — رشید لکھنوی

کفن کاٹھی کرنا:۔ اردو فعل متعدی۔ (ہندو) گور گڑھا کرنا، تجہیز و تکفین کرنا، کفنانا دفنانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کفن کا چونگا کرنا:۔ مرتے مرتے کچھ لے مرنا حریص و خود غرض ہونا۔ اردو مصدر قریب بمتروک

"آخر رنڈی تھی نا کفن کا چونگا کیا۔"
امراؤ جان ادا (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

کفن کمر سے باندھنا:۔ مرنے کو تیار رہنا، جان دینے پر آمادہ رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہم اس دنیائے فانی میں جو آمادہ ہیں مرنے پر
کمر سے اپنی باندھے رہتے ہیں ہر دم کفن اپنا — فصاحت

کفن کو کوڑی نہیں:۔ ایک پائی نہیں انتہائی مفلسی کے محل پر۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان

نہیں کوڑی یہاں کفن کو بھی
اس پہ ہے تو جو بڑی اسامی ہو — داغ

کفن کو لگے:۔ ایک قسم کا کوسنا، کفن پہ صرف ہو۔ اردو مصدر عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

جنوں میں پیرہن اپنا اڑا چکے پرزے
جو ایک تار بھی باقی ہو تو کفن کو لگے — رند

قول فیصل۔ عورتیں زیادہ تر اس محل پر کفن کو کام آئے بولتی ہیں۔

جنوں لباس میں میرے بدن کو کام آئے
خدا جو دے بھی مجھے تو کفن کے کام آئے — شوق

کفن کھسوٹ:۔ قبر کھود کے کفن چرانے والا اردو، مذکر، عوام کی زبان۔

بدرنگی کا تو مرنے پہ غم نہیں لیکن
کفن کھسوٹ سے شرمندگی ہوئی افسوس — شاد

کفن کھسوٹ : ۔ آدمیوں کا مال کھا جانے والا ۔ (نوراللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کفن کے چیتھڑے کو محتاج ہونا :۔ مفلس و نادار ہونا، انتہائی غربت ۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

محل صرف ۔ دونوں کے گھروں پر اس وقت بادشاہی پہرے بیٹھ گئے اور مال خانے مقفل ہو گئے ۔ ان کے مردے کفن کے چیتھڑے کو محتاج تھے۔ (دربار اکبری صفحہ ۴۶۱)

کفن کے لئے اٹھا رکھنا :۔ کفن کے لئے پس انداز کرنا، کفن کے لئے جمع کرنا ۔ اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

جان دیتے ہیں سب سخن کے لئے
کیا اٹھا رکھا ہے کفن کے لئے ۔ شوق

کفن ملنا :۔ کفن دیا جانا، کفن پانا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اجل ہو مہرباں دشمن کے بدلے
کفن مجھ کو ملے دامن کے بدلے ۔ تسلیم
(شام غریباں)

کفن میلا نہ ہونا :۔ (کنایۃً) مرے ہوئے کو تھوڑے دن گزرنا ۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

نکالا قتل سے تو کرے ہے سجن سنو نہ
میلا نہیں ہوا ہے ہمارا کفن ہنوز ۔ سودا

کفن نصیب نہ ہو :۔ ایک قسم کی بددعا ہے گور و کفن رہے، کفن نہ ملے ۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

مجھے تو ہوئی روسیاہی نصیب
کفن ہو نہ اس کو الٰہی نصیب ۔ شفق قدوائی

کفنی : ۔ (بفتحتین) ایک قسم کا فقیروں کا جامہ ۔ فارسی مؤنث، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کہہ دو نہ اترا جانے سے باہر ہو بادشاہ
خلعت کا لطف ہے کفنی میں فقیر کو ۔ اکبر

کفنی : ۔ عربی اسم مؤنث،

(۱) وہ کپڑا جو مردے کو گلے میں تکفین کے وقت ڈالتے۔

(۲) وہ کپڑا جسے درمیان سے پھاڑ کر فقرا گلے میں ڈال لیتے ہیں ۔ ایک قسم کا فقیروں کا جامہ، نیز وہ کپڑا جو بچے کے پیدا ہوتے ہی اس خیال سے اس کے گلے میں ڈالتے ہیں کہ وہ دیر تک زندہ رہے ۔ گر درویش اس سے مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوا سے مراد لیتے ہیں اور زندگی کے ساتھ موت کو وابستہ سمجھتے ہیں ؎

کہہ دو نہ انتے جانے سے باہر ہوں بادشاہ
خلعت کا لطف ہے کفنی میں فقیر کو ۔ اکبر

یہ اس کی قبر ہے جو آخر شد نی ہے
ہوتے ہی تو لو جو گلے میں کفنی ہے ۔ عارف

(جو لوگ اس لفظ کو اردو خیال کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں ۔ البتہ یائے نسبت لگا کر فارسی ڈھنگ پر لیا اور اپنے اشعار میں برابر باندھا ہے ۔ مظفر الدین، فطرت، میر احمد فائق کے اشعار میں ٹیک چند بہار کی مصطلحات میں دیکھو ۔ اگر یوں کہیں کہ سکون فا کے سبب اردو کہتے ہیں تو بھی غلط ہے کیوں کہ اردو شعرا نے بھی فائے متحرک کے ساتھ باندھا ہے ۔ البتہ عوام الناس یا مستورات بسکون فا بولتی ہیں ۔ لیکن اگر حرف بالسکون فا بھی تسلیم کیا جائے تو بھی فارسی والوں کا تصرف جیسا کفن میں ہوا ہے یہاں بھی اسی قاعدے سے ہو سکتا ہے ۔ کیوں کہ اردو والوں میں کسی نے آج تک کفنی بسکون فا نہ باندھا، اور نہ زبان سے نکالا ہے ۔) (فرہنگ آصفیہ)

یہاں دل میں یہ آتی ہے سن اے وزیر
کہ ہو جاؤں کفنی پہن کر فقیر ۔ شوق

قول فیصل ۔ کفنی بسکون فا بہر حال اردو ہے۔

کفنی : ۔ (بفتحتین) وہ بے آستین کا کرتا جو نو زائیدہ بچے کو پہناتے ہیں اور مردے کے گلے میں بھی پہناتے ہیں ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ملی جو وقت ولادت لباس میں کفنی
ہوئی فلک کو بھی سے مرے کفن کی تلاش ۔ رشک

کفو : ۔ (بضمتین) مانند، جیسا، برابر کا، ایک پایہ کا، ایک ذات کا، ہم نسبت، ہم قوم ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مجھ سا عاشق نہ وہ کبھی ہوگا
غیر کیونکر مرا کفو ہوگا ۔ قدر

قول فیصل ۔ بعض اول بھی صحیح اور فصیح ہے عام طور سے تعلیم یافتہ طبقہ اسی طرح بولتا ہے۔

کفیل : ۔ ذمہ دار ۔ عربی صفت (نوراللغات) ضامن، ذمہ دار، کسی چیز کی ضمانت دینے والا، مواخذہ دار، جواب دہ، کوئی کام اپنے اوپر لینے یا قبول کرنے والا، اول، پرخالی، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے کفالت کرنے والے کے معنی اور مدد کرنے والا کے معنی میں عام طور

سے زبانوں پر ہے۔

امان وامن صغیر و کبیر خستہ بیدی
کفیل دعقدہ کشا دست گیر خستہ بیدی عشق

کفیل ہونا:۔ ذمہ دار ہونا، مددگار، کفالت کرنے والا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

بچپن میں کیا خدا نے دیئے زہے جلیل
شبیر سے بزرگ کے دونوں ہوئے کفیل تعشق

ککا:۔ (بفتح اول و دوم مشدد) خالہ، اردو بچوں کی زبان۔

قول فیصل۔ کچھ عرصے سے بچے اپنی خالہ کو ککا کہنے لگے ہیں۔ ابھی اس لفظ کو عمومیت حاصل نہیں ہوئی ہے۔ اہل ہنود چچا کو ککا کہتے ہیں۔

ککا:۔ (س) اسم مذکر۔ (۱) سورج۔ برہما وشنو۔ کام، خواہش نفسانی۔ اگنی۔ آگ، دایو۔ ہوا۔ پون۔ یم۔ موت۔ آتما۔ روح۔ راجہ۔ بادشاہ، مور۔ طاؤس۔ تن۔ دل۔ سر، جسم، کال، وقت، دھن، دولت شبد، آواز۔ پرکاش، ظہور۔ ہوشیار، پانی۔ سکھ، بال،

(۲) حرف صحیح کا پہلا حرف (ک) حرف تہجی کی مشق۔

(۳) وہ سکھوں کی علامت کے پہچاننے کی آواز جو ککا حرف سے شروع ہوتے ہیں۔ جیسے کاچھا کیس۔ کڑا۔ اسی وجہ سے سکھوں کو ککے اور کھکے بھی کہتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو سے ان معنی کا تعلق نہیں ہے۔

ککرالی:۔ کنکھ بغلی، بال، پیپ، مواد) بغل کا پھوڑا۔ ہندی مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ککر گھنٹ:۔ (کنایۃً) بہت مجمعہ اور مزاحمت ہے۔ عام بازاری زبان۔

(مصطلحات و محاورات منیر)

قول فیصل۔ کسی کے ساتھ عوام بول دیتے ہیں چونکہ کتا کتیا جب جفت ہو جاتے ہیں تو ایک کا دوسرے سے کچھ دیر تک چھوٹنا دشوار ہو جاتا ہے اسی لحاظ سے ان معنی میں بولنے لگے۔

ککرم:۔ ہندی۔ فعل بد، کار شنیع، پاپ گناہ، جرم۔ چھنالا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ککرمی:۔ (ہ) صفت، بدکار، زانی پاپی کلجھن (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ککرمتا:۔ (ککر بفتحتین متا بضم اول و تشدید دوم) ایک قسم کا چھوٹا چھتری نما درخت جو کھیر لیول اور چھپر مل اور سیلن کے مقامات پر پایا جاتا ہے۔ اردو، رائج۔

قول فیصل۔ ککر بفتحتین کتے کو کہتے ہیں۔ متا بضم اول و تشدید دوم، موت سے بنا ہے عوام میں مشہور یہ ہے کہ کتا جہاں پر موت دیتا ہے اس کے اثر سے یہ درخت پیدا ہو جاتا ہے۔

ککرونده:۔ (بالفتح و فتح را و نون غنہ) ایک قسم کی گھاس جس کے چوڑے پتے ہوتے ہیں اور دوا کے کام آتی ہے۔ اردو، رائج۔

ککڑ:۔ ایک قسم کا پینے کا تمباکو جو بھر بھرا بنایا جاتا ہے اور جس میں خشک تمباکو اور شیرہ دونوں باہم ملے ہوتے ہیں۔ اردو مذکر، قریب بمتروک۔

سبک کہو نہ آہ عاشق شیدا کو بے مدد !
اگر کی بو دھواں دیتا ہے اس قلیان کے ککڑ کا
جواہر آتش

قول فیصل۔ مٹی کے بڑے اور لمبے نیچے کے حقے اور ادنیٰ بیٹھے یا حقیر آدمی کو بھی کہتے ہیں جیسے حاجی ککڑ والی میاں کے بڑے حقے کو ککڑ کا حقہ کہتے ہیں۔

ککڑ:۔ مرغ خانگی، ہندی مذکر، مرغ۔ مرغا، خروس۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ککڑ باز:۔ بہت زیادہ حقہ پینے والا آدمی اردو، صفت، عوام کی زبان، قریب بمتروک۔

ککڑ خانہ:۔ وہ جگہ جہاں عام لوگ بیٹھ کے حقہ پیتے ہیں۔ اردو صرف، قریب بمتروک (مخزن المحاورات)

ککڑ کا دم:۔ (۱) اسم مذکر، حقہ مخصوص کا کش، بڑے حقے کا گھونٹ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ قریب بمتروک ہے۔

ککڑ کا حقہ:۔ مٹی کا حقہ۔ (عجائب اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

ککڑ والا:۔ وہ آدمی جو بازار میں بازاری لوگوں اور راہ گیروں کو حقہ پلاتا ہے۔

(ککڑ ایک قسم کا پینے کا تمباکو ہوتا ہے جو گیلا اور سوکھا ملا کر بناتے ہیں۔) مخزن المحاورات

مجازاً ذلیل و خوار آدمی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر سائی بولتے ہیں اور مونث کے لئے سائن۔

ککڑدل کول:۔ مرغے کی اذان

اردو صرف، رائج۔

مرغ کی بسبکے بھر توکر دل کوں نظر
ہوگیا ابر سخ ہجر سے محشر دل (قران السعدین)

ککڑی:۔ ایک قسم کی کھانے اور پکانے کی ترکاری جو لمبی اور حلقہ دار ہوتی ہے۔ مزاجاً دوسرے درجے میں سرد و تر ہے۔ اردو، رائج۔

محل صرف۔ ہم سے سنیے ہمارے کھیت میں بیٹھا تھا۔ مولی چرائی، ککڑی چرائی، کدال چرائی۔
(فسانۂ آزاد)

کُکڑی:۔ ککی پیش، سوت کی چھلی یا لڑھا جوار کی چھلی یا بھٹہ، ایک قسم کی ترکاری، اردو، مونث۔ (عجائب اللغات)

(۱) سوت کی بیضوی پھنک، اینٹی، کچے سوت کی لچھی جو تکلے کے دشیلے سے بنائی جاتی ہے۔ انٹی، کرّیہ کبّہ، ڈبیچی۔
(۲) مکئی کا بھٹا۔
(۳) مرغی، ماکیاں۔
(۴) اکھ کا ڈوڈا، مدار کا پھل۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ککڑی کا چور:۔ ادنیٰ چور، چھوٹی چیزیں چرانے والا۔ اردو مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ککڑی کا چور باندھا جانا:۔ ادنیٰ قصور پر بڑی سزا ملنا۔ اندھیر ہونا۔ اردو صرف۔

باندھا جاتا ہے چور ککڑی کا
مارا جاتا ہے دزد لکڑی کا (سودا)

قول فیصل۔ یہ صرف قریب بمتروک ہے۔

ککڑی کھیرا کرنا:۔ نہایت بے قدر سمجھ کر کوسنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

سن میاں ہم کو جو تو کرتا ہے ککڑی کھیرا
کوسنا ہر گھڑی ہر آن کا ہوتا ہے برا
(نظیر اکبرآبادی)

(فقرہ) میرے بچوں کو ککڑی کھیرا کر رکھا ہے۔۔ (چوں کہ ککڑی اور کھیرا ایسی ارزاں اور کم قدر ترکاری ہے کہ اس کے توڑنے پھینکنے میں آدمی کو ذرا درد نہیں آتا پس اس وجہ سے انسانوں کو ککڑی اور کھیرے کے برابر ادنیٰ اور حقیر سمجھ کر کوسنے کو کہنے لگے ہمارے نئے محاورہ داں نے اس کی وجہ تسمیہ میں سخت غلطی کی ہے) (فرہنگ آصفیہ)

(جس طرح ککڑی آسانی سے اور جلد ٹوٹ جاتی ہے اسی طرح آدمی کو ذرا سی بات میں کوسں ڈالنا) (مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ زیادہ تر اس محل پر کھیرا ککڑی کرنا، بولتے ہیں۔

ککڑی کے چور کو گردن نہیں مارتے:۔ ادنیٰ قصور پر بڑی سزا نہیں دیتے

ٹوٹی کلائی اب کرد مو تعدمت شور کو
گردن کوئی نہ مارے گا ککڑی کے چور کو (ظفر شاہ)
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ قریب بمتروک ہے

ککڑی کے چور کا خون نہیں کرتے:۔ ککڑی کے چور کو سزائے موت نہیں دیتے اردو صرف، قریب بمتروک۔

ککڑی کے چور کا نہیں کرتا ہے کوئی خوں
بندی کے چور پر کیا تم نے ستم غلط (جان صاحب)

ککڑی کے چور کو کوئی کٹاری سے نہیں مارتا:۔ ککڑی کے چور کو کوئی زخمی نہیں کرتا، کوئی سزائے سخت نہیں دیتا۔ اردو صرف، قریب بمتروک۔

محل صرف۔ کچھ حیلہ کرکے لوح محفوظ ان کے گلے سے اتروا لیجیے چپکے چپکے سحر کرکے سردار و عیار دونوں کو بیہوش کیجیے۔ آپ کا کیا کریں گے۔ ککڑی کے چور کو کوئی کٹار نہیں مارتا۔
(طلسم ہوش ربا)

ککڑی ہو جانا:۔ سمٹ کر ذرا سا ہو جانا۔ سکڑ کر یا اینٹھ کر ذرا سا ہو جانا۔
(مخزن المحاورات)

محل صرف۔ وہ چار دن میں سوکھ کر ککڑی ہو گیا

قول فیصل۔ اب اس محل پر ککڑی کی جگہ ککڑی بولتے ہیں۔

ککھوری، ککھوری:۔ بغل کا پھوڑا، ککرالی، کھرالی، ہندی، مونث، عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ککھیانا:۔ (۱) بندر کا چلانا، (۲) ریچھنا، جگھاڑنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں

ککیرا:۔ ایک قسم کا پان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ لکھنؤ میں بغیر اضافۂ الف بولتے ہیں۔ مؤلف کے نزدیک پان کی ایک قسم ضرور ہے۔ لیکن عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کگارا:۔ دریا کا کنارا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ع پاؤں ساحل پہ دھرا تھا کہ کگارا ٹوٹا (آرزو لکھنوی)

کگارا :- کگر، کنارہ، حاشیہ، اردو صرف، غیر فصیح، راسخ۔

ہم ان کی چشم مست کو ساغر تو مان لیں
لیکن ہمیں کلام ذرا سا کگر میں ہے
ظریف لکھنوی

کگار (۲) کگر سلامی دار چھت کے اوپر کا کنارہ باڑھ، دھار۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں۔ بمعنی دریا کا اونچا کنارہ۔ (دفقرہ) کگارہ ٹوٹ رہا ہے۔ کگارا کگر سے بالکل مختلف ہے کگر کسی چیز کا کنارہ ہے اور بس اسے دھار یا باڑھ سے کوئی تعلق نہیں۔ مؤلف فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

ع پاؤں ساحل پہ دھرا تھا کہ کگارا ٹوٹا　آرزو

کگھا :- (بالفتح رفتح کاف، فارسی ملحوظ الہامشدد) ردیبیہ، اردو: صرف، بازاری زبان۔

قول فیصل۔ جولاہا کپڑا بننے والوں میں بانس کی جیتی کوڑیاں ہوتی ہیں ان میں ایک ایک جنہر بہرہ بڑا بھی ہوتا ہے۔ اس کو کگھا کہتے ہیں جو جولاہوں کی خاص اصطلاح ہے۔

کل (۱) (بالفتح) مشین، اردو صرف، مونث، راسخ۔

تنتر، جنتر، مشین۔ کام کرنے کا آلہ، اوزار، کام کرنے کی پتلی وہ کام کا آلہ جو آدمی کا کام دے۔ جیسے "کپڑا سینے کی کل، برف کی کل، روئی کی کل، سینے کی کل، وغیرہ۔ (ف۔آ)

ہے یہ جز تقبیل میں استاد
کر چکے ہیں بہت کلیں ایجاد　نظم طباطبائی

کل (۲) (بالفتح) پنجرے کا وہ خانہ جس میں پرندوں کے پکڑنے کے لیے ٹھٹھنی لگی ہوتی ہے اور وہ حرکت کے ساتھ بند ہو جاتی ہے۔ اردو راسخ۔

کل (۳) (کنایۃ) وہ چیز جس سے دوسرا تابو ہو جائے، دکھتی رگ، اردو صرف، راسخ۔

اس کے کل پرزے یوں بدقدرت میں ہیں جیسے پتلی
سبب جنبش ہر تار اٹھے اور بیٹھے　نظیر

کل (۴) حکمت عملی ہر چیز کی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کل (۵) آرام چین، اردو مونث، فصیح، راسخ

کسی کروٹ سے کل نہیں آتی
نہیں آتی اجل نہیں آتی　داغ

کیا کہیں اے ہمنشیں ہیں آج کیوں بے کل سے ہم
جن سے کل تھی جان کر ان سے جدا ہیں کل سے ہم
ظفر شاہ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔

کل (۶) پہلو، ڈھب طور، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

(فقرہ) اونٹ رے اونٹ تری کون سی کل سیدھی۔

محل استعمال۔ نہ جانے اسے کون سی ایسی تکلیف ہے کہ کسی کل قرار نہیں آتا۔ ہر وقت مچھلی کی طرح تڑپتا رہتا ہے۔

کل (۷) گزرا ہوا دن، آنے والا دن اردو مونث، فصیح، راسخ۔

کل جہاں سے اٹھا لائے تھے احباب مجھے
لے چلا آج وہیں پھر دل بیتاب مجھے　ذوق

کل (۸) (کنایۃ) روز قیامت، روز محشر، اردو صرف، فصیح، راسخ۔

کیوں گنہ لیتے ہیں تھوڑی سی پلانے والے
کل ملے کوثر اسے آج جو دے خم مجھ کو　داغ

رکل :- گونسا مکا، ہندی مذکر، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کُل (۱) (بالضم) سب پورا، عربی، صفت فصیح، راسخ۔

کانٹے میں سیل جوہ گل دیکھتا ہے تو
ہر جز میں تجلی کل دیکھتا ہے تو　جوش

قول فیصل۔ عربی میں بہ تشدید لام ہے۔

کل (۲) خدائے تعالیٰ جو مطلق واحد ہے۔ اصطلاح صوفیہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کل (۳) صوفیوں کی اصطلاح میں واحد مطلق۔ چونکہ حق تعالیٰ باعتبار وحدت ذات الہیت جامع اسمائے مجموعہ ہے اس وجہ سے اس کا یہ نام بھی ہے۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کل (۴) ہر، ہر ایک، سب، عربی، فصیح، راسخ۔

محل استعمال۔ آج کل دس مزدوروں نے دن بھر کام کیا جن کو دو روپیہ یومیہ کے حساب سے بیس روپیہ دیئے گئے۔

(فقرہ) کل آدمیوں کو دو دو روپے دیئے گئے
(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے یوں لکھا ہے۔ "کل ہر، ہر ایک،

جیسے کل آدمیوں کو دو دو روپے دیئے۔ (دیا)

کُلُّ شَیءٍ یَرجِعُ اِلیٰ اَصلِہ ۔ یعنی ہر شے اپنے اصل کی طرف رجوع کرتی ہے۔

(لطائف اللغات والے نے لکھا ہے کہ یہ لفظ مفرد ہے مگر جمع کے معنوں میں آتا ہے۔)

کل ہ‍ش‍ے ، صرف ، فقط ، بس ، اردو صرف فصیح ، رائج۔

ڈھونڈھیں نہ رخت تن کو نکیرین قبر میں
کل ایک تار تھا جو شریک کفن ہوا — منیر

کُل ہ‍ل‍ے (س) اسم مذکر ، خاندان ، قبادہ ، خانوادہ ، بنس گھرانا ، کنبہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کُل ہ‍ر‍ے جات ، ذات ، برن ، قوم۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو دان طبقہ نہیں بولتا۔

کَلّا ہ‍ا‍ے (بفتح اول وتشدید دوم) ایک حرف جو پچھلے کلام کی رد کے لیے آتا ہے۔ کبھی نہیں ایسا نہیں۔ عربی ، رائج۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے ہاں حاشا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے حاشا و کلا میں نے آپ کے روپے نہیں چرائے۔ آپ بیکار الزام دیتے ہیں۔

کَلّا ہ‍ل‍ے درخت کی کونپل ، درخت کا وہ چھوٹا جز جو بڑھ کر شاخ اور ٹہنے کی شکل اختیار کرتا ہے اردو مونث ، فصیح ، رائج۔

نخل قامت میں کلے پھوٹتے ہیں
نئے جوبن ترے ابھرتے ہیں — قدر

کَلّا ہ‍ل‍ے (فارسی کلہ) جبڑا ، گال ، اردو مذکر فصیح ، رائج۔

گر شاعری یہی ہے دو عزیز تو کیا ہوا اک دن
پاپڑ یہیں کھا کے یہ تڑوا دے گا یہ کلا — سودا

قول فیصل۔ بھیڑ بکری وغیرہ کی سری کو بھی کلا کہتے ہیں۔

کَلّا ہ‍م‍ے (بفتح اول وتشدید دوم) لیمپ اور لالٹین کا وہ حصہ جس میں بتی لگاتے ہیں اردو ، رائج۔

محل صرف۔ رات کو لالٹین بھڑک رہی تھی آج اس کا کلا ٹھیک کرا دو۔ ورنہ رات کو پھر بھڑکے گی۔

کَلّا ہ‍ش‍ے بدزبانی ، زبان درازی ، اردو ، عورتوں کی زبان

(مصنف) اس کے کلے سے سب ڈرتے ہیں
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عورتیں بہت کم کے ساتھ بول دیتی ہیں۔

لب ہلانے کی بھی غصے میں نہیں تاب مجھے
بدزباں لیتا ہے کلے کے تلے داب مجھے — صابر

عام طور سے عورتیں اس عورت کے لیے جو بلند آواز کے ساتھ زبان درازی کرتی ہے اس کو کلا دراز کہتی ہیں۔

کُلّا :۔ کُلّی۔ ہندو دیہاتیوں کی

محل صرف۔ سویرے سویرے کہہ رہے ہو کہ ساتھ چلو ہم نے ابھی تک کلا دتون بھی نہیں کیا نہ کُلی کی ، کیوں کر ساتھ چلوں۔

کَلّا ہ‍ل‍ے (بفتحتین) نٹ کی وہ حرکت جس میں وہ سر نیچا کر کے ٹانگیں اوپر کر لیتا ہے۔ اردو ، دہلی کی زبان۔

جوٹ کھا کر لگے کہنے کہ اگر ایسی ہی
ہر کلا کھیلنی تجھ کو تو کسی نٹ سے لپٹ

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ یہاں پر قلا کہتے ہیں۔

کَلا ہ‍ل‍ے (س) اسم مونث ، بہت چھوٹا حصہ ذرے کا آٹھواں حصہ۔

اس میں تیری کلا بھی رکھی ہے
یا لگا تو نہ ہم سے نادانِ تھا ، (قران السعدین)

کَلا ہ‍س‍ے گن ہنر ، فن ، گانے ، بجانے کے جو سولہ فن۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کَلا ہ‍ک‍ے (بفتح اول ودوم) کرامت ، معجزہ ، اردو مذکر۔

جب وہ آتی تھی ہائے کوئی کلا
تھا غضب وہ بدار مرگ ترا — (بہشت گلزار)

کَلا ہ‍ش‍ے وقت کی تقسیم کا آٹھواں حصہ درجے کا (۱/۶۰) ساٹھواں حصہ۔ یعنی ایک منٹ یا دقیقہ۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلا بازی :۔ اردو۔ اسم مونث ، معلق زدن کا ترجمہ ، ڈھینکلی ، وہ حرکت جو سر کو نیچے اور پاؤں کو اوپر کر کے نٹ لوگ کیا کرتے ہیں اردو والے اسے قلا بازی زیادہ بولتے ہیں۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر قلا بازی بولتے ہیں۔

کلا بازی کھانا :۔ اردو ، فعل متعدی ڈھینکلی کھانا۔ نٹ کی طرح سر نیچے اور ٹانگیں اوپر کر کے لوٹنا۔ بچے کا مچلنا۔ پٹخنیاں کھانا۔ لوٹنیاں لینا۔ لوٹا لوٹا پھرنا۔
(نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ "قلابازی کھانا" بولتے ہیں۔

کلابتو :- (بفتح اول و دوم و ضم سوم چہارم مضموم بجیم مشدد و واؤ معروف) ترکی لفظ (کلابتون سے بگڑا ہوا) چاندی یا سونے کا تار جو ریشم یا سوت کے دوڑے پر لپٹا ہوتا ہے - اردو مذکر، رائج۔

ستاروں نے اسی پہ انگڑیاں ہی لگا دی ہیں
کلابتو کا ہے جو کام تیری کفش پہ چھوٹا
مصحفی

قول فیصل - صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ ۱- چاندی یا سونے کے وہ تار جو ریشم پر چڑھا کر مدکوں کے ذریعہ سے بٹا جاتا ہے - چاندی یا سونے کے تاروں کی ڈور، زر رشتہ،

(جن لوگوں نے اس کی وجہ تسمیہ کل کا بٹا ہوا لکھا ہے۔ یہ محض گھڑت ہے وہ ذرا آنکھ کھول کر دیکھیں - اول یہ کہ یہ کل کے ذریعہ سے ہی نہیں جاتی، ہاتھ اور بنڈلی کی رگڑ سے بٹا جاتا ہے دوسرے اگر بالفرض کل سے بٹا جانا تسلیم کیا جائے تو بھی اسکی حقیقت نہیں معلوم ہو سکتی جس کے مادہ سے اصلی حقیقت معلوم نہ ہو وہ مادہ نہیں کہلاتا، فیلن صاحب کو بھی ان کے نوجوان مددگاروں نے ایسا ہی دھوکا دیا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

زر دوزان لکھنؤ اسی کو کسب بھی کہتے ہیں جو ان کی خاص اصطلاح ہے۔

کلابہ کلابہ لڑنا :- دو بدو لڑنا، برابر سے جواب دینا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

کلابہ :- کچا سوت جو تکلے پر لگا ہوا ہو۔ کلاوہ فارسی، مذکر۔

چھو گیا گردوں سے جب ڈورا تیری تلوار کا
مجھ کو اے سفاک منت کا کلابہ ہو گیا
رشک

(نور اللغات) (خرابہ کتابہ قوافی)

قول فیصل - اب اہل لکھنؤ اس محل پر کلاوہ ہی بولتے ہیں۔

کلا پھلانا :- ہونٹوں کو بند کرکے کلے میں ہوا بھرنا۔ خفگی یا ناراضگی سے گال پھلانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کلا توڑ :- قائل کر دینے والا، دنداں شکن اردو، صفت

آہ بھی پر فلک کا جوڑ ہے
گر نالہ بھی تو کلا توڑ ہے
نکہت دہلوی

(نور اللغات)

قول فیصل - دہلی میں بھی بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کلا توڑنا :- (کنایۃً) مغلوب کرنا - اردو صرف قلیل الاستعمال۔

آبلہ خار سر مژگاں نے پھوڑا سانپ کا
سیلی زلف رسا نے کلا توڑا سانپ کا جگر

کلاتھ :- (CLOLTH) سوت اور ریشم سے بنا ہوا کپڑا، انگریزی، رائج۔

قول فیصل - اس کے تاجر کو کلاتھ مرچنٹ کہتے ہیں - یہ لفظ بھی ابھی تک اردو نہیں ہو سکا۔

کلا ٹھلا :- زبان درازی، بردباری، چرب زبانی کا کنایہ

(فقرہ) صاحب بہادر بڑے کلے ٹھلے رعب داب سے اظہار کو آ ڈٹے۔

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ فقرہ ہی بتا رہا ہے کہ کلا ٹھلا رعب داب جتانا، شان و شوکت دکھانا ہے - نا کہ زبان درازی ظاہر داری، وہ خالی کلا کرنا ہے۔ جس کے معنی ہنگامہ برپا کرنا ہے۔ مؤلف تائید کرتا ہے۔

کلا جبڑا :- رخسارہ، گال، اردو، مذکر، رائج

کلا جبڑا :- بلند آوازی، عورتوں کی زبان، (نور اللغات)

قول فیصل - لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتی۔

کلا جبڑا :- دھاک، رعب داب (فقرہ) وہ بڑے کلے جبڑے کا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلا چلے ستر بلا ٹلے :- کھانے پینے سے آدمی تندرست و توانا رہتا ہے اردو مثل - عورتوں کی زبان۔

محل استعمال - تم احتیاط میں مری جاتی ہو کھاؤ پیو تو قوت آئے۔ وہی مثل ہے۔ کلا چلے ستر بلا ٹلے۔

کل اچھال :- خاندان کو بدنام کرنے والا - ننگ خاندان، بدنام کنندہ خاندان (مخزن المحاورات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلا دبانا :- بولنے سے روکنا - اس جگہ بیشتر گلا دبانا، بول چال میں ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل - لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتی ہیں۔

کلار :- کلوار، مے فروش، ہندی، مذکر، (نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ عام طور سے کلواری کہتے ہیں - دوسرا

کلال ہے۔ بفتح اول عام طور سے زبانوں پر کلوار ہی ہے۔

کلاس ۔ (CLASS) درجہ، ریل گاڑی کا درجہ، تعلیم گاہ کا درجہ، طالب علموں کی جماعت، انگریزی مذکر، رائج۔

اس سے بڑھ کر کلاس ہے میرا
اور ہے مرتبہ بھی اس سے بڑا   تتاجی
(قران السعدین)

کلاس فیلو ۔ (بواؤ مجہول) ہم جماعت، ہم سبق، ساتھ کا پڑھنے والا، انگریزی مذکر انگریزی داں طبقے کی زبان۔

کلاسیکل ۔ پرانی، قدیم، مستند، فن اور ادب کا سب سے اچھا نمونہ جیسے کلاسیکل موسیقی، کلاسیکل ادب، کلاسیکل شاعری وغیرہ، انگریزی صفت، انگریزی داں طبقے کی زبان۔

کلاسیکل لینگویج ۔ قدیم زبان، مستند، زبان، انگریزی مونث، رائج۔

جملہ صفت۔ مسلمان اپنی کلاسیکل لینگویج عربی پر فخر کرتے ہیں۔ (ابن الوقت)

کلا شجرہ ۔ تلہ شجرہ۔ (کنایۃً) کسی کے کمالات، افتخار کا جملہ اسباب (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ اس پر کمالات کے ساتھ تلہ شجرہ زبانوں پر ہے۔

کلاغ ۔ فارسی مذکر، جنگلی کوا، غراب کاگ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ قرآن السعدین میں عزیز کا ایک شعر بھی ہے

تھا شجر پہ کلاغ اک بیٹھا
بوڑھے نے اپنے بیٹے سے پوچھا
عزیز (قرآن السعدین)

قول فیصل۔ بسبب کمی استعمال اردو نہ ہو سکا۔

کلاک ۔ بڑی گھڑی، انگریزی، مونث رائج۔

قول فیصل۔ گھڑی ساز کو کلاک میکر کہتے ہیں۔

کلا کرنا ۔ شور کرنا، غل مچانا، اردو صرف عورتوں کی زبان

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے یہ معنی بھی لکھے ہیں۔ زبان درازی کرنا۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلا گرم ہونا ۔ کچھ کھانا کی جگہ۔
(مقولہ) جب دیکھو کلا گرم، منہ میں گلوری ٹھنسی ہوئی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

کلال ۔ مٹی کے برتن بنانے والا۔ کسگر، کمہار فارسی، قلیل الاستعمال۔

دل شکستہ کیوں نہ بعد مرگ ہوں ہم اے کلال
جب ہماری خاک سے ساغر بنے اور ٹوٹ جائے
امیر مینائی

کلال ۔ ہندوں کا ایک فرقہ جس کا پیشہ شراب فروشی ہے شراب کھینچنے اور بیچنے والا ہندی مذکر۔
میفروش، بادہ فروش، آب کار۔ خمار پاسی جیسے کلال کی بیٹی ڈوبنے چلی لوگوں نے کہا شرابی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس جگہ کلوار زبانوں پر زیادہ ہے

کلال خانہ ۔ شراب خانہ، وہ جگہ جہاں شراب کشید ہوتی ہے۔ مے فروشی کی دکان۔ اردو، مذکر،

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کلال کی بھٹی ۔ شراب خانہ، شراب کی بھٹی، کلوار کی وہ جگہ شراب بنتی اور بکتی ہے۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مجھ رند کو بہت ہے یہ بھٹی کلال کی
مسجد میں جائے زاہد شب زندہ دار بعد   صبا

کلام ۔ (بالفتح) عبارت جو مرکب ہو کم سے کم دو کلموں سے، عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کلام ۔ وہ علم جس کے ذریعہ سے عقائد کو عقلی دلیلوں سے ثابت کرتے ہیں۔ جس میں عام طور سے الٰہیات سے بحث کی جاتی ہے عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کلام ۔ شعر، سخن، نظم، فارسی، مذکر فصیح، رائج۔

ہے کلام سست کی رونق ہوا خواہوں کا غل
خواب گو اچھا نہ ہو تعبیر اچھی چاہیئے   امیر مینائی

کلام ۔ قول، بات کہنا، فارسی، مذکر فصیح، رائج۔

ہیں دل لگا کے تو سنتا ہوں کیا کروں ناصح
ترا کلام ہی دل میں اثر نہیں کرتا
امیر مینائی

کلام ۔ اعتراض، عذر، شک، حجت، اردو مذکر، فصیح، رائج۔

قند گویوں سے نہیں جاتے کلام
جو یہ کہتے ہیں بجا کہتے ہیں   رشک

کمال مجھ کو غم ہجر نے کیا لاغر
کلام اب ہے حسینوں کے ناز اٹھانے میں   امیر

قول فیصل۔ تقدیر، مقدر، قسمت، نصیب، مقسوم جیسے ہمارے کلام میں یہی لکھا تھا۔" ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں۔ بولتے۔

کلام (بیٹے) **کلام اللہ**۔ عورتوں کی زبان (نفقرہ) تجھے کلام کی مار پڑے۔

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اس طرح نہیں بولتی ہیں۔ کلام اللہ اور کلام پاک زبانوں پر ہے۔

کلام:- گفتگو، عربی، فصیح، رائج۔

قابل گفت گو رقیب نہیں
آپ کس سے کلام کرتے ہیں　صبا

جھوٹ ہی جانوں کلام اس رہزن ایمان کا
بہن کو جا مہ بھی وہ آئے اگر قرآن کا
ذوق (قران السعدین)

کلام:- سوال، کلام آجانا، کلام آنا، مباحثہ ہو جانا، جھگڑا ہو جانا۔

کلام آگیا ساقی سے جب رکاوٹ کا
زمیں پہ ہاتھ سے جام شراب کے ٹپکا　ہجر

قول فیصل۔ اس جگہ سوال کے معنی نہیں ہیں بلکہ بات کے معنی ہیں۔

کلام اٹھانا:- کلام اللہ اٹھانا، اردو صرف عورتوں کی زبان
(فقرہ)، اگر تو سچی ہے تو کلام اٹھائے جا۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

کلام الٹنا:- بات کا پہلو بدلنا

غزل یہ اپنی یہ کہتے ہیں قدر آپ غزل
کلام الٹتے ہیں اپنا کمال کرتے ہیں　قدر
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے اس طرح زبانوں پر نہیں ہے۔

کلام اللہ:- کلام پاک، کلام مجید، خدا کا کلام، قرآن شریف، عربی، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم یقین مانو یا نہ مانو میں کلام اللہ کی قسم کھا کر تم سے کہتا ہوں کہ میں نے تمھاری برائی نہیں کی۔

قول فیصل۔ اب زیادہ تر عوام اور عورتیں اس محل پر، قرآن کی قسم بولتی ہیں۔

کلام اللہ اٹھانا:- قرآن شریف ہاتھوں میں لے کے قسم کھانا، قرآن اٹھانا
(نور اللغات)

قول فیصل۔ کلام اللہ اٹھانا اب کوئی نہیں بولتا بلکہ قرآن اٹھانا ہی عام طور سے زبانوں پر ہے جو رائج ہے۔

کلامُ الملوکِ مُلوکُ الکلام:- بادشاہوں کا کلام، کلام کا بادشاہ ہوتا ہے عربی جملہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ جب کبھی کسی بڑے کے کلام کی تعریف کرنا مقصود ہوتی ہے تو کہتے ہیں۔

کلام اونچا کرنا:- بات ماننا، اردو صرف دلی کی زبان۔

جو کہے تونے کلام اے بدزباں اونچے کیے
ہم نے منہ سے کیا کہا جو سب نے کان اونچے کیے

کلام آجانا:- ہلکا سا مباحثہ ہو جانا، ایک قسم کی تکرار ہو جانا، جھگڑا ہو جانا
تو تو، میں میں ہو جانا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

کلام آگیا ساقی سے جب رکاوٹ کا
زمیں پہ ہاتھ سے جام شراب کے ٹپکا　صبا

قول فیصل۔ اسی محل پر کلام آنا بھی بولتے ہیں جو قلیل الاستعمال ہے۔

میں تو کچھ کہتا ہوں تم سے تم سمجھتے ہو کچھ اور
جب کہ باتوں میں کلام آیا مزہ کیا بات کا　ہجر

کلام پاک:- قرآن مجید، کلام اللہ، خدا کا کلام، فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس کا فیصلہ یوں نہیں ہوگا یا تم کلام پاک کی قسم کھالو یا میں کلام پاک کی قسم کھا لوں۔ فیصلہ خدا کر دے گا۔

کلام پڑھنا:- نظم پڑھنا۔ شعر پڑھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ سب صاحب اپنا اپنا کلام پڑھیں
(امراؤ جان ادا)

کلام درمیان آنا:- کچھ گفت و شنید ہونا کسی بارے میں گفتگو ہونا۔ اردو صرف، دلی کی زبان۔

دہن پہ ہیں ان کے گماں کیسے کیسے
کلام آتے ہیں درمیاں کیسے کیسے　آتش

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلام تام:- عربی مذکر (نحو) وہ مرکب اپنے حلقوں میں اسناد ہونے کے سبب سامع کو متکلم کے کلام کی پوری پوری خبر دے اور اس کے سننے والے کو کچھ پوچھنے یا دریافت کرنے کی حاجت نہ پڑے اسی کو مرکب مفید اور جملہ بھی کہتے ہیں۔ جیسے پانی لے آؤ۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

کلام خدا:- خدا کا کلام، قرآن پاک

کلام دکھانا :- استاد سے اشعار پر اصلاح لینا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ پیارے صاحب رشید نے ہمیشہ اپنا کلام اپنے چچا میر عشق کو دکھایا یہ غلط ہے کہ نانا انیس سے اصطلاح لی۔

قول فیصل۔ استاد کے لیے کلام دکھنا زبانوں پر ہے۔ جیسے حضرت جوش کا کلام ہمیشہ حضرت عزیز لکھنوی اپنی حیات تک دیکھتے رہے۔

کلام رکھنا :- شبہ رکھنا، حجت رکھنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

بے دھان وزبان وہ گویا ہوں
ہم اسی میں کلام رکھتے ہیں — رشک

قول فیصل۔ اسی محل پر اب ”ہمیں“ اس میں کلام ہے۔ بولتے ہیں۔

کُلُّ اَمرٍ مرہونٌ باوقاتہٖ :- ہر کام اپنے وقت میں رہن کر دیا گیا ہے یعنی ہر کام اپنے مقررہ وقت کا محتاج ہے۔ عربی جملہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کلام سرسبز ہونا :- کلام کا مقبول ہونا اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

خدا کے فضل سے سرسبز ہے کلام اپنا
عجب نہیں ہے جو شاخ قلم ہری ہو جائے — تجر

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلام سُست :- (باضافت) وہ کلام جس میں کسی قسم کی جان نہ ہو، پھیکا کلام پھیکی نظم، وہ شاعری جس میں کوئی دم نہ ہو۔ فارسی صرف، فصیح، رائج۔

ہے کلام سست کی رونق ہوا خواہوں کا غل
خواب گو اچھا نہ ہو تعبیر اچھی چاہیے

کلام سننا :- بات چیت، گفتگو، عربی، فصیح، رائج۔

سن کے اپنے ہم نشیں سے یہ محبت کا کلام
کھینچی اک اور آہ سرد اور یہ جواب اسکو دیا — نظم طباطبائی

کلام شیریں :- خوش گوار کلام، دلکش گفتگو، دلکش نظم، فارسی، صرف فصیح، رائج۔

لب شیریں کے وصف کرنے سے
اور شیریں مرا کلام ہوا — امیر

کلام کرنا :- بولنا، بات چیت کرنا، شبہ کرنا، بحث کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ بات کرنا، گفتگو کرنا کے معنی میں بھی زبانوں پر ہے۔

کلام کہنا :- بات کہنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کہا ہے نبی نے یہ برحق کلام
سنو گوش دل سے تم اسکو تمام — نور نامہ ۱۸۹۵ء

کلام کی جا :- اعتراض کی جگہ، نکتہ چینی کا مقام، اعتراض کی گنجائش، گفتگو کا محل، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

فتنہ گو یوں سے نہیں جائے کلام
جو یہ کہتے ہیں بجا کہتے ہیں — رشک

قول فیصل۔ نفی کی صورت میں بھی اس کا استعمال ہے جیسے۔ بات بالکل صحیح ہے کلام کی گنجائش نہیں۔

کلام گرم :- (باضافت) شوخ کلام، تیز کلام، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

کلام گرم میر اس کے یار پہ لار...
مثال شعلہ زباں ہے تری دہن میں آگ...

کلام مجید :- قرآن شریف، کلام اللہ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

لازم ہے تم کو پاس کلام مجید کا
کلمہ نبی کا پڑھتے ہو تم یا یزید کا — ذہین

کلام ملنا :- کلام کا مشابہ ہونا، کسی کے رنگ کلام سے رنگ کلام ملنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

بسمل تری زبان کے اہل زباں بنے
ملنے لگا کلام، کلام قتیل سے — رشک

کلام منہ پہ رکھنا :- کلام منہ پہ لانا، زبان سے کہنا، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے کوئی سند نہیں پیش کی۔ بہر حال، اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔

کلام میں گرمی ہونا :- کلام میں تیزی اور ہلکی سی تیزی کی جھلک ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

گرمی سہی کلام میں لیکن نہ اس قدر
کی جس سے بات اس نے شکایت ضرور کی — غالب

قول فیصل۔ کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کلام ناقص :- عربی، اسم مذکر، (نحو) مرکب غیر مفید، وہ مرکب جس سے سننے والے کو پورا فائدہ حاصل نہ ہو جیسے ”احمد کا غلام محمود کا باپ“ وغیرہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

کلام ہو جانا :- بحث ہو جانا، جھگڑا ہو جانا تکرار ہو جانا، اردو صرف قریب بہ متروک۔

جب قائل آپ کے روضے کا ہوں وہ قائل طور سے
کلیم سے نہ کسی دن کلام ہو حباے ابیر

کلام ہونا:۔ ۱؎ بات چیت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کلام ہونا:۔ ۲؎ انکار ہونا ایک قسم کا قائل نہ ہونا اردو صرف، فصیح، رائج۔

۳؎ کیسے کلام قبول کی ہے لا کلام نہیں شاد

کلام ہی۔ اعتراض ہو، شبہہ ہو، انکار ہو۔ اردو صرف، فصیح رائج

کلاں:۔ بڑا۔ دراز، بہتر، بلند، وسیع فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آثر لکھتے ہیں۔ ایک معنی ہیں مکار فریبی وہ درج نہیں، دوسرا لفظ جو یہی مفہوم ادا کرتا ہے۔ کلاں کار ہے۔ وہ بھی درج نہیں۔

(فسانہ آزاد)، خداوند۔ وہ بڑا کلاں کار ہے۔ مؤلف تائید کرتا ہے۔

کلّانا:۔ ۱؎ کسی ضرب کی وجہ سے کسی عضو کا درد کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کِلّانا:۔ پھٹکنا، رولنا، اناج کا چھیڑنا۔ اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کلُّ اناءٍ یترشح بما فیہ:۔ ہر برتن سے وہی شے گرتی اور ظاہر ہوتی ہے جو اس میں ہوتی ہو عربی جملہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کلانچ:۔ ۱؎ (قلانچ) قلانچ، ہرن، گھوڑے یا بکری کے بچے وغیرہ کی جست وخیز، بچپنے کے جوش میں بچے کی اچھل کود۔ اردو، رائج۔

اس کے نزدیک بس پہنچتے ہی

دیکھ کر اک کلانچ اس نے بھری

(عاجز (قرآن السعدین)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے یہ معنی بھی لکھے ہیں:

چھلانگ، زقند۔ جو کڑی جست کو دپھاند آئے اگرچہ لوگ اسے ہندی خیال کرتے ہیں مگر چونکہ ہندی میں اس کے مادے کا پتہ نہیں لگتا اور نہ قدیم ہندی تصنیف میں پایا جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ ترکی ہے اور عجب نہیں جو قلاج سے بنا لیا ہو کیوں کہ اس کے معنی ترکی زبان میں کسی چیز کو مثل کمان زور سے کھینچنا آئے ہیں اور جست کرنے میں اپنے تمام جسم کو زور کے ساتھ دوسری طرف اچھال کے لے جانا پڑتا ہے۔ پس اس لحاظ سے یہ معنی لیے بے ترکیب بیجا نہیں۔

صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ زبانوں پر قلانچ ہے اور اسی طرح فصیح ہے۔ قلانچیں بھرنا

مؤلف فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

کلانچ:۔ ۲؎ مطلق جست وخیز (بھرنا، مارنا کے ساتھ) (نور اللغات)

(فقص ۵) ایک کلانچ ماری اور دور نکل گیا۔

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ قلانچ بولتے ہیں۔

کلاں گیر:۔ بڑے جانوروں کا شکاری، فارسی قریب بمیز زرک۔

پکڑی جو لومڑے نے کہیں کھیتی سے چڑیا
سمجھا کہ نہیں باز کوئی مجھ سا کلاں گیر

(رسالہ عبرت الغافلین)

کلانی:۔ بزرگی، بڑائی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے جہاں تک مجھے علم ہے اردو میں رائج نہیں گویا بلیٹس میں درج ہے اور غالباً وہیں سے آنکھ بند کر کے نقل کر دیا گیا۔ مؤلف تائید کرتا ہے۔

کلاونت:۔ (ع) اسم مذکر، صحیح، (کلا - راگ، ونت، خداوند) ایک قسم کے ڈوم وہ شخص جس کا پیشہ گانا بجانا ہو، غنیاگر، مغنی، گویا جیسے "گاتے گاتے کلاونت ہو جاتا ہے۔

خیل صرف۔ کلاونت کہ اصل میں عمدہ ہے، بیان کیا تھا کہ ایلچی کے ساتھ سے یہ جدا ہو گیا تھا۔

(طلسم ہوش ربا)

(چونکہ یہ سنسکرت میں کلا معنی راگ اور ونت بمعنی والا ہوا جیسے بلونت صاحب بل یعنی زور آور، جسونت، صاحب جس یعنی نام آور (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ یہ از روئے لغت اور زبانوں پر بھی بصورت کلاونت ہے۔ (کلا - ونت، نہ کہ کلا - نوت) جیسے

یہ سن کر دل برداشتہ ہو گیا اور یہ بھی خیال آیا کہ ابراہیم نے بڑا کمال پیدا کیا تو ایک ڈوم ہو گئے اس پر بھی جو کلاونت ہو گا وہ ناک چڑھا کر یہی کہے گا کہ اتائی ہیں۔ سپاہی زادے سے ڈوم بننے سے کیا حاصل (آب حیات)

مؤلف تائید کرتا ہے۔

کلادہ:۔ سوت، رنگا ہوا سوت، تازہ تازہ سرخ اور زرد گنڈے دار، رنگا ہوا، کچا سوت، فارسی، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر زندہ ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں۔

(۱) مذکر، ف۔ کلابہ، کلافہ۔

(۱) سوت کی کوکڑی، کچا سوت جو تکلے پر لپٹا ہوا ہو۔

(۲) رہ۔ سرخ اور زرد گنڈے دار رنگا ہوا کچا سوت جو اکثر پر لپیٹتے ہیں اور بیاہ شادی میں سہاگ پڑے پر بٹتے ہیں۔ یا سہاگن عورتیں اس سے اپنے بال گوندھتی ہیں نیز ریت کا جوڑا سینے کے کام میں بھی لاتے ہیں۔

ڈال آئے ہیں اک کلاوہ لال
دی سبھی جانتے ہیں شرق ڈال — دہشت گلزار

کلاہ:- (بالضم) ایک قسم کی ٹوپی جو لمبی ہوتی ہے۔ (کنایۃً) عام ٹوپی، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

بخار دل نے نکلتا ہے رو رہا ہوں جو آہ
سیاہ دل کے دھوئیں سے کلاہ ہوتی ہے — نعشق

قول فیصل۔ کلاہ کی جگہ کلہ بھی کبھی ساتھ زبانوں پر ہے

منعکس آتشی شیشہ ہو رہی پر جس کے
کلہ نقرہ تہ ظل ہما جلتی ہے — صبا

صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں:- تاج شاہی۔ مکٹ، افسر، ٹوپی، لال مرچ کی بھیلی سے

جنگلی نے نکلی کامنی کر دلہن کا بھیس
لال جڑاؤ پہن کے بند کلاہ ہمیشہ

کلاہ اتارنا:- (کنایۃً) بے عزت کرنا، اردو، مونث، قلیل الاستعمال۔

جس کو عزت دے اسے پھر نہ کرے بے عزت
کلاہ سے نہ جوانوں کی اتارے دریا — صبا

قول فیصل۔ اسی محل پر کلاہ اچھا نہیں کی کیجے

ساتھ زبانوں پر ہے۔

کلاہِ تتری:- (بالاضافت) (تتری بفتحتین) تاتاری ٹوپی جو امرا پہنتے ہیں، فارسی، قلیل الاستعمال۔

کلاہ کج ہونا:- بانکی ٹوپی ہونا۔ آڑی ٹوپی ہونا۔ اردو، مونث، رائج۔

ع اپنی کلاہ کج ہے جو اس بانکپن کے ساتھ

کلاہ نمدہ:- (بالاضافت) فقیروں کے پہننے کی ٹوپی جو نمدے سے بناتے ہیں، فارسی، مونث، قلیل الاستعمال۔

کلائی:- ہاتھ کے پہنچے کے پاس کا حصہ گٹہ پہنچا، اردو مونث، فصیح، رائج۔

فائدہ کیا ہے ہاتھا پائی میں
اے لو موچ آگئی کلائی میں — شوق

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے پہنچا، ساعد کہنی سے لے کر پہنچے کے اوپر تک کا حصہ، اور نیز ہاتھ کے قریب کا وہ حصہ جو گٹے کے قریب ہے۔ عورتیں اسی جگہ چوڑیاں پہنا کرتی ہیں۔

سخت جاں آپ کا یوں ذبح نہیں ہونے کا
تیغ فولاد کی پتھر کی کلائی ہوتی — جلیل

کلائی ہے:- ایک قسم کی ورزش، اردو رائج

نظر لگے نہ کہیں نازکی کو نرگس کی
نہ شاخ گل سے ارادہ کرو کلائی کا — شرف

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ اس کا صرف کرنا ہونا کے ساتھ ہے۔ اور یہ شعر پیش کیا ہے۔

شب وعدہ مزے کی ہاتھا پائی ہوتی جاتی ہے
وہ ٹھوکر دیتے جاتے ہیں کلائی ہوتی جاتی ہے — راسخ عظیم آبادی

کرنا اور ہونا کے ساتھ صرف عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ کلائی لڑانا عام طور سے زبانوں پر ہے۔

کلائی اتارنا:- کلائی لڑانے میں ایک قسم کی ایسی نکال دینا کہ مخالف کی انگلیاں کلائی سے ہٹ جائیں۔ کلائی پھیر دینا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

مثل عامہ۔ آج چھیدن پہلوان نے مقابلے میں چھیدن نے بابو کی کلائی اتار دی۔

قول فیصل۔ کلائی کا اکھڑ جانا، جوڑ سے الگ ہو جانے کے معنی میں بھی زبانوں پر ہے۔

کیا نازکی ہے اٹھا نہ سکا بوجھ رنگ کا
مہندی ملی جو اس نے کلائی اتر گئی — اکسیر

کلائیاں مارنا:- گھوڑے کا پاؤں کو ناز انداز سے رکھ کے چلنا۔ دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں دہلی سے مخصوص کرنا۔ لاطائل لکھنؤ میں بھی رائج ہے۔ (طلسم فصاحت) گھوڑا طرارے بھرتا ہے۔ دم سے جھنور کرتا، کلائیاں شیر کی طرح مارتا۔ مؤلف کے نزدیک لکھنؤ اور دہلی دونوں جگہ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلائی پنجہ:- کلائی کرنا اور پنجہ لڑانا۔ اردو مذکر۔

ع کمال کس بل میں ہے یہ قائل کلائی پنجے کے ہیں شاغل
رشک۔ (نور اللغات)

قول فیصل - یہ پہلوانوں کی اصطلاح ہے۔ اور قلیل الاستعمال۔

کلائی پھیرنا :- زور کر کے کلائی کو گرفت سے ہٹا دینا - کلائی اتار دینا، کلائی لڑانے میں شکست دے دینا - اردو صرف، پہلوانوں کی اصطلاح

طاقت میں ہے پنجہ کی حقیقت نہ کسی کی
انگلی نے پھیرتا ہوں کلائی میں دبیک کی — اوج

کلائی کا توڑا :- سونے کی زنجیر، جو کلائی میں پہنتے ہیں۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

شاخ صندل ہے اگر نازک کلائی آپ کی
جان عاشق پر نظر رکھتا ہے توڑا سانپ کا — ناسخ

کلائی کرنا :- اپنی کلائی حریف کی کلائی پر رکھ کر ہاتھ کے پنجے کا زور اس پر ڈالنا۔ اردو صرف متروک

ع کر کے گیسوئے کلائی ہاتھ توڑا سانپ کا تجر

کلائی لچک جانا :- کلائی کا جھٹکا سا بل کھا جانا اردو صرف، فصیح، رائج۔

تلوار اٹھانے سے لچکتی ہے کلائی
بیٹھے ہی رہو تم سے مرا کام نہ ہوگا — داغ

کلائی مڑک جانا :- کلائی میں بل آجانا، موچ آجانا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

خورشید کی جبیں جو ذرا سی چمک گئی
لیلائے تیرگی کی کلائی مڑک گئی
(جوش ملیح آبادی)

کلائی مروڑنا :- پہنچا پھیر دینا، کلائی کا پھیر دینا اس طرح کہ کلائی میں سخت تکلیف محسوس ہونے لگے - اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

کل آنا :- چین پڑنا۔ اطمینان ہونا، قرار آنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

میں گری تو بھی گرا پاؤں نہ تیرا لوٹا
تیرے دل کو تو کل آئی میرا پہنچا ٹوٹا — جان صاحب

کلائی ہونا :- کلائی لڑانا، کلائی لڑنا۔ اردو صرف متروک۔

حسن کا بل ہے تو پھر زور نمائی ہو جائے
کہ مرے پنجہ نہ ذرے کلائی ہو جائے — تجر

کلب :- کتا، عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شعری تھا کلب آستان اور سر مرغ پر فشاں
دلو فلک اک آب پاش اور سنبلہ اک خوشہ چیں — نظم طباطبائی

کلب :- (CLUB) (بفتحتین) انجمن سوسائٹی، انگریزی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

انجمن سوسائٹی، مجلس، جتھہ جماعت، شراکت - صحبت، مشاعرہ، پنچائتی مکان (فرہنگ آصفیہ)

اور کہیں ہوتے ہیں کلب قائم — حالی
صحبت حکمت و ادب قائم (قران السعدین)

قول فیصل - لکھنؤ میں عام طور سے عوام کلب بکسر بولتے ہیں جو اردو ہے۔

کل بگاڑنا :- (با لضم) کسی مشین کا خراب کر دینا کام کا نہ رکھنا، اردو صرف، رائج۔

اے انتظار آنکھ کی کیا کل بگاڑ دی
اب سوجھتا نہیں یہ گھڑی ایک پل چلے — تجر

قول فیصل اس کا لازم، بگڑنا بھی ہے۔

کل بگڑ جانا :- کسی اوزار کے پرزے وغیرہ کا خراب ہونا، کسی چلتی چیز یا کسی عضو کا بیکار ہو جانا۔ (مخزن المحاورات)

قول فیصل - کسی عضو کے خراب ہو جانے کے معنی میں عوام بہت کمی کے ساتھ بولتے ہیں - جیسے تمھاری تندرستی بہت خراب رہتی ہے تمھاری کوئی نہ کوئی کل بگڑ گئی۔ عام طور سے مشین کے خراب اس کا استعمال ہے۔

کل بگڑنا :- لازم (کنایۃً) نادرست ہو جانا، ہر چیز کا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قسمت بدلے وہ روکے تو مناہی نہ سکوں
کل نصیبوں کی جو بگڑے تو بنا ہی نہ سکوں — شاد

کل بگڑنا :- لازم وہ پرزہ جس سے مشین چلتی ہے۔ اس کا خراب ہو جانا، اردو صرف، رائج

آدمی کہتے ہیں جس کو ایک پتلا کل کا ہے
پھر کہاں کل اس کو جب کل اس کی ہو بگڑی ہوئی — بہادر شاہ ظفر

کلب گھر :- بفتحتین۔ کلب کا مکان، اردو مذکر قلیل الاستعمال۔

قول فیصل - عوام کی زبانوں پر بکسر اول ہے۔

کلبل :- (بفتح اول و سوم) بلا آفت سخت مصیبت - اردو صرف، مؤنث، عورتوں کی زبان محل صرف - خدا نے تمھارے بچے کو میعادی بخار سے نجات دی بڑی کلبل ٹلی۔

قول فیصل - صاحب فرہنگ آثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں یہ اور اس کے علاوہ کلول بھی مستعمل ہے - پلیٹس میں درج ہے۔ موجودہ دور میں کلبل ہی بولتی ہیں۔

کِلبِل :- (بکسر اول و سوم) کیڑوں کا چاروں طرف پھرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف - باجی نے گرم مچھلی ڈبے میں بند کر

کروی میں نے جو ڈبہ کھولا تو کیڑے پڑ چکے
تھے ان کی کلبل دیکھ کے میرے رونگٹے کھڑے
ہو گئے۔

کِلبِل :۔ (مجازاً) بچے کچے، چینگی پوٹے
اردو صرف، رائج۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں
بچہ بچر، بچے بچے۔ چنگی پوٹے، بچے کچے۔
معشوق بچہ کش سے تو سفلی خدا بچائے
بس انتشار رہتا ہے کلبل کو دیکھ کر سفلی

کِلبِلانا :۔ (بکسر اول و سوم) کیڑوں کا رینگنا
اردو صرف، عوام کی زبان۔

کُلبُلانا :۔ (بضم اول و سوم) سوتے میں
میں کسی قدر جنبش کرنا، آہستگی سے ہلنا،
سونے میں، انسان اطفال اور حیوان کا
حرکت کرنا، سوتے میں کروٹ بدلنا لازم
(لغات اردو)

قول فیصل۔ یہ صرف قلیل الاستعمال ہے۔

کلبلانا :۔ ۲ تڑپنا، بے قرار ہونا،
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے

کلبلانا :۔ ۳ کیڑوں کا رینگنا، جیسے
جوں کا بالوں میں کلبلانا۔ جیسے کیڑوں کا
زخم میں کلبلانا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں
پر نہیں ہے۔

کلبلانا :۔ ۴ پیٹ میں قراقر ہونا، انتڑیوں
کا بولنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلبلانا :۔ ۵ کسی نئی بات یا پوشیدہ
بات کا دل میں پھرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے

کلبلانا :۔ ۶ کھجانا، کھجلانا، چل ہونا۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلبلانا :۔ ۷ بچے کو ہلانا، جلانا، گدگدیاں
کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں بھی نہیں
بولتے۔

کلبلاہٹ :۔ حشرات الارض کا جنبش کرنا
رینگنا، اردو مونث، قلیل الاستعمال۔

کلبلاہٹ :۔ ۲ انسان و حیوان کے سونے میں
بار بار جنبش کرنا۔ (نور اللغات)

اس کے غش سے تھا ب کو رنج و تعب
کلبلاہٹ سے اس کی خوش ہوئے سب
تسنیم (قران السعدین)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلبلاہٹ :۔ ۳ کسی بات کا دل میں پھرنا۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلبلاہٹ :۔ ۴ بالوں میں جوں کا حرکت
کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
واس محل پر ممکن ہے۔

کلبہ :۔ بفتح اول و فتح سوم، فارسی اسم مذکر،
چھوٹا سا گھر تنگ و تاریک حجرہ، غریبوں کا جھونپڑا
گوشہ، کونہ، خانۂ محقر۔

میرے گھر میں بھی شہ حسن جو مہماں ہوتا
خانۂ عیش مرا کلبۂ احزاں ہوتا منیر
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ تنہا نہیں بولتا۔ احزاں
کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسا کہ شعر میں ہے۔

کلبۂ احزاں :۔ (بضم اول و دوم) کلبہ یعنی
چھوٹا سا گھر جو تنگ و تاریک ہو، غموں کا گھر
ماتم کدہ، فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
خانۂ عیش مرا کلبۂ احزاں نہ ہوا
خواب میں بھی کب آیا کہ پریشاں نہ ہوا امیر

کلبۂ تاریک :۔ (باضافت) اندھیرا، چھوٹا
تاریک چھوٹا مکان، فارسی، ترکیب، تعلیم
یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔
تیرہ بختوں کو ہے وہ کلبۂ تاریک ملا
ذرے کے خورشید بھی جھانکا نہ جہاں کرتی ذوق

کل بھی آیا ہی داخل ہے :۔ کل کا
دن بھی دور نہیں۔ (فسانۂ آزاد) کل کون
دور ہے۔ کل بھی آیا ہی داخل ہے۔
(فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ صرف، متروک ہے۔

کل بکل ہونا :۔ کسی پرزے یا عضو کا
اپنی جگہ سے سرک جانا، بے ترتیب ہونا
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کَلپ :۔ وہ ارجو دھوبی کپڑے پر لگاتے ہیں
(۱) وید کے چھے انگوں میں ایک رنگ۔ وید
کی ایک فصل کا نام۔
(۲) برہما کا ایک دن۔ رات جو انسان کے
...... ۴۳۲ برس یعنی چار جگ کے
برابر ہوتا ہے۔
(۳) پرلے۔ قیامت، پرلو۔
(۴) خطرہ اندیشہ، شک، شبہ۔

(۵) مطلب، مراد، مقصود، منو رتھ۔
(۶) دیوتاؤں کے ہزار جگ کے برابر کا زمانہ
(۷) نیائے شاستر۔ منطق کی کتاب۔
(۸) صرف و نحو ویاکرن گرنتھ۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کلپ ہ۔ اسم مونث۔
(۱) وسمہ، خضاب، بالوں کے رنگنے کا رنگ
(۲) مانڈ، آہار، کانجی، کلف جو دھوبی لوگ چاولوں یا میدے کا پکا کر کپڑوں کو کرارا اور صاف بنانے کے واسطے دیتے ہیں۔
(۳) عیب کلنگ داغ۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ سوائے معنی نمبر ۲ کے کسی معنی میں نہیں بولتے۔ خواص لکھنؤ کلف بولتے ہیں۔

کلپ :- (CLIP) (بکسر اول و دوم) بالوں میں لگانے یا کاغذ وغیرہ دبانے کا چٹکیا نما آلہ انگریزی، مذکر، رائج۔

کلپ برچھ یا برکش :- ہندی مذکر، اندر کے باغ کا مراد لانے والا درخت، بہشت کے ایک درخت کا نام جسے مسلمان سدرۃ المنتہیٰ کہتے ہیں۔ مسلمانوں کے نزدیک وہ ایک بیری کا درخت ہے جو ساتویں آسمان پر واقع ہے۔ اعمال مردم کی منتہا اور علم خلق کی انتہائے بلاغت اسی تک ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام اس سے آگے تک نہیں جا سکتے۔ کوئی شخص پیغمبر آخر الزماں کے سوا اس کے آگے نہیں گیا ؎

کا کروں بن کلپ برچھ کی برچھا نہیں
اجور دھاک سہاوں بیٹھ نگل با ... (سودا) آ۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کل پانا :- آرام پانا، چین پانا، راحت پانا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

کلپانا ہ۔ (بالفتح) ہندی، فعل متعدی ستانا، دکھ دینا، رنج دینا، ایذا پہنچانا کڑھانا، دل دکھانا، ظلم کرنا، مضطرب کرنا بیقرار کرنا۔ تڑپانا ؎

جو کوئی کسی کو یاں کلپائے گا
یہ یاد رہے وہ کبھی نہ کل پائے گا
اس دور مکافات میں سن اے غافل
بیدار کرے گا آج کل پائے گا

قطعہ مرزا کی

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی عورتوں کی زبان ہے۔

کلپانا ہ۔ (بالفتح) کلف دلانا، اردو مصدر، متروک۔

ع کپڑے اہل جہاں نے کلپائے شاد

قول فیصل۔ اس کا لازم کلپنا بھی تھا۔

کلپا کرنا :- تڑپانا۔ دق کرنا۔ (فقرہ) وہ مجھے دن رات کلپایا کرتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عورتوں کی زبان ہے۔

کل پر اٹھا رکھنا :- دوسرے دن پر اٹھا رکھنا، آنے والے زمانہ پر اٹھا رکھنا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

وصل ہو جائے یہیں حشر میں کیا رکھا ہے
آج کی بات کو کیوں کل پہ اٹھا رکھا ہے

امیر مینائی

کلپ دار :- کلپ رکھنے والا، کلپ لگا ہوا کپڑا۔ اردو صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ خواص کلف دار بولتے ہیں۔

کلپ دینا ہ۔ مانڈی چڑھانا، کپڑے کو آہار دینا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ خواص لکھنؤ، کلف دینا بولتے ہیں

کلپ لگانا :- ہندی۔ فعل متعدی، عیب لگانا، کلنک لگانا، داغ لگانا ڈاڑھی کے ساتھ زیادہ بولتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلپنا :- ہندی فعل لازم (۱) دکھ پانا، ستایا جانا دل دکھنا، کڑھنا۔ (۲) بلبلانا بے تاب و مضطرب ہونا (۳) بد دعا دینا، کوسنا، سراپا دینا۔ (۴) متروک کلپ دینا، مانڈی چڑھانا۔ آہار کرنا (۵) افسوس کرنا۔

لازم تڑپنا۔ میں رات بھر کلپتا ہوں۔
(لغات اردو)

کلپنا :- ہندی مونث
(ہندو) من کی کامنا، منورتھ، دل کی آرزو۔ دلی مقصد۔ آرزو۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کسی معنی میں اہل لکھنؤ کی زبانوں پر نہیں ہے۔

کلپنا ہ۔ (۱) آہ و زاری کے ساتھ، رنج کرنا ہندی، (۲) تڑپنا، (۳) کسی کے حق میں بد دعا کرنا۔ ہندی، (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں۔ سوائے معنی معروف یعنی گھر میں دھوبیوں وغیرہ کے کلپ دینے کے یا یوں کسی کے حق میں بد دعا کرتے ہیں۔ کلپنا منا و کھانا کہلاتا ہے نا کہ بد دعا کرنا۔ ترک تائید کرتا ہے

کل پوٹا :- بفتح اول وضم سوم واو مجہول ایک قسم کا کبوتر جس کا پوٹا آگے سے کالا ہوتا ہے اور اوپر سے سفید ہوتا ہے۔ اردو، کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

پہنچائے خط رقیب سیہ دل کو اس قدر
سارے کبوتر آپ کے کل پوٹے ہوئے منیر

کل پچانا :- کسی کی کمزوری سے واقف ہونا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کل پھیرنا :- (متعدی) مشین کے اس پرزے کو پھیرنا جس سے مشین چلتی ہے۔ اردو صرف، رائج۔

کلتھی :- ایک غلے کا نام ہے جس کو ماش کہتے ہیں۔ ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل اردو سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔

کلٹا :- ہندی اسم مذکر، ٹاپے کی طرح کا ٹوکرا جس میں پہاڑی لوگ کوئلے یا ترکاری وغیرہ بھر کر پیٹھ پر اٹھاتے ہیں۔ ایک قسم کا کھانچا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کل ٹھیک کرنا :- کسی مشین کو قرینے سے لگا کر اس قابل کرنا کہ چلنے لگے۔ اردو، رائج۔

کِل جانا :- کیلنا۔ ہندی فعل لازم۔ کیلوں یا او رمنتر کے ذریعے سے کسی مکان کسی چیز یا کسی جاندار کا قابو کیا جانا۔ تسخیر کیا جانا، قابو میں لایا جانا جیسے "سانپ کا کل جانا، مکان کا کل جانا" جیب زبان کی نسبت کہیں گے تو وہاں اپنے برخلاف منتر سے اس کے بند ہو جانے اور کوئی کلمہ اپنے برعکس نہ نکلنے دینا سے مراد ہوگی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے یوں بولتے ہیں۔

"سانپ کو کیل دیا ہے اب وہ بل سے نہیں نکل سکتا۔"

کل جبھا :- لفظی معنی کالی زبان کا۔ (اصطلاحی) وہ مرد جس کا برا کہنا بہت جلد اثر کرتا ہو۔ جس کا کوسنا لگ جائے۔ منحوس۔ (نور اللغات)

اس کی تانیث کل جبھی ہے

ع میں کوس کوس کے کھا جاؤں گی ہو لیا کل جبھی

(جان صاحب)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے۔ لکھنؤ میں بغیر ہائے مخلوط عورتیں بولتی ہیں۔ مولف تائید کرتا ہے۔ تانیث کے لئے کل جبھی بولتے ہیں۔

کل جبھا :- ہندی اسم مذکر (ع) سیہ زبان وہ شخص جس کی جیبھ کالی ہو، منحوس عورت، بدشگون عورت، وہ عورت جس کا کوسنا جلد اثر کرے۔ کثرت استعمال کے سبب اس عورت کو بھی کہنے لگے جس کے کوسنے کے بعد کوئی صدمہ وقوع میں آئے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کالی زبان ہونے کے معنی میں کوئی نہیں بولتا۔ عام طور سے عورتیں اس کے لئے جو کوئی بری بات کہے اور ہو جائے تو کل جبا یا کل جبی کہتی ہیں۔

کُل جدید لذیذ :- ہر نئی چیز مزیدار معلوم ہوتی ہے۔ عربی جملہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ میاں ہم سال بھر سے تمہارے مہمان ہیں ہماری اتنی خاطر نہیں کی چار دن سے ہمارے بھائی آگئے ہیں دن رات ان کی خاطر کیوں نہ ہو کُل جدید لذیذ۔

کلجگ بفتح اول وضم (لازمانہ، انتہائی خراب وقت وہ زمانہ جس میں دنیا پریشان ہو۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان

کلجگ نہیں کرجگ ہے یہ یاں دن کو دے اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اس ہات لے
نظیر اکبر آبادی

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ کی تحقیق ہے۔

ہندی۔ اسم مذکر چوتھا جگ، جو چار لاکھ بتیس ہزار برس اور پاپ کا زمانہ مانا گیا ہے زمانہ فساد کا قرن۔ کہتے ہیں کہ یہ جگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین ہزار ایک سو دو برس پہلے ۱۸ فروری یوم جمعہ سے شروع ہوا ہے جسے اب تک تقریباً چار ہزار نو سو نواسی برس ہو گئے۔

کُل جمع :- کل، تمام۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف۔ میں نے تم سے جتنا قرض لیا تھا ادا کر دیا کل جمع دس روپئے باقی ہیں۔

کل جو ہونا ہے وہ آج ہو جائے :- جو چیز کل پر موقوف ہے وہ آج ہو جائے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہجر میں صور پھنکے حشر کا ساماں ہو جائے
کل جو ہونا ہے وہ آج اے دل ناداں ہو جائے

کلجھوال :- سانولا۔ ہندی، صفت اہل ہنود کی زبان۔

شباب اپنا جو گزرا کلجھوال چہرہ نکل آیا
ملمع تھا کہ سونا اڑ گیا تانبا نکل آیا قدر
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ بہت کمی کے ساتھ عورتیں بولتی ہیں ۔

کلچھویں صورت :۔ (ا) اسم مونث کالی صورت، سانولی رنگت جیسے زعفرانی دوپٹہ اور یہ نگوڑی کلچھویں صورت کھڑیا میں کوئلہ ، ،چتر سہیلی) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عورتوں کی زبان قریب متروکہ

کلچڑا :۔ ایک خوش آواز سیاہ رنگ طائر کا نام ۔ مادہ کے لئے کلچڑی ہے ۔ اردو صرف ، قلیل الاستعمال ۔

محل صرف ۔ آگ لگائی ، مرچیں جلائیں ، کلچڑیاں اور ککنگے بھینٹ میں دیے انگیاری کی خاک ایک طرف اڑا دی ۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ حقارت کے محل پر انتہائی سیاہ فام مرد کے لئے کلچڑا اور عورت کے لئے کلچڑی بولتے ہیں ۔ اہل دہلی سیاہ کنکوے کو بھی کہتے ہیں ۔

کل چونچا :۔ سیاہ چونچ والا کبوتر ۔ اردو مذکر

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ (کل چُچّا) بضم اول و تشدید دوم بولتے ہیں ۔

کلچہ :۔ (بضم اول و فتح سوم) (فارسی کلیچہ سے مشتق) میدے کی چھوٹی اور موٹی خمیری روٹی (جو تنور میں پکائی جائے) اردو مذکر ، رائج ۔

محل صرف ۔ ہر گردہ نان ان کی دوکان کا آفتاب سفیدہ سحر ہیں دہان معشوق کے بوسوں کا مزہ کلچہ دو ، اچھا کہ جس کو کل چاہیں کھانے والے صورت پائیں ۔ (طلسم ہوش ربا)

کلچہ :۔ لکڑی کا گول گٹا جو خیمے کی چوب میں لگا ہوتا ہے ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ ممکن ہے کہ خیمہ دوزوں کی اصطلاح ہو ، عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

کلیجہ سا منہ :۔ کلیجے کے مانند پھولا ہوا منہ اردو صرف ، عوام اور عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ آج خدا اسلام دو دھائی کس سے لڑ کے آئے ہو کہ کلیجہ سا منہ ، آنکھیں سرخ بھبوکا ہیں ڈرو گی ۔

کلچھن :۔ برا چلن ، بدکرداری ۔ ہندی مذکر اہل ہنود کی زبان ، مونث (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کلچھا :۔ صفت ، براچلن ، بد اطوار ، بد کردار ، بد اخلاق ، منحوس نجس (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ۔

کل حموضِ باردٍ :۔ ہر کھٹی چیز سرد ہوتی ہے ۔ عربی فقرہ ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ، قلیل الاستعمال ۔

ہم تو سمجھے تھے سوا کل حموض بارد
ذوق ہوتا ہے وہ کیوں ہو کے ترش ابرو پہ گرم ذوق

کل دار :۔ کل کے ذریعے سے بنا ہوا سکہ چہرہ شاہی انگریزی روپیہ ، انگریزوں کا سکہ ، اردو صرف ، قلیل الاستعمال ۔

محل صرف ۔ ہم نے تم سے منع کیا تھا کہ جب حیدرآباد سے پلٹنا تو خالی روپیہ نہ لانا ، کل دار لانا ۔

کلدار :۔ (بالفتح) وہ پنجرا جس میں لال اور چڑیوں کے پکڑنے کے لیے کل لگی ہوتی ہے ۔ اردو صرف ، رائج ۔

قول فیصل ۔ زبانوں پر کلدار پنجرہ ہے ۔

کل دار بندوق :۔ چاپ دار بندوق ، توڑے دار بندوق کا نقیض (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

کل دانی :۔ کیلڈیا یعنی خالدیہ بابل والے (فرہنگ آصفیہ)

لگاؤ کہیں کھوج کلدانیوں کا
بتاؤ نشاں کوئی ساسانیوں کا حالی

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

کل دُمّا :۔ (بضم اول و ضم سوم) کالی دم کا کبوتر یا کوئی اور پرند ، اردو صرف ، کبوتر بازوں کی اصطلاح ۔

محل صرف ۔ کل الطاف حسین کا ایک کل دُمّا حرپہ ہو کے آیا تھا چھت پر بیٹھتے بیٹھتے پلٹ گیا دو ایک دن میں اڑ کھا جائے گا ۔

کل دُمّا :۔ وہ پتنگ جس کے بیچ کا حصہ کالا ہو ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کلر :۔ بنجر ، شور ، وہ زمین جس میں شوریت کے سبب کچھ پیدا نہ ہو ۔ ہندی صفت ، مونث (نور اللغات)

قول فیصل ۔ [illegible] زبانوں پر نہیں ۔

کلرک :۔ [illegible] منشی انگریزی مذکر ، رائج ۔

(حاشیہ:) کلرک :۔ (بفتح اول و دوم) منشی
قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

محل صرف ۔ وہ ایک معمولی کلرک کے عہدے سے ترقی کر کے اسسٹنٹ انجینیر کے عہدے تک پہنچے

کلرکی :۔ محرری ، منشی گیری ، کلرک کا پیشہ کلرک کا کام ، اردو مونث ، غیر فصیح ، رائج

محل صرف ۔ موجودہ سماج میں کلرکی سے بد تر کوئی کام نہیں ۔

چھوڑ لٹریچر کو اپنی ہسٹری کو بھول جا
کھا ڈبل روٹی کلرکی کر خوشی سے پھول جا اکبر الہ آبادی

کلر لگنا :- ہندی، فعل لازم، شور لگنا، ریہ پیدا ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کلران :- جونک والی، کیڑیاں لگانے والی ہندی مونث، عورتوں کی زبان۔

ایک دن باجی نے کلران سے منگائیں کیڑیاں
آگیا غش مجھ کو سن کر یہ کہ آئیں کیڑیاں
رنگین (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

کلرَہا :- بیوقوف، کودن، جاہل، صفت (۲) مٹی کا برتن، آبخورہ، مذکر، (نور اللغات)

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ اس کا تلفظ "کلھڑ" کرتے ہیں اور صرف معنی نمبر (۲) میں بولتے ہیں معنی نمبر (۱) میں کوئی نہیں بولتا۔

کلس :- (بفتح اول) (سنسکرت کلش) گنبد کے اوپر کی کلغی جو مندروں مسجدوں یا گنبدوں پر ہوتی ہے۔ اردو مذکر، فصیح، رائج ہے۔

سیدانیوں میں ہوتا تھا جب شور بکا کا
ہلتا تھا کلس خیمہ شاہ شہدا کا انیس

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے ہندی اسم مذکر، گنبد کے اوپر کی کلغی جو لوہے یا پیتل یا تانبے کا سنہری ملمع کیا ہوا اکثر مندروں اور مسجدوں کے گنبدوں پر لگا ہوا ہوتا ہے۔ سر طوق گنبد۔ میل سر گنبد، قبہ، سر گنبد

(۲) گھڑا۔ گگرا۔ لوہے تانبے، پیتل وغیرہ کا گھڑا، مجازاً چوچی جیسے۔

کاہے کو سوچ کرے من مورکھ
گربھ میں گانٹھ کا کتنا کھایو
پہلے دودھ کا کلس بھروایا
پیچھے تیرا جنم کرایو بھجن کبیر

معنی نمبر (۱) میں عام طور سے زبانوں پر ہے معنی نمبر (۲) اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلسا :- تانبے یا پیتل کا تنگ منہ کا بڑا گھڑا، ہندی مذکر، ترب ہزرک۔

محل مثال۔ وہ نیک بخت کچھ نہ بولی، تھوڑی دیر میں کلسا کنویں پر رکھ کر ٹھہر گئی اور وہاں سے ایک بڑا گلہڑ لائی اور اس پر پانی اونڈیلا کر اس مزدور کے پاس لے گئی۔ (فسانۂ آزاد)

کلس دمکنا :- کلس کا چمکنا، کلس میں زیب پیدا ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

تھڑکی تری رواں ہوئی نور کی سپاہ
دمکے کلس اٹھائی در و بام نے نگاہ جوش

قول فیصل۔ موجودہ دور میں دمکا کی جگہ چمکا زیادہ زبانوں پر ہے۔ جو فصیح بھی ہے۔

کل سرا :- (بفتح اول وکسر دوم) وہ انسان جس کا سر کالا ہو اور خضابی انسان اردو صرف عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال

سر نہیں دیتی اٹھانے شیخ کو ریش دراز
ہے وبال اس کل سرے کو اپنے بیچارے کی جو
نصیر دہلوی

کل سرا :- کالے سر کا پتنگ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل صاحب فرہنگ اثر نے صاحب نور اللغات پر اعتراض کرتے ہوئے یہ لکھا ہے "جن کے سر کے بال سیاہ ہوں نہ یہ روزمرہ درج ہے۔ "کلسرا" بری آفت ہے"

کل سری :- ایک قسم کی ٹکلی، صفت، مونث، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ طنزاً کالے سر کی عورت، یا کالے سر کی چڑیا کے لیے کسی کے ساتھ، لکھنؤ کی عورتیں بول دیتی ہیں۔

کلسی :- (بفتح اول) چھوٹا کلس، جو مسجدوں، خانقاہوں، گنبدوں وغیرہ پر ہوتا ہے۔ اردو مونث، فصیح، رائج۔

ہنے لگیں خیام حسینی کی کلسیاں
صحرائے کربلا میں ہوا زلزلہ عیاں ذوق

کلسی :- چھوٹا کلسا۔ ہندی مونث، (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کل سے بیٹھنا :- (بالفتح) امن و چین سے بیٹھنا، آرام ملنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل مثال۔ جب سے غریب نے پولیس کی نوکری کی ہے۔ شہروں شہروں گھومتا پھرتا ہے۔ کل سے بیٹھنا نصیب نہیں ہوا۔

کل شیٔ یرجع الیٰ اصلہٖ :- ہر چیز اپنی اصل کی طرف رجوع کرتی ہے۔ عربی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل مثال۔ بدقو نے ۵ برس میری ملازمت کی میں نے اس کا بہت خیال کیا۔ مجھے بیماری میں چھوڑ کے چلا گیا۔ سچ ہے کل شیٔ یرجع الیٰ اصلہٖ۔

کل طویل احمق و کل قصیر فتنہ :-

ہر لمبے قد والا آدمی احمق ہوتا ہے اور پستہ قد والا ، فسادی اور فتنہ پرداز ہوتے ہیں، عربی، مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان.

قول فیصل۔ یہ کلیہ نہیں ہر عام کے لیے خاص کا ہونا بھی ضروری ہے۔

کلغا:— (بفتح اول) سرخ رنگ کے ایک بے خوشبو کے پھول کا نام تاج خروس۔ بستان افروز، اردو صرف ، رائج۔

کہیں کلغا کہئے ہے [illegible] کا جھمکا
کہ مرغ زریں آسماں کا ہے کیس — فلق

کلغی :۱ (بفتح اول وسوم) طرہ جو پگڑی یا ٹوپی، یا تاج میں لگاتے ہیں، اردو مونث ، فصیح ، رائج۔

اشک مالا موتیوں کا دود کلغی شعلہ تاج
رکھتی ہے تخت لگن میں شوکت شاہا نہ شمع — ناسخ

قول فیصل۔ فارسی میں کلگی، (بفتح اول وتشدید سوم ہی) اور ترکی میں جیغہ اردو میں کلگی (بفتح اول وکسر سوم) ہے۔

کلغی :۲ پروں کا خوش نما گچھا جو بعض پرندوں کی ٹوپی پر قدرتی ہوتا ہے۔ اردو مونث۔

(۲) مور یا مرغی وغیرہ پرندوں کے سر کا تاج پرندوں کی چوٹی ، پرندوں کا خوش نما گچھا جو اکثر پرندوں کی چوٹی پر قدرتی ہوتا ہے۔

(۳) کلس قبہ ، طرہ ، شمسہ۔

(۴) لاونی یا مرہٹوں کا مجموعہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ معنی نمبر (۱) میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے چوٹی تاج بولتے ہیں معنی نمبر (۳) میں زبانوں پر ہے۔

کلغی :۳ کلس ، قبہ ، اردو مونث۔

(یہ لفظ فارسی میں کلگی بہ لام مشدد آیا ہے اور بعض نسخہ ہائے تخفیف لام مفتوح بھی پایا جاتا ہے لیکن اردو والوں نے بسکون لام اختیار کر رکھا ہے پس اس صورت میں اردو کہنا چاہیے اس کے علاوہ فارسی میں غین معجمہ کے ساتھ کسی نے نہیں لکھا ہاں اس لحاظ سے کہ کاف فارسی اور غین معجمہ کا باہم بدل ہے اسے غلط قرار نہیں دے سکتے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ قبہ اور گنبد کو اہل لکھنؤ کلغی نہیں کہتے ہیں۔

کلغی باز:— مذکر ، مرہٹی باز۔ لاونی بنانے والا۔

لاونی بنانے والوں کے دو تھوک مشہور ہیں جن میں سے ایک کلغی باز کے نام سے مشہور ہے اور دوسرا طرہ باز کہلاتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلف :۱ (بفتحتین) چہرے کی چھائیاں داغ سیاہ جو چاند پر نظر آتے ہیں۔ وہ سیاہ دھبے جو خون کے بگاڑ سے منہ پر ہو جاتے ہیں۔ عربی ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کمانکا ہے جاک پیرہن گر
ہے داغ کلف دل قمر پر — مومن دہلوی

قول فیصل۔ دھوبی اراروٹ یا چاول کے پانی میں کپڑوں کو ڈبو دیتے ہیں تاکہ ایک قسم کی صفائی اور سختی پیدا ہو جائے اس کو خواص لکھنؤ کلف کہتے ہیں۔ جیسے جب سے گرانی اپنی انتہائی منزل پر آگئی ، دھوبیوں نے کلف دینا چھوڑ دیا۔

کلف :۲ سیاہ داغ جو چاند پر نظر آتے ہیں عربی مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محال ہے کہ صفا دل میں ہو حسینوں کے
جگر سے کب کلف ماہ دور ہوتا ہے — برق

کلف :۳ کلپ دھوبی جو کپڑوں میں دھونے کے بعد دیتے ہیں۔ اردو فصیح ، رائج۔

کلفت :— (بضم اول و فتح دوم) گندہ ناپاک ، فارسی ، قلیل الاستعمال۔

بالا قد و کلفت و تنومند و خرہ
رو پشتن و سیاہ دہ دل آہنی کمر — میر انیس

کلفت :۱ تکلیف ، مصیبت ، بے چینی پریشانی ، عربی مونث۔ فصیح ، رائج۔

کلفت :۲ (بضم اول و دوم) ، پریشانی بے چینی مصیبت ، اردو صرف ، عوام اور عورتوں کی زبان ، قلیل الاستعمال۔

ع کلفت کیوں ہوئی تم کو کہو تو میری جان — عالم زوجہ واجد علیشاہ

کلفت دور ہونا :— کدورت جاتی رہنا ، تکلیف یا رنج مٹنا۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج

نا زسے بیٹھا لیا اس راحت جاں نے جو پاس
کلفت دل ہم سے کوسوں دور ہو کے رہ گئی — تسلیم

کلفت مٹنا :— مصیبت کا دور ہونا ، پریشانی اور مصیبت کا نہ رہنا۔ اردو صرف ، فصیح رائج

دور ہوں گی کلفتیں مٹ جائیں گی سب کاوشیں
لالہ ہے بے داغ ، گل بے خار ، قیصر باغ میں — امیر مینائی

قول فیصل۔ کلفت مٹنا بھی زبانوں پر ہے جو فصیح ، ہے۔

مٹا سکتی نہیں مژگان تر کلفت میرے دل کی
نہ جھاڑی گرد دست موج نے دامان ساحل کی — اثر

کلفہ :- خرفہ، مذکر، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے لکھنؤ میں قلفے کا ساگ کہتے ہیں۔ موجودہ دور میں عوام اور خواص اور ترکاری بیچنے والے سب خرفہ کا ساگ کہتے ہیں۔

کِلک :- (بالکسر) قلم جو اندر سے خالی ہو۔ مجازاً قلم، خامہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، راسخ۔

بسکہ میری گہر انداز اشارات کثیر
کلک میرا رقم آموز عبارات قلیل — غالب

قول فیصل۔ بعض شعرا نے تانیث بھی نظم کیا ہے۔

اک چوٹ سی لگا دے گی اگر کلک نوا سنج
دھنس جائے گی بلبل تیری منقار نگلیں — ناسخ

عام طور سے زبانوں پر تذکیر ہی ہے۔

کل کا پتلا :- کل کی طرح حرکت کرنے والا دوسرے کی مدد سے کام کرنے میں دوسرے کا پابند۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

اے مصحفی گر چشم حقیقی سے تو دیکھے
پتلے ہیں جو سب خاک کے پتلے ہیں یہ کل کے — مصحفی

کل کا ذکر ہے :- بالکل گذرے ہوئے قریب کے زمانے کی بات ہے۔ (اردو صرف) فصیح، راسخ۔

سودا دل وحشی کو تو ہے روز ازل کا
افسانہ جو مجنوں کا ہے وہ ذکر ہے کل کا — سحر

کِلکارنا :- چیخنا، پکارنا، ہندی، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا واسطہ نہیں۔

کلکاری :- چیخ، زور کی آواز،

کلکاری :- بندر کے چلانے کی آواز (مارنا کے ساتھ)۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کسی معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کِلکاری مار کے ہنسنا :- شیر خوار بچوں کے بیے، زور سے ہنسنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ خاص ادا سے بچے کے ہنسنے کو قلقاریاں مارنا کہتے ہیں، قلقاریاں مار کے ہنسنا یا کلکاریاں مار کے ہنسنا کوئی نہیں بولتا۔

کلکاری مارنا :- ہندی، فعل لازم، چیخ مارنا، روکا دینا، چلانا، قہقہہ لگانا، کوکنا، زور سے پکارنا، بندر کا کٹکیانا، بندر کا چیخنا، جیسے اٹھ ہنومان، مار کلکاری، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

کل کا لڑکا :- تھوڑے عرصے کا پیدا ہوا (کنایۃً) ناتجربہ کار۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آثر لکھتے ہیں یہاں عمر سے مقصود نہیں۔ کنایۃً ناتجربہ کار کو کہتے ہیں۔ یہ جملہ مشہور ہے۔ کل کا لڑکا اور بڑھ بڑھ کے باتیں کرتا ہے۔

عوام اس محل پر "کل کا لونڈا" بولتے ہیں۔

کل کائنات :- (کنایۃً) تمام سرمایہ، کل اثاثہ، تمام پونجی، اردو، مونث، فصیح، راسخ۔

ع کل کائنات سبط نبی پر نثار کی — ادب

کل کائنات :- کل مخلوقات، پوری دنیا، اردو صرف، فصیح، راسخ۔

محل صرف۔ جو خاص بندے ہیں وہ رات دن اسی طرح صرف کرتے ہیں۔ جس کے قبضے میں کل کائنات ہے۔

کلکتہ :- بنگال کا مشہور شہر جس کو صوبہ کا پایہ تخت ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اردو صرف، راسخ۔

کلکتہ کا جو ذکر کیا تو نے ہم نشیں
اک تیر میرے سینے میں مارا کہ ہائے ہائے — مرزا غالب

کلکتہ دکھانا :- بچے کو کھلاتے ہوئے اس کے کانوں پر ہاتھ لگا کر اپنے سر کے برابر اونچا کر دیتے ہیں۔ اور اس کو کلکتہ دکھانا کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ پہلے اس کا رواج تھا۔ اب شاید ہی کوئی یہ عمل کرتا ہو۔

کلکتیا پان :- ایک قسم کا پان جو کلکتے کی طرف سے آتا ہے اور کڑوا اور کڑا ہوتا ہے۔ اور اس کی رگیں موٹی موٹی ہوتی ہیں۔ اردو، راسخ۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آثر نے لکھا ہے کہ لکھنؤ میں اسے بنگلا پان کہتے ہیں، منسوب بہ بنگال۔ موجودہ دور میں بنگلے پان کو بنگلا پان اور کلکتیا پان کو کلکتیا پان کہتے ہیں۔ دونوں الگ الگ ہیں۔

کلکٹر :- محکمہ مال کا افسر، ضلع کا حاکم، انگریزی، مذکر، راسخ۔

کلکٹر کا سالا :- (ہندی) اسم مذکر (بازاری) شیخی کا دھنگڑ، کوتوال کا یار، حاکم کا رشتہ دار، زبردست کا رشتہ دار، جیسے تم کلکٹر کے سالا جیسے ایسے ہی تم کلکٹر کے سالے ہو نا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلکٹری :- وہ جگہ جہاں کلکٹر عدالت کرتا ہے، کلکٹر کی کچہری، اردو، راسخ۔

کل کس نے دیکھی ہے :- تاخیر نہ کرو معلوم نہیں کل کیا ہو، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ قدیم زمانے میں اہل لکھنؤ بولتے تھے یہاں جو کچھ کرنا ہے آج کر لو، کل کس نے دیکھی ہے۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

کلک کا جنگل :- نیستان، نے کا جنگل، نرکل کا جنگل، اردو صرف، رائج۔

محل صرف۔ کلک کے جنگل سے ہاتھیوں نے دیکھا مقام چھوڑ کے بھاگے، مسکن کا خیال نہ رہا۔

(طلسم ہوشربا)

کلکل :- (بکسر اول وسوم) بے تکی باتیں بے محل بکواس، بیہودہ بکنا، بیہودہ حجت، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

الہی خیر ہو گریہ کی شدت کل سے دونی ہے
نہ کر واعظ یہ کلکل مجھ سے فردائے قیامت کی
(ظفر)

قول فیصل۔ انھیں معنی میں فارسی میں کلکل، (بالفتح اول وسوم ہے)

کلکل :- بحث، تکرار، جھگڑا، ہیچ، اردو، مونث۔

(یہ لفظ فارسی کے اشعار میں بھی برابر پایا جاتا ہے اور لغات فارسیہ میں بھی موجود ہے۔ بیر بہار وغیرہ نے اسے اچھی طرح ادا کیا ہے ہندی، سنسکرت کوبیش میں بھی موجود ہے۔ پس اسی وجہ سے زبانوں میں شریک کیا گیا۔ مستورات ہر دو کلمات بھی استعمال کرتی ہیں۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں بکسر ہر دو کاف ہی بولتی ہیں۔ زیادہ تر زبانوں پر دانتا کلکل ہے۔

کلکل :- غل، شور، سودا کے کلام سے یہ لفظ بالفتح ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن مستورات کی زبانوں پر بالکسر ہی ہے۔

کہا تھا اس نے مجھ کل کو آؤں گا میں کل
بلا سے آج تو کل کا دی پھر آیا خلل،
جو پوچھا میں کہ تری کل کو بھی کہیں ہو کل
تو ہنس کے کہنے لگا جا عبث نہ کر کلکل

قطعہ :- سودا　(نور اللغات)

قول فیصل۔ بکسر اول وسوم، غل وشور کے معنی میں کوئی نہیں بولتا۔ قدیم زمانہ میں دہلی میں بفتح اول وسوم ان معنی میں بولا جاتا تھا۔ اب عام طور سے لکھنؤ کی عورتیں بکسر اول وسوم بیہودہ حجت اور بک بک کے معنی میں بولتی ہیں۔

کُل کُلّا :- ہمہ وجوہ سے دیکھے صرف اسی قدر دہلی کی زبان۔ (ف۔ آ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کُلکُلاں :- صفت، مذکر، دو دو نسبت بالکل پورا پورا جیسے وہ ان کے گھر کا کُلکُلاں ہے۔　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کل کلاں (یا) کل کلاں کو :- (دہ)، تابع فعل، (مذکر) آئندہ کو کل کو، بعد ازاں، آگے کو، اتفاقاً، قضائے کار، قضا عند اللہ اسی طرح سے، آئندہ زمانے میں۔　(فرہنگ آصفیہ)

محل صرف۔ مبادا کل کلاں کو تم کہنے لگو کہ ہمارے پاس کوئی خوش خبری سنانے والا نہیں آیا۔

(ترجمۃ القرآن)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ لکھنؤ میں عورتیں کل کدھار بھی بولتی ہیں وہ درج نہیں انشاء نے کل کلاں کو بلا اضافہ نون بھی نظم کیا ہے۔

دائی کے دشمنوں کو نکالے ہوئے اصیل
سب کے بد عانہ کہیں کل کلاں کرائے　(انشاء)

لکھنؤ کی عام عورتیں اس جگہ کل کدھار بولتی ہیں انشاء نے جس طرح نظم کیا ہے کوئی نہیں بولتا۔

کلکلانا :- جز جزانا، غصہ میں بے اختیاری کے ساتھ برا بھلا کہنا، اردو صرف، عورتوں کی زبان

محل صرف۔ دودھ کی پتیلی سنجھو بیگم نے پھینکی صبح سے آپ دو دو بار مجھ پر کلکلا چکی ہیں۔ یہ کون سی بات ہے۔

کل کل پٹ پٹ :- بکواس، بیہودہ، بک بک، جھگڑا، بکھیڑا۔　(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے مرد تو مرد عورتیں بھی نہیں بولتیں۔

کل کل توڑ دینا :- جوڑ جوڑ ہلا دینا اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

توڑ دی تم نے کل میری کل کل
دائی آلے تو بے کلی نکلے　(راحت)

کل کل کانٹا :- بچوں کے ایک کھیل کا نام جس میں لکڑی کھینچ کھینچ کر چھپا دیتے ہیں۔

قول فیصل۔ لکھنؤ کے بچے یہ کھیل نہیں کھیلتے۔

کِل کِل کرنا :- باہم جھگڑا، تکرار کرنا، (۲) اکھل کرنا، ٹالنا۔ بکواس کرنا، بک بک کرنا، دماغ پریشان کرنا، باہم تکرار کرنا۔

حباب بحر کو جام بلوریں سے تو اے ساقی
نہ دے تشبیہ ہو قائل یہ شیشہ ہے وہ پتھر ہے
شباہت اور رنگ ایک گو دونوں کی ہے لیکن
نہ کر تو کلکل کہ یہ شیشہ ہے وہ پتھر ہے
(نظم، نعیم)

قول فیصل۔ ان معنی میں دہلی کی زبان ہے اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

کلکنا :- کبوتر کے بچے کا پرواز میں تیزی کرنا۔ (۲) جست وخیز کرنا، چوپایوں کے بچوں کا میدان میں۔　(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کلکنا:۔ نگلنا، زہر مار کرنا۔ عورتوں کی زبان اب اس معنی میں قلیل الاستعمال ہے۔

تمھاری اشتہا کیا صاف ہے اناکہ مسہل میں
اکیلی اک بھری تم خعب کھچڑی کی کلکتی ہو رنگین

(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں۔ مجھے نہ تو فیلن یا پلیٹس میں یہ لفظ ملا، نہ تو رنگین کے نسخہ مطبوعہ نظامی بدایوں میں حالی یہ ہے کہ قاب (کھانے کی رکابی کو) غ سے قعب لکھتے ہیں۔ ان امور کے مدنظر میرا خیال ہے کہ حضرت مؤلف نگلی تھی کو کلکتی پڑھ گئے اور ایک نیا لغت تیار ہو گیا۔ پر وہ لوش کو لکھ دیا کہ اس معنی میں قلیل الاستعمال ہے"۔ مؤلف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے اس قسم کے دھوکے صاحب نور اللغات نے بہت کھائے ہیں۔

کل کو:۔ آنے والے دن کو، آنے والے زمانے کو۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

یہ کہہ کے وہ ٹھکرا گئے اک ایک لحد کو
کل کو نہ کہے کوئی قیامت نہیں دیکھی جلیل

قول فیصل۔ کو زائد ہے۔ فصحا اس محل پر صرف کل استعمال کرتے ہیں۔ جیسے میں اس لیے اس رسم کو جاری کیے دیتا ہوں کہ کل یہ کوئی نہ کہہ سکے کہ میری طرف سے کسی قسم کی کمی ہوئی!

کلکی بھٹ (س) اسم مذکر، وشنو کا دسواں اوتار جو قصبہ سنبل میں وشنو شرما برہمن کے گھرانے میں پیدا ہوگا وہ گھوڑے پر چڑھے گا اور تمام گنہ گاروں گمراہوں کو مارے گا۔ جیسے مسلمانوں میں حضرت امام مہدیؑ خیال کیے گئے ہیں۔ ویسا ہی یہ اوتار مانا گیا ہے۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے مسلمانوں کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس محل پر شیعوں کا لفظ صرف کرنا چاہیے تھا۔ اس لیے کہ شیعہ امام مہدی کو بارھواں امام اور امام غائب مانتے ہیں اور یہ لفظ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کل کی اوڑھنی:۔ کل کی اوڑھی ہوئی اوڑھنی سادی اور اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

میں تو وہ اوڑھنے کی نہیں کل کی اوڑھنی
باجی مجھے اڑا دو جھلاجھل کی اوڑھنی رنگین

کل کیا ہو:۔ آنے والے زمانے میں کیا ہو، اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہیں ہو جائے طے آپس میں جھگڑا کل خدا جانے
تمھارے واسطے کیا ہو ہمارے واسطے کیا ہو داغ

کل کی بات ہے:۔ قریب کے گزرے ہوئے زمانے کی بات ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آنکھ ورنہ تیری ہر اک سے شرماتی تھی
کل کی ہے بات تجھے بات نہ کرآتی تھی جرأت

کل کی بات کل کے ہاتھ ہے:۔ آنے والے زمانہ قریب کی بات جیسا مناسب ہوگا دیکھا جائے گا، اردو صرف، عوام کی زبان

کل کی باتیں:۔ گذشتہ باتیں۔ گزرے ہوئے زمانہ کی باتیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

داستان لیلیٰ و مجنوں سناتے تھے اسے
اے فلک کل کی یہ باتیں ہو گئیں افسانہ آج رشک

کل کی خبر نہیں:۔ خدا جانے آئندہ کیا ہو، کل کیا ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے کل کی خبر نہیں انیس

کل کی کل پر ہے، کل کی کل کے ہاتھ ہے:۔ آئندہ کی فکر ابھی بیکار ہے، آئندہ کی خبر کسی کو نہیں۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

کل کی کل کے ہاتھ ہے اے صابر!
آج تم کو ہے غم فردا عبث صبا

کل کے جوگی گانڑ میں جٹا:۔ کسی میں پیرسائی کا دعوی۔ (نجا صدات و مصطلحات میر)

قول فیصل۔ یہ بازاری زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔

کل لگانا:۔ کسی مشین میں ایسے آلے کو لگانا جس سے وہ چل سکے۔ اردو صرف، رائج۔

محل صرف ہماری مشین کی کل خراب ہو گئی ہے جب تک نئی کل نہ لگوائیں گے نہیں چلے گی۔

قول فیصل۔ لال چڑیا وغیرہ کے پنجرے میں کل کو اس طرح لگانا کہ نیا چڑیا یا لال پھنس جائے بولتے ہیں

کلما:۔ بکری کی انتڑیوں میں قیمہ مسالے کے ساتھ بھر کر پکاتے ہیں۔ اردو مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ دلما، کلیجی، لنگوچا، مصالحہ دار قیمہ بھری ہوئی بکری کی انتڑی۔

جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلمات:۔ (بفتح اول و کسر دوم) بہت سے کلمے عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ لقا کو ان کلمات سے تسکین ہوئی اور جائے سکونت معین مقرر کی۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل - چوں کہ اہل لکھنؤ ہر عربی کی جمع کو مذکر استعمال کرتے ہیں۔ اس لیے باعتبار لکھنؤ مذکر ہے اور اہل دہلی ہر عربی جمع کو مونث استعمال کرتے ہیں۔ اس لیے باعتبار دہلی مونث ہے۔

کلمتہ الحق :- سچی بات، انصاف کی بات عربی مذکر۔ حق بات، کھری بات، سچی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - تعلیم یافتہ طبقہ تحریراً بہت کمی کے ساتھ استعمال کرتا ہے۔ ورنہ عام طور سے پڑھا لکھا طبقہ کلمۂ حق ترکیب خاص ہی بولتا ہے۔

کلمتہ الخیر :- نیک بات، نیک صلاح عربی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل - چوں کہ یہ عربی ترکیب اردو زبان کی نزاکت کے لیے بار ہے۔ اس لیے فصحا کلمہ خیر اس محل پر بولتے ہیں۔ قدیم زمانے میں تحریراً پڑھا لکھا طبقہ استعمال کرتا تھا جیسے میں صاف طور پر سفارش کرتے ہوئے ڈرتا ہوں موقع پاؤں گا تو کلمتہ الخیر سے دریغ نہیں کروں گا۔ (ابن الوقت)

کلمتہ اللہ :- کنایتہً، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مراد ہوتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کل مروڑنا، کل موڑنا، کل گھمانا :- (۱) مشین چلانا۔ (۲) دبا ڈالنا۔ (۳) کسی کے دل کو ایک طرف سے ہٹا کے دوسری طرف لگا دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل - ان معنی میں کوئی نہیں بولتا۔

کل موڑنا، کل پھیرنا، کل گھمانا :- (۱) کل کو جاری کر دینا یا چلا دینا۔ (۲) کسی کے دل کو ایک طرف سے ہٹا کر دوسری طرف لگا دینا پھیر دینا (۳) درست یا ٹھیک کرنا۔ (مخزن المحاورات)

قول فیصل - معنی نمبر (۲) میں کوئی نہیں بولتا۔

کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ :- ہر ذی روح کے لیے موت ضروری ہے۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صبح کو طائران خوش الحان
پڑھتے ہیں کل من علیہا فان (زہر عشق)

قول فیصل - یہ کلام پاک کی آیت ہے۔

کل مُنہا :- کالے منہ کا سیاہ فام آدمی۔ (نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں لکھنؤ میں عورتیں رات کے وقت چور کا لفظ زبان پر لانا بدشگونی سمجھتی ہیں اور کل منہا کہتی ہیں یہ مفہوم درج نہیں۔ جیسے بیوی ابھی گھڑی ڈیڑھ گھڑی ہوئی باہر سے آئی ہوں کوٹھے پر کل منہا آیا تھا کوٹھری کا قفل (تقفل) توڑ کر جمع جتھا ٹٹولتا تھا۔ (فسانہ آزاد)

چوں کہ قدیم زمانے میں چور کالا منہ ہو یا گورا اپنے منہ کو اس لیے کالا کر لیتا تھا کہ اگر جاگ ہو جائے گھر والوں کا سامنا ہو تو کوئی پہچان نہ سکے اس لیے بھی عورتیں کل منہا بولتی ہیں۔

کل مُنہی :- کالے منہ کی نفرین و تذلیل کے محل پر، اور صرف عورتوں کی زبان۔

ان کی ایڑی چوٹی پہ قربان کر دوں کل منہی کو،
ہے کس کام کی۔ (سیر کہسار)

کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِہِمْ جب کسی سے بات کرو تو جیسا اس کی عقل کے انسان ہوں اس اعتبار سے بات کرو۔ جیسا آدمی ہو اس سے ویسی بات کرو۔ عربی جملہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کلمہ :- (بفتح اول و کسر دوم و فتح سوم) لفظ مفرد جو بامعنی ہو، سخن، ایک بات، عربی، مذکر فصیح، رائج۔

مثل مشہور - ہم بتائے دیتے ہیں اگر کوئی کلمہ تمہاری زبان سے ناخوش گوار نکلا تو وہ سزا دیں گے جو عمر بھر یاد رہے۔

قول فیصل - صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں (۱) شبد، لفظ، بول، ایک سخن بات۔ قول۔

(۲) نحو میں وہ بامعنی لفظ جو آدمی کے منہ سے نکلے۔

(۳) منطق کی اصطلاح میں بمعنی فعل۔

(۴) تفسیر میں بمعنی رسول۔

(۵) دین اسلام کے رسول کا عقیدہ، اعتقاد نامہ، المذہب پانچ عقائد کا ہر ایک عقیدہ جس پر اسلام کی بنیاد ہے۔ مثلاً کلمۂ طیبہ، کلمۂ شہادت، کلمۂ تمجید، کلمۂ توحید، کلمۂ تمجید بعض نے چھٹا کلمہ، رد کفر، ساتواں، کلمۂ استغفار بھی اس میں داخل کیا ہے۔ ان کلموں کی تفصیل کتب عقائد میں دیکھنی چاہیے۔

(۶) کلمۃ اللہ۔ مجازاً خدا کا نام اور اردو والے بسکون لام بولتے ہیں۔ اور اکثر شعرا باندھ بھی دیتے ہیں۔ مثال دیکھو نسبتہ کلمہ پڑھنا، کلمہ تکبیر، کلمہ بھرنا میں وزیر اور جرأت نے کیا باندھا ہے۔

قول فیصل - معنی نمبر ۵ میں تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

نمبر ۳ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
نمبر ۴ عام طور سے زبانوں پر نہیں۔ معنی
نمبر ۵ میں حضرات اہلسنت کی اصطلاح و عقیدہ
نمبر ۶ میں بھی عام طور سے زبانوں پر نہیں۔
اہلسنت حضرات صرف لا الٰہ الا اللہ محمد
الرسول اللہ، کو کلمہ کہتے ہیں۔ حضرات شیعہ
لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ علی ولی
اللہ وصی رسول اللہ وخلیفۃ بلافصل
کو کلمہ کہتے ہیں۔ لکھنؤ کا عام اردو ہے۔

کلمہ بھرنا :- کسی کا نہایت مطیع ہونا، کسی
کا بیحد معتقد ہونا، دلدادہ و شیدا ہونا، کسی
کو ہر وقت یاد کرتے رہنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

کلمہ بھرے ترا جسے دیکھے تو بھر نظر
کافر اثر ہے یہ تری کافر نگاہ میں جرأت

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر کلمہ پڑھنا، یا
دم بھرنا بولتے ہیں۔

کلمہ بھرنا :- لا الٰہ الا اللہ، کہنا دین و
اسلام کے اصول و عقائد کے ساتھ زبان پر
لانا۔ خدائے تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرنا
خدا کا نام لینا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ حضرات اہلسنت کی اصطلاح ہے

کلمہ پڑھانا :- (کنایۃً) کسی کو مسلمان بنانا۔
(۲) کسی کو اپنے اوپر فریفتہ کر لینا۔
(۳) کسی کو اپنے ہنر کا تابع بنا لینا۔
(مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ معنی نمبر ۱ میں تو بول دیتے ہیں
معنی نمبر ۲،۳ میں عام طور سے زبانوں پر نہیں
ہے

کلمہ پڑھنا :- کلمۂ توحید کا زبان پر جاری کرنا
ایمان لانا۔ مسلمان ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح
رائج۔

خوش بیاں لائے ہیں ایمان کلام اقدس
کلمہ پڑھتے ہیں جو سنتے ہیں قرآن تیرا
خواجہ آتش

کلمہ پڑھنا :- طوطے کا حق اللہ پاک ذات
اللہ کہنا، (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلمہ پڑھنا :- کسی کا دم بھرنے لگنا، اردو
صرف، فصیح، رائج۔

ہے یہ سرسبز گلستاں سخن آرائی کا
کلمہ پڑھنے لگے طوطے مری گویائی کا
اسیر

کلمہ پڑھنا :- خدا کو یاد کرنا، خدا کا نام لینا
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں نہیں ہے۔

کلمہ پڑھنا :- نام رٹنا، کسی کا نام جپنا، کسی
کو یاد کرتے رہنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل جگر پڑھتے ہیں کلمہ ترا ملک تن میں
ساری بستی میں یہ دو گھر ہیں مسلمانوں کے
رشید

کلمہ پڑھنا :- (بفتح اول و کسر دوم و فتح سوم)
شیدا ہونا۔ فریفتہ ہونا، مفتون ہونا۔ اردو
صرف، فصیح، رائج۔

اک نظر آئینہ گر آنکھ سے میری دیکھے
ابھی اے بت کلمہ پڑھنے لگے تو اپنا
رند

کلمہ پڑھوانا :- مطیع کرنا۔ فرمانبردار کرنا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

عشق وہ غارت گر ایماں ہے یہ چاہے اگر
واعظوں کو کلمہ پڑھوائے مناة ولات کا
نجم

کلمہ تکبیر :- اللہ اکبر سے مراد ہے۔
وہ کلمہ جس میں خدا تعالیٰ کو بزرگی کے
ساتھ یاد کرتے ہیں۔ اللہ اکبر کہنا، یہ کلمہ نماز
کی نیت اور اس کی نشست و برخاست کے
ساتھ یا بوقت ذبح و جنگ زیادہ زبان پر
لایا کرتے ہیں۔

الٰہ کبریائی والوں میں ہو جان کا غطر
جیسے اصل ہے کلمہ تکبیر میں چھپی
سوز (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا تکبیر اور اپنے محل پر نعرہ تکبیر
بھی بولتے ہیں۔

کلمہ جاری کرنا :- کلمہ پڑھنا، کلمہ زبان پر لانا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل فصیح۔ شاہزادے نے کلمۂ طیبہ زبان
پر جاری کیا۔ (طلسم ہوش ربا)

کلمہ حق :- صحیح بات، سچی بات، حق
بات فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

تیری باتیں خدا کی باتیں ہیں
کلمہ حق ہیں کچھ کلام نہیں
رشک

کلمہ خیر :- تعریف، مدح، سفارش
فارسی، ترکیب، فصیح، رائج۔

کلمہ خیر کی امید بتوں سے کیا ہو
منہ کہاں ہے جو کریں اہل وفا کی تعریف
سحر

کلمہ شہادت :- اشہد
ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً
عبدہٗ ورسولہٗ سے مراد ہوتی ہے۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے
ہیں چونکہ اس میں صرف خدا ہی کے معبود ہونے
اور حضرت محمد صلعم کے بندہ اور رسول ہونے

ہونے پر گواہی دی جاتی ہے اس لیے اس کو
کلمۂ شہادت کہتے ہیں۔ اس کو مسلمان اکثر موقعوں
پر خصوصاً صبح اٹھنے اور منہ دھونے یا مرنے کے
وقت ضرور پڑھا کرتے ہیں۔ ؎

وہ فعل کو ہمارے ارشاد کر رہے ہیں
یاں کلمۂ شہادت ہم یاد کر رہے ہیں — شوق

کلمۂ شہادت اہلسنت حضرات کے اعتبار
سے "اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد
ان محمد رسول اللہ" ہے۔ ممکن ہے کہ
عبداللہ بھی بعض حضرات اہلسنت کہتے ہوں
اور حضرات شیعہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ علیاً ولی اللہ وصی
رسول اللہ و خلیفتہ بلا فصل۔
کہتے ہیں۔

کلمۂ طیبہ :- پاک کلمہ، وہ کلمہ جو عام طور
سے مسلمان پڑھتے ہیں۔ فارسی ترکیب
فصیح، رائج۔

محل صرف۔ شاہزادے نے کلمۂ طیبہ
زبان پر جاری کیا۔ (طلسم ہوشربا)

کلمۂ کفر :- وہ بات جس سے دین اسلام
کی توہین یا اہانت نکلے، گستاخی کا کلمہ، ایسا
کلمہ کہنا جس سے شرک ثابت ہو۔ (فارسی
ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم نے خدا کی وحدانیت میں
کلام کیا، کلمہ کفر زبان پر جاری کیا، کوئی
مسلمان تمھیں مسلمان نہیں کہہ سکتا، توبہ کرو۔

کلمۂ کفر :- وہ بات جو خدائے تعالیٰ اور
اس کے برگزیدہ بندوں کو ناپسند ہے۔
اور ایک قسم کی ناشکری ہے۔

مصحف رخ کافر عشق کریں گے اظہار
کلمہ کفر نہیں ہے جو سنا ہی نہ سکیں — شرف
(نوراللغات)

قول فیصل۔ معنی میں اور شعر میں مناسبت
نہیں ہے۔

کلمہ گو :- مسلمان دین اسلام کا قائل،
فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

یہ کلمہ گو ہوں خاص خدا اور رسول کا — قلق
آتا ہے بام عرش سے مژدہ قبول کا

کلمہ گو :- دعاگو، معتقد، خیر خواہ، خیر
طلب، بہی خواہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

سن لیتے اگر شہرہ اعجاز بیانی
بت بھی کلمہ گو تری گفتار کے ہوتے — آتش

قول فیصل۔ ان معنی میں قلیل الاستعمال ہے۔

کلمے کا شریک :- مسلمان بھائی، ایک
ہی خدا اور ایک ہی رسول کا کلمہ پڑھنے والا
شریک مذہب، ہم مشرب، کلمہ گو، دینی
بھائی، مسلمان بھائی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کلمے کی انگلی :- داہنے ہاتھ کے انگوٹھے
کے پاس کی انگلی۔ انگشت شہادت، فارسی
فصیح، رائج۔ (فرہنگ آصفیہ)

کلمے کے سہارے کھڑا ہونا :- گرنے
کے قریب ہونا، کسی سہارے پر کھڑا ہونا،
اردو حرف، قلیل الاستعمال۔

قائم ہے تیرے ذکر سے پیراہن خاک کی
کلمے کے سہارے پہ یہ دیوار کھڑی ہے — شاد

کلن :- (ا) مونث۔ (۱) کھولن زخم
کی ٹیس۔

(۲) درد، سلسلاہٹ۔ جیسے دانتوں
کی کلن۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر کھولن بولتے
ہیں۔

کلکنا :- (ا) فعل متعدی، ٹیس مارنا،
درد کرنا، کھولنا جیسے "دانت کل رہی
ہیں"۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلنج :- (بالفتح) وہ گھوڑا جس کی پچھلی
ٹانگیں، چلتے وقت آپس میں رگڑ کھاتی
ہیں اور لنگڑاتی جاتی ہوں، گھوڑے کے ایک
عیب کا نام، جس میں اس کی دونوں
ٹانگیں پچھلی چلتے وقت رگڑ کھاتی ہیں۔
(نوراللغات)

قول فیصل۔ سلوتریوں کی اصطلاح ہے۔

کلنج :- ایک قسم کا شیرازی کبوتر۔
(نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلنڈا :- (بالفتح) (انگریزی کیلنڈر
کا بگڑا ہوا) فہرست جرائم، فرد، جنتری
اردو، مذکر۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْت :-
ہر ذی حیات موت کا مزہ ضرور چکھے گا، جو
ذی حیات ہیں انھیں مرنا ضرور ہے۔ عربی
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ یہ کلام اللہ کی ایک آیت ہے

کلنک :- رسوائی، الزام، بدنامی،
داغ، عیب۔

غیروں میں تیرنے کاٹے گا کہاں کلنگ
دریائے شرم میں وہ نہائے تو کیا ہوا
رشک (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں (بضم اول ، کلنک بفتح اول وہر دو کاف عربی کے معنی بدنامی ، رسوائی ، روسیاہی ہیں لفظی معنی سیاہی ." تنہا زبانوں پر نہیں ہے ، کلنک کا ٹیکا زبانوں پر ہے جو عورتوں کی زبان ہے

کلنک چڑھانا :۔ بدنام کرنا ، رسوا کرنا ، اردو صرف ، عورتوں کی زبان

سانچ کہو ہر جی ہم سوں کچھ بیر تھا جو بھید (عشق) لگا یو
گہ اجرامیں تو چھپت ہوں نہ ایک موہے کلنک چڑھا لیو
(ناطق) دوہا۔ (فرہنگ آصفیہ ، نور اللغات)

قول فیصل ۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں ۔

کلنک کا ٹیکا :۔ ذلت داغ ، بدنامی

بندہ ہے تیرا لاکھ چڑھے آسماں پہ جا نہ
مٹتا ہے یہ کلنک کا ٹیکا جبیں سے کب (آتش)
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اب عام طور سے عورتیں ہی بولتی ہیں ۔

کلنک کا ٹیکا لگانا :۔ عیب لگانا ، رسوا کرنا ، الزام دھرنا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے عورتیں بولتی ہیں ۔ جیسے ناحق مفت میں ذلیل ہو کے کلنک کا ٹیکا لگاؤ گے خدا کے لیے پھر توبہ کرو ۔
(فسانۂ آزاد)

کلنک کا ٹیکا لگنا :۔ (فعل لازم) عیب لگنا ، رسوا ہونا ، بدنام ہونا ، الزام دھرا جانا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اب عورتیں ہی بولتی ہیں ۔

کلنکی ہندی (ہ) صفت ۔ (مفرد) بدنام ، رسوا ، ذلیل ، عیبی ، عیب دار ، رو سیاہ ، داغی ۔

(۲) وہ شخص جس نے گائے یا برہمن کو قتل کیا ہو ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

کلنگ ہندی سارس سے ملتا جلتا ، ایک آبی پرند کا نام ، قاز ، فارسی ، مذکر

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کلنگ :۔ (کنایۃً) لمبی ٹانگوں کا آدمی

(۳) ، اصیل مرغ ، فارسی ، مذکر ۔
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کلنی :۔ ایک قسم کے سفید چھوٹے کیڑے کا نام جو اکثر کتے بکری ، گائے اور اونٹ وغیرہ کے جسم میں پایا جاتا ہے ۔ اردو مونث (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے کتے وغیرہ کے جسم پر اس قسم کے کیڑے کو کلی کہتے ہیں جو عام طور سے مٹی کے رنگ کی ہوتی ہے ۔

کلو :۔ کالے رنگ کا آدمی ، کالا آدمی ، اردو صفت ، مذکر ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ ہر کالے آدمی کو کلو نہیں کہتے کالے آدمی کا نام رکھ دیتے ہیں ۔

کلوا :۔ کلو کی تصغیر ، بیشتر ، کالے کتے کا نام رکھتے ہیں ۔ اردو مذکر ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ دیہاتی کلو کی جگہ کلو کی تصغیر ، کلوا بولتے ہیں ۔

کلوا بیر :۔ (ہ) اسم مذکر ، کالا دیو ایک فرضی کالے رنگ کا موکل جسے جادو ٹونا کرنے والے بناتے ہیں ۔
(نور اللغات) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ قدیم زمانے میں اس کا استعمال تھا ۔

اپنی سی کی ہر ایک نے تدبیر
گھر سے نکلا نہ دیو کلوا بیر (دہشت گلزار نسیم)

اب شاید ہی کوئی بولتا ہو ۔

کلوار :۔ (بفتح اول و فتح سوم) شراب بیچنے والا ، مے فروش ، اردو صرف ، عوام کی زبان ۔

قول فیصل ۔ اس کی تانیث ، کلوارنی ہے جو قلیل الاستعمال ہے ۔

کلوارنی ہو خراب تھے اس کی رشتہ پہ ہے جو قاضی کے گھر میں کیوں نہ ہو حق چاشر اب کا (خانصاحب)

کلوانا :۔ (بکسر اول) نشتر وغیرہ کے ذریعہ کیلوں سے حصار کرانا ، اردو صرف ، عوام اور عورتوں کی زبان ہے

محل مثل ۔ میں نے ہمارے بھن کو بہت برا بھلا کہا لیکن وہ منہ سے کچھ نہیں بولا جیسے کسی نے کسی رمالی کے ذریعہ ان کا منہ کلوا دیا ۔

کلوا و اشربوا :۔ کھاؤ اور پیو ، خوب کھاؤ ، خوب پیو ۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

بر اخلاف کلوا در شربو کے معنی ہیں
میں بادہ خوار ہوا سنج روزہ دار ہوا (صبا)

کلوٹا :۔ (بضم اول وضم دوم و واؤ معروف) صفت ، کالا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عورتیں تنہا نہیں بولتیں کالا

بولتی ہیں، تمسخر کے محل پر "کالا کلوٹا بیگن لوٹا"
بولتی ہیں۔ کمی کے ساتھ بچے بھی بول دیتے ہیں

کلوخ :۔ (بضم اول و دوم و واو معروف)
مٹی کا ڈھیلا جو سخت ہو گیا ہو۔ پکی یا کچی اینٹ
کا ٹکڑا۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہو گئی شیخ جیسے اغیار دل کی
ان کو بھی کلوخ استنجا — بحر لکھنوی

کلوخ انداز :۔ ڈھیلا مارنے والا، فارسی
صفت،
(۲) وہ سوراخ جو قلعہ کی دیوار میں دشمن
پر ڈھیلے پتھر وغیرہ مارنے کے لیے بنا
لیتے ہیں۔ اب انگریزی سوراخوں میں سے بندوقیں
مارا کرتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ڈھیلے مارنے والے کے معنی میں
بہت کمی کے ساتھ تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا ہے
اور "وہ سوراخ جو قلعہ کی دیوار میں دشمن پر
ڈھیلے یا پتھر وغیرہ کے مارنے کے لئے بنا رکھے
ہیں اب انگریزی سوراخوں سے بندوقیں مارا
کرتے ہیں" اب ان معنوں میں کوئی نہیں
بولتا۔

کلوخ انداز را پاداش سنگ است :۔
خواہ مخواہ چھیڑ کرنے والے کو سخت سزا ملنی
چاہئے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
قلیل الاستعمال۔

کلوخ اندازی :۔ ڈھیلا مارنا، ڈھیلے
مارنا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
قلیل الاستعمال۔

محل مرثیہ۔ تو جانے میں اب تو تمھارے دیوانے
پہ کلوخ اندازی بھی ہونے لگی۔ (فسانہ آزاد)

کلورافارم Chloroform بیہوش
کرنے کی دوا۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

کلول :۔ (بفتح اول و نیز بکسر اول و واو مجہول)
جانوروں کا خوشی سے اچھلنا کودنا۔ ہندی،
مونث (کرنا کے ساتھ)

پڑی ہے زاغ و زغن سے اب اس چمن میں دھوم
گلوں کے ساتھ جہاں بلبلیں کرے تھیں کلول
(نور اللغات) نظیر اکبر آبادی

قول فیصل۔ اس محل پر عام طور سے کلیلیں (بضم
اول) بولتے ہیں صاحب فرہنگ آصفیہ نے حسب
ذیل معنی لکھے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہیں
کھیل کود، اچھل کود، کھلاڑی کرنا (۲) تفریح
طبع، تفریح، دل لگی، سیر، گلگشت (۳) اچپلاہٹ
چنچل پن، شوخی، چلبلاپن (۴) عیش و نشاط
آنند، عیش و عشرت (۵) غیر متروک، آفت،
بلا۔ یہ لفظ سنسکرت میں بمعنی رسمیں (بفتح
اول) پایا جاتا ہے اسی سے شاید یہ محاورہ بنا
لیا ہے۔

کلول ٹلنا :۔ (بفتح اول و سوم) مصیبت دور
ہونا، بلا دفع ہونا۔ اردو مصرف، عورتوں کی
زبان، متروک۔

ہمیں غش آ گیا تھا وہ بدن دیکھ
بڑی کلول ٹلی ہے جان پر سے — بحر

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر کا شعر ہے

بہل جائے گا دل بہلتے بہلتے
یہ کلول بھی ٹل جائے گی ٹلتے ٹلتے — اثر لکھنوی

عام طور سے عورتیں اب "کل بل" بولتی ہیں۔

کلولیں کرنا :۔ (بضم اول و دوم و واو معروف)
جانوروں کا آپس میں خوشی سے اچھلنا کودنا
اردو، متروک۔

یہ باغ کھا گئی کس کی نظر نہیں معلوم
نہ جانے کتنے دکھایاں قدم وہ کون تھا شوم
جہاں تھے سرو و صنوبر اب اس جگہ ہے زقوم
پڑی ہے زاغ و زغن سے اب اس چمن میں دھوم
گلوں کے ساتھ جہاں بلبلیں کرے تھیں کلول — سودا

قول فیصل۔ اب عام طور سے اس محل پر کلیل
بولتے ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ذیل میں
جو معنی لکھے ہیں اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے
(۲) متعدی۔ آنند کرنا، مزے لوٹنا، عیش منانا،
عیش و عشرت کرنا، مزے اڑانا، ہنسنا بولنا
باہم چہل کرنا۔

رادھے تم جگ جگ جیو ایسے بول نہ بول
رانی سے تم رنگ محل میں چل کر کرد کلول — چوبولہ

کلونتا :۔ شریف گھرانے کا، خاندانی، اونچے
گھر کا۔ (لغات النساء)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

کلونجی (بنون غنہ) ایک قسم کے سیاہ بیج۔
ہندی، مونث، بگریلا ایک قسم کے سیاہ بیج جو
اکثر اچار اور دوا کے کام میں آتے ہیں۔ عربی:
الحبۃ السوداء فارسی میں سیاہ دانہ و شونیز
کہتے ہیں مزاجاً دوسرے درجے میں گرم و خشک

قول فیصل۔ (بفتح اول و دوم و واو مجہول)
زبانوں پر ہے۔

کلونجا :۔ کبوتر جس کی چونچ سیاہ ہو لکھنؤ
میں رنگ کا کلونجا بھی مستعمل ہے اگر کسی وجہ
سے سیاہی آ جائے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے
"اسم کی صورت میں کلونجا ہے اور کسی دوسرے

شکل کلونس ہے (نون غنہ) وہ بھی لکھنؤ میں رائج ہے۔" مولف تائید کرتا ہے۔

کلونس :- (بنون غنہ) سیاہی، کاجل۔ ہندی مونث۔ اہل ہنود کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ ہلکے سیاہ رنگ کو کلونس کہتے ہیں۔ فرہنگ آصفیہ نے ذیل میں جو معنیٰ لکھے ہیں ان معنیٰ میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

(کنایۃً) الزام، بدنامی، کلنک، داغ دھبہ داغ رسوائی، روسیاہی، بدنامی"

کلونس کا ٹیکا :- کلنک کا ٹیکا۔ اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلونس لگانا :- عیب لگانا، روسیاہ کرنا، اہل ہنود کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلونی :- کالی عورت، بہت زیادہ سیاہ فام۔ اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر کالی کلوٹی ہے جیسے صبح کو جو اٹھی تو دیکھا کہ بنیاد حسین صاحب کی ماما کالی کلوٹی سرہانے کھڑی ہے۔ میں دھک سے ہو گئی۔

کلّہ :- (بفتح اول و دوم مشدد) سر کھوپڑی، گردن کے اوپر کا پورا حصہ۔ فارسی، مذکر، رائج۔

کام ہر وجہ اپنا کر لیوے
کلّے بندر کی طرح بھر لیوے سودا

کُلَہ :- (بضم اول و فتح دوم) کلاہ کا مخفف، ٹوپی فارسی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سر کی طرح ہے صاحب رفعت کو سر عزیز
جھڑتی ہیں کرن کلۂ آفتاب سے صبا

کل ہاتھ میں ہونا :- ہ۔ ف۔ ل۔ کسی پر اختیار رہنا۔ جیسے ان کی کل تمہارے ہاتھ میں ہے۔ (مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے۔

کلّہ دراز :- زبان دراز۔ فارسی (۱) ہر وقت چیخ کر بات کرنے والی (۲) گالی گلوج کرنے والی، زبان دراز۔ اردو صفت۔ (مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر کلّے دراز ہے جو اردو ہے۔

کُلہ شجرہ :- ف + ع۔ اسم مذکر۔ وہ ٹوپی اور سلسلہ خاندانی وغیرہ جو صوفی یا درویش لوگ مرتے وقت اپنے جانشین کو عنایت کرتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ فقرا کی خاص اصطلاح ہے۔

کُلہ شجرہ :- اردو۔ بدھنا بوریہ، مال اسباب استر بستر، انگڑ کھنگڑ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر قلہ شجرہ ہے

کلّہ قند :- ف۔ اسم مذکر، قالب قند، خشت قند، قند کے ڈلے، ایک قسم کی مشہور شیرینی کا نام جو کھوئے اور قند کے ذریعے سے بنائی جاتی ہے اس کو صرف قند بھی کہتے ہیں فارسی میں باضافت و بلا اضافت اور بہ تشدید دوم عربی آیا ہے مگر اردو والے بلا تشدید و با قاف خشت قلہ قند بولتے ہیں۔

کلہ قند آپ نے کھلایا خوب
ہے مٹھائی یہی مجھے مرغوب ہاشم
(قران السعدین)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی زبان پر مونث ہے اور قلہ قند اردو ہے۔

کلّہ منار :- ف۔ اسم مذکر۔ مقلوب الاضافت یعنی منارِ کلّہ۔

بیچ شہر میں جو دشمنوں باغیوں لیڈروں، راہزنوں وغیرہ کے سر یعنی کھوپریاں ایک دیوار میں چن کر ٹیلہ سا بنا دیتے ہیں اسے کلّہ منار کہتے ہیں اس کے بنانے سے عبرت اور رعب مقصود ہوتا ہے اس زمانے میں اس کا رواج کابل کے سوا دوسری جگہ نہیں پایا جاتا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ رضا شاہ پہلوی نے بھی اپنے ابتدائے دور حکومت میں جب کہ باغیوں کی کثرت تھی یہی طرز عمل اختیار کیا تھا جس سے پورا تسلط ایران پر ہو گیا تھا۔

کلہاری :- ہ۔ اسم مونث، لڑاک عورت جھگڑالو، جنگ جو۔

تجھ کلہاڑی مار سے میں دکھیا ہوں آپ
جو تو گھر سے نکل جائے مٹیں جنم کے پاپ دوہا
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلہارنا :- (بفتح اول و دوم) نیم برشت کرنا، دال کا چھلکا جلا کر اتارنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ باجی آج دال یوں نہ پکاؤ پہلے کلہار لو اس کے بعد مصالحے دار پکاؤ تو بہت سوندھی ہوگی۔

کلہاڑا :- بڑی کلہاڑی۔ ہندی، مذکر تبر چوب شگاف، تبر چوب شکن، صافور، بہت بڑی کلہاڑی جس سے لکڑہارے لکڑی کے پورے پھاڑا کرتے ہیں۔ تیشۂ کلاں۔

کلہاڑا مرا اس میں ہے گر پڑا
میں کیونکر نکالوں اسے اے خدا — شرف
(فرہنگ آصفیہ) (قرآن السعدین)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کلہاڑا کم اور بڑی کلہاڑی زیادہ بولتے ہیں۔

کلہاڑی:- لکڑی چیرنے کا چھوٹا آلہ، ہندی مونث۔

تیشہ، بسولا، تبر، کلہاڑی خاص، تبر چوب شکن۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ بسولہ، تبر کو کلہاڑی نہیں کہتے کلہاڑی وہ مشہور آلہ ہے جس سے لکڑی چیرتے ہیں جیسے ―

ع ہاتھوں میں اب کلہاڑی بجائے تبر رہی — مشہور

کلھڑ:- ۱ مٹی کا بڑا آبخورہ۔ اس معنی میں کلھڑا بھی مستعمل ہے۔ ہندی، مذکر

چھوٹا کلھڑا، چھوٹا مٹی کا آبخورہ، مٹکنیا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ کلھڑ بولتے ہیں جیسے "وہ نیک بخت کچھ نہ بولی، تھوڑی دیر میں کلسا کنوئیں پر رکھ کر اپنے گھر گئی اور وہاں سے ایک بڑا کلھڑ لائی اور اس کلھڑ میں پانی انڈیل کر اس مزدور کے پاس لے گئی۔" (فسانہ آزاد)

کلھڑ:- ۲ ایک قسم کی آتشبازی (دہلی کی زبان) (نور اللغات)

قول فیصل۔ دہلی میں بھی قلیل الاستعمال ہے۔

کلھڑ:- ۳ بیڈول آدمی، جاہل، اجڈ، صفت وہ شخص جس کے اعضا میں کچھ تناسب نہ پایا جائے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کلھم:- تابع فعل۔ سب کا سب، پورا کا پورا۔ اجمعین جیسے کلھم اجمعین یہی تھا۔

(۲) سب، تمام، پورا، کامل

(۳) اردو۔ صرف فقط جیسے "کلھم اتنی بات تھی" (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے عوام اور عورتیں کمی کے ساتھ بولتی ہیں۔ کبھی کبھی کلھم اجمعین بھی بول دیتے ہیں تنہا کلھم معنی کے اعتبار سے اردو ہے جیسے۔

کم جہاں میں وہ خوش خصال جیا
کلھم بست و پنج سال جیا — [illegible]

کل ہونا:- ۱ حکومت ہونا، قبضہ ہونا، قابو ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

وہ کہتے ہیں کہ ترے دل کی مرے ہاتھ میں کل ہے
غلط فہمی ہے اب شاکر مرا تقدیر پہ ہے — قرار

کل ہونا:- ۲ سکون ہونا، آرام ہونا، چین ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان

بس کہ یہ ربط جانبین سے تھا
کل اسے بھی نہ میں ہی چین سے تھا — رسوا

کلھیا:- ۱ مٹی کا چھوٹا گول برتن جس میں عطار شربت وغیرہ دیتے ہیں۔ ہندی مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کلھیہ بولتے۔

کلھیا، کلیا:- ۲ کوزہ کوچک، چھوٹا سا آبخورہ (نور اللغات)

قول فیصل۔ چھوٹے آبخورے کو کلیا نہیں کہتے بلکہ چھوٹا سا گول ظرف جو بٹیر وغیرہ کی پنجریوں میں رکھتے ہیں جس میں دانہ پانی دیتے ہیں اسے کلھیا کہتے ہیں۔

کلھیا:- ۳ چھوٹا سا مٹی کا برتن جس میں پرندوں کے لئے دانہ پانی رکھتے ہیں۔ اردو۔

کلھیا:- ۴ (بضم اول وسکون دوم) پاندان کے وہ ظرف جس میں کتھا یا چونا رکھتے ہیں۔ اردو، رائج۔

محل صرف۔ تم نے پورا پاندان مانجھا مگر کتھے چونے کی کلھیوں کو نہیں صاف کیا کتنی بری معلوم ہو رہی ہیں۔

کلھیا:- ۵ ایک قسم کی آتشبازی (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلھیا:- ۶ بازاری، مجازاً۔ مقعد، دُبر، بربند، فرج، قبل، اندام نہانی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کلھیا بھرنا:- کسی دیبی پر دودھ یا شربت کی کلھیاں چڑھانا۔ دیوالی پوجا کے وقت کلھیوں میں کھیلیں ڈالنا۔ (اہل ہنود کی زبان) (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے اہل ہنود اب شاید ہی بولتے ہوں۔

کلھیا سا:- (کنایۃً) بہت تنگ، چھوٹا، بند، جیسے کلھیا سا کان، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کلھیا سا کان بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے کلھیا سا منھ عام طور سے زبانوں پر ہے۔

کلھیا سا منھ:- طنزاً چھوٹا سا منھ، اردو صرف، عوام کی زبان۔

رحمت ہے نے کشوں پہ عجب کارساز کی
کلھیا سا منھ ضعیفی میں پیمانہ ہو گیا — لطیف لکھنوی

کلھیا لگانا:- بھری سینگی لگانا - اہل ہنود کی زبان۔
پچھنے لگانا، شاخیں لگانا، بھری......
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل - لکھنؤ کے اہل ہنود کی یہ زبان نہیں

کلھیا میں گڑ پھوٹنا، کھلنا:- لازم،
(مخزن المحاورات)
ہندی فعل لازم کسی کام کا خفیہ یا پوشیدہ ہونا چھپ کر کوئی کام کیا جانا کسی ایسی بات کا اخفا کرنا جو فی نفسہ اخفا کی قابلیت نہ رکھتی ہو سے

گھر میں شیخی کرتی کچھ رکھتی ہے مول
کلھیا میں گڑ پھوڑنے کیا حصول — سودا

ناممکن بات ہونا - ناممکن کام ہونا۔
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل کلھیا میں گڑ پھوڑنا، یا کھلنا، اہل لکھنؤ نہیں بولتے - ہیں جیسا کہ سودا کے شعر میں ہے

کلھیا میں گڑ پھوڑنا، یا گھولنا:- (متعدی) کلھیا میں گڑ کی بھیلی کا توڑنا دشوار ہے) (کنایتاً) چھپا کر کوئی کام کرنا، ناممکن کام کرنا۔ (مخزن المحاورات)

گھر میں شیخی کرنا کچھ رکھتی ہے مول
کلھیا میں گڑ پھوڑنے سے کیا حصول، — سودا

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں - میں سمجھتا تھا کہ اس کا مطلب کوئی کام پوشیدہ رکھنا اور خفیہ طور سے انجام دینا ہے - اگر کلھیا میں گڑ تھوڑا ہی پھوٹتا ہے لکھتے ہیں تو بیان کردہ مفہوم نکلتا۔

مؤلف تائید کرتا ہے۔

کلھیا میں گڑ تھوڑا ہی پھوٹتا ہے:- برا کام چھپ کر نہیں ہو سکتا - راز پوشیدہ نہیں ہو سکتا۔ چوری چھپے کوئی کام نہیں ہو سکتا ہے - دہلی کی زبان۔
یعنی جس طرح کلھیا میں جو ایک چھوٹا سا برتن ہے گڑ کی بھیلی کا توڑنا، دشوار اور ناممکن ہے اسی طرح کسی بڑے راز کا مخفی رہنا محال ہے) (فرہنگ آصفیہ)
قبول فیصل - عوام لکھنؤ کلھیا میں گڑ پھوڑنا ہی بولتے ہیں۔

کلھیاں:- مٹی یا تانبے کے چھوٹے ظرف جو اکثر جانوروں کے دانہ کھلانے کے لیے پانداں میں کتھا چونا رکھنے کے لیے کام میں لاتے ہیں۔ کلھیا کی جمع، اردو مونث، راسخ۔
مہ دخور شید سے سوا کلھیاں
کتھے چونے کی خوشنما کلھیاں — گلشن عشق

کلیاں بھرنا:- ہندی، فعل متعدی) (ہنود) کسی دیوی یا قبر پہ دودھ یا شربت کی کلھیاں چڑھانا - (مخزن المحاورات)
قبول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کلیاں بھرنا:- دیوالی کی پوجا کے وقت کلھیوں میں کھیلیں ڈالنا - (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کُلّی:- (بضم اول وتشدید دوم) جس کے مفہوم میں بہت سے افراد شامل ہوں جیسے انسان، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مشترک ہیں جو صفات افراد ان کے مجموعے سے کلی ہے مراد — مرزا رسوا

کُلّی:- پورا تمام اکل، فارسی، صفت، فصیح، راسخ۔

جملہ مثلاً تم قسمیں نہ کھاؤ میں دستاویز کی رجسٹری ضرور کرا دوں گا تاکہ مجھے اطمینان کلی ہو جائے۔

کُلّی:- پانی یا اور کوئی رقیق چیز منہ میں گھما کر تھوکنا مونث، اردو، راسخ۔
اس کے دانتوں پہ یہ عالم ہے کہ جو کلی کی کبھی
موتیوں نے آب یہ پائی کہ دریا بڑھ گیا — تجمل
قول فیصل - کلی تھوکنا بھی زبانوں پر ہے جیسے سے

غیر دنداں کا کوئی فیض اثر سے دیکھئے
کلی تھوک کے آپ نے گرتے ہوئے آب گہر — قدر

کُلّی:- وہ دوا جس سے غرارہ کریں۔
(نور اللغات)
قول فیصل - غرارہ کی دوا کی خصوصیت نہیں ہر رقیق چیز کے لیے جس کو منہ میں گھما کے تھوکیں بولتے ہیں -

یوں کس طرح سے وصف خط مشکیں کریں
کلی کریں گلاب سے جب گفتگو کریں — قدر

کَلّی:- (بفتح اول وتشدید دوم) ترجیح، (دارا کے ساتھ) ہندی مونث، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)
قبول فیصل - لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

کِلّی:- کلنی، چھچڑی - (نور اللغات)
قول فیصل - کلی کی جگہ چھچڑی کوئی نہیں بولتا -
کلی ایک چھوٹا، کیڑا جو کتے وغیرہ کے کانوں

اور جسم میں چمٹ جاتا ہے۔ اسے کہتے ہیں۔
کلّی :- کھونٹی، کیل، عوام کی زبان۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلی :- (بفتح اول وکسر دوم) غنچہ، ناشگفتہ شگوفہ، بے کھلا پھول۔ اردو وصرف، بحرف فصیح، رائج۔

ہو گئیں کیاریاں ہری جیسے کہ رت پلٹ چلی
کون یہ مسکرا دیا ہنسنے لگی کلی کلی
آرزو

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے حسب ذیل معنی لکھے ہیں۔ غنچہ، غنچہ ناشگفتہ، بن کھلا پھول۔ گل دہاں بستہ، شگوفہ، کونپل، اہل لکھنؤ، کلی کو کونپل، کونپل کو کلی نہیں کہتے۔ اسکی جمع کلیاں اور کلیوں زبانوں پر ہے۔

ہم طرف دیکھئے انبیلے کی کھلی ہیں کلیاں
لوگ کہتے ہیں کہ کرتے ہیں فرنگی کوئی سخن
دیکھ ان کلیوں کو جو ہیں دل گرفتہ دل افگار
ابتدائے فصل گل میں ختم ہے جنگی بہار
عزیز لکھنوی

کلی :- پرند کا چھوٹا سا پر جو شروع میں نکلتا ہے اور جس پر کھال نہیں ہوتی ہے
اردو، رائج۔

آتش فرقت گل یوں مجھے تڑپاتی ہے
جب کلی کوئی نکلتی ہے تو جل جاتی ہے
لطف

قول فیصل۔ اس کا صرف نکلنا اور چھوٹنا کے ساتھ زبانوں پر زیادہ ہے جیسے تم گھڑی گھڑی کبوتر کے بچے کو کابک سے باہر نکالتے ہو کلیاں نکل رہی ہیں جل جائیں گی یا کبوتر کے

بچوں کی آنکھیں تو کھل گئیں لیکن ابھی کلیاں نہیں پھوٹی ہیں۔ نہ معلوم میں کیوں کر آئے۔

کلی :- کپڑے کا گاؤدم حصہ جو کرتوں قمیصوں یا پاجاموں میں ڈالتے ہیں۔ پاجامے کی کلی۔ اردو، فصیح، رائج۔

یا تار و بسی ہوئی ختن کی
کلیاں یوسف کے پیرہن کی
محسن کاکوروی

کلی :- ایک قسم کا حقہ جو ابتدا میں صراحی نما کلی کی صورت کا بنایا جاتا تھا۔ قلیان کی ایک قسم۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں۔ اس جملے میں کلی بمعنی چلم ہے۔ جس نے دی گانجے کی کلی، اس لڑکے سے لڑکی بھلی۔ قدیم زمانے میں ایک قسم کے حقے کو ضرور کہتے تھے صاحب فرہنگ اثر نے جو مثال پیش کی ہے۔ اس کا تعلق چلم سے ضرور ہے۔

کلی :- زچونا۔ قلعی۔
گنوار یا پنجاب کے لوگ جن سے قاف کا تلفظ ادا نہیں ہو سکتا۔ قلعی کو بھی کلی کہتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے عوام یا دیہاتی کوئی نہیں بولتا۔

کلی :- بازاری۔ دوشیزہ، کنواری، کنواری باکرہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ خاص طور کلی بول کے یہ معنی اخذ نہیں کرتے۔ بصورت تشبیہ کسی کے ساتھ عوام بول دیتے ہیں جیسے
کچی کلیاں کام کی ہوتی نہیں ۔ کیوں ستاتے ہو پرکھن ۔ شعر

کلیا :- (بضم اول) ننھی گگی، چھوٹا سا کلیجہ، اردو صرف، عوام کی زبان۔
محل صحیح۔ سڑک پر جاؤ تھوڑی دور پر داہنے ہاتھ پر ایک کلیا ملے گی اس میں چلے جانا وہیں ان کا مکان ہے۔

کلیا :- قلیہ، عام بازاری زبان۔
(مصطلحات ومحاورات نیر)
قول فیصل۔ دیہاتی قلیہ کو کلیہ بول دیتے ہیں

کلّے :- بھیڑ بکری وغیرہ کی سریاں کلّے کی اردو جمع، اردو، رائج۔
محل صحیح۔ تم نے کہا تھا کہ عبدالرزاق کی دوکان سے کلّے پائے لے آنا تم چار آنے کے خالی کلّے خرید لائے میں انھیں کیا کروں۔

کلیان :- ایک راگنی کا نام اردو موسیقی دانوں کی اصطلاح۔

کلیان :- (س) اسم مذکر، (ہندی) کشل خیریت، عافیت (۲) خوشی، منگل آنند خوش وخرم (۳) سونا، زر، طلا، کنچن (۵) نجات مکت، رستگاری (۶) فنانی آنند (۷) خوش نصیب صاحب اقبال۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

کلیانا :- کلیاں آنا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلیاں آنا :- غنچوں کا نمایاں ہونا، پرندوں کے نئے پر نکلنا (نور اللغات)
قول فیصل :- نشستہ میں بولتے ہیں لیکن عام طور سے مستعمل ہے۔

کلیاں پڑنا :- کپڑے کو پھیلانے کے لئے کپڑے میں تکونے حصے سینے ہیں۔ اردو، رائج۔

ع کلیاں پڑی تھیں اب اے گلبدن اسطرح کی کب
امانت لکھنوی

کلیاں پھوٹنا:۔ جانوروں کے چھوٹے پر کھال پر نمایاں ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بہار آئی مبارک عاشق و معشوق کو ملنا
کہ کلیاں پھوٹتی ہیں بلبلوں کے پر نکلتے ہیں
رشید لکھنوی

کلیاں توڑنا:۔ غنچوں کا درخت سے علحدہ کرنا، ہاتھ سے غنچے توڑنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ہم نے تمہیں منع کیا تھا کہ شام کے وقت کلیاں نہ توڑا کرو تم ہمارے کہنے کے خلاف توڑ رہی تھیں۔

کلیاں چٹکنا:۔ کلیوں کا کھلنا، پھول کھلنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

رخسار پر شباب کی کلیاں چٹک گئیں
جو چوڑیاں خموش پڑی تھیں کھنک گئیں
جوش ملیح آبادی

کلیاں ڈالنا:۔ کلیاں لگانا، کسی لباس میں کلیوں کا سینا۔ اردو صرف، رائج۔

محل صرف۔ اگر چاہتی ہو کہ گھیر بڑھ جائے تو پائجامے میں ذرا چوڑی کلیاں ڈال دو۔

قول فیصل۔ قدیم زمانے میں بارہ بارہ گز کے پائجامے ہوتے تھے جن میں ۵، ۵ کلیاں سیدھی پڑی تھیں ان کو پانچوں دار پائجامہ کہتے تھے۔ دس گز کے پائجامے میں ۴، ۳، کلیاں سیدھی ہوتی تھیں اور ان پائجاموں کو عورتیں از راہ شوق میں گھر ستی تھیں اور بیگمات اور شاہزادیوں کے پائجامے اتنے بڑے اور فندی ہوتے تھے کہ ان کے پائنچے خاصے اپنے ہاتھوں پرے کر ساتھ چلتی تھیں یہ ایک عام رواج تھا موجودہ دور میں کھڑا پائنچہ صرف ایک کلی یا دو کلی کا ہوتا ہے۔

کلیاں مرجھانا:۔ غنچوں کا بے کھلے بکس جانا، مرجھا جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کہہ تو اے گلچیں اسیران قفس کے واسطے
توڑ لوں دو چار کلیاں میں بھی مرجھائی ہوئی
اسیر

کلّے پائے:۔ سری پائے، بکری کا سر اور اس کے پاؤں جو عام طور سے پکائے جاتے ہیں۔ اردو، رائج۔

محل صرف۔ آٹھ آنے کی خمیری نان خرید لاؤ اور چار آنے کے کلّے پائے۔ بس اسی قدر کافی ہے۔

کلی پوش:۔ پرند کا بچہ جس کے کلیاں نکل آئی ہوں اور کھال ڈھنک گئی ہو۔ چھوٹے چھوٹے جسم بھر میں پر نکل آنا۔ اردو صرف، کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ کیا بتائیں کسی کے دو بچے کلی پوش ہو گئے تھے رات کو بیولا دونوں کو لے گیا بڑا افسوس ہے۔

کلی پھوٹنا:۔ جانوروں کے چھوٹے پر کھال پر نمایاں ہونا۔ اردو صرف، رائج۔

ہم بے پروں کی بال فشانی محال ہے
پھوٹی نہ کلی تو تشہیر پرواز جل گیا
شاد لکھنوی

کلی پھوٹنا:۔ کلی نکلنا، غنچہ کا شگفتہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اے عندلیب تجھ کو نہ لگ جائے ہوائے عشق
کلیوں کی طرح تجھ میں نہ پھوٹیں ہزار داغ
داغ

کلیّۃً:۔ پورے طور پر، کلّاً۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کلّے تلے دبانا:۔ اردو فعل متعدی (عو) اپنی آواز سے دوسرے کو دبانا۔ دوسرے کو غل مچا کر دبا لینا، اپنی آواز کے آگے دوسرے کی نہ سننا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

کلّے ٹھلّے کا جوان:۔ توانا، صاحب شان و شوکت۔ (فرہنگ آثر)

کلیجا:۔ مذ (بفتح اول و کسر دوم و یائے مجہول) ایک عضو کا نام جو داہنی جانب پسلی کے نیچے ہوتا ہے۔ کبد، جگر۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پھول سی شکل تری دیکھ کے دل آیا تھا
کیا خبر تھی کہ ہے پتھر سا کلیجا تیرا
جلیل

قول فیصل۔ اس لفظ کا استعمال انسان کے لئے مخصوص ہے جانوروں کے لئے کلیجی بولتے ہیں۔

کلیجا:۔ مذ ہمت، جرأت، حوصلہ، ظرف، دلیری، دل گردہ، جگرا، دیدہ دلیری (مجازاً) اردو صرف، فصیح، رائج۔

بہر نظارہ چلا ہے کوچۂ قاتل میں داغ
کس بلا کا ہے کلیجا کس غضب کا دیدہ ہے
داغ

کلیجا:۔ مذ (کنایۃً) نہایت پیارا، عزیز۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دیکھی باد بہاری نے خزاں اس کا نہ کیا
کون سے پھول کو بلبل نے کلیجا نہ کیا
شرف

کلیجا: ۴ (کنایۃً) نہایت عزیز چیز، دولت سرمایہ۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان
محل صرف۔ اے باجی چور رات کو میرا صندوقچہ اٹھالے گیا میرا کلیجہ نکل گیا۔

کلیجا: ۵ (کنایۃً) پیٹ
(عو) پیٹ، شکم، رودر، جیسے گھی کہاں گیا کھچڑی میں کھچڑی کہاں گئی یاروں کے کلیجے میں، جو کچھ ہوتا ہے اپنے ہی کلیجے میں رکھ لیتی ہے۔
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ "گھی کہاں گیا کھچڑی میں کھچڑی کہاں گئی یاروں کے کلیجے میں" یہ مثل عورتیں جب بولتی ہیں تو کلیجہ بول کے پیٹ مراد لیتی ہیں لیکن عام طور سے کلیجے کے معنی پیٹ کے نہیں ہیں مخصوص اسی مثل کے لئے یہ صرف ہے۔

کلیجا: ۶ دل کی جگہ دیکھو کلیجا اچھلنا۔ عورتوں کی زبان
مطلق دل، ہردہ، ہیا جیسے "کلیجہ پکڑ کر رہ گیا یعنی دل مسوس کر رہ گیا اب تمہارا کلیجہ جلتا ہے یا ہمارا۔ (سگھڑ سہیلی) (نور اللغات۔ فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ تنہا کلیجہ بول کے دل مراد نہیں لیتے بلکہ کسی نہ کسی صرف کے ساتھ کلیجا بول کے دل مراد لیتے ہیں جیسے کلیجا اچھلنا، کلیجا پکڑ کے بیٹھ جانا وغیرہ وغیرہ

کلیجا: ۷ اکراہ و تنفر کے محل پر۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔
کہا تھا میں نے کہ خلوت میں میں ہوں تم ہو تو کیا ہو
وہ بولے مسکرا کر کہنے والے کا کلیجا ہو (راسخ)
قول فیصل۔ اگر کوئی جھوٹ بات کہے تو اس محل پہ بھی غصے میں کہہ گذرتی ہیں۔ جیسے
کہا میں نے یہ دل ہے شیدا تمہارا
لگے ہنس کے کہنے کلیجا تمہارا (اعلم)

کلیجا: ۸ میانہ ہر چیز۔ گری، مغز، گودا، اندر کا حصہ، اس معنی میں جگر زیادہ مستعمل ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر جگر بولتے ہیں زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں جیسے آدم سیب تو بالکل ٹھیک، لیکن جگر میں کوئی نہ کوئی خرابی ہے۔ یعنی اندر۔

کلیجا: ۹ سینہ، الصدر، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔
محل صرف۔ میں کیا کروں اس سے بات نہیں کرتی تھی۔ دو برس کے بعد بمبئی سے جو آیا۔ تو بیتاب ہو کر میں نے اسے کلیجے سے لگا لیا۔

کلیجا: ۱۰ مجازاً عالی ظرفی، دل ہمت اردو صرف، فصیح (راسخ)
کرتا ہوں صبر انکی جفا پر تو کہتے ہیں
یہ دل ہی اور ہے یہ کلیجا ہی اور ہو (داغ)

کلیجا: ۱۱ تاب و طاقت، زور و توانائی مجال، قدرت، زہرہ، تپا، شجاعت، بہادری، جیسے بڑے کلیجہ کا آدمی ہے۔ اس عورت کا بڑا کلیجہ ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے۔

کلیجا: ۱۲ بمعنی، بیٹا، لڑکا۔
دل جلی کو کھو جلی، مانگ جلی دکھیا ہوں
ٹھنڈا رکھے گا مجھے اور کلیجا میرا
جانثار حسن (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ محبت میں کلیجا کہہ دیتے ہیں۔

کلیجا اچھلنا: دل دھڑکنا، دل کی حرکت تیز ہو جانا، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔
دم تاک میں ہو آیا پھولوں کے جھکنے سے
ہے مغز اڑا جاتا بلبل کے چہکنے سے
اچھلے نہ کلیجا کیوں پتے کے کھڑکنے سے
اندیشے نزاکت رہ غنچہ کے چٹکنے سے
بولے نہ کہ پھٹ جاویں پردے کہیں کانوں کے
نور مخمس۔ بہادر شاہ ظفر دہلوی
قول فیصل۔ کلیجا اچھل پڑنا بھی بولتی ہیں جیسے کل ایک بجے رات کو بارات جا رہی تھی۔ ایک گولہ اتنی زور سے چھوٹا کہ میرا کلیجا بقول اچھل پڑا۔

کلیجا اچھلنا: ۲ خوشی کے مارے بیتاب ہو جانا۔
دیکھ لکر میں ابھی گنبد گردوں تپا
تم نے جی بھر کے کلیجے کو اچھلنے نہ دیا (منیر)
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اس طرح عورتیں نہیں بولتیں

کلیجا اڑا جانا: گھبرائے جانا، دل کا نہایت پریشان ہو جانا، ہندی، فعل لازم،
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ عام طور سے اس محل پر عورتیں، دل اڑا جانا بولتی ہیں۔

کلیجا الٹ پلٹ ہونا: کلیجہ تہ و بالا ہونا۔ کمال اضطراب اور بے چینی ہونا
دل ہی نہیں ہے غم سے اکیلا الٹ پلٹ

دھڑکن سی ہے جگر میں کلیجا الٹ پلٹ
شاد (نور اللغات)

قول فیصل - اب اس طرح شاید ہی عورتیں بولتی ہیں -

کلیجا الٹ جانا ۱؎ - دل کا تہ و بالا ہو جانا، دل الٹ جانا، دیوانہ ہو جانا - اردو صرف، قریب بمتروک -

اقرار وصل کر کے پھر انکار ظلم ہے
تم کیا پلٹ گئے کہ کلیجا الٹ گیا — بحر

قول فیصل - اب اس محل پر دل زیادہ زبانوں پر ہے -

کلیجا الٹ جانا ۲؎ - قے آنے سے دم الٹ جانا، قے کرتے کرتے جی گھبرا جانا -
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - لکھنؤ کی عورتیں اس طرح نہیں بولتیں -

کلیجا الٹنا ۱؎ - دل کا بے قرار ہو جانا، جی گھبرا جانا، دہشت ہونا -

اقرار وصل کر کے پھر انکار ظلم ہے
تم کیا پلٹ گئے کہ کلیجا الٹ گیا — بحر

قول فیصل - اب اس محل پر دل الٹ گیا زبانوں پر ہے -

کلیجا الٹنا ۲؎ - قے کرتے کرتے جب جی الٹا گھبرانے لگتا ہے تو کہتے ہیں کلیجا الٹا جاتا ہے - (نور اللغات)

قول فیصل - اس محل پر دل زبانوں پر زیادہ ہے -

کلیجا امنڈ آنا - (کنایۃً) رقت طاری ہو جانا - (نور اللغات)

قول فیصل - لکھنؤ کی یہ زبان نہیں اس محل پر دل امنڈ آنا زبانوں پر ہے -

کلیجا اندر سے باہر اٹھا چلا آنا - رونا، جی بھرا آتا ہے - عورتوں کی زبان -
دفعتہً کہ کس قیامت کی رات ہے کلیجا اٹھا چلا آ رہا ہے - (نور اللغات)

قول فیصل - اس محل پر عورتیں دل امڈا چلا آتا ہے - بولتی ہیں -

کلیجا آب ہونا - کلیجا پانی پانی ہونا، پگھلنا، متاثر ہونا - اردو صرف، فصیح رائج -

بزم جاناں میں اگر نالاں دل بیتاب ہو
آئینہ کیا بلکہ تیغ ... کا کلیجا آب ہو

کلیجا بانسوں اچھلنا - **کلیجا بلیوں اچھلنا** - کمال اضطراب اور بے چینی کے واسطے مستعمل ہے -
دفعتہً - اس آواز میں کچھ اس بلا کی دہشت تھی کہ کلیجا بلیوں اچھل رہا تھا -

آج کچھ بانسوں اچھلتا ہے کلیجا میرا
ہاں ذرا دوڑ کے سینے سے لپٹ جائیے تو — قلق
(نور اللغات)

قول فیصل - لکھنؤ کی یہ زبان نہیں، اس محل پر ہاتھوں اچھلنا بولتے ہیں -

کلیجا بڑا ہونا - بڑا دل ہونا، بڑی ہمت والا ہونا - اردو صرف، فصیح، رائج -

جرأت آہ کا نہ ڈر ہے نالوں کا
بڑا کلیجا ہے اس دل وفا شعاروں کا
جلال -

کلیجہ بڑھ جانا - بہت خوش ہونا، خوشی سے دل کا باغ باغ ہو جانا - اہل لکھنؤ کی زبان -

یار کے آنے کی شادی مرگ مجھکو ہو گئی
بحر سفینہ بیٹھ گیا ایسا کلیجہ بڑھ گیا — بحر
(نور اللغات)

قول فیصل - صاحب نور اللغات نے لکھنؤ کی زبان تو لکھ دیا لیکن یہ نہ لکھا کہ یہ صورت متروک ہو چکی ہے - اب اہل لکھنؤ کلیجے کی جگہ دل بولتے ہیں -

کلیجہ بلا کا ہونا - بڑا دل ہونا، بڑی ہمت کا ہونا - اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان -

بہت بلا کا جلا ہے کوچۂ قاتل میں داغ
کسی کا ہے کلیجہ کہ غضب کا دیا ہو — داغ

کلیجا بلیوں اچھلنا - دل ہاتھوں اچھلنے لگنا، بہت زیادہ دل دھڑکنے لگنا، اردو صرف، متروک -

مثال قصہ - بس آنکھ کھلی اور کلیجا بلیوں اچھلنے لگا، بہت زیادہ دل دھڑکنے لگا -
(کاملی، از ...)

کلیجا پھٹنا - انتہائی غم و غصے میں ہونا، بہت دکھ پہنچنا - اردو صرف، قلیل الاستعمال -

جلتے ہیں عاشقوں کے کلیجے کباب سے
لب ... ہیں وہ لب جام شراب سے — صبا

قول فیصل - کلیجا پھٹنا بالکل ... زبانوں پر ہے -

کلیجا پکنا - کلیجا جلنا، عورتوں کی زبان -

دل پر رنج و غم کے لگے ... یار سے
پکتا ہے کس ... کلیجا کباب کا — شرف
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب شائد ہی عورتیں اس طرح بولتی ہوں

کلیجا بیٹھا جانا:۔ دل بیٹھا جانا، دل کا ڈوبا جانا۔ دل کا ڈوبنا، کلیجے کا پتے کی طرح ہلنا اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ بہن جو تھا فاقہ ہے نجار کسی طرح نہیں اترتا۔ اب تو کلیجہ بیٹھا جاتا ہے۔ کہو تو چائے پی لوں۔

قول فیصل۔ اب عام طور سے اس پر دل بیٹھا جانا بولتے ہیں۔

کلیجا بیندھنا، سالنا، چھیدنا:۔ ہندی فعل متعدی، (و ہندوعہ) دل میں کوچے لگنا، دل میں چھید کرنا، کلیجا گودنا، لینے دینے کی باتوں سے دل میں زخم کھولنا۔ بول مارنا، دل میں پتھر لگنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں اس محل پر عورتیں کلیجا برمانا بولتی ہیں۔

کلیجا پاش پاش ہو جانا:۔ دل ٹکڑے ٹکڑے ہونا، شدید غم ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ سوار۔ ایلٹش۔ میرا جی چاہتا ہے کہ اس وقت زمین دھنس جائے اور میں زمین کے اندر چلا جاؤں۔ اف تم دونوں کے رونے سے اس وقت کلیجا پاش پاش ہو گیا۔ (فسانۂ آزاد)

کلیجا پانی ہونا:۱ دل کا کسی صدمے کی تاب نہ لانا۔ دل کا مضمحل ہو جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

کلیجا پانی ہونا:۲ مجازاً نہایت رحم آنا ترس آنا۔

(فسقہ ہے) اس کی مصیبت سنکر پتھر کا کلیجا پانی ہوتا ہے۔ (نورا للغات)

قول فیصل۔ کسی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

شعر:
بندیا رب مرے اشکوں کی روانی ہو جائے
مجھ کو ڈر ہے نہ کلیجا کہیں پانی ہو جائے — جلیل

کلیجا پانی ہونا:۳ کمال خوفزدہ ہونا، انتہائی خوفزدہ ہونا۔ ڈر سے دل کا دھڑکنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

گرچہ عباس کئی روز سے پیاسے ہیں مگر
رعب وہ ہو کہ ہے شیروں کا کلیجا پانی — جلیل

کلیجا پتھر کا ہونا:۔ سخت دل کر لینا، بہت ہمت والا ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

بوالہوس زاہد ہے کیوں کر عاشق اصنام ہو
عشق بت کرنے کو پتھر کا کلیجہ چاہئے — شاہ

کلیجہ پتھر کا کرنا:۔ دل سخت کر لینا، دل کو مضبوط کر لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تب اٹھے ہیں ان بتوں کے ہم سے ناز
جب کلیجا اپنا پتھر کا کیا — رند

کلیجا پتھر کر لینا:۔ دل کو سخت کر لینا۔ دل کو پتھر کر لینا۔ اردو صرف، فصیح رائج

تب اٹھے ہیں ان بتوں کو ہم سے ناز
جب کلیجا اپنا پتھر کا کیا — رند

قول فیصل۔ کلیجا پتھر ہونا بھی بولتے ہیں جو فصیح ہے۔

ہو گیا روز کے صدموں سے کلیجا پتھر
نکلے ٹوٹے ہوئے قاتل ترے پیکاں بہت — داغ

کلیجا پس جانا:۔ کمال روحانی صدمہ ہونا، انتہائی دلی تکلیف ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

بیان تک اس پری پیکر کے ارمانوں نے کثرت کی
کلیجہ پس گیا لیکن نہ دل کا حوصلہ نکلا — شوکت

کلیجہ پکا دینا:۔ دل دکھانا، طبیعت جلانا۔ رنج دینا، تکلیف دینے والی باتیں کرنا، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

اس آہ نارسا نے کلیجا پکا دیا
اس گل کے کان تک نہ گئے نالہ ہائے دل — یادر

قول فیصل۔ کلیجہ پکانا بھی بولتے ہیں۔

ان سے ناز کی کو کہاں گرمی صحبت کی تاب
بس کلیجا نہ پکا اے طبع خام اپنا — شیفتہ

کلیجا پک جانا:۔ ہندی فعل لازم، دکھ، ہو جانا ستائی کرتے کرتے دل کا پکا پھوڑا ہو جانا۔ جلتے جلتے کباب ہو جانا، غم ہی غم میں سوختہ ہو جانا، دل کا ماؤف ہو جانا، سخت عاجز اور زندگی سے تنگ آ جانا، چھاتی پک جانا۔ کسی کی تکلیف دہ باتوں سے دل کا آزار رسیدہ ہو جانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ قدیم زمانے میں عام طور سے اہل دہلی بولتے تھے۔

قیامت کا تو وعدہ اس پہ انکار
کلیجا پک گیا تیری نہیں سے — داغ

اہل لکھنؤ بھی عام طور سے استعمال کرتے تھے۔

چپ ہو اے ناصح بہت باتیں نہ کر
تیری گرمی سے کلیجا پک گیا — اسیر

موجودہ دور میں صرف عورتوں کی زبان ہے۔

کلیجا پک جانا، کلیجا پکنا:۔ لازم (کنایۃً) عاجز آ جانا، تنگ آ جانا، کسی کی آزار دینے والی باتوں سے دل کو صدمہ پہونچنا۔

بکتے بکتے ناصحا تیرا تو کلیجا پک گیا
اور سنتے سنتے اب میرا کلیجا پک گیا — فخر دہلوی

(نورا للغات)

قول فیصل ۔ موجودہ دور میں صرف عورتوں کی زبان ہے ۔

کلیجا پکڑ کے رہ جانا :۔ (۱) کسی صدمے کی تاب نہ لا کر دل تھام کر رہ جانا ، تڑپ کر رہ جانا

باتوں میں جو وہ تجھ سے بگڑ کر رہ گیا
غیر تو اپنا کلیجا ہی پکڑ کر رہ گیا ۔ ظفر دہلوی

کلیجا پکڑ وہ تو بس رہ گئی
کلی کس طرح سے بکس رہ گئی ۔ میر حسن

قول فیصل ۔ دہلی میں عام طور سے اس کا استعمال تھا ۔ موجودہ دور میں عام طور سے عورتیں بولتی ہیں ۔

کلیجا پکڑ کے رہ جانا :۔ (۲) متعجب ہونا ، متحیر ہو جانا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

کلیجا پکڑ کے رہ جانا :۔ (۳) مزے میں آکر ، لوٹنے لگنا ۔

تم دیکھنا بے تکلف بولی اور سیدھی سادھی باتوں سے جو کچھ دل میں آئے گا ایسا بے ساختہ کہدیں گے کہ تصویر سامنے کھڑی کر دیں گے ۔ اور جب تک سننے والے سنیں گے کلیجہ پکڑ کے رہ جائیں گے اس کا سبب کیا ۔ وہی بے ساختہ پن ۔ (آب حیات) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اب یہ صرف قلیل الاستعمال ہے ۔

کلیجا پکڑ کے رہ جانا :۔ (۴) انتہائی دھچکا پہنچنا ۔ دل پر چوٹ لگنا ۔ اردو صرف ، عوام اور عورتوں کی زبان ۔

وہ کلیجہ پکڑ کے بیٹھ گئے
آہ نکلی نہیں ابھی دل سے ۔ امیر

کلیجا پکڑ لینا :۔ کلیجہ پر ہاتھ رکھ لینا صدمے یا مصیبت کے وقت ، کسی صدمے سے بے تاب ہو جانا ۔ اردو صرف ، عورتوں کی زبان ۔

مری طرح سے کلیجا پکڑ لیا اس نے
فسانہ درد جگر کا جس آشنا سے کہا ۔ شرف

کلیجا پکڑ لینا :۔ (۲) چھاتی جکڑ دینا ، عورتوں کی زبان ۔

کسی دوا کا دل پر جا کر خشکی پیدا کرنا ۔ (فسقہ) اس دوا نے تو کلیجا پکڑ لیا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

فعل متعدی ۔ کسی صدمے یا الم کی تاب نہ لا کر دل تھام لینا ۔ کسی صدمے سے بے تاب اور مضطرب ہو جانا ۔

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں ۔

کلیجا پکڑنا :۔ کلیجا تھامنا ، کلیجے کو دبانا تاکہ زیادہ صدمہ نہ پہنچ سکے ۔ دل مسوسنا دل کے صدمے کو دبانا ۔

آج وہ صبح سے پھرتے ہیں کلیجا پکڑے
رات کو بھول گئے کس کے دل پر غم میں رہے منیر

چاہت وہ روگ ہے کہ بت پر جو آئے دل
تم بھی کہو پکڑ کے کلیجا کہ ہائے دل
شباب (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ موجودہ دور میں عورتیں زیادہ بولتی ہیں ۔

کلیجا پکڑے ہوئے آنا :۔ دل تھامے ہوئے آنا ۔ اضطراب اور پریشانی کی حالت میں ۔

یہ آہ و شیون نے سر اٹھائے کہ ہجر کی وہ بلا نہ لائے
کلیجا پکڑے ہوئے خود آئے ہمارے نالوں میں یہ اثر ہے
اظہر ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے عورتیں بولتی ہیں ۔ مرد اس محل پر دل تھامے ہوئے بولتے ہیں ۔

کلیجا پک کے پھوڑا ہونا :۔ (کنایۃً) کمال صدمہ پہنچنا ، کسی کے ایذا دینے سے انتہائی تکلیف پہنچنا ۔ اردو محاورہ عورتوں کی زبان

مزا ایذا اٹھانے کا ہے عشق خال میں مجھ کو
کلیجا پک کے پھوڑا ہو تو چھیڑوں نیش کژدم سے ۔ بحر

کلیجا پکنا :۔ ہندی فعل لازم ، دل جلنا ، عاجز آنا ، تنگ آنا ، دل کا ماؤف ہونا ۔ دل کا غمزدہ ہونا ، چھاتی پکنا

دل اپنا پال تلک اس عشق کے ہاتھوں میں پکا ہے
کہ تار اشک کبھی جوں سلک گوہر آبلہ پا ہے
جرأت (مخزن المحاورات)

کلیجا پک گیا ہے کیا کہوں اس دل کے ہاتھوں سے
ہمیشہ کچھ نہ کچھ اس میں خیال خام رہتا ہے
میر محمد اثر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ موجودہ دور میں عورتیں زیادہ بولتی ہیں ۔

کلیجا پھٹا جاتا ہے :۔ کسی صدمے یا رحم اور دردمندی سے جگر ٹکڑے ٹکڑے ہوا جاتا ہے ۔

اپنا تو کلیجہ ہی پھٹا جاتا ہے سن کر
دل تھام کر آزردہ نہ کر آہ تو ایسی ۔ آزردہ
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر عورتیں بولتی ہیں ۔

کلیجا پھٹ جانا :۔ (۱) (کنایۃً) صدمہ عظیم ہونا ۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

محتسب زور سے نہ توڑ سبو
پھٹ نہ جائے کلیجا بادل کا ۔ راسخ

کلیجا پھٹ جانا: ۱؎ (کنایۃً) صدمۂ عظیم ہونا۔ اردو، فصیح، قلیل الاستعمال۔

کلیجا پھٹ جانا: ۲؎ نفرت ہو جانا دل میں فرق آجانا۔ باہم دشمنی ہو جانا۔ اردو محاورہ عورتوں کی زبان۔

مثل مشہور۔ میں نے کتنی محنتوں سے پالا شادی کی بیاہ کیا اس کے بعد صاحبزادی فرماتی ہیں کہ کیا کیا۔ میرا کلیجہ پھٹ گیا۔ میرا صورت دیکھنے کو جی نہیں چاہتا۔

کلیجا پھٹ جانا: ۳؎ عشق و محبت کا گھائل ہو جانا۔ اردو صرف، متروک۔

تیغ ابرو کی یہ جنبش ہو کہ بس تو کٹ جائے سوخت
دست مژگاں کے اشارے سے کلیجا پھٹ جائے مومن

کلیجا پھٹ جانا: ۴؎ رشک و حسد سے جلنا کی جگہ، چھاتی پھٹ جانا۔ دھک سے رہ جانا۔

جب ہمارے ان کے سب شکووں کے دفتر چھٹ گئے
پھر کلیجے اپنے بدخواہوں کے یکسر پھٹ گئے
ظفر (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کلیجا پھٹنا: ۱؎ (کنایۃً) ترس آنا، رحم آنا کسی کی مصیبت نہ دیکھ سکنا۔ اردو محاورہ عورتوں کی زبان۔

چمن میں کس پہ گریباں گلوں نے چاک کیا
کلیجے دیکھ کے پھٹتا ہے عندلیبوں کا جلال

کلیجا پھٹنا: ۲؎ دل پر صدمہ گزرنا، دل بھر آنا صدمہ پہونچنا سہ

اس کا وہ چھاتی سے لگنا جب کہ یاد آ جائے ہے
پھٹنے لگتا ہے کلیجا سینہ تڑپا جائے ہے
معروف

جہاں دل کسی کا کسی سے پھٹے ہے
تو سنتے ہی میرا کلیجا پھٹے ہے معروف

معنی نمبر (۱) میں جگر شق ہونا۔ کسی صدمے کی تاب نہ لانا۔ کسی مصیبت کو نہ دیکھ سکنا رحم یا دردمندی کے سبب کسی کی مصیبت دیکھ کر تاب نہ لانا، ترس آنا۔ رحم آنا۔

جیسے "غدر میں جب دلی کی بیگمیں چکیاں پیسنے بیٹھیں تو ان کو دیکھ کے لوگوں کے کلیجے پھٹنے لگے۔" (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی عورتوں کی زبان ہے۔

کلیجا پھٹنا: ۳؎ رشک و حسد سے جلنا۔ کسی کی دولت و ثروت یا ترقی کو دیکھ کر حسد کرنا جلنا، رشک کھانا، ہونسنا۔

(ہمارے نئے محاورہ داں لالہ صاحب نے نہیں معلوم کہاں سے اس کے معنی دشمنی ہونے کے لکھے ہیں۔ شاید یہ محاورہ پر اجتہاد کیا ہے تاکہ خزانہ میں کمی نہ رہ جائے۔) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صرف لکھنؤ کی عورتوں کی زبان ہے جیسے "مقدر میں جتنی گالیاں مجھ کو ملا کلیجا محلے والوں کا پھٹنے لگا۔"

کلیجا پھڑکنا: بیتاب ہو جانا۔ اردو محاورہ، قریب بمتروک۔

زلف کے ایک ہی جھٹکے میں کلیجا پھڑکا
بہت ایوب کو دعویٰ تھا شکیبائی کا نجر

کلیجا پھنکنا: دل جلنا۔ دل میں غم و غصہ کی آگ لگانا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

خشک ہیزم کی طرح ہڈیاں کیوں کر نہ جلیں
دتوں آتش فرقت نے کلیجا پھونکا زند

قول فیصل۔ اب عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

کلیجا پیپ ہو جانا: کلیجا پک جانا، عورتوں کی زبان۔ اردو محاورہ عورتوں کی زبان۔

اب کلیجا پیپ ہے آنسو جو آتے ہیں سفید
خون تھا پہلے جو قطرے آ گئے دو چار سرخ قدر

کلیجا پینا: روحی صدمہ پہونچنا، دلی اذیت ہونا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

کلیجا پیتا ہے دل ستاتا ہے کوئی میرا
کہاں سے آ گئی ظالم تری رفتار پہلو میں داغ

کلیجا تر ہونا: (کنایۃً) دولت مند ہونا۔ عورتوں کی زبان، دھن دولت کی طرف سے بے فکری کرنا۔

(فقرہ) تمہارا تو کلیجا تر ہے۔ تمہیں قحط کا کیا ڈر ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلیجا توڑ دینا: کلیجے کے پار ہو جانا کلیجے پر اثر کر جانا سہ

مجھے آتا ہے تم پر رحم میرا منہ نہ کھلواؤ
کلیجہ توڑ دے گی وہ دعا جو دل سے نکلے گی داغ
(نور اللغات)

قول فیصل۔ مرد کم عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

کلیجا توڑ کے فریاد کرنا: حد سے زیادہ فریاد کرنا۔ (زیادتی کے محل پر) اردو محاورہ، قریب بمتروک۔

جہاں بلبل کلیجا توڑ کر فریاد کرتی ہے
جو قمری کو کمی ہو، رقص اس کا شاد کرتے ہیں
نظم طباطبائی

کلیجا تھام تھام کر رونا: روتے روتے برا حال کر لینا، بیتابانہ گریہ و زاری کرنا رونے کی کثرت کے مارے آخر سہارا لے کر

رونا۔ (مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ عام طور سے عورتیں کلیجا تھام کے رونا بولتی ہیں۔ تکرار کے ساتھ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کلیجا تھام کر:۔ دل پکڑ کے تڑپ تڑپ کر، بے قرار ہو کر۔

ہل گئے لاکھوں کلیجا تھام کر
آنکھ جب جانب تمہاری اٹھ گئی　　داغ

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ زیادہ تر اس محل پر دل تھام کے بولتے ہیں۔

کلیجا تھام کر بیٹھ جانا:۔ ہندی، فعل لازم، دل پکڑ کر رہ جانا، دل مسوس کر رہ جانا سے

بیٹھ جاتا ہوں اسی دم میں کلیجا تھام کے
جب میں سنتا ہوں کہ اب ہوتا ہے جانا آپکا　　تجمل

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ زیادہ تر اس محل پر دل تھام کر بولتے ہیں جیسے"

پس دیوار ذرا جھانک کے دیکھو تو سہی
نا تواں کرتے ہیں دل تھام کے آہیں کیونکر　　مشہور

کلیجا تھام کے رہجانا:۔ ہندی، فعل لازم، دل مسوس کر رہ جانا، دل پکڑ کر رہ جانا، صدمہ برداشت نہ کرنے کے سبب دل پر ہاتھ رکھ کر صبر کرنا، نہایت بے تاب اور بے قرار ہونا، لوٹنے لگنا۔ لوٹیاں کھانے لگنا، تاب و طاقت نہ رہنا تڑپ کر رہ جانا سے

ترے جلوے سے نہ رہ جائے کلیجا تھام کر
حشر تک انسان کی یہ تاب و طاقت ہو چکی
داغ دہلوی

رہ گئے لاکھوں کلیجا تھام کر
آنکھ جس جانب تمہاری اٹھ گئی　　داغ دہلوی

گر نہ لکھوں حال دل میں ہاتھ اپنا تھام کے
جو پڑھے خط کو وہ رہجائے کلیجا تھام کے　　ظفر بہادر شاہ

قول فیصل۔ زیادہ تر اہل لکھنؤ کلیجے کی جگہ دل استعمال کرتے ہیں۔

کلیجا تھام لینا:۔ بیتابی کی شدت سے غش پکڑ لینا۔ مضطرب ہوجانا

عبث الفت بڑھی تم کو وہ کب دیتا تھا دم تیرا
یہ مجھ کو دیکھ کر دشمن کلیجا تھام لیتا تھا
مومن (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر دل تھام لینا، زیادہ بولتے ہیں۔

کلیجا تھام لینا:۔ فعل متعدی، ضبط صدمہ کرنا۔ صدمہ کے مارے دل پکڑ لینا، دل کو روکنا سے

ترے جوڑے کا جو کافر جو کوئی نام لیتا ہے
تو عاشق کھا کے مکا سا کلیجہ تھام لیتا ہے
ظفر دہلوی

رو کوں حضور کہیں یا تھام لوں کلیجا
پہلوے آپ اٹھے اک درد اٹھا جگر میں　　بہار

قول فیصل۔ مرد کم اور عورتیں زیادہ بولتی ہیں اہل لکھنؤ عام طور سے اس محل پر کلیجے کی جگہ دل بولتے ہیں۔

کلیجا تھامے ہوئے آنا:۔ ہندی، فعل لازم، صدمے کے مارے دل پکڑے ہوئے آنا، مضطربانہ آنا۔ گھبرایا ہوا آنا

نور آخر کو ہوا آپ کے نالوں میں اثر
لو وہ تھامے ہوئے ہاتھوں سے کلیجا آئے　　نور

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ زیادہ تر اس محل پر دل بولتے ہیں

کلیجا تھرتھرانا:۔ سردی سے یا خوف و دہشت سے دل کا کانپنے لگنا۔ اردو عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ رات کو رضائی اوڑھ کے سو رہی دو بجے رات کو آندھی تیز ہوا چلی میری آنکھ کھل گئی کلیجا تھرانے لگا۔

قول فیصل۔ عام طور سے اس محل پر کلیجا کانپنے لگا بولتی ہیں۔

کلیجا ٹوٹا جاتا ہے۔ کلیجا بیٹھا جاتا ہے۔ اہل ہنود عورتوں کی زبان۔

(فقرہ) بھوک کے مارے کلیجا ٹوٹا جاتا ہے۔　　(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے ہندو بھی نہیں بولتے۔

کلیجا ٹوٹنا:۔ دل پر چوٹ لگنا، دل پر عظیم صدمہ پہونچنا۔ اردو محاورہ، متروک،

کبھی بہیرا اس قدر آکر جو چھاتی کوٹ جاتا ہے
خدا شاہد ہے اپنا تو کلیجا ٹوٹ جاتا ہے　　میر

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ اس جگہ کلیجا کٹ جانا زیادہ مستعمل ہے۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلیجا ٹوک ٹوک ہونا:۔ صبر کی طاقت نہ رہنا، نہایت بے چین ہونا، اہل ہنود عورتوں کی زبان　　(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ

فعل لازم ۔ دل ٹکڑے ٹکڑے ہونا، دل پھٹنا
دل پر صدمہ گذرنا ۔ دل بے تاب ہونا ۔
(فرہنگ آصفیہ)

اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلیجا ٹھنڈا رہنا :۔ چین اور سکھ سے
رہنا ۔ عورتوں کی زبان ۔

ماتا خوش رہنا ۔ جی خوش رہنا، چین اور سکھ
سے رہنا ۔ بلکہ اٹھا اٹھا کر راج کرو کرک
مانگ سے بھری پڑی اور تمہارا کلیجا ٹھنڈا رہے۔
(چتر سہیلی) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ مرد اس محل پر دل ٹھنڈا رہنا
بولتے ہیں۔

کلیجا ٹھنڈا رہے :۔ (دعائیہ کلمہ) خوش
رہو، دل خوش رہے۔ دل کو سکون و اطمینان
رہے ۔ اردو صرف عورتوں کی زبان ۔

محل مثال ۔ باجی! تم نے جب برے وقت میں میرا
ساتھ دیا ہے اور میری طرف سے میری سوت
سے لڑی، الٰہی تمہارے بچے اچھے رہیں اور
تمہارا کلیجہ ٹھنڈا رہے۔

کلیجا ٹھنڈا کرنا :۔ دل خوش کرنا، دل
کی انتہائی تسکین کا سبب ہونا ۔ اردو محاورہ
فصیح، رائج ۔

اے جان گلے سے آ لپٹ جا
ٹھنڈا کر لیں ذرا کلیجا
(حشر وزنامہ اردو)

قول فیصل ۔ اب عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

کلیجا ٹھنڈا ہونا :۔ (فعل لازم) دل بے
فکری ہونا، دل کو طراوٹ حاصل ہونا، جی
خوش ہونا ۔ دل کا مگن ہونا، دل کو آرام
ملنا، طبیعت کو راحت حاصل ہونا ۔ آرام
پانا ۔ دل ٹھنڈا ہونا، جیسے دل کے پھپھولے
پھوڑ لیجے چلو اب تو کلیجا ٹھنڈا ہوا۔

خاک ٹھنڈا مرا کلیجا ہو
اس کے بن مجھ کو اک بلا ہے نیند — تجھو
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے عورتوں کی زبان
ہے ۔

کلیجا ٹھنڈا ہونا :۔ طبیعت کو راحت
حاصل ہونا ۔ تسلی ہونا ۔ سکون ہونا، مسرت
کی لہر دوڑنا ۔ اردو محاورہ، عورتوں
کی زبان ۔

محل مثال ۔ خوشی بڑی یہ ہے کہ شب کو جب تخلیہ
ہوگا تو اپنے پارۂ جگر کو گلے سے لگالیں گے
بعد مدت کے کلیجا ٹھنڈا ہوگا ۔ (طلسم ہوشربا)

کلیجا ٹھنڈا ہونا :۔ صبر آنا، چین پڑنا
سنتوکھ ہونا، صبر آنا، چین پڑنا، چین آنا
کل پڑنا ۔

گرم جو شی غیر سے کر کے جلایا آپ نے
اب تو صاحب آپ کا ٹھنڈا کلیجا ہو گیا — (خواجہ)

ہو گیا آب دم تیغ سے بسمل ٹھنڈا
کیوں ہوا اب تو کلیجا ترا قاتل ٹھنڈا — رند

دیکھ کر غیر دل کو ہو کیوں نہ کلیجا ٹھنڈا
نالہ کرتا تھا و لے طالب تاثیر بھی تھا — غالب

دل سوزاں کو میں تشبیہ دوں کس اخگر سے
راکھ جل کر یہ ہوا آتا ہو کلیجا ٹھنڈا — جرأت

تپ دوری سے جو پھیکے ہوا ہوں ٹھنڈا
تب کلیجا ہوا ترا مت تھا فصل ٹھنڈا — ظفر

رنگ داغوں سے مرے پیدا ہوا تا صندل کا
اب کلیجا ہو گیا ٹھنڈا مرہم کافور کا — امیر مینائی
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اب عام طور سے عورتیں ہی بولتی
ہیں ۔

کلیجا جلانا :۔ دل کو انتہائی دکھ دینا، ایسی
بات کہنا جس سے دل میں آگ لگ جائے۔
اردو محاورہ عورتوں کی زبان۔

اس دیدہ اثر فغاں نے کلیجا جلا دیا
چھالے زبان میں پڑتے ہیں دو چار دن کے تپ ہو — راسخ

کلیجا جلانا :۔ عوام، ہندی فعل متعدی
زیادہ حقہ پینے سے اپنے سینے کو صدمہ پہونچانا
زیادہ حقہ پینا ۔

قول فیصل ۔ عوام کبھی کبھی بول دیتے ہیں ۔
حقہ کی قید نہیں ۔ بیڑی سگریٹ کے لیے بھی
بول دیتے ہیں ۔

کلیجا جلانا :۔ (فعل لازم) آزردہ
ہونا، طبیعت جلانا (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلیجا جلانا :۔ (متعدی)، کلیجے پر کسی
گرم چیز کا اثر کرنا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج

آگ بن بن کے جلاتی ہے کلیجا یہ شراب
ہر نفس سیخ تو ہر لخت جگر مثل کباب — امیر

کلیجا جلنا :۔ دل جلنا، ہوک اٹھنا
رنج برداشت کرنا، اردو صرف، رائج ۔

غیر کا ذکر دغا اور ہمارے آگے
داغ اس بات سے جلتا ہے کلیجا میرا — داغ

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں عورتیں زیادہ بولتی ہیں

کلیجا جلی :۔ غمزدہ ۔ مرنث، دل
سوختہ، کوفتہ خاطر، رنجیدہ ۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر

کو کہ جلی اور دل جلی بولتے ہیں۔

کلیجا جلی تکل:۔ وہ تکل جس کے بیچ کا حصہ سیاہ ہو مونث، دہلی کی زبان،

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب دہلی میں بھی شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

کلیجا چاہیئے:۔ ہمت چاہیئے۔ دل چاہیئے دل کی ضرورت ہے۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

کلیجا چاہیئے عشاق کی تربت پہ آنے کو
وہ بیٹھے فاتحہ خوانی کو اٹھے نوحہ خواں ہو کر جلیل

قول فیصل۔ اب عام طور سے دل چاہیئے۔ زبانوں پر ہے۔

ع جان دینے کو کلیجا چاہیئے دل چاہیئے۔ صبا

کلیجا چٹکیوں سے ملنا:۔ کلیجے کو برا ماننا، دلی تکلیف ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

یہ کس بے درد کس ظالم پہ اپنا دم نکلتا ہے
یہ رہ رہ کر کلیجہ چٹکیوں سے کون ملتا ہے امیر

کلیجا چور رہنا:۔ دل پر کمال صدمہ ہونا اردو صرف، متروک۔

نشانی ہے ترے تیر نظر کی
کلیجا چور ہے واللہ باللہ لا اعلم

کلیجا چھاننا:۔ طعن و تشنیع سے سخت صدمہ پہونچانا، کلیجے کو چھلنی کرنا، اردو صرف قریب بمتروک۔

کاوش مژگان جاناں دیکھئے
رکھ دیا دم میں کلیجا چھان کر صبا

کلیجا چھلنی کرنا:۔ (متعدی) ایسے دکھ دینا، ایسے دکھ دینا جب کلیجے میں سوراخ کر دیں، انتہائی صدمہ اور تکلیف پہونچانا۔ اردو محاورہ عورتوں کی زبان۔

کرتے ہیں ہزاروں کے کلیجوں کو وہ چھلنی
تجھ سے کوئی تفنیدہ جگر ہو نہیں سکتا
آغا حجو، شرف لکھنوی

کلیجا چھلنی ہو جانا:۔ (کنایۃً) طعن و تشنیع سے دل کو انتہائی تکلیف پہونچانا، اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

تپش غم سے نہ ہو کس طرح کلیجا چھلنی
دل مرا کاوش مژگاں تری برماتی ہے شاد

کلیجا چھن جانا:۔ (کنایۃً) ناگوار ہونا طعن و تشنیع کا، عورتوں کی زبان۔ غم کی تاب نہ رہنا۔

بس ناصحا یہ تیر ملامت کہاں تلک
باتوں سے تیری آہ کلیجا تو چھن گیا جرأت

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ قریب بمتروک۔

کلیجا چھننا:۔ ہندی، فعل لازم، دل کا سوزن زدہ اور مغموم ہونا۔ دل میں طعنے سہنے کی سہار نہ رہنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عورتوں کی زبان قریب بہ متروک۔

کلیجا چھیدنا:۔ کلیجے پر صدمہ پہونچانا طعن و تشنیع سے دکھ دینا، دل کو سخت صدمہ پہونچانا، اردو محاورہ، عورتوں کی زبان

کیوں نہ چھیدو کہیں غیروں کا کلیجا چھیدا
کیوں مرے دشمن بے پیر نہ دیکھو دیکھو راسخ

کلیجا خون کرنا:۔ (کنایۃً) انتہائی صدمہ پہنچانا بہت زیادہ دکھ پہونچنا، اردو محاورہ راسخ۔

ہے بینا تو ذکر حنا کا نہ کیجے
دل کو بڑھا کے خون کلیجا نہ کیجئے شرف

قول فیصل۔ اب کلیجا کی جگہ دل زیادہ بولتے ہیں۔

کلیجا خون ہو جانا:۔ لازم دل کو بہت بڑا غم پہنچنا، ناقابل برداشت مصیبت برداشت کرنے کے محل پر۔ اردو محاورہ قلیل الاستعمال۔

ہجر میں ڈر ہے نہ مرنا کہیں مشکل ٹھہرے
ہو چکے خون کلیجہ تو مرا دل ٹھہرے
پیارے صاحب رشید

کلیجا دھڑ دھڑ کرنا:۔ کلیجا زور زور سے دھڑکنا، شدت کے محل پر، اردو صرف عورتوں کی زبان۔

مثل مثنٰی۔ میر:۔ کس مصیبت سے اس وقت دو چار ہوتا ہے۔ حمید بلا داد باز ہوتا ہے۔

صاحب:۔ معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ گر گھبرانا بیکار ہے غور کر کے دیکھو تو کہ اس پہ کون سوار ہے۔

میر:۔ میرا کلیجا اس وقت دھڑ دھڑ کر رہا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

کلیجا دھڑ سے ہونا:۔ کلیجے کا دھڑکنا، دل دھڑکنا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

تھا کھٹکا اسی گھڑی میرا
سن کے جی اور کلیجا دھڑ سے ہوا عروج

کلیجا دھڑ کا دینا:۔ خوف سے دل ہلا دینا، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔ (خفقش) ڈاکے کا تذکرہ کر کے تم نے میرا کلیجا

دھڑکا دیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عورتوں کی زبان ہے۔

کلیجا دھڑکنا:۔ دل کانپنا، انتہائی خوف و اندیشے کے محل پر، اردو صرف، عورتوں کی زبان

واسطے دل کے دھڑکتا ہے کلیجا اے وائے
کہ مرا دہ خفقانی جو گیا، پھر نہ پھرا جرأت

قول فیصل۔ اس محل پر دل دھڑکنا، عام طور سے زبانوں پر ہے۔ جیسے"

ع دل دھڑکتا ہے کھٹکتا ہے جو پتہ کوئی
تعشق لکھنوی

کلیجا دھک سے جانا:۔ سخت صدمہ پہنچنا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

سنہ فراق سے یہ کلیجا دھک گیا
داغ جگر زغال کی صورت ٹھک گیا بحر
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ صرف متروک ہے۔

کلیجا دھک دھک کرنا:۔ بے قرار ہونا، خوف کھانا، مضطرب ہونا، پریشان ہونا، ڈرنا، کسی صدمے کے باعث دل کا جلد جلد حرکت کرنا۔ (مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے۔

کلیجا دھک دھک ہونا:۔ دل کانپنا خوف سے۔ (فعل لازم، ہندی)، (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے۔

کلیجا دھکڑ دھکڑ ہونا:۔ (۱) کسی صدمے کے باعث دل کا جلد جلد حرکت کرنا۔
(۲) مضطرب ہونا، پریشان ہونا۔
(۳) خوف کرنا۔ ڈرنا۔
(مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کلیجا دھک سے ہو جانا:۔ خوف یا کسی حیرت انگیز بات سے جی بیٹھ جانا، دل میں سستی کی کیفیت پیدا ہو جانا، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

دل پر صدمہ گزرنا، دل دہل جانا، دل پر خوف چھا جانا۔ دل ڈر جانا۔ سے
(فرہنگ آصفیہ)

کسی خوف یا صدمے کے باعث جی بیٹھ جانا۔
(مخزن المحاورات)

ہو گیا دھک سے کلیجا اڈی میں تڑ گئی
گھر میں بی مہتاب کے ٹوٹا جو تارا رات کو
جان صاحب

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ و نور اللغات و مخزن المحاورات نے دھک سے رہ جانا بھی لکھا ہے اور حسب ذیل معنی لکھے ہیں۔

خوف یا کسی حیرت انگیز بات سے جی بیٹھ جانا۔ (نور اللغات)

دل پر صدمہ گزرنا، دل دہل جانا، دل پر ضعف چھا جانا دل ڈر جانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

کسی خوف یا صدمے کے باعث جی بیٹھ جانا۔ (مخزن المحاورات)

موجودہ دور میں اس طرح عورتیں نہیں بولتیں۔

کلیجا دہل جانا:۔ کلیجا دہلنا:۔ (کنایتہً) کلیجا دھک سے ہو جانا، اردو صرف عورتوں کی زبان

ذرا خود کو روکے ہوئے اے فغاں
کسی کا کلیجا دہل جائے گا راسخ عظیم آبادی

کلیجا سراہنا:۔ کسی کی عالی ہمتی کی تعریف کرنا۔

اے عندلیب تیرا کلیجا سراہیے
تیغ خزاں سے میرا دل افگار ہو گیا بحر
(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ صرف، متروک ہے۔

کلیجا جلانا:۔ جی جلانا، جی سلگانا، ایسی بات کہنا کہ جس سے دل میں آگ لگ جائے اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ میں سمجھتی تھی کہ باجی بہت سنجیدہ ہیں مگر ایک بات ایسی کہی کہ میرا کلیجا جلا دیا۔ مجھے نفرت ہو گئی۔

قول فیصل۔ عورتیں جی سلگانا بھی بولتی ہیں جو قلیل الاستعمال ہے۔

یہ کہہ کے شب وصل میں سلگا نہ کلیجا
ہے ہے نہ لپٹ مجھ سے کہ بندا ہے ترا گرم جرأت

فرہنگ آصفیہ نے جی سلگنا بھی لکھا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

کلیجا سنبھالنا:۔ دل پکڑ کے، دل کو روک کے دل کو قابو میں کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

جھانکا کسی نے در سے جو گردن نکال کر
ششدر سا رہ گیا میں کلیجا سنبھال کر غضنفر

قول فیصل۔ اس محل پر دل سنبھال کے عام طور سے زبانوں پر ہے۔

کلیجا شق ہونا:۔ انتہائی صدمہ پہنچنا، عظیم حادثہ سے دوچار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ پھر تو یہ عالم ہوا کہ جیسے دام میں چڑیا پھنس کر پھڑکتی ہے۔ سب کا طائر روح تڑپ کر قفس تن سے پرواز کر گیا۔ وہ غلغلہ اس

برپا ہوا کہ صیاد فلک کا کلیجا شق ہو جاتا تو عجب نہ تھا۔ (طلسم ہوش ربا)

کلیجا غربال ہونا: ۔ کلیجا چھلنی ہونا، کلیجے ہیں دکھ اور رنج کی وجہ سے گویا سوراخ ہو جانا، اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یار بدوضع رخ اِدھر ناوک مژگاں کا ہے
دیکھئے دیکھئے غربال کلیجا ہو گا — صبا

قول فیصل ۔ عوام اور عورتیں اس محل پر "کلیجا چھلنی ہونا" بولتی ہیں۔

کلیجا کاٹنا: ۔ کلیجا شق کرنا، کلیجے کو زخمی کرنا، انتہائی دکھ پہونچانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

غیر کو کھلا رہے ہو ہنس کے جوہرے جو دانت
سچ کہو کیا پاؤگے میرا کلیجا کاٹ کے — اسیر

کلیجا کاڑھ کے دینا: ۱ (فعل متعدی مہذب دعو) دوسرے کے واسطے دل نکال دینا، کسی عزیز اور پیاری چیز کا دریغ نہ کرنا، جان نکال دینا۔ جان تک نہ عزیز کرنا۔

(مخزن المحاورات، نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلیجا کاڑھ کے دینا: ۲ روپیہ نکال کر دینا، مال سپرد کر دینا، بلا سود یا بلا گرو روپیہ دینا۔ (مخزن المحاورات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کلیجا کاڑھ لینا، کاڑھنا: ۱ فعل متعدی (مہذب دعو) ڈائن کی طرح جگر کھانا (ف ۔ آ) (مخزن المحاورات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

کلیجا کاڑھ لینا، کاڑھنا: ۲ کسی کو موہ لینا، فریفتہ کر لینا، دل چھین لینا۔

(مخزن المحاورات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

کلیجا کاڑھ لینا، کاڑھنا: ۳ چوٹی کی یا بیچ کی عمدہ عمدہ چیز نکال لینا۔

(مخزن المحاورات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

کلیجا کاڑھ لینا، کاڑھنا: ۴ کسی کی جمع پر ہاتھ مارنا، دوسرے کا مال مارنا (فرہنگ آصفیہ) (مخزن المحاورات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

کلیجا کانپنا: ۔ ڈر لگنا ۔ خوف سے دل دھڑکنا دل کا لرزاں اور تپاں ہونا ۔ خوف کھانا

(فرہنگ آصفیہ)

کلیجا کانپتا ہے دیکھ کر اس سرد مہری کو
تمہارے گھر میں کیا آئے کہ ہم کشمیر میں آئے — صبا

قول فیصل ۔ اب کلیجا کانپنا کم اور دل کانپنا زیادہ زبانوں پر ہے۔

کلیجا کانپنا: ۲ سردی لگنا، سردی کی وجہ سے دل کا کانپنے لگنا، اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔ محل مثال۔ رات کو لحاف اوڑھ کے سو گئی، صبح کو جو اٹھی تو اتنی تیز سردی لگی کہ میرا کلیجہ کانپنے لگا۔

کلیجا کباب رہنا: ۔ کڑھتے رہنا، ہر وقت دل کا جلتا رہنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ دور مے ہے صبا آجکل زمانے میں
کہ محتسب کا کلیجا کباب رہتا ہے — صبا

قول فیصل ۔ کلیجا کباب ہونا بھی بولتے ہیں۔

دل یہ گرمی سے ترے ہے بلبل
یوں کلیجا ہوا کباب کہاں — داغ

کلیجا کٹنا: ۱ فعل لازم، ہیرے کی کنی یا کسی زہریلی چیز کے کھا جانے سے دل خواہ جگر کے ٹکڑے ٹکڑے ہونا

کلیجا کٹنا: ۲ خونی دست آنا، اسہال آنا لہو موتے لگنا ۔ (مخزن المحاورات)

کلیجا کٹنا: ۳ دل دکھنا، دل پر چوٹ لگنا دل کڑھنا جیسے ایسے بد کو تو ایک روپیہ دیتے ہوئے کلیجا کٹتا ہے۔ (مخزن المحاورات)

کلیجا کٹنا: ۴ ناگوار گزرنا، برا لگنا۔

(مخزن المحاورات)

کلیجا کٹنا: ۵ دل پر نہایت صدمہ گزرنا دل کا خون ہونا، صدمے سے صدمے سے جگر کا ٹکڑے ٹکڑے ہونا، پاش پاش ہونا حادثہ گزرنا، اولاد گزرنا، جیسے "ہائے ایک تو کلیجا کٹ گیا ہے لوگ کہتے ہیں صبر کرو۔ (غالب)

کلیجا کٹنا: ۶ بے چارہ بسر صرف ہونا۔ بہت روپئے خرچ ہونا ۔ (مخزن المحاورات)

کلیجا کٹنا: ۷ حسد ہونا، رشک ہونا۔

قول فیصل ۔ معنی نمبر ۱ عوام اور عورتیں زیادہ بولتی ہیں خواص بھی کبھی کبھی کے ساتھ بول دیتے ہیں۔ جیسے کم بخت نے ذرا سی بات پر ہیرا کھا لیا ۔ نتیجے میں کلیجا کٹنا اور خون کی قے ہو گئیں۔

معنی نمبر ۲ میں عوام اور عورتیں زیادہ بولتی ہیں جیسے رات سے اس وقت تک لڑکی کو چار خون کے دست آئے کہ کلیجا کٹ کٹ کے نکلنے لگا۔

معنی نمبر ۳ میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

معنی نمبر ۴ میں بھی اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
معنی نمبر ۵ میں بھی عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
معنی نمبر ۶ میں کوئی نہیں بولتا۔
معنی نمبر ۷ میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلیجا کھالینا:- ڈائن کا کسی دوسری عورت کا کلیجا کھا لینا۔ اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔
جان صاحب؎ دیکھئے گھبرا کے تو اے نقش من کے ڈائن تیرا کھا لے گا کلیجا اخلاص
جان صاحب
قول فصیل۔ عورتوں میں مشہور ہے کہ ڈائن، عورتیں عام طور سے انسانوں کا کلیجا کھاتی ہیں۔

کلیجا کھانا:- (کنایۃً) کلیجے کو دکھ پہونچانا، ایذا دینا۔ اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔
وحشت رنج والم کرنے کو دل چاہئے ہے
یہی جہاں ہے کلیجے کو جو کھا جاتے ہیں۔ جلیل

کلیجا کھرچنا:- (کنایۃً) خوب بھوک لگنا، اشتہا زیادہ ہونا، شدت کی بھوک لگنا۔ اردو مصرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔
جان نشاطہ تیری باتیں بھوک کے مارے کلیجا کھرچنے لگتا۔ (دستگاہ سہیلی)

کلیجا کھرچنے لگنا:- کلیجا بیٹھا جانا، بھوک کے مارے برا حال ہونا۔ دل بیٹھا جانا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔
قول فیصل۔ اب نہیں بولتے۔

کلیجا کھلا دینا:- اچھی سے اچھی چیز کھلا دینا، اچھی سے اچھی چیز پیش کر دینا، اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔
جو رنا کہ جو کلیجا بھی کھلا دیں اپنا
بیوہ دنداں کی طرح ٹھیر دشمن کیا ہو گا ۔ تجر

کلیجا کھلانا:- محبوب چیز کسی کو کھلا دینا، بہت خاطر مدارات کرنا۔
شاد ہو ہو کے کھلاتا ہوں کلیجا اپنا
غم بھی کیا یاد کرے گا کہ مدارات کی (نامعلوم)

کلیجا گودنا:- (کنایۃً) طعنے دینا، کلیجے کو چھلنی کرنا، اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔
محل صرف۔ بہت تم بہو تشریف لائی ہیں دن رات طعنے انچھر چلایا کرتی ہیں، کلیجا گودا کرتی ہیں۔

کلیجا مسلنا:- کلیجے کو ملنا، رنج پہونچانا یا پہنچنا۔ اردو مصرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔
ٹھہرے ہوں گے دل اغیار ترے ہاتھوں سے
ہم نے تو ان کو کلیجا ہی مسلتے دیکھا ۔ جلیل

کلیجا مسوس کے رہجانا:- کلیجا تھام کے رہجانا، صدمے کو ضبط کرکے چپ رہجانا، اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔
محل صرف۔ باپ کے بعد بھائی نے کل جائداد دبا لی ایک کوڑی نہ دی غریب کلیجا مسوس کے رہ گئی۔

کلیجا ملنا:- دل پر صدمہ پہونچنا، دل مسوسنا، دل دکھنا، مرڑنا دل کو صدمہ پہنچانا، دل دکھانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔
رنج فرقت کر ہو سکتی نہیں ایذا کوئی
دل میں بیٹھا ہوا ملتا ہے کلیجا کوئی ۔ بحر

کلیجا منہ تک آنا:- (کنایۃً) انتہائی قلق، انتہائی بے چینی ہونا۔ اردو مصرف

قلیل الاستعمال۔
مرے بیتابیٔ فریاد کے جب ورد کرتے ہیں
کلیجا منہ تک آجاتا ہے ناقوس برہمن کا ۔ نسیم دہلوی

کلیجا منہ کو آنا:- (۱) دل گھبرانا، انتہائی دھڑکن اور پریشانی ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔
اگر کچھ منہ سے بولوں ہوں مزا الفت کا جاتا ہے
اگر چپکا ہی رہتا ہوں کلیجا منہ کو آتا ہے
نظیر اکبر آبادی

کلیجا منہ کو آنا:- (۲) جی نکلا پڑنا۔ دم فنا ہوا جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔
فرقت یار میں بے تابیٔ دل کیا کہئے
کب کلیجا نہیں منہ کو دم فریاد آیا ۔ آتش

کلیجا منہ کو آنا:- (۳) اختلاج ہونا، انتہائی تکلیف ہونا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔
کلیجا آتا ہے منہ کو اب ان کے دیکھے سے
نہ پوچھ رند کا احوال میں حال نہیں ۔ رند

کلیجا منہ کو آنا:- (۴) بے تاب ہونا، بیقرار ہونا، تلملانا، ناگوار ہونا، قلق گزرنا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔
الٰہی خیر نا صح پیٹ پکڑے آگے ہو دوڑا
کوئی دل دے نہ دے اس کا کلیجا منہ کو آتا ہے ۔ سوز

کلیجا منہ کو آنا:- (۵) (۱) نفرت کرنا، گھنانا، کراہت کرنا۔
(۲) جی الٹا تھل تھل ہونا، نہایت جی گھبرانا، دم گھبرانا، از بس بے تابی دامنگیر ہونا (مخزن المحاورات)
اگر کچھ منہ سے بولوں ہوں مزا الفت کا جاتا ہے
اگر چپکا ہی رہتا ہوں کلیجا منہ کو آتا ہے ۔ نظیر

قول فیصل - نفرت کرنا، گھنیانا، جی اتھل پتھل ہونا دل سنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلیجا نکال دینا ؛ یا کلیجا نکال کے دیدینا (ہ)، بہت پیاری چیز دے دینا۔

دل بھی ہے ایسی چیز کہ تم کو نہ دیجئے
خفت یہ کہہ رہی ہے کلیجا نکال دے (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے نکال کے دے دینا بولتے ہیں۔

کلیجا نکال کر یا نکال کے لے جانا
ہندی، فعل متعدی، کسی کی دولت چرا کر لے جانا مال مار کر چلا جانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - مال و دولت کی قید نہیں، ہر محبوب چیز کے لیے عوام اور عورتیں عام طور سے بولتی ہیں

کلیجا نکال کے رکھ دینا، کلیجا نکال کے دھر دینا ؛ (کنایۃً) کسی بات کی سچائی کے لیے جان دے دینا، بڑی سے بڑی محبوب چیز دے دینا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل دے کے بھی وہی ہے تواضع کا حوصلہ
کہیے ابھی تو رکھ دوں کلیجا نکال کے (جلیل)

قول فیصل - صاحب نور اللغات نے رکھ دینا کی جگہ دھر دینا بھی لکھا ہے جو بالکل عوام کی زبان ہے۔

کلیجا نکال لینا ؛ (۱) فریفتہ کر لینا، بیحواس کر دینا۔ اعم مونث، فصیح، رائج۔

عبث نہ تیز کرو آپ خنجر و شمشیر
نگاہ بس ہے کلیجا نکال لینے کو (مائد)

کلیجا نکال لینا ؛ (۲) بہتر چیز نکال لینا اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف: خدا غارت کرے سگی بہن نے بھائی کی ہیرے کی انگوٹھی چرالی۔ اس کا کلیجا نکال لیا۔

کلیجا نکل پڑنا ؛ کلیجے کا باہر آجانا، ڈر یا خوف سے کلیجے کا منہ سے باہر نکلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بدخواہ کا نظر سے کلیجا نکل پڑے
وہ دبدبہ عدو کا سطوت کے ساتھ ہے (داغ)

کلیجا نکل جانا ؛ ہندی فعل لازم، جان پر بن جانا، دم فنا ہو جانا، دم نکل جانا، جان نکل جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دوڑو خدا کے واسطے دیکھو تو کیا ہوا
کہتا ہے کوئی ہائے کلیجا نکل گیا (نسیم دہلوی)

کلیجا ہاتھ بھر کا ہو جانا ؛ دل بڑھ جانا ہمت بڑھ جانا، حوصلہ بڑھ جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

بڑھ گیا دل تو جو گھر میں رونق افزا ہو گیا
پاؤں رکھتے ہی کلیجا ہاتھ بھر کا ہو گیا (جلال)

قول فیصل - صاحب نور اللغات نے دو محاورے اور قائم کئے ہیں۔

(۱) کلیجا ہاتھ بھر بڑھ جانا
(۲) کلیجا ہاتھوں بڑھ جانا - جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے - کلیجا ہاتھوں بڑھ جانا، کسی حد تک کمی کے ساتھ بولا جاتا ہے۔

مرحبا اے تیغ قاتل یہ خوشی دل کی ہوئی
ہاتھ بھر کا زخم کاری کا کلیجا ہو گیا (شاد)

کلیجا ہاتھوں اچھلنا ؛ تشویش یا اضطراب کی حالت میں دل کا تیزی سے دھڑکنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

رہا کرتا ہے جی بھی ڈوبا ہوا سا
وہ ہاتھوں کلیجا اچھلنا کہاں اب (آرزو لکھنوی)

قول فیصل - عورتیں خوف کے محل پر بھی بولی دیتی ہیں جیسے السیا دھکا کا ہوا بابجی میرا دل ہاتھوں ہاتھوں اچھلنے لگا۔

کلیجا ہلا دینا ؛ ڈرا کر روحانی صدمہ پہنچانا سینے کی جگہ مستعمل ہے، عورتوں کی زبان۔

(فقرہ) اے ہے۔ تمھاری باتوں نے تو میرا کلیجا ہلا دیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل - اب کلیجہ کی جگہ دل زبانوں پر زیادہ ہے۔

کلیجا ہل جانا ؛ خوف یا دہشت سے دل دہل جانا - اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

سہل سمجھا تھا ستانا بلبل ناشاد کا
چار نالوں میں کلیجا ہل گیا صیاد کا (جلیل)

قول فیصل - اب اس محل پر دل زیادہ زبانوں پر ہے

کلیجن ؛ (بضم اول و کسر دوم و فتح چہارم) پان کی جڑ، ایک قسم کی دوا، (اردو)، رائج۔
محل صرف - تمھاری آواز پڑ گئی ہے کلیجن ڈلی کی طرح کتر کر پان میں ڈال کے کھا لو صبح تک آواز کھل جائے گی۔

کلیجی ؛ کلیجے کا مونث، جانوروں کا جگر اردو، رائج۔

قول فیصل - اس کا صرف جانوروں کے لیے مخصوص ہے۔ انسانوں کے لیے کلیجی نہیں بولتے کلیجا اور جگر بولتے ہیں۔

کلیجا عقیق ؛ سیاہی مائل عقیق (اردو) رائج۔

قول فیصل ۔ وہ عقیق سرخ جس کی انتہائی سرخی مائل بسیاہی ہو جاتی ہے اس کو عام طور سے کلیجیا عقیق کہتے ہیں۔

کلیجی کے کباب :۔ جانوروں کی کلیجی کے کباب ، اردو، رائج۔

بھبھول گا کلیجی کے کباب ایک دن انکو
لذت صفحیں معلوم نہیں سوز جگر کی
ظریف لکھنوی

کلیجے پر پتھر رکھ لینا :۔ صبر کر لینا ۔ مجبوراً برداشت کر لینا ، اردو صرف ، عوام کی زبان

محل صرف ۔ حضرات ناظرین ستم کا سامنا ہے زینیا نے لاکھ کلیجے پر پتھر رکھ لیا ، مگر اشکوں کا دریا امنڈ امنڈ کر آتا تھا ۔ دفسانہ آزاد

کلیجے پر تیر لگنا :۔ دل پر چوٹ لگنا ، انتہائی صدمہ پہونچنا ، اردو صرف ، عوام اور عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ میں نے اپنی بھتیجی لڑکی کی شادی شہر کے باہر کر تو دی ، جس وقت رخصت ہو رہی تھی تو کلیجے پر تیر لگ رہے تھے ۔

کلیجے پر خنجر کا دینا :۔ کلیجے کو سخت تکلیف دینا ، ایسا دکھ دینا جو کلیجے کو گویا زخمی کر دے اردو صرف ، عوام کی زبان ۔

پلا دے ساغر آتش تر کا
جو کلیجے پہ جا کے دے چرکا
نظم طباطبائی

کلیجے پر چوٹ لگنا :۔ کلیجے پر گھونسا لگنا دل کو سخت صدمہ پہنچنا ، اردو صرف ، عوام اور عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ تم نے بلا وجہ ایسی بات کہدی کہ میرے کلیجے پر چوٹ لگی مجھے تم سے یہ امید نہ تھی ۔

کلیجے پر چھری پھیر دینا ، پھیرنا دل کو زخمی کر دینا ۔ کلیجے کو زخمی کر دینا ، انتہائی تکلیف و صدمہ دینا ۔ اردو صرف ، عوام دعورتوں کی زبان

محل صرف ۔ علم شاہ کو جو نورالدہر نے ٹوکا ، مثل شعلہ جوالہ پلٹ پڑے اور کہو کرے تجھ کو بھی یہ کیا قت ہوئی ، آج تو تجھ کو بے قتل کئے نہ چھوڑوں گا ، مگر ہائے بھائی بدیع زماں کو کیا منہ دکھاؤں گا ۔ فرمائیں گے میرے کلیجے پر چھری پھیر دی ۔ (طلسم ہوش ربا)

کلیجے پر چھری چلنا :۔ دل پر انتہائی صدمہ گذرنا ۔ دل پر تیر سا لگنا ، اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

یاد آگئی جو جنبش ابروئے یار رند
بے ساختہ چھری سی کلیجے پہ چل گئی
رند

قول فیصل ۔ چھری کی جگہ پر " برچھی چلنا " بھی کہتے ہیں ۔

نظر اس پلک پر پڑے گی اگر
کلیجے پہ برچھی سی چل جائے گی
رند

کلیجے پر چھری لگنا :۔ سخت ناگوار ہونا ۔ سخت تکلیف پہنچنا ، دل کو نا قابل برداشت صدمہ پہونچنا ، اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

بات کرتا ہے جو کوئی تو بری لگتی ہے
سانس لینے میں کلیجے پہ چھری لگتی ہے
تعشق

کلیجے پر سانپ لوٹنا :۔ رشک و حسد سے بے قراری کی حالت ہونا ، انتہائی بے چینی ہونا ، دل پر نہایت افسوس گذرنا ، رنج و صدمہ گذرنا ، رشک گذرنا

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آثر نے لکھا ہے لکھنؤ میں چھاتی پر سانپ لوٹنا کہتے ہیں ۔ " مولف تائید کرتا ہے ۔ لیکن کلیجے پر سانپ لوٹنا بھی کبھی کبھی بول دیتے ہیں ۔

کلیجے پر گھونسا سا لگنا :۔ دل پر نہایت صدمہ گذرنا ۔ دل پر چوٹ لگنا ، ہندی فعل لازم

کہہ کے غصے میں بھر آیا اور بھی جلتے ہوئے
ایک گھونسا سا کلیجے پر لگا جاتے ہو تم
(فرہنگ آصفیہ)

کلیجے پر ہاتھ دھر دیکھو :۔ اپنے دل کا سا حال دوسرے کا جانو ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ کلیجے پہ ہاتھ رکھ کے دیکھو ، زبانوں پر ہے

کلیجے پہ ہاتھ دھرنا :۔ کسی کے دل کو تسلی دینا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کلیجے پہ ہاتھ دھرنا :۔ اپنے دل کو دیکھنا اپنے دل کا سا حال دوسرے کا جاننا ، اردو صرف غیر فصیح ، رائج ۔

بیاں کروں جو میں درد جگر سر محفل
سب اپنے اپنے کلیجے پہ ہاتھ دھر لیتا
شرف لکھنوی

کلیجے پہ ہاتھ دھر کے پھرنا :۔ فعل لازم بے تاب اور مضطرب ہونا ، دل پکڑ کے پھرنا

ہو کے آزردہ جو وہ ہم سے پھرا پھرتے ہیں
ہاتھ ہم اپنے کلیجے پہ دھرے پھرتے ہیں
امجد علی اشہر

قول فیصل ۔ یہ صرف غیر فصیح ہے ۔

کلیجے پر ہاتھ رکھ کر دیکھنا :۔ دل دھڑکنے کی حالت معلوم کرنا ۔ کلیجہ اچھلنے کی کیفیت محسوس کرنا (لغات النساء)

قول فیصل ۔ عورتوں کی زبان ہے مرد اس موقع پر " دل پر ہاتھ رکھ کے دیکھنا " بولتے ہیں ۔

صاحب مخزن المحاورات نے لکھا ہے۔

"کلیجے پر ہاتھ دھر کے دیکھنا۔ اپنا سا حال دوسرے کا سمجھنا۔"

یہ صرف غیر فصیح ہے۔

کلیجی پھیپھڑا :- ہندی مذکر، (عو) ایک قسم کی کھیتی ہے جو بیل سیاہی اور سرخی پر کبھی جاتی ہے۔ جیسے اچھی ذرا دیکھنا گلنار، دوپٹہ اور سرمئی پجامہ جیسے کلیجی پھیپھڑا" (چنیر سہیلی)

قول فیصل۔ عام طور سے عورتیں بولتی ہیں کبھی کبھی عوام مرد بھی بول دیتے ہیں۔

کلیجے سے دھواں اٹھنا :- انتہائی تکلیف و صدمے سے گویا دل سے دھواں اٹھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تشنگی سے نہ ہر دم جو اں اٹھتا تھا
سانس لیتے ہی کلیجے سے دھواں اٹھتا تھا (نسیم)

کلیجے سے لگا کے رکھنا :- نہایت عزیز کر کے رکھنا۔ دم بھر جدا نہ ہونے دینا، کمال احتیاط اور حفاظت سے رکھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

اے شمع یہ سنی نہیں اپنی دنا کے
پروانوں کو رکھنا تھا کلیجے سے لگا کے (شور)

کلیجے سے لگا لینا، کلیجے سے لگانا :- سینے سے لگا لینا، نہایت پیار کرنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

یہ ... کیا تم نے جو داغ دیکھو
کلیجے سے ان کو لگائے ہوئے ہیں (جلال)

کلیجے سے لگائے رہنا :- اپنے پاس سے جدا نہ ہونے دینا۔ دم کے ساتھ رکھنا، اپنے سے جدا نہ ہونے دینا، جیسے "داری تم کیوں کڑھتی ہو جب تک میرے دم میں دم ہے تمھیں کلیجے سے لگائے رہوں گی۔"

قول فیصل۔ زیادہ تر عورتوں کی زبانوں پر ہے

کلیجے کا ٹکڑا :- لخت جگر، نہایت پیارا، کنایہ ہے اس فرزند سے جو نہایت پیارا ہو، پارۂ دل، نور چشم (مخزن المحاورات)

ہے میں لاتی ہوں یہ دولت لو رب تجھ تیرے لیے
ہو نہیں سکتی ان کی قیمت سب ہیں کلیجے کے ٹکڑے (نظم طباطبائی)

قول فیصل۔ اب عام طور سے دل کا ٹکڑا زبانوں پر ہے۔

کلیجے کھائی یا کلیجے والی :- (عو) ہونث ڈائن چڑیل وہ عورت جادوگرنی جو بچوں کے جگر کو نظر کے ذریعے سے کھا جاتی ہے۔ ہندوؤں میں کلیجے والی بھی کہتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ، مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

کلیجے کے اندر پھانس لگنا :- اندرونی رنج، تکلیف ہونا۔ دل کو انتہائی صدمہ پہنچنا، دل کو ایذا، صدمہ پہنچنا اردو صرف، غیر فصیح، رائج

نکلے ہے کب کسی سے اسکی مژہ کی نوک
ہے پھانس سی کلیجے کے اندر لگی ہوئی (ذوق)

کلیجے کے پار ہونا :- انتہائی ناگوار ہونا بہت تکلیف دہ ہونا۔ اردو صرف، رائج۔

کیوں آ نا سر و میری آنکھیں ناگوار ہو
یہ وہ ہوا نہیں جو کلیجے کے پار ہو (داغ)

کلیجے کی پھانس :- کلیجے کی تکلیف، سینے کا دکھ، دل کا انتہائی صدمہ اردو صرف، ثقیل الاستعمال۔

تلو دل سے سر خار مغیلاں تو کسے دور
یہ پھانس کلیجے کی نہ مجھ سے نکالی (جلال)

کلیجے کی ٹھنڈک :- (کنایۃً) دل کا سکون، دل کے لیے باعث راحت، دل کے لیے باعث فرحت، اردو صرف عورتوں کی زبان

مثل فصیح - یہ میاں کی بھتیجی ہیں یہ میاں کے کلیجے کی ٹھنڈک ہیں۔ (محمد اعظم)

کلیجے کے پھالے :- روحانی صدمہ، انتہائی دلی تکلیف، اردو صرف، فصیح، رائج۔

پر آبلہ ہو سوز جدائی سے سینہ کیا
دیکھے تو کلیجے کے دکھلاؤں تجھے پھالے (رند)

کلیجے کی کور :- اسم مونث دیکھو کلیجے کا ٹکڑا لخت دل، نہایت عزیز، قرۃ العین، نہایت پیارا۔ لخت جگر۔ نور چشم (فرہنگ آصفیہ) (مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ حضرت آرزو لکھنوی نے پھانس کے معنوں میں صرف کیا ہے یہ عام طور سے عورتوں کی زبان ہے۔

چاہت سب کہتے ہیں کلیجے کی وہ ... کو ...
یہ وہ نہیں سکتا ہے کہ جینا آرے لکھی جائے (آرزو)

کلیجے میں آگ لگنا :- سینے میں جلن ہونا کسی صدمے سے دل کا بیقرار ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

مثل فصیح۔ ارے مجھے رونے سے نہ روکو میری ایک لڑکی ایک دن میں ختم ہو گئی میرے کلیجے میں آگ لگی ہے۔

قول فیصل۔ کسی تیز یا گرم چیز کے کھا جانے سے ایک کیفیت پیدا ہو جانا کے معنی میں بھی ... ہے

انتہائی تشنگی کے محل پر بھی بولتے ہیں۔

کلیجے میں برچھی گڑنا: — انتہائی تکلیف کا باقی رہنا، سخت ایذا کا برقرار رہنا، اردو صرف فصیح، لارائج۔

بن آئی دم پہ ضبط غم نے راسخ
کلیجے میں میرے برچھی گڑی ہے — راسخ

کلیجے میں پنکھے لگنا: — انتہائی بے قراری کے محل پر۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

مثل عشاء — باجی تم نے یہ کیسی خبر سنائی کہ حواس جاتے رہے میرے کلیجے میں پنکھے لگ گئے بتاؤ کیا کروں۔

کلیجے میں سیپ ڈالنا: — روحانی تکلیف دینا، سخت صدمہ پہونچانا، اردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔

مثل عشاء — موئی تمہاری لڑکی ہر وقت طعن و تشنیع کیا کرتی ہے۔ اس کو روک لو اس نے کلیجے میں سیپ ڈال دی۔

کلیجے میں تیر لگنا: — (کنایۃً) دلی صدمہ پہونچنا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتی ہیں۔

کلیجے میں ٹھنڈک پڑنا: — دلی سکون ہونا۔ دل کو راحت ہونا۔ اردو صرف، فصیح رائج۔

بھلا آگ کہاں ہے کام تو نے ہاتھ جب رکھا
کلیجے میں میرے ٹھنڈک پڑی دست تسلی سے — داغ

قول فیصل۔ عورتوں کی زبان ہے۔

کلیجے میں چٹکیاں لینا: — دکھ دینا دلی تکلیف پہونچانا، انتہائی صدمہ پہنچانا اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

شرم سے اب گر کسی جانب پلک اٹھتی نہیں
چٹکیاں لیں گے کلیجے میں اسی نشتر سے اب — داغ

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

کلیجے میں چٹکیاں لینا: — کوئی بات یاد دلا کر روحی صدمہ پہنچانا، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

میرے کلیجے میں لیتی ہے چٹکیاں کیسی
وفا کے نام پہ کہتے ہیں وہ کہاں ہے کیسی — داغ

کلیجے میں چھریاں مارنا: — طعن و تشنیع یا سخت زبانی سے روحی ایذا پہونچانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کلیجے میں چھید ڈالنا: — کمال ایذا پہونچانا، عورتوں کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کلیجے میں ڈال رکھنا — فرط محبت کے باعث یا پیار کے مارے دل کے اندر رکھ لینا (مبالغہ محبت) جیسے "جی چاہتا ہے کہ اسے تو کلیجے میں ڈال رکھوں۔ (فرہنگ آصفیہ)

کلیجے میں ہاتھ ڈال کے نکال لینا: — زبردستی سے لینا، بہ جبر لے لینا، اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان

مثل عشاء۔ تم اس سے نہ بولا کرو تم اسکی فرضدار ہو تم نہیں سمجھتی ہو۔ وہ کلیجے میں ہاتھ ڈال کے نکالنے والا آدمی ہے۔ ایک ایک پائی وصول کرے گا۔

کلیجے میں رکھ لینا: — انتہائی محبت کے محل پر اردو صرف، فصیح، رائج۔

کلیجے میں رکھ لوں جو پاؤں اسے
یہ حیراں ہوں کیونکر رکھے گا دل اسے — آغا حسن نظم (نزہت عشق)

کلیجے میں ہاتھ ڈالنا: — (کنایۃً) دل میں جگہ کرنا، دل میں گھر آنا، دل میں بیٹھنا، مقرب اور عزیز ہونا۔ (مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ یہ صرف متروک ہے۔

غنچے یار کا پنجہ نہیں ہے گل کے رنگ
بہار کے اس نے کلیجے میں ہاتھ ڈالا ہے — میر

کلیجے میں ہاتھ ڈالنا: — کلیجہ نکال لینا کسی عزیز چیز کو لے لینا، دولت پر ہاتھ مارنا، چھین لینا۔ (فرہنگ آصفیہ و مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کلیجے میں ہاتھ ڈالنا: — کسی کا دل دکھانا، کسی پر دانت چلنا، کسی کے مال پر نیت کرنا، تکلیف دینا، جیسے "کسی کے کلیجے میں ہاتھ ڈال کر روپیہ لیا تو کیا لیا۔ (فرہنگ آصفیہ) (مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ کمی کے ساتھ عوام بولتے ہیں۔

کلی چٹکنا: — (بفتح اول و چہارم) کلی کا کھلنا، کلی کا پھول ہو جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

میں نے جو آہ سرد بھری اس نے منہ دیا
گل کی کلی نسیم سحر سے چٹک گئی — قدیر

کلیچہ: — (بضم اول و کسر دوم) میدے کی خمیری روٹی، خمیری چھوٹی روٹی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ سوا بریں کلچہ کے کلیچہ کوئی نہیں بولتا۔

کلید: — (بکسر اول و دوم) کنجی۔ فارسی مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اے چاندنی خاک نیکو سرشت کی
دیں انگلیاں کلید ہیں آنکھوں بہشت کی — انیس

قول فیصل۔ زبانوں پر بکسر اول و دوم ہے۔

گو بفتح اول وکسر دوم فارسیوں میں آیا ہے۔

کلی دار پاجامہ :- پاجامہ جس میں کلیاں ہوتی ہیں۔ اردو صرف، رائج۔

محل صرف۔ صاحبزادی بات غور سے سنا کرو۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ کلیدار پاجامہ نکال لاؤ تم چوڑی دار پاجامہ نکال لائیں۔

کلید ایماں کلید بہشت :- (کنایۃً) کلمۂ شہادت، فارسی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلید علم :- (باضافت) علم کی کنجی، وہ جس سے پورا علم حاصل ہو جائے۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اے یہ کلید علم یہ گیتی کا باب ہو
اس خاک کو ابھار کہ تو بوتراب ہو — جوش

کلید فتح باب :- کامیابی کا ذریعہ۔ فارسی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

در بسم اللہ ہے تو مصحف اسلام کو
باغ جنت کے لیے تو ہو کلید فتح باب — منیر

کلیس (ہندی) اسم مذکر (ہند وغیرہ) کلیش، دکھ، درد۔ بپتا۔ تکلیف، کشٹ، سختی، رنج و الم، بپتا، مصیبت سہ
(فرہنگ آصفیہ)

کلیس اٹھتا ہے جو وہ رہ دل میں
تو دل کہتا ہے یہ ہے عشق کا لطف — تاب
(قران السعدین)

قول فیصل۔ یہ لفظ اردو نہ ہو سکا۔

کلیس (ہندی) جھگڑا، فساد۔ لڑائی دنگا، دار، ٹنٹا، جیسے وہ عورت تو روز کلیس رکھتی

ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

کلیسا :- (بفتح اول وکسر دوم) یائے معروف یہود و نصاریٰ کی عبادت کی جگہ، معبد، گرجا انگریزوں کا عبادت خانہ، اردو، فصیح، رائج۔

کفر و دیں دونوں کو چھوڑا تو خدا ہم کو ملا
کام اپنے تو نہ کعبہ نہ کلیسا آیا — تسلیم

قول فیصل۔ فارسی میں بکسر اول و دوم و سکون یائے مجہول ہے۔

کلیسائی :- (یونانی) عیسائی، کلیسا کو ماننے والے، فارسی، فصیح، رائج۔

ادھر اللہ اکبر نعرہ تھا اللہ والوں کا
ادھر اعلیٰ جبل شور کنشتی و کلیسائی — نظم طباطبائی

کلیسیا :- (یونانی) اسم مذکر) عیسائیوں کی ایک جماعت جو بت پرست خیال کی جاتی ہے اور وہ حضرت مریم کا بت پوجتی ہے۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلیش :- درد، تکلیف، دکھ، سنسکرت مذکر، اہل ہنود کی زبان۔

قول فیصل۔ اردو لغت سے اس کا تعلق نہیں۔

کلی کرنا :- منہ میں پانی یا کسی رقیق چیز کو گھما کر تھوکنا، مضمضہ کرنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

جو کی ہے انجم کے دانت اس نے بحر میں کلی
صدف میں شور گہر ہے میں آب آب ہوا — فیض اللہ

کلی کمھلانا :- کلی کا مرجھا جانا۔ غنچہ کا بے کھلے پژمردہ ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اشک مژگاں سے کبھی لخت جگر گرتے رہے

اک کلی پھولتی ہو دوسری کمھلاتی ہے — شاد

کلی کھلنا :- غنچہ کا پھول کی شکل اختیار کر لینا — اردو صرف فصیح، رائج۔

دل کی کلی نہ تجھ سے کبھی اے صبا کھلی
جیا کھلا گلاب کھلا موتیا کھلی — داغ

قول فیصل۔ دل کی کلی کھلنا اگر خفگی دفع ہونا کے معنی میں بھی نظم کرتے ہیں۔

کلیل :- بضم اول وکسر دوم، گھوڑے کی جست و خیز، گھوڑے کا اچھلنا کودنا، اردو مونث، غیر فصیح، رائج۔

کچھ گائیں کلیلیں کر رہی تھیں
بن میں ہری دوب چر رہی تھیں — (گلزار نسیم)

قول فیصل۔ گھوڑے کے لیے خاص طور سے اس کا استعمال ہے۔ لیکن قدیم زمانے میں اکثر چوپاؤں کے لیے بھی بولتے تھے

کلیل (بفتح اول کند، سست، تھکا ہوا، گونگا، فارسی صفت، کلیل الاستعمال

جز بیاں ہے وصف شہ ذوالفقار کا
تلوار کی برش ہے لسان کلیل میں — منیر

کلبل میں غلہ لگانا :- (بضم اول وکسر دوم) خوشی میں رنج کے پہلو نکالنا، مسرت میں غم کی بات نکل آنا اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف۔ ابو الفتح سردیوار اس لیے ٹھہرا رہا کہ جب یہ دونوں مصروف عیش و عشرت ہوں اس وقت میں خلل انداز ہوں۔ باصطلاح عوام مزے میں کھنڈت ڈالوں، اور کلبل میں غلہ لگاؤں۔
(طلسم ہوشربا)

کلیل میں غلیل لگنا :۔ خوشی میں دفعۃً رنج کے پہلو نکل آنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے۔"

عوام اس محل پر کریال میں غلہ لگنا بولتے ہیں۔

"مولف" تائید کرتا ہے۔

کلیم :۱ (بفتح اول) لغوی معنی کلام کرنے والا۔ بات کرنے والا، گفتگو کرنے والا، ہم سخن، عربی صیغہ اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ عام طور سے چونکہ حضرت موسیٰ کا خاص خطاب ہے۔ اس لیے کلیم کا صرف حضرت موسیٰ سے خصوصیت رکھنا ہے۔ آپ کو "کلیم اللہ" بھی کہتے ہیں آپ کوہ طور پر خدا سے ہم کلام ہوتے تھے۔

مجھ سے جو ہو سوال تو کچھ بھی نہ کہہ سکوں
قائل ہوں اے کلیم تمہارے جواب کا
پیارے صاحب رشید

کلیم :۲ ایک مشہور فارسی گو شاعر کا تخلص۔ (فرہنگ آصفیہ)

کلین :۱ کلوان، کلونت۔ عالی خاندان، اچھے گھرانے کا، اشراف بنگالی برہمنوں کا ایک فرقہ جو اور برہمنوں پر فوق رکھتا ہے۔ اور اس کو دیگر فرقے والے برہمن اپنی بیٹی دینا فخر سمجھتے ہیں۔ سنسکرت، صفت

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کلین :۲ ہندی، کمینہ، رذیل، سفلہ۔ یہ معنی مجازاً ہیں جو ممالک مغربی کی طرف بولے جاتے ہیں۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں

کلین شیو :۔ جس کی ڈاڑھی اور مونچھوں کے بال استرے سے صاف ہوں انگریزی۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل مذمت۔ پابند شریعت خانوادے سے تعلق رکھنے والے وہ لڑکے جنھوں نے انگریزی تعلیم حاصل کی زیادہ تر کلین شیو دکھائی دیتے ہیں۔

کلی نکلنا :۔ غنچہ کا نمودار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جھلک رہی ہے سر شاخ مژگاں خون کی بوند
شجر میں پہلے ثمر سے کلی نکلتی ہے
بیاغ

قول فیصل۔ جانوروں کے بچوں کے لیے بھی اس کا استعمال ہے۔

آتش فرقت گل یوں مجھے تڑپاتی ہے
جب کلی کوئی نکلتی ہے تو جل جاتی ہے
مولف

کلیہ :۔ (بضم اول وتشدید دوم مکسور و یائے مشدد مفتوح) عام قاعدہ مجموعی تعداد بنانے کے لیے کلیۃً عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ہے عبث تجھ کو خوف رسوائی
کلیہ ہے یہ عشق و الفت کا
منیر شکوہ آبادی

قول فیصل۔ الحمنی معنوں "کلیتہً" بھی تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا ہے۔

کلیہ :۔ چھوٹا آبخورہ، اردو مونث گردہ عربی۔

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کلیا، چھوٹا آبخورہ کے معنی میں کلھیا بولتے ہیں۔ گردہ کے معنی میں تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

کم :۱ تھوڑا، ذرا سا، قلیل، فارسی فصیح، رائج۔

اے مصحفی آئے تھے احباب سنور کر جو
اس محفل مستی میں افسوس کہ کم بیٹھے
مصحفی

کم :۲ شاذ و نادر، اردو، فصیح، رائج

محل مذمت۔ جب بھی تم نے خط بھیجا میں نے اس کا جواب اسی وقت دیا بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ میں جواب نہ دے سکوں۔

کم :۳ نہیں، نہ نفی مطلق کے واسطے۔ بے معدوم۔ (فرہنگ آصفیہ)

جیسے "وہ کم ایسا کام کرتا ہے" یعنی بالکل نہیں کرتا

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کمی کے معنی میں تو بولتے ہیں۔ لیکن نہ نہیں، اور معدوم کے معنی میں بالکل نہیں بولتے۔

کم :۴ بد برا۔ جیسے کم بخت، اور کم نصیب۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں تنہا نہیں بولتے "نصیب اور بخت وغیرہ کے ساتھ ہی اس کا استعمال ہے۔

کم :۔ چھوٹا ادنیٰ جیسے، کم رتبہ، اردو قلیل الاستعمال۔

بے اعتدالیوں سے سبک سب میں ہم ہوئے
جتنے زیادہ ہو گئے اتنے ہی کم ہوئے
غالبؔ

کُم :۔ (بالضم، عربی ضمیر، جمع اسم مذکر مخاطب، شما، تم آپ جیسے سلامٌ علیکم (آپ پر سلامتی ہو) دام عنا یتکم، (آپ کی ہمیشہ عنایت رہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے تنہا اس کا استعمال نہیں سلامٌ علیکم" وغیرہ کے ساتھ ہی اسکا استعمال ہے۔

کما :۔ عربی تابع فعل، جیسا جس قدر۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا کوئی نہیں بولتا، کما حقہ، وغیرہ کی ترکیب سے تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا ہے۔

کمابیش :۔ کم و بیش، تخمیناً، کم اخلاطی مؤنث ملنساری کی نقیض، کم اصل۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر۔ لکھتے ہیں۔ "لکھنو میں عورتیں کم بیش بلا عطف بولتی ہیں نہ کہ کمابیش ـ کمابیش، شاید ہی کوئی عورت کم بیش بولتی ہو، جتنے معنی ہیں کمابیش صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کوئی نہیں بولتا۔

کم اتفاق پڑنا :۔ کبھی کبھی اتفاق ہونا اردو (مرکب)، فصیح، رائج۔

ہم سے اسے اتفاق ہوا ہے زناق بیا
کم اتفاق پڑنے ہیں ہے اتفاق ... میر

قول فیصل۔ موجودہ دور میں اتفاق پڑنے کی جگہ اتفاق ہونا زبانوں پر ہے۔

کماج :۔ [1] وہ روٹی جو کہیں سے پتلی اور کہیں سے موٹی ہو۔ ترکی مؤنث (نور اللغات) دہلی کی زبان۔

قول فیصل۔ دہلی میں بھی قلیل الاستعمال ہے۔

کُماج :۔ [2] ایک قسم کی ناہموار روٹی، وہ روٹی جو کہیں سے پتلی اور کہیں سے موٹی ہو، (مجازاً) کھوی، چوڑی، چکنی روٹی۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں لکھنو میں کماج کہتے ہیں یہ ایک پھلی ہے جس کے چھو جانے سے جسم پھول جاتا ہے۔ منہ کماج سا پھول گیا۔ عام فقرہ ہے۔

کماج لضم اول زبانوں پر ہے، روٹی کے لیے خاص طور سے عورتیں بولتی ہیں جیسے تم نے آج آٹا بہت محنت سے گوندھا ہر روٹی پھول کے کماج ہو جاتی ہے۔ روٹی کے علاوہ منہ وغیرہ کے لیے بھی عورتیں بولتی ہیں۔ جیسے آج کمبخت نے صبح کو جوتے کھائے دن بھر کسی سے نہیں بولی، منہ پھول کے کماج ہو گیا۔

کماج :۔ [3] (مجازاً) موٹی اور گول چیز۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنو کماج نہیں بولتے

کماچ دار :۔ صفت۔ سبطر، گڑھوا ڑ، غفص، بھوک کر بنا ہوا۔ سفت۔ جیسے لیجئے یہ رنگین سنگین ڈلا سا کماج دار مصالحہ جیسے کیلے کا گابھا (سگھڑ سہیلی) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنو کی یہ زبان نہیں۔

کماحقہٗ :۔ (لفظی معنی جیسا اس کا حق ہے جیسا ہونا چاہیے۔ بخوبی، ٹھیک، ٹھیک، عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ دونوں مذہبوں میں سے ایک میں بھی فطرت انسانی کا کماحقہ لحاظ نہیں۔
(نور اللغات)

کُماچ :۔ (بضم اول) پھولا ہوا، ورم کے مشابہ۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ کم بخت عجب تماش کی لڑکی ہے کہ ادھر کسی بات پر روکا ٹوکا منہ پھول کر کماچ ہو گیا

قول فیصل۔ روٹی کے لئے زبانوں پر زیادہ ہے جیسے توے پر روٹی پھول کر کماچ ہو گئی۔

کُمار :۔ راجہ کا بیٹا، والی ریاست کا لڑکا۔ سنسکرت، مذکر، رائج۔

محل صرف۔ تمہارے مہاراجکمار بہادر ریس کے بہت شوقین ہیں زیادہ تر شہروں شہروں ریس کھیلنے تشریف لے جایا کرتے ہیں۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ راجکمار، مہاراجکمار کی ترکیب سے زبانوں پر ہے کسی حد تک اس لفظ کو اردو میں بھی داخل سمجھنا چاہیے۔ مؤنث کے لئے کماری زبانوں پر ہے جیسے راجکماری صاحبہ کو انتظام ریاست میں کافی دخل ہے ناموں کے ساتھ بھی اس کا استعمال ہے۔ جیسے نند کمار، سنت کمار

کُمار :۔ [2] دُلار، کنوری، بالک، کوارا جز بیاہا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کم از کم :۔ تھوڑے سے تھوڑا، کم سے کم فارسی، فصیح، رائج۔

محل مثال۔ تم نے شادی تو ٹھہرائی اور امام ضامن کی رسم بھی ہوگئی۔ کم از کم اتنا تو تمہیں تحقیق کرلینا تھا کہ خاندان میں کوئی فی تو نہیں ہے۔

کم اصل :۔ کمینہ، ذلیل، نالائق، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل مثال۔ تمہارے ساتھ تمہارے ملازم نے بڑی بے وفائی کی تمہارے خلاف گواہی دی ہے حقیقت یہ ہے کہ اصل سے خطا نہیں کم اصل سے وفا نہیں قول فیصل۔ اصل سے خطا نہیں کم اصل سے وفا نہیں۔ بطور مثل عام طور سے زبانوں پر ہے۔

کم اصل سے وفا نہیں ممکن بجز خطا
پھینکیں ورق جو ہاتھ میں آئے غلام کا — شعور

کم اسبابی :۔ افلاس۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل بہت کمی کے ساتھ پڑھا لکھا طبقہ بولتا ہے۔

کما کھانا :۔ محنت مزدوری سے پیٹ پالنا۔ محنت سے پیدا کر کے کھانا، اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل مثال۔ انسان کو کوشش کرنا چاہئے کہ ترقی کی آخری منزل پہونچے ورنہ کما کھانا اور پیٹ پالنا تو سبھی جانتے ہیں۔

کمال :۔ (تمام۔ تمام ہونا، فارسیوں نے کسی کام میں کامل ہونے کا ملکہ کے معنی میں استعمال کیا ہے۔) پورا، عربی مذکر فصیح، رائج۔

میں کہاں عشق کا کمال کہاں
سچ تو یہ ہے کمال نادان ہوں — رشک (فرہنگ آصفیہ)

کمال :۔ نہایت، بہت، انتہا کا، غایت درجہ کا، فارسی، فصیح، رائج۔

اس سن و سال میں کمال خلیق
چال بھی انتہا کی نستعلیق — (زہر عشق)

کمال :۔ ہنر، قابلیت، وصف، جوہر، لیاقت، فارسی، فصیح، رائج۔

کمال :۔ خوبی، عمدگی، وصف، فوق، فوقیت، فارسی، فصیح، رائج۔

عشق لیلیٰ میں ہوا ہے قیس کو حاصل کمال
ہے یقیں زنجیر سے نکلے صدا خلخال کی — ناسخ

کمال :۔ حیرت انگیز، انوکھی بات، تعجب خیز بات، خرق عادت، اردو، فصیح، رائج۔

ہزار کام مزے کے ہیں داغ الفت کے
جو لوگ کچھ نہیں کرتے کمال کرتے ہیں — داغ

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے یہ معنی بھی لکھے ہیں۔ اچرج کرم، طرفہ معاملہ، کرامات، کرشمہ، تصرف، اعجاز۔ عام طور سے ان معنوں میں زبانوں پر نہیں ہے۔

کمال :۔ صنعت، کاریگری، استادی، ہنر نمائی، فارسی، فصیح، رائج۔

ہم سخن تیشے نے فرہاد کو شیریں سے کیا
جس طرح کا کہ کسی میں ہو کمال اچھا ہے — غالب

کمالا :۔ پہلوانوں کی جنگ، زورگری جس کا مقصود ہار جیت نہیں ہوتی۔ (کرنا کے ساتھ) اردو مذکر، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب دہلی میں بھی کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کمالات :۔ کمال کی جمع بہت سے کمال۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

محل مثال۔ کریم الصفات تھے اور زمانے کے محسن تھے کمالات میں یگانہ تھے اور شعرائے زمانہ کے ممدوح تھے۔ (دربار اکبری)

کمال پر زوال آنا :۔ کسی انتہا پر پہونچی ہوئی شے پر زوال آنا، مائل بہ انحطاط ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کمال حسن پہ تیرے کبھی نہ آئے زوال
رہے یہ زلف پریشاں ہر ہر جواں مشتاق — رند

کمال پیدا کرنا :۔ وصف پیدا کرنا، کسی ہنر یا فن میں انتہائی منزل پر پہونچنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مدت کے بعد ہم سے ملے ہو کہو تو کچھ
پیدا کیا ہے اتنے دنوں میں کمال کیا — داغ

کمال حاصل کرنا :۔ ہنر یا فن حاصل کرنا کسی کام میں مہارت حاصل کرنا، اسکو انتہائی حد تک پہونچانا، اردو مصدر، فصیح، رائج

محل مثال۔ نواب بنیاد حسین خاں صاحب نے فن سپہ گری میں ایسا کمال حاصل کیا تھا کہ دہلی کے صاحب فن ان کے سامنے کان پکڑتے تھے۔

قول فیصل کمال حاصل ہونا بھی زبانوں پر ہے جو فصیح ہے۔

عشق لیلیٰ میں ہوا ہے قیس کو حاصل کمال
ہے یقیں زنجیر سے نکلے صدا خلخال کی — ناسخ

کمال درجے کا :۔ انتہا کا، انتہائی درجے کا۔ اردو صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل مثال۔ آپ اپنے لڑکے کی بڑی تعریف کرتے تھے آج سڑک پر پینے کی کتنی لڑتے دیکھا کمال درجے کا بدمعاش لڑکا ہے۔

کمال دکھانا :۔ ہنر دکھانا، جوہر دکھانا، فن کاری دکھانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

وصل کی شب بخت بد اپنا دکھاتا ہے کمال
میرے گھر میں چاندنی آتے ہی بن جاتی ہے دھوپ ناسخ

کمال رکھنا:۔ فن یا ہنر میں کامل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ انقلاب زمانہ دیکھئے جو ہستیاں کمال رکھتی تھیں سب ملک عدم میں جا بسیں نام ہو گیا۔

کمال کا بنا ہوا:۔ پرفن، بڑا کرتبی، نہایت عیار، چھٹا ہوا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ میں سمجھی تھی کہ بہت نیک ہے چپکا بیٹھا رہا۔ جیسے ہی میں اٹھ کر گئی تکیہ کے نیچے سے روپے نکال لئے۔ کمال کا بنا ہوا ہے

کمال کرنا: (کنایۃً) حیرت انگیز کام کرنا، غضب کرنا، ستم کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہزار کام مزے کے ہیں داغ الفت میں
جو لوگ کچھ نہیں کرتے کمال کرتے ہیں داغ

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے حسب ذیل معنی لکھے ہیں۔ اور آتش کا شعر پیش کیا ہے۔

اپنی جدت طبع اور ایجاد کا ثبوت دینا، اعلیٰ درجے کی لیاقت ظاہر کرنا، اعجاز کرنا، استادی دکھانا۔

اوچھا ردہ ہے رخسارۂ منوّر
اک دم نقاب الٹے تو تم کمال کرتے آتش

یہ صرف قلیل الاستعمال ہے۔

کمال کرنا: نہایت عیاری اور چالاکی کرنا۔ دھوکا دینے میں کامل ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کمال کرنا: مبالغہ کرنا، اغراق کرنا

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کمال کرنا: کسی بات میں غالب آنا۔ کسی امر میں بڑھ جانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کمال کرنا: برا کرنا، قابل افسوس کام کرنا۔ اچھا نہ کرنا۔ (بطور طنز) اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تمہیں معلوم تھا کہ وہ ڈاکو آچکے تم نہتے وہاں پہونچ گئے تم نے بھی کمال کیا کہو خدا نے بچالیا۔

کمال کو پہونچنا:۔ کمال یعنی انتہا کی انتہائی منزل تک پہونچنا، کسی فن یا پیشے کو پوری طرح حاصل کر لینا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

محل صرف۔ تمہارے لڑکے نے بڑی محنت کی بڑا ریاض کیا۔ مگر افسوس کہ جب کمال کو پہونچا تو جانب ملک عدم روانہ ہو گیا۔

کمالینا: دباغت کر لینا۔ چمڑے کو خوب مل مل کر ملائم اور درست کر لینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ چکوڑی اور کھال بنانے والوں کی خاص اصطلاح ہے۔

کمالینا: ملازمت یا کسی پیشہ، کام سے روپیہ پیدا کرنا، اردو صرف، عوام کی زبان

محل صرف۔ جتنے دن تک چنگی کی ملازمت رہی اس نے ہزاروں روپیہ کما لیا اور کسی کو پتہ نہ چل سکا۔

کمالینا: نجاست صاف کرنا غلیظ اٹھانا، کھڈیاں صاف کرنا، اردو صرف، رائج۔

محل صرف۔ ہم نے تم سے کہا تھا کہ پاخانہ دھلوا لینا۔ جب مہترانی نے کما لیا اور چلی گئی تو تم آئی ہو۔ بتاؤ اب کیا ہو گا۔

کمالینا: کمزور کر دینا۔ نچوڑ لینا۔ عورتوں کی زبان (مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کمان: فوج کی سرداری، فوج کی کمان بولنا، جنگی خدمت کا حکم دینا، عوام کی زبان

فوج مژہ کا جانب ابرو جو رخ پھرا بولی گئی کمان مگر اس سپاہ کی ہنبر

کمان: فوج کا کسی معین وقت میں اپنی جگہ سے باہر پھرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

تیر مژہ کو تولے ہوئے مردمان چشم
ابرو کمان ہے دل خانہ خراب کی محسن

کمان: تیر پھینکنے کا مشہور آلہ، فارسی، فصیح، رائج۔

ابرو سے کیا ہے نگہ ناز کو پیوند
ہے تیر مقرر مگر اس کی ہے کمان اور غالب

قول فیصل۔ صاحب لغات کشوری لکھتے ہیں اصل میں یہ لفظ خمان تھا، منسوب بہ خم۔

کمان: دھنک، قوس، قزح، دھنش اردو صرف، رائج۔

نشان کثرت بارش ہے یہ کشول مژدہ
کہ بار بار فلک پر کمان نکلتی ہے داغ

کمان: وہ قوسی شکل جو سلاطین کے فرمانوں پر بنی ہوتی ہے۔ اور یہ بمنزلہ طغرا ہوتی ہے۔ ہلالی شکل، قوس قزح، کمان رستم (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے استعمال نہیں ہے۔

کمان ۶ خمیدہ جھکا ہوا، کوزہ کبڑا صفت ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کمان ۷ محراب، طاق ۔ دائرہ کا کوئی حصہ، قطع دائرہ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

کمان ۸ لچکدار ۔ صفت ۔ لازال (نور اللغات)

قول فیصل ۔ کوئی نہیں بولتا ۔

کمان ۹ آسمان کے بارہ برجوں میں سے نویں برج کا نام (قوس) (نور اللغات)

قول فیصل ۔ نجومیوں کی اصطلاح ہے ۔

کمانا ۱ زنا کے ذریعہ پیسہ پیدا کرنا، خرچ کرنا، بدکام کرانا ۔ اردو صرف عام عورتوں کی زبان

کمانا ۲ لوہے کو کوٹ پیٹ کر لوچدار بنانا (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کمانا ۳ نیک کام سے حاصل کرنا، خیر سے حاصل کرنا، عام اردو عورتوں کی زبان

محل نظر ۔ رات کرات بھر شب داری میں بیچاری نے مہمانوں کی خاطر مدارات کی ایک منٹ کو نہیں سوئی، بڑا ثواب کمایا ۔

کمانا ۴ زمین کو بار بار جوت کے درست کرنا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ دیہاتیوں کی خاص اصطلاح ہے ۔

کمانا ۵ ذبح کرنا ۔ راس کمانا، اردو صرف قصابوں کی اصطلاح ہے ۔

محل نظر ۔ بھائی عبدالسلام جب سے گوشت بند ہو گیا مصیبت ہو گئی ۔ ایک راس کمائی بھی تو طبق بھر میں نہ بکی ۔

کمانا ۶ ریاضت اور محنت سے جسم کو مضبوط کرنا ۔ اردو صرف پہلوانوں کی اصطلاح ۔

محل نظر ۔ آج استاد پیر دخاں نے کر تب دکھائے آدھ گھنٹے بڑھاپے میں ڈنڈ کیا کیوں نہ ہو کما ڈنڈ ہے ۔ کمائی ہڈیاں ہیں ۔

کمانا ۷ ذمہ لینا، سر لینا ۔ جیسے پاپ کمانا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عوام کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے

کمانا ۸ کمزور کر دینا، اس جگہ کما لینا مستعمل ہے ۔

(فقرہ) بیماری نے تم کو کما لیا تم بہت کمزور ہو گئے ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اب کوئی نہیں بولتا ۔

کمانا ۔ گھٹانا ۔ کم کرنا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی زبان نہیں ۔

کمان ابرو ۔ معشوق جس کے ابرو خمیدہ ہوں ۔ فارسی، صفت، خمیدہ ابرو والا، خوش بھوؤں والا معشوق ۔ (مخزن المحاورات)

وصل مقصود جو تھا یار کمان ابرو سے
اثر تیر دعا کے لیے چلہ کھینچا — صبا

قول فیصل ۔ عام طور سے ابرو کمان زبانوں پر ہے تعشق کے مطلع کا پہلا مصرع ہے ۔

ابرو کمان جو تم گل پیرہن ہوئے — تعشق

کمان اتارنا ۔ کمان کا چلہ اتارنا کھنچاؤ کرنا ۔ اردو صرف ۔ نشانہ بازوں اور تیر اندازوں کی اصطلاح ۔

محل نظر ۔ جب شکار کھیل کے آیا کرو تو کمان کو اتار دیا کرو ورنہ خراب ہو جائے گی ۔

کمان اتر جانا ۔ قوت ٹوٹ جانا، اتر جانا رہنا، رعب و داب باقی نہ رہنا (فقرہ) کوتوال صاحب معطل ہوئے، کمان اتر گئی ۔

در جاناں پہ ہنگامہ نہ دیکھا
کمان اتری ہوئی ہے پاسباں کی — داغ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا ۔

کمانا دھانا ۔ دھانا، تابع مہمل، روپیہ پیسا پیدا کرنا ۔ کسی محنت یا مشقت یا دیگر ذرائع سے روپیہ پیدا کرنا ۔ اردو صرف عورتوں کی زبان ۔

محل نظر ۔ ۲۲ برس کے صاحبزادے باپ کی روٹیاں توڑ رہے ہیں نہ کماتے ہیں نہ دھاتے ہیں ۔ دیکھئے کیا ہوتا ہے ۔

کمان افسر ۔ (کمانڈنگ آفیسر) انگریزی فوج کا سردار، مذکر ۔ سپہ سالار لشکر، سپاہیوں پر بخشی ۔ (نور اللغات) (فرہنگ آصفیہ)

فوج شاہی میں تھے کمان افسر
ان کے احسان تھے ان کے والد پر — (نالۂ رسوا)

قول فیصل ۔ اب قریب قریب متروک ہے ۔

کمان باندھنا ۔ کمان کو شانے پر رکھنا بحیثیت سلاح جنگ، اردو صرف قلیل الاستعمال ۔

ابرو کے کج ہے بیچ جو سیدھی نہ کمان ہو

سچ ہے کمان باندھا ہے تیر بے عبث قدر

کمان بردار :- کمان لے کر چلنے والا ملازم تیر انداز سپاہی، فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کمان بولنا :- جنگی خدمت کا حکم دینا نوکری بتانا ۔لشکریوں کی اصطلاح۔

نوکری بولنا ، نوکری بتانا، ڈیوٹی بتانا، لڑائی پر جانے کے حکم دینا

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے کمان بولی جانا بھی صاحب نور اللغات نے لکھا ہے اور یہ شعر دیا ہے۔

فوج مژہ کا جانب ابرو جو رخ پھرا
بولی گئی کمان مگر اس سپاہ کی ~~~ منیر

کمان سے نکلا تیر اور منہ سے نکلی بات پھر نہیں آتی :- سمجھ بوجھ کے بات کہنا چاہیے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ مثل ایسے محل پر بولتے ہیں۔ جب بے احتیاطی سے کوئی بات بولتا ہو اور وہ غلط ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ تمہیں سمجھ کے بات کہنا چاہیے تھی میاں کمان سے نکلا تیر اور منہ سے نکلی بات پھر نہیں آتی۔

کمان کا بے رخ ہونا :- کمان کا نشان کی طرف سے بے رخ ہونا ۔اردو صرف قلیل الاستعمال۔

پھرائے منہ ترے خنجر کا مجھ سے کیوں اے ترک
ہوئی ہے کس لیے بے رخ کماں نہیں معلوم ~~~ رند

کمان کا چلہ اترنا :- زہ دیا کس نہ رہنا۔ کمان کا اس قابل نہ رہنا کہ تیر چلایا جا سکے اردو صرف فصیح، رائج۔

تشبیہ نئی دو دل تیرے گیسوئے رسا کو
اترا ہوا چلا کیوں ابرو کی کماں کو ~~~ آتش

کمان کا رخ کرنا :- کمان میں کسی طرف خم آجانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کمان کڑی ہونا :- سخت کمان ہونا۔ ایسی کمان کہ جس کا تیر زیادہ دور تک جا سکے۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

چال جیسے کڑی کمان کا تیر
دل میں ایسے کہ جا کرے کوئی ~~~ غالب

کمان کش :- کمان کھینچنے والا۔ فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کمان کھینچنا :- کمان تاننا، کمان چلانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

فروتن سے جھکنا تو ترکش سے رکنا
وہ رستم ہیں جو یہ کمان کھینچتے ہیں ~~~ دبیر

کمان کیانی :- وہ کمان جو شاہان کے سے منسوب ہے نہایت عمدہ کمان فارسی مونث، قلیل الاستعمال۔

کمان گر :- کمان بنانے والا، فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

کیا بھلی کمان ابرو کی
چومیے ہاتھ اس کمان گر کے ~~~ گویا

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کمان گر :- فارسی، اسم مذکر، ہاتھ پاؤں کی بے جا ہڈیوں کو ان کی جگہ پر لانے والا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر کنگرہ، عام طور سے کنگرہ بولتے ہیں۔

کمان گری :- کمنگری، کمانوں کے بنانے کا کام یا پیشہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کماندار :- کمان رکھنے والا، تیر انداز تیر چلانے والا، فارسی صفت، فصیح، رائج

ہر دل نظر تیر نگہ کا جو لگا نا
تو وہ ہے ہر ایک کماندار تمہارا ~~~ صبا

کماندار :- محراب دار، قوس نما۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کمان دغنا :- فعل لازم،

(۱) حکم جاری ہونا، کام مل جانا،

(۲) بندوق کا سر ہونا، توپ کا سر ہونا بندوق چلنا، بندوق دغنا۔

(مخزن المحاورات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کمانڈر :- فوج کا بڑا افسر، انگریزی مذکر، رائج۔

محل صرف۔ ہندوستان اور پاکستان کی جنگ میں طرفین کے بہت سے کمانڈر کام آگئے جن کا دونوں حکومتوں کا افسوس ہے۔

کمانڈران چیف :- انگریزی میں کمانڈر ان چیف) فوجی بڑا افسر، انگریزی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ اس کو کہتے ہیں بیگ کالڑکا سپاہیوں میں بھرتی ہوا تھا اور ترقی کر کے کمانڈران چیف ہو گیا۔

کمان زہ کرنا :- کمان پر چلہ چڑھانا کمان کو اس قابل کرنا کہ تیر چلایا جا سکے، اردو صرف

فصیح، رائج۔

جملہ فصیح۔ قدیم زمانے میں جنگ ہوتی تھی ایک دم سے سینکڑوں کمانوں کو زہ کرکے تیرانداز تیر چلاتے تھے۔

کمان رستم کمان شیطان:- دھنک فارسی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کمان پر جانا:- جنگی خدمت پہ جانا۔ لڑائی پہ جانا۔ (لشکریوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ اب قلیل الاستعمال ہے۔

کمان پہ ہونا:- فعل لازم ڈیوٹی پہ ہونا، جنگی ڈیوٹی پہ ہونا۔

قول فیصل۔ اب یہ بھی قلیل الاستعمال۔

کمان پشت:- کبڑا صفت۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کمان تاننا:- کمان کا چلہ چڑھنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کمان چڑھنا:- ۱ کمان کو جھکانا کمان پہ چلہ چڑھانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تیراندازوں کی اصطلاح ہے

کمان چڑھنا:- ۲ (کنایۃً) دور دورہ ہونا۔

(فقرہ) آج کل ان کی کمان چڑھی ہوئی ہے حکام سے جو چاہیں لکھا لیں۔

تیوری اتر چکی ہے بت و شکستہ عدو کی
رہتی چڑھی کمان کہاں تک غرور کی جلیل

قول فیصل۔ اب یہ صرف متروک ہے۔

کمان چڑھنا:- ۳ جلنا، شباب ہونا

(مخزن المحاورات)

فعل لازم، اقبال سامنے ہونا، بات چلنا کہا ماننا چلنا۔ بول بالا ہونا، رتی چمکنا، دور دورہ ہونا، ڈنکا بجنا، غلبہ ہونا، جیسے آجکل ان کی کمان چڑھی ہوئی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کمانچہ:- ۱ (بروزن تماشا) چھوٹی کمان فارسی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کمانچہ:- ۲ وہ غلیل جس سے غورتیں روئی دھنکتی ہوں۔ دھنکی

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کمانچہ:- ۳ بادشاہوں کے فرمانوں پر ایک شکل کمان کی صورت کی بنائی جاتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

کمانچہ:- ۴ ایک قسم کی سارنگی، سارنگ چوتارا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ممکن ہے کہ ڈھاڑیوں کی اصطلاح بھی ہو۔

کمانچہ:- ۵ محراب دار چھت، طاقچہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کمانچہ:- ۶ فولاد کی کمانی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کمان گیر:- کمان رکھنے والا، تیرانداز، تیر چلانے والا جو تیراندازی میں کمال رکھتا ہو، فارسی، صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کمان میں خانہ ہونا:- کمان میں ذرا سا ٹیڑھا پن ہونا۔ اردو صرف، رائج۔

خدا کے واسطے کر یار چین ابرو دور
بڑا ہی عیب لگا جس کمان میں خانہ ہوا آتش

کمان نکلنا:- قوس و قزح کا نظر آنا، بارش کے بعد رنگین کمان کا آسمان پر نمودار ہونا اردو صرف، فصیح، رائج۔

رکیں جو اشک نظر پہ کمان ابرو،
کہ بعد بارش باراں کمان نکلتی ہے شاد

قول فیصل۔ جرأت نے کمان کھلنا، انھیں معنی میں درج کیا ہے جو اب متروک ہے۔

ابروئے یار نظر آئے تو رونا تھم جائے
کہ جھڑی مینہ کی نکلی ہے کمان کھلتی ہے جرأت

کمان نکلنا:- ۲ فوج کا جنگ کے واسطے نکلنا۔ (لشکریوں کی اصطلاح۔

جنگ ہے عشق سے اے نالہ علمداری کر
یعنی اشکوں کے رسالوں کی کمان نکلی ہے نکہت

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

کمانی:- ۱ خمیدہ لچکدار، لوہے کا حلقہ، جو اکثر بگھیوں، گھڑیوں کرسیوں کی گدیوں اور بندوق کی جانب میں لگاتے ہیں۔ اردو مونث، (نور اللغات)

قول فیصل۔ لفظ کمان سے اسکو بنایا گیا ہے اور رائج ہے۔

کمانی:- ۲ بڑھئی کی وہ لکڑی جس میں برما لگا کر گھماتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ نجاریوں کی اصطلاح ہے

کمانی:- ۳ سارنگی کا گز (نور اللغات)

قول فیصل۔ ڈھاڑیوں اور سازندوں کی۔

اصطلاح۔
مصنوعی دانتوں میں کمانی ہوتی ہے جو دندان سازوں کی اصطلاح ہے۔

کمانیر:۔ (انگریزی میں کمانڈر) فوج کا افسر کمانڈر۔ (ت) اردو مذکر، متروک
محل عبرت۔ حسن اتفاق سے حضرت کمانیر بھی چکے میاں آزاد کی تقریر سننے جاتے تھے (فسانۂ آزاد)

کمانے کو بھیڑ، کھانے کو شیر:۔ وہ کاہل اور سست انسان جو کچھ نہ کرے اور پیٹ بھر کر کھائے اردو مثل، عورتوں کی زبان۔
محل صرف۔ تم نہ کوئی کاروبار کرتے ہو نہ نوکری کرتے ہو بیوی کی روٹیاں توڑتے ہو تمھاری مثل وہی ہے کمانے کو بھیڑ، کھانے کو شیر۔

کماؤ: (ہ) روپیہ کما کر لانے والا۔ محنتی، زحمت کش، مزدور، نکھٹو کا نقیض جیسے کماؤ خصم نے چاہا (ع) خاوند، مالک، پتی، سائیں، خصم، پیا، جیسے تیرا کماؤ جیے۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ سائیں، خصم وغیرہ کے معنی میں لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

کماؤ آئے ڈرتا نکھٹو آئے لڑتا:۔ ہنر مند ڈرتے ہیں نالائق لڑتے ہیں۔ نکما آدمی گھر والوں پر خواہ مخواہ رعب جماتا ہے اور کماؤ باوجود کمانے کے سہما ہوا اور مستعد خواہ رہتا ہے۔
(گنجینۂ اقوال و امثال)
قول فیصل۔ اب شاید ہی کوئی عورت بولتی ہو

کماؤ پوت:۔ سپوت، کماؤ آدمی، کمانے والا شخص جیسے کماؤ پوت کی دور بلا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ خاص عورتوں کی زبان ہے اور یہ معنی کمائی کرنے والا لڑکا کے بھی ہیں۔

کماؤ خصم کس نے نہ چاہا:۔ جس ذات سے فائدہ ہو وہی عزیز ہوتا ہے۔ مثل۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

کماؤ دھن: (ہ) کماتا دھن کا نقیض بیٹا بٹیا، اولاد نرینہ، ہندی مذکر۔
(مخزن المحاورات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

کماؤ دھن:۔ کرائے پر چلانے کی گاڑی بھاڑے کا ٹٹو، ٹھیلا گاڑی۔ (نور اللغات)
(مخزن المحاورات)
قول فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

کماؤ دھن: (ہ) زوجہ۔ (بازاری زبان) (نور اللغات)
قول فیصل۔ کسبیاں اور بھڑووں کی اصطلاح

کم اوقات:۔ کم حیثیت، غریب، مفلس۔ اردو صفت، فصیح، رائج
؎ ہیچ ہیں چند نفس دم کا بھروسہ کیا ہے
اس کم اوقات کی دنیا میں بسر کیا ہوگی (شرف)

کما وے ٹوپی والا، اڑا وے دھوتی والا: ایک کا مال دوسرے کے تصرف میں آنا کی جگہ۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

کماویں میاں خانخاناں، اڑاویں میاں فہیم: (عبد الرحیم خانخاناں بیرم خاں خانخاناں کا بیٹا تھا اس کے غلام کا نام فہیم تھا۔ خانخاناں جو کچھ کماتا فہیم اس کو اپنے اختیار سے صرف کر دیتا تھا) کوئی دولت پیدا کرے اور کوئی صرف میں لائے۔ دوسرے کے مال پر گلچھرے اڑانے والے کی نسبت بولتے ہیں۔ مثل۔ (نور اللغات)
قول فیصل: میں نے اس مثل کو اسی طرح سنا ہے اور یہی بہتر ہے "کماویں خانخاناں اڑاویں میاں فہیم"۔ خانخاناں کے ساتھ لفظ میاں کا اضافہ مہمل ہے۔ (فرہنگ اثر)
مؤلف تائید کرتا ہے لیکن یہ مثل بہت کم زبانوں پر ہے۔

کماہی:۔ (بفتح اول و کسر چہارم) کامل، پورا۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔
؎ معلوم ہو گیا ماہیت چشم کماہی
پتلی کی سیاہی میں چھپا آشنا ہے (اوج)
قول فیصل۔ عربی میں کماھی بفتح اول و کسر چہارم و فتح پنجم، معنی جیسا کہ وہ ہے، بالکل ویسے ہی۔ یہ بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے جیسے ساحر حالِ بادشاہ کا دریافت کر کے دربار پر آئے اور عرض کی لاکھوں کمائی بادشاہ کماہی حقیقت حال پر آگاہی پاکر غریق بحر غم ہوا۔
(طلسم ہوشربا)

کمائی: (ہ) وہ دولت و روپیہ جو محنت مشقت سے پیدا کیا گیا ہو۔ اردو، عورتوں کی زبان
محل صرف۔ تمھیں حرام کی روٹیاں لگی ہیں کمائی کر کے کھاؤ تو مزہ ہے بلا وجہ اینٹھتے پھرتے ہو۔

کمائی: (ہ) (کمائیں) وہ اولاد جو بڑی محنت سے پرورش کی گئی ہو۔ اردو صفت، فصیح، رائج
؎ ریگوں پانی سے کیوں ملتا نہیں کرتی
کمائی لٹتی ہے اور تم دعا نہیں کرتیں (ذوق)

کمائی :- آمدنی، محاصل، بافت۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

دولت عشق سے غنی ہوں برق
نقد داغ جگر کمائی ہے ۔ برق

کمائی کرنا :- دولت جمع کرنا، روپیہ پیدا کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

آئے تھے ساتھ لے کے نقد حیات
کھو چکے اس کو یہ کمائی کی ۔ رند

کمائی نہ پیسا گاڑی جوت مرے کھیا :- بے سروسامانی کی حالت میں شیخی بگھارنا۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کم آزار :- جو کسی کو ستائے نہیں۔ (فرہنگ آثر)

قول فیصل۔ شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

کمبخت :- بدنصیب، بدقسمت، جس کے تارے خراب ہوں۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

گر میں کمبخت وہ بخیل ہوا
مجھ کو چھیڑا آسمان ذلیل ہوا ۔ مومن

کمبخت :- کلمہ تحقیر۔ خانہ خراب، شامت زدہ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل کا کوئی حامی دم بسمل نہیں ہوتا
کمبخت کلیجا بھی تو شامل نہیں ہوتا ۔ داغ

کمبخت :- زائد اور حسن کلام کے لئے تکیہ کلام۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وعدہ کرنے کو وہ تیار تھے سچے دل ؟
میں نے کمبخت یہ جانا مجھے دم دیتے ہیں ۔ داغ

کمبخت کا بیٹا لہو موتنے بھاگوان کا گھوڑا :- آدمی کے لئے خون موتنا مضر ہے اور گھوڑے کے لئے نہایت نافع ہے۔ (محاورات و مصطلحات تمیز)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کمبخت گئے ہاٹ تو اڑد ملے نہ باٹ :- بدنصیب شخص کی ناکامی پر یہ مثل کہتے ہیں، بدقسمت ہر حال میں ناکام رہتا ہے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کمبختی :- بدقسمتی، بدنصیبی، برے دن والا، فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس کا مقدمہ جیتا ہوا تھا ایک گواہ کے ٹوٹ جانے سے کمبختی نے زور کیا، مقدمہ ہار گیا۔

کمبختی آنا، کمبختیاں آنا :- برے دن آنا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کیا پھیر لگائی ہے مری کچھ ۔ خستہ
کمبختیاں آئی ہیں تری کچھ (شاہ اردو)

کمبختی آئی ہے :- شامت آنا، بدنصیبی کے دن آنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

خفا ہو کر لگا منہ سے یہ کہنے ۔ مصحفی
ارے کمبختی کیوں آئی ہے تیری

کمبختی جو آئے اونٹ چڑھے کو کتا کاٹے :- کبھی باوجود احتیاط کے بھی آدمی مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ سختی کے دنوں میں لاکھ احتیاط پر تو مصیبت نازل ہو جاتی ہے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل، عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کمبختی کا مارا :- بدقسمت، بدنصیب، بدبخت کا مارا، اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ مونث کے لیے کمبختی کی ماری کبھی کے ساتھ زبانوں پر ہے، صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں:

"لکھنؤ میں کمبختی مارا، نگوڑا مارا، کہتے ہیں اور دکام شامل نہیں کرتے۔"

نگوڑا مارا تو عورتیں بول دیتی ہیں۔ کمبختی مارا شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

کمبختی کے دن :- برے دن، مصیبت کے دن، ایام نحوست، زمانۂ مصیبت، کڑوے کسیلے دن، برا وقت، (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ بس محل پر برے دن عورتیں بول دیتی ہیں۔

کمبختی کی مار :- بدنصیبی ہے، بدقسمتی ہے، ستاروں کی برائی ہے۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ میں منع کرتی رہی اب تو بہرے میل نہ کرنا کمبختی کی مار ہے کہ اس نے میل کر لیا، پھر جوتے کھائے گی۔

کمبختی کی نشانی :- بدنصیبی کی علامت، بدقسمتی کی مار ہے۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ سب ماتھے اپنے رنگین کرتے شاد شاد وہاں سے پھرے اس بھید کے خاک بھی سر نہ ہوئے کہ کیا بپتا آئی تھی، ہماری بھی کمبختی کی نشانی تھی۔ (طلسم ہوشربا)

کمبختی نے گھیرا ہے :- شامت تو نہیں آئی ہے۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

اب میں سمجھی جو قصد تیرا ہے ۔ شوق
اے تو کمبختیوں نے گھیرا ہے

قول فیصل۔ اس طرح بھی بول دیتی ہیں۔ کمبختی نے تو نہیں گھیرا ہے۔

کم بختی ہونا :- بدنصیبی ہونا، بدقسمتی ہونا
اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان ۔

سخت کمبختی ہوئی یہ بھی نصیبوں کا لکھا
غیر کو خط نامہ بر نے بے خبر دکھلا دیا — مومن

کم لباط :- کم حیثیت ۔
قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر نے کم لباط لکھا ہے جس کے معنی کم حیثیت لکھے ہیں یہ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے اور کم بھی لکھا ہے جس کے معنی نازک، جلد ٹوٹ جانے والی چیز جیسے شیشہ" اب کوئی نہیں بولتا ۔

کمبل :- (س) اسم مذکر۔ بھیڑ کے بالوں کا بنا ہوا کپڑا جو بارش اور سردی سے محفوظ رہنے کے لئے غریب غربا کام میں لاتے ہیں۔ ایک قسم کی موٹی ٹوپی۔ کمبل اوڑھنے سے فقیر نہیں ہوتا ۔
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ۔ ٹوپی کے معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے عوام کی زبان پر کمل بفتح اول و تشدید دوم زیادہ ہے جو اردو ہے اور فقرا جو کمبل اوڑھے رہتے ہیں ان کو کمل پوش کہتے ہیں ۔

ہے نان جویں مرغ و مزعفر سے زیادہ
کمبل ہے مرا خلعت پر زر سے زیادہ — اجری

کمبل اڑھانا :- ہندی فعل متعدی جیل خانہ دکھانا، قید میں بھیجنا، قید کرانا (چونکہ حسب قاعدہ جیل وہاں ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ کو جاتے ہی اوڑھنے اور بچھانے کے واسطے کمبل دیتے ہیں اس وجہ سے یہ محاورہ ہو گیا ۔) (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کمبھ۱ :- آسمانی گیارہویں برج کا نام سنسکرت، مذکر

کمبھ۲ :- ہردوار کا میلا جو بارھویں برس ہوا کرتا ہے ۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ۔ اہل ہنود کی زبانوں پر زیادہ ہے

کمبھی :- ہردوار کا مشہور میلا جو چھ برس کے بعد ہوا کرتا ہے ۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ۔ عام طور سے اہل لکھنؤ نہیں بولتے

کم بیں :- پست حوصلہ، پست ہمت ۔ فارسی صفت، قلیل الاستعمال

کم بیں نہ کہیں زمانے والے
اچھی نہیں جستجو کمر کی — شوق

کمپ۱ :- (انگریزی صاحب کیمپ) فوج اترنے کی جگہ ۔ مذکر ۔ (نور اللغات)
قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ۔

کمپ۲ :- ڈیرہ خیمہ جو دورہ کرنے والے حکام کے ساتھ ہوتا ہے ۔ (نور اللغات)
قول فیصل ۔ عام طور سے ان معنی میں زبانوں پر نہیں ہے

کمپ۳ :- پڑاؤ جہاں دورہ کرنے والے حکام ٹھہرتے ہیں
قول فیصل ۔ اس جگہ کیمپ زبانوں پر ہے ۔

کم پا :- فارسی صفت ۔ دیرپا کا نقیض، بودا، کمزور ناپائیدار، ناپائندہ ۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں

کمپا (بالفتح) وہ لمبی لگی جس کے آگے جانوروں کے پکڑنے کے لئے لاسا لگا ہوتا ہے ۔ اردو صرف چڑیماروں کی اصطلاح ۔

نار جب یاد گیا چرخ کے بدلے یہ ملک
طائر سدرہ کو صیاد نے کمپا مارا — برق

کمپارٹمنٹ :- کسی عمارت کے اندر کا متعدد درجے کمرہ، ریل کا ڈبہ ۔ انگریزی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کمپارٹمنٹ اپنا ہم نے
بھی اس سے جدا کیا ہے ان کے — عزیز
(قرآن السعدین)